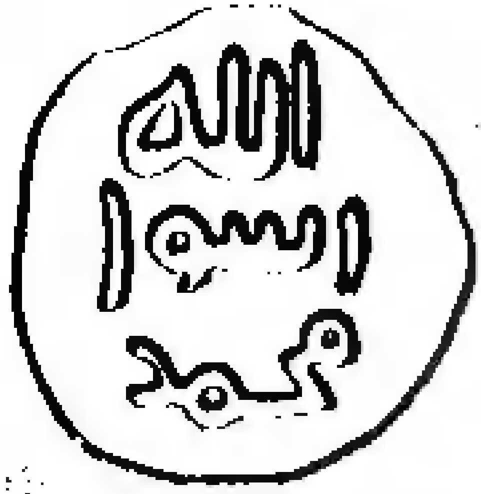




المصنف

عبدالرزاق

2

الامام عبدالرزاق بن همام الصنعانی

ترتیب

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ





جہانگیری

المصنف

عبد الرزاق

2

الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ



جہانگیری

المصنف

نمبر 2

عبد الرزاق

الامام عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز ®
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

المصنف
عبد الرزاق

تصنیف ——— الامام عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی

مترجم ——— ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ——— ورڈز میکر

باہتمام ——— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ——— دسمبر 2015ء

سرورق ——— اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور 0322-7202212

طباعت ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ——— روپے

شبیر برادرز® زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
shabbirborther786@gmail.com

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے ، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے ۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا ۔





عنوانات

صفحہ	عنوان

﴿كتاب الجمعة﴾

كتاب: جمعہ کے بارے میں روایات

﴿کِتَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ﴾

بَابُ اِذَا قَامَ فِيمَا يُقْعَدُ فِيهِ اَوْ قَعَدَ فِيمَا يُقَامُ اَوْ سَلَّمَ فِي مَثْنٰى

باب: جو شخص (نماز کے دوران) اُس موقع پر کھڑا ہو جائے جب اُس نے بیٹھنا تھا' یا جب کھڑا ہونا تھا اُس وقت بیٹھ جائے' یا دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دے (تو اُس کا حکم کیا ہوگا؟)

3491 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَصِيفٍ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: السَّهْوُ اِذَا قَامَ فِيمَا يُجْلَسُ فِيهِ، اَوْ قَعَدَ فِيمَا يُقَامُ فِيهِ، اَوْ يُسَلِّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ، فَاِنَّهُ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاتِهِ، وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَتَشَهَّدُ فِيهَا

** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سہو اُس وقت لازم ہوگا جب آدمی بیٹھنے کی جگہ کھڑا ہو جائے' یا کھڑے ہونے کے مقام پر بیٹھ جائے' یا دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے' تو جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوگا' تو وہ بیٹھنے کے دوران دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لے گا' اور اس میں تشہد کے کلمات پڑھے گا۔

3492 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: صَلَّى بِنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ ذَاتَ يَوْمٍ الْمَغْرِبَ فَقُلْتُ: وَحَضَرْتَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ، قَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَقَامَ فَصَلَّى الثَّالِثَةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ قَالَ: فَدَخَلَ اَصْحَابٌ لَنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ لَهُ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ، كَاَنَّهُ يُرِيدُ اَنْ يَعِيبَ بِذٰلِكَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَصَابَ وَاَصَابُوا

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: ابن زبیر (شاید حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مراد ہیں) نے ایک مرتبہ ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی' (ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کیا آپ اُس موقع پر موجود تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دیا تو لوگوں نے سبحان اللہ' سبحان اللہ کہا' تو وہ کھڑے ہو گئے اُنہوں نے تیسری رکعت ادا کی' جب اُنہوں نے سلام پھیرا تو دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا' لوگوں نے بھی اُن کے ساتھ سجدۂ سہو کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہمارے کچھ ساتھی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور اُن کے سامنے اس صورتِ حال کا ذکر کیا تو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ لوگ اس حوالے سے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما پر اعتراض کر رہے ہیں' تو حضرت

3491-مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الصلاة' إذا سلم من رکعتین ثم ذکر انه لم یتم - حدیث:4450' شرح معانی الآثار للطحاوی - باب سجود السهو فی الصلاة هل هو قبل التسلیم او بعده' حدیث:1628' السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الصلاة' جماع ابواب سجود السهو وسجود الشکر - باب من سها فجلس فی الاولٰی' حدیث:3593

3492-' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الصلاة' إذا سلم من رکعتین ثم ذکر انه لم یتم - حدیث:4449' شرح معانی الآثار للطحاوی - باب سجود السهو فی الصلاة هل هو قبل التسلیم او بعده' حدیث:1630' السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الصلاة' جماع ابواب سجود السهو وسجود الشکر - باب الکلام فی الصلاة علی وجه السهو' حدیث:3654

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس (یعنی ابن زبیر) نے بھی ٹھیک کیا ہے اور لوگوں نے بھی ٹھیک کیا ہے۔

3493 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا قَامَ فِي قُعُوْدٍ، فَاِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَيَتَشَهَّدُ تَشَهُّدَيْنِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب آدمی بیٹھنے کی جگہ کھڑا ہو جائے' تو جب وہ نماز سے فارغ ہوگا' تو دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے گا' اور تشہد دو مرتبہ پڑھے گا۔

3494 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا سَلَّمَ فِي مَثْنَى الْاِنْصِرَافِ ثُمَّ ذَكَرَ، فَلْيُوفِ عَلٰى مَا مَضٰى، وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب آدمی دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیر دے' اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اُسے یاد آئے (کہ ابھی نماز مکمل نہیں ہوئی)' تو وہ جو گزر چکا ہے اُس کی بنیاد پر نماز کو پورا کرے گا' اور دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلے گا۔

3495 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا قُمْتَ فِيْمَا يُجْلَسُ فِيْهِ، اَوْ جَلَسْتَ فِيْمَا يُقَامُ فِيْهِ، اَوْ جَهَرْتَ فِيْمَا يُخَافَتُ فِيْهِ، اَوْ خَافَتَّ فِيْمَا يُجْهَرُ فِيْهِ نَاسِيًا سَجَدْتَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، فَاِنْ تَعَمَّدْتَ الْجَهْرَ فِيْمَا يُخَافَتُ فِيْهِ، اَوْ عَمَدْتَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ لَمْ تَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، فَاِنْ نَسِيتَ شَيْئًا مِنْ صَلَاةِ النَّهَارِ فَتَقْضِيهَا بِاللَّيْلِ، فَاقْرَاْ كَمَا اَنْتَ تَقْرَاُ بِالنَّهَارِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب تم اُس موقع پر کھڑے ہو جاؤ جب بیٹھنا تھا' یا اُس موقع پر بیٹھ جاؤ جہاں کھڑا ہونا تھا' یا پست آواز والی نماز میں بلند آواز میں قرأت کرلو' یا بلند آواز والی نماز میں پست آواز میں قرأت کرلو اور بھول کر ایسا کرلو' تو تم دو مرتبہ سجدۂ سہو کرو گے' لیکن اگر تم پست آواز والی نماز میں جان بوجھ کر بلند آواز میں قرأت کرو' یا ان میں سے کوئی اور چیز جان بوجھ کر کرو تو پھر تم سجدۂ سہو نہیں کرو گے' اگر تم دن کی نماز کا کچھ حصہ بھول جاؤ تو اُسے رات کے وقت قضاء کرلو گے' اور تم دن کی فرض نماز (کی قضاء ادا کرتے ہوئے) اُسی طرح تلاوت کرو گے جس طرح تم دن کے وقت تلاوت کرتے ہو۔

3496 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَبْرَحْ فَيَذْكُرُ قَالَ: يُوفِي عَلٰى مَا مَضٰى، فَقَالَ لَهٗ اِنْسَانٌ: اَقُوْمُ فِي الْمَكْتُوبَةِ فَاَسْهُو حَتّٰى اُشِيْرَ اِلٰى اِنْسَانٍ بِيَدِيْ وَلَمْ اَتَكَلَّمْ قَالَ: اقْعُدْ وَاسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ظہر کی نماز میں دو رکعات ادا کرتا ہے' اور پھر کھڑا ہو جاتا ہے' تھوڑی ہی دیر میں اُسے یاد آ جاتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: جتنی نماز گزر چکی ہے وہ اُس حساب سے پوری کرے گا۔ ایک شخص نے اُن سے کہا: میں فرض نماز میں کھڑا ہو جاتا ہوں' مجھے سہو ہو جاتا ہے یہاں تک کہ میں کسی انسان کی طرف اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کر دیتا ہوں لیکن میں کلام نہیں کرتا۔ اُنہوں نے فرمایا: تم بیٹھ کر دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلو۔

3497 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنْ قَامَ فِي قُعُوْدٍ، اَوْ قَعَدَ فِي قِيَامٍ، اَوْ سَلَّمَ

سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

❋❋ قتادہ فرماتے ہیں: اگر آدمی بیٹھنے کی جگہ کھڑا ہو جائے' یا کھڑے ہونے کی جگہ بیٹھ جائے' یا سلام پھیر دے' تو وہ دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے گا۔

3498 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ سَهَا فَقَامَ، وَلَمْ يَبْرَحْ ثُمَّ ذَكَرَ قَالَ: اَوْفِ عَلٰى مَا مَضٰى

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر آدمی کو سہو ہو جائے' اور وہ کھڑا ہو جائے' اور تھوڑی ہی دیر میں اُسے یاد آ جائے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: جو نماز گزر چکی ہے اُسے پوری کرو۔

بَابُ هَلْ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ تَشَهُّدٌ وَتَسْلِيمٌ

باب: کیا سجدۂ سہو کے بعد تشہد پڑھا جائے گا' اور سلام پھیرا جائے گا؟

3499 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَصِيفٍ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ تَشَهَّدَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

❋❋ ابوعبیدہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ وہ سجدۂ سہو کے بعد تشہد کے کلمات پڑھتے تھے۔

3500 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ سَهَا فِيْ صَلَاتِهِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ: هَلْ كَانَ مِنْ تَشَهُّدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيمُ فِيْهِمَا

❋❋ اسماعیل بن رجاء' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُنہیں نماز میں سہو ہو گیا تو اُنہوں نے بیٹھنے کے دوران دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے اُن سے دریافت کیا: کیا اُنہوں نے تشہد کے کلمات پڑھے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور ابراہیم نخعی نے اس کے بعد سلام بھی پھیرا تھا۔

3501 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يَتَشَهَّدُ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَيُسَلِّمُ

❋❋ قتادہ فرماتے ہیں: آدمی سجدۂ سہو کے بعد تشہد کے کلمات پڑھے گا' اور سلام پھیرے گا۔

3502 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَكَمِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَهَمَ فِيْ صَلَاتِهِ، فَسَلَّمَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ سَلَّمَ مَرَّةً اُخْرٰى قَالَ: سَاَلْتُ الْحَكَمَ، وَحَمَّادًا فَقَالَا: يَتَشَهَّدُ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

❋❋ شعبہ بن حجاج' حکم کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کو نماز میں وہم ہو گیا'

انہوں نے سلام پھیر دیا' دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا' پھر دوسری مرتبہ سلام پھیرا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حکم اور حماد سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُن دونوں نے جواب دیا: آدمی سجدۂ سہو کے بعد تشہد کے کلمات پڑھے گا۔

3503 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قِرَاءَةٌ وَلَا رُكُوعٌ وَلَا تَشَهُّدٌ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِذَا سَجَدْتُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ اَجْعَلُ نَهْضِي قِيَامٌ؟ قَالَ: بَلِ اجْلِسْ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ وَاَوْفَى لَهَا

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: سجدۂ سہو میں نہ تو تلاوت ہو گی' نہ رکوع ہو گا' اور نہ ہی تشہد ہو گا۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جب میں سجدۂ سہو کر لیتا ہوں تو کیا میں اُٹھنے کو قیام قرار دوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ تم بیٹھو گے' یہ میرے نزدیک زیادہ بہتر ہے' اور زیادہ بہتر ادائیگی ہے۔

3504 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ فِيْهِمَا تَشَهُّدٌ وَلَا تَسْلِيمٌ

٭٭ ابن جریج نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ان دونوں سجدوں کے بعد نہ تو تشہد ہو گا' اور نہ ہی سلام پھیرنا ہو گا۔

3505 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَتَى يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ؟ قَالَ: حِيْنَ يُسَلِّمُ، مَا اُحِبُّ اَنْ يَجْعَلَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ شَيْئًا، قُلْتُ: اُكَبِّرُ حِيْنَ اَخْفِضُ صُلْبِيْ لِلسُّجُوْدِ، وَحِيْنَ اَرْفَعُ؟ قَالَ: نَعَمْ لَيْسَ فِيْهَا اِلَّا ذٰلِكَ، اِلَّا اَنْ يَذْكُرَ اِنْسَانٌ رَبَّهُ، فَاَوْفِ سُجُوْدَهُمَا، فَاِذَا رَفَعَ صُلْبَهُ فَلْيَنْتَصِبْهُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلٰى مَفْصِلِهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: سجدۂ سہو کب کیا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: سلام پھیرنے کے بعد' مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ السلام علیکم اور سجدۂ سہو کے درمیان کوئی اور چیز رکھی جائے۔ میں نے دریافت کیا: جب میں سجدے کے لیے اپنی پشت کو جھکاؤں گا' تو کیا میں تکبیر کہوں گا' اور جب اُٹھاؤں گا اُس وقت بھی کہوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس میں صرف یہی چیز ہے' البتہ آدمی (سجدہ کے دوران) اپنے پروردگار کا ذکر کرے گا' اور اپنے سجدے مکمل کرے گا' جب وہ اپنی پشت کو اُٹھائے گا' تو بالکل سیدھا ہو جائے گا یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے جوڑ کی جگہ پر آ جائے۔

بَابُ هَلْ عَلٰى مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ سَهْوٌ؟

باب: جو شخص امام کے پیچھے ہو' کیا اُس پر سجدۂ سہو لازم ہو گا؟

3506 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا سَهَا الْاِمَامُ فَلَمْ يَسْجُدْ فَلَيْسَ عَلٰى مَنْ وَرَاءَهُ سَهْوٌ وَلَا سُجُوْدٌ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب امام کو سہو ہو جائے' اور وہ سجدۂ سہو نہ کرے' تو اُس کے پیچھے موجود شخص

پر بھی نہ تو سہو لازم ہوگا' اور نہ ہی سجدۂ سہو لازم ہوگا۔

3507 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَ عَلٰى مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ سَهْوٌ قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ سَجَدَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثَ سَجَدَاتٍ؟ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِمْ سَهْوٌ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: امام کے پیچھے موجود شخص پر سہو لازم نہیں ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ امام ہر رکعت میں تین مرتبہ سجدہ کرلے تو بھی نہیں؟ انہوں نے فرمایا: مقتدیوں پر سہو لازم نہیں ہوگا۔

3508 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا سَهَا الْإِمَامُ فَلَمْ يَسْجُدْ، فَلَيْسَ عَلٰى مَنْ خَلْفَهُ أَنْ يَسْجُدُوا

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب امام کو سہو ہو جائے' اور وہ سجدہ نہ کرے' تو اُس کے پیچھے موجود لوگوں پر سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔

3509 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: إِذَا سَهَا الْإِمَامُ سَجَدَ مَنْ خَلْفَهُ، وَإِذَا سَهَا مَنْ خَلْفَهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى لَا يَضُرُّهُمْ سَهْوٌ مَعَ الْإِمَامِ

✵✵ ثوری نے حماد کا یہ قول نقل کیا ہے: جب امام کو سہو ہو جائے' تو اُس کے پیچھے موجود شخص بھی سجدہ کرے گا' اور امام کے پیچھے موجود شخص کو سہو ہو جائے' تو اُن لوگوں پر سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا یہاں تک کہ امام کے ساتھ سہو کرنا اُنہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

3510 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ مِثْلَهُ

✵✵ معمر نے زہری اور قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

3511 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَفُوتُهُ مِنَ الصَّلَاةِ شَيْءٌ ثُمَّ يُسَلِّمُ نَاسِيًا قَالَ: يَقُومُ فَيَبْنِي، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✵✵ ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کا نماز کا کچھ حصہ رہ جاتا ہے' اور وہ بھول کر سلام پھیر دیتا ہے' تو وہ فرماتے ہیں: وہ کھڑا ہو کر بناء قائم کرے گا' اور پھر دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَفُوتُهُ بَعْضُ الصَّلَاةِ وَقَدْ سَهَا الْإِمَامُ

باب: جس شخص کی نماز کا کچھ حصہ فوت ہو جائے' اور امام کو سہو بھی ہو جائے

3512 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ فَاتَهُ مِنَ الصَّلَاةِ شَيْءٌ، وَقَدْ سَهَا الْإِمَامُ قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ قَالَ: إِذَا سَلَّمَ وَسَجَدَ فَلْيَسْجُدْ مَعَهُ، فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَقُمْ، وَلْيَقْضِ

✵✵ منصور نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے جس کی نماز کا کچھ حصہ رہ جاتا ہے' اور

امام کو اُس کے آنے سے پہلے سہو بھی لاحق ہو چکا ہوتا ہے' تو وہ یہ فرماتے ہیں: جب امام سلام پھیر کر سجدہ کرے گا' تو وہ شخص بھی امام کے ساتھ سجدہ کرے گا' جب امام فارغ ہو جائے گا' تو پھر وہ شخص اُٹھ کر باقی رہ جانے والی نماز ادا کرے گا۔

3513 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ.

* * یونس نے حسن بصری کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

3514 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

* * معمر نے قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَسْهُوَ فَيَخْلِطُ الْمَكْتُوبَةَ بِالتَّطَوُّعِ

باب: جو شخص سہو کی وجہ سے فرض نماز کو نفل کے ساتھ ملا دیتا ہے

3515 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ نَسِيَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ حَتَّى دَخَلَ فِي التَّطَوُّعِ، ثُمَّ ذَكَرَ فَصَلَّى بَقِيَّةَ صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

* * قتادہ' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ فرض نماز کی ایک رکعت بھول گئے یہاں تک کہ اُنہوں نے نفل نماز شروع کر دی' پھر اُنہیں یاد آیا تو اُنہوں نے فرض نماز کا باقی رہ جانے والا حصہ ادا کیا اور جب وہ بیٹھے ہوئے تھے اُس وقت سجدۂ سہو کر لیا۔

3516 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: أَحْسَبُهُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا نَسِيَ شَيْئًا مِنَ الْفَرِيضَةِ حَتَّى يَدْخُلَ فِي التَّطَوُّعِ، ثُمَّ ذَكَرَ، انْصَرَفَ عَلَى شَفْعٍ، وَاسْتَقْبَلَ صَلَاتَهُ، وَكَانَ يَقُولُ: التَّطَوُّعُ بِمَنْزِلَةِ الْكَلَامِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ مِثْلَهُ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص فرض نماز کا کچھ حصہ بھول جائے اور نفل نماز پڑھنی شروع کر دے' پھر اُسے یاد آئے' تو وہ جفت رکعت ادا کرنے کے بعد اپنی نماز کو ختم کرے گا' اور از سرِ نو (فرض) نماز ادا کرے گا' اور وہ یہ فرماتے ہیں: نفل نماز ادا کرنا (نماز کے دوران) کلام کرنے کی مانند ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو بھی اس کی مانند کہتے ہوئے سنا ہے۔

3517 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ إِذَا كَانَ الْإِمَامُ فِي أَرْبَعٍ جَالِسًا، وَقَدْ فَاتَ الرَّجُلَ رَكْعَةٌ، فَقَامَ الرَّجُلُ يَقْضِي وَظَنَّ أَنَّ الْإِمَامَ قَدْ سَلَّمَ، فَأَتَمَّ الرَّابِعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ الْإِمَامُ، فَلَا يَعْتَدَّ لَهَا، وَلَكِنْ لِيَقْضِ تِلْكَ الرَّكْعَةَ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ الْإِمَامُ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: جب امام چار رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھا ہوا ہو' اور کسی شخص کی ایک رکعت فوت ہو چکی ہو' پھر وہ شخص کھڑا ہو کر قضاء ادا کرنے لگے' اور یہ گمان کرے کہ امام نے سلام پھیر دیا ہے' لیکن اس کے چوتھی رکعت مکمل کرنے

کے بعد پھر امام سلام پھیرے' تو وہ شخص اس رکعت کو شمار نہیں کرے گا' بلکہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس رکعت کو (دوبارہ) ادا کرے گا۔

3518 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْنَا: إِنْ سَهَا رَجُلٌ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ، فَلَمَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ صَلَّى أَرْبَعًا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ ذَكَرَ فَقَامَ فَأَتَمَّ أَرْبَعًا، فَلْيُعِدْ صَلَاتَهُ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ جَعَلَ مِنْ بَيْنِ ظَهْرَانِي صَلَاتِهِ تَطَوُّعًا يَعْنِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَالَ: وَنَحْنُ نَقُولُ: لَا

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہم نے سوال کیا: اگر کسی شخص کو پہلی رکعت میں سہو ہو جاتا ہے' اور جب وہ دو رکعات ادا کر لیتا ہے' تو وہ یہ گمان کرتا ہے کہ اُس نے چار ادا کی ہیں' پھر وہ دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لیتا ہے' پھر اُسے یاد آتا ہے' اور وہ کھڑا ہو کر چار رکعات مکمل کر لیتا ہے' تو ایسے شخص کو نماز کو دُہرانا چاہیے کیونکہ اُس نے اپنی نماز کے دوران ایک نفل نماز شروع کر دی تھی' اُس سے مراد یہ ہے کہ کیا ایسے شخص پر سجدۂ سہو لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہم یہ کہتے ہیں کہ نہیں ہوگا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَشُكُّ فِي صَلَاتِهِ بَعْدَ الْإِنْصِرَافِ وَلَا يَدْرِي أَصَلَّى أَمْ لَا

باب: جس آدمی کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے' اور اُسے یہ پتا نہ چلے کہ کیا اُس نے نماز (مکمل طور پر) ادا کی ہے یا نہیں کی ہے؟

3519 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا كَانَ شَكُّهُ بَعْدَ الْإِنْصِرَافِ فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ، وَإِذَا شَكَّ أَصَلَّى أَمْ لَا؟ فَإِنْ كَانَ فِي وَقْتٍ أَعَادَ، وَإِنْ ذَهَبَ لَمْ يُعِدْ

❋❋ حسن بصری فرماتے ہیں: جب آدمی کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد شک ہو تو اُسے کوئی نقصان نہیں ہوگا' لیکن جب اُسے یہ شک ہو کہ کیا اُس نے نماز ادا کی ہے' یا ادا نہیں کی ہے؟ تو اگر تو نماز کا وقت موجود ہوگا' تو وہ نماز دُہرا دے گا' اور اگر نماز کا وقت رخصت ہو چکا ہوگا' تو وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا۔

3520 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ لَا يَدْرِي أَصَلَّى أَمْ لَا؟ قَالَ: يُعِيدُ مَا كَانَ فِي وَقْتِ تِلْكَ الصَّلَاةِ، فَإِذَا مَضَى الْوَقْتُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ إِعَادَةٌ

❋❋ حسن بصری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جسے یہ پتا نہیں چلتا کہ کیا اُس نے نماز ادا کر لی یا نہیں؟ تو وہ فرماتے ہیں: جب تک نماز کا وقت موجود ہے' تو وہ نماز کو دُہرا لے گا' لیکن اگر وقت رخصت ہو چکا ہو تو ایسے شخص پر نماز کو دُہرانا لازم نہیں ہوگا۔

3521 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِنَّ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُعِيدَ الصَّلَاةَ إِلَّا أَنْ أَكُونَ أُكْثِرُ النِّسْيَانَ فَأَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

❋❋ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے: میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ میں نماز کو دُہرا لوں' البتہ اگر

مجھے اکثر نسیان لاحق ہوتا ہو تو پھر میں سجدۂ سہو کرلوں گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْرَأُ السُّورَةَ فِيهَا سَجْدَةٌ فَيَسْهُو اَنْ يَّسْجُدَ اَوْ يُضِيفَ اِلَيْهَا اُخْرَى

باب: جو شخص کوئی ایسی سورت تلاوت کرتا ہے جس میں سجدۂ تلاوت موجود ہو اور وہ سجدہ کرنا بھول جاتا ہے یا اُس کے ساتھ دوسرے سجدہ کو ملا دیتا ہے؟

3522 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ قَرَاَ فِي الْمَكْتُوبَةِ سُورَةً فِيهَا سَجْدَةٌ، فَسَهَا فَلَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى رَكَعَ وَسَجَدَ لَهَا قَالَ: فَلَا يَقْرَأْ، وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

❊❊ عطاء ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو فرض نماز میں کسی ایسی سورت کی تلاوت کرتا ہے جس میں سجدۂ تلاوت موجود ہوتا ہے اور پھر وہ شخص بھول کر سجدہ نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ رکوع میں چلا جاتا ہے اور پھر اُس کے لیے سجدہ کرتا ہے۔ تو عطاء فرماتے ہیں: وہ تلاوت نہیں کرے گا اور سجدۂ سہو کرلے گا۔

3523 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ حَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ صَلّٰى فَقَرَاَ السَّجْدَةَ فَرَكَعَ بِهَا، وَنَسِيَ اَنْ يَّسْجُدَهَا حَتّٰى رَفَعَ رَاْسَهُ قَالَ: يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ الرَّكْعَةِ حَتّٰى اِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

❊❊ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو نماز ادا کرتے ہوئے آیتِ سجدہ تلاوت کرتا ہے اور اُس کے ساتھ ہی رکوع میں چلا جاتا ہے وہ سجدہ کرنا بھول جاتا ہے یہاں تک کہ اپنا سر اُٹھا لیتا ہے۔ تو وہ فرماتے ہیں: ایسا شخص اُس رکعت کے دو سجدے کرے گا پھر جب وہ نماز مکمل کرلے گا تو دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَسْهُو فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب: جس شخص کو رکوع یا سجدہ میں سہو ہو جاتا ہے

3524 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ شَكَكْتَ فِي السُّجُودِ فَلَا تُعِدْ وَاسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، وَاِنِ اسْتَيْقَنْتَ اَنَّكَ قَدْ سَجَدْتَ فِي رَكْعَةٍ ثَلَاثَ سَجَدَاتٍ فَلَا تُعِدْ، وَاسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، قُلْتُ: فَمَا لِلرُّكُوعِ لَا يَكُونُ كَذٰلِكَ؟ قَالَ: اِنَّ الرُّكُوعَ اَشَدُّ، فَاِنْ نَسِيتَ الرَّكْعَةَ ثُمَّ اسْتَيْقَنْتَ فَاَعِدْهَا

❊❊ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر تمہیں سجدہ کے بارے میں شک ہو جاتا ہے تو تم نماز کو نہیں دُہراؤ گے اور سجدۂ سہو کرلو گے اور اگر تمہیں اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ تم نے ایک رکعت میں تین سجدے کر لیے تھے تو تم نماز کو نہیں دُہراؤ گے اور (نماز کے آخر میں) دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلو گے۔ میں نے دریافت کیا: رکوع کا کیا حکم ہے کہ وہ اس کی مانند نہیں ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: رکوع زیادہ شدید ہے اگر تم رکوع کرنا بھول جاتے ہو اور تمہیں اس بات کا یقین ہو تو تم نماز کو دُہراؤ گے۔

3525 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَامَ فَقَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ فَرَكَعَ، ثُمَّ ذَكَرَ وَهُوَ سَاجِدٌ أَنَّهُ لَمْ يَسْجُدْ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى إِلَّا سَجْدَةً وَّاحِدَةً قَالَ: لَا يَعْتَدَّ بِهٰذِهِ الرَّكْعَةِ الَّتِي ذَكَرَ وَهُوَ سَاجِدٌ، وَلٰكِنْ لِيَرْفَعْ رَأْسَهُ فَلْيَسْجُدِ الَّتِي فَاتَتْهُ، وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ الرَّكْعَةِ الَّتِي هُوَ فِيهَا، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ: وَإِنْ ذَكَرَ بَعْدَمَا سَجَدَ سَجْدَةً اعْتَدَّ بِهَا، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَهُ الَّتِي فَاتَتْهُ، ثُمَّ لِيَسْجُدْ إِلَى سَجْدَتِهِ الْأُولٰى أُخْرٰى، وَإِنْ ذَكَرَ وَهُوَ قَائِمٌ سَجَدَ، ثُمَّ عَادَ قَائِمًا إِلٰى حَيْثُ كَانَ يَقْرَأُ مِنْ قِرَاءَتِهِ، وَإِنْ نَسِيَ الرَّجُلُ الرُّكُوعَ لَمْ يَعْتَدَّ بِسُجُودِهِ، وَقَضَى الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ مُسْتَأْنِفًا

✻✻ امام عبدالرزاق نے سفیان ثوری کا یہ قول نقل کیا ہے: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے جو کھڑا ہو کر تلاوت کرتا ہے' پھر رکوع میں جاتا ہے' پھر ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے' اور پھر کھڑا ہو کر تلاوت شروع کر دیتا ہے' پھر رکوع میں جاتا ہے' پھر جب وہ سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے' تو اُسے یاد آتا ہے کہ اُس نے پہلی رکعت میں صرف ایک ہی مرتبہ سجدہ کیا تھا' تو ایسے شخص کے بارے میں سفیان ثوری یہ فرماتے ہیں کہ وہ اس رکعت کو شمار نہیں کرے گا جس کے سجدہ کے دوران اُسے یاد آیا (کہ پچھلی رکعت میں اُس نے ایک ہی سجدہ کیا تھا) وہ اپنے سر کو اُٹھائے گا' اور وہ سجدہ کرے گا جو رہ گیا تھا' پھر دو مرتبہ وہ سجدے کرے گا جو اُس رکعت کے ہیں جسے اُس نے ابھی ادا کیا ہے' پھر جب وہ نماز سے فارغ ہوگا (تو آخر میں) دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلے گا۔ وہ فرماتے ہیں: اگر دوسری مرتبہ سجدہ کرنے کے بعد اُسے یہ بات یاد آتی ہے' تو پھر وہ اُس سجدہ کو شمار کرے گا' اور پھر وہ اُس سجدہ کو کرے گا جو فوت ہو گیا تھا' پھر وہ پہلے والے سجدہ کے ساتھ ایک اور سجدہ کرے گا' اور اگر اُسے یہ بات اُس وقت یاد آتی ہے جب وہ قیام کی حالت میں ہو تو وہ سجدہ میں چلا جائے گا' اور پھر دوبارہ کھڑا ہو جائے گا جہاں وہ پہلے تلاوت کر رہا تھا' اور اگر کوئی شخص رکوع کرنا بھول جاتا ہے' تو اُس کا سجدہ شمار نہیں ہوگا' وہ نئے سرے سے رکوع اور سجدہ کو ادا کرے گا۔

3526 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ نَسِيَ سَجْدَةً فِي أَوَّلِ صَلَاتِهِ، حَتّٰى صَلّٰى ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ أَوْ أَرْبَعًا قَالَ: إِذَا ذَكَرَهَا خَرَّ سَاجِدًا، وَإِذَا ذَكَرَهَا بَعْدَمَا يَرْكَعُ مَضٰى فِي رُكُوعِهِ وَسَجَدَ ثَلَاثَ سَجَدَاتٍ

✻✻ قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص نماز کے آغاز میں سجدہ کرنا بھول جاتا ہے یہاں تک کہ تین یا چار رکعات ادا کر لیتا ہے' تو وہ یہ فرماتے ہیں: جب اُسے سجدہ کرنا یاد آئے گا' تو وہ سجدہ میں چلا جائے گا' اور اگر اُسے رکوع میں جانے کے بعد یہ بات یاد آتی ہے' تو وہ رکوع کو جاری رکھے گا' اور پھر بعد میں تین سجدے کرلے گا۔

3527 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ رَكَعَ ثُمَّ سَهَا فَسَجَدَ سَجْدَةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ ذَكَرَ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ: يُتِمُّ صَلَاتَهُ فَإِذَا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، قُلْتُ: وَلَا يَخِرُّ سَاجِدًا إِذَا ذَكَرَهَا؟ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ قِيَامِهِ

✻✻ عطاء ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو رکوع میں جاتا ہے' پھر بھول جاتا ہے' اور صرف ایک ہی سجدہ

کرتا ہے' پھر جب وہ قیام کی حالت میں ہوتا ہے اُس وقت اُسے یہ بات یاد آتی ہے' تو عطاء فرماتے ہیں: وہ شخص اپنی نماز کو مکمل کرے گا جب وہ سلام پھیرے گا' تو دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلے گا۔ میں نے دریافت کیا: جب اُسے یہ یاد آئے گا (کہ اُس نے سجدہ نہیں کیا) تو کیا وہ سجدہ میں نہیں جائے گا؟ اُنہوں نے فرمایا: کیا وہ قیام کے بعد (سجدہ میں جائے گا)۔

3528 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ، ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّهُ نَسِيَ مِنْ كُلِّ رَكْعَةٍ سَجْدَةً قَالَ: يَسْجُدُ اَرْبَعًا مُتَوَالِيَاتٍ، ثُمَّ يَتَشَهَّدُ، ثُمَّ يُسَلِّمُ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

❊❊ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو چار رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھتا ہے' اور پھر اُسے یاد آتا ہے کہ اُس نے ہر رکعت میں ایک سجدہ بھول گیا تھا' تو ثوری فرماتے ہیں: وہ چار مسلسل سجدے کرے گا' پھر تشہد کے کلمات پڑھے گا' پھر سلام پھیرے گا' پھر دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے گا۔

3529 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحٍ - مَوْلَى التَّوْاَمَةِ - اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: لَا صَلَاةَ اِلَّا بِرُكُوعٍ

❊❊ صالح بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: رکوع کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

بَابُ اِنَّكَ اِنْ تَسْجُدْهُمَا فِيمَا لَيْسَ عَلَيْكَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمَا فِيمَا عَلَيْكَ

باب: تمہارا یہ دو سجدے ایسی صورت میں کرنا جب یہ تم پر لازم نہ ہوں' یہ تمہارے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ جب یہ تم پر لازم ہوں اور تم انہیں ترک کردو

3530 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ دَرَافِسَ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ اِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ، فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا شَاْنُكَ يَا اَبَا عِمْرَانَ؟ قَالَ: خَشِيتُ اَنْ اَكُوْنَ سَهَوْتُ قَالَ: قُلْتُ: لَوْ سَهَوْتَ لَسَبَّحْنَا قَالَ: خَشِيتُ اَنْ تَكُوْنُوْا نَسِيتُمْ كَمَا نَسِيتُ

❊❊ یونس بن درافس بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی کے پیچھے شام کی کوئی ایک نماز ادا کی تو جب اُنہوں نے سلام پھیرا تو دو مرتبہ سجدۂ سہو کیا' میں نے کہا: اے ابوعمران! آپ کا کیا معاملہ ہے؟ اُنہوں نے کہا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ مجھے سہو ہوگیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اگر آپ کو سہو ہوا ہوتا تو ہم سبحان اللہ کہہ دیتے۔ اُنہوں نے کہا: مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ تم لوگ بھی اُسی طرح بھول گئے ہوگے' جس طرح میں بھول گیا۔

3531 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ: نَسِيتُمْ كَمَا نَسِيتُ

❊❊ حماد (یہ الفاظ نقل) فرماتے ہیں: تم لوگ بھی اُسی طرح بھول گئے جس طرح میں بھول گیا۔

3532 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِنَّكَ اِنْ تَسْجُدْهُمَا فِيمَا لَيْسَ عَلَيْكَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمَا فِيمَا عَلَيْكَ، يَعْنِي: سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جس صورتِ حال میں تم پر یہ سجدے لازم نہیں ہوتے' اُس وقت تمہارا ان دونوں سجدوں کو کر لینا' تمہارے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ جس صورتِ حال میں یہ تم پر لازم ہوتے ہیں' اُس میں تم ان دونوں کو ترک کر دو۔

ابراہیم نخعی کی مراد سہو کے دو سجدے تھے۔

3533 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْكَلَاعِيِّ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

✵✵ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر قسم کے سہو کے لیے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے جائیں گے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَسْهُو عَنْ صَلَاةٍ لَا يَدْرِي مَا هِيَ

باب: جو شخص نماز ادا کرنا بھول جائے' اور اُسے یہ پتا نہ چلے کہ وہ کون سی نماز تھی؟

3534 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ فَاتَتْهُ اِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ وَلَا يَدْرِي الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ قَالَ: لَا يَبْدُو اَيُصَلِّي الظُّهْرَ ثُمَّ الْعَصْرَ

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی شام کی کوئی ایک نماز رہ جاتی ہے' اور اُسے یہ پتا نہیں چلتا کہ وہ ظہر کی نماز تھی یا عصر کی؟ تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: اُس کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ پہلے ظہر کی نماز ادا کرے' اور پھر عصر کی نماز ادا کرے۔

3535 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ نَسِيَ يَوْمَ السَّبْتِ صَلَاةَ الظُّهْرِ اَوْ صَلَاةَ الْعَصْرِ، وَلَا يَدْرِي اَيَّتَهُمَا نَسِيَ يَوْمَ الْاَحَدِ قَالَ: يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، ثُمَّ يُصَلِّي الظُّهْرَ اَيْضًا

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ہفتہ کے دن ظہر کی یا عصر کی نماز پڑھنی بھول جاتا ہے' اور اُسے یہ پتا نہیں چلتا کہ وہ اتوار کے دن ان دونوں میں سے کون سی نماز بھول گیا تھا' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ پہلے ظہر کی اور عصر کی نماز ادا کرے گا' پھر اُس کے بعد ظہر کی نماز دوبارہ ادا کرے گا۔

3536 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُقَاتِلٍ، عَنْ حَمَّادٍ فِي رَجُلٍ نَسِيَ صَلَاةً وَاحِدَةً مِنْ صَلَاةِ النَّهَارِ، وَلَا يَدْرِي اَيَّتَهُنَّ الَّتِي نَسِيَ؟ قَالَ: يُصَلِّي الْغَدَاةَ، ثُمَّ الظُّهْرَ، ثُمَّ الْعَصْرَ، كُلَّ صَلَاةٍ مِنْهُنَّ بِاِقَامَةٍ، وَاِنْ نَسِيَ صَلَاةً مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَلَا يَدْرِي اَيَّتَهُنَّ هِيَ فَلْيُصَلِّ الْمَغْرِبَ بِاِقَامَةٍ وَالْعِشَاءَ بِاِقَامَةٍ، فَاِنْ كَانَ الَّذِي لَا يَدْرِي

اَيَّتُهُنَّ الَّتِي نَسِيَ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ اَوْ مِنْ صَلَاةِ النَّهَارِ فَلْيُصَلِّ الصَّلَوَاتِ بِاِقَامَةٍ اِقَامَةٍ

✵✵ ...ادفرماتے ہیں: جو شخص دن کی کوئی ایک نماز پڑھنی بھول جاتا ہے' اور اُسے یہ پتا نہیں چلتا کہ وہ کون سی نماز بھول گیا تھا۔ تو وہ فرماتے ہیں: وہ پہلے فجر کی نماز ادا کرے گا' پھر ظہر کی' پھر عصر کی اور اُن میں سے ہر ایک نماز اقامت کے ساتھ ادا کرے گا' اگر وہ شخص رات کی نماز ادا کرنا بھول جاتا ہے' اور اُسے یہ پتا نہیں چلتا کہ وہ کون سی نماز تھی' تو وہ پہلے اقامت کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کرے گا' پھر اقامت کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کرے گا' اور اگر اُسے یہ پتا نہیں چلتا کہ وہ کون سی نماز پڑھنی بھول گیا تھا رات کی نماز تھی یا دن کی نماز تھی؟ تو پھر وہ تمام نمازیں ایک' ایک اقامت کے ساتھ ادا کرے گا۔

بَابُ اِذَا اجْتَمَعَ السَّهْوُ وَالتَّكْبِيرُ فِي اَيَّامِ التَّشْرِيقِ

باب: جب ایامِ تشریق میں سہو اور تکبیر اکٹھے ہو جائیں (تو کیا' کیا جائے گا؟)

3537 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: اخْتَلَفَ الْحَسَنُ، وَابْنُ سِيرِينَ فِي رَجُلٍ يَفُوتُهُ بَعْضُ الصَّلَاةِ مَعَ الْاِمَامِ فِي اَيَّامِ التَّشْرِيقِ، فَقَالَ الْحَسَنُ: يُكَبِّرُ مَعَ الْاِمَامِ اِذَا كَبَّرَ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَقْضِي مَا فَاتَهُ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: يَقُومُ فَيَقْضِي، فَاِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ كَبَّرَ بَعْدُ وَاَحَبُّ اِلَى سُفْيَانَ قَوْلُ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: يَقُومُ فَيَقْضِي

✵✵ ہشام بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور ابن سیرین کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو گیا جس شخص کی نماز کا کچھ حصہ امام کے ساتھ رہ جاتا ہے' اور ایامِ تشریق میں ایسا ہوتا ہے؟

تو حسن بصری فرماتے ہیں: جب امام تکبیر کہے گا' تو پہلے وہ امام کے ساتھ تکبیر پڑھے گا' پھر اُٹھ کر جو نماز رہ گئی تھی اُسے ادا کرے گا۔

جبکہ ابن سیرین کہتے ہیں: وہ اُٹھ کر نماز ادا کرلے گا' جب نماز پڑھ کر فارغ ہو جائے گا اُس کے بعد وہ تکبیر کہے گا۔

سفیان ثوری کے نزدیک ابن سیرین کا قول زیادہ پسندیدہ ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: وہ شخص اُٹھ کر پہلے نماز ادا کرے گا (اُس کے بعد تکبیر کہے گا)۔

3538 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ غَيْرِهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ

✵✵ سفیان ثوری نے ایک اور سند کے ساتھ ابراہیم نخعی کے حوالے سے وہی قول نقل کیا ہے' جو حسن بصری کے قول کی مانند ہے۔

3539 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَفُوتُهُ بَعْضُ الصَّلَاةِ فِي اَيَّامِ التَّشْرِيقِ مَعَ الْاِمَامِ قَالَ: يَقُومُ فَيَقْضِي، فَاِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ كَبَّرَ بَعْدُ، مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ سِيرِينَ،

✵✵ امام عبدالرزاق' امام ابوحنیفہ کے حوالے سے' حماد کے حوالے سے' ابراہیم نخعی کا قول نقل کرتے ہیں: جو ایسے شخص

کے بارے میں ہے' جس کی نماز کا کچھ حصہ امام کی اقتداء میں رہ جاتا ہے' اور یہ ایامِ تشریق میں ہوتا ہے' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اُٹھ کر نماز ادا کرے گا' جب وہ نماز سے فارغ ہو جائے گا اُس کے بعد تکبیر پڑھے گا۔

(اس روایت کے مطابق ابراہیم نخعی کی رائے) ابن سیرین کے قول کی مانند ہے۔

3540 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: فَاِنِّي لَمْ اَسْمَعْ لِاَبِي حَنِيفَةَ اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

⁂ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: میں نے امام ابوحنیفہ سے اس سے زیادہ عمدہ روایت اور کوئی نہیں سنی۔

بَابُ نِسْيَانِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

باب: سجدۂ سہو کو بھول جانا

3541 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: فِي كُلِّ مَا يَنْبَغِي لَكَ اَنْ تَسْجُدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ اِذَا نَسِيتَهُمَا حَتّٰى تَقُومَ، فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ اِذَا ذَكَرْتَ فِي الْمَكْتُوبَةِ

⁂ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: ہر وہ صورتِ حال جس میں تمہیں سجدۂ سہو کرنا چاہیے' اگر تم سجدۂ سہو کرنا بھول جاتے ہو' اور پھر اُٹھ جاتے ہو' تو جب تمہیں فرض نماز کے بارے میں یہ چیز یاد آتی ہے' تو تم دو رکعات ادا کرو گے۔

3542 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ نَسِيَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَالَ: اِذَا لَمْ يَذْكُرْهُمَا حَتَّى انْصَرَفَ وَلَمْ يَسْجُدْهُمَا، فَقَدْ مَضَتْ صَلَاتُهُ، فَاِنْ ذَكَرَهُمَا وَهُوَ قَاعِدٌ لَمْ يَقُمْ يَسْجُدُهُمَا

⁂ قتادہ نے حسن بصری کا یہ قول نقل کیا ہے: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے جو سجدۂ سہو کرنا بھول جاتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر اُسے سجدۂ سہو کرنا یاد نہیں آتا' یہاں تک کہ وہ نماز ختم کر دیتا ہے' اور یہ دونوں سجدے نہیں کرتا' تو اُس کی نماز ادا ہو جائے گی' اگر یہ دونوں اُسے اُس وقت یاد آتے ہیں' جب وہ بیٹھا ہوا تھا اور ابھی کھڑا نہیں ہوا تھا' تو وہ اُس وقت یہ دونوں سجدے کر لے گا۔

3543 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَسِيتُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَتَحَدَّثْتُ اَوْ عَلِمْتُ وَلَمْ اَقُمْ قَالَ: فَاسْجُدْهُمَا قَالَ: فَاِنْ كَانَ حِينَ فَرَغْتَ وَلَمْ تَتَكَلَّمْ ثُمَّ ذَكَرْتَ قَالَ: فَاجْلِسْ فَاجْلِسْ، فَاسْجُدْهُمَا

⁂ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں سجدۂ سہو بھول جاتا ہوں' پھر میں بات چیت کر لیتا ہوں' یا کلام کر لیتا ہوں اور کھڑا نہیں ہوتا۔ تو انہوں نے فرمایا: تم یہ دونوں سجدے کر لو۔ اُنہوں نے یہ فرمایا: جب تم فارغ ہو جاتے

ہو اور ابھی تم نے کلام نہیں کیا تھا اور پھر تمہیں یہ بات یاد آتی ہے' تو تم بیٹھو اور یہ دونوں سجدے کر لو۔

3544 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ: سَهَوْتُ فَاَتَيْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ مُزَاحِمٍ فِي مَنْزِلِهِ، فَقُلْتُ: اِنِّي سَهَوْتُ، فَقَالَ: اسْجُدْهُمَا الْآنَ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَمَّا غَيْرُهُ فَكَانَ يَسْتَحِبُّ اِنْ ذَكَرَهُمَا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ اَنْ يَسْجُدَهُمَا وَاِلَّا فَلَا

❊❊ سلمہ بن نبیط اشجعی بیان کرتے ہیں: مجھے سہو لاحق ہو گیا' میں ضحاک بن مزاحم کے پاس اُن کے گھر آیا' میں نے کہا: مجھے سہو ہو گیا ہے' اُنہوں نے فرمایا: تم اب یہ دونوں سجدے کر لو۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: جہاں تک دیگر حضرات کا تعلق ہے' تو وہ اس بات کو مستحب سمجھتے ہیں کہ آدمی کو اگر مسجد میں رہنے کے دوران یہ دونوں سجدے یاد آ جائیں تو وہ ان دونوں کو کر لے گا' ورنہ نہیں کرے گا۔

3545 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ قَيْسٍ، سَهَا فِي صَلَاتِهِ، فَتَكَلَّمَ بَعْدَمَا سَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَسْجُدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، فَقِيلَ لَهُ فَتَنَحَّى وَسَجَدَهُمَا "

❊❊ ابن اسحاق بیان کرتے ہیں: علقمہ بن قیس کو نماز میں سہو ہو گیا' اُنہوں نے سلام پھیرنے کے بعد اور سجدۂ سہو کرنے سے پہلے کلام کر لیا' اُن سے اس بارے میں بات کی گئی' تو وہ ایک طرف ہٹے' اور اُنہوں نے یہ دونوں سجدے کر لیے۔

3546 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّ عَلْقَمَةَ اَوْهَمَ فِي صَلَاتِهِ فَسَلَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّكَ اَوْهَمْتَ، فَقَالَ: اَكَذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَثَنَى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَسَمِعْتُ مَنْ يَذْكُرُ اَنَّهُ انْفَتَلَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اِنَّكَ لَمْ تَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَتَحَرَّفَ لِلْقِبْلَةِ فَسَجَدَهُمَا

❊❊ حسن بن عبید اللہ نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ علقمہ کو نماز کے دوران وہم ہوا اور اُنہوں نے سلام پھیر دیا' ایک شخص نے کہا: آپ کو وہم ہو گیا ہے' اُنہوں نے کہا: کیا ایسا ہی ہوا ہے؟ اُس شخص نے جواب دیا: جی ہاں! تو علقمہ نے ٹانگ کو موڑا اور دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لیا۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے: علقمہ نے نماز ختم کر دی تھی اور ایک شخص نے اُن سے کہا کہ آپ نے سجدۂ سہو نہیں کیا تھا؟ تو اُنہوں نے پھر اپنا رُخ قبلہ کی طرف کیا اور یہ دونوں سجدے کر لیے۔

3547 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: اِذَا قُمْتَ فِي التَّطَوُّعِ فِيمَا يُجْلَسُ فِيهِ، اَوْ جَلَسْتَ فِيمَا يُقَامُ فِيهِ، فَاسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ؟ يَقُولُ: اِذَا سَهَا فِيهَا فَلَا يَسْجُدُ وَيَتَوَخَّى الْاِمَامُ فِيهَا

❊❊ عطاء فرماتے ہیں: جب تم نفل نماز میں اُس مقام پر کھڑے ہو جاؤ جہاں بیٹھنا تھا' یا اُس موقع پر بیٹھ جاؤ' جہاں کھڑے ہونا تھا' تو تم دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لو۔

وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی کو اس نماز میں سہو ہو جائے' تو وہ سجدہ نہیں کرے گا' اور امام کے لیے اس میں گنجائش ہے۔

بَابُ السَّهْوِ فِي سَجْدَتَي السَّهْوِ فِي التَّطَوُّعِ

باب: نفل نماز میں' سجدۂ سہو کے بارے میں' سہو ہو جانا

3548 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ فِي سَجْدَتَي السَّهْوِ سَهْوٌ يَقُولُ: اِذَا سَهَا فِيهَا فَلَا يَتَوَخَّى فِيهَا وَيَتَوَخَّى التَّمَامَ فِيهَا

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: سجدۂ سہو میں سہو نہیں ہوتا' وہ یہ فرماتے ہیں: جب اس میں سہو ہو جائے' تو اس میں مزید اضافہ نہیں ہوگا' اوراس کی بنیاد پرنماز مکمل کر لی جائے گی۔

3549 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا سَهَوْتَ فِي التَّطَوُّعِ فَلَمْ تَدْرِ مَا صَلَّيْتَ، فَلَا تُعِدْ، وَلٰكِنْ عَلٰى اَحْرَى ذٰلِكَ فِي نَفْسِكَ، ثُمَّ اسْجُدْ سَجْدَتَي السَّهْوِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب تمہیں نفل میں سہو ہو جائے' اور تمہیں یہ پتا نہ چلے کہ تم نے کتنی رکعت ادا کی ہیں؟ تو تم اس نماز کو نہیں دُہراؤ گے بلکہ اُس پر بناء قائم کرو گے جو تمہارے ذہن میں سب سے زیادہ قریبی ہوگا' اور پھر دو مرتبہ سجدۂ سہو کر لو گے۔

3550 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ يَقُولُ: مَنْ اَخَذَ الْعِلْمَ جُمْلَةً ذَهَبَ مِنْهُ جُمْلَةً

٭٭ معمر فرماتے ہیں: جو شخص پورا علم حاصل کرتا ہے' اُس کا علم پورا ہی رخصت ہوتا ہے۔

3551 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ سَهَوْتَ فِي التَّطَوُّعِ فَلَا بَاْسَ اَنْ لَا تَسْجُدَ سَجْدَتَي السَّهْوِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: اگر تمہیں نفل میں سہو ہو جاتا ہے' اور تم سجدۂ سہو نہیں بھی کرتے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

3552 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: رَاَيْتُهُ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ ثُمَّ سَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: اِنِّي كَثِيرُ السَّهْوِ، فَقُلْتُ: اَفِي التَّطَوُّعِ سَهْوٌ؟ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى عَلٰى مَنْ سَهَا فِي التَّطَوُّعِ سَهْوًا. قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَرَاهُ سَهْوًا، وَيَسْجُدُ فِيهِ كَمَا يَسْجُدُ فِي الْفَرِيضَةِ

٭٭ امام عبدالرزاق' معمر کے بارے میں فرماتے ہیں: میں نے اُنہیں نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا' پھر جب وہ بیٹھے ہوئے تھے' تو اُنہوں نے سجدہ کر لیا' میں نے دریافت کیا: یہ کیوں کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے بہت زیادہ سہو لاحق ہوتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا نفل میں بھی سہو ہوتا ہے؟ اُنہوں نے بتایا: ایوب نے ابن سیرین کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ جس شخص کو نوافل میں سہو ہو جائے' ابن سیرین اُس پر سجدۂ سہو کے لازم ہونے کے قائل نہیں تھے جبکہ حسن بصری ایسے شخص پر سہو کے لازم ہونے کے قائل تھے' اور وہ نوافل میں بھی اُسی طرح سجدۂ سہو کرتے تھے' جس طرح فرض نماز میں کرتے تھے۔

3553 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا كَانَ وَهْمُهُ فِي التَّطَوُّعِ وَالْوِتْرِ، فَلْيَبْنِ اِلٰى وَهْمِهِ، وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَي السَّهْوِ

** قتادہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی کو نفل نماز یا وتر کی نماز میں وہم ہو جائے' تو وہ اپنے وہم پر بناء قائم کرے اور دو مرتبہ سجدۂ سہو کرلے۔

3554 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ كَانَ اِذَا سَهَا فِي التَّطَوُّعِ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

** حسن بصری یہ فرماتے ہیں: جب آدمی کو نفل میں سہو ہو جائے' تو وہ دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے گا۔

3555 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنِي شُعْبَةُ اَنَّهُ سَاَلَ حَمَّادًا، فَقَالَ: اسْجُدْهُمَا اِذَا سَهَوْتَ فِي التَّطَوُّعِ

** شعبہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حماد سے سوال کیا' تو حماد نے جواب دیا: اگر تمہیں نفل میں سہو ہو جاتا ہے' تو تم سجدۂ سہو کرو گے۔

3556 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: ذَكَرْتُ لِلثَّوْرِيِّ قَوْلَ ابْنِ سِيرِيْنَ: لَيْسَ فِي التَّطَوُّعِ سَهْوٌ

** اسماعیل بن عبداللہ فرماتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کے سامنے ابن سیرین کا قول نقل کیا کہ نفل نماز میں سہو نہیں ہوتا (متن میں ثوری کا جواب منقول نہیں ہے)

3557 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ سَهَوْتَ فِي التَّطَوُّعِ فَاسْجُدْهُمَا فِي آخِرِ صَلَاتِكَ

** عطاء فرماتے ہیں: اگر تمہیں نفل نماز میں سہو ہو جاتا ہے' تو تم نماز کے آخر میں سجدۂ سہو کرلو گے۔

3558 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا قُمْتَ فِي التَّطَوُّعِ فِيمَا يُجْلَسُ فِيهِ، اَوْ جَلَسْتَ فِيمَا يُقَامُ فِيهِ، فَاسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

** عطاء فرماتے ہیں: جب تم نفل نماز میں اُس موقع پر کھڑے ہو جاؤ' جہاں بیٹھنا تھا' یا اُس جگہ بیٹھ جاؤ جہاں کھڑے ہونا تھا' تو تم دو مرتبہ سجدۂ سہو کرو گے۔

3559 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَرَاَيْتَ اِنْ سَهَوْتَ قَبْلَ الْوِتْرِ اَسْجُدُهُمَا بَعْدَ الْوِتْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ

** ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر مجھے وتر سے پہلے سہو ہو جاتا ہے تو کیا میں وتر کے بعد سجدۂ سہو کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

3560 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اِنْ نَسِيتُ اَنْ اَسْجُدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِي التَّطَوُّعِ حَتَّى انْقَلَبْتُ اِلَى اَهْلِي قَالَ: فَلَا تَسْجُدْهُمَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهُمَا تَطَوُّعٌ

✸✸ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر میں نفل نماز میں سجدۂ سہو کرنا بھول جاتا ہوں یہاں تک کہ میں اپنے گھر واپس چلا جاتا ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: پھر تم یہ دو سجدے نہیں کرو گے کیونکہ یہ دونوں نفل ہیں۔

3561 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ رِئَابٍ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ: دَخَلْتُ بَیْتَ الْمَقْدِسِ فَوَجَدْتُ فِیْهِ رَجُلًا كَثِیْرَ السُّجُوْدِ، فَوَجَدْتُ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ ذٰلِكَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: اَتَدْرِیْ اَعَلٰی شَفْعٍ انْصَرَفْتَ اَمْ عَلٰی وِتْرٍ؟ قَالَ: اِنْ اَكُ لَا اَدْرِیْ فَاِنَّ اللّٰهَ یَدْرِیْ، ثُمَّ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حِبِّیْ اَبُو الْقَاسِمِ، ثُمَّ بَكٰی، ثُمَّ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حِبِّیْ اَبُو الْقَاسِمِ، ثُمَّ بَكٰی، ثُمَّ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حِبِّیْ اَبُو الْقَاسِمِ، ثُمَّ بَكٰی، ثُمَّ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حِبِّیْ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهٗ مَا مِنْ عَبْدٍ یَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةً، وَكَتَبَ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً قَالَ: قُلْتُ: اَخْبِرْنِیْ مَنْ اَنْتَ رَحِمَكَ اللّٰهُ؟ قَالَ: اَبُوْ ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَتَقَاصَرَتْ اِلَیَّ نَفْسِیْ

✸✸ احنف بن قیس بیان کرتے ہیں: میں بیت المقدس میں داخل ہوا' مجھے اُس میں ایک شخص ملا' جو بہت زیادہ سجدے کرتا تھا' مجھے اُس میں دلچسپی پیدا ہوئی' جب اُس نے نماز مکمل کی تو میں نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو کہ تم نے جفت رکعات ادا کرنے کے بعد نماز ختم کی ہے؟ یا طاق رکعات کے بعد ختم کی ہے؟ اُس نے کہا: اگر مجھے نہیں پتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کو تو پتا ہے' پھر اُس نے کہا: میرے محبوب حضرت ابوالقاسم ﷺ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' اُس کے بعد وہ رونے لگا۔ پھر اُس نے کہا: میرے محبوب حضرت ابوالقاسم ﷺ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' پھر وہ رونے لگ گیا' پھر اُس نے کہا: میرے محبوب حضرت ابوالقاسم ﷺ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' پھر وہ رونے لگ گیا' پھر اُس نے کہا: میرے محبوب حضرت ابوالقاسم ﷺ نے مجھے یہ بات بتائی ہے (آپ نے فرمایا ہے:)

''جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُس سجدہ کی وجہ سے اُس شخص کے ایک درجہ کو بلند کرتا ہے' اور اُس کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے' اور اُس کے لیے ایک نیکی کو نوٹ کرتا ہے''۔

احنف بن قیس کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ مجھے بتائیں جناب کہ آپ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! اُنہوں نے جواب دیا: میں ابوذر ہوں' میں اللہ کے رسول کا صحابی ہوں۔ راوی کہتے ہیں: تو مجھے خود پر بڑی ندامت محسوس ہوئی۔

3562 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ كَعْبٍ فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ یَرْكَعُ وَیَسْجُدُ، لَا یَدْرِیْ اَعَلٰی شَفْعٍ هُوَ اَمْ عَلٰی وِتْرٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَاُرْشِدَنَّ هٰذَا، فَتَخَلَّفْتُ فَقُلْتُ: یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، اَعَلٰی شَفْعٍ اَنْتَ اَمْ عَلٰی

3561- سنن الدارمی - کتاب الصلاة' باب فضل من سجد للہ سجدة - حدیث: 1481' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حدیث ابی ذر الغفاری - حدیث: 20926' البحر الزخار مسند البزار - الاحنف بن قیس' حدیث: 3319' السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب الصلاة' جماع ابواب صلاة التطوع - باب من اجاز ان یصلی بلا عقد عدد' حدیث: 4254

وِتْرٍ؟ قَالَ: قَدْ كُفِيتُ، قُلْتُ: مَنْ كَفَاكَ؟ قَالَ: الْكِرَامُ الْكَاتِبُونَ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَبُو ذَرٍّ، قَالَ: فَقُلْتُ: ثَكِلَتْ مُطَرِّفًا أُمُّهُ، أَبِي ذَرٍّ يَعْرِفُ السُّنَّةَ، قَالَ: فَقَالَ كَعْبٌ: أَيْنَ مُطَرِّفٌ؟ قَالَ قِيلَ: تَخَلَّفَ يُرْشِدُ رَجُلًا رَآهُ لَا يَدْرِي أَعَلَى شَفْعٍ هُوَ أَمْ عَلَى وِتْرٍ؟ فَقَالَ كَعْبٌ: مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً

✵✵ ابوعثمان نہدی نے مطرف کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا' ہمارا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو رکوع اور سجدے کیے جا رہا تھا' اُسے یہ پتا نہیں چل رہا تھا کہ کیا وہ جفت رکعات کے بعد نماز ختم کر رہا ہے' یا طاق کے بعد کر رہا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: میں اس شخص کی ضرور راہنمائی کروں گا۔ پھر میں آگے بڑھا اور میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! کیا تم جفت رکعات کی نماز ادا کرتے ہو؟ یا طاق رکعات کی؟ اُس نے جواب دیا: میری کفایت ہو چکی ہے (اس لیے میں اس کی پرواہ نہیں کرتا) میں نے دریافت کیا: تمہاری کفایت کس نے کی ہے؟ اُس نے جواب دیا: معزز لکھنے والے (فرشتوں نے یعنی وہ رکعات کا حساب رکھتے ہیں) راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُس شخص نے کہا:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس سجدہ کی وجہ سے اُس شخص کے لیے ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' اور اُس کی وجہ سے اُس شخص کے لیے ایک درجہ بلند کرتا ہے' اور اُس سجدہ کی وجہ سے اُس شخص کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ کون ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: ابوذر!

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: مطرف کی ماں اُسے روئے! (یعنی اپنی ماں کے بارے میں یہ کہا) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سنت کو زیادہ بہتر طور پر جانتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس پر کعب نے کہا: مطرف کہاں ہے؟ تو کہا گیا: وہ پیچھے چلا گیا ہے' وہ ایک شخص کی راہنمائی کرنا چاہ رہا تھا' جسے اُس نے دیکھا تھا کہ اُسے یہ پتا نہیں چل رہا تھا کہ کیا وہ جفت رکعات کی نماز ادا کر رہا ہے' یا طاق رکعات کے بعد نماز ختم کر رہا ہے۔ تو کعب نے کہا:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس سجدہ کی وجہ سے اُس شخص کے لیے ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' اور اُس کی وجہ سے اُس شخص کے ایک درجہ کو بلند کرتا ہے' اور اُس سجدہ کی وجہ سے اُس شخص کے ایک گناہ کو ختم کر دیتا ہے''۔

بَابُ الرَّجُلِ يَسْهُوَ بِهَا فِي التَّكْبِيرِ أَوْ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

باب: جس شخص کو تکبیر کہنے میں' یا سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھنے میں سہو ہو جائے

3563 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلٍ قَالَ فِي مَوْضِعِ

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ سَهْوٌ

❋❋ جابر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو سمع اللہ لمن حمدہ کی جگہ اللہ اکبر کہہ دیتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: ایسے شخص پر (سجدہ) سہو لازم نہیں ہوگا۔

3564 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ تَكْبِيرِ الصَّلَاةِ اَوْ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَاِنَّهُ يَقْضِيهِ حِينَ ذَكَرَهُ

❋❋ قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص نماز میں اللہ اکبر کہنا' یا سمع اللہ لمن حمدہ پڑھنا بھول جاتا ہے' تو جب وہ اُسے یاد آئے گا اُس وقت وہ اُسے پڑھ لے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُحْصِي بِالْحَصَا اَوْ بِالْخُطُوطِ

باب: جو شخص (نماز کے دوران) کنکریاں ہلاتا ہے' یا لکیریں (بناتا ہے)

3565 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُحْصِي الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ بِالْحَصَى وَالْخُطُوطِ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا فرض نماز میں کنکریاں (ہلائیں) یا خطوط (یعنی لکیریں بنائیں) جاسکتی ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران کلام کرنا

3566 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ سَهَوْتُ فِي الْمَكْتُوبَةِ فَتَكَلَّمْتُ؟ قَالَ: بِلَفْظَةٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: قَدِ انْقَطَعَتْ صَلَاتُكَ، فَعُدْ لَهَا جَدِيدًا

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر میں فرض نماز کے دوران بھول کر کلام کر لیتا ہوں؟ اُنہوں نے دریافت کیا: ایک لفظ؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے فرمایا: تمہاری نماز ختم ہو جائے گی' تم نئے سرے سے نماز ادا کرو۔

3567 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ " اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ صَلَّى بِهِمُ الْمَغْرِبَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، فَجَاءَهُ ابْنٌ لَهُ صَغِيرٌ فَجَلَسَ اِلَيْهِ، فَكَلَّمَهُ عُرْوَةُ، حَسِبَ اَنَّهُ قَدْ اَتَمَّ قَالَ: فَسَبَّحْنَا بِهِ، فَقَامَ فَرَكَعَ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ "

❋❋ سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: عروہ بن زبیر نے اُن لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھائی' اُنہوں نے دو رکعات ادا کی تھیں کہ اُن کا چھوٹا بیٹا اُن کے پاس آ گیا اور اُن کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ عروہ نے اُس بچے کے ساتھ کوئی کلام کیا' وہ یہ سمجھے کہ شاید

وہ نماز مکمل کر چکے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے سبحان اللہ کہہ کر انہیں متنبہ کیا تو وہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے تیسری رکعت بھی ادا کر لی' پھر جب وہ بیٹھے ہوئے تھے' اُس وقت اُنہوں نے سجدۂ سہو کر لیا۔

3568 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: إِنْ عَمَدَ الْكَلَامَ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ وَافِيَةً، وَقَالَ: إِنَّمَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَهَا، حَسِبَ أَنَّهُ قَدْ أَتَمَّ، وَلَوْ عَمَدَهُ

❊❊ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اگر آدمی جان بوجھ کر کلام کرتا ہے' تو پھر وہ اپنی نماز کو مکمل کرے گا' وہ یہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے کلام کیا' آپ کو سہو ہوا تھا' آپ یہ سمجھے کہ شاید آپ نے نماز مکمل کر لی ہے' خواہ آدمی جان بوجھ کے یہ کلام کرے۔

3569 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ يُصَلِّي الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ وَانْصَرَفَ قَالَ: يَعُودُ لَهَا كَامِلَةً، إِلَّا أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ الَّذِي يَقُولُونَ

❊❊ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جو ایسے شخص کے بارے میں ہے' جو ظہر کی نماز میں دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر کر نماز ختم کر دیتا ہے' تو عطاء یہ فرماتے ہیں: وہ پوری نماز ادا کرے گا' البتہ اگر وہ اُس طرح کی صورتِ حال ہو' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے کیا تھا' جیسا کہ علماء نے بیان کیا ہے (تو حکم مختلف ہے)۔

3570 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى فَتَكَلَّمَ، وَقَدْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ رَكْعَةٌ قَالَ: يَسْتَقْبِلُ صَلَاتَهُ قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى فَانْتَشَرَ ذَكَرُهُ؟ قَالَ: لَا يَضُرُّهُ

❊❊ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُن سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا' جو نماز ادا کرتے ہوئے کلام کر لیتا ہے' حالانکہ ابھی اُس کی ایک رکعت باقی تھی' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ نئے سرے سے نماز شروع کرے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا' جو نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' اور اس دوران اُس کا آلہ منتشر ہو جاتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ چیز اُسے نقصان نہیں دے گی۔

3571 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا تَكَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ أَعَادَ الصَّلَاةَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ: يَبْنِي عَلَى مَا مَضَى

❊❊ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز کے دوران کلام کر لے' تو وہ نماز کو دُہرائے گا۔

اسماعیل بن ابو خالد فرماتے ہیں: جتنی نماز گزر چکی تھی' وہ اُس پر بناء قائم کرے گا۔

3572 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، مَرَّ رَجُلٌ يَطْرُدُ شَوْلًا لَهُ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفْطِنْ، فَصَرَخَ بِهِ عُمَرُ، فَقَالَ: يَا صَاحِبَ الشَّوْلِ رُدَّ إِبِلَكَ، فَرَدَّهَا، فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ؟ قَالُوا: عُمَرُ قَالَ: يَا لَكَ فِقْهًا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، قُلْتُ لَهُ: مَا الشَّوْلُ؟ قَالَ: فِرْقَةٌ مِنَ الْإِبِلِ

٭٭ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مکہ کے راستے میں (سفر کے دوران) اپنے اصحاب کو نماز پڑھا رہے تھے' اسی دوران ایک شخص وہاں سے گزرا' جو اپنی اونٹنی کو لے کر جا رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اُس کی طرف اشارہ کیا' لیکن اُسے سمجھ نہیں آئی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں اُسے کہا: اے اونٹنی والے شخص! اپنے اونٹ کو واپس لے جاؤ! تو اُس اونٹ کو واپس لے گیا' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کر لی' تو آپ نے دریافت کیا: کلام کس نے کیا تھا؟ لوگوں نے بتایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! تم کتنے سمجھدار ہو!

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: لفظ ''شول'' کا کیا مطلب ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: یہ اونٹ کی ایک قسم ہے۔

(یہ اُس اونٹنی کو کہتے ہیں: جس کا دودھ نہ اُترتا ہو' اور یہ عام طور پر اُس وقت ہوتا ہے' جب وہ سات ماہ کی حاملہ ہو چکی ہو)

3573 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، وَحَمَّادٍ قَالُوْا فِیْ رَجُلٍ سَهَا فِیْ صَلَاتِهٖ فَتَكَلَّمَ قَالُوْا: يُعِيدُ صَلَاتَهٗ

٭٭ حسن بصری' قتادہ اور حماد یہ فرماتے ہیں: جو شخص نماز کے دوران بھول کر کلام کر لے' تو وہ نماز کو دُہرائے گا۔

3574 - اقوالِ تابعین: عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانُوْا يَتَكَلَّمُوْنَ فِی الصَّلَاةِ، وَيُعَلِّمُ الرَّجُلُ اَخَاهُ، حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) (البقرة: 238) فَقَطَعُوا الْكَلَامَ قَالَ: " الْقُنُوْتُ: هُوَ السُّكُوْتُ، وَالْقُنُوْتُ: الطَّاعَةُ "

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ نماز کے دوران کلام کر لیا کرتے تھے اور کوئی شخص اپنے بھائی کو کسی چیز کی تعلیم دے دیتا تھا' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خاموشی کے ساتھ کھڑے ہو''۔

تو اُن لوگوں نے کلام کرنا بند کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہاں قنوت سے مراد خاموشی اختیار کرنا ہے' ویسے قنوت کا مطلب فرمانبرداری کرنا بھی ہوتا ہے۔

بَابُ الْعُطَاسِ فِی الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران چھینک آ جانا

3575 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا عَطَسْتَ وَاَنْتَ تُصَلِّی فَاحْمِدْ فِیْ نَفْسِكَ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تمہیں نماز ادا کرنے کے بعد چھینک آ جائے' تو تم اپنے دل میں الحمد للہ پڑھو۔

3576 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: لَا اَرَانِیْ اِلَّا وَقَدْ

سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ: "عَطَسَ اِنْسَانٌ فَتَرَحَّمَ عَلَيْهِ آخَرُ وَهُوَ يُصَلِّي، فَقَالَ النَّاسُ: اِنَّ ذٰلِكَ لَا يُفْعَلُ فِي الصَّلَاةِ"

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ ایک شخص کو چھینک آئی' تو دوسرے شخص نے نماز ادا کرنے کے دوران اُس کے لیے رحمت کے کلمات کہے' تو لوگوں نے کہا: نماز میں ایسا نہیں کیا جاتا۔

3577 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: عَطَسَ رَجُلٌ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ اَعْرَابِيٌّ اِلَى جَنْبِهِ: رَحِمَكَ اللّٰهُ، قَالَ الْاَعْرَابِيُّ: فَنَظَرَ اِلَيَّ الْقَوْمُ فَقُلْتُ: وَاثُكْلَاهُ، مَا بَالُهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ، فَضَرَبُوْا بِاَكُفِّهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ دَعَانِي، فَقَالَ الْاَعْرَابِي: بِاَبِي وَاُمِّي، مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَطُّ خَيْرًا مِنْهُ، وَاللّٰهِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا شَتَمَنِي، فَقَالَ: اِنَّ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ، اِنَّمَا هُوَ تَسْبِيحٌ، وَتَكْبِيرٌ، وَتَهْلِيلٌ، وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ، اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: ایک شخص کو نماز کے دوران چھینک آ گئی' تو ایک دیہاتی نے جو اُس کے پہلو میں کھڑا ہوا تھا' اُس سے یہ کہا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! وہ دیہاتی بیان کرتا ہے: لوگوں نے مجھے گھور کر دیکھا' میں نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو! تم لوگ مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو؟ تو اُن لوگوں نے اپنے ہاتھ اپنے زانوؤں پر مارے (کہ تم خاموش رہو!)۔ جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز مکمل کی' تو آپ نے مجھے بلوایا' وہ دیہاتی بیان کرتے ہیں: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! اللہ کی قسم! میں نے آپ سے زیادہ بہتر استاد کبھی نہیں دیکھا۔ وہ صاحب بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! نہ تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے ڈانٹا' نہ بُرا بھلا کہا' آپ نے ارشاد فرمایا: نماز کے دوران لوگوں کا عام کلام کرنا مناسب نہیں ہے' یہ تسبیح' تکبیر' لا الہ الا اللہ پڑھنے' اور قرآن کی تلاوت کے لیے ہوتی ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) یا شاید جو بھی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

بَابُ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران کھانا پینا

3578 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يُؤْكَلُ فِي الصَّلَاةِ وَلَا يُشْرَبُ، قُلْتُ: فَشَرِبْتُ نَاسِيًا قَالَ: اِنْ كُنْتَ لَمْ تَتَكَلَّمْ فَاَوْفِ مَا بَقِيَ عَلٰى مَا مَضَى، ثُمَّ اسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، وَاِنْ شَرِبْتَ عَامِدًا فَقَدِ انْقَطَعَتْ صَلَاتُكَ فَاَعِدِ الصَّلَاةَ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: نماز کے دوران کھایا' پیا نہیں جائے گا' میں نے کہا: اگر میں بھول کر کچھ پی لیتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر تو تم نے کلام نہیں کیا' تو جتنی نماز گزر چکی ہے اُس کی بنیاد پر باقی نماز پوری کر لو اور پھر آخر میں سجدۂ سہو کر لینا' لیکن

اگر تم نے جان بوجھ کر کیا ہو تو تمہاری منقطع ہو جائے گی اور تم نماز کو دہراؤ گے۔

3579 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ سَمِعَ عَطَاءً قَالَ: لَا يَأْكُلْ وَلَا يَشْرَبْ وَهُوَ يُصَلِّي، فَإِنْ فَعَلَ أَعَادَ

✵✵ سفیان ثوری نے ایک شخص کے حوالے سے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی نماز ادا کرنے کے دوران کچھ کھائے یا پیئے گا نہیں اگر تو وہ ایسا کرتا ہے تو وہ نماز کو دہرائے گا۔

3580 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: آكُلُ فِي التَّطَوُّعِ وَأَشْرَبُ وَلَوْ مَجَّةً؟ قَالَ: لَا لَعَمْرِيْ، وَلٰكِنِ انْصَرِفْ وَاشْرَبْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں نفل نماز کے دوران کچھ کھا سکتا ہوں یا کچھ پی سکتا ہوں خواہ ایک گھونٹ ہی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! پہلے تم نماز ختم کرو پھر کچھ پیو۔

3581 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ يُصَلِّي

✵✵ ابراہیم نخعی اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ نماز ادا کرنے کے دوران کچھ پی لیں۔

3582 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ قَالَ: رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَشْرَبُ وَهُوَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا

✵✵ عثمان فرماتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو نفل نماز ادا کرنے کے دوران کچھ پیتے ہوئے دیکھا۔

3583 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ

✵✵ طاؤس فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

3584 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ قَالَ: يُكْرَهُ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ فِيْهِ الدَّرَاهِمُ أَوِ الشَّيْءُ وَهُوَ يُصَلِّي

قَالَ سُفْيَانُ: وَلَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَفِيْ حُجْزَتِهِ الطَّعَامُ أَوِ الشَّيْءُ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ

✵✵ لیث فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ جب آدمی نماز ادا کر رہا ہو اُس وقت اُس کے منہ میں درہم یا کوئی اور چیز ہو۔ سفیان فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی ایسی حالت میں نماز ادا کرے کہ جب اُس کے ڈب میں کھانے کی کوئی چیز یا کوئی اور چیز ہو۔

3585 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، "كَرِهَ الْأَكْلَ فِي الصَّلَاةِ - أَوْ قَالَ: هُوَ حَرَامٌ فِي الصَّلَاةِ"

✵✵ ابن سیرین اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ نماز کے دوران کچھ کھایا جائے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ

فرماتے ہیں: نماز کے دوران یہ حرام ہے۔

بَابُ الْاِتِّكَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران کسی چیز سے ٹیک لگانا

3586 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: سَهَوْتُ فَاتَّكَأْتُ فِي مَثْنَى، أَوْ قَبْلَ أَنْ أُسَلِّمَ تَسْلِيمَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ؟ قَالَ: فَصَلِّ مَا بَقِيَ إِنْ كُنْتَ لَمْ تَتَكَلَّمْ، ثُمَّ اسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَالَ: وَإِنْ عَمَدْتَ ذَلِكَ فَقَدِ انْقَطَعَتْ صَلَاتُكَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں دو رکعات کے بعد بھول کر ٹیک لگا لیتا ہوں' یا آخری تشہد کا سلام پھیرنے سے پہلے ایسا کر لیتا ہوں' تو عطاء نے فرمایا: جو نماز باقی رہ گئی ہے اُسے تم ادا کر لو' اگر تم نے اس دوران کوئی کلام نہیں کیا اور پھر سجدۂ سہو کر لو گے۔ عطاء نے یہ بھی فرمایا: اگر تم جان بوجھ کر ایسا کرتے ہو' تو تمہاری نماز منقطع ہو جائے گی۔

بَابُ السَّلَامِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران سلام کرنا (یا جواب دینا)

3587 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَلَّمَ عَلَيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَ بِهِ عَطَاءٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، فَلَقِيتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ فَسَأَلْتُهُ، فَحَدَّثَنِي بِهِ

✽✽ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کا جواب دیا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مجھے بیان کی تھی' پھر میری ملاقات امام باقر رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور میں نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی۔

3588 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ، سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الصَّلَاةِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ

✽✽ عبید اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' آپ اُس وقت نماز ادا کرنے کے دوران بیٹھے ہوئے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کا جواب دیا۔

3589 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَرَدَّ عَلَيْهِ

السَّلَامَ

✵✵ حمید حمیری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں سلام کا جواب دیا۔

3590 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ لِي عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: عَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَمَّنْ يُرْضَى بِهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَتْ مُهَاجِرَةُ الْحَبَشِ نَزَعَ عَنْ ذٰلِكَ، فَكَانَ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَرُدُّ، فَقِيلَ لَهُ: قَدْ كُنْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تَرُدُّ وَاَنْتَ بِمَكَّةَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: اِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَاَخْبَرَنِي اَنَّ ابْنَ اَبِي لَيْلٰى اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ هُوَ الَّذِي سَلَّمَ عَلَيْهِ مَرْجِعَهُ مِنْ مُهَاجِرِهِ مِنَ الْحَبَشِ

✵✵ حمید حمیری اپنی پسندیدہ شخصیت کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں (شاید اس سے مراد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں) جب حبشہ کے مہاجرین مدینہ منورہ واپس آئے' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران سلام کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں سلام کا جواب نہیں دیا۔ آپ کی خدمت میں اس حوالے سے گزارش کی گئی کہ اے اللہ کے نبی! جب آپ مکہ میں نماز ادا کر رہے ہوتے تھے' اُس وقت تو سلام کا جواب دے دیتے تھے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز میں ایک مشغولیت ہوتی ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن ابولیلیٰ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حبشہ کے مہاجرین کے ہمراہ (مدینہ منورہ) واپسی پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تھا (یعنی یہ اُن کا واقعہ ہے)۔

3591 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: عَنْ اَبِي وَائِلٍ - شَكَّ مَعْمَرٌ - عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَرُدُّ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ السَّلَامَ فِي الصَّلَاةِ، حَتّٰى سَلَّمَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، فَقَعَدَ حَزِينًا يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ قَدْ نَزَلَ فِيهِ شَيْءٌ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ ذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا، اَوْ كَفٰى بِالصَّلَاةِ شُغْلًا قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُعَلِّمُكَ التَّحِيَّاتِ يَعْنِي التَّشَهُّدَ

✵✵ ابووائل' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: پہلے لوگ نماز کے دوران ایک دوسرے کو سلام کا جواب دے دیتے تھے' یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی سلام کا جواب دے دیتے تھے۔ ایک مرتبہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں جواب نہیں دیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غمگین ہو کر بیٹھ گئے' وہ یہ سمجھے کہ شاید اُن کے بارے میں قرآن کا کوئی حکم نازل ہو گیا ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ کے سامنے یہ صورتِ حال ذکر کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: نماز میں ایک مشغولیت ہوتی ہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نماز کی اپنی مشغولیت ہی کافی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں التحیات

کی تعلیم نہ دوں! (راوی کہتے ہیں:) یعنی تشہد کے کلمات کی تعلیم نہ دوں!

3592 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ، فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا، وَقَالَ: اِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا

** ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پہلے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (آپ کے نماز ادا کرنے کے دوران) سلام کر دیا کرتے تھے' یہاں تک کہ جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس (مدینہ منورہ) آئے' اور ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ نے ہمیں جواب نہیں دیا' آپ نے ارشاد فرمایا: نماز میں مخصوص مشغولیت ہوتی ہے۔

3593 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْجِعَهُ مِنَ الْحَبَشَةِ وَهُوَ يُصَلِّي، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى انْفَتَلَ، فَقَالَ: اِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا

** ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' یہ اُن کی حبشہ سے واپسی کی بات ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں جواب نہیں دیا' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے فرمایا: نماز میں مخصوص مشغولیت ہوتی ہے۔

3594 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا جِئْتُ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرْدُدْ عَلَيَّ، فَاَخَذَنِي مَا تَقَدَّمَ وَمَا تَاَخَّرَ، ثُمَّ انْتَظَرْتُهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ ذَكَرْتُ

3592- صحيح البخاري - كتاب الجمعة' ابواب العمل في الصلاة - باب ما ينهى عنه من الكلام في الصلاة' حديث:1156' صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب تحريم الكلام في الصلاة - حديث:869' صحيح ابن خزيمة - جماع ابواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها ' جماع ابواب الكلام المباح في الصلاة والدعاء والذكر - باب نسخ الكلام في الصلاة وحظره بعدما كان مباحا' حديث:819' مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان حظر الكلام في الصلاة بعد إباحته فيها - حديث:1360' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر الخبر المصرح بمعنى ما اشرنا إليه' حديث:2267' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' باب تفريع ابواب الركوع والسجود - باب رد السلام في الصلاة' حديث:801' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب المصلي يسلم عليه كيف يرد - حديث:1015' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الصلاة' الرجل يسلم عليه في الصلاة - حديث:4744' السنن الكبرى للنسائي - كتاب السهو ' رد السلام بالإشارة في الصلاة - حديث:534' شرح معاني الآثار للطحاوي - باب الإشارة في الصلاة' حديث:1660' السنن الصغير للبيهقي - كتاب الصلاة' تفريع ابواب سائر صلاة التطوع - باب سجود السهو' حديث:689' مسند احمد بن حنبل ' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث:3769' البحر الزخار مسند البزار - الاعمش عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله' حديث:1336' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' طرق حديث عبد الله بن مسعود ليلة الجن مع رسول الله - باب' حديث:9936

ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا، وَاِنَّهُ قَضٰى - اَوْ قَالَ اَحْدَثَ - اَنْ لَا تَكَلَّمُوْا فِى الصَّلَاةِ

✸✸ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز ادا کرنے کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوسلام کرتے تھے' تو آپ ہمیں جواب دے دیتے تھے' جب میں حبشہ کی سرزمین سے آیا اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوسلام کیا تو آپ نے مجھے جواب نہیں دیا' مجھے اس حوالے سے بڑی پریشانی ہوئی' میں آپ کا انتظار کرتا رہا' جب آپ نے نماز مکمل کی تو میں نے اس کا تذکرہ آپ کے سامنے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ میں ایک نیا حکم دیا ہے' اور اُس نے یہ حکم دیا ہے کہ تم لوگ نماز کے دوران کلام نہ کرو۔

3595 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يُصَلِّىْ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ الرَّجُلُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِى الصَّلَاةِ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ، وَلْيُشِرْ اِشَارَةً، فَاِنَّ ذٰلِكَ رَدُّهُ

✸✸ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک شخص کے پاس سے گزرے جو نماز ادا کر رہا تھا' اُنہوں نے اُس شخص کوسلام کیا' اُس شخص نے اُنہیں جواب دیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس سے فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو' اور اُسے سلام کیا جائے' تو وہ جواب میں کلام ہرگز نہ کرے' بلکہ اشارہ کردے' یہ اُس کی طرف سے جواب ہوگا۔

3596 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ وَّهُوَ فِى الصَّلَاةِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ الرَّجُلُ، فَرَجَعَ اِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ، فَقَالَ: اِذَا سُلِّمَ عَلَيْكَ وَاَنْتَ تُصَلِّىْ فَرُدَّ عَلَيْهِ اِشَارَةً قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِىْ اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✸✸ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کوسلام کیا جو نماز ادا کر رہا تھا' اُس شخص نے اُنہیں جواب دیا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُس کے پاس واپس گئے' اور بولے: جب تم نماز ادا کر رہے ہو' اور اس دوران تمہیں سلام کیا جائے' تو تم اُسے اشارہ کے ذریعہ جواب دو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

3597 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ بَنِىْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يُصَلِّىْ فِيْهِ، وَدَخَلَ مَعَهُ صُهَيْبٌ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَسَاَلْتُ صُهَيْبًا كَيْفَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ فِى الصَّلَاةِ؟ قَالَ: كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ

✸✸ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کی مسجد میں تشریف لے گئے' آپ نے وہاں نماز ادا کی' آپ کے ساتھ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بھی مسجد میں چلے گئے' کچھ انصار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوسلام کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز ادا کرنے کے دوران آپ کو سلام کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا' کیا تھا؟ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ اشارہ کر کے (سلام کا جواب دیا تھا)۔

3598 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: رَأَيْتُ مُوسَى بْنَ جَمِيلٍ وَّكَانَ مُصَلِّيًا، وَابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلِّي لَيْلًا إِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ: فَرَأَيْتُ مُوسَى صَلَّى، ثُمَّ يَعُودُ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَمَرَّ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَبَضَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى يَدِ مُوسَى هٰكَذَا، وَقَبَضَ عَطَاءٌ بِكَفِّهِ عَلَى كَفِّهِ - قَالَ عَطَاءٌ: فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ تَحِيَّةٌ، وَلَمْ أَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ تَكَلَّمَ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے موسیٰ بن جمیل کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بھی نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' یہ لوگ رات کے وقت خانۂ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے موسیٰ کو دیکھا کہ اُنہوں نے نماز ادا کی' پھر وہ دوبارہ کھڑے ہوئے' اور اُنہوں نے نماز مکمل کی' پھر اُن کا گزر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے ہوا' تو اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سلام کیا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ موسیٰ کے ہاتھ پر اس طرح رکھا۔ پھر عطاء نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا۔ عطاء کہتے ہیں: یہ اُن کی طرف سے سلام کا جواب تھا' میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو (نماز کے دوران سلام کا جواب دیتے ہوئے) کلام کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

3597- سنن ابی داود - كتاب الصلاة' باب تفريع ابواب الركوع والسجود - باب رد السلام في الصلاة' حديث:803' السنن للنسائي - كتاب السهو' باب رد السلام بالإشارة في الصلاة - حديث:1179' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب المصلي يسلم عليه كيف يرد - حديث:1013' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب كيف يرد السلام في الصلاة - حديث:1384' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الهجرة' حديث:4220' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر الإباحة للمرء ان يرد السلام إذا سلم عليه وهو يصلي' حديث:2289' صحيح ابن خزيمة - جماع ابواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها ' جماع ابواب الافعال المباحة في الصلاة - باب الرخصة بالإشارة في الصلاة برد السلام إذا سلم على المصلي' حديث:848' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الصلاة' من كان يرد ويشير بيده او براسه - حديث:4745' السنن الكبرى للنسائي - العمل في افتتاح الصلاة' رد السلام بالإشارة في الصلاة - حديث:1091' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:4996' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب ما يجوز من العمل في الصلاة - باب الإشارة برد السلام' حديث:3166' مسند احمد بن حنبل ' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:4431' مسند الشافعي - ومن كتاب الامالي في الصلاة' حديث:193' مسند الحميدي - حديث صهيب رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:145' البحر الزخار مسند البزار - ما روى ابن عمر ' حديث:1207' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن عمر' حديث:5505' مسند الروياني - حديث بلال مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث:721' المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' ما اسند صهيب - عبد الله بن عمر ' حديث:7122

3599 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ. رَأَيْتُ مُوسَى بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَمِيلٍ الْجُمَحِيَّ، سَلَّمَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلِّي فِي قِبَلِ الْكَعْبَةِ، فَاَخَذَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَدَهُ "

✲✲ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے موسیٰ بن عبداللہ بن جمیل جمحی کو دیکھا کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سلام کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اُس وقت خانۂ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے‘ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُن کا ہاتھ پکڑلیا۔

3600 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَوْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ يُصَلُّونَ مَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ

✲✲ جابر بیان کرتے ہیں: اگر میرا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہو‘ جو نماز ادا کر رہے ہوں تو میں اُن کو سلام نہیں کروں گا۔

3601 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اَمَّا اَنَا فَاَكْرَهُ اَنْ اُسَلِّمَ عَلَى قَوْمٍ يُصَلُّونَ اُحْرِجُهُمْ قَالَ: وَيُسَلِّمُ عَلَيَّ وَاَنَا جَالِسٌ فِي مَثْنَى فَاَرُدُّ حِينَئِذٍ

✲✲ عطاء بیان کرتے ہیں: جہاں تک میرا تعلق ہے‘ تو میں یہ اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں کہ میں ایسے لوگوں کو سلام کروں‘ جو نماز ادا کر رہے ہوں اور اُنہیں حرج میں مبتلا کروں۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں: اگر مجھے اُس وقت سلام کیا جائے‘ جب میں دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھا ہوا ہوں‘ تو اُس وقت میں سلام کا جواب دے دوں گا۔

3602 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كُنْتَ قَائِمًا لِتُصَلِّيَ فَكُنْتَ رَادًّا لَوْ سُلِّمَ عَلَيْكَ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ اَنْظُرُ اَنْ اَنْصَرِفَ ثُمَّ اَرُدُّ عَلَيْهِ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے ہوتے ہیں‘ تو اگر آپ کو سلام کیا جائے‘ تو کیا آپ اُس کا جواب دیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ پہلے میں نماز ختم کروں گا‘ پھر اس کا جواب دوں گا۔

3603 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا سُلِّمَ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَرُدَّ عَلَيْهِ، فَاِذَا انْصَرَفْتَ فَاِنْ كَانَ قَرِيبًا فَرُدَّ، وَاِنْ كَانَ قَدْ ذَهَبَ فَاَتْبِعْهُ السَّلَامَ

✲✲ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تمہیں نماز ادا کرنے کے دوران سلام کیا جائے‘ تو تم اُس کا جواب نہ دو‘ جب تم نماز مکمل کر لو‘ تو اگر وہ شخص قریب ہو تو جواب دے دو‘ اور اگر وہ جا چکا ہو تو اُس کے پیچھے سلام بھیج دو۔

3604 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ قَالَا: يَرُدُّ السَّلَامَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ

✲✲ حسن بصری اور قتادہ فرماتے ہیں: جب آدمی نماز ادا کر رہا ہو‘ تو سلام کا جواب دیدے گا۔

3605 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ

يُصَلِّي اَشَارَ بِرَاسِهٖ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نماز ادا کرنے کے دوران انہیں سلام کیا جاتا تھا' تو وہ اپنے سر کے ذریعہ (اشارہ کرکے) سلام کا جواب دیتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُحْدِثُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ

باب: جس شخص کو (نماز ادا کرنے کے دوران) حدث لاحق ہو جائے اور پھر وہ کوئی کلام کرنے سے پہلے واپس آ جائے

3606 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا وَجَدَ اَحَدٌ رِزًّا اَوْ رُعَافًا اَوْ قَيْئًا فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى اَنْفِهٖ، فَلْيَتَوَضَّاْ، فَاِنْ تَكَلَّمَ اسْتَقْبَلَ وَاِلَّا اعْتَدَّ بِمَا مَضٰى

✲✲ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جب کسی شخص کو (ہوا خارج ہونے کی) پست آواز محسوس ہو' یا نکسیر پھوٹ جائے' یا قے آ جائے' تو وہ (نماز کو چھوڑ کر) چلا جائے' وہ اپنا ہاتھ ناک پر رکھ لے' از سر نو وضو کرے' اگر اُس نے کلام کر لیا تھا' تو نئے سرے سے نماز پڑھے' ورنہ جتنی نماز گزر گئی تھی' اُسے شمار کرے (اور اُس سے آگے ادا کرے)۔

3607 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهٗ

✲✲ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

3608 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ الْحَنَفِيِّ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ سَعْدٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ: قَالَ سَلْمَانُ: اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ رِزًّا مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَلْيَنْصَرِفْ، فَلْيَتَوَضَّاْ غَيْرَ مُتَكَلِّمٍ وَّلَا بَاغٍ - يَعْنِيْ عَمِلَ عَمَلًا - ثُمَّ لِيَعُدْ اِلَى الْاٰيَةِ الَّتِيْ كَانَ يَقْرَاُ

✲✲ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو پاخانہ یا پیشاب نکلنے کی صورت محسوس ہو' تو اُسے (نماز چھوڑ کر) چلے جانا چاہیے' اور کوئی کلام کیے بغیر اور کوئی کام کیے بغیر از سر نو وضو کرنا چاہیے' اور پھر اُس آیت کو دوبارہ پڑھنا چاہیے' جو وہ پہلے پڑھ رہا تھا۔

3609 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا رَعَفَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ، اَوْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ، اَوْ وَجَدَ مَذْيًا فَاِنَّهٗ يَنْصَرِفُ وَيَتَوَضَّاُ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُتِمُّ مَا بَقِيَ عَلٰى مَا مَضٰى، مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کسی شخص کی نماز کے دوران نکسیر پھوٹ جائے' یا اُسے قے آ جائے' یا اُسے مذی محسوس ہو تو اُسے (نماز چھوڑ کر چلے جانا چاہیے) اور از سر نو وضو کرنا چاہیے' پھر واپس آ کر جتنی نماز گزر چکی تھی اُس کے بعد کی باقی نماز مکمل کرنی چاہیے' جبکہ اس دوران اُس نے کوئی کلام نہ کیا ہو۔

3610 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي الرَّجُلَ إِذَا رَعَفَ فِي الصَّلَاةِ، أَوْ ذَرَعَهُ قَيْءٌ، أَوْ وَجَدَ مَذْيًا أَنْ يَنْصَرِفَ فَيَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يُتِمَّ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ "

✲✲ سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے ایک شخص کو یہ فتویٰ دیا کہ اگر اُسے نماز کے دوران نکسیر پھوٹ جاتی ہے یا قے آجاتی ہے یا مذی محسوس ہوتی ہے تو اُسے (نماز چھوڑ کر چلے جانا چاہیے) از سرِ نو وضو کرنا چاہیے اور پھر باقی کی رہ جانے والی نماز کو مکمل کرنا چاہیے جبکہ اُس نے اِس دوران کوئی کلام نہ کیا ہو۔

3611 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الْقَيْءُ وَالرُّعَافُ سَوَاءٌ، يَتَوَضَّأُ مِنْهُمَا وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ

✲✲ زہری فرماتے ہیں: قے اور نکسیر ایک جیسی حیثیت رکھتی ہے ان دونوں کی وجہ سے وضو کیا جائے گا اگر آدمی نے کلام نہ کیا ہو۔

3612 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَعَفَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَدَخَلَ بَيْتَهُ، وَأَشَارَ إِلَى وَضُوءٍ، فَأُتِيَ بِهِ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ دَخَلَ فَأَتَمَّ عَلَى مَا مَضَى مِنْهَا، وَلَمْ يَتَكَلَّمْ بَيْنَ ذٰلِكَ

✲✲ نافع بیان کرتے ہیں: بعض اوقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور اس دوران اُن کی نکسیر پھوٹ جاتی تھی وہ اپنے گھر میں تشریف لے جاتے تھے وضو کے پانی کی طرف اشارہ کرتے تھے وہ لایا جاتا تھا وہ وضو کرتے تھے پھر وہ (مسجد میں) داخل ہو کر باقی رہ جانے والی نماز مکمل کر لیتے تھے وہ اس دوران کوئی کلام نہیں کرتے تھے۔

3613 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيمَنْ رَعَفَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: يَنْفَتِلُ فَيَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يُتِمُّ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ

✲✲ قتادہ نے ایسے شخص کے بارے میں جس کی نماز کے دوران نکسیر پھوٹ جاتی ہے یہ فرمایا ہے: وہ مڑ کر جائے گا وضو کرے گا اور باقی رہ جانے والی نماز جو مکمل کرے گا جبکہ اُس نے اس دوران کوئی کلام نہ کیا ہو۔

3614 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: إِنْ رَعَفْتَ فِي الصَّلَاةِ فَاشْدُدْ مِنْخَرَكَ، وَصَلِّ كَمَا أَنْتَ، فَإِنْ خَرَجَ شَيْءٌ مِنَ الدَّمِ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ لَا تَتَكَلَّمْ حَتَّى تَبْنِيَ عَلَى مَا مَضَى

✲✲ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: اگر نماز کے دوران تمہاری نکسیر پھوٹ جاتی ہے تو تم اپنے نتھنے کو مضبوطی سے بند کر لو گے اور اسی حالت میں نماز ادا کر لو گے اگر خون باہر نکل آتا ہے تو تم وضو کرو گے اور اس دوران کلام نہیں کرو گے تاکہ جتنی نماز ادا ہو چکی تھی اُس پر بناء قائم کر لو۔

3615 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: إِنْ كَانَ لَا

يَسْتَمْسِكْ رُعَافُهُ فِي الصَّلَاةِ حَشَاهُ

❊❊ عکرمہ فرماتے ہیں: اگر نماز کے دوران نکسیر نہیں رُکتی ہے تو آدمی اُس میں روئی رکھ لے گا۔

3616 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا رَعَفَ الْاِنْسَانُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ انْصَرَفَ، فَغَسَلَ الدَّمَ عَنْهُ، ثُمَّ رَجَعَ وَاَتَمَّ مَا بَقِيَ عَلٰى مَا مَضٰى اِذَا لَمْ يَتَكَلَّمْ، وَلَا وُضُوءَ عَلَيْهِ

❊❊ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کی نماز ادا کرنے کے دوران نکسیر پھوٹ جائے' تو وہ نماز چھوڑ کر جائے گا' اپنے خون کو دھوئے گا' پھر واپس آ کر باقی رہ جانے والی نماز کو مکمل کرلے گا' جبکہ اُس نے اس دوران کلام نہ کیا ہو' ایسے شخص پر دوبارہ وضو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

3617 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ اَنَّهُ قَالَ: اِنْ رَعَفَ اِنْسَانٌ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ وَيُصَلِّيَ، فَلْيُصَلِّ مَا بَقِيَ عَلٰى مَا مَضٰى اِذَا لَمْ يَتَكَلَّمْ وَلٰكِنَّ عَمْرًا يَقُولُ: اِنْ عَمَدَ الْكَلَامَ فَلْيَسْتَقْبِلْ صَلَاتَهُ وَافِيَةً، وَقَالَ: اِنَّمَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَهَا، حَسِبَ اَنَّهُ قَدْ اَتَمَّ، فَلَمْ يُعِدْ

❊❊ طاؤس فرماتے ہیں: اگر کسی شخص کی نماز کے دوران نکسیر پھوٹ جاتی ہے' اور پھر وہ اس دوران کلام نہیں کرتا یہاں تک کہ وضو کر کے نماز ادا کر لیتا ہے' تو وہ باقی رہ جانے والی نماز کو ادا کرے گا' جبکہ اُس نے اس دوران کلام نہ کیا ہو۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: تاہم عمرو بن دینار یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب سہو لاحق ہوا تھا' تو آپ نے کلام کیا تھا' آپ یہ سمجھے تھے کہ آپ نے نماز مکمل کر لی ہے' اس لیے آپ نے نماز کو دُہرایا نہیں تھا۔

3618 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِيهِ، يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا رَعَفَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ اَوْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ، فَاِنْ كَانَ قَلْسًا يَغْسِلُهُ، اَوْ وَجَدَ مَذْيًا فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّاْ، ثُمَّ يَرْجِعْ اِلٰى مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ، وَلَا يَسْتَقْبِلْهَا جَدِيدًا، وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ

❊❊ ابن جریج اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کی نماز کے دوران نکسیر پھوٹ جائے' یا اُسے قے آ جائے اگرچہ وہ منہ بھر کے ہو' تو وہ شخص اُسے دھو لے گا' یا اگر کسی کو مذی نکلی ہوئی محسوس ہوتی ہے' تو وہ نماز چھوڑ کر جائے گا' از سرِ نو وضو کرے گا' پھر واپس آ کر باقی نماز ادا کرے گا' وہ نئے سرے سے نماز شروع نہیں کرے گا' شرط یہ ہے کہ اُس نے باقی رہ جانے والی نماز کی طرف واپس آنے تک اس دوران کوئی کلام نہ کیا ہو''۔

3619 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا اَحْدَثَ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ حَدَثًا، ثُمَّ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى تَوَضَّاَ، اَتَمَّ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ عَلٰى مَا مَضٰى مِنْهَا، فَاِنْ تَكَلَّمَ اسْتَقْبَلَهَا مُؤْتَنِفَةً

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے: وہ یہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو نماز کے دوران حدث لاحق ہو جائے تو وہ کلام نہ کرے یہاں تک کہ وضو کر لے اور پھر جتنی نماز گزر چکی تھی اُس کی بنیاد پر باقی رہ جانے والی نماز کو مکمل کرلے اگر وہ اِس دوران کلام کر لیتا ہے تو وہ نئے سرے سے شروع سے نماز ادا کرے گا۔

3620 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ: يُعِيدُ الصَّلَاةَ، وَلَا يَعْتَدُّ بِشَيْءٍ مِمَّا مَضَى فِي الرُّعَافِ

✸✸ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: ایسا شخص نماز کو دُہرائے گا' نکسیر پھوٹنے کی صورت میں وہ پہلی گزری ہوئی نماز کو کچھ شمار نہیں کرتے۔

3621 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: يَسْتَقْبِلُ صَلَاتَهُ تَكَلَّمَ اَوْ لَمْ يَتَكَلَّمْ

✸✸ حسن بصری فرماتے ہیں: ایسا شخص نئے سرے سے نماز ادا کرے گا' خواہ اُس نے کلام کیا ہو' یا کلام نہ کیا ہو۔

3622 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ يَقُولُونَ: يَسْتَقْبِلُ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ فَاِذَا تَكَلَّمَ، حَتَّى لَا اَكُونَ فِي شَكٍّ اَحَبُّ اِلَيَّ

✸✸ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ شخص اُس وقت نئے سرے سے نماز ادا کرے گا' خواہ اُس نے کلام کیا ہو خواہ نہ کیا ہو' تو اس بارے میں مجھے کوئی شک نہ رہے' یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے (کہ وہ نئے سرے سے نماز ادا کرے)۔

3623 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: الضَّحِكُ، وَالْبَوْلُ، وَالرِّيحُ، يُعِيدُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ، وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ يَبْنِي اِذَا لَمْ يَتَكَلَّمْ، فَاِنْ تَكَلَّمَ اسْتَقْبَلَ

✸✸ مغیرہ فرماتے ہیں: ہنسنے' پیشاب نکلنے' ہوا خارج ہونے کی صورت میں آدمی وضو اور نماز کو دُہرائے گا' جبکہ قے آ جانے یا نکسیر پھوٹنے کی صورت میں وہ نماز پر بناء قائم کرے گا جبکہ اُس نے کلام نہ کیا ہو' اگر اُس نے کلام کرلیا ہو تو وہ نئے سرے سے نماز ادا کرے گا۔

3624 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ قَالَ: "ثَلَاثٌ يُعَادُ مِنْهُ الْوُضُوءُ وَالصَّلَاةُ: الضَّحِكُ، وَالْبَوْلُ، وَالرِّيحُ، وَثَلَاثٌ يُعَادُ مِنْهُ الصَّلَاةُ وَلَا يُعَادُ مِنْهُ الْوُضُوءُ: الْكَلَامُ، وَالْاَكْلُ، وَالشُّرْبُ، وَثَلَاثٌ يُعَادُ مِنْهُ الْوُضُوءُ وَلَا يُعَادُ مِنْهَا الصَّلَاةُ اِلَّا اَنْ يَتَكَلَّمَ: الْقَيْءُ، وَالرُّعَافُ، وَمَا يَسِيلُ مِنَ الْجُرُوحِ وَالْقُرُوحِ" قَالَ: وَكَانَ اِبْرَاهِيمُ يَرَى الْقَيْحَ وَالدَّمَ

✸✸ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تین صورتوں میں وضو اور نماز کو دُہرانا پڑتا ہے: (نماز کے دوران) ہنس پڑنا' پیشاب نکل جانا' یا ہوا خارج ہو جانا' اور تین صورتوں میں صرف نماز کو دُہرانا پڑتا ہے وضو کو نہیں دُہرایا جائے گا: (نماز کے دوران) کلام کر لینا'

کچھ کھا لینا' یا پی لینا' تین صورتوں میں وضو کو دہرایا جائے گا نماز کو نہیں دہرایا جائے گا' ماسوائے اُس صورت کے' جب آدمی اس دوران کلام کرے۔ قے آ جانا' نکسیر پھوٹ جانا' یا زخموں وغیرہ میں سے (پیپ وغیرہ کا) نکل جانا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی کے نزدیک پیپ اور خون کے بارے میں یہ حکم ہے۔

3625 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: اَيُّمَا رَجُلٍ اَحْدَثَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ، ثُمَّ لِيُتِمَّ مَا بَقِيَ، وَاِنْ تَكَلَّمَ

قَالَ اِسْمَاعِيلُ: وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: اِذَا تَكَلَّمَ اَعَادَ الصَّلَاةَ

✽✽ عامر بیان کرتے ہیں: جو شخص نماز کے دوران حدث کا شکار ہو جائے' وہ نماز چھوڑ کر جا کر ازسرِ نو وضو کرے گا' اور باقی رہ جانے والی نماز کو مکمل کر لے گا' اگرچہ اُس نے درمیان میں کلام کر لیا ہو۔

ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: جب وہ کلام کر لے گا' تو نماز کو دہرائے گا۔

3626 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقْطَعُ اِلَّا لِثَلَاثٍ: لِرُعَافٍ، اَوْ لِاَحْدَاثٍ، اَوْ لِتَسْلِيمِ الْاِنْصِرَافِ"

✽✽ حضرت عبداللہ بن کعب حمیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز صرف تین صورتوں میں منقطع ہوتی ہے' نکسیر پھوٹ جائے' یا حدث لاحق ہو جائے' یا آدمی سلام پھیر کر نماز ختم کر لے''۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي مُخْطِئًا لِلْقِبْلَةِ

باب: جو شخص غلطی سے قبلہ کی طرف رُخ کیے بغیر نماز ادا کر لیتا ہے

3627 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ صَلَّيْتَ ثُمَّ فَرَغْتَ، فَاِذَا اَنْتَ لَمْ تُصِبِ الْقِبْلَةَ وَلَمْ تَفُتْكَ الصَّلَاةُ، فَعُدْ لِصَلَاتِكَ قَالَ: وَاِنْ كَانَتْ قَدْ فَاتَتْكَ تِلْكَ الصَّلَاةُ وَلَمْ تَذْكُرْ فَلَا تَعُدْ

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: اگر تم نماز ادا کر لو اور جب فارغ ہو جاؤ تو تمہیں پتا چلے کہ تمہارا رُخ قبلہ کی طرف نہیں تھا اور ابھی نماز کا وقت فوت نہیں ہوا' تو تم نماز کو دہراؤ گے۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ اگر نماز کا وقت فوت ہو گیا اور تمہیں یاد بھی نہیں رہا تو تم نماز کو نہیں دہراؤ گے۔

3628 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُعِيدُ مَا كَانَ فِي وَقْتٍ

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: جب تک وقت باقی ہے ایسا شخص نماز کو دہرائے گا۔

3629 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يَزْحَمُنِي النَّاسُ فِي كَثْرَتِهِمْ

وَيَلْفِتُنِي عَنْ مُنْقَطَعِ الْبَيْتِ، حَتّٰى مَا اَكَادُ اَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ، اَوْ مَا اَكَادُ اَسْتَقْبِلُ مِنَ الْبَيْتِ شَيْئًا قَالَ: اجْتَهِدْ عَلٰى اَنْ تَسْتَقْبِلَهُ، فَاِنْ غَلَبَكَ الْاَمْرُ فَلَا بَاْسَ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: لوگوں کی کثرت کی وجہ سے مجھے مزاحمت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بعض اوقات میرا رُخ قبلہ سے ذرا ہٹ جاتا ہے یہاں تک کہ میرا رُخ قبلہ کی طرف نہیں رہتا' یا قبلہ سے کچھ ہٹ جاتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم اس بات کی بھرپور کوشش کرو کہ تمہارا رُخ قبلہ کی طرف رہے' لیکن اگر یہ چیز تمہارے بس سے باہر ہو جاتی ہے' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

3630 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: مَنْ صَلّٰى مُخْطِئًا لِلْقِبْلَةِ فَلَا اِعَادَةَ عَلَيْهِ

❋❋ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: جو شخص قبلہ کی طرف رُخ میں غلطی کر جاتا ہے' ایسے شخص پر نماز کو دہرانا لازم نہیں ہو گا۔

3631 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: مَنْ صَلّٰى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ اَجْزَاَهُ

❋❋ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو شخص (غلطی سے) قبلہ کی طرف کی بجائے دوسری طرف رُخ کر کے نماز ادا کر لیتا ہے' تو اُس کی نماز جائز ہو گی۔

3632 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِيْ فَاخِتَةَ قَالَ: قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ: صَلَّيْتُ مُنْحَرِفًا عَنِ الْقِبْلَةِ؟ قَالَ: يُجْزِيكَ

❋❋ ثویر بن ابوفاختہ بیان کرتے ہیں: میں نے مجاہد سے دریافت کیا: میں ایسی حالت میں نماز ادا کرتا ہوں کہ قبلہ سے رُخ ہٹا ہوا ہوتا ہے' اُنہوں نے فرمایا: یہ تمہارے لیے جائز ہو گا۔

3633 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: مشرق اور مغرب کے درمیان میں قبلہ ہے۔

3634 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَعَبْدِ اللّٰهِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ

❋❋ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

3635 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، وَعَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَا: مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

❋❋ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے (یعنی قبلہ کی سمت کا خیال رکھا جائے گا)۔

3636 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

✵✵ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کرتے ہیں: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي غَيْرِ وَقْتٍ

باب: جو شخص وقت کے علاوہ میں نماز ادا کر لے

3637 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ فِي اَرْضِ الْحَبَشَةِ فِي يَوْمٍ سَحَابٍ لَمْ يَدْرِ اَحَضَرَ وَقْتُ الصَّلَاةِ اَمْ لَا، فَقَالَ: اُصَلِّي فَاِنْ كَانَتِ الْوَقْتُ قَدْ حَضَرَ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ، وَاِلَّا اَعَدْتُ قَالَ: فَكَانَ قَدْ صَلَّى فِي الْوَقْتِ قَالَ: يُجْزِئُهُ ذٰلِكَ

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو حبشہ کی سرزمین پر کسی ایسے دن میں موجود ہوتا ہے جب بادل چھایا ہوا ہوتا ہے اُسے یہ پتا نہیں چلتا کہ کیا نماز کا وقت ہو چکا ہے یا نہیں ہوا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میں نماز ادا کرلوں گا کیونکہ اگر اُس نماز کا وقت ہوا تو میں نے نماز ادا کر لی ہوگی ورنہ میں نماز کو دہرالوں گا۔ سفیان ثوری یہ بھی کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں یہ شخص نماز کو وقت میں ادا کرلے گا۔ وہ فرماتے ہیں: یہ اُس کے لیے جائز ہے۔

3638 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَزِيدُ الرِّشْكُ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيُّ قَالَ: صَلَّى بِنَا اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ صَلَاةَ الْعَصْرِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ، فَلَمَّا اَصْحَتْ اِذَا هُوَ قَدْ صَلَّاهَا لِغَيْرِ وَقْتٍ، فَاَعَادَ الصَّلَاةَ

✵✵ صفوان بن محرز مازنی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک بارش والے دن میں ہمیں عصر کی نماز پڑھائی جب نماز ادا کرلی تو بعد میں پتا چلا کہ یہ نماز وقت میں ادا نہیں کی گئی تو اُنہوں نے نماز کو دہرایا۔

3639 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: صَلَّيْتُ الظُّهْرَ قَبْلَ اَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ، اَوِ الصُّبْحَ قَبْلَ الْفَجْرِ، ثُمَّ لَمْ اَعْلَمْ حَتّٰى فَاتَتْ، فَقَالَ لِي: وَمَا هٰذَا؟ وَلِمَ لَا تَعْلَمُ؟ وَكَيْفَ لَا تَعْلَمُ؟

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں سورج ڈھلنے سے پہلے ظہر کی نماز ادا کر لیتا ہوں یا صبح صادق ہونے سے پہلے فجر کی نماز ادا کر لیتا ہوں پھر مجھے اس بات کا پتا اُس وقت چلتا ہے جب نماز کا وقت ختم ہو چکا ہوتا ہے۔ تو اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: یہ کیسے ہو سکتا ہے! تمہیں کیوں نہیں پتا چلا اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہیں پتا ہی نہ چلے؟

بَابُ الصُّفُوفِ بَعْضُهَا اَئِمَّةٌ لِبَعْضٍ

باب: صفوں کا ایک دوسرے کے لیے امام ہونا

3640 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: الصُّفُوفُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ

اَئِمَّةٌ

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: صفیں ایک دوسرے کے لیے امام ہوتی ہیں۔

3641 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فِي اَيَّامِ الْحَجِّ وَغَيْرِهَا اَكُوْنُ بِمَعْزِلٍ عَنِ الْاِمَامِ، اَيُجْزِئُنِي رَفْعُ الْاِمَامِ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُوْدِ اَمْ اَنْتَظِرُ رَفْعَ مَنْ عِنْدِي مِمَّنْ يَلِيْنِي مِنَ النَّاسِ؟ قَالَ: بَلْ يُجْزِئُكَ رَفْعٌ، وَيُجْزِءُ اَشَدَّ ذٰلِكَ فِي نَفْسِكَ مُوَافَقَتُهُ لِرَفْعِ الْاِمَامِ، اِئْتَمَّ بِهِ مَا اسْتَطَعْتَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا: حج کے موقع پر یا کسی اور موقع پر بعض اوقات میں امام سے بہت دور ہوتا ہوں' تو کیا میرے لیے امام کا رکوع یا سجدہ سے سر اُٹھالینا جائز ہوگا' یا پھر میں اس بات کا انتظار کروں گا' جو لوگ میرے قریب کھڑے ہوئے ہیں اُن کو دیکھ کر سر اُٹھاؤں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اُٹھالینا تمہارے لیے جائز ہوگا' اور تمہارے لیے یہ چیز زیادہ ضروری ہے کہ تم سر اُٹھانے میں امام کے سر اُٹھانے کی موافقت کرو' جہاں تک تم سے ہو سکے' تم (براہِ راست) امام کی پیروی کرو۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَهُوَ جُنُبٌ

باب: آدمی کا جنابت کی حالت میں نماز ادا کر لینا

3642 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ اَنَّهُ لَمْ يَغْتَسِلْ، فَقَالَ لِلنَّاسِ:

3642- صحيح البخاري - كتاب الغسل' باب إذا ذكر في المسجد انه جنب - حديث:271' صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب متى يقوم الناس للصلاة - حديث:982' صحيح ابن خزيمة - كتاب الإمامة في الصلاة ' جماع ابواب قيام المأمومين خلف الإمام وما فيه من السنن - باب افتتاح غير الطاهر الصلاة ناويا الإمامة' حديث:1530' مستخرج ابي عوانة - باب الدليل على ان من صلى المكتوبة وحده ليس عليه إعادتها' بيان النهي عن القيام إذا اقيمت الصلاة في المسجد من `لمأمومين - حديث: `1049صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة` باب الحدث في الصلاة - ذكر خبر قد يوهم عالما من الناس انه مضاد لخبر ابي' حديث:2260' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في البناء على الصلاة - حديث:1216' السنن للنسائي - كتاب الإمامة' الإمام يذكر بعد قيامه في مصلاه انه على غير طهارة - حديث:788' السنن الكبرى للنسائي - ذكر الإمامة ' الإمام يذكر بعد قيامه في مصلاه انه على غير طهارة - حديث:852' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عنه عليه السلام في صفوف الناس' حديث:516' سنن الدارقطني - كتاب الصلاة' باب صلاة الإمام وهو جنب او محدث - حديث:1179' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب الصلاة بالنجاسة وموضع الصلاة من مسجد وغيره - باب إمامة الجنب' حديث:3783' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الصلاة' باب الصلاة بالنجاسة - حديث:1307' مسند احمد بن حنبل ' مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث:7079' المعجم الصغير للطبراني - من اسمه محمد' حديث:807' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:5524

مَكَانَكُمْ، ثُمَّ دَخَلَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ قِيَامٌ فِي الصُّفُوفِ، وَرَأْسُهُ يَنْطُفُ مَاءً

* * عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: نماز کھڑی ہوگئی' نبی اکرم ﷺ تشریف لائے یہاں تک کہ جب آپ جائے نماز پر کھڑے ہوئے' تو آپ کو یاد آیا کہ آپ نے غسل نہیں کیا' آپ نے لوگوں سے فرمایا: تم لوگ اپنی جگہ پر رہو! پھر آپ گھر تشریف لے گئے' آپ نے غسل کیا' پھر آپ لوگوں کے پاس واپس تشریف لائے' تو وہ اپنی صفوں میں کھڑے ہوئے تھے' اور نبی اکرم ﷺ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

3643 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَفْقَهُ الْقَوْمِ جُنُبًا لَمْ يَجِدْ مَاءً أَيَؤُمُّهُمْ؟ قَالَ: لَا لَعَمْرِي، وَإِنْ كَانَ أَمِيرًا فَلَا يَؤُمُّهُمْ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: قوم کا سب سے سمجھدار شخص جنبی ہو جاتا ہے' اُسے پانی نہیں ملتا تو کیا وہ اُن کی امامت کرے گا؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! خواہ وہ اُن کا امیر ہی کیوں نہ ہو' پھر بھی وہ اُن کی امامت نہیں کرے گا۔

3644 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى الْجُرُفِ، فَنَظَرَ فَإِذَا هُوَ قَدِ احْتَلَمَ، فَصَلَّى وَلَمْ يَغْتَسِلْ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا أَرَانِي إِلَّا وَقَدِ احْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ، وَصَلَّيْتُ وَمَا شَعَرْتُ قَالَ: فَاغْتَسَلَ وَغَسَلَ مَا رَأَى فِي ثَوْبِهِ، وَنَضَحَ مَا لَمْ يَرَ، ثُمَّ أَذَّنَ وَأَقَامَ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ الضُّحَى مُتَمَكِّنًا

* * زبید بن صلت بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ جرف کی طرف جارہے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جائزہ لیا تو اُنہیں احتلام ہوا تھا اور اُنہوں نے غسل کیے بغیر نماز پڑھ لی ہوئی تھی' اُنہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے احتلام ہوگیا اور مجھے پتا بھی نہیں چلا اور مجھے پتا بھی نہیں چلا اور میں نے اسی حالت میں نماز بھی پڑھ لی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُنہوں نے غسل کیا اور اپنے کپڑے پر جو نشان دیکھا تھا اُس کو دھویا اور جہاں وہ نشان نظر نہیں آیا تھا اُس جگہ پانی چھڑکا' پھر اُنہوں نے اذان دلوائی' اقامت کہلوائی اور پھر دن اچھی طرح چڑھ جانے کے بعد (فجر کی نماز) دوبارہ (ادا کی)۔

3645 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ نَحْوَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: أَعَادَ الصَّلَاةَ وَلَمْ يَبْلُغْنَا أَنَّ النَّاسَ أَعَادُوا

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ہشام بن عروہ کے حوالے سے اُن کے والد سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز کو دُہرایا تھا' ہم تک یہ روایت نہیں پہنچی کہ لوگوں نے بھی نماز کو دُہرایا تھا۔

3646 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الشَّرِيدُ قَالَ: وَكُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ جَالِسَيْنِ بَيْنَنَا جَدْوَلٌ قَالَ: فَرَأَى عُمَرُ فِي ثَوْبِهِ جَنَابَةً، فَقَالَ: فَرَطَ عَلَيْنَا الِاحْتِلَامُ مُنْذُ أَكَلْنَا هٰذَا الدَّسَمَ، ثُمَّ غَسَلَ مَا رَأَى فِي ثَوْبِهِ، وَاغْتَسَلَ وَأَعَادَ الصَّلَاةَ

٭٭ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: شرید نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ میں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے' ہمارے درمیان ایک نالہ تھا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑے پر جنابت کا نشان دیکھا تو بولے: جب سے ہم نے یہ چکنائی کھانا شروع کی ہے اُس وقت سے احتلام زیادہ ہونے لگا ہے۔ پھر اُنہوں نے اپنے کپڑے پر لگے ہوئے نشان کو دھویا' غسل کیا اور نماز کو دُہرایا۔

3647 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: صَلَّيْتُ جُنُبًا اَوْ غَيْرَ مُتَوَضِّءٍ وَلَمْ اَعْلَمْ، حَتّٰى فَاتَتْ تِلْكَ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ عُدْ لِصَلَاتِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں جنابت کی حالت میں' یا بے وضو حالت میں نماز ادا کر لیتا ہوں' مجھے اس کا پتا نہیں چلتا یہاں تک کہ اُس کی نماز کا وقت رخصت ہو جاتا ہے۔ تو عطاء نے فرمایا: تم وضو کر کے اپنی نماز کو دُہراؤ گے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ وَهُوَ جُنُبٌ اَوْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

باب: جو شخص لوگوں کی امامت کرتا ہے' اگر وہ جنبی ہو یا بے وضو حالت میں ہو (تو کیا کرے گا؟)

3648 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، صَلّٰى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ فَاَعَادَ، وَلَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّ النَّاسَ اَعَادُوا

٭٭ عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جنابت کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھا دی تو اُنہوں نے اُس نماز کو دُہرایا' لیکن ہم تک یہ روایت نہیں پہنچی کہ لوگوں نے بھی اُس نماز کو دُہرایا تھا۔

3649 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَّهُمْ وَهُوَ جُنُبٌ، اَوْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ، فَاَعَادَ الصَّلَاةَ، وَلَمْ يُعِدْ مَنْ وَرَاءَهُ

٭٭ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جنابت کی حالت میں لوگوں کی امامت کر دی۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بے وضو حالت میں امامت کر دی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز کو دُہرایا لیکن اُن کے پیچھے موجود لوگوں نے نماز کو نہیں دُہرایا۔

3650 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْعَصْرِ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ، فَاَعَادَ، وَلَمْ يُعِدْ اَصْحَابُهٗ

٭٭ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ساتھیوں کو عصر کی نماز پڑھائی' وہ اُس وقت بے وضو تھے تو اُنہوں نے اُس نماز کو دُہرایا' لیکن اُن کے ساتھیوں نے نہیں دُہرایا۔

3651 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: يُعِيْدُ وَلَا يُعِيْدُوْنَ

❊❊ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسا شخص نماز کو دہرائے گا' لیکن لوگ نماز کو نہیں دہرائیں گے۔

3652 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُعِيدُ وَلَا يُعِيدُونَ

❊❊ حسن بصری فرماتے ہیں: وہ شخص نماز کو دہرائے گا' لیکن لوگ نہیں دہرائیں گے۔

3653 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ صَلَّى بِالنَّاسِ إِمَامُ قَوْمٍ غَيْرُ مُتَوَضٍّ، فَذَكَرَ حِينَ فَرَغَ قَالَ: يُعِيدُ وَيُعِيدُونَ، فَإِنْ ذَكَرَ حَتَّى فَاتَتْ تِلْكَ الصَّلَاةُ فَإِنَّهُ يُعِيدُ هُوَ وَلَا يُعِيدُونَ

❊❊ عطاء فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص جو لوگوں کا امام ہو' وہ بے وضو حالت میں لوگوں کو نماز پڑھا دے اور جب وہ نماز سے فارغ ہو' اُس وقت اُسے یاد آئے' تو عطاء فرماتے ہیں: وہ امام نماز کو دہرائے گا' اور لوگ بھی دہرائیں گے' لیکن اگر اُس امام کو اُس وقت یہ بات یاد آتی ہے' جب نماز کا وقت رخصت ہو چکا ہو' تو صرف امام نماز کو دہرائے گا' لوگ نہیں دہرائیں گے۔

3654 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: فَصَلَّى بِهِمْ جُنُبًا فَلَمْ يَعْلَمُوا وَلَمْ يَعْلَمْ، حَتَّى فَاتَتْ تِلْكَ الصَّلَاةُ قَالَ: فَلْيُعِيدُوا فَلَيْسَتِ الْجَنَابَةُ كَالْوُضُوءِ

❊❊ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر کوئی شخص لوگوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھا دیتا ہے' اور لوگوں کو بھی اس بات کا پتا نہیں چلتا اور اُس امام کو بھی پتا نہیں چلتا یہاں تک کہ اُس نماز کا وقت رخصت ہو جاتا ہے' تو عطاء نے فرمایا: وہ لوگ نماز کو دہرائیں گے' کیونکہ جنابت کا حکم وضو کی مانند نہیں ہے۔

3655 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: يُعِيدُ وَلَا يُعِيدُونَ

❊❊ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: وہ امام نماز کو دہرائے گا' لوگ نہیں دہرائیں گے۔

3656 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ: حَدِيثٌ مُثَبَّتٌ عِنْدَنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَرْكَبُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ رَكْبَتَيْنِ، إِحْدَاهُمَا يَنْظُرُ فِي أَمْوَالِ يَتَامَى أَبْنَاءِ الْمُهَاجِرِينَ، وَالْأُخْرَى يَنْظُرُ أَرِقَّاءَ النَّاسِ، مَا يَبْلُغُ مِنْهُمْ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمًا فِي بَعْضِ ذَلِكَ بِالْجُرُفِ نَزَلَ، وَقَالَ: أَدْخَلَ يَدَهُ فَوَجَدَ شَيْئًا، فَقَالَ: إِنِّي لَأَظُنُّنِي قَدْ صَلَّيْتُ جُنُبًا، إِنَّا إِذَا أَصَابَنَا الْوَدَكُ لَانَتْ عُرُوقُنَا، ثُمَّ اغْتَسَلَ فَصَلَّى الصُّبْحَ، وَلَمْ يَأْمُرِ النَّاسَ أَنْ يُصَلُّوهَا

❊❊ ابن جریج نے اہلِ مدینہ میں سے ایک شخص کا قول نقل کیا ہے' جو قابلِ اعتماد ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر ہفتہ میں دو مرتبہ سوار ہو کر تشریف لے جاتے تھے' ایک مرتبہ وہ مہاجرین کے بچوں کے یتیموں کے اموال کا جائزہ لیتے تھے' اور دوسری مرتبہ وہ لوگوں کے غلاموں کا جائزہ لیا کرتے تھے کہ اس حوالے سے اُن تک جو اطلاعات پہنچتی ہیں (اُن کی تفتیش کرتے تھے) یہاں تک کہ ایک مرتبہ اُنہوں نے ''جرف'' نامی جگہ کے قریب پڑاؤ کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے اپنا ہاتھ تہبند کے اندر داخل کیا تو اُنہیں کچھ محسوس ہوا۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: مجھے اپنے بارے میں یہ گمان ہے کہ میں نے جنابت کی حالت میں نماز ادا کی ہے' جب سے چربی ہمیں ملنا شروع ہوئی ہے' ہماری رگیں کمزور ہو گئی ہیں۔ پھر اُنہوں نے غسل کر کے صبح کی نماز ادا کی'

لیکن اُنہوں نے لوگوں کو (نماز دوبارہ ادا کرنے) کا حکم نہیں دیا۔

3657 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَاعِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يُعِيدُ وَيُعِيدُوْنَ

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: وہ امام نماز کو دُہرائے گا' اور لوگ بھی دُہرائیں گے۔

3658 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَاعِدٍ قَالَ: سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ رَجُلٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمًا فَصَلَّى رَكْعَةً اَوْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَاَى شَيْئًا فَفَزِعَ فَقَطَعَ صَلَاتَهُ قَالَ: يَسْتَانِفُونَ

٭٭ امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو لوگوں کی امامت کرتا ہے' اور اُنہیں ایک یا دو رکعات پڑھا دیتا ہے' پھر وہ کوئی ایسی چیز دیکھتا ہے' تو پریشان ہو کر وہ نماز کو منقطع کر دیتا ہے' اُنہوں نے جواب دیا: وہ لوگ نئے سرے سے نماز ادا کریں گے۔

3659 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُوْلُ: اِذَا فَسَدَتْ صَلَاةُ الْاِمَامِ فَسَدَتْ صَلَاةُ الْقَوْمِ

٭٭ حماد فرماتے ہیں: جب امام کی نماز فاسد ہو گی' تو لوگوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔

3660 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهِ مَرَّةً وَّهُوَ جُنُبٌ فَاَعَادَ بِهِمْ

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے جنابت کی حالت میں اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا دی تو اُن تمام حضرات نے نماز کو دُہرایا تھا۔

3661 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِيْ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ صَلَّى بِالنَّاسِ جُنُبًا، ثُمَّ اَمَرَ ابْنَ النَّبَّاحِ فَنَادَى: مَنْ كَانَ صَلَّى مَعَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الصُّبْحَ فَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ، فَاِنَّهُ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ

وَذَكَرَهُ غَالِبُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

٭٭ عاصم بن ابوضمرہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُنہوں نے جنابت کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھا دی' پھر اُنہوں نے ابن نباح کو حکم دیا' اُس نے یہ اعلان کیا کہ جس شخص نے بھی امیر المؤمنین کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کی تھی' وہ نماز کو دُہرا لے' کیونکہ اُنہوں نے جنابت کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھا دی تھی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

3662 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مَهْرَانَ، عَنِ الْمُطَّرِحِ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ

3660- مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الصلاة' الرجل يصلي بالقوم وهو على غير وضوء - حديث:4510' سنن الدارقطني - كتاب الصلاة' باب صلاة الإمام وهو جنب او محدث - حديث:1186' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب الصلاة بالنجاسة وموضع الصلاة من مسجد وغيره - باب إمامة الجنب' حديث:3793

زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ: صَلَّى عُمَرُ بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ، فَاَعَادَ وَلَمْ يُعِدِ النَّاسُ. فَقَالَ لَه عَلِيٌّ: قَدْ كَانَ يَنْبَغِيْ لِمَنْ صَلَّى مَعَكَ اَنْ يُعِيْدُوْا قَالَ: فَنَزَلُوْا اِلٰى قَوْلِ عَلِيٍّ قَالَ: قُلْتُ: مَا نَزَلُوْا؟ قَالَ: رَجَعُوْا. قَالَ الْقَاسِمُ: وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ مِثْلَ قَوْلِ عَلِيٍّ

✲✲ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جنابت کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھا دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز کو دہرایا' لیکن لوگوں کو نماز کو نہیں دُہرایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: ہونا یہ چاہیے تھا کہ جس شخص نے بھی آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' وہ سب لوگ نماز کو دُہرائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو کچھ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: لفظ ''نزلوا'' کا مطلب کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا اس سے مراد ہے کہ اُنہوں نے رجوع کیا۔

قاسم نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بھی اس بارے میں وہی قول ہے' جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہے۔

3663 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ اَنَّ عَلِيًّا صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ، اَوْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ، فَاَعَادَ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يُعِيْدُوْا

✲✲ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھا دی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بے وضو حالت میں نماز پڑھا دی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز کو دہرایا اور لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ بھی نماز کو دہرائیں۔

بَابُ اِمَامِ قَوْمٍ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً

باب: جب کسی قوم کے امام کو جنابت لاحق ہو جائے' اور اُسے پانی نہ ملے (تو کیا کرنا چاہیے؟)

3664 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ اِمَامِ قَوْمٍ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً يَتَوَضَّاُ بِهٖ؟ قَالَ: يَتَيَمَّمُ وَيَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ طَهَّرَهٗ

✲✲ معمر بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے زہری سے ایسے امام کے بارے میں سوال کیا جسے جنابت لاحق ہو جاتی ہے' اور اُسے پانی نہیں ملتا جس کے ذریعہ وہ وضو بھی کر سکے' تو زہری نے جواب دیا: وہ امام تیمم کر کے آگے بڑھے گا' اور لوگوں کو نماز پڑھائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے پاکی عطا کر دی ہے۔

3665 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَا: التَّيَمُّمُ بِمَنْزِلَةِ الْمَاءِ

✲✲ حسن بصری اور سعید بن میسب فرماتے ہیں: تیمم' پانی (استعمال کرنے) کی مانند ہے۔

3666 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً، فَقُلْتُ: اَفْقَهُ الْقَوْمِ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ، اَوْ اَتَى غَائِطًا فَتَمَسَّحَ بِالتُّرَابِ اَيَؤُمُّهُمْ؟ قَالَ: لَا، فَلَا يَؤُمُّهُمْ وَإِنْ كَانَ اَمِيرَهُمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا' میں نے کہا: قوم کے سب سے زیادہ سمجھدار شخص کو جنابت لاحق ہو جاتی ہے' یا وہ پاخانہ کر کے آتا ہے' تو کیا مٹی کے ذریعہ مسح کر کے (یعنی تیمم کر کے) وہ اُن لوگوں کی امامت کر سکتا ہے؟ عطاء نے جواب دیا: جی نہیں! وہ اُن لوگوں کی امامت نہیں کرے گا' اگرچہ وہ اُن لوگوں کا امیر ہی کیوں نہ ہو۔

3667 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي اِمَامِ قَوْمٍ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً قَالَ: لِيُقَدِّمْ غَيْرَهُ

✵✵ سفیان ثوری' امام کے بارے میں ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کرتے ہیں: جو لوگوں کا امام ہو' اور اُسے جنابت لاحق ہو جائے' اور اُسے پانی دستیاب نہ ہو' تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ کسی دوسرے شخص کو آگے کر دے گا۔

3668 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا يَؤُمُّ الْمُتَيَمِّمُ الْمُتَطَهِّرِينَ قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: لَا يَؤُمُّ الْمُقَيَّدُ الْمُطْلَقِينَ

✵✵ حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: تیمم کرنے والا شخص وضو کرنے والوں کی امامت نہیں کرے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ بھی فرماتے ہیں: مقید شخص' مطلق لوگوں کی امامت نہیں کرے گا۔

بَابُ الْاِمَامِ يُحْدِثُ فِي صَلَاتِهِ

باب: جس امام کو نماز کے دوران حدث لاحق ہو جائے

3669 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّهُ اَمَّ قَوْمًا فَرَعَفَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَوْمَى اِلَى رَجُلٍ اَنْ يَتَقَدَّمَ، ثُمَّ جَاءَ فَاَتَمَّ بَقِيَّةَ صَلَاتِهِ

✵✵ علقمہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ وہ لوگوں کی امامت کر رہے تھے' اُن کی نکسیر پھوٹ گئی تو وہ نماز چھوڑ کر چلے گئے' اُنہوں نے ایک شخص کو اشارہ کیا کہ وہ آگے بڑھ جائے' پھر وہ آئے' اور اُنہوں نے اپنی بقیہ نماز کو مکمل کر لیا۔

3670 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ قَالَ: عَنْ اَبِي رَزِينٍ قَالَ: اَمَّنَا عَلِيٌّ فَرَعَفَ، فَاَخَذَ رَجُلًا فَقَدَّمَهُ وَتَاَخَّرَ

✵✵ ابورزین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہماری امامت کر رہے تھے' اُن کی نکسیر پھوٹ گئی تو اُنہوں نے ایک شخص کو پکڑ کر آگے کر دیا اور خود پیچھے ہو گئے۔

3671 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ اَمَّ قَوْمًا فَاَحْدَثَ فِي صَلَاتِهِ، قَالَا: يُقَدِّمُ رَجُلًا يُصَلِّي بِهِمْ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِمْ

✸✸ حسن بصری اور قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو لوگوں کی امامت کرتا ہے' اور اُسے نماز کے دوران حدث لاحق ہو جاتا ہے' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: وہ کسی شخص کو آگے کر دے گا' جو لوگوں کو باقی رہ جانے والی نماز پڑھا دے گا۔

3672 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ رَعَفَ الْاِمَامُ فَلْيَتَاَخَّرْ، وَلْيُقَدِّمْ رَجُلًا فَيُصَلِّي بِهِمْ

✸✸ عطاء بیان کرتے ہیں: اگر امام کی نکسیر پھوٹ جاتی ہے' تو اُسے پیچھے ہٹ جانا چاہیے' اور کسی شخص کو آگے کر دینا چاہیے جو اُن لوگوں کو نماز پڑھا دے۔

3673 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَحْدَثَ الْاِمَامُ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ حِيْنَ يَسْتَوِي قَاعِدًا، فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ، وَصَلَاةُ مَنْ وَرَاءَهُ عَلٰى مِثْلِ صَلَاتِهِ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام کو نماز کے آخر میں' یعنی جب وہ سیدھا بیٹھا ہوا ہو اُس وقت اسے حدث لاحق ہو جائے' تو وہ اپنی نماز کو مکمل کر لے' اور اُس کے پیچھے موجود شخص کی نماز اُس کی نماز کی مانند ہو گی''۔

3674 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ اَحْدَثَ فِي صَلَاتِهِ وَقَبْلَ اَنْ يَتَشَهَّدَ قَالَ: فَحَسْبُهُ، فَلَا يُعِدْ

✸✸ عطاء ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے نماز کے دوران تشہد پڑھنے سے پہلے حدث لاحق ہو جاتا ہے' تو عطاء فرماتے ہیں: یہ اُس کے لیے کافی ہے' وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا۔

3675 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا رَفَعَ الْاِمَامُ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ، فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَاِنْ اَحْدَثَ

✸✸ عطاء فرماتے ہیں: جب امام اپنی نماز کے آخری سجدہ سے سر اُٹھائے گا' تو اُس کی نماز مکمل ہو جائے گی' اگرچہ اُسے حدث لاحق ہو جائے۔

3676 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ فِي رَجُلٍ يُحْدِثُ بَيْنَ ظَهْرَانِي صَلَاتِهِ قَالَ: اِذَا قَضَى الرُّكُوعَ وَالسُّجُوْدَ تَمَّتْ صَلَاتُهُ

3673- سنن ابی داود - کتاب الصلاة' باب الإمام یحدث بعد ما یرفع راسه من آخر الرکعة - حدیث:527' شرح معانی الآثار للطحاوی - باب السلام فی الصلاة , هل هو من فروضها او من' حدیث:1025' سنن الدارقطنی - کتاب الصلاة' باب من احدث قبل التسلیم فی آخر صلاته - حدیث:1236' السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الصلاة' جماع ابواب صفة الصلاة - باب تحلیل الصلاة بالتسلیم' حدیث:2768

** سعید بن مسیب ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو نماز کے دوران حدث کا شکار ہو جاتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جب وہ رکوع اور سجدہ ادا کر چکا ہو تو اُس کی نماز مکمل ہو جائے گی۔

3677 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ: الرَّجُلُ يُحْدِثُ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنَ السُّجُوْدِ فِي الرَّابِعَةِ وَقَبْلَ التَّشَهُّدِ؟ قَالَ: قَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ

** منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: ایک شخص جو چوتھی رکعت کے سجدہ سے فارغ ہوتا ہے اُس کے تشہد پڑھنے سے پہلے اُسے حدث لاحق ہو جاتا ہے تو ابراہیم نے فرمایا: اُس کی نماز مکمل ہوگئی۔

3678 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: اَمَّا اَنَا فَسَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ قَبْلَ التَّشَهُّدِ قَالَ: لَا يُعِيدُ وَاَمَّا هَؤُلَاءِ - يَعْنِي اَصْحَابَهُ - فَقَالُوْا: عَنْ عَمْرٍو: يُعِيدُ

** عمرو بن عبید بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری کو ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو نماز کے آخر میں تشہد سے پہلے حدث کا شکار ہو جاتا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) جہاں تک اُن کے شاگردوں کا تعلق ہے تو اُنہوں نے عمرو کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ایسا شخص نماز کو دُہرائے گا۔

3679 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَالنَّخَعِيِّ، قَالَا: لَا يُعِيدُ وَقَالَ ابْنُ سِيرِيْنَ: حَتّٰى يُسَلِّمَ فَاِنَّ صَلَاتَهُ لَمْ تَتِمَّ

** سعید بن مسیب اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسا شخص نماز کو نہیں دُہرائے گا۔ ابن سیرین کہتے ہیں: جب تک وہ سلام نہیں پھیرتا (تب تک وہ نماز کو دُہرائے گا) کیونکہ اُس کی نماز ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی۔

3680 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: "لَا تَتِمُّ صَلَاتُهُ حَتّٰى يُسَلِّمَ، تَحْرِيمُ الصَّلَاةِ التَّكْبِيرُ، وَخَاتِمَتُهَا التَّسْلِيمُ - اَوْ قَالَ: آخِرُهَا التَّسْلِيمُ"

** مجاہد بیان کرتے ہیں: ایسے شخص کی نماز اُس وقت تک مکمل نہیں ہوگی جب تک وہ سلام نہیں پھیرتا کیونکہ تکبیر کہہ کر نماز شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر ختم ہوتی ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے آخر میں سلام ہوتا ہے۔

3681 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ - اَوِ ابْنِ عَمْرٍو، اَنَا اَشُكُّ - قَالَ: فَصْلُ الصَّلَاةِ التَّسْلِيمُ قَالَ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَقُوْلُ: يُعِيدُ الصَّلَاةَ

** زہری نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یا شاید حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: تم سلام پھیرنے تک نماز کو ادا کرو۔ زہری بیان کرتے ہیں: ایسا شخص نماز کو دُہرائے گا۔

3682 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ فِي آخِرِ السَّجْدَةِ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ: يَنْصَرِفُ فَيَتَوَضَّاُ، ثُمَّ يَجِيءُ فَيَتَشَهَّدُ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ قَالَ: فَاِنْ تَكَلَّمَ

اَعَادَهُ

٭٭ عطاء بن ابی رباح ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو نماز کے آخری سجدہ کے بعد حدث کا شکار ہو جاتا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: وہ شخص نماز کو ختم کر کے وضو کرے گا' پھر آ کر تشہد پڑھے گا جبکہ اُس نے اِس دوران کوئی کلام نہ کیا ہو۔ وہ بیان کرتے ہیں: اگر اُس نے کلام کیا ہو تو وہ نماز کو دہرائے گا۔

3683 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ يُحْدِثُ بَعْدَمَا جَلَسَ فِي الرَّابِعَةِ وَلَمْ يَتَشَهَّدْ قَالَ: يَنْصَرِفُ فَيَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يَعُودُ فَيَتَشَهَّدُ

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو چوتھی رکعت میں بیٹھنے کے بعد اور تشہد پڑھنے سے پہلے حدث کا شکار ہو جاتا ہے' وہ فرماتے ہیں: وہ شخص نماز چھوڑ کر جائے گا' وضو کرے گا' اور پھر واپس آ کر تشہد کو دہرائے گا۔

3684 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ مَا يُكْرَهُ اَنْ يُقَالَ فِي الصَّلَاةِ، اَيُكْرَهُ اَنْ يَقُولَهُ بَعْدَمَا يَفْرُغُ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جس چیز کو نماز کے دوران کہنا مکروہ ہو' تو کیا پہلے تشہد سے فارغ ہونے کے بعد بھی اُسے کہنا مکروہ ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

3685 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُسْلِمٍ الشَّامِيِّ، عَنْ حَمْلَةَ - رَجُلٍ مِنْ عَكٍّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ اِلَّا بِتَشَهُّدٍ

٭٭ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہاری نماز تشہد کے بغیر درست نہیں ہوگی۔

3686 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا تَشَهَّدَ الرَّجُلُ، وَخَافَ اَنْ يُحْدِثَ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ الْاِمَامُ، فَلْيُسَلِّمْ، وَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ، وَاِنْ كَبَّرَ يَتَشَهَّدُ

٭٭ عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کوئی شخص تشہد پڑھ لے اور اُسے یہ اندیشہ ہو کہ امام کے سلام پھیرنے سے پہلے اُسے حدث لاحق ہو جائے گا' تو اُس شخص کو سلام پھیر دینا چاہیے کیونکہ اُس کی نماز مکمل ہو چکی ہے' لیکن اگر اُس نے تکبیر کہی تھی تو پھر وہ تشہد بھی پڑھے گا۔

3687 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ مُعَاوِيَةَ صَلَّى بِالنَّاسِ فَرَكَعَ ثُمَّ طُعِنَ وَهُوَ سَاجِدٌ اَوْ رَاكِعٌ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ، فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ لِنَفْسِهِ، وَلَمْ يُقَدِّمْ اَحَدًا

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے رکوع کیا' پھر وہ سجدہ کے عالم میں تھے' یا رکوع کے عالم میں تھے کہ اسی دوران اُنہیں زخمی کر دیا گیا' اُنہوں نے سلام پھیرا اور پھر بولے: تم لوگ اپنی نماز مکمل کرو' ہر شخص تنہا نماز ادا کر لے۔ اُنہوں نے کسی شخص کو آگے نہیں کیا۔

3688 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ اَمَّ قَوْمًا فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً اَوْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ

اَحْدَثَ فَقَدَّمَ رَجُلًا لَمْ يُدْرِكْ اَوَّلَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: يُصَلِّي بِهِمُ الَّذِي قُدِّمَ صَلَاةَ الْإِمَامِ، ثُمَّ يَنْكُصُ قَاعِدًا، وَيُقَدِّمُ رَجُلًا زَحْفًا، فَيُسَلِّمُ بِهِمْ، وَيَقُومُ هُوَ فَيُتِمُّ

✽✽ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو لوگوں کی امامت کرتا ہے اور انہیں ایک یا دو رکعات پڑھاتا ہے تو اُسے حدث لاحق ہو جاتا ہے پھر وہ کسی ایسے شخص کو آگے کر دیتا ہے جس نے نماز کا ابتدائی حصہ نہیں پایا تھا' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: جس شخص کو آگے کیا ہے وہ اُن لوگوں کو امام کی نماز کے مطابق نماز پڑھائے گا' پھر وہ بیٹھ کر پیچھے ہو جائے گا اور کسی اور شخص کو سرین کے بل آگے کرے گا' وہ شخص اُن لوگوں کو سلام پھروادے گا' اور وہ (جو بعد میں امام بنا تھا) کھڑا ہو کر باقی رہ جانے والی نماز کو مکمل کرے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ غَيْرِ طَاهِرٍ

باب: جب کوئی شخص کسی ایسے کپڑے کو پہن کر نماز ادا کرلے' جو پاک نہیں ہوتا

3689 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: صَلَّيْتُ فِي إِزَارٍ غَيْرِ طَاهِرٍ، فَعَلِمْتُ قَبْلَ اَنْ تَفُوتَ تِلْكَ الصَّلَاةُ، اَوْ بَعْدَمَا فَاتَتْ قَالَ: لَا تُعِدْ، وَمَا شَأْنُ الثَّوْبِ وَمَا شَأْنُ ذٰلِكَ؟

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے ایک ایسے تہبند کو پہن کر نماز ادا کرلی جو پاک نہیں تھا' پھر اُس نماز کا وقت فوت ہونے سے پہلے مجھے اس بات کا علم ہو گیا' یا اُس نماز کا وقت گزرنے کے بعد پتا چلا (تو کیا کرنا ہوگا؟) اُنہوں نے فرمایا: تم نماز کو نہیں دُہراؤ گے' کپڑے کا کیا معاملہ ہے! اس کی حیثیت کیا ہے؟

3690 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ: قَدْ صَلَّيْتُ فِي ثَوْبِي هٰذَا كَذَا وَكَذَا؟ وَقَالَ: صَلَّيْتُ فِيهِ مِرَارًا وَفِيهِ دَمٌ نَسِيتُ اَنْ اَغْسِلَهُ

✽✽ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: عطاء بن ابی رباح نے مجھ سے فرمایا: میں نے اپنے اس کپڑے میں اتنی اتنی نمازیں ادا کی ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے کئی مرتبہ اس کپڑے میں نماز ادا کی' جبکہ اس میں خون لگا ہوا تھا اور میں اُسے دھونا بھول گیا تھا۔

3691 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اِذَا رَاَى الرَّجُلُ فِي ثَوْبِهِ دَمًا بَعْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ لَا يُعِيدُ قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ

✽✽ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے کپڑے میں خون لگا ہوا دیکھا اور یہ نماز فارغ ہونے کے بعد دیکھے' تو وہ نماز کو دُہرائے گا نہیں۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو بھی اس کی مانند بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

3692 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اِذَا رَاَى الرَّجُلُ فِي

ثَوْبِهِ دَمًا، أَوْ نَجَسًا، أَوْ صَلَّى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ، أَوْ تَيَمَّمَ فَأَدْرَكَ الْمَاءَ فِي وَقْتٍ، فَإِنَّهُ لَا إِعَادَةَ عَلَيْهِ قَالَ قَتَادَةُ: وَقَالَ الْحَسَنُ: يُعِيدُ هٰذَا كُلَّهُ مَا دَامَ فِي وَقْتٍ

* * سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے کپڑے پر خون یا پیپ لگی ہوئی دیکھے یا اُس نے قبلہ کی طرف رُخ کیے بغیر نماز ادا کر لی تھی یا اُس نے تیمم کر کے نماز ادا کر لی تھی اور پھر نماز کے وقت کے دوران وہ پانی تک پہنچ جاتا ہے (تو ان تمام صورتوں میں) اُس پر نماز کو دُہرانا لازم نہیں ہوگا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: حسن بصری یہ فرماتے ہیں: وہ شخص نماز کو دُہرائے گا' اور یہ اُس وقت ہوگا' جب ابھی نماز کا وقت باقی ہو۔

3693 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: يُعِيدُ، فَإِنْ عَلِمَ بِهِ حِينَ صَلَّى وَقَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ شخص نماز کو دُہرائے گا' جبکہ اُسے اس بات کا علم اُس وقت ہو' جب وہ نماز ادا کر رہا ہو' یا اُسے نماز ادا کرنے سے پہلے اس کا علم ہو جائے۔

3694 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ أَنَّهُ قَالَ: لَا يُعِيدُ

* * سالم فرماتے ہیں: وہ شخص نماز کو نہیں دُہرائے گا۔

3695 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي هِشَامٍ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى فِي ثَوْبِهِ الْأَذَى وَقَدْ صَلَّى؟ قَالَ: اقْرَأْ عَلَيَّ الْآيَةَ الَّتِي فِيهَا غَسْلُ الثَّوْبِ

* * ابوہشام بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اپنے کپڑے پر گندگی لگی ہوئی دیکھتا ہے' اور اُس نے (وہی کپڑا پہن کر) نماز ادا کر لی ہوئی ہے۔ تو سعید بن جبیر نے فرمایا: تم مجھے وہ آیت پڑھ کر سناؤ' جس میں کپڑے کو دھونے کا حکم موجود ہے۔

3696 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً، وَمُجَاهِدًا عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَلَيْسَ بِطَاهِرٍ قَالَا: لَا يُعِيدُ

* * ایمن بن نابل بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء اور مجاہد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو ایسے کپڑے میں نماز ادا کر لیتا ہے' جو پاک نہیں ہوتا؟ تو اُن دونوں نے جواب دیا: وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا۔

3697 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ جَالِسًا مَعَنَا فَقَالَ: إِنِّي لَأَرَى فِي ثَوْبِي مَنِيًّا، وَقَدْ صَلَّيْتُ فِيهِ، فَحَتَّهُ بِيَدِهِ وَلَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ

* * مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے ساتھ بیٹھا کرتے تھے' اُنہوں نے فرمایا: بعض اوقات مجھے اپنے کپڑے پر منی لگی ہوئی نظر آ جاتی ہے' اور میں اُسے پہن کر نماز ادا کر لیتا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُسے اپنے ہاتھ کے

ذریعہ کھرچ دیتے تھے اور نماز کو نہیں دُہراتے تھے۔

3698 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنْ صَلَّى وَفِي ثَوْبِهِ دَمٌ، اَوِ احْتِلَامٌ عَلِمَ بِهِ، فَلَا يُعِيدُ الصَّلَاةَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص نماز ادا کرے اور اُس کے کپڑے پر خون یا احتلام (یعنی منی) لگی ہوئی ہو اور اُسے نماز ادا کرنے کے بعد اس کا پتا چلے تو وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا۔

3699 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِي عَزَّةَ قَالَ: سَاَلْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ قَالَ: قُلْتُ: اَصَابَ ثَوْبِي دَمٌ، فَعَلِمْتُ بِهِ بَعْدَمَا سَلَّمْتُ؟ قَالَ: لَا تُعِدْ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ عَلِمْتَ بِهِ

✵✵ عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام عامر شعبی سے دریافت کیا' میں نے کہا: میرے کپڑے پر خون لگ جاتا ہے' اور مجھے سلام پھیرنے کے بعد اُس کا پتا چلتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: تم نماز کو نہیں دُہراؤ گے خواہ تمہیں پہلے سے اس کا علم ہو چکا ہوتا۔

3700 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: اِذَا رَاَيْتَ فِي ثَوْبِكَ دَمًا وَاَنْتَ فِي الصَّلَاةِ، فَاِنْ كَانَ قَلِيْلًا فَامْضِ، وَاِنْ كَانَ كَثِيْرًا فَضَعْهُ وَلَا تُعِدْ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تمہیں نماز ادا کرنے کے دوران اپنے کپڑے پر خون لگا ہوا نظر آ جائے' تو اگر وہ تھوڑا ہو تو تم اپنی نماز کو جاری رکھو اور اگر وہ زیادہ ہو تو اُس کپڑے کو اُتار دو' لیکن نماز کو دُہرانا نہیں۔

3701 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا رَاَى الْاِنْسَانُ فِي ثَوْبِهِ دَمًا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَانْصَرَفَ يَغْسِلُهُ، اَتَمَّ مَا بَقِيَ عَلَى مَا مَضَى مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَقَالَ سَالِمٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَنْصَرِفُ لِقَلِيْلِهِ وَكَثِيْرِهِ

✵✵ سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے دوران اپنے کپڑے پر خون لگا ہوا دیکھے' تو وہ نماز ختم کر کے اُس جگہ کو دھولے' اور جتنی نماز گزر چکی تھی' اُس کی بنیاد پر باقی نماز کو مکمل کر لے' جبکہ اُس نے اس دوران کلام نہ کیا ہو۔

زہری بیان کرتے ہیں: سالم فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (نماز کو درمیان میں چھوڑ کر چلے جاتے تھے) خواہ وہ (لگا ہوا خون) تھوڑا ہوتا یا زیادہ ہوتا۔

3702 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُعِيْدُ مَا كَانَ فِي وَقْتٍ قَالَ: وَقَالَ النَّخَعِيُّ: لَا يُعِيْدُ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جب تک نماز کا وقت باقی ہے' وہ نماز کو دُہرائے گا۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ نماز کو نہیں دُہرائے گا۔

3703 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: إِذَا كَانَ فِي ثَوْبِهِ قَدْرُ الدِّرْهَمِ أَعَادَ الصَّلَاةَ

✲✲ حماد بن ابوسلیمان فرماتے ہیں: جب اُس کے کپڑے پر درہم کی مقدار جتنی (نجاست لگی ہوگی) تو وہ نماز کو دہرائے گا۔

3704 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: يُغْسَلُ قَلِيلُ الدَّمِ وَكَثِيرُهُ

✲✲ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: آدمی خون کو دھوئے گا' خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ہو۔

بَابُ الصَّلَاةِ مَا يُطَوَّلُ مِنْهَا وَمَا يُحْذَفُ

باب: نماز کو کتنا طویل کیا جائے گا' اور کتنا مختصر کیا جائے گا؟

3705 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَدْ كَانَ يَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ، وَكَذَلِكَ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَكُلُّ ذَلِكَ فِي الْقِيَامِ، فَأَمَّا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَلَا، قُلْتُ: أَفَنَجْعَلُ الْأُخْرَيَيْنِ فِي الْقِيَامِ؟ قَالَ: أَوَ لَمْ يَتَشَكَّكْ أَمَّا هَذَا فَلَا

✲✲ ابن جریج' عطاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ ظہر کی پہلی دو رکعات کو طویل ادا کیا جائے گا' اور آخری دو رکعات کو مختصر ادا کیا جائے گا' مغرب اور عشاء میں بھی ایسا ہی کیا جائے گا لیکن یہ صرف قیام میں ہوگا' رکوع یا سجدہ میں ایسا نہیں ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: کیا قیام میں آخری دو کو ہم برابر بنائیں گے؟ انہوں نے جواب دیا: کیا وہ شک کا شکار نہیں ہوا؟ جہاں تک اس کا تعلق ہے تو یہ نہیں ہوگا۔

3706 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، إِذْ جَاءَ أَهْلُ الْكُوفَةِ يَشْكُونَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالُوا: إِنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي، فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ مَرَّ بِهِمْ سَعْدٌ. فَدَعَاهُ فَقَالَ: إِنَّ هَؤُلَاءِ يَشْكُونَكَ، وَزَعَمُوا أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّي قَالَ: أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَأَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ، قَالَ عُمَرُ: كَذَلِكَ الظَّنُّ يَا أَبَا إِسْحَاقَ

✲✲ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران اہلِ کوفہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی شکایت کرتے ہوئے یہ کہا: وہ اچھے طریقے سے نماز نہیں پڑھاتے ہیں۔ ابھی وہ لوگ وہاں موجود تھے کہ اسی دوران حضرت سعد رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلوایا اور فرمایا: یہ لوگ آپ کی شکایت کر رہے ہیں اور ان کا یہ کہنا ہے کہ آپ اچھے طریقے سے نماز نہیں پڑھاتے ہیں۔ تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق ہی نماز پڑھاتا ہوں' میں انہیں عشاء کی نماز پڑھاتا ہوں تو پہلی دو رکعات طویل ادا کرتا ہوں اور آخری دو رکعات مختصر ادا کرتا ہوں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابواسحاق! آپ کے بارے میں یہی گمان تھا۔

3707 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: شَكَا أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ فَقَالُوا: لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي قَالَ: فَسَأَلَهُ عُمَرُ، فَقَالَ: إِنِّي لَأُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ، وَأَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَالَ: ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ قَالَ الثَّوْرِيُّ: قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ، أَوْ غَيْرُهُ: قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْسٍ لِسَعْدٍ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ لَا تَنْفِرُ فِي السَّرِيَّةِ، وَلَا تَعْدِلُ فِي الرَّعِيَّةِ، وَلَا يَقْسِمُ فِي السَّوِيَّةِ، فَقَالَ سَعْدٌ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ كَذَبَ فَأَعْمِ بَصَرَهُ، وَعَرِّضْهُ لِلْفِتَنِ، وَأَطِلْ فَقْرَهُ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ

✻✻ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہلِ کوفہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت کی انہوں نے یہ کہا: یہ نماز ٹھیک طرح سے نہیں پڑھاتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں ان لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق نماز پڑھاتا ہوں میں پہلی دو رکعات طویل ادا کرتا ہوں اور آخری دو رکعات مختصر ادا کرتا ہوں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابواسحاق! آپ کے بارے میں یہی گمان تھا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: عبدالملک یا شاید کسی اور شخص نے یہ بات بیان کی ہے: بنو عبس سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ جانتا ہے کہ آپ نہ تو کسی جنگی مہم میں روانہ ہوتے ہیں' نہ رعایا میں انصاف کرتے ہیں' نہ برابری کی بنیاد پر تقسیم کرتے ہیں۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! اگر تو یہ بات جھوٹی ہے تو اس شخص کو نابینا کر دے اور اسے آزمائشوں کا شکار کر دینا' اس کی غربت کو طویل کر دینا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اُس شخص کو دیکھا کہ وہ یہ کہتا تھا: مجھے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بددعا لگ گئی ہے۔

3708 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْأُولَى مِنَ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا هِيَ أَطْوَلُ فِي الْقِرَاءَةِ

✻✻ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تمام نمازوں کی پہلی رکعت میں زیادہ طویل قرأت کی جائے گی۔

3709 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ

✻✻ امام شعبی کے حوالے سے بھی وہی روایت منقول ہے جو ابراہیم کے قول کی مانند ہے۔

3710 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يُطَوِّلَ الْإِمَامُ الْأُولَى مِنْ كُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَكْثُرَ النَّاسُ قَالَ: فَإِذَا صَلَّيْتُ لِنَفْسِي فَإِنِّي أَحْرِصُ عَلَى أَنْ أَجْعَلَ الْأُولَيَيْنِ وَالْأُخْرَيَيْنِ سَوَاءً، إِنَّمَا يُفَضَّلُ الْأُولَيَانِ فِي الْجَمَاعَةِ لِيَثُوبَ النَّاسُ

✻✻ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: مجھے یہ بات پسند ہے کہ امام ہر نماز کی پہلی رکعت کو طویل ادا کرے تاکہ لوگوں کی تعداد زیادہ ہو جائے۔ وہ فرماتے ہیں: جب میں اکیلا نماز ادا کروں گا' تو میں اس چیز کا خواہشمند ہوں گا کہ میں پہلے والی

دونوں اور آخری والی دونوں رکعتوں کو برابر ادا کروں پہلی والی دو رکعات باجماعت نماز میں زیادہ (طویل) ہوں گی تاکہ لوگوں کی تعداد زیادہ ہو جائے۔

3711 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: هَلْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُسَوِّي بَيْنَ الْقِيَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ؟ قَالَ: كَانَ يُسَوِّي بَيْنَ ذٰلِكَ كُلِّهِ حَتّٰى مَا يَكَادُ شَيْءٌ مِنْ صَلَاتِهِ يَكُونُ أَطْوَلَ مِنْ شَيْءٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ظہر عصر اور عشاء کی نمازوں میں ایک جتنا قیام کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ ان تمام نمازوں میں ایک جتنا قیام کرتے تھے یہاں تک کہ اُن کی نماز میں سے کوئی بھی رکعت دوسری سے زیادہ طویل نہیں ہوتی تھی۔

بَابُ تَخْفِيفِ الْإِمَامِ

باب: امام کا تخفیف کرنا (یعنی مختصر نماز ادا کرنا)

3712 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفِ الصَّلَاةَ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ، وَالضَّعِيفَ، وَالسَّقِيمَ، وَإِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ فَلْيُطِلْ صَلَاتَهُ مَا شَاءَ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ مختصر نماز پڑھائے کیونکہ لوگوں میں بڑی عمر کے لوگ، کمزور لوگ، بیمار لوگ بھی ہوتے ہیں، جب کوئی شخص تنہا نماز ادا کرے تو وہ جتنی چاہے طویل نماز ادا کرے''۔

3713 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ أَوْ أَحَدِهِمَا،

3713-صحيح البخاري - كتاب الاذان' ابواب صلاة الجماعة والإمامة - باب : إذا صلى لنفسه فليطول ما شاء ' حديث:682' صحيح مسلم - كتاب الصلاة' باب امر الائمة بتخفيف الصلاة في تمام - حديث:743' مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان معارضة الخبر الدال على انه على الإباحة لا على الحتم - حديث'1239' صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة - ذكر الامر للمرء إذا صلى وحده ان يطول ما شاء فيها' حديث:1780' موطا مالك - كتاب صلاة الجماعة' باب العمل في صلاة الجماعة - حديث:304' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' ابواب تفريع استفتاح الصلاة - باب في تخفيف الصلاة' حديث:681' الجامع للترمذي ' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء إذا ام احدكم الناس فليخفف' حديث:224' السنن للنسائي - كتاب الإمامة' ما على الإمام من التخفيف - حديث:818' السنن الكبرى للنسائي - ذكر الإمامة ' ما على الإمام من التخفيف - حديث' 881' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة جماع ابواب صلاة الإمام وصفة الائمة - باب ما على الإمام من التخفيف' حديث 4894' مسند احمد بن حنبل ' مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث:7494

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَاِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ، وَالشَّيْخَ الْكَبِيرَ، وَذَا الْحَاجَةِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے' تو مختصر نماز پڑھائے کیونکہ اُن لوگوں میں بیمار' عمر رسیدہ اور کام کاج والے لوگ ہوتے ہیں''۔

3714 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، وَيُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَمَّ النَّاسَ فَلْيُقَدِّرِ الْقَوْمَ بِاَضْعَفِهِمْ، فَاِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ، وَالْكَبِيرَ، وَذَا الْحَاجَةِ

✵✵ حسن بصری نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص لوگوں کی امامت کرتا ہے' تو وہ لوگوں میں سے کمزور ترین افراد کا حساب رکھے' کیونکہ لوگوں میں ضعیف' عمر رسیدہ اور کام کاج والے لوگ ہوتے ہیں''۔

3715 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: اِذَا كُنْتَ اِمَامًا فَاحْذِفِ الصَّلَاةَ، فَزِنْ فِي النَّاسِ الْكَبِيرَ، وَالضَّعِيفَ، وَالْمُعْتَلَّ، وَذَا الْحَاجَةِ، وَاِذَا صَلَّيْتَ وَحْدَكَ فَطَوِّلْ مَا بَدَا لَكَ وَاَبْرِدْ عَنِ الصَّلَاةِ، فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَاُ فِيهَا مَا اَسْمَعَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا اَخْفَى عَلَيْنَا اَخْفَيْنَاهُ مِنْكُمْ، ذٰلِكَ كُلُّهُ فِي حَدِيثٍ وَاحِدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب تم امام ہو تو نماز کو مختصر ادا کرو کیونکہ لوگوں میں عمر رسیدہ' ضعیف' بیمار اور کام کاج والے لوگ ہوتے ہیں اور جب تم اکیلے نماز ادا کرو تو جتنا تمہیں مناسب لگے اُتنا طول دے دو اور نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے' ہر نماز میں تلاوت کی جاتی ہے' جن نمازوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں تلاوت کی تھی اُن ہم تمہارے سامنے بلند آواز میں تلاوت کرتے ہیں اور جن نمازوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پست آواز میں تلاوت کی تھی اُن میں ہم پست آواز میں تلاوت کرتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ سب باتیں ایک ہی حدیث میں ہیں' جو میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی زبانی سنی ہے۔

3716 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَمَّا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْعَاصِ قَالَ لَهُ فِي قَوْلٍ مِنْ ذٰلِكَ: اقْدُرِ النَّاسَ بِاَضْعَفِهِمْ، فَاِنَّ فِيهِمُ النَّحْوُ مِنْ هٰذَا الْخَبَرِ، وَاِذَا كُنْتَ وَحْدَكَ فَطَوِّلْ مَا شِئْتَ وَزَادَ آخَرُونَ عَنْ عَطَاءٍ فِي حَدِيثِهِ هٰذَا حِينَ اَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الطَّائِفِ قَالَ: وَاِنْ اَتَاكَ الْمُؤَذِّنُ يُرِيدُ اَنْ يُؤَذِّنَ فَلَا تَمْنَعْهُ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا تو آپ نے ان سے فرمایا' جس میں یہ بات بھی شامل تھی:

''تم لوگوں میں سے کمزور ترین افراد کا حساب رکھنا کیونکہ اُن لوگوں میں'' (اس کے بعد حسب سابق روایت کے الفاظ ہیں' جس میں یہ الفاظ بھی ہیں:) ''جب تم اکیلے ہو تو جتنی چاہو طویل نماز ادا کرو''۔

دیگر راویوں نے عطاء کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں طائف کا امیر مقرر کیا تو یہ فرمایا:

''جب تمہارے پاس کوئی ایسا مؤذن آئے جو اذان دینا چاہتا ہو تو تم اُسے منع نہ کرنا''۔

3717 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ رَبِّهٖ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیِّ، وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهٗ عَلَی الطَّائِفِ قَالَ: وَكَانَ آخِرُ شَیْءٍ عَهِدَهٗ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُخَفِّفَ عَنِ النَّاسِ الصَّلَاةَ

** حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں طائف کا امیر مقرر کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آخری ہدایت یہ کی کہ میں لوگوں کو مختصر نماز پڑھاؤں۔

3718 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، وَاَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: مَا صَلَّيْتُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً اَخَفَّ مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ تَمَامٍ لِرُكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ

** حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسی کوئی نماز ادا نہیں کی' جو رکوع اور سجود مکمل ہونے کے باوجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مختصر ہو۔

3719 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: عُدْنَا اَبَا وَاقِدٍ الْبَكْرِیَّ فِیْ وَجَعِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ، فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَفَّ صَلَاةٍ عَلَی النَّاسِ وَاَطْوَلَ النَّاسِ صَلَاةً لِنَفْسِهٖ

** نافع بن سرجس بیان کرتے ہیں: ہم ابوواقد بکری کی عیادت کے لیے گئے جو اُن کی اُس بیماری کے دوران تھا جس میں اُن کا انتقال ہوا' تو میں نے اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو سب سے زیادہ مختصر نماز پڑھاتے تھے' اور اکیلے سب سے زیادہ طویل نماز ادا کیا کرتے تھے۔

3720 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنِّیْ لَاَتَجَاوَزُ فِیْ صَلَاتِیْ اِذْ اَسْمَعُ بُكَاءً - اَوْ قَالَ: اِذَا سَمِعْتُ بُكَاءَ الصَّبِیِّ "

** زہری نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''بعض اوقات جب میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں' تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)''۔

3721 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: صَلّٰی

بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَاَ سُورَتَيْنِ مِنْ اَقْصَرِ سُوَرِ الْمُفَصَّلِ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ بُكَاءَ صَبِيٍّ فِي مُؤَخَّرِ الصُّفُوفِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ تَفْرُغَ اِلَيْهِ اُمُّهُ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَرَاَ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ يَوْمَئِذٍ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صبح کی نماز پڑھا رہے تھے' آپ نے مفصل سورتوں سے تعلق رکھنے والی دو چھوٹی سورتوں کی تلاوت کی' اُس کے بعد آپ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''بعض اوقات میں پیچھے کی صفوں میں سے کسی بچہ کے رونے کی آواز سنتا ہوں' تو اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اُس کی ماں اُس کے لیے فارغ ہو جائے''۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: اُس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انا اعطینا ک الکوثر کی تلاوت کی تھی۔

3722 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنِّي لَاُخَفِّفُ الصَّلَاةَ اِذْ اَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ خَشْيَةَ اَنْ تَفْتَتِنَ اُمُّهُ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بعض اوقات میں کسی بچہ کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں' اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں اُس کی ماں آزمائش کا شکار نہ ہو جائے''۔

3723 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ الزُّرَقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَاَسْمَعُ صَوْتَ الصَّبِيِّ وَرَائِي فَاُخَفِّفُ الصَّلَاةَ شَفَقًا اَنْ تَفْتَتِنَ اُمُّهُ

✵✵ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بعض اوقات میں اپنے کسی بچہ کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں' اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں اُس کی ماں آزمائش کا شکار نہ ہو جائے''۔

3724 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي السَّوْدَاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ قَالَ: قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَجْرِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى بِسِتِّيْنَ آيَةً، ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، فَسَمِعَ صَوْتَ صَبِيٍّ، فَقَرَاَ فِيهَا ثَلَاثَ آيَاتٍ

✵✵ حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کی پہلی رکعت میں ساٹھ آیات کی تلاوت کی' جب آپ دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے' تو آپ نے ایک بچہ کی (رونے کی) آواز سنی تو آپ نے اُس رکعت میں تین آیات تلاوت کیں۔

3723-الجامع للترمذی ' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء ان النبی صلى الله عليه وسلم قال : حديث:358' البحر الزخار مسند البزار - من حديث عثمان بن ابی العاص' حديث:2034' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' باب من اسمه إبراهيم - حديث:2374

3725 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: بَيْنَا فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ عَلَفَ نَاضِحَهُ، وَاَقَامَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ، فَنَزَلَ الْفَتَى عَلَفَهُ، فَقَامَ فَتَوَضَّاَ، وَحَضَرَ الصَّلَاةَ، وَافْتَتَحَ مُعَاذٌ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَصَلَّى الْفَتَى وَتَرَكَ مُعَاذًا، وَانْصَرَفَ اِلَى نَاضِحِهِ فَعَلَفَهُ - اَوْ فَعَلَفَهَا - فَلَمَّا انْصَرَفَ مُعَاذٌ جَاءَ الْفَتَى، فَسَبَّهُ وَنَقَصَهُ، ثُمَّ قَالَ: لَآتِيَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْبِرَهُ خَبَرَكَ، فَاَصْبَحْنَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ لَهُ مُعَاذٌ شَانَهُ، فَقَالَ الْفَتَى: اِنَّا اَهْلُ عَمَلٍ وَشُغْلٍ، فَطَوَّلَ عَلَيْنَا، اسْتَفْتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ، اَتُرِيدُ اَنْ تَكُونَ فَتَّانًا؟ اِذَا اَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَاْ بِـ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى، وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشَى، وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ، وَالضُّحَى، وَبِهٰذَا النَّحْوِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَتَى فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، ادْعُ، فَدَعَا، فَقَالَ لِلْفَتَى: ادْعُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَدْرِي مَا دَنْدَنَتُكُمَا هٰذِهِ، غَيْرَ اَنِّي وَاللّٰهِ لَئِنْ لَقِيتُ الْعَدُوَّ لَاُصْدِقَنَّ اللّٰهَ، فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَاسْتُشْهِدَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ اللّٰهَ فَصَدَقَهُ اللّٰهُ

✻ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ انصار سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان اپنی اونٹنی کو چارہ کھلا رہا تھا' جبکہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے' تو اُس نوجوان نے چارہ کھلانا چھوڑا اور اُٹھ کر وضو کیا اور نماز میں آ کر شریک ہو گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے سورۂ بقرہ پڑھنا شروع کی تو اُس نوجوان نے اکیلے نماز ادا کی اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا اور واپس اپنی اونٹنی کے پاس جا کر اُسے چارہ کھلانے لگا۔ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو وہ اُس نوجوان کے پاس آئے' اور اُسے بُرا بھلا کہا تو اُس نوجوان نے کہا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور حاضر ہو کر آپ کی صورتِ حال کے بارے میں بتاؤں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اگلے دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اکٹھے حاضر ہوئے' تو اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کیا' اُس نوجوان نے کہا کہ ہم کام کاج کرنے والے لوگ ہیں' یہ ہمیں لمبی نمازیں پڑھاتے ہیں' سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کر دیتے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم آزمائش کا شکار کرنے والے بن جاؤ؟ جب تم لوگوں کی امامت کرو تو سورۂ الاعلیٰ' سورۂ اللیل اور سورۂ العلق اور سورۂ والضحیٰ کی تلاوت کیا کرو' یا اس جیسی سورتوں کی تلاوت کیا کرو۔

عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس نوجوان کو بلایا اور فرمایا: اے معاذ! تم دعا کرو! اُنہوں نے دعا کی' پھر آپ نے نوجوان سے فرمایا: تم دعا کرو! تو اُس نے عرض کی: اللہ کی قسم! مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میں آپ لوگوں کی طرح (مختصر اور جامع الفاظ میں) کس طرح دعا کروں؟ البتہ یہ ہے کہ اللہ کی قسم! اگر میرا دشمن سے سامنا ہو' تو اللہ تعالیٰ مجھے ضرور سچا ثابت کروا دے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر جب اُس شخص کا دشمن سے سامنا ہوا' تو اُس نے جامِ شہادت نوش کر لیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں سچ کہا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سچ کو ثابت کر دیا۔

3726 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَشْهَدُ الصَّلَاةَ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فُلَانٌ قَالَ: فَمَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ: مَنْ اَمَّ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ، فَاِنَّ خَلْفَهُ الضَّعِيفَ، وَالْكَبِيرَ، وَذَا الْحَاجَةِ

✱✱ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میں باجماعت نماز میں صرف اس لیے شریک نہیں ہوتا کہ فلاں صاحب ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وعظ و نصیحت کے کسی کام میں اتنا غضب ناک کبھی نہیں دیکھا جتنا اُس دن غضب ناک دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کی امامت کرتا ہے اُسے مختصر نماز پڑھانی چاہیے' کیونکہ اُس کے پیچھے کمزور' عمر رسیدہ اور کام کاج والے لوگ ہوتے ہیں۔

3727 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ: قَدِمَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَصَلَّى بِنَا طَلْحَةُ فَخَفَّفَ، فَقُلْنَا: مَا هٰذَا؟ قَالَ: بَادَرْتُ الْوَسْوَاسَ

✱✱ ابورجاء عطاردی بیان کرتے ہیں: حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما آئے' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے مختصر نماز پڑھائی' ہم نے دریافت کیا: یہ کیوں کیا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: وسوسے آنے سے پہلے ہی (میں نے اسے ختم کردیا)۔

3728 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ، عَنْ خُلَيْدٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: احْذِفُوا هٰذِهِ الصَّلَاةَ قَبْلَ وَسْوَسَةِ الشَّيْطَانِ

✱✱ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شیطان کے وسوسے آنے سے پہلے ہی اِس نماز کو مختصر طور پر ادا کرلو۔

3729 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: كَانَ اَبِي يُطِيلُ الصَّلَاةَ فِي بَيْتِهِ، وَيُخَفِّفُ عِنْدَ النَّاسِ، فَقُلْتُ: يَا اَبَتَاهُ، لِمَ تَفْعَلُ هٰذَا؟ قَالَ: اِنَّا اَئِمَّةٌ يُقْتَدَى بِنَا

✱✱ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: میرے والد اپنے گھر میں طویل نماز ادا کرتے تھے' لیکن لوگوں کی موجودگی میں مختصر نماز ادا کرتے تھے۔ میں نے کہا: ابا جان! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہم پیشوا ہیں' ہماری پیروی کی جاتی ہے۔

3730 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ اَبِي رَجَاءٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا الزُّبَيْرُ صَلَاةً فَخَفَّفَ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: اِنِّي اُبَادِرُ الْوَسْوَاسَ

✱✱ ابورجاء بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے مختصر نماز پڑھائی' اُن سے اس بارے میں بات کی گئی تو اُنہوں نے فرمایا: وسوسے آنے سے پہلے ہی (میں نے اسے ختم کردیا)۔

3731 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنَ الْاَوْدِيِّ قَالَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَخَذَ شَاةً عَزُوْزًا لَمْ يَفْرُغْ مِنْ لَبَنِهَا حَتّٰى اُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، اُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا

✵✵ عمرو بن میمون اودی بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص تھوڑا دودھ دینے والی بکری کو پکڑے تو وہ اُس کا دودھ دوہ کر ابھی فارغ نہیں ہوگا کہ میں اتنی دیر میں پانچوں نمازیں ادا کرلوں گا' جس میں' میں نے رکوع اور سجود مکمل ادا کیے ہوں گے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي صَلَاةً لَا يُكْمِلُهَا

باب: جو شخص نماز ادا کرے' اور اُسے مکمل نہ کرے

3732 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ حُذَيْفَةَ فِي الْمَسْجِدِ، فَرَاٰى رَجُلًا يُصَلِّي صَلَاةً لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ دَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ: مُنْذُ كَمْ صَلَّيْتَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، قَالَ حُذَيْفَةُ: مَا صَلَّيْتَ مُنْذُ كُنْتَ، وَلَوْ مُتَّ وَاَنْتَ عَلٰى هٰذَا لَمُتَّ عَلٰى غَيْرِ فِطْرَةِ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي فُطِرَ عَلَيْهَا

✵✵ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے' اُنہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز ادا کر رہا تھا لیکن رکوع اور سجدے مکمل نہیں کر رہا تھا' جب اُس نے نماز مکمل کی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اُسے بلایا اور اُس سے دریافت کیا: تم کتنے عرصہ سے اس طرح نماز ادا کر رہے ہو؟ اُس نے جواب دیا: چالیس سال سے! حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اتنے عرصہ سے نماز ادا کی ہی نہیں ہے' اور اگر تم اسی حالت میں مر گئے' تو تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے علاوہ پر مرو گے' جس پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم گامزن تھے۔

3733 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ اَبْوَابِ كِنْدَةَ صَلّٰى صَلَاةً جَعَلَ يَنْقُرُ فِيْهَا، وَلَا يُتِمُّ رُكُوْعَهُ، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: مُنْذُ كَمْ صَلَّيْتَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ: مَا صَلَّيْتَ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، وَلَوْ مُتَّ لَمُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فُطِرَ عَلَيْهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ حُذَيْفَةُ: اِنَّ الرَّجُلَ يُخَفِّفُ، ثُمَّ يُتِمُّ رُكُوْعَهُ وَسُجُوْدَهُ

✵✵ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے' اسی دوران کندہ کے دروازوں کی طرف سے ایک شخص اُن کے پاس آیا' اُس نے نماز ادا کی جس میں وہ ٹھونگے مارنے لگا' وہ رکوع بھی مکمل نہیں کر رہا تھا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اُس سے دریافت کیا: تم کتنے عرصہ سے اس طرح نماز ادا کر رہے ہو؟ اُس نے کہا: چالیس سال سے! حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے چالیس سال سے نماز ادا کی ہی نہیں ہے' اور اگر تم اس حالت میں مر گئے' تو تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے علاوہ پر مرو گے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی کو مختصر نماز ادا کرنی چاہیے لیکن رکوع اور سجدے مکمل کرنے

چاہئیں۔

3734 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ اَثِقُ بِهِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهُ مَرَّ بِرَجُلٍ لَا يُتِمُّ رُكُوعًا وَلَا سُجُودًا، فَقَالَ: شَيْءٌ خَيْرٌ مِنْ لَا شَيْءٍ

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: مجھے ایک قابلِ اعتماد شخص نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ وہ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو رکوع اور سجدے مکمل نہیں کر رہا تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: کچھ ہونا' نہ ہونے سے بہتر ہوتا ہے۔

3735 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّهُ رَاَى رَجُلَيْنِ يُصَلِّيَانِ، اَحَدُهُمَا مُسْبِلٌ اِزَارَهُ، وَالْآخَرُ لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ، فَضَحِكَ قَالُوْا: مِمَّا تَضْحَكُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: عَجِبْتُ لِهَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ، اَمَّا الْمُسْبِلُ اِزَارَهُ فَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاتَهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے دو آدمیوں کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُن میں سے ایک شخص نے اپنے تہبند کو لٹکایا ہوا تھا جبکہ دوسرا شخص رکوع اور سجدے مکمل نہیں کر رہا تھا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہنس پڑے' لوگوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: مجھے ان دو آدمیوں پر حیرانگی ہو رہی ہے! جس شخص نے اپنے تہبند کو لٹکایا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی طرف نظرِ رحمت نہیں کرے گا' اور دوسرے شخص کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا۔

3736 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ

3736-سنن ابی داود - کتاب الصلاة' ابواب تفریع استفتاح الصلاة - باب صلاة من لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود' حدیث:736' سنن ابن ماجه - کتاب إقامة الصلاة ' باب الرکوع فی الصلاة - حدیث:866' الجامع للترمذی ' ابواب الصلاة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء فیمن لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود' حدیث:250' سنن الدارمی - کتاب الصلاة' باب فی الذی لا یتم الرکوع والسجود - حدیث:1349' صحیح ابن حبان - کتاب الصلاة' باب صفة الصلاة - ذکر الإخبار عن نفی جواز صلاة المرء إذا لم یقم اعضاء ه' حدیث:1914' مستخرج ابی عوانة - باب فی الصلاة بین الاذان والإقامة فی صلاة المغرب وغیره' بیان صفة الصلاة إذا استعملها المصلی کانت صلاته جائزة - حدیث:1280' صحیح ابن خزیمة - کتاب الصلاة' باب ذکر البیان ان صلاة من لا یقیم صلبه فی الرکوع - حدیث:566' السنن للنسائی - کتاب الافتتاح' إقامة الصلب فی الرکوع - حدیث:1021' ' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الصلاة' فی الرجل ینقص صلاته وما ذکر فیه وکیف یصنع - جدیث:2922' السنن الکبرٰی للنسائی - التطبیق' إقامة الصلب فی السجود - حدیث:688' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن حکیم بن حزام ' حدیث:181' سنن الدارقطنی - کتاب الصلاة' باب لزوم إقامة الصلب فی الرکوع والسجود - حدیث:1136' مسند احمد بن حنبل - مسند الشامیین' بقیة حدیث ابی مسعود البدری الانصاری - حدیث:16775' مسند الطیالسی - ابو مسعود البدری' حدیث:640' مسند الحمیدی - احادیث ابی مسعود الانصاری رضی الله عنه' حدیث:441

اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا تُجْزِءُ صَلَاۃٌ لَا یُقِیمُ الرَّجُلُ فِیْھَا صُلْبَہٗ فِی الرُّکُوعِ وَالسُّجُوْدِ

✵✵ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''ایسے شخص کی نماز درست نہیں ہوتی جو نماز کے دوران رکوع اور سجدہ میں اپنی پشت کو ٹھیک نہیں رکھتا''۔

3737 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِیْلَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَجْلَانُ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنِّیْ لَاَنْظُرُ فِی الصَّلَاۃِ مِنْ وَرَائِیْ کَمَا اَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیَّ، فَسَوُّوْا صُفُوفَکُمْ، وَاَحْسِنُوْا رُکُوعَکُمْ وَسُجُوْدَکُمْ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میں نماز کے دوران اپنے پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں جس طرح میں اپنے آگے دیکھ سکتا ہوں' تم لوگ اپنی صفیں درست رکھا کرو' اپنے رکوع اور سجدے ٹھیک کیا کرو''۔

3738 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الْهَجَرِیِّ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَحْسَنَ الصَّلَاۃَ حَیْثُ یَرَاہُ النَّاسُ، ثُمَّ اَسَاءَ هَا حِیْنَ یَخْلُو، فَتِلْکَ اسْتِهَانَۃٌ اسْتَهَانَ بِهَا رَبَّہٗ

✵✵ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اُس وقت اچھے طریقہ سے نماز ادا کرے جب لوگ اُسے دیکھ رہے ہوں' اور جب وہ تنہا ہو اُس وقت بُرے طریقے سے نماز ادا کرے' تو یہ ایک توہین ہوگی جس کے ذریعہ اُس نے اپنے پروردگار کی توہین کی ہے''۔

3739 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَیْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ یَحْیَی بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ الزُّرَقِیُّ قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ عَمِّہٖ - وَکَانَ بَدْرِیًّا - قَالَ: بَیْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ، اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّی رَکْعَتَیْنِ، وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْمُقُہٗ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ، فَرَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ: فَرَجَعَ فَصَلَّی، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ، فَرَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ، فَرَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: ارْجِعْ

3737-صحیح ابن خزیمة - کتاب الصلاة' باب إتمام السجود والزجر عن انتقاصه وتسمیة المنتقص رکوعه وسجوده سارقا - حدیث:642' صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ' ذکر البیان بأن المصطفی صلی اللہ علیه وسلم کان یری من - حدیث:6429' السنن للنسائی - کتاب التطبیق' باب الامر بإتمام السجود - حدیث:1110' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الصلاة' ما قالوا فی إقامة الصف - حدیث:3501' السنن الکبری للنسائی - التطبیق' الامر بإتمام السجود - حدیث:693' مسند احمد بن حنبل' مسند ابی هریرة رضی اللہ عنه - حدیث:8071' مسند ابن الجعد - من حدیث عجلان' حدیث:2361'

فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ الْقَوْلَ الثَّالِثَةَ أَوِ الرَّابِعَةَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِهِ الْأَوَّلِ، فَقَالَ: أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، وَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدِ اجْتَهَدْتُ وَحَرَصْتُ فَأَرِنِي وَعَلِّمْنِي، فَقَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُصَلِّيَ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ، فَإِذَا أَتْمَمْتَ عَلَى هٰذَا، فَقَدْ أَتْمَمْتَ وَمَا نَقَصْتَ مِنْ هٰذَا نَقَصْتَهُ مِنْ نَفْسِكَ

✵✵ علی بن یحییٰ بن خلاد اپنے والد کے حوالے سے اُن کے چچا' جو ایک بدری صحابی ہیں' اُن کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران ایک شخص اندر آیا' اُس نے دو رکعات ادا کیں' نبی اکرم ﷺ اُس کا جائزہ لیتے رہے' پھر وہ شخص آیا' اُس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا' نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا اور پھر ارشاد فرمایا: تم جا کر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص واپس گیا' اُس نے نماز ادا کی' پھر وہ شخص آیا' اُس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا' نبی اکرم ﷺ نے اُسے سلام کا جواب دیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم واپس جا کر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ وہ شخص واپس آیا' پھر اُس نے آ کر نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا' نبی اکرم ﷺ نے اُسے سلام کا جواب دیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تم واپس جا کر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ جب اُس نے تیسری یا شاید چوتھی مرتبہ ایسا کیا اور نبی اکرم ﷺ نے پہلے کی طرح یہی بات پھر ارشاد فرمائی تو اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! اُس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب کو نازل کیا ہے! میں نے اپنی بھرپور کوشش کی ہے اور پورا خواہشمند بھی ہوں (کہ میں ٹھیک طریقہ سے نماز ادا کروں) اب آپ مجھے یہ بتا دیں اور تعلیم دے دیں (کہ میں کیسے نماز ادا کروں؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز ادا کرنے کا ارادہ کرو تو پہلے اچھی طرح سے وضو کرو' پھر قبلہ کی طرف رُخ کر کے تکبیر کہو' پھر قرأت کرو' پھر رکوع میں جاؤ اور اطمینان سے رکوع کرو' پھر اُٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ' پھر سجدہ کرو اور اطمینان سے سجدہ کرو' پھر اُٹھو اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ' پھر سجدہ میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو' پھر اُٹھو جب تم اس طرح نماز ادا کرلو گے' تو تم نماز کو مکمل کرلو گے' اور اس میں جو کمی رہ جائے گی' وہ تمہاری طرف سے کمی شمار ہوگی۔

3740 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نُعْمَانَ بْنِ مُرَّةَ الزُّرَقِيِّ، رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي السَّارِقِ، وَالزَّانِي، وَشَارِبِ الْخَمْرِ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: هُنَّ فَوَاحِشُ، وَفِيهِنَّ عُقُوبَاتٌ، وَشَرُّ السَّرِقَةِ سَرِقَةُ الرَّجُلِ صَلَاتَهُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ يَسْرِقُ صَلَاتَهُ؟ قَالَ: لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا

✵✵ نعمان بن مرہ زرقی ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ چور' زانی اور شرابی کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اُن لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ فحش کام ہیں اور ان کاموں پر سزا بھی ملتی ہے' لیکن آدمی کی سب سے بُری چوری یہ ہے کہ آدمی نماز میں چوری کرے۔ لوگوں نے

عرض کی: یارسول اللہ! کوئی شخص اپنی نماز کو کیسے چوری کر سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یوں کہ وہ اُس کے رکوع اور سجدے کو مکمل ادا نہ کرے۔

3741 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: "اِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَكْتُبُوْنَ اَعْمَالَ بَنِيْ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ: فُلَانٌ نَقَصَ مِنْ صَلَاتِهِ الرُّبُعَ، وَنَقَصَ فُلَانٌ الشَّطْرَ وَزَادَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا"

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فرشتے اولادِ آدم کے اعمال نوٹ کرتے ہیں' وہ یہ کہتے ہیں: فلاں شخص نے اپنی نماز میں ایک چوتھائی کمی کر دی' فلاں نے نصف کمی کر دی' اور فلاں نے اتنا' اتنا اضافہ کر دیا۔

3742 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: لَيُدْعَنَّ اُنَاسٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَنْقُوْصِيْنَ، قِيْلَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: وَمَا الْمَنْقُوْصُوْنَ؟ قَالَ: يَنْقُصُ اَحَدُهُمْ صَلَاتَهُ فِيْ وُضُوْئِهِ وَالْتِفَاتِهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قیامت کے دن لوگوں کو نقص کے ہمراہ بلایا جائے گا۔ دریافت کیا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! نقص والے لوگ کون ہوں گے؟ انہوں نے جواب دیا: کوئی ایسا شخص جو اپنی نماز میں' وضو یا توجہ کے حوالے سے نقص پیدا کرتا ہے۔

3743 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: "النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ ثَلَاثَةٌ: مُقْمَحٌ، وَمُلْجَمٌ، وَمَعْصُوْمٌ، فَاَمَّا الْمُقْمَحُ: فَالَّذِيْ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلٰى صَدْرِهِ، ثُمَّ يُفَكِّرُ فِيْ اَمْرِ دُنْيَاهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ اَمْرِ صَلَاتِهِ، وَاَمَّا الْمُلْجَمُ: فَالَّذِيْ يَلْوِيْ عُنُقَهُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، وَاَمَّا الْمَعْصُوْمُ: فَالَّذِيْ يُقْبِلُ عَلٰى صَلَاتِهِ، لَا يَهُمُّهُ غَيْرُهَا حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا"

✵✵ زید بن اسلم فرماتے ہیں: نماز کے حوالے سے لوگوں کی تین قسمیں ہیں: کمی والا' لگام والا' بچاؤ والا' جہاں تک کمی والے کا تعلق ہے' تو یہ وہ شخص ہے جو اپنا ہاتھ سینے پر رکھتا ہے' اور پھر دنیاوی کاموں سے متعلق غور و فکر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاتا ہے' جہاں تک لگام والے کا تعلق ہے' تو یہ وہ شخص ہے جو اپنی گردن دائیں طرف اور بائیں طرف موڑتا ہے' جہاں تک معصوم کا تعلق ہے' تو یہ وہ شخص ہے جو اپنی نماز کی طرف متوجہ رہتا ہے' اور نماز سے فارغ ہونے تک کوئی دوسری چیز اسے منتشر نہیں کرتی ہے۔

3744 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا اِذَا رَاَوُا الرَّجُلَ لَا يُحْسِنُ الصَّلَاةَ عَلَّمُوْهُ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ جب کسی ایسے شخص کو دیکھتے تھے جو اچھے طریقہ سے نماز ادا نہیں کرتا تھا تو وہ اُسے تعلیم دیتے تھے۔

3745 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنِّيْ بَعْدَمَا فَرَغْتُ مِنْ

صَلَاتِی لَمْ اَرْضَ كَمَالَهَا، اَعُودُ لَهَا؟ قَالَ: بَلَى، هَا اللّٰهِ اِذًا فَعُدْ لَهَا، فَاِنْ كَانَتْ قَدْ فَاتَتِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ، فَاِنِّي اَرْجُو اَنْ لَا يَرُدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس کے مکمل ہونے کے حوالے سے راضی نہیں ہوتا تو کیا میں اُسے دوبارہ ادا کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تم اسے دوبارہ ادا کرو گے' اور اگر یہ فوت بھی ہو چکی ہو تو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے تم اسے دوبارہ ادا کرو گے' تو مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ مسترد نہیں کرے گا۔

3746 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا الَّذِي اِذَا بَلَغَهُ الْاِنْسَانُ مِنَ الصَّلَاةِ اِتْمَامًا لَا يُجْزِيهِ دُونَهُ؟ قَالَ: الْوُضُوءُ لَا يَكْفِي مِنْهُ اِلَّا الْاِسْبَاغُ، وَمِنَ الْقِرَاءَةِ اُمُّ الْقُرْآنِ قَالَ: قُلْتُ: يَكْفِي اِذَا انْتَهَى اِلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: نماز کے لیے کون سی چیزیں شرط ہیں' کہ جب وہ ہوں تو نماز مکمل ہو جاتی ہے' اس کے بغیر جائز نہیں ہوتی؟ اُنہوں نے فرمایا: وضو اس کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ اچھی طرح سے وضو کیا جائے' اور قرأت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔ میں نے دریافت کیا: جب یہاں تک ہو جائے گا' تو یہ کفایت کر جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الْاَوْقَاتِ

باب: اوقات کی حفاظت کرنا

3747 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: اِنَّ لِلصَّلَاةِ وَقْتًا كَوَقْتِ الْحَجِّ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حج کے مخصوص وقت کی طرح نماز کا بھی مخصوص وقت ہوتا ہے۔

3748 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ: "اِنَّ الصَّلَاةَ ثَلَاثَةُ اَثْلَاثٍ: ثُلُثٌ طُهُورٌ، وَثُلُثٌ رُكُوعٌ، وَثُلُثٌ سُجُودٌ، فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ قُبِلْنَ مِنْهُ، وَمَنْ نَقَصَ فَاِنَّمَا يَنْقُصُ مِنْ نَفْسِهِ"

✵✵ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نماز کے تین حصے ہوتے ہیں' ایک حصہ کا تعلق طہارت سے ہے' ایک حصہ کا تعلق رکوع سے ہے' اور ایک حصہ کا تعلق سجدہ سے ہے' جو شخص ان کی حفاظت کرے گا اُس کی طرف سے نمازیں قبول ہوں گی اور جو شخص کمی کرے گا' تو یہ اُس کی طرف سے کمی شمار ہو گی۔

3749 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ كَعْبٍ، مِثْلَ هٰذَا، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ قُبِلْنَ مِنْهُ وَمَا سِوَاهُنَّ، وَمَنْ ضَيَّعَهُنَّ رُدِدْنَ عَلَيْهِ وَمَا سِوَاهُنَّ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ کعب سے منقول ہے' تاہم اس میں وہ یہ کہتے ہیں کہ جو شخص ان نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرے گا' اُس کی طرف سے یہ قبول ہوں گی اور جو شخص انہیں ضائع کردے گا' تو اُس کی یہ چیزیں اور دوسرے اعمال مسترد کردیئے جائیں گے۔

3750 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَصْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ: قَالَ سَلْمَانُ: الصَّلَاةُ مِكْيَالٌ مَنْ اَوْفَى اُوفِيَ بِهِ، وَمَنْ طَفَّفَ فَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا لِلْمُطَفِّفِينَ

٭٭ سالم بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: نماز ماپنے کی چیز ہے' جو شخص اسے پورا کرے گا' اُسے پوری ادائیگی کی جائے گی اور جو شخص ناپ تول میں کمی کرے گا' تو تم جانتے ہو کہ کمی کرنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔

بَابُ الَّذِي يُخَالِفُ الْإِمَامَ

باب: جو شخص امام کے برخلاف کرتا ہے

3751 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُؤْمِنُ الَّذِي يَرْفَعُ رَاْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يَرُدَّ اللّٰهُ رَاْسَهُ رَاْسَ حِمَارٍ

3751-صحيح البخاري - كتاب الاذان' ابواب صلاة الجماعة والإمامة - باب إثم من رفع راسه قبل الإمام' حديث:670' صحيح مسلم - كتاب الصلاة' باب النهي عن سبق الإمام بركوع او سجود ونحوهما - حديث:676' صحيح ابن خزيمة - كتاب الإمامة في الصلاة' جماع ابواب قيام الماموميين خلف الإمام وما فيه من السنن - باب التغليظ في مبادرة الماموم الإمام برفع الراس من السجود' حديث:1506' مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان حظر مبادرة الماموم إمامه بالركوع والسجود ورفع الراس من الركوع - حديث:1352' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر الزجر عن رفع المصلي بصره إلى السماء مخافة ان يلتمع' حديث:2313' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب النهي عن مبادرة الائمة بالركوع والسجود - حديث:1338' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' باب التشديد فيمن يرفع قبل الإمام او يضع قبله - حديث:533' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب النهي ان يسبق الإمام بالركوع والسجود - حديث:957' الجامع للترمذي ' ابواب السفر - باب ما جاء في التشديد في الذي يرفع راسه قبل الإمام' حديث:562' السنن للنسائي - كتاب الإمامة' مبادرة الإمام - حديث:823' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' من قال : اثم بالإمام - حديث:7043' السنن الكبرى للنسائي - ذكر الإمامة' مبادرة الإمام - حديث:886' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب صفة الصلاة - باب إثم من رفع راسه قبل الإمام' حديث:2415'مسند احمد بن حنبل ' مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث:7365' مسند الطيالسي - احاديث النساء ' ما اسند ابو هريرة - ومحمد بن زياد' حديث:2601' مسند ابن الجعد - شعبة' حديث:934' المعجم الصغير للطبراني - باب من اسمه بشران' حديث:304' المعجم الاوسط للطبراني - باب الباء ' من اسمه بشران - حديث:3384

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص امام سے پہلے اپنا سر (رکوع یا سجدہ سے) اُٹھالیتا ہے وہ اس بات سے محفوظ نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اُس کے سر کو گدھے کے سر میں تبدیل کردے''۔

3752 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ " الْفَيَّاضِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَا يُؤَمِّنُ الرَّجُلُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَعُوْدَ رَأْسُهُ كَرَأْسِ كَلْبٍ، لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ، أَوْ لَا تَرْجِعُ إِلَيْهِمْ

✵✵ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص امام سے پہلے اپنا سر اُٹھالے تو وہ اس بات سے محفوظ نہیں ہوتا کہ اُس کا سر کتے کے سر میں تبدیل ہوجائے' لوگ یا تو نماز کے دوران اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اُٹھانے سے باز آجائیں گے' یا پھر اُن کی بینائی اُن کی طرف واپس ہی نہیں آئے گی۔

3753 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، عَنْ مَلِيحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: إِنَّ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ، وَيَخْفِضُ قَبْلَهُ فَإِنَّمَا نَاصِيَتُهُ بِيَدِ الشَّيْطَانِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اُٹھالیتا ہے' یا اُس سے پہلے جھک جاتا ہے' تو اُس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

3754 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْخَطْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ، وَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، لَمْ يَحْنِ مِنَّا رَجُلٌ ظَهْرَهُ حَتَّى يَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا، ثُمَّ نَقَعُ سُجُوْدًا "

3754-صحیح البخاری - کتاب الاذان' ابواب صلاة الجماعة والإمامة - باب . متی یسجد من خلف الإمام ؟' حدیث:669' صحیح مسلم - کتاب الصلاة' باب متابعة الإمام والعمل بعده - حدیث:758' صحیح ابن خزیمة - کتاب الإمامة فی الصلاة ' جماع ابواب قیام المأمومین خلف الإمام وما فیه من السنن - باب مبادرة الإمام المأموم بالسجود حدیث:1505' مستخرج ابی عوانة - باب فی الصلاة بین الاذان والإقامة فی صلاة المغرب وغیره' بیان ما یقول المصلی إذا رفع راسه من الرکوع ومقدار وقوفه - حدیث:1467' الجامع للترمذی ' ابواب الصلاة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء فی کراهیة ان یبادر الإمام فی الرکوع والسجود' حدیث:264' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' من قال : ائتم بالإمام - حدیث:7050' مسند احمد بن حنبل - اول مسند الکوفیین حدیث البراء بن عازب - حدیث:18305' البحر الزخار مسند البزار - مسند النعمان بن بشیر عن النبی صلی الله علیه وسلم' حدیث:2755'مسند ابی یعلی الموصلی - مسند البراء بن عازب' حدیث:1659' مسند الرویانی - ثابت بن عبید حدیث:407' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حدیث:2033' المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمه احمد' حدیث:79

✽✽ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب (رکوع سے) سر اُٹھاتے تھے تو سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے تھے اور ہم میں سے کوئی بھی شخص اپنی پشت کو اُس وقت تک نہیں جھکاتا تھا' جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں نہیں چلے جاتے تھے' پھر آدمی سجدے میں جاتا تھا۔

3755 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي قَدْ تَبَدَّنْتُ فَلَا تُبَادِرُ فِي الْقِيَامِ، وَلَا تُبَادِرُوْا فِي السُّجُوْدِ

✽✽ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرا وزن زیادہ ہوگیا ہے' تو تم قیام میں (یعنی سجدہ سے اُٹھتے ہوئے) مجھ سے آگے نکلنے کی کوشش نہ کرو اور نہ ہی سجدے میں (جاتے ہوئے) مجھ سے آگے نکلنے کی کوشش کرو''۔

3756 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَا يُرْكَعُ قَبْلَ الْاِمَامِ وَلَا يُرْفَعُ قَبْلَهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نہ تو امام سے پہلے رکوع میں جایا جائے گا' اور نہ ہی اُس سے پہلے اُٹھا جائے گا۔

3757 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سُحَيْمِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ. قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: لَا تُبَادِرُوْا اَئِمَّتَكُمْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ، فَاِنْ سَبَقَ اَحَدٌ مِنْكُمْ فَلْيَضَعْ قَدْرَ مَا يَسْبِقُ بِهِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اپنے اماموں سے پہلے رکوع یا سجدوں میں نہ جاؤ' اگر تم میں سے کوئی ایک شخص پہلے چلا گیا' تو اُس کا اُتنا حصہ ضائع ہو جائے گا' جو وہ پہلے گیا تھا۔

3758 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اَيُّمَا رَجُلٍ رَفَعَ رَاْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ فِي رُكُوْعٍ اَوْ فِي سُجُوْدٍ، فَلْيَضَعْ رَاْسَهُ بِقَدْرِ رَفْعِهِ اِيَّاهُ

✽✽ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص امام سے پہلے رکوع یا سجدہ سے سر اُٹھالیتا ہے' وہ اپنے سر کو اُٹھانے کی مقدار جتنے (وقت کے بعد ہی) اپنے سر کو (بعد میں) رکھے گا۔

3759 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَدْرٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَبْلَ الْاِمَامِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ

✽✽ علی بن شیبان اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص امام سے پہلے سر اُٹھالیتا ہے اُس کی نماز نہیں ہوتی"۔

بَابُ الضَّحِكِ وَالتَّبَسُّمِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران ہنسنا یا مسکرا دینا

3760 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاَصْحَابِهِ يَوْمًا، فَجَاءَ رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ، فَوَقَعَ فِي رَكِيَّةٍ فِيهَا مَاءٌ، فَضَحِكَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ضَحِكَ فَلْيُعِدْ وُضُوءَهُ، ثُمَّ لِيُعِدْ صَلَاتَهُ

✽✽ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک دن اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی اسی دوران ایک صاحب آئے جن کی بینائی انتہائی کمزور تھی وہ ایک گڑھے میں گر گئے جس میں پانی موجود تھا' تو نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب ہنس پڑے' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا: "جو شخص ہنس پڑا تھا' وہ وضو کو بھی دُہرائے' اور نماز کو بھی دُہرائے"۔

3761 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ: اَنَّ رَجُلًا اَعْمَى تَرَدَّى فِي بِئْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاَصْحَابِهِ، فَضَحِكَ بَعْضُ مَنْ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ضَحِكَ مِنْكُمْ فَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ

✽✽ ابوالعالیہ ریاحی بیان کرتے ہیں: ایک نابینا صاحب ایک کنویں میں (یعنی گڑھے میں) گر گئے' نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کو اُس وقت نماز پڑھا رہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والوں میں سے بعض حضرات ہنس پڑے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو ہنس پڑا تھا وہ اپنی نماز کو دُہرائے۔

3762 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي اَيُّوبُ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، مِثْلَ ذٰلِكَ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوالعالیہ سے منقول ہے۔

3763 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اُمِّ الْهُذَيْلِ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فِي بَصَرِهِ سُوءٌ، فَوَقَعَ فِي بِئْرٍ عِنْدَ الْمَسْجِدِ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ضَحِكَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ، وَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ

✽✽ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' اسی دوران ایک صاحب آئے جن کی بینائی انتہائی کمزور تھی' وہ مسجد کے پاس موجود ایک کنویں میں گر گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ہنسنے والے شخص کو حکم دیا کہ وہ دوبارہ وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کرے۔

3764 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا ضَحِكَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ اسْتَأْنَفَ الْوُضُوءَ وَاسْتَأْنَفَ الصَّلَاةَ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز کے دوران ہنس پڑے گا' تو وہ نئے سرے سے وضو کرے گا' اور نئے سرے سے نماز ادا کرے گا۔

3765 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ: لَيْسَ فِي الضَّحِكِ وُضُوءٌ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: ہنسنے کی وجہ سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

3766 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: إِذَا ضَحِكَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يُعِيدُ الصَّلَاةَ وَلَا يُعِيدُ الْوُضُوءَ،

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز کے دوران ہنس پڑتا ہے' تو وہ نماز کو دُہرائے گا' وضو کو نہیں دُہرائے گا۔

3767 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام شعبی سے منقول ہے۔

3768 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَضْحَكُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ

✽✽ قاسم بن محمد کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے ایک شخص کو (نماز کے دوران) ہنستے ہوئے دیکھا تو اُسے یہ حکم دیا کہ وہ نماز کو دُہرائے۔

3769 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَنَّهُ أَمَرَ أَصْحَابَهُ مِنَ الضَّحِكِ بِإِعَادَةِ الصَّلَاةِ وَلَا يُعِيدُ الْوُضُوءَ

✽✽ ایوب نے قاسم بن محمد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے اپنے ساتھیوں کو (نماز کے دوران) ہنسنے کی وجہ سے نماز کو دُہرانے کا حکم دیا تھا' وضو کو دُہرانے کا حکم نہیں دیا تھا۔

3770 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنْ ضَحِكْتَ فِي الصَّلَاةِ مُتَعَمِّدًا، ثُمَّ قَرْقَرْتَ فَقَدْ قَطَعْتَ صَلَاتَكَ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ ضَحِكْتُ نَاسِيًا فِي سَجْدَتَيْنِ، وَأَنَا أَرَى أَنِّي قَدْ فَرَغْتُ؟ قَالَ: مَا أَدْرِي لَعَلَّكَ إِنْ أَوْفَيْتَ مَا بَقِيَ عَلَى مَا مَضَى، ثُمَّ سَجَدْتَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ أَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِءُ عَنْكَ، بَلْ هُوَ قَوْلُهُ يَنْقَضِي عَنْكَ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: اگر تم نماز کے دوران جان بوجھ کر ہنس پڑتے ہو اور پھر تم بلند آواز میں ہنستے ہو تو تمہاری نماز منقطع ہو جائے گی۔ میں نے دریافت کیا: اگر میں دو سجدوں (کے بعد) بھول کر ہنس پڑتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں نماز پڑھ کر فارغ ہو چکا ہوں (تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟) اُنہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم! ہوسکتا ہے کہ تم اگر اُس کو مکمل کر دو جو گزری ہوئی نماز کے بعد باقی رہ گئی ہے' اور پھر تم سجدۂ سہو کر لو تو تمہاری طرف سے یہ جائز ہو' بلکہ رائے' تو یہی ہوگی کہ یہ تمہاری طرف سے ادا ہو جائے گا۔

3771 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ التَّبَسُّمُ قَالَ: قُلْتُ: اَسْجُدُ مَعَهُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ؟ اِنْ قَرْقَرْتَ وَلَكَ وِتْرٌ فَاشْفَعْ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ اسْتَقْبِلْ صَلَاتَكَ جَدِيدًا

✵✵ ابن جبیر نے ابن جریج کا یہ قول نقل کیا ہے کہ مسکرانے کی وجہ سے نماز نہیں ٹوٹتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا میں اس کی وجہ سے سجدۂ سہو کروں گا؟ اُنہوں نے کہا: اگر تم آواز کے ساتھ ہنستے ہو اور تمہاری طاق رکعت نماز ہے' تو تم ایک رکعت مزید ملا کر جفت کر لو گے اور پھر نئے سرے سے نماز پڑھو گے۔

3772 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا قَرْقَرْتَ مَعَ الْإِمَامِ فَقَدْ قَطَعْتَ صَلَاتَكَ، فَابْتَدِءْ صَلَاتَكَ حِينَئِذٍ مَعَهُ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تم امام کی اقتداء میں بلند آواز میں ہنس پڑتے ہو' تو تمہاری نماز منقطع ہو جائے گی' تم اُسی وقت امام کے پیچھے نئے سرے سے نماز شروع کرو گے۔

3773 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ التَّبَسُّمُ قَالَ: قُلْتُ: اَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ؟ قَالَ: اِنْ شِئْتَ، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ تَفْعَلَ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: تبسم نماز کو نہیں توڑتا ہے۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: کیا مجھے سجدۂ سہو کرنا ہوگا؟ اُنہوں نے کہا: اگر تم چاہو تو کر لو' ویسے میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ تم ایسا کر لو۔

3774 - اقوالِ تابعین: الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ التَّبَسُّمُ، وَلَكِنْ يَقْطَعُ الْقَرْقَرَةُ

✵✵ ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: تبسم نماز کو منقطع نہیں کرتا ہے بلکہ آواز سے ہنسنا اسے توڑتا ہے۔

3775 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ التَّبَسُّمُ

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: تبسم نماز کو نہیں توڑتا ہے۔

3776 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ التَّبَسُّمُ حَتَّى يُقَهْقِهَ اَوْ يُكَرْكِرَ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: تبسم نماز کو نہیں توڑتا' یہاں تک کہ آدمی قہقہہ لگائے' یا آواز کے ساتھ ہنسے۔

3777 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَوْ تَبَسَّمْتَ فَبَدَتْ اَسْنَانُكَ، لَا يَقْطَعُ ذٰلِكَ صَلَاتَكَ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: اگر تم مسکرا دیتے ہو یہاں تک کہ تمہارے دانت ظاہر ہو جاتے ہیں' تو تمہاری نماز (محض اس وجہ سے) نہیں ٹوٹے گی۔

3778 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: اِذَا كَشَرَ فَلَا يَضُرُّهُ حَتّٰى يُكَرْكِرَ، قُلْتُ لَهُ: مَا كَشَرَ؟ قَالَ: تَبَيَّنَ اَسْنَانُهُ

✵✵ منصور فرماتے ہیں: جب ''کشر'' ہو تو یہ آدمی کو نقصان نہیں دے گا' جب تک آدمی آواز کے ساتھ نہیں ہنستا۔
راوی کہتے ہیں کہ میں نے اُن سے دریافت کیا: ''کشر'' سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: یہ کہ آدمی کے دانت ظاہر ہو جائیں۔

بَابُ الْاُمَرَاءِ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ

باب: حکمرانوں کا نماز کو تاخیر سے ادا کرنا

3779 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّهُ سَتَكُوْنُ اُمَرَاءُ بَعْدِيْ، يُصَلُّوْنَ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، وَيُؤَخِّرُوْنَ عَنْ وَقْتِهَا، فَصَلُّوْهَا مَعَهُمْ، فَاِنْ صَلَّوْهَا لِوَقْتِهَا وَصَلَّيْتُمُوْهَا مَعَهُمْ فَلَكُمْ وَلَهُمْ، وَاِنْ اَخَّرُوْهَا عَنْ وَقْتِهَا فَصَلَّيْتُمُوْهَا مَعَهُمْ فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ، مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً، وَمَنْ نَكَثَ الْعَهْدَ فَمَاتَ نَاكِثًا لِعَهْدِهٖ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهٗ

✵✵ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''عنقریب میرے بعد ایسے حکمران آئیں گے جو نماز کو اُس کے وقت پر ادا کریں گے' اور کچھ ایسے ہوں گے جو نماز کو اُس کے وقت سے تاخیر سے ادا کریں گے' تو تم اُن لوگوں کے ساتھ نماز ادا کر لینا' اگر وہ اس نماز کو اُس کے وقت پر ادا کریں گے' اور تم بھی اُن کے ساتھ اُس نماز کو ادا کر لو گے' تو تمہارا بدلہ تمہیں ملے گا' اُن کا بدلہ اُنہیں ملے گا' لیکن اگر وہ نماز کو اُس کے وقت سے تاخیر سے ادا کریں گے' تو تم اُن لوگوں کے ساتھ وہ نماز ادا کر لینا' تمہیں تمہارا ثواب ملے گا' اُنہیں اُن کا گناہ ملے گا' جو شخص جماعت سے علیحدہ ہوتا ہے وہ زمانۂ جاہلیت کی موت مرتا ہے' اور جو شخص عہد کو توڑ کر مرتا ہے' تو عہد کو توڑنے والا شخص جب قیامت کے دن آئے گا' تو اُس کے پاس کوئی حجت نہیں ہو گی''۔

3780 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: سَاَلْتُ

3779-مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث عامر بن ربيعة - حديث:15404' مسند ابي يعلى الموصلي - حديث عامر بن ربيعة' حديث:7042

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الصَّامِتِ، وَهُوَ ابْنُ اَخِي اَبِي ذَرٍّ، عَنِ الْاُمَرَاءِ اِذَا اَخَّرُوا الصَّلَاةَ، فَضَرَبَ رُكْبَتِي، فَقَالَ: سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ عَنْ ذٰلِكَ. فَفَعَلَ بِي كَمَا فَعَلْتُ بِكَ، وَضَرَبَ رُكْبَتِي، وَحَدَّثَنِي اَنَّهُ سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ بِهِ كَمَا فَعَلَ بِي، وَضَرَبَ رُكْبَتَهُ كَمَا ضَرَبَ رُكْبَتِي، فَقَالَ: صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا قَالَ: فَاِنْ اَدْرَكْتُمْ مَعَهُمْ فَصَلُّوا، وَلَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا يُصَلِّي

✵✵ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن صامت سے حکمرانوں کے بارے میں دریافت کیا' جو نماز کو تاخیر سے ادا کرتے ہیں' وہ (یعنی عبداللہ بن صامت) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں' تو اُنہوں نے میرے گھٹنے پر ہاتھ مارا اور بولے: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تھا تو اُنہوں نے بھی میرے ساتھ اسی طرح کیا تھا جس طرح میں نے تمہارے ساتھ کیا ہے' اُنہوں نے میرے گھٹنے پر ہاتھ مارا اور پھر مجھے یہ بات بتائی کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ وہی کیا تھا جو اُنہوں نے میرے ساتھ کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے گھٹنے پر ہاتھ مارا جس طرح اُنہوں نے میرے گھٹنے پر ہاتھ مارا تھا اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم نماز کو اُس کے وقت پر ادا کرلو''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم اُن کے ساتھ نماز پاتے ہو' تو اُسے بھی ادا کرلو' کوئی بھی شخص یہ ہرگز نہ کہے کہ میں نے نماز ادا کرلی ہوئی ہے' اور پھر وہ نماز ادا نہ کرے''۔

3781 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: اَخَّرَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ الصَّلَاةَ، فَسَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَامِتٍ، فَضَرَبَ فَخِذِي، ثُمَّ قَالَ: سَاَلْتُ خَلِيلِي اَبَا ذَرٍّ، فَضَرَبَ فَخِذِي، ثُمَّ قَالَ: سَاَلْتُ خَلِيلِي - يَعْنِي - النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ فَخِذِي، فَقَالَ: "صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَاِنْ اَدْرَكْتَ فَصَلِّ مَعَهُمْ، وَلَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ: اِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا يُصَلِّي "

✵✵ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: عبیداللہ بن زیاد نے ایک نماز تاخیر سے ادا کی تو میں نے عبداللہ بن صامت سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے میرے زانوں پر ہاتھ مارا' پھر بولے: میں نے اپنے خلیل حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو اُنہوں نے میرے زانوں پر ہاتھ مارا' پھر اُنہوں نے بتایا کہ میں نے اپنے خلیل یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے زانوں پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا:

''تم نماز کو اُس کے وقت پر ادا کرلو' پھر اگر تمہیں (حکمران کے پیچھے) وہ نماز مل جاتی ہے' تو تم اُسے بھی ادا کرلو اور کوئی بھی شخص یہ ہرگز نہ کہے کہ میں نے نماز ادا کرلی ہوئی ہے' اور پھر وہ نماز ادا نہ کرے''۔

3782 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ اَبِي الْمُثَنَّى، عَنِ ابْنِ امْرَاَةِ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّهَا سَتَجِيءُ اُمَرَاءُ يَشْغَلُهُمْ اَشْيَاءُ حَتّٰى لَا يُصَلُّوا الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ. ثُمَّ اُصَلِّي مَعَهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ

❋❋ ابوثنیٰ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے صاحبزادے (یعنی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے سوتیلے بیٹے) کے حوالے سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: (حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے:) ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسے حکمران آئیں گے' جن کی مصروفیات زیادہ ہوں گی' جس کی وجہ سے وہ نماز کو اُس کے وقت پر ادا نہیں کریں گے۔ ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں اُن کے ساتھ نماز ادا کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں!

3783 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَامِتٍ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا سَتَكُوْنُ اُمَرَاءُ يُصَلُّوْنَ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، وَيُؤَخِّرُوْنَهَا عَنْ وَقْتِهَا، فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَاِنْ اَخَّرُوْهَا فَقَدْ اَحْرَزْتُمْ صَلَاتَكُمْ

❋❋ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب تمہارے ایسے حکمران آئیں گے' جو نماز کو اُس کے وقت پر ادا کریں گے' اور کبھی نماز کو اُس کے وقت سے تاخیر سے ادا کریں گے' تو اگر وہ وقت پر ادا کریں' تو تم نماز ادا کرلو اور اگر وہ تاخیر سے ادا کریں' تو تم اپنی نماز کی حفاظت کر چکے ہو گے''۔

3784 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ ذَرٍّ: مَا لِیْ اَرَاكَ لَقَابِقًا؟ كَيْفَ بِكَ اِذَا اَخْرَجُوْكَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ؟ قَالَ: آتِی الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ قَالَ: فَكَيْفَ بِكَ اِذَا اَخْرَجُوْكَ مِنْهَا؟ قَالَ: آتِی الْمَدِيْنَةَ قَالَ: فَكَيْفَ بِكَ اِذَا اَخْرَجُوْكَ مِنْهَا؟ قَالَ: آخُذُ سَيْفِیْ فَاَضْرِبُ بِهِ قَالَ: فَلَا، وَلٰكِنِ اسْمَعْ وَاَطِعْ، وَاِنْ كَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ قَالَ: فَلَمَّا خَرَجَ اَبُوْ ذَرٍّ اِلَی الرَّبَذَةِ وَجَدَ بِهَا غُلَامًا لِعُثْمَانَ اَسْوَدَ، فَاَذَّنَ وَاَقَامَ، ثُمَّ قَالَ: تَقَدَّمْ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ: لَا، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَسْمَعَ وَاُطِيْعَ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ قَالَ: فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰی خَلْفَهُ

❋❋ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم الگ تھلگ ہو جاؤ گے! اُس وقت تمہارا کیا بنے گا جب لوگ تمہیں مدینہ منورہ سے نکال دیں گے؟ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں ارضِ مقدس چلا جاؤں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس وقت کیا ہوگا جب لوگ تمہیں وہاں سے بھی نکال دیں گے! اُنہوں نے عرض کی: میں مدینہ آجاؤں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب لوگ تمہیں وہاں سے نکال دیں گے! اُنہوں نے عرض کی: میں اپنی تلوار پکڑوں گا' اور اُس کے ذریعہ لڑائی کروں گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کرنا بلکہ تم اطاعت و فرمانبرداری کرنا' خواہ (اُس وقت کا حکمران) کوئی کالا غلام ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ربذہ چلے گئے' تو وہاں اُنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک سیاہ فام

غلام کو پایا جو اذان دے رہا تھا اور اقامت کہہ رہا تھا' اُس نے کہا: اے حضرت ابوذر! آپ آگے بڑھیے! تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اطاعت و فرمانبرداری کروں خواہ کوئی سیاہ فام غلام (امام ہو)۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ غلام آگے بڑھا اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اُس کے پیچھے نماز ادا کی۔

3785 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ اَبِی صُهَيْبٍ، وَاَبِی الْمُثَنَّی، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ، فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَاِذَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً

✲✲ ابوصہیب اور ابوثنیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب تم پر ایسے حکمران آئیں گے جو نماز کو تاخیر سے ادا کریں گے' تو تم لوگ نماز کو اُس کے وقت پر ادا کر لینا' اگر تم (اُن حکمرانوں کے ساتھ) اُس نماز کو پاؤ تو اُسے ادا کر لینا اور اُن لوگوں کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنا لینا''۔

3786 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ لِاَصْحَابِهِ: اِنِّی لَا آلُوكُمْ عَنِ الْوَقْتِ، فَصَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ، حَسِبْتُهُ قَالَ: حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّهُ سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ، فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَاِنْ اَدْرَكْتُمْ مَعَهُمْ فَصَلُّوا

✲✲ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگردوں سے کہا: میں (نماز کے) وقت کے حوالے سے تمہارے ساتھ کوئی کوتاہی نہیں کرتا۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو ظہر کی نماز اُس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا تھا' پھر اُنہوں نے کہا کہ عنقریب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو نماز کو تاخیر سے ادا کریں گے' تو تم نماز کو اُس کے وقت پر ادا کر لینا' اگر تم اُن لوگوں کے ساتھ بھی نماز کو پاؤ تو اُسے بھی ادا کر لینا۔

3787 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: " اِنَّكُمْ فِی زَمَانٍ قَلِيلٍ خُطَبَاؤُهُ، كَثِيرٍ عُلَمَاؤُهُ، يُطِيلُونَ الصَّلَاةَ، وَيَقْصُرُونَ الْخُطْبَةَ، وَاِنَّهُ سَيَاْتِی عَلَيْكُمْ زَمَانٌ كَثِيرٌ خُطَبَاؤُهُ، قَلِيلٌ عُلَمَاؤُهُ، يُطِيلُونَ الْخُطْبَةَ، وَيُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ، حَتّٰى يُقَالَ: هٰذَا شَرَقُ الْمَوْتٰى " قَالَ: قُلْتُ لَهُ: وَمَا شَرَقُ الْمَوْتٰى؟ قَالَ: اِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ جِدًّا، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ فَلْيُصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَاِنِ احْتُبِسَ فَلْيُصَلِّ مَعَهُمْ، وَلْيَجْعَلْ صَلَاتَهُ وَحْدَهُ الْفَرِيضَةَ، وَلْيَجْعَلْ صَلَاتَهُ مَعَهُمْ تَطَوُّعًا

✲✲ ابواحوص' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: تم ایک ایسے زمانہ میں پائے جاتے ہو جس میں خطیب کم ہیں اور علماء زیادہ ہیں جو نمازوں کو طویل ادا کرتے ہیں اور خطبہ مختصر دیتے ہیں' عنقریب تم پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں خطیب زیادہ ہوں گے' اور علماء کم ہوں گے' وہ لوگ خطبے طویل دیں گے' اور نمازیں تاخیر سے ادا کریں گے یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ یہ شرق موتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: شرق موتی سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب سورج انتہائی زرد ہو جائے۔ تو جو شخص اس طرح کی صورتِ حال پائے' تو وہ نماز کو اُس کے وقت میں ادا کر لے' اور اگر وہ کہیں

ٹھہرا ہوا ہو تو اُن لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرے اُس نے جو تنہا نماز ادا کی تھی اُسے فرض شمار کرے اور جو اُن لوگوں کے ساتھ نماز ادا کی تھی اُسے نفل بنا لے۔

3788 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اِذَا كَانَ عَلَيْكَ اُمَرَاءُ يُطْفُوْنَ السُّنَّةَ، وَيُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ مِيقَاتِهَا؟ قَالَ: فَكَيْفَ تَاْمُرُنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسْاَلُنِي ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ كَيْفَ تَفْعَلُ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ

٭٭ قاسم بن عبدالرحمٰن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے ابوعبدالرحمٰن! اُس وقت تمہارا کیا عالم ہو گا جب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو سنت کو بجھا دیں گے اور نماز کو اُس کے وقت سے تاخیر سے ادا کریں گے''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اس بارے میں مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے ابن اُم عبد! تم مجھ سے یہ پوچھتے ہو کہ تمہیں کیا کرنا چاہیے! اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کی جاتی''۔

3789 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَهْدِيٍّ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: كَيْفَ اَنْتَ يَا مَهْدِيُّ اِذَا ظَهَرَ بِخِيَارِكُمْ، وَاسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ اَحْدَاثُكُمْ، وَصُلِّيَتِ الصَّلَاةُ لِغَيْرِ مِيقَاتِهَا؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا اَدْرِيْ قَالَ: لَا تَكُنْ جَابِيًا، وَلَا عَرِيفًا، وَلَا شُرْطِيًّا، وَلَا بَرِيْدًا، وَصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا

٭٭ مہدی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مہدی! اُس وقت تمہارا کیا عالم ہو گا جب تمہارے بہترین لوگ رخصت ہو جائیں گے اور کمسن اور بدترین لوگ تم پر حکمران بن جائیں گے جو نمازوں کو اُن کے اوقات کے علاوہ میں ادا کریں گے۔ مہدی کہتے ہیں کہ میں نے کہا: مجھے نہیں معلوم (کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جابی (خراج وصول کرنے کا سرکاری اہلکار) عریف (قبیلہ کے اُمور کا سرکاری اہلکار) شرطی (سپاہی) یا برید (سرکاری قاصد) نہ بننا اور نماز کو اُس کے وقت پر ادا کر لینا۔

3790 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: اَخَّرَ الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ الصَّلَاةَ مَرَّةً، فَاَمَرَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ الْمُؤَذِّنَ فَثَوَّبَ بِالصَّلَاةِ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ الْوَلِيْدُ: مَا صَنَعْتَ؟ اَجَاءَكَ مِنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ حَدَثٌ اَمِ ابْتَدَعْتَ؟ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: وَكُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ، وَلٰكِنْ اَبَى عَلَيْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَنْ نَنْتَظِرَكَ بِصَلَاتِنَا وَاَنْتَ فِيْ حَاجَتِكَ

٭٭ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ولید بن عقبہ نے ایک مرتبہ ایک نماز تاخیر سے ادا کی تو حضرت عبداللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہ نے مؤذن کو حکم دیا' اُس نے نماز کے لیے تثویب کہی' پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے' تو اُنہوں نے لوگوں کو نماز پڑھادی' ولید نے اُنہیں پیغام بھیجا کہ یہ آپ نے کیا کیا ہے؟ کیا آپ کے پاس امیر المؤمنین کی طرف سے کوئی نیا حکم آیا ہے یا آپ نے بدعت اختیار کی ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان میں سے کچھ بھی نہیں ہوا لیکن اللہ اور اُس کے رسول نے ہمیں یہ حکم نہیں دیا کہ ہم اپنی نماز کے لیے تمہارا انتظار کریں اور تم اپنے کام کاج کر رہے ہو۔

3791 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: سَيَحْدُثُ بَعْدَكُمْ عُمَّالٌ لَا يُصَلُّوْنَ الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا، وَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَصَلُّوْهَا لِمِيقَاتِهَا

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات مجھ تک پہنچی ہے کہ وہ فرماتے ہیں: تمہارے بعد عنقریب ایسے حکمران آئیں گے جو نمازیں اپنے وقت پر ادا نہیں کریں گے' جب وہ ایسا کریں تو تم لوگ نمازوں کو اُن کے وقت پر ادا کر لینا۔

3792 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَمَا مَا يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مُفَرِّطًا فِيهَا؟ قَالَ: صَلِّ مَعَهُ الْجَمَاعَةَ اَحَبُّ اِلَيَّ، قُلْتُ: فَمَا لَكَ اَلَّا تَنْتَهِي اِلٰى قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: الْجَمَاعَةُ اَحَبُّ اِلَيَّ اِذَا لَمْ تَفُتْ، قُلْتُ: وَاِنِ اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ وَلَحِقَتْ بِرُءُوْسِ الْجِبَالِ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَا لَمْ تَغِبْ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ النَّخَعِيِّ، وَخَيْثَمَةَ قَالَ: كَانَا يُصَلِّيَانِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ مَعَ الْحَجَّاجِ وَكَانَ يُمْسِي

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص نماز کو تاخیر سے ادا کرتا ہے' اور اسے اُس وقت ادا کرتا ہے جب اس کا وقت رخصت ہو چکا ہوتا ہے' تو عطاء نے کہا: تم اُس کے ساتھ نماز ادا کر لو' جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ آپ اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار نہیں کرتے؟ تو عطاء نے جواب دیا: جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے جبکہ اُس نماز کا وقت بالکل ہی رخصت نہ ہو جائے۔ میں نے کہا: اگر سورج غروب ہونے کے قریب ہو کر زرد ہو چکا ہو' اور پہاڑوں کی چوٹیوں تک پہنچ چکا ہو' تو اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! جب تک وہ غروب نہیں ہوتا (تب تک تم باجماعت نماز ادا کرنے کی کوشش کرو)۔

اعمش نے نخعی اور خیثمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات ظہر اور عصر کی نماز حجاج کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے حالانکہ وہ شام کر دیتا تھا۔

3793 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: خَطَبَ الْحَجَّاجُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَخَّرَ الصَّلَاةَ، فَاَرَادَ اِنْسَانٌ اَنْ يَّثِبَ اِلَيْهِ، وَيَحْبِسُهُ النَّاسُ

✵✵ ثابت بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن حجاج نے خطبہ دیا' اُس نے نماز میں تاخیر کر دی' ایک انسان نے اس حوالے

سے اُس پر اعتراض کرنا چاہا' تو لوگوں نے اُسے روک دیا۔

3794 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ قَتَادَةَ: اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ الْاُمَرَاءِ وَاِنْ اَخَّرُوْا

٭٭ حسن بصری' زہری اور قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: یہ لوگ امراء کے ساتھ نماز ادا کیا کرتے تھے' اگرچہ وہ تاخیر سے ادا کریں۔

3795 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَخَّرَ الْوَلِيْدُ مَرَّةً الْجُمُعَةَ حَتّٰى اَمْسٰى قَالَ: فَصَلَّيْتُ الظُّهْرَ قَبْلَ اَنْ اَجْلِسَ، ثُمَّ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ وَاَنَا جَالِسٌ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ: اَضَعُ يَدَيَّ عَلٰى رُكْبَتَيَّ وَاُوْمِءُ بِرَاْسِي

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: ولید نے ایک مرتبہ جمعہ کی نماز میں تاخیر کر دی یہاں تک کہ شام ہو گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے بیٹھنے سے پہلے ظہر کی نماز ادا کر لی' پھر میں نے عصر کی نماز بھی بیٹھنے کے دوران ادا کر لی جبکہ وہ اُس وقت خطبہ دے رہا تھا۔ عطاء کہتے ہیں: میں نے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے ہوئے تھے' اور اپنے سر کے ذریعہ اشارہ کر رہا تھا۔

3796 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ: رَاَيْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَعَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ: وَاَخَّرَ الْوَلِيْدُ مَرَّةً الصَّلَاةَ، فَرَاَيْتُهُمَا يُوْمِئَانِ اِيْمَاءً وَهُمَا قَاعِدَانِ

٭٭ محمد بن ابواسماعیل بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر اور عطاء بن ابی رباح کو دیکھا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ولید نے ایک نماز تاخیر سے ادا کی' تو ان دونوں حضرات نے بیٹھے ہوئے ہی اشارہ کے ساتھ نماز ادا کر لی۔

3797 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، وَاَبِيْ عُبَيْدَةَ: اَنَّهُمَا كَانَا يُصَلِّيَانِ الظُّهْرَ اِذَا حَانَتِ الظُّهْرُ، وَاِذَا حَانَتِ الْعَصْرُ صَلَّيَا الْعَصْرَ فِي الْمَسْجِدِ مَكَانَهُمَا، وَكَانَ ابْنُ زِيَادٍ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ

٭٭ ابوضحیٰ نے مسروق اور ابوعبیدہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ یہ دونوں حضرات ظہر کی نماز اُس وقت ادا کر لیتے تھے جب ظہر کا وقت ہو جاتا تھا اور عصر کی نماز مسجد میں اپنی جگہ پر ادا کر لیتے تھے' جب عصر کا وقت ہو جاتا تھا (اُس وقت کا حکمران) ابن زیاد ظہر اور عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرتا تھا۔

3798 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ: اَنَّهُ كَانَ يَجْمَعُ مَعَ الْمُخْتَارِ الْكَذَّابِ

٭٭ عقبہ نے ابووائل کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے ''مختار کذاب'' کے ساتھ نماز ادا کی تھی (یا دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں)۔

3799 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ: كَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ

نُصَلِّيَ الْجُمُعَةَ فِي بُيُوتِنَا، ثُمَّ نَأْتِي الْمَسْجِدَ، وَذٰلِكَ اَنَّ الْحَجَّاجَ كَانَ يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ

٭٭ عامر بن شقیق' شقیق کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ ہمیں یہ حکم دیتے تھے کہ ہم جمعہ کی نماز گھر میں ادا کر لیں' پھر مسجد میں آئیں' اس کی وجہ یہ ہے کہ حجاج اس نماز کو تاخیر سے ادا کرتا تھا۔

3800 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: الصَّلَاةُ حَسَنَةٌ لَا اُبَالِي مَنْ شَارَكَنِي فِيهَا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نماز اچھی چیز ہے' میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس میں کون میرے ساتھ شریک ہوتا ہے؟

3801 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ: اَنَّ حَسَنًا، وَحُسَيْنًا، كَانَا يُسْرِعَانِ اِذَا سَمِعَا مُنَادِيَ مَرْوَانَ، وَهُمَا يَشْتُمَانِهِ يُصَلِّيَانِ مَعَهُ

٭٭ ہشام نے امام باقر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما جب مروان کے مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنتے تھے' تو تیزی سے چلے جاتے تھے' یہ دونوں حضرات اُس پر تنقید کرتے تھے لیکن اُس کی اقتداء میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

3802 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي الْاَشْهَبِ، شَيْخٍ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ: سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ اَبِي كَثِيرٍ، وَكَانَتِ الْخَوَارِجُ ظَهَرُوا عَلَيْنَا، فَقُلْتُ: يَا اَبَا نَصْرٍ، كَيْفَ تَرَى فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: اِنَّ الْقُرْآنَ اِمَامُكَ، صَلِّ مَعَهُمْ مَا صَلَّوْهَا لِوَقْتِهَا

٭٭ ابواشہب' جو بصرہ کے ایک بزرگ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن ابوکثیر سے سوال کیا' یہ اُس وقت کی بات ہے جب خوارج ہم پر غالب آ چکے تھے' میں نے کہا: اے ابونصر! ان لوگوں کے پیچھے نماز ادا کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: قرآن کا فیصلہ تمہارے سامنے ہے! تم ان کے ساتھ نماز ادا کرو جب تک وہ نماز کو وقت پر ادا کرتے ہیں۔

3803 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَغَيْرِهِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ، وَنَجْدَةَ، وَالْحَجَّاجَ، وَابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: يَتَهَافَتُونَ فِي النَّارِ كَمَا يَتَهَافَتُ الذِّبَّانُ فِي الْمَرَقِ، فَاِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ اَسْرَعَ اِلَيْهِ، يَعْنِي مُؤَذِّنَهُمْ فَيُصَلِّي مَعَهُ

٭٭ عمیر بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر' حضرت عبداللہ بن زبیر' نجدہ اور حجاج کو دیکھا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرما رہے تھے: یہ جہنم میں یوں گریں گے جس طرح مکھیاں شوربے میں گرتی ہیں' جب وہ مؤذن کی آواز سنتے تھے' تو تیزی سے (نماز کی طرف) جاتے تھے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ مؤذن جو اُن حکمرانوں کا مؤذن تھا' اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُن لوگوں کے ساتھ نماز ادا کیا کرتے تھے۔

بَابُ الْإِمَامِ لَا يُتِمُّ الصَّلَاةَ

باب: جب امام نماز کو مکمل ادا نہ کرے

3804 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: إِمَامٌ لَا يُوفِي الصَّلَاةَ، أَعْتَزِلُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: بَلْ صَلِّ مَعَهُ، وَأَوْفِ مَا اسْتَطَعْتَ وَإِنْ قَامَ، قُلْتُ: وَكَذَلِكَ إِنْ كَانَ فِي بَادِيَةٍ مَعَ الْإِمَامِ، وَلَا يُتَمِّمُ قَالَ: وَكَذَلِكَ فَأَتِمَّهُ أَنْتَ، قُلْتُ: فَكُنْتُ أَنَا وَرَجُلٌ فِي سَفَرٍ فَوَجَدْنَا، فَكَانَ يَؤُمُّنِي وَلَا يُتِمُّ، وَأُصَلِّي وَحْدِي؟ قَالَ: بَلْ صَلِّ مَعَهُ وَأَوْفِ، اثْنَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وَاحِدٍ، وَثَلَاثَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنِ اثْنَيْنِ

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر امام نماز کو مکمل ادا نہیں کرتا تو کیا میں نماز سے الگ ہو جاؤں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ تم اُس کے ساتھ نماز ادا کرو گے اور جہاں تک تم سے ہو سکے گا تم نماز کو مکمل کرو گے خواہ امام اُٹھ کھڑا ہوا ہو۔ میں نے دریافت کیا: کیا اگر ویرانے میں امام کے ساتھ اس طرح کی صورتِ حال ہو کہ وہ نماز مکمل نہ کرتا ہو تو پھر بھی یہی ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اسی طرح ہوگا! تم خود نماز کو مکمل کر لو گے۔ میں نے کہا: میں اور ایک شخص اکٹھے سفر کر رہے ہوتے ہیں' ہمیں ایسی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ وہ میری امامت کرتا ہے لیکن نماز کو مکمل نہیں کرتا' تو کیا میں اُسے چھوڑ کر اکیلا نماز ادا کر لوں؟ عطاء نے فرمایا: تم اُس کے ساتھ نماز ادا کرو اور نماز کو مکمل کر لو' دو آدمیوں کا نماز ادا کرنا میرے نزدیک ایک آدمی سے زیادہ پسندیدہ ہے' اور تین کا (باجماعت نماز ادا کرنا) میرے نزدیک دو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

3805 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: قُلْتُ لِعَلْقَمَةَ: إِمَامُنَا لَا يُتِمُّ الصَّلَاةَ، فَقَالَ عَلْقَمَةُ: لَكِنَّا نُتِمُّهَا قَالَ: يَعْنِي نُصَلِّي مَعَهُمْ وَنُتِمُّهَا

اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے علقمہ سے سوال کیا: ہمارا امام نماز مکمل طور پر نہیں پڑھاتا' تو علقمہ نے کہا: لیکن ہم تو اسے مکمل ادا کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: اُن کی مراد یہ تھی کہ ہم اُن اماموں کے ساتھ نماز ادا کریں گے' اور نماز کو مکمل کر لیں گے۔

بَابُ الْقَوْمِ يَجْتَمِعُونَ مَنْ يَؤُمُّهُمْ؟

باب: جب کچھ لوگ اکٹھے ہو جائیں تو اُن کی امامت کون کرے گا؟

3806 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَوْمٌ اجْتَمَعُوا فِي سَفَرٍ قُرَشِيٌّ، وَعَرَبِيٌّ، وَمَوْلًى، وَعَبْدٌ، وَأَعْرَابِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، أَيُّهُمْ يَؤُمُّ أَصْحَابَهُ؟ قَالَ: كَانَ يَؤُمُّهُمْ أَفْقَهُهُمْ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْفِقْهِ سَوَاءً فَأَقْرَؤُهُمْ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْفِقْهِ وَالْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَسَنُّهُمْ، قُلْتُ: فَإِنْ كَانُوا فِي الْفِقْهِ وَالْقِرَاءَةِ سَوَاءً، وَكَانَ الْعَبْدُ أَسَنَّهُمْ، أَيَؤُمُّهُمْ لِسِنِّهِ، فَيَؤُمُّ الْقُرَشِيَّ وَغَيْرَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَمَا لَهُمْ لَا يَؤُمُّهُمْ أَعْلَمُهُمْ، وَأَقْرَؤُهُمْ، وَأَسَنُّهُمْ مَنْ كَانَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَكَانَ الثَّوْرِيُّ يَعْتَنِي بِهِ

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کچھ لوگ سفر میں اکٹھے ہو جاتے ہیں' اُن میں قریشی بھی

ہیں عربی بھی ہیں غلام بھی ہیں آزاد شدہ غلام بھی ہیں دیہات کے رہنے والے دیہاتی بھی ہیں تو اُن میں سے اپنے ساتھیوں کی امامت کون کرے گا؟ عطاء نے جواب دیا: اُن کی امامت وہ کرے گا جو اُن میں سب سے زیادہ فقیہ ہو اگر وہ فقہ میں برابر ہوں تو وہ کرے گا جس کو سب سے زیادہ اچھی قرأت آتی ہو اگر وہ فقہ اور قرأت میں برابر ہوں تو امامت وہ کرے گا جس کی عمر زیادہ ہو۔ میں نے کہا: اگر وہ فقہ اور قرأت میں برابر ہوں اور جو غلام ہے وہ عمر میں اُن سب سے بڑا ہو تو کیا وہ اپنی عمر کی وجہ سے اُن لوگوں کی امامت کرے گا؟ وہ ایک قریشی یا دوسرے (عربوں وغیرہ کی) امامت کرے گا؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں! وہ اُن کی امامت کیوں نہ کرے! جبکہ وہ اُن سب سے زیادہ علم رکھتا ہے اُن سب سے زیادہ اچھی قرأت جانتا ہے اُن سب سے زیادہ عمر والا ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: سفیان ثوری بھی اسی بات کے قائل تھے۔

3807 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا نَافِعٌ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: كَانَ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِیْ حُذَيْفَةَ يَؤُمُّ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْاَنْصَارَ فِیْ مَسْجِدِ قُبَاء، فِيْهِمْ اَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَاَبُو سَلَمَةَ، وَزَيْدٌ، وَعَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام سالم' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے مہاجرین اولین اور انصار کی' مسجد قباء میں امامت کیا کرتے تھے اُن لوگوں میں حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت ابوسلمہ' حضرت زید' حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم شامل ہوتے تھے۔

3808 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ، فَاِنْ كَانُوْا فِی الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَاِنْ كَانُوْا فِی الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَاِنْ كَانُوْا فِی الْعِلْمِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا، وَلَا يَؤُمُّ رَجُلٌ فِیْ سُلْطَانِهِ، وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ فِیْ بَيْتِهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ بِذٰلِكَ

3808-صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب من احق بالإمامة - حديث:1113' صحيح ابن خزيمة - كتاب الإمامة فی الصلاة ' باب ذكر احق الناس بالإمامة - حديث:1419' مستخرج ابی عوانة - باب فی الصلاة بين الاذان والإقامة فی صلاة المغرب وغيره' بيان ما يستحق به الرجل الإمامة وحظر التقدم بين يدی السلطان - حديث:1069' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' فصل فی فضل الجماعة - ذكر البيان بان القوم إذا استووا فی القراءة يجب ان يؤمهم' حديث:2151' سنن ابی داود - كتاب الصلاة' باب من احق بالإمامة - حديث:499' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب من احق بالإمامة - حديث:976' الجامع للترمذی ' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب من احق بالإمامة' حديث:223' السنن للنسائی - كتاب الإمامة' من احق بالإمامة - حديث:776' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الصلاة' من قال : يؤم القوم اقرؤهم لكتاب الله - حديث:3415' السنن الكبرٰى للنسائی - ذكر الإمامة ' من احق بالإمامة - حديث:840' السنن الكبرى للبيهقی - كتاب الصلاة' جماع ابواب اختلاف نية الإمام والماموم وغير ذلك - باب : " اجعلوا ائمتكم خياركم " وما جاء فی إمامة' حديث:4766

✱✱ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کی امامت وہ کرے گا جو سب سے زیادہ قرأت جانتا ہو اگر وہ قرأت میں برابر ہوں تو وہ شخص کرے گا جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر وہ ہجرت کے حوالے سے برابر ہوں تو وہ شخص کرے گا جو سنت کا زیادہ عالم ہو اگر وہ علم میں برابر ہوں تو وہ شخص کرے گا جس کی عمر زیادہ ہو اور کسی شخص کے غلبہ کی جگہ اُس کی امامت نہیں کی جائے گی اور اُس کے گھر میں اُس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر نہیں بیٹھا جائے گا' البتہ اُس کی اجازت کے ساتھ ایسا کیا جا سکتا ہے''۔

3809 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحَقُّ الْقَوْمِ اَنْ يَؤُمَّهُمْ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا، وَلَا يُؤَمَّنَّ رَجُلٌ فِيْ سُلْطَانِهٖ، وَلَا يُقْعَدُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَكَ

✱✱ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کی امامت کرنے کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہے جو اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہو اگر وہ قرأت میں برابر ہوں تو وہ شخص ہے جو سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو اگر وہ سنت میں برابر ہوں تو وہ شخص ہے جس نے ہجرت پہلے کی ہو اگر وہ ہجرت کے حوالے سے بھی برابر ہوں تو وہ شخص ہے جس کی عمر زیادہ ہو کسی بھی شخص کے غلبہ میں اُس کی امامت ہرگز نہیں کی جائے گی اور اُس کے گھر میں اُس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر نہیں بیٹھا جائے گا' البتہ اگر وہ تمہیں اجازت دے دیتا ہے (تو حکم مختلف ہے)''۔

3810 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَؤُمُّ الْقَوْمَ اِلَّا اَقْرَؤُهُمْ

✱✱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں کی امامت صرف وہی شخص کرے' جو اُن میں سب سے زیادہ قرأت جانتا ہو''۔

3811 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ جَرْمٍ، فَاَمَرَ عَمْرَو بْنَ سَلَمَةَ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ، وَكَانَ اَصْغَرَهُمْ سِنًّا، لِاَنَّهٗ كَانَ اَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا

✱✱ عمرو بن سلمہ بیان کرتے ہیں: جرم قبیلہ کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے عمرو بن سلمہ کو حکم دیا کہ وہ ان لوگوں کی امامت کریں' حالانکہ وہ عمر میں اُن سب سے کم تھے اس کی وجہ یہی تھی کہ اُن کو اُن سب لوگوں کے مقابلہ میں زیادہ قرآن آتا تھا۔

3812 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: اجْتَمَعَ اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، فَقَالَ سَعِيدٌ لِاَبِي سَلَمَةَ: حَدِّثْ فَاِنَّا سَنَتَّبِعُكَ، فَقَالَ اَبُو سَلَمَةَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيَؤُمَّهُمْ اَقْرَؤُهُمْ، فَاِنْ كَانَ اَصْغَرَهُمْ سِنًّا فَاِذَا اَمَّهُمْ فَهُوَ اَمِيرُهُمْ قَالَ اَبُو سَلَمَةَ: فَذَاكُمْ اَمِيرٌ اَمَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✻✻ مہاجر بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن جبیر اکٹھے ہوئے' تو سعید نے ابوسلمہ سے کہا: آپ حدیث بیان کیجئے! ہم آپ کی پیروی کریں گے۔ تو ابوسلمہ نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تین لوگ سفر میں اکٹھے ہوں تو اُن کی امامت وہ شخص کرے گا جو اُن میں سب سے زیادہ قرأت جانتا ہو' خواہ وہ عمر میں اُن سب سے کم ہو' اور جب وہ اُن کی امامت کرے گا' تو وہ اُن کا امیر بھی شمار ہوگا''۔

تو ابوسلمہ نے کہا: یہ لوگ امیر شمار ہوں گے' اللہ کے رسول نے یہی حکم دیا ہے۔

3813 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: لَقِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَكْبًا يُرِيدُونَ الْبَيْتَ، فَقَالَ: مَنْ اَنْتُمْ؟ فَاَجَابَهُمْ اَحْدَثُهُمْ سِنًّا، فَقَالَ: عِبَادُ اللّٰهِ الْمُسْلِمُونَ قَالَ: مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ؟ قَالَ: مِنَ الْفَجِّ الْعَمِيقِ قَالَ: اَيْنَ تُرِيدُونَ؟ قَالَ: الْبَيْتَ الْعَتِيقَ، قَالَ عُمَرُ: تَاَوَّلَهَا لَعَمْرُ اللّٰهِ، فَقَالَ عُمَرُ: مَنْ اَمِيرُكُمْ؟ فَاَشَارَ اِلَى شَيْخٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ عُمَرُ: بَلْ اَنْتَ اَمِيرُهُمْ، لِاَحْدَثِهِمْ سِنًّا الَّذِي اَجَابَهُ بِجَيِّدٍ

✻✻ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ملاقات کچھ سواروں سے ہوئی' جو بیت اللہ کی طرف جا رہے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کون لوگ ہو؟ تو انہیں اُس شخص نے جواب دیا جس کی عمر سب سے کم تھی' اُس نے کہا: اللہ کے مسلمان بندے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ اُس نے کہا: دور کے علاقہ سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کہاں جا رہے ہو؟ اُس نے جواب دیا: بیت عتیق کی طرف۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ شخص (قرآن کے الفاظ دُہرا رہا ہے)۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم لوگوں کا امیر کون ہے؟ تو اُس نے اپنے میں سے ایک بزرگ شخص کی طرف اشارہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم ان کے امیر ہو' تم عمر میں ان سب سے کم ہو لیکن تم نے جواب سب سے عمدہ دیا ہے۔

3814 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَفْقَهُ الْقَوْمِ اِنْ قَدَّمَ آخَرَ دُونَهُ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِنِّي لَاَفْعَلُهُ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: قوم کا سب سے زیادہ عالم شخص اگر اپنے سے کمتر شخص کو آگے کر دیتا ہے (تو اس کا کیا حکم ہوگا؟) انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' بعض اوقات میں بھی ایسا کر لیتا ہوں۔

3815 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ الْجَرْمِيِّ قَالَ:

جَاءَنَا وَفْدٌ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلَّمَهُمُ الصَّلَاةَ، ثُمَّ قَالَ لَنَا: لِيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا، فَكَانَ عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ يَؤُمُّهُمْ وَلَمْ يَكُنِ احْتَلَمَ

٭٭ حضرت عمرو بن سلمہ جرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک وفد ہمارے پاس آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو نماز کی تعلیم دی' پھر آپ نے ہم سے فرمایا: تمہاری امامت اُس شخص کو کرنی چاہیے' جسے تم سب سے زیادہ قرآن آتا ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کی امامت کرتے تھے' حالانکہ وہ ابھی بالغ نہیں ہوئے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُؤْتَى فِيْ رَبْعِهِ

باب: جب کسی شخص کے پاس اُس کے گھر میں جایا جائے (تو کیا' کیا جائے گا؟)

3816 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: صَاحِبُ الرَّبْعِ يَؤُمُّ مَنْ جَاءَهُ، قُلْتُ لَهُ: مَا الرَّبْعُ؟ قَالَ: مَنْزِلُهُ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: گھر کا مالک اُس شخص کی امامت کرے گا' جو اُس کے پاس آئے گا۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: ''ربع'' سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: اُس کا گھر۔

3817 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ يُنَاوِلُ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ الْقُرَشِيُّ، وَالْعَرَبِيُّ، وَالْاَعْرَابِيُّ، وَالْمَوْلٰى، وَالْعَبْدُ، وَكَانَ لِكُلِّ امْرِءٍ فُسْطَاطًا، فَانْطَلَقَ اَحَدُهُمْ اِلٰى فُسْطَاطِ اَحَدِهِمْ، فَحَانَتِ الصَّلَاةُ، مَنْ يَؤُمُّ الْقَوْمَ حِيْنَئِذٍ؟ قَالَ: يَؤُمُّهُمْ صَاحِبُ الرَّحْلِ، وَهُوَ حَقُّهُ يُعْطِيهِ مَنْ شَاءَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ کچھ مختلف قسم کے لوگ ایک جگہ رہتے ہیں' جیسے ایک قریشی ہے' ایک عربی ہے' ایک دیہاتی ہے' ایک آزاد شدہ غلام ہے' ایک غلام ہے' ان میں سے ہر ایک کا مخصوص گھر ہے (یا خیمہ ہے) اُن میں سے کوئی ایک شخص دوسرے کے خیمہ کی طرف چلا جاتا ہے' اسی دوران نماز کا وقت ہو جاتا ہے' تو ان کی امامت اُس وقت کون کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ شخص کرے گا جس کا خیمہ ہے' اور اُسے یہ حق ہے کہ وہ اس کی اجازت جسے چاہے دیدے۔

3818 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: اَنَّ اَبَا سَعِيدٍ صَنَعَ طَعَامًا، ثُمَّ دَعَا اَبَا ذَرٍّ، وَحُذَيْفَةَ، وَابْنَ مَسْعُودٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَتَقَدَّمَ اَبُو ذَرٍّ لِيُصَلِّيَ بِهِمْ، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: وَرَاءَكَ رَبُّ الْبَيْتِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ، فَقَالَ لَهُ اَبُو ذَرٍّ: كَذٰلِكَ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَتَاَخَّرَ اَبُو ذَرٍّ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کھانا تیار کیا' پھر حضرت ابوذر غفاری' حضرت حذیفہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کو بلوایا' نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ آگے بڑھے تا کہ اُن لوگوں کو نماز پڑھائیں تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: گھر کا مالک آپ کے پیچھے موجود ہے' وہ امامت کا زیادہ حقدار ہے۔ تو حضرت

ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے ابن مسعود! کیا اسی طرح ہے؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ گئے۔

3819 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ يُؤْتَى فِي رَبْعِهِ؟ قَالَ: " يَؤُمُّهُمْ إِذَا لَمْ يَحْتَلِمْ، وَلٰكِنْ يُقَالُ لَهُ: حَقٌّ، فَإِنْ شَاءَ اَمَّهُمْ بِحَقِّهِ، وَإِنْ شَاءَ اَعْطَى حَقَّهُ غَيْرَهُ مِنْهُمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایسے لڑکے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو ابھی بالغ نہیں ہوا' اُس کے گھر کوئی آ جاتا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: اگر وہ بالغ نہیں ہوا' تو پھر وہ اُن لوگوں کی امامت نہیں کرے گا' لیکن یہ بات کہی جاتی ہے کہ اُسے حق حاصل ہے' اگر چاہے' تو اپنے حق کی وجہ سے اُن کی امامت کرے' اور اگر چاہے' تو اپنا دوسرے کسی شخص کو دیدے۔

3820 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَدِمَ مَكَّةَ، فَاَتَاهُ نَاسٌ فِي مَنْزِلِهِ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَاَمَّهُمْ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: اَتِمُّوا

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ آئے' کچھ لوگ اُن کے گھر اُن سے ملنے کے لیے آئے' نماز کا وقت ہو گیا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن کی امامت کی (اور قصر نماز پڑھائی) جب اُنہوں نے سلام پھیرا تو فرمایا: تم لوگ نماز مکمل کرلو۔

3821 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: اَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ اَطْلُبُهُ فِي دَارِهِ، فَقِيلَ: هُوَ عِنْدَ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، فَاَتَيْتُهُ فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ، وَحُذَيْفَةُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لِحُذَيْفَةَ: اَنْتَ صَاحِبُ الْكَلَامِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: " إِي وَاللّٰهِ، لَقَدْ قُلْتُ ذٰلِكَ كَرِهْتُ اَنْ يُقَالَ: فُلَانٌ وَقِرَاءَةُ فُلَانٍ كَمَا تَفَرَّقَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ " قَالَ: فَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَتَقَدَّمَ اَبُو مُوسَى، فَاَمَّهُمْ لِاَنَّهُمْ كَانُوا فِي دَارِهِ

✵✵ مرہ ہمدانی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تلاش میں اُن کے گھر آیا' تو مجھے بتایا گیا کہ وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ہاں ہیں' میں اُن کے گھر آیا' تو وہاں حضرت عبداللہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما موجود تھے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ صاحب کلام ہیں! تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! اللہ کی قسم! میں نے یہ بات کہی ہے' مجھے یہ بات بُری لگی کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص ہے' اور فلاں شخص نے اسے پڑھا ہے' جس طرح بنی اسرائیل کے درمیان اختلافات ہو گئے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اُنہوں نے اُن لوگوں کی امامت کی' کیونکہ یہ سب لوگ اُن کے گھر میں موجود تھے۔

3822 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى بَنِي اُسَيْدٍ قَالَ: تَزَوَّجْتُ وَاَنَا مَمْلُوكٌ، فَدَعَوْتُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا ذَرٍّ، وَابْنَ مَسْعُودٍ، وَحُذَيْفَةَ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ لِيُصَلِّيَ بِنَا، فَقَالَ لَهُ اَبُو ذَرٍّ اَوْ غَيْرُهُ:

لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ، فَقَدَّمُوْنِى وَاَنَا مَمْلُوْكٌ فَاَمَمْتُهُمْ

* * ابونضرہ' ابوسعید نامی راوی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے شادی کر لی' میں اُس وقت غلام تھا' میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کی دعوت کی' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی' نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہمیں نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ یا شاید کسی اور نے اُن سے کہا: آپ کو اس کا حق نہیں ہے! پھر اُن لوگوں نے مجھے آگے کیا حالانکہ میں ایک غلام تھا' لیکن میں نے اُن لوگوں کی امامت کی۔

3823 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: إِنْ كَانَ الْعَبْدُ وَالْاَعْرَابِىُّ لَا يَقْرَآنِ الْقُرْآنَ، اَيَؤُمَّانِ مَنْ جَاءَ هُمَا فِى رَبْعِهِمَا؟ قَالَ: لَا لَعَمْرِىْ، لَا يَؤُمَّانِ، قُلْتُ: إِنْ كَانَا يَقْرَآنِ بِاُمِّ الْقُرْآنِ قَطُّ قَالَ: اَخْشَى اَنْ لَا يَكُوْنَ لَهُمَا مَعَهَا فِقْهٌ، وَاَنْ يَكُوْنَا جَافِيَيْنِ لَا يَعْلَمَانِ شَيْئًا

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر کوئی غلام شخص یا کوئی دیہاتی شخص قرآن صحیح طریقہ سے نہ پڑھ سکتے ہوں تو جو شخص ان کے ہاں ان سے ملنے کے لیے آئے گا' تو کیا یہ اُس کی بھی امامت کریں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! ایسی صورت میں یہ لوگ امامت نہیں کریں گے۔ میں نے دریافت کیا: اگر یہ دونوں صرف سورۂ فاتحہ پڑھ سکتے ہوں؟ عطاء نے جواب دیا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ ان دونوں کو سورۂ فاتحہ آنے کے باوجود دین کی سمجھ بوجھ نہیں ہوگی اور یہ دونوں مزاج کے سخت ہوں گے' اور انہیں کسی چیز کا پتا نہیں ہوگا۔

بَابُ اِمَامَةِ الْعَبْدِ

باب: غلام کا امامت کرنا

3824 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، اَنَّهُمْ كَانُوْا يَاْتُوْنَ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَعْلَى الْوَادِىْ هُوَ وَاَبُوْهُ، وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، وَنَاسٌ كَثِيْرٌ، فَيَؤُمُّهُمْ اَبُوْ عَمْرٍو مَوْلٰى عَائِشَةَ، وَاَبُوْ عَمْرٍو غُلَامُهَا لَمْ يُعْتَقْ، فَكَانَ اِمَامَ اَهْلِهَا مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ، وَعُرْوَةَ، وَاَهْلِيْهِمَا، اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ كَانَ يَسْتَاْخِرُ عَنْهُ اَبُوْ عَمْرٍو قَالَتْ عَائِشَةُ: اِذَا غَيَّبَنِىْ اَبُوْ عَمْرٍو وَدَلَّانِىْ فِىْ حُفْرَتِىْ فَهُوَ حُرٌّ

* * عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ وادی کے بالائی حصہ سے اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے' وہ ہوتے تھے' اُن کے والد ہوتے تھے اور عبید بن عمیر ہوتے تھے' مسور بن مخرمہ ہوتے تھے اور بھی بہت سے لوگ ہوتے تھے۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ابوعمرو' اُن لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے۔ ابوعمرو' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے جو آزاد نہیں ہوئے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اہلِ خانہ کے امام تھے' اُن اہلِ خانہ میں محمد بن ابوبکر اور ع . .

شامل ہیں اوران کے بیوی بچے شامل ہیں' عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکران میں شامل نہیں ہیں' وہ ان سے پیچھے ہٹ جایا کرتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں: جب ابوعمرو نے مجھے غیر موجود پایا اور مجھے دفنا دیا (یعنی جب میرا انتقال ہوگیا') تو یہ آزاد ہو گا۔

3825 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ عَائِشَةَ كَانَ يَؤُمُّهَا غُلَامُهَا يُقَالُ لَهُ ذَكْوَانُ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ اَيُّوْبُ: عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ: كَانَ يَؤُمُّ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا اِلَّا اَنْ يَدْخُلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ فَيُصَلِّى بِهَا

❊❊ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام اُن کی امامت کیا کرتا تھا' اُس کا نام ذکوان تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایوب نے یہ بات نقل کی ہے کہ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: وہ غلام سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آنے والے ہر شخص کی امامت کیا کرتا تھا' صرف جب عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر آتے تھے' تو (وہ غلام امامت نہیں کرتا تھا) بلکہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔

3826 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ: عَنِ الْعَبْدِ اَيَؤُمُّ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا اَقَامَ الصَّلَاةَ

❊❊ حماد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے غلام کے بارے میں دریافت کیا: کیا وہ امامت کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ نماز کو قائم کرسکتا ہو۔

بَابُ الْاَعْمَى اِمَامٌ

باب: نابینا شخص کا امام ہونا

3827 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، " اَنَّ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: - حَسِبْتُهُ قَالَ: مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ - اُصِيْبَتْ اَبْصَارُهُمْ، فَكَانُوْا يَؤُمُّوْنَ عَشَائِرَهُمْ، مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، وَعِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ، وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ

❊❊ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ افراد (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ الفاظ استعمال کیے تھے:) وہ صاحب جنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے' اُن کی بینائی رخصت ہوگئی تو وہ لوگ اپنے خاندان کے افراد کی امامت کیا کرتے تھے' ان لوگوں میں حضرت عبداللہ بن اُم مکتوم' حضرت عتبان بن مالک اور حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

3828 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي خَالِدٍ، وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ اُمِّ مَكْتُومٍ يَوْمَ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ اَعْمَى

✽✽ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کیا تھا' وہ لوگوں کی امامت کرتے تھے حالانکہ وہ نابینا تھے۔

3829 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَافَرَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ اُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ

✽✽ سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سفر پر تشریف لے جاتے تھے' تو حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب مقرر کرتے تھے۔

3830 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ اُصَدِّقُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرَجًا، فَاَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُمِّ مَكْتُومٍ اَنْ يَؤُمَّ اَصْحَابَهُ، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الزُّمَنَاءِ، وَمَنْ لَا يَسْتَطِيعُ خُرُوجًا

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جسے میں سچا قرار دیتا ہوں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کہیں تشریف لے گئے' تو آپ نے حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ اپنے ساتھیوں کی امامت کریں اور اُن لوگوں کی امامت کریں جو اپاہج لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نہیں جاسکے' یا جو نکلنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔

3831 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ: عَنِ الْاَعْمَى اَيَؤُمُّ الْقَوْمَ؟ فَقَالَ: مَا لَهُ اِذَا كَانَ اَفْقَهَهُمْ؟ فَقَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: اِلَّا اَنْ يُخْطِءَ الْقِبْلَةَ؟ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: فَاِنْ اَخْطَاَ فَلْيَعْدِلُوهُ، فَلْيَؤُمَّهُمْ اِذَا كَانَ اَفْقَهَهُمْ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے نابینا شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا وہ لوگوں کی امامت کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! جبکہ وہ سب سے زیادہ سمجھدار بھی ہو۔ ایک شخص نے عطاء سے کہا: اگر وہ قبلہ کی طرف رُخ نہ کرسکتا ہو (تو حکم مختلف ہوگا؟) عطاء نے کہا: اگر وہ قبلہ کی طرف ٹھیک رُخ نہیں کرے گا' تو لوگ اُسے سیدھا کردیں گے' جب وہ سب سے زیادہ فقیہ ہوگا' تو پھر وہ اُن کی امامت کرے گا۔

3832 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ: عَنِ الْاَعْمَى هَلْ يَؤُمُّ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، اِذَا اَقَامَ الصَّلَاةَ

✽✽ حماد بن ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے نابینا شخص کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا وہ امامت کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ نماز قائم کرسکتا ہو۔

3833 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ

عَبَّاسٍ: كَيْفَ اَؤُمُّهُمْ وَهُمْ يُعَدِّلُونِي اِلَى الْقِبْلَةِ؟ حِينَ عَمِيَ

٭٭ سعید بن جبیر نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں اُن کی امامت کیسے کروں جبکہ وہ لوگ مجھے قبلہ کی طرف رُخ کرواتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات اُس وقت کہی تھی' جب وہ نابینا ہو چکے تھے۔

3834 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَمَّهُمْ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، وَهُوَ اَعْمَى عَلَى بِسَاطٍ قَدْ طَبَّقَ الْبَيْتَ

٭٭ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک کپڑا پہن کر اُن لوگوں کی امامت کرتے تھے' وہ اُس وقت نابینا ہو چکے تھے' اور وہ ایک چٹائی پر نماز پڑھایا کرتے تھے' جو گھر میں بچھائی جاتی تھی۔

3835 - اِقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: كَانَ يَؤُمُّهُمْ وَهُوَ اَعْمَى

٭٭ معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ اُن لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے' حالانکہ وہ نابینا تھے۔

بَابُ هَلْ يَؤُمُّ وَلَدُ الزِّنَا

باب: کیا ولد الزنا امامت کرسکتا ہے؟

3836 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَطَاءً: عَنْ وَلَدِ الزِّنَا اِذَا كَانَ رِضًى اَيَؤُمُّ الْقَوْمَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ سُلَيْمَانُ: وَنَحْنُ نَرَى ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے ولد الزنا کے بارے میں دریافت کیا جبکہ وہ خود ایک پسندیدہ شخصیت ہو' کیا وہ لوگوں کی امامت کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

سلیمان بیان کرتے ہیں: ہم بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

3837 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اِنَّ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ مَا رَاَى بِذٰلِكَ بَاْسًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

3838 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ: عَنْ وَلَدِ الزِّنَا، وَالْاَعْرَابِيِّ، وَالْعَبْدِ، وَالْاَعْمَى، هَلْ يَؤُمُّونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا اَقَامُوا الصَّلَاةَ

٭٭ حماد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے ولد الزنا' دیہاتی' غلام اور نابینا شخص کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا یہ لوگ امامت کرسکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ یہ لوگ نماز کو قائم کریں۔

3839 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: وَلَدُ الزِّنَا يَنْكِحُ، وَيُنْكَحُ اِلَيْهِ، وَتَجُوزُ شَهَادَتُهُ وَيَؤُمُّ

٭٭ زہیر بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ولد الزنا نکاح کرے گا' اُس

کے ساتھ نکاح کیا جائے گا' اُس کی گواہی بھی جائز ہوگی اور وہ امامت بھی کرسکتا ہے۔

3840 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ: هَلْ يَؤُمُّ وَلَدُ الزِّنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَمَا شَانُهُ؟ قُلْتُ: فَالْمُخَنَّثُ؟ قَالَ: لَا، وَلَا كَرَامَةَ، وَلَا يُؤْتَمُّ بِهِ

** معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے سوال کیا: کیا ولد الزنا امامت کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُس کا کیا معاملہ ہے! میں نے کہا: کیا مخنث (خواجہ سرا) شخص کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! ایسے شخص کو کوئی کرامت حاصل نہیں ہوگی اور اُس کی پیروی نہیں کی جائے گی۔

بَابُ هَلْ يَؤُمُّ الرَّجُلُ اَبَاهُ؟

باب: کیا کوئی شخص اپنے والد کی امامت کرسکتا ہے؟

3841 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ اَبَاهُ، وَلَا اَخَاهُ اَكْبَرَ مِنْهُ

** ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: کوئی شخص اپنے والد کی یا اپنے بڑے بھائی کی امامت نہ کرے۔

3842 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَخَرَجَ مِنْ اَرْضِهِ يُرِيدُ الْبَصْرَةَ، وَبَيْنَهَا وَبَيْنَ الْبَصْرَةِ ثَلَاثَةُ اَمْيَالٍ اَوْ ثَلَاثَةُ فَرَاسِخَ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَدَّمَ ابْنًا لَهُ يُقَالُ لَهُ اَبُو بَكْرٍ، فَصَلَّى بِنَا صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَقَرَاَ بِسُورَةِ تَبَارَكَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ لَهُ: طَوَّلْتَ عَلَيْنَا

** ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' وہ اپنی سرزمین سے بصرہ کی طرف جا رہے تھے' اُن کے اور بصرہ کے درمیان تین میل (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تین فرسخ کا فاصلہ تھا' نماز کا وقت ہوگیا تو اُنہوں نے اپنے بیٹے کو آگے کیا جس کا نام ابوبکر تھا' اُس نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی' اُس نے سورۂ ملک کی تلاوت کی۔ جب اُس نے نماز ختم کی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: تم نے ہمیں بڑی لمبی نماز پڑھائی ہے۔

3843 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَمَادِيزَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ: اَنَّ الزُّبَيْرَ كَانَ يُصَلِّي خَلْفَ ابْنِهِ عَبْدِ اللّٰهِ

** عثمان بن ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کر لیتے تھے۔

3844 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، كَانَ يَؤُمُّ الزُّبَيْرَ، وَطَلْحَةَ قَالَ: وَكَانَ اَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ اَبَاهُ

** معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت زبیر اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما کی امامت کر لیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی اپنے والد کی امامت کر لیتے تھے۔

بَابُ هَلْ يَؤُمُّ الْغُلَامُ وَلَمْ يَحْتَلِمْ؟

باب: جو لڑکا ابھی بالغ نہ ہوا ہو' کیا وہ امامت کر سکتا ہے؟

3845 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَؤُمُّ الْغُلَامُ الَّذِي لَمْ يَحْتَلِمْ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: ایسا لڑکا جو ابھی بالغ نہ ہوا ہو' وہ امامت نہ کرے۔

3846 - اقوالِ تابعین: الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَؤُمَّ الْغُلَامُ حَتّٰى يَحْتَلِمَ

٭٭ مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ کوئی لڑکا جو بالغ نہ ہوا ہو' وہ امامت کرے۔

3847 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا يَؤُمُّ الْغُلَامُ حَتّٰى يَحْتَلِمَ وَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لڑکا اُس وقت تک امامت نہیں کرے گا جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا اور تمہارے بہترین لوگ تمہارے لیے اذان دیں۔

3848 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ، اَنَّ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي سُوَيْدٍ اَقَامَهُ لِلنَّاسِ، وَهُوَ غُلَامٌ بِالطَّائِفِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ يَؤُمُّهُمْ، فَكَتَبَ بِذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ يُبَشِّرُهُ، فَغَضِبَ عُمَرُ، وَكَتَبَ اِلَيْهِ: مَا كَانَ نَوْلُكَ اَنْ تُقَدِّمَ لِلنَّاسِ غُلَامًا لَمْ تَجِبْ عَلَيْهِ الْحُدُودُ

٭٭ عزیز بن عمر بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: محمد بن ابوسوید نے لوگوں کے لیے نماز قائم کی' وہ اُن دنوں لڑکے تھے اور یہ طائف شہر کی بات ہے' اور رمضان کے مہینہ کی بات ہے' اُنہوں نے اُن لوگوں کی امامت کی تو اُنہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو اس بارے میں خط لکھا جس میں اُنہیں یہ خوشخبری سنائی تو عمر بن عبدالعزیز غصہ میں آ گئے' اور اُنہوں نے جواب میں لکھا کہ یہ تم نے کیا' کیا ہے کہ لوگوں کے آگے ایک لڑکے کو کر دیا ہے' جس پر ابھی حدود واجب ہی نہیں ہوئی ہیں۔

3849 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ، اَمَرَ غُلَامًا قَبْلَ اَنْ يَحْتَلِمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، فَقِيلَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ؟ قَالَ الضَّحَّاكُ: اِنَّ مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا لَيْسَ مَعِي، فَاِنَّمَا قَدَّمْتُ الْقُرْآنَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي اَنَّ غُلَامًا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَلَمْ يَحْتَلِمْ، وَكَانَ اَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: كَانَتِ الْعَرَبُ تَقُولُ: انْظُرُوا هٰذَا مَا يَصْنَعُ وَقَوْمُهُ؟ يَعْنُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا افْتَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، جَاءَهُ وُفُودُ النَّاسِ، فَكَانَ غُلَامٌ مِنْ جَرْمٍ

يُقَالُ لَهُ عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ، كُلَّمَا مَرَّ بِهِ اَحَدٌ مِمَّنْ وَفَدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمَ مِنْهُ الْقُرْآنَ " قَالَ: وَكَانَ اَكْثَرَ قَوْمِهٖ قُرْآنًا، فَكَانَ يَؤُمُّهُمْ وَهُوَ صَبِيٌّ لَمْ يَحْتَلِمْ، وَكَانَ عَلَيْهِ خَلَقُ اِزَارٍ، فَتَقُوْلُ عَجُوْزٌ مِنَ الْحَيِّ: اَلَا تَكْسُوْنَ اِمَامَكُمْ؟ قَالَ: فَاشْتَرَوْا لِيْ اِزَارًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ قَالَ: فَفَرِحْتُ بِهٖ فَرَحًا شَدِيْدًا

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: ضحاک بن قیس نے ایک لڑکے کو یہ ہدایت کی کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے' وہ لڑکا ابھی بالغ نہیں ہوا تھا۔ ضحاک سے کہا گیا: آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ ضحاک نے کہا: کیونکہ اس لڑکے کو اتنا قرآن آتا ہے جو مجھے نہیں آتا' تو میں نے قرآن کو مقدم قرار دیا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں بھی ایک لڑکا نماز پڑھایا کرتا تھا حالانکہ وہ ابھی بالغ نہیں ہوا تھا' لیکن اُسے (اپنے علاقہ کے) سب لوگوں سے زیادہ قرآن آتا تھا۔

ایوب بیان کرتے ہیں: عربوں نے یہ کہا کہ تم ان صاحب کا جائزہ لو کہ یہ کیا کرتے ہیں اور ان کی قوم کیا کرتی ہے۔ اُن کی مراد نبی اکرم ﷺ تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے جب مکہ فتح کرلیا تو لوگوں کے وفود آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ جرم قبیلہ کا ایک نوجوان تھا جس کا نام عمرو بن سلمہ تھا' اُس کے علاقہ سے جب بھی وہ لوگ گزرتے تھے جو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں وفد کی شکل میں جاتے تھے' تو وہ اُن سے قرآن سیکھتا تھا' تو اُسے اپنی قوم میں سب سے زیادہ قرآن آتا تھا' وہ اُن لوگوں کی امامت کیا کرتا تھا حالانکہ وہ لڑکا ابھی بالغ نہیں ہوا تھا' اُس کا تہبند بہت پرانا تھا' قبیلہ کی ایک بوڑھی خاتون نے کہا: تم لوگ اپنے امام کو پہننے کے لیے (کوئی مناسب لباس) کیوں نہیں دیتے! راوی بیان کرتے ہیں: تو اُن لوگوں نے تین درہم کے عوض میں میرے لیے تہبند خریدا۔

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی۔

بَابُ الْاِمَامِ يُؤْتٰى فِيْ مَسْجِدِهٖ

باب: جب کسی مسجد کے امام کے ہاں کوئی آجائے (تو کیا' کیا جائے؟)

3850 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ قَالَ: اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فِيْ مَسْجِدٍ بِطَائِفَةِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ: وَلِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ اَرْضٌ يَعْمَلُهَا قَالَ: وَاِمَامُ اَهْلِ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ مَوْلًى، وَمَسْكَنُ ذٰلِكَ الْمَوْلٰى وَاَصْحَابِهٖ ثَمَّ، فَلَمَّا سَمِعَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَاَقَامُوا الصَّلَاةَ جَاءَ يَشْهَدُ مَعَهُمُ الصَّلَاةَ، فَقَالَ الْمَوْلٰى صَاحِبُ الْمَسْجِدِ لِابْنِ عُمَرَ: تَقَدَّمْ فَصَلِّ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَنْتَ اَحَقُّ اَنْ تُصَلِّيَ فِيْ مَسْجِدِكَ، فَصَلَّى الْمَوْلٰى

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ (کے اطراف میں) کسی محلّہ کی مسجد میں نماز کھڑی ہوئی' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس وقت اُس مسجد کے قریب اپنی سرزمین پر موجود تھے' جہاں وہ کام کاج کررہے تھے' اُس مسجد کا امام ایک غلام تھا' اُس غلام

اور اُس کے ساتھیوں کی رہائش بھی وہیں موجود تھی' جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن لوگوں کی آواز سنی کہ نماز کھڑی ہوگئی ہے تو وہ اُن لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے آئے' اُس مسجد کے امام نے جو ایک غلام تھا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ کہا: آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھائیے! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس بات کے زیادہ حقدار ہو کہ اپنی مسجد میں نماز پڑھاؤ۔ تو اُس غلام نے نماز پڑھائی۔

3851 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ مُسَافِرٌ مَرَّ بِأَهْلِ مَاءٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَدَّمُوهُ، لَيْسَ لَهُمْ إِمَامٌ أَيَؤُمُّهُمْ؟ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص جو مسافر ہے وہ کسی پانی کی جگہ کے پاس سے گزرتا ہے جہاں لوگ رہتے ہیں' اسی دوران نماز کا وقت ہو جاتا ہے' وہ لوگ اُسے آگے کر دیتے ہیں' اُن لوگوں کا کوئی مخصوص امام نہیں ہے' تو کیا وہ مسافر اُن لوگوں کی امامت کر سکتا ہے؟ عطاء نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الْإِمَامِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ بِهِ أَعْجَمِيَّةٌ

باب: جب کوئی امام قرآن کی تلاوت کرے' اور اُس میں عجمیت ہو (یعنی وہ صحیح طریقہ سے قرآن نہ پڑھ سکتا ہو)

3852 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: اجْتَمَعَتْ جَمَاعَةٌ فِي بَعْضِ مَاءٍ حَوْلَ مَكَّةَ - قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: بِأَعْلَى الْوَادِي هَهُنَا - قَالَ: وَفِي الْحَجِّ، فَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنْ آلِ أَبِي السَّائِبِ الْمَخْزُومِيِّ أَعْجَمِيُّ اللِّسَانِ قَالَ: فَأَخَّرَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، وَقَدَّمَ غَيْرَهُ، وَتَغَيَّبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ بِشَيْءٍ حَتَّى جَاءَ الْمَدِينَةَ، فَلَمَّا جَاءَ الْمَدِينَةَ عَرَّفَهُ بِذَلِكَ، فَقَالَ الْمِسْوَرُ: أَنْظِرْنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ الرَّجُلَ كَانَ أَعْجَمِيَّ اللِّسَانِ، وَكَانَ فِي الْحَجِّ، فَخَشِيتُ أَنْ يَسْمَعَ بَعْضُ الْحَاجِّ قِرَاءَتَهُ فَيَأْخُذُ بِعُجْمَتِهِ قَالَ: أَوَ هُنَالِكَ ذَهَبْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: أَصَبْتَ

✵✵ عطاء نقل کرتے ہیں: عبید بن عمیر نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ کچھ لوگ مکہ کے آس پاس کسی پانی کے پاس اکٹھے ہوئے' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے یہ بات بتائی تھی کہ وہ مکہ مکرمہ کے بالائی حصہ کی طرف اکٹھے ہوئے' اور یہ حج کے موقع کی بات ہے' اسی دوران نماز کا وقت ہوگیا تو ابوسائب مخزومی کی آل سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جس کی زبان میں لکنت تھی' وہ آگے بڑھا تو حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے اُسے پیچھے کر دیا اور دوسرے شخص کو آگے کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس صورتِ حال کے بارے میں پتا چلا لیکن اُنہیں اس بارے میں واضح نہیں ہو سکا یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ آگئے' جب وہ مدینہ منورہ آئے' اور اُنہیں اس ساری صورتِ حال کے بارے میں تفصیلی طور پر پتا چلا تو حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ خود ملاحظہ فرمائیے کہ ایک شخص

جس کی زبان میں لکنت ہے' اور حج کا موقع ہے' تو مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ حاجیوں میں سے کوئی شخص اس کی تلاوت سنے گا' اور اس کی لکنت کے ساتھ اُسے حاصل کر لے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے ■ ہیں سے اُسے ایسا کر دیا تھا؟ مسور بن مخرمہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ٹھیک کیا ہے۔

بَابُ الْإِمَامِ يَقْرَأُ غَيْرَ الْقُرْآنِ

باب: جب کوئی امام قرآن کے علاوہ کچھ پڑھ دے

3853 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْسَانٌ يُؤْتَى فِي رَبْعِهِ فَيَؤُمُّ الْقَوْمَ، فَاِذَا هُوَ يَقْرَأُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ، وَيَسْجَعُ مَعَ ذٰلِكَ قَالَ: فَلَا يَؤُمَّكَ فَلَا تُصَلِّ مَعَهُمْ، وَاِنْ كَانَ يَخْلِطُ مِنَ الْقُرْآنِ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا فَصَلِّ بِصَلَاتِهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص کے ہاں اُس کے گھر کوئی آتا ہے' وہ لوگوں کی امامت کرتا ہے' اور وہ کچھ قرآن پڑھتا ہے' اور اُس کے ساتھ بنا سنوار کر کچھ اور پڑھ دیتا ہے۔ تو عطاء نے کہا: وہ تمہاری امامت نہ کرے' اور تم اُس کی اقتداء میں نماز ادا نہ کرو' لیکن اگر وہ قرآن کو مختلف جگہ سے پڑھ دیتا ہے' تو پھر تم اُس کی نماز کی اقتداء کر لو۔

3854 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ مَرَّ بِاَهْلِ مَاءٍ وَقَدْ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَدَخَلَ مَعَهُمْ، فَاَمَّهُمْ اِنْسَانٌ مِنْهُمْ، فَقَرَاَ، وَاَلْحَقَ فِي قِرَاءَتِهِ: نَحُجُّ بَيْتَ رَبِّنَا وَنَقْضِي الدَّيْنَ، وَزَادَ غَيْرُ قَتَادَةَ: وَهُنَّ كَالْقَطَوَاتِ يَهْوِينَ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: (مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ) قَالَ: فَنَكَصَ الْاَعْرَابِيُّ، وَتَقَدَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَلّٰى بِهِمْ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک پانی کے پاس رہنے والے لوگوں کے پاس سے گزرے' وہاں نماز کھڑی ہوئی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اُن کے ساتھ نماز میں شامل ہوئے' اُن میں سے ایک شخص نے اُن کی امامت کرتے ہوئے قراءت کی اور قراءت کے ساتھ یہ الفاظ شامل کر دیئے:

''ہم اپنے پروردگار کے گھر کا حج کرتے ہیں اور قرض کو ادا کر دیتے ہیں''۔

قتادہ کے علاوہ دیگر راویوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''وَهُنَّ كَالْقَطَوَاتِ يَهْوِينَ''۔

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ

''ہم نے اس طرح کی چیز اور کہیں نہیں سنی' یہ اپنی ایجاد کی ہوئی ہے''۔

راوی کہتے ہیں: تو وہ دیہاتی پیچھے ہٹ گیا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آگے بڑھے' اور اُنہوں نے اُن لوگوں کو نماز پڑھائی۔

3855 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ طَيِّءٍ قَالَ: مَرَّ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى مَسْجِدٍ لَنَا، فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، ثُمَّ قَالَ: نَحُجُّ بَيْتَ رَبِّنَا وَنَقْضِي الدِّينَ، وَهُوَ مِثْلُ الْقَطَوَاتِ يَهْوِينَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: (مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ) قَالَ: فَانْصَرَفَ عَبْدُ اللّٰهِ

٭٭ ابواسحاق نے ''طے'' قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہماری مسجد کے پاس سے گزرے اُن لوگوں میں سے ایک شخص آگے بڑھ گیا تھا اور سورۂ فاتحہ پڑھ رہا تھا' پھر اُس نے یہ کلمات پڑھے:

نَحُجُّ بَيْتَ رَبِّنَا وَنَقْضِي الدِّينَ، وَهُوَ مِثْلُ الْقَطَوَاتِ يَهْوِين

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ

''ہم نے یہ کلام کسی دوسری ملت میں نہیں سنا' یہ ایجاد کیا ہوا ہے''۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وہاں سے واپس ہو گئے' یعنی اُس باجماعت نماز سے علیحدہ ہو گئے۔

3856 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ: صَلَّى ابْنُ مَسْعُودٍ وَّرَاءَ الْاَعْرَابِيِّ، فَقَرَاَ الْاَعْرَابِيُّ اُمَّ الْقُرْآنِ، فَلَمَّا خَتَمَهَا، وَقَالَ: (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7) قَالَ: نَحُجُّ بَيْتَ رَبِّنَا وَنَقْضِيهِ الدِّينَ، عَلٰى مِثْلِ الْقَطَوَاتِ يَهْوِينَ، قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: (مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ) قَالَ: فَاسْتَاْخَرَ الْاَعْرَابِيُّ، حَتّٰى تَقَدَّمَ ابْنُ مَسْعُودٍ، عَلِمَ اَنَّهُ اَفْقَهُ مِنْهُ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: مَا رَاَيْتُ اَعْرَابِيًّا اَفْقَهَ مِنْهُ

٭٭ حمید بن حمیری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک دیہاتی کے پیچھے نماز ادا کی تو دیہاتی نے سورۂ فاتحہ پڑھی' جب اُس نے سورۂ فاتحہ پڑھ لی اور غیر المغضوب علیهم و الضالین پڑھ لیا تو یہ کلمات کہے:

نَحُجُّ بَيْتَ رَبِّنَا وَنَقْضِيهِ الدِّينَ، عَلٰى مِثْلِ الْقَطَوَاتِ يَهْوِين

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ

''ہم نے یہ کلام کسی دوسری ملت میں نہیں سنا' یہ ایجاد کیا ہوا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ دیہاتی پیچھے ہٹ گیا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آگے آ گئے' دیہاتی کو یہ پتا چل گیا تھا کہ اُنہیں اُس سے زیادہ علمِ دین کا فہم حاصل ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس سے زیادہ سمجھدار دیہاتی کوئی نہیں دیکھا۔

بَابُ رَفْعِ الْإِمَامِ صَوْتَهُ بِالْقِرَاءَةِ

باب: امام کا بلند آواز میں تلاوت کرنا

3857 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَلَيْسَ إِنْ شَاءَ الْإِمَامُ أَمَّ النَّاسَ فِيمَا يُرْفَعُ بِهِ الصَّوْتُ مِنَ الْقِرَاءَةِ، رَفَعَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَطُّ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا؟ قَالَ: بَلَى، وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَرْفَعَ بِهِمَا بِسُورَةٍ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا ایسا نہیں ہے کہ اگر امام چاہے تو لوگوں کی امامت کرتے ہوئے جن نمازوں میں بلند آواز میں تلاوت کی جاتی ہے اُن میں ہر رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ بلند آواز سے پڑھے مزید کچھ نہ پڑھے؟ تو عطاء نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن مجھے یہ بات پسند ہے کہ وہ دونوں سورتیں بلند آواز سے پڑھے۔

3858 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَانَ يُؤْمَرُ الْإِمَامُ بِرَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَقَدْ كَانَ الزُّبَيْرُ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْقِرَاءَةِ حَتَّى أَنَّ لِقِرَاءَتِهِ فِي الْمَسْجِدِ لَلَجَّةً، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا إِمَامًا لَمْ يَزِدْ عَلَى أَنْ يُسْمِعَهُمُ الشَّيْءَ؟ قَالَ: حَسْبُهُ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: امام کو یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ بلند آواز میں قرآن کی تلاوت کرے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بلند آواز میں تلاوت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اُن کی تلاوت کی وجہ سے مسجد میں گونج پیدا ہو جاتی ہے۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص امام ہو جس کی آواز زیادہ اونچی نہ ہوتی ہو؟ تو اُنہوں نے کہا: یہ کافی ہوگا۔

3859 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ تُسْمَعُ قِرَاءَةُ عُمَرَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ دَارِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ

✻✻ ابوسہیل بن مالک اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فجر کی نماز میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قرأت کی آواز حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے گھر میں سنائی دیتی تھی۔

3860 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ قِرَاءَةُ عُمَرَ تُسْمَعُ مِنَ الْبَلَاطِ

✻✻ ابوسہیل بن مالک اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تلاوت کی آواز ''بلاط'' (نامی کھلی جگہ) پر سنائی دیتی تھی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَؤُمُّ الرَّجُلَ

باب: ایک شخص کا ایک شخص کی امامت کرنا

3861 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِیْ مَيْمُوْنَةَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی مُتَطَوِّعًا مِنَ اللَّيْلِ، فَقَامَ اِلَى الْقِرْبَةِ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّی، فَقُمْتُ لَمَّا رَاَيْتُهُ صَنَعَ ذٰلِكَ، فَتَوَضَّاْتُ مِنَ الْقِرْبَةِ، ثُمَّ قُمْتُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْسَرِ، فَاَخَذَ بِيَدِیْ وَرَاءَ ظَهْرِهٖ، فَعَدَّلَنِیْ كَذٰلِكَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهٖ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ، قُلْتُ: اَفِی التَّطَوُّعِ كَانَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک رات میں اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ کے ہاں ٹھہرا' رات میں کسی وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز ادا کرنے کے لیے اُٹھے' آپ مشکیزہ کی طرف گئے' آپ نے وضو کیا' پھر آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے' جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے ہوئے دیکھا' تو میں بھی اُٹھا' میں نے بھی مشکیزہ میں سے وضو کیا' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف آ کر کھڑا ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنی پشت کی طرف سے مجھے گزار کر اپنے دائیں طرف کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا نفل نماز میں ایسا ہوا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

3862 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نِمْتُ عِنْدَ خَالَتِیْ مَيْمُوْنَةَ ابْنَةَ الْحَارِثِ، فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ، فَاَتَى الْحَاجَةَ، ثُمَّ جَاءَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ نَامَ قَالَ: ثُمَّ قَامَ يُصَلِّی مِنَ اللَّيْلِ، فَاَتَى الْقِرْبَةَ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءًا بَيْنَ وُضُوْئَيْنِ، لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى قَالَ: وَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَرٰى اَنِّیْ اَتَّقِيهِ - يَعْنِیْ اُرَاقِبُهُ - ثُمَّ قُمْتُ فَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ، فَاَخَذَ يُمَائِلُ اُذُنِیْ حَتّٰى اَدَارَنِیْ، فَكُنْتُ عَنْ يَمِينِهٖ وَهُوَ يُصَلِّی قَالَ: فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهٗ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ، ثُمَّ جَاءَ بِلَالٌ فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ وَزَادَنِیْ يَحْيٰى فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ فِیْ دُعَائِهٖ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا، وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا، وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا، وَعَنْ يَمِيْنِیْ نُوْرًا، وَعَنْ يَسَارِیْ نُوْرًا، وَمِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا، وَمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا، وَمِنْ بَيْنِ يَدَیَّ نُوْرًا، وَمِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا، وَاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا، قَالَ كُرَيْبٌ: وَسِتٌّ عِنْدِیْ: فِی التَّابُوْتِ وَعَصَبِیْ، وَمُخِّیْ، وَدَمِیْ، وَشَعْرِیْ، وَبَشَرِیْ، وَعِظَامِیْ

3861-صحيح البخاری - كتاب الوضوء ' باب التخفيف فی الوضوء - حديث:137' صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب الدعاء فی صلاة الليل وقيامه - حديث:1314' صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء' جماع ابواب الاوانی اللواتی يتوضا فيهن او يغتسل - باب إباحة الوضوء من الجفان والقصاع' حديث:128' مستخرج ابی عوانة - مبتدا كتاب الطهارة' باب الدليل على ان امر النبی صلى الله عليه وسلم للمستيقظ - حديث:568' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة - ذكر الإباحة للمتهجد بالليل ان يؤم بصلاته تلك' حديث:2668' سنن ابی داود - كتاب الصلاة' ابواب قيام الليل - باب فی صلاة الليل' حديث:1163' السنن للنسائی - كتاب التطبيق' باب الدعاء فی السجود - حديث:1114' السنن الكبرىٰ للنسائی - كتاب الصلاة' ذكر اختلاف الناقلين لخبر عبد الله بن عباس فی كيفية صلاة - حديث:391' شرح معانی الآثار للطحاوی - باب الوتر' حديث:1074

✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک رات میں اپنی خالہ سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ہاں سو گیا' رات میں کسی وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے' آپ نے قضائے حاجت کی' پھر آپ تشریف لائے' آپ نے اپنا چہرہ اور دونوں بازو دھوئے' پھر آپ سو گئے۔

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے نوافل ادا کرنے کے لیے اُٹھے' آپ مشکیزہ کے پاس گئے' آپ نے درمیانے درجہ کا وضو کیا' جو بہت زیادہ نہیں تھا' لیکن مکمل تھا' پھر آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے۔

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) میں نے بھی یوں ظاہر کیا جیسے میری آنکھ کھل گئی ہے' مجھے یہ بات پسند نہیں آئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بارے میں یہ سمجھیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جائزہ لے رہا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پھر میں اُٹھا' میں نے بھی اُسی طرح کیا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف آ کر کھڑا ہو گیا' تو آپ نے میرے کان کے پاس سے مجھے پکڑ کر گھما کر اپنے دائیں طرف کر دیا' آپ اس دوران نماز ادا کرتے رہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تیرہ رکعات پر مکمل ہوئی' جس میں فجر کی دو سنتیں بھی شامل تھیں' پھر آپ لیٹ گئے' اور سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے' اور آپ کو نماز کے لیے بلایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے' آپ نے نماز ادا کی' آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

ایک سند میں راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں یہ الفاظ شامل تھے:

''اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے' میری سماعت میں نور کر دے' میری بصارت میں نور کر دے' میرے دائیں طرف نور کر دے' میرے بائیں طرف نور کر دے' میرے اوپر نور کر دے' میرے نیچے نور کر دے' میرے آگے نور کر دے' میرے پیچھے نور کر دے' اور میرے لیے نور کو زیادہ کر دے''۔

کریب نامی راوی بیان کرتے ہیں: چھ چیزیں میرے پاس تابوت میں (تحریری طور پر لکھی ہوئی ہیں)۔

(اس سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں یہ الفاظ بھی تھے:)

''میرے پٹھوں کو' میرے گودے کو' میرے خون کو' میرے بالوں کو' میری جلد کو اور میری ہڈیوں کو نور کر دے''۔

3863 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: ذَكَرَ لَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ ذَكَرَ لَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ، فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحْفَظُ، فَقَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ

✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہمارے سامنے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ اُن کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے' تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حفاظت کرتے تھے (یعنی آپ کا ذہن بیدار رہتا تھا)۔

بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ کی آنکھ سو جاتی ہے لیکن آپ کا دل نہیں ہوتا ہے۔

3864 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَنَامُ عَيْنَاىَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

❋❋ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری آنکھیں سو جاتی ہیں' لیکن میرا دل نہیں سوتا ہے''۔

3865 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سُمَيْعٍ الزَّيَّاتُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ قُمْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدَارَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، قَالَ سُفْيَانُ: فِي تَطَوُّعٍ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں آ کر کھڑا ہوا' تو آپ نے مجھے گھما کر اپنے دائیں طرف کر دیا۔

سفیان کہتے ہیں: ایسا نفل نماز میں ہوا تھا۔

3866 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَ: وَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ فِي طُولِهَا، فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ، اَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ، اَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَجَلَسَ، فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ اِلَى شَنٍّ مُعَلَّقٍ، فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلَى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رَاْسِي، وَاَخَذَ بِاُذُنِي يَفْتِلُهَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَوْتَرَ، فَاضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں چوڑائی کی سمت میں لیٹ گیا' نبی اکرم ﷺ اور آپ کی اہلیہ محترمہ لمبائی کی سمت میں لیٹ گئے۔ نبی اکرم ﷺ

3864-صحيح البخاری - كتاب صلاة التراويح' باب فضل من قام رمضان - حديث:1925' صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب صلاة الليل - حديث:1255' صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء ' جماع ابواب الافعال اللواتي لا توجب الوضوء - باب ذكر ما كان الله عز وجل فرق به بين نبيه' حديث:49'مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيرة' بيان الاخبار التي تعارض اخبار عائشة المتقدمة في الوتر من روايتها - حديث:1850' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر خبر قد يوهم غير المتبحر في صناعة العلم " ان' حديث:2461' موطا مالك - كتاب صلاة الليل' باب صلاة النبي صلى الله عنيه وسلم في الوتر - حديث:265' سنن ابي داود - كتاب الطهارة' باب في الوضوء من النوم - حديث:177' السنن للنسائي - كتاب قيام الليل وتطوع النهار' باب كيف الوتر بثلاث - حديث:1688' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة' جماع ابواب الحدث - باب ما ورد في نوم الساجد' حديث:561

سو گئے یہاں تک کہ جب نصف رات کا وقت ہوا' یا شاید اُس سے کچھ پہلے' یا کچھ بعد کی بات ہے' تو نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے' آپ تشریف فرما ہوئے' آپ نے اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ پھیر کر نیند کے اثرات ختم کیے' پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی' پھر آپ لٹکے ہوئے مشکیزہ کی طرف گئے' اُس سے وضو کیا' آپ نے اچھی طرح وضو کیا' پھر آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے' میں نے بھی اُسی طرح کیا' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے کیا تھا' پھر میں آیا اور آپ کے پہلو میں آ کر کھڑا ہو گیا' نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ مبارک میرے سر پر رکھا اور میرے کان کو پکڑ کر اُسے ملنے لگے' پھر نبی اکرم ﷺ نے دو رکعات ادا کیں' پھر دو رکعات ادا کیں' پھر دو رکعات ادا کیں' پھر دو رکعات ادا کیں' پھر آپ نے وتر ادا کیے' اور لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن آ گیا (یعنی مؤذن کے آنے تک آپ سوئے رہے) پھر آپ اُٹھے' آپ نے دو مختصر رکعت ادا کیں' پھر تشریف لے گئے' اور صبح کی نماز پڑھائی۔

3867 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ اَبِي فَقَامَتِ امْرَاَتُهُ خَلْفَنَا

٭٭ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کے ساتھ نماز ادا کی تو خاتون ہمارے پیچھے کھڑی ہوئی تھیں۔

3868 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " كُنْتُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَقُمْتُ مَعَهُ عَلَى يَسَارِهِ، فَاَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ صَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، حَزَرْتُ قِيَامَهُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ: يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ "

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھا' نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے' میں آپ کے بائیں طرف آ کر کھڑا ہو گیا' آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا' پھر آپ نے تیرہ رکعات ادا کیں' میں نے ہر رکعت میں آپ کے قیام کا یہ اندازہ لگایا کہ وہ سورۂ مزمل کی تلاوت جتنا تھا۔

3869 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ قَامَ وَحْدَهُ اِلَى يَسَارِ ابْنِ عُمَرَ، فَجَرَّ بِيَمِينِهِ حَتَّى جَرَّهُ اِلَى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ

٭٭ ابن جریج نے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ وہ اکیلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بائیں طرف کھڑے ہو گئے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن کے دائیں ہاتھ کو کھینچ کر انہیں اپنے دائیں طرف کر دیا۔

3870 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يُصَلِّي مَعَهُ الرَّجُلُ قَطُّ فَاَيْنَ يَكُونُ مِنْهُ؟ قَالَ: كَذٰلِكَ اِلَى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، قُلْتُ: اَيُحَاذِي بِهِ حَتَّى يُصَفَّ مَعَهُ لَا يَفُوتُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ. قُلْتُ: اَيَجِبُ اَنْ يَلْصَقَ بِهِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُمَا فُرْجَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، هَا اللّٰهِ اِذًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ایک شخص

صرف ایک شخص کو نماز پڑھاتا ہے تو دوسرا کہاں کھڑا ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ اسی طرح اُس کے دائیں پہلو میں کھڑا ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ اُس کے بالکل برابر میں کھڑا ہوگا' تا کہ اُس کے ساتھ صف بنا لے اور اُن میں سے کوئی ایک دوسرے سے آگے پیچھے نہ ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا یہ بات لازم ہے کہ وہ اُس کے ساتھ مل کر کھڑا ہو اور اُن کے درمیان کوئی کشادگی نہ ہو؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! اللہ کی قسم! ایسا ہی ہونا چاہیے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَؤُمُّ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةَ

باب: ایک مرد اور ایک عورت کی امامت کرنا

3871 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَاَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ، وَقَامَتْ جَمِيلَةُ اُمُّ وَلَدِهِ خَلْفَنَا

✵✵ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی' تو اُنہوں نے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اُم ولد ''جمیلہ'' نامی خاتون ہمارے پیچھے کھڑی ہوئی۔

3872 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَكُوْنُ مَعَهُمَا الْمَرْاَةُ قَالَ: يَقُومُ الرَّجُلُ عَنْ يَمِيْنِ صَاحِبِهِ، وَتَقُومُ الْمَرْاَةُ خَلْفَهُمَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✵✵ قتادہ ایسے دو آدمیوں کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جن کے ساتھ ایک خاتون بھی ہو کہ مرد اپنے ساتھی کے دائیں طرف کھڑا ہوگا' اور عورت اُن دونوں کے پیچھے کھڑی ہوگی۔

3873 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، مِثْلَ قَوْلِ قَتَادَةَ

✵✵ سفیان ثوری کے حوالے سے بھی قتادہ کے قول کی مانند منقول ہے۔

3874 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَقُومُ الرَّجُلُ اِلَى رُكْنِ الْاِمَامِ، وَالْمَرْاَتَانِ وَرَاءَ هُمَا، قُلْتُ: فِنِسْوَةٌ؟ قَالَ: وَكَذٰلِكَ اَيْضًا، الرَّجُلُ اِلَى رُكْنِ الرَّجُلِ، وَالنِّسْوَةُ وَرَاءَ هُمَا

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: آدمی امام کے ایک طرف کھڑا ہوگا' اور دو خواتین اُن کے پیچھے کھڑی ہوں گی۔ میں نے دریافت کیا: اگر خواتین زیادہ ہوں؟ اُنہوں نے کہا: پھر بھی اسی طرح ہوگا' مرد، مرد کے پہلو میں کھڑا ہوگا' اور عورتیں ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہوں گی۔

3875 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: صَلَّيْتُ اِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّي مَعَنَا، وَاَنَا اِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصَلِّي مَعَهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز ادا کی' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

کھڑی ہوئیں وہ بھی ہمارے ساتھ نماز ادا کر رہی تھیں اور میں نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو کر آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا۔

3876 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يَقُومُ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ خَلْفَ الْآخَرِ، وَالْمَرْاَةُ خَلْفَهُمَا

* * حسن بصری فرماتے ہیں: دو آدمیوں میں سے ایک دوسرے کے پیچھے کھڑا ہوگا' اور عورت اُن دونوں کے پیچھے کھڑی ہوگی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَؤُمُّ الرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْاَةَ

باب: ایک شخص کا دو مردوں اور ایک عورت کی امامت کرنا

3877 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَدَّتِهِ مُلَيْكَةَ، يَعْنِي جَدَّةَ اِسْحَاقَ: اَنَّهَا دَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ، فَاَكَلَ، ثُمَّ قَالَ: قُومُوا فَلْنُصَلِّ لَكُمْ قَالَ: فَقُمْتُ اِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ، فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ، وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا، فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ

* * حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ملیکہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی دعوت کی' جو کھانا اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے لیے تیار کیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے کھانا کھالیا تو ارشاد فرمایا: تم لوگ اُٹھو تا کہ ہم تمہیں نماز پڑھائیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنی چٹائی کے پاس گیا جو زیادہ استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی' میں نے اُس پر پانی چھڑکا' پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' میں نے' اور یتیم لڑکے نے آپ کے پیچھے صف بنالی اور بوڑھی خاتون ہمارے پیچھے کھڑی ہوگئیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں' پھر آپ نے نماز ختم کر دی۔

3878 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانُوا ثَلَاثَةً؟ قَالَ: " يَقُولُ نَاسٌ: يَقُومُ اثْنَانِ اِلَى رُكْنِهِ، وَيَقُومُ آخَرُ وَرَاءَهُ " قَالَ: قُلْتُ: فَكَيْفَ تَقُولُ اَنْتَ؟ قَالَ: اَقُولُ الثَّلَاثَةُ جَمَاعَةٌ، فَاِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ، وَلْيَتَاَخَّرِ اثْنَانِ، فَلْيَقُومَا

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر وہ تین لوگ ہوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ دو مرد امام کے پہلو میں کھڑے ہوں گے' اور تیسرا پیچھے کھڑا ہوگا۔ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ تین آدمی جماعت ہیں' تو جب تین آدمی جماعت ہوں گے' تو اُن میں سے کوئی ایک شخص امامت کرے گا' اور دو آدمی پیچھے کھڑے ہو جائیں گے' تو اُن دو کو اس کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیے۔

3879 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: يُصَلِّيَانِ وَرَاءَهُ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ دونوں مرد اُس کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کریں گے۔

3880 - آثارِ صحابہ: عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً اَقَامَ رَجُلَيْنِ خَلْفَهُ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: جب تین آدمی ہوں' تو دو مرد امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے۔

3881 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

٭٭ عمرو بن دینار نے ابوشعثاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کی مانند نقل کیا ہے۔

3882 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الثَّلَاثَةُ جَمَاعَةٌ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: تین آدمی جماعت ہوتے ہیں۔

3883 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: اَنَّ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدَ، اَقْبَلَا مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِلَى مَسْجِدٍ، فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّاسُ قَدْ صَلَّوْا، فَرَفَعَ بِهِمَا اِلَى الْبَيْتِ، فَجَعَلَ اَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ، وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ صَلَّى بِهِمَا

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: علقمہ اور اسود' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں آئے' تو اُنہوں نے لوگوں کو پایا کہ وہ نماز ادا کر چکے تھے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان دونوں کو اپنے گھر لے گئے' اُنہوں نے ایک شخص کو اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کر لیا اور پھر ان دونوں کو نماز پڑھائی۔

3884 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ صَلَّى بِعَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدَ، فَقَامَ هٰذَا عَنْ يَمِيْنِهِ، وَهٰذَا عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ قَامَ بَيْنَهُمَا

٭٭ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے علقمہ اور اسود کو نماز پڑھائی' تو ان دونوں میں سے ایک اُن کے دائیں طرف کھڑا ہو گیا اور دوسرا بائیں طرف کھڑا ہو گیا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے۔

3885 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلْيَصُفُّوْا جَمِيْعًا، وَاِذَا كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَتَقَدَّمْ اَحَدُهُمْ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تین آدمی ہوں تو وہ صف بنالیں گے اگر اس سے زیادہ ہوں گے' تو ایک اُن سے آگے کھڑا ہوگا۔

3886 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الثَّلَاثَةُ جَمَاعَةٌ، وَذَكَرَهُ هِشَامٌ، عَنِ

الْحَسَنِ، اَیْضًا

* عطاء فرماتے ہیں: تین آدمی جماعت ہوتے ہیں۔ ہشام نے حسن بصری کے حوالے سے اسی کی مانند ذکر کیا ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ يَحْضُرُ وَلَيْسَ مَعَهُ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ

باب: جب نماز کا وقت ہو جائے اور آدمی کے ساتھ صرف ایک ہی شخص ہو

3887 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الْإِمَامِ يَحْضُرُهُ الصَّلَاةُ، وَلَيْسَ مَعَهُ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ قَالَ: يُقِيمُهُ عَنْ يَمِينِهِ، فَإِذَا جَاءَ ثَالِثٌ تَاَخَّرَ وَقَامَا خَلْفَهُ

* حسن بصری ایسے امام کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کو نماز کا وقت ہو جائے اور اُس کے ساتھ صرف ایک ہی شخص ہو تو حسن بصری فرماتے ہیں: وہ اُس شخص کو اپنے دائیں طرف کھڑے کرلے گا' جب تیسرا شخص آئے گا' تو مقتدی پیچھے ہٹ جائے گا' اور وہ دونوں مقتدی امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے۔

3888 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي الْهَاجِرَةِ تَطَوُّعًا، فَاَقَامَنِي حِذْوَهُ عَنْ يَمِينِهِ، فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى دَخَلَ يَرْفَا مَوْلَاهُ، فَتَاَخَّرْتُ الصُّفُوفَ، فَصَفَفْنَا خَلْفَ عُمَرَ

* عبیداللہ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ اُس وقت دن چڑھے نوافل ادا کر رہا تھا' انہوں نے مجھے اپنے دائیں طرف کے مدمقابل کھڑا کرلیا' وہ اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ اُن کا غلام ''یرفا'' اندر آیا تو میں پیچھے ہٹ گیا اور ہم دونوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بنالی۔

3889 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ، دَخَلَ عَلٰى عُمَرَ، فَوَجَدَهُ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ، فَقَامَ اِلٰى يَسَارِهِ، فَاَخَّرَهُ عُمَرُ اِلٰى يَمِينِهِ، فَجَاءَ يَرْفَا مَوْلٰى عُمَرَ، فَتَاَخَّرْتُ مَعَهُ، فَصَلَّيْتُ اَنَا وَيَرْفَا وَرَاءَهُ

* عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: اُن کے والد عبداللہ بن عتبہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہیں نفل نماز ادا کرتے ہوئے پایا' وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بائیں طرف کھڑے ہوئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں پیچھے سے دائیں طرف کھڑا کر دیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام ''یرفا'' آ گیا' تو عبداللہ بن عتبہ پیچھے ہٹ گئے' اور میں اور ''یرفا'' نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔

3890 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرُ الْاِمَامِ وَرَجُلٌ، قَامَ خَلْفَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرَّكْعَةِ، فَاِنْ جَاءَ اَحَدٌ وَاِلَّا تَقَدَّمَ عَنْ يَمِينِهِ قَالَ: وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: يَقُومُ عَنْ يَمِينِهِ وَقَوْلُ الشَّعْبِيِّ اَحَبُّ اِلٰى سُفْيَانَ "

✸✸ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب نماز کھڑی ہو جائے اور مسجد میں امام اور ایک شخص کے علاوہ اور کوئی نہ ہو تو وہ شخص پہلے رکوع میں جانے تک امام کے پیچھے کھڑا ہوگا' اگر کوئی شخص آ گیا تو ٹھیک ہے' ورنہ وہ آگے ہو کر امام کے دائیں طرف کھڑا ہو جائے گا۔

امام شعبی بیان کرتے ہیں: وہ ایک شخص امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) امام شعبی کا قول سفیان ثوری کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

3891 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُنْتُ اَقُومُ خَلْفَ الْاَسْوَدِ حَتّٰى يَنْزِلَ الْمُؤَذِّنُ

✸✸ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: میں اسود کے پیچھے کھڑا ہوتا تھا' یہاں تک کہ مؤذن آ جاتا تھا۔

3892 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يَقُومُ عَنْ يَمِينِهٖ

✸✸ حسن بصری فرماتے ہیں: مقتدی امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا۔

3893 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَمَّ قَوْمًا، وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ لَمْ تُجَاوِزْ صَلَاتُهٗ تَرْقُوَتَهٗ

✸✸ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کی امامت کرے' اور وہ لوگ اُسے ناپسند کرتے ہوں' اُس شخص کی نماز اُس کے حلق سے آگے نہیں جاتی''۔

3894 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَاِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُنْتُ اَقُومُ خَلْفَ عَلْقَمَةَ حَتّٰى يَنْزِلَ الْمُؤَذِّنُ

✸✸ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میں علقمہ کے پیچھے کھڑا ہو جاتا تھا' یہاں تک کہ مؤذن نیچے آ جاتا تھا۔

3895 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَمَّ قَوْمًا، وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ لَمْ تُجَاوِزْ صَلَاتُهٗ تَرْقُوَتَهٗ

✸✸ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کی امامت کرے' اور وہ لوگ اُسے ناپسند کرتے ہوں' تو اُس شخص کی نماز اُس کے حلق سے آگے نہیں جاتی''۔

3896 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

✸✸ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

3897 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، اَوْ غَيْرِهِ: اَنَّ شُرَيْحًا، كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ مَا كَانَ، فَاِنَّهُمُ اتَّهَمُوا شُرَيْحًا فِي اَمْرِهِ، فَلَمَّا تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمْ قَالُوا: تَاَخَّرْ، فَقَالَ: اَكُلُّكُمْ عَلٰى هٰذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَاسْتَاْخَرَ شُرَيْحٌ

✵ ✵ امام عبدالرزاق نے اسماعیل یا شاید کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: قاضی شریح اپنی قوم کی امامت کرتے تھے جب حجر بن عدی کا معاملہ پیش آیا تو اُن کی قوم کے افراد نے حجر بن عدی کے معاملہ میں قاضی شریح پر الزام عائد کیا۔ ایک مرتبہ جب وہ اُن لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے تو اُن لوگوں نے کہا: آپ پیچھے ہٹ جائیں! قاضی شریح نے دریافت کیا: کیا تم سب لوگ اس بات کے قائل ہو؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! تو قاضی شریح پیچھے ہٹ گئے۔

بَابُ صَلَاةِ الْاِمَامِ فِي الطَّاقِ

باب: امام کا طاق (یعنی محراب) میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا

3898 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ قَالَ: رَاَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُصَلِّي فِي طَاقِ الْاِمَامِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَرَاَيْتُ مَعْمَرًا اِذَا اَمَّنَا يُصَلِّي فِي طَاقِ الْاِمَامِ

✵ ✵ حبیب بن ابوعمرہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو امام کی طاق (محراب) میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر کو دیکھا ہے کہ جب اُنہوں نے ہماری امامت کی تو امام کے طاق میں کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔

3899 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ فِي طَاقِ الْاِمَامِ

✵ ✵ ابراہیم نخعی اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ امام کے طاق میں کھڑے ہو کر نماز ادا کی جائے۔

3900 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَنَحْنُ نَكْرَهُهُ

✵ ✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی سے منقول ہے۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم اسے مکروہ قرار دیتے ہیں۔

3901 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَاَيْتُ الْحَسَنَ جَاءَ اِلٰى ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: اَرَاهُ زَارَهُ قَالَ: فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ ثَابِتٌ: تَقَدَّمْ يَا اَبَا سَعِيدٍ، فَقَالَ الْحَسَنُ: اَنْتَ، فَاَنْتَ اَحَقُّ، قَالَ ثَابِتٌ: وَاللّٰهِ لَا اَتَقَدَّمُكَ اَبَدًا قَالَ: فَتَقَدَّمَ الْحَسَنُ، وَاعْتَزَلَ الطَّاقَ اَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ قَالَ ابْنُ التَّيْمِيِّ: وَرَاَيْتُ اَبِي،

3897 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، اَوْ غَيْرِهِ: اَنَّ شُرَيْحًا، كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ مَا كَانَ، فَاِنَّهُمْ اتَّهَمُوْا شُرَيْحًا فِيْ اَمْرِهِ، فَلَمَّا تَقَدَّمَ يُصَلِّي بِهِمْ قَالُوْا: تَاَخَّرْ، فَقَالَ: اَكُلُّكُمْ عَلٰى هٰذَا؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَاسْتَاْخَرَ شُرَيْحٌ

** امام عبدالرزاق نے اسماعیل یا شاید کسی اور کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: قاضی شریح اپنی قوم کی امامت کرتے تھے' جب حجر بن عدی کا معاملہ پیش آیا تو اُن کی قوم کے افراد نے حجر بن عدی کے معاملہ میں قاضی شریح پر الزام عائد کیا۔ ایک مرتبہ جب وہ اُن لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے' تو اُن لوگوں نے کہا: آپ پیچھے ہٹ جائیں! قاضی شریح نے دریافت کیا: کیا تم سب لوگ اس بات کے قائل ہو؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! تو قاضی شریح پیچھے ہٹ گئے۔

بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ فِي الطَّاقِ

باب: امام کا طاق (یعنی محراب) میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا

3898 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ قَالَ: رَاَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُصَلِّي فِيْ طَاقِ الْإِمَامِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَرَاَيْتُ مَعْمَرًا اِذَا اَمَّنَا يُصَلِّي فِيْ طَاقِ الْإِمَامِ

** حبیب بن ابوعمرہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو امام کی طاق (محراب) میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر کو دیکھا ہے کہ جب اُنہوں نے ہماری امامت کی تو امام کے طاق میں کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔

3899 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْ طَاقِ الْإِمَامِ

** ابراہیم نخعی اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ امام کے طاق میں کھڑے ہو کر نماز ادا کی جائے۔

3900 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَنَحْنُ نَكْرَهُهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی سے منقول ہے۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم اسے مکروہ قرار دیتے ہیں۔

3901 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ الْحَسَنَ جَاءَ اِلٰى ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: اَرَاهُ زَارَهُ قَالَ: فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ ثَابِتٌ: تَقَدَّمْ يَا اَبَا سَعِيدٍ، فَقَالَ الْحَسَنُ: اَنْتَ، فَاَنْتَ اَحَقُّ، قَالَ ثَابِتٌ: وَاللّٰهِ لَا اَتَقَدَّمُكَ اَبَدًا قَالَ: فَتَقَدَّمَ الْحَسَنُ، وَاعْتَزَلَ الطَّاقَ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْهِ قَالَ ابْنُ التَّيْمِيِّ: وَرَاَيْتُ اَبِيْ،

وَلَيْثًا يَعْتَزِلَانِهِ

٭٭ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حسن بصری کو دیکھا کہ وہ ثابت بنانی کے پاس آئے' میرا خیال ہے کہ وہ اُن سے ملنے کے لیے آئے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا' تو ثابت نے کہا: اے ابوسعید! آپ آگے ہوں! تو حسن بصری نے کہا: آپ آگے ہوں کیونکہ آپ زیادہ حقدار ہیں' تو ثابت نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ سے آگے کبھی نہیں جاؤں گا' تو حسن بصری آگے بڑھ گئے' اور وہ طاق میں کھڑے نہیں ہوئے' بلکہ اُس سے الگ کھڑے ہو کر اُنہوں نے نماز پڑھائی۔

تیمی کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد اور لیث کو دیکھا ہے کہ وہ طاق سے ہٹ کر نماز ادا کرتے تھے۔

3902 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ مُزَاحِمٍ يَقُولُ: أَوَّلُ شِرْكٍ كَانَ فِي هَذِهِ الضَّلَالَةِ هَذِهِ الْمَحَارِيبُ

٭٭ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: سب سے پہلا شرک جو اس گمراہی میں ہوا ہے' وہ یہ محرابیں ہیں۔

3903 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ: يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُنْقَصُ اَعْمَارُهُمْ، وَيُزَيِّنُونَ مَسَاجِدَهُمْ، وَيَتَّخِذُونَ بِهَا مَذَابِحَ كَمَذَابِحِ النَّصَارَى، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ صُبَّ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ

٭٭ کعب فرماتے ہیں: آخری زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جن کی عمریں کم ہوں گی' وہ اپنی مساجد کو آراستہ کریں گے' اور وہ عیسائیوں کے (گرجا گھر کی) قربان گاہ کی طرح قربان گاہ بنائیں گے' جب وہ لوگ ایسا کریں گے' تو ایسے لوگوں پر آزمائش کو انڈیل دیا جائے گا۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الدُّكَّانِ

باب: چبوترے پر نماز ادا کرنا

3904 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: رَاَى سُلَيْمَانُ حُذَيْفَةَ يَؤُمُّهُمْ عَلَى دُكَّانٍ مِنْ جِصٍّ، فَقَالَ: تَاَخَّرْ، فَإِنَّمَا اَنْتَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَلَا تَرْفَعْ نَفْسَكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: صَدَقْتَ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو گچ کے بنے ہوئے چبوترے پر لوگوں کی امامت کرتے ہوئے دیکھا تو کہا: آپ پیچھے ہٹ جائیں! آپ بھی دوسرے لوگوں کی طرح ایک فرد ہیں' اس لیے دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں خود کو بلند نہ کریں۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

3905 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ - اَوْ غَيْرِهِ، شَكَّ اَبُو بَكْرٍ - اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، اَوْ قَالَ: اَبَا مَسْعُودٍ - اَنَا اَشُكُّ - وَسُلَيْمَانَ، وَحُذَيْفَةَ صَلَّى بِهِمْ اَحَدُهُمْ، فَذَهَبَ يُصَلِّي عَلَى دُكَّانٍ،

فَجَبَذَهُ صَاحِبَاهُ، وَقَالَا: انْزِلْ عَنْهُ

٭٭ مجاہد یا شاید کوئی اور صاحب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے اور حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی ان میں سے کسی ایک صاحب نے لوگوں کو نماز پڑھائی وہ صاحب چبوترے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانے لگے تو اُن کے دونوں ساتھیوں نے اُنہیں کھینچ لیا اور کہا: آپ اس سے نیچے آ جائیں۔

3906 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ: جَاءَ نَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِلٰى مَسْجِدِنَا، فَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَقِيلَ لَهُ: تَقَدَّمْ، فَقَالَ: لِيَؤُمَّكُمْ اِمَامُكُمْ، قِيلَ لَهُ: اِنَّ الْاِمَامَ لَيْسَ هَاهُنَا قَالَ: فَلْيَتَقَدَّمْ رَجُلٌ مِنْكُمْ، فَتَقَدَّمَ، فَاَرَادَ اَنْ يَقُومَ عَلٰى شِبْهِ دُكَّانٍ، فَنَهَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ

٭٭ ہذیل بن شرحبیل بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہماری مسجد میں ہمارے پاس تشریف لائے نماز کھڑی ہوئی اُن سے کہا گیا: آگے بڑھیے! تو اُنہوں نے کہا: تمہارا امام ہی تم لوگوں کی امامت کرے۔ اُن سے کہا گیا: یہاں کوئی با قاعدہ امام نہیں ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص آگے ہو جائے۔ اُن میں سے ایک شخص آگے ہوا وہ ایک چبوترے کی مانند اونچی جگہ پر کھڑا ہونے لگا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُسے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْمَقْصُوْرَةِ

باب: مقصورہ (الگ سے بنائے ہوئے حجرے) میں نماز ادا کرنا

3907 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عَبَّاسٍ يُصَلِّي فِي الْمَقْصُوْرَةِ مَعَ مُعَاوِيَةَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقصورہ میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔

3908 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُصَلِّي مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْمَقْصُوْرَةِ

٭٭ عبداللہ بن یزید ہذلی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ مقصورہ میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔

3909 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ رَاَى اَنَسًا، وَالْحَسَنَ يُصَلِّيَانِ فِي الْمَقْصُوْرَةِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَرَاَيْتُ اَنَا مَعْمَرًا يُصَلِّي فِي الْمَقْصُوْرَةِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حسن بصری کو مقصورہ میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر کو مقصورہ میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

3910 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ الْحَسَنَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ يُصَلِّي غَيْرَ مَرَّةٍ، يَخْفِقُ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي، وَلَا يَتَوَضَّاُ

✵✵ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے کئی مرتبہ حسن بصری کو مقصورہ میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' وہ اپنا سر جھکاتے تھے' اور پھر کھڑے ہو جاتے تھے' اور نماز ادا کرتے تھے' اور از سر نو وضو نہیں کرتے تھے (یعنی بیٹھے ہوئے سو جانے کی صورت میں وضو نہیں کرتے تھے)۔

3911 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ الدَّبَّاكِ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْمَقْصُوْرَةِ، فَقَالَ: اِنَّمَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ مَخَافَةَ اَنْ يَّطْعَنُوْهُمْ

✵✵ خصیف ذباک بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مقصورہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے کہا: حکمرانوں نے یہ اس لیے بنائے ہیں' کیونکہ اُنہیں یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں کوئی اُن پر حملہ نہ کر دے۔

3912 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ الْاَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ، كَانَ لَا يُصَلِّي فِي الْمَقْصُوْرَةِ، وَيَقُوْلُ: هِيَ حِمًى، وَكَانَ لَا يَنَامُ فِي السُّرَادِقِ، وَيَقُوْلُ: لَمْ يُذْكَرِ السُّرَادِقُ اِلَّا لِاَهْلِ النَّارِ

✵✵ احنف بن قیس' مقصورہ میں نماز ادا نہیں کرتے تھے' وہ یہ فرماتے تھے: یہ پابندی والی جگہ ہے' اور وہ شامیانے میں نہیں سوتے تھے' وہ یہ کہتے تھے کہ شامیانے کا ذکر صرف اہلِ جہنم کے لیے ہوا ہے۔

3913 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ قَالَ: وَقَالَ حَمَّادٌ: الصَّفُّ الْاَوَّلُ الَّذِي يَلِي الْمَقْصُوْرَةَ

✵✵ حماد نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ مقصورہ میں نماز ادا کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حماد یہ فرماتے ہیں کہ پہلی صف وہ ہو گی' جو مقصورہ کے ساتھ موجود ہو گی۔

بَابُ لَا يَتَطَوَّعُ اِنْسَانٌ حَيْثُ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ

باب: آدمی نے جہاں فرض نماز ادا کی ہو' وہاں نوافل ادا نہ کرے

3914 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى الْمَكْتُوْبَةَ، ثُمَّ بَدَا لَهٗ اَنْ يَّتَطَوَّعَ فَلْيَتَكَلَّمْ، اَوْ فَلْيَمْشِ، وَلْيُصَلِّ اَمَامَ ذٰلِكَ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "اِنِّي لَاَقُوْلُ لِلْجَارِيَةِ: انْظُرِي كَمْ ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ؟ مَا بِيْ اِلَّا اَنْ اَفْصِلَ بَيْنَهُمَا"

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص فرض نماز ادا کر لے پھر اُسے یہ مناسب لگے کہ وہ نوافل بھی ادا کرے تو اُسے پہلے کوئی کلام کر لینا چاہیے یا چلنا چاہیے یا اُس جگہ سے آگے ہو کر نماز ادا کرنی چاہیے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں تو اپنی کنیز سے کہتا ہوں کہ تم اس بات کا جائزہ لو کہ کتنی رات بیت گئی ہے؛ حالانکہ میرا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ میں (فرض اور نوافل) ان دونوں کے درمیان فصل پیدا کر دوں۔

3915 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ رَاَى ابْنَ عُمَرَ، وَصَلَّى رَجُلٌ الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ قَامَ فِي مَقَامِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْمَكْتُوبَةَ يَتَطَوَّعُ فِيهِ، فَدَفَعَهُ ابْنُ عُمَرَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: هَلْ تَدْرِي لِمَ دَفَعْتُكَ؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ اَنِّي اَرَى اَنَّكَ لَمْ تَدْفَعْنِي اِلَّا لِخَيْرٍ قَالَ: اَجَلْ، مِنْ اَجْلِ اَنَّكَ لَمْ تَتَكَلَّمْ مُنْذُ انْصَرَفْتَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ، وَلَمْ تُصَلِّ اَمَامَكَ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ ایک شخص نے فرض نماز ادا کی؛ پھر اُس نے جس جگہ فرض نماز ادا کی تھی؛ پھر وہ اُسی جگہ کھڑا ہو کر نوافل ادا کرنے لگا؛ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے پرے کر دیا؛ جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا؛ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس سے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں پرے کیوں کیا ہے؟ اُس نے کہا: جی نہیں! تاہم میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ نے مجھے کسی بھلائی کی وجہ سے ہی پرے کیا ہوگا؛ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تھے؛ تو تم نے کوئی کلام نہیں کیا تھا اور تم نے ذرا آگے ہو کر نماز نہیں پڑھی تھی (یعنی اُسی جگہ پڑھنے لگے تھے)۔

3916 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ اَبِي الْخُوَارِ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ اَخْبَرَهُ قَالَ: صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ مَعَ مُعَاوِيَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ مَقَامِي فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَيَّ، فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ، اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا حَتَّى تَكَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ، فَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِذٰلِكَ

٭٭ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں مقصورہ میں جمعہ کی نماز ادا کی؛ جب اُنہوں نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگا؛ جب میں اندر داخل ہوا؛ تو اُنہوں نے مجھے پیغام دے کر بلوایا اور بولے: تم نے جو کیا ہے اسے دوبارہ نہ کرنا؛ جب تم جمعہ کی نماز ادا کر لو؛ تو نوافل اُس وقت تک ادا نہ کرنا؛ جب تک کوئی کلام نہیں کر لیتے؛ یا باہر نہیں نکل جاتے؛ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے۔

3917 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ النَّهْدِيِّ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ: لَا يَصْلُحُ لِلْاِمَامِ اَنْ يُصَلِّيَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي اَمَّ فِيهِ الْقَوْمَ حَتَّى يَتَحَوَّلَ اَوْ يَفْصِلَ بِكَلَامٍ

٭٭ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اُسی جگہ پر کھڑا ہو کر نماز ادا

کرے جہاں اُس نے لوگوں کی امامت کی تھی' اُسے اُس جگہ سے منتقل ہو جانا چاہیے' یا کلام کر کے فصل پیدا کر دینی چاہیے۔

3918 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَلَّى اَحَدُكُمُ الْمَكْتُوبَةَ فَاَرَادَ اَنْ يَتَطَوَّعَ بِشَيْءٍ فَلْيَتَقَدَّمْ قَلِيْلًا، اَوْ يَتَاَخَّرْ قَلِيْلًا، اَوْ عَنْ يَمِيْنِهٖ، اَوْ عَنْ يَسَارِهٖ

✸✸ حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص فرض نماز ادا کرے' اور پھر اُس کا کچھ نوافل ادا کرنے کا ارادہ ہو' تو وہ کچھ آگے ہو جائے' یا کچھ پیچھے ہو جائے' یا دائیں ہو جائے' یا بائیں ہو جائے''۔

3919 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُوْرًا يُحَدِّثُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا يُصَلِّي الْإِمَامُ التَّطَوُّعَ حَيْثُ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ

✸✸ منصور نقل کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: امام نے جہاں فرض نماز ادا کی ہے' وہ وہاں نوافل ادا نہ کرے۔

3920 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، اَنَّهٗ رَاَى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ، فَاِذَا انْصَرَفُوْا تَاَخَّرُوْا لِيُصَلُّوْا بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ، فَقَالَ: كَانُوْا يَتَقَدَّمُوْنَ وَلَا يَتَاَخَّرُوْنَ

✸✸ ایوب نے ابوقلابہ کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: اُنہوں نے کچھ لوگوں کو مسجد میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' جب نماز ختم ہوئی تو وہ لوگ پیچھے ہٹے' تاکہ فرض کے بعد نماز ادا کریں' تو ابوقلابہ نے کہا: پہلے لوگ نہ تو آگے ہوتے تھے' اور نہ ہی پیچھے ہوتے تھے۔

3921 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: ذَكَرْتُ لِابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، رَاَى رَجُلًا يُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ مَكَانِهٖ تَطَوُّعًا، فَنَهَاهُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: لَا اَرَاكَ تُصَلِّي مَكَانَكَ فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: اِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ لِلْاِمَامِ

✸✸ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو جمعہ کے دن اُسی جگہ پر نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے اِس سے منع کیا اور کہا: میں تمہیں نہ دیکھوں کہ تم نے اپنے پہلی والی جگہ پر ہی نماز ادا کی ہے۔

سعید بن مسیب کہتے ہیں: اُنہوں نے امام کے لیے یہ بات مکروہ قرار دی ہے۔

3922 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهٗ كَانَ يَؤُمُّهُمْ، ثُمَّ يَتَطَوَّعُ فِيْ مَكَانِهٖ قَالَ: وَكَانَ اِذَا صَلَّى الْمَكْتُوبَةَ سَبَّحَ مَكَانَهٗ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ لوگوں کی امامت کرتے تھے' اور پھر اُسی جگہ نوافل بھی ادا کر لیتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ فرض نماز کسی جگہ ادا کرتے تھے' تو اُسی جگہ نوافل بھی ادا کر لیتے تھے۔

3923 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

3924 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ شَيْخٍ لَنَا، يُقَالُ لَهُ اَبُو بَحْرٍ، عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ قَالَ: جَاءَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ، فَاَرَدْنَا اَنْ نُقَدِّمَهُ، فَقَالَ: يَتَقَدَّمُ بَعْضُكُمْ، وَسُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ اَيَتَطَوَّعُ مَكَانَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ

٭٭ سفیان ثوری اپنے ایک بزرگ ابوبحر کے حوالے سے' اُن کے ایک بزرگ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے' ہم نے اُنہیں (امامت کے لیے) آگے کرنے کا ارادہ کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص آگے ہو جائے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ جو فرض نماز ادا کر لیتا ہے' تو کیا وہ اُسی جگہ نوافل ادا کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

3925 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ لَمْ يَرَ بِذٰلِكَ بَاْسًا

٭٭ مسعر نے ایک شخص کے حوالے سے اُس کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

3926 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قِيلَ لِطَاوُسٍ: اَيَتَحَوَّلُ الرَّجُلُ اِذَا صَلَّى الْمَكْتُوبَةَ مِنْ مَكَانِهِ لِيَتَطَوَّعَ؟ فَقَالَ طَاوُسٌ: (تُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِينِكُمْ)

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: طاؤس سے دریافت کیا گیا: جب آدمی فرض نماز ادا کر لے گا' تو کیا نوافل ادا کرنے کے لیے اپنی جگہ سے ہٹے گا؟ تو طاؤس نے کہا:

''تم اللہ تعالیٰ کو اپنے دین کے بارے میں بتاتے ہو''۔

بَابُ الْاِمَامِ يَقْرَاُ فِي الْمُصْحَفِ

باب: امام کا قرآن مجید کو دیکھ کر تلاوت کرنا

3927 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَؤُمَّهُمْ، وَهُوَ يَقْرَاُ فِي الْمُصْحَفِ، فَيَتَشَبَّهُوْنَ بِاَهْلِ الْكِتَابِ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ قرآن مجید دیکھ کر تلاوت کرتے ہوئے لوگوں کی امامت کریں' وہ لوگ اس کو اہلِ کتاب کے عمل سے مشابہ قرار دیتے تھے۔

3928 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: اَنَّهُ كَرِهَهُ

✵✵ منصور نے مجاہد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اسے مکروہ قرار دیتے ہیں۔

3929 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ بْنِ حَبِيبٍ اَبُو سَعِيدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا بَاْسَ اَنْ يَؤُمَّ الرَّجُلُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَهُوَ يَقْرَاُ فِي الْمُصْحَفِ

✵✵ عبدالقدوس بن حبیب نے حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی رمضان کے مہینہ میں قرآن مجید کو دیکھ کر تلاوت کرتے ہوئے (تراویح کی نماز میں) لوگوں کی امامت کرے۔

3930 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَائِشَةَ: كَانَتْ تَقْرَاُ فِي الْمُصْحَفِ وَهِيَ تُصَلِّي

✵✵ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نماز ادا کرنے کے دوران قرآن مجید کو دیکھ کر تلاوت کرتی تھیں۔

3931 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يُصَلِّي وَالْمُصْحَفُ اِلَى جَنْبِهِ، فَاِذَا تَرَدَّدَ نَظَرَ فِيهِ

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: ابن سیرین نماز ادا کرتے تھے' قرآن مجید اُن کے پہلو میں رکھا ہوا ہوتا تھا' جب اُنہیں کوئی مشابہ لگتا تھا تو وہ قرآن مجید میں دیکھ لیتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ ثُمَّ يُدْرِكُ الْجَمَاعَةَ

باب: جو شخص اپنے گھر میں نماز ادا کرتا ہے' اور پھر وہ (مسجد میں) باجماعت نماز پالیتا ہے

3932 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ مِحْجَنٍ الدُّئِلِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: صَلَّيْتُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فِي بَيْتِي، ثُمَّ جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسْتُ عِنْدَهُ، فَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اُصَلِّ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: اَلَسْتَ بِمُسْلِمٍ؟ قُلْتُ: بَلَى قَالَ: فَمَا لَكَ لَمْ تُصَلِّ؟ قَالَ: قُلْتُ: اِنِّي صَلَّيْتُ فِي بَيْتِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلِّ، وَلَوْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ

✵✵ ابن محجن دوئلی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ظہر اور عصر کی نمازیں اپنے گھر میں ادا کرلیں' پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے پاس بیٹھ گیا' نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کرلی' میں نے نماز ادا نہیں کی' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے دریافت کیا: کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی؟ میں نے عرض کی: میں نے اپنے گھر میں نماز ادا کرلی تھی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز قائم ہو تو تم نماز ادا کرلو' خواہ تم پہلے نماز ادا کرچکے ہو۔

3933 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فِي حَاجَةٍ، ثُمَّ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَاَنَا جَالِسٌ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَوَجَدَنِي جَالِسًا، فَقَالَ لِي: مَا اَنْتَ بِمُسْلِمٍ؟ قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا؟ قَالَ: قُلْتُ: اِنِّي صَلَّيْتُ فِي رَحْلِي قَالَ: وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ فِي رَحْلِكَ

✻✻ بسر بن محجن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضر ہوا اور کسی ضرورت کے سلسلہ میں آپ سے بات چیت کی پھر نماز کھڑی ہوئی تو میں بیٹھا رہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' اور آپ نے مجھے بیٹھے ہوئے پایا' تو آپ نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم مسلمان نہیں ہو! میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: پھر تم نے ہمارے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی؟ میں نے عرض کی: میں اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کر چکا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگرچہ تم اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کر چکے تھے (پھر بھی تم نے ہمارے ساتھ نماز ادا کرنی تھی)۔

3934 - حدیث نبوی: عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ الطَّائِفِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ، فَانْحَرَفَ فَرَاَى رَجُلَيْنِ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ، فَدَعَا بِهِمَا، فَجِيءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا، فَقَالَ: مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ؟ قَالَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، صَلَّيْنَا فِي الرِّحَالِ قَالَ: فَلَا تَفْعَلَا، اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ، ثُمَّ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ مَعَ الْاِمَامِ، فَلْيُصَلِّهِمَا مَعَهُ. فَاِنَّهَا لَهُ نَافِلَةٌ

✻✻ جابر بن یزید بن اسود خزاعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے لوگوں کے پیچھے دو آدمیوں کو دیکھا (جنہوں نے باجماعت نماز میں حصہ نہیں لیا تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں کو بلوایا' اُن دونوں کو لایا گیا تو اُن کے اعضاء کانپ رہے تھے (یعنی وہ شدید خوفزدہ تھے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم دونوں نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی؟ اُن دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ!

3933-موطا مالك - كتاب صلاة الجماعة' باب إعادة الصلاة مع الإمام - حديث:299' المستدرك على الصحيحين للحاكم - ومن كتاب الإمامة' اما حديث عبد الرحمن بن مهدى - حديث:838' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر الامر لمن صلى في بيته او رحله ' حديث:2436' السنن للنسائي - كتاب الإمامة' إعادة الصلاة مع الجماعة بعد صلاة الرجل لنفسه - حديث:852' سنن الدارقطني - كتاب الصلاة' باب تكرار الصلاة - حديث:1338' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب ما يجوز من العمل في الصلاة - باب الرجل يصلي وحده ثم يدركها مع الإمام' حديث:3391' مسند احمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث محجن الديلي عن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:16099' مسند الشافعي - ومن كتاب اختلاف مالك والشافعي رضي الله عنهما' حديث:965' المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' من اسمه محجن - محجن ابو بسر الديلي' حديث:17487

ہم اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کر چکے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو! جب کوئی شخص اپنی رہائشی جگہ پر نماز ادا کر چکا ہو اور پھر وہ امام کے ساتھ بھی نماز کو پائے تو وہ امام کے ساتھ بھی نماز ادا کرے یہ اُس کے لیے نفل نماز ہو جائے گی۔

3935 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ الْعَبْسِيِّ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ، فَمَرَّ بِمَسْجِدٍ، فَصَلَّى مَعَهُمُ الْمَغْرِبَ وَشَفَعَ بِرَكْعَةٍ، وَقَدْ كَانَ صَلَّى

✸✸ صلہ بن زفر عبسی بیان کرتے ہیں: میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا' اُن کا گزر مسجد کے پاس سے ہوا' تو انہوں نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی حالانکہ وہ نماز ادا کر چکے تھے' پھر اُن کا گزر مسجد کے پاس سے ہوا' تو اُنہوں نے لوگوں کو عصر کی نماز پڑھائی حالانکہ وہ نماز ادا کر چکے تھے' پھر اُن کا گزر مسجد کے پاس سے ہوا' تو اُنہوں نے لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھائی اور ایک رکعت ادا کر کے نماز کو جفت کیا حالانکہ وہ پہلے یہ نماز ادا کر چکے تھے۔

3936 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُ الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ أَدْرَكْتُهَا مَعَ النَّاسِ، فَإِنِّي أَجْعَلُ الَّذِي صَلَّيْتُ فِي بَيْتِي نَافِلَةً، وَأَجْعَلُ صَلَاتِي مَعَ الْإِمَامِ الْمَكْتُوبَةَ، قُلْتُ: أَفَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّكَ لَمْ تُدْرِكْ إِلَّا رَكْعَةً وَاحِدَةً؟ قَالَ: وَكَذَلِكَ أَيْضًا

✸✸ عطاء فرماتے ہیں: جب میں فرض نماز ادا کر چکا ہوں اور پھر اُس نماز کو لوگوں کے ساتھ پاؤں تو جو نماز میں نے اپنے گھر میں ادا کی تھی اُسے میں نفل قرار دوں گا' اور امام کے ساتھ ادا کی جانے والی اپنی نماز کو فرض قرار دوں گا۔

(ابن جریج بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر آپ کو ایک رکعت ملتی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: اس صورت میں بھی میں یہی سمجھوں گا۔

3937 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْعَصْرِ أُعِيدُهَا إِذَا جَاءَ الْجَمَاعَةُ؟ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: صَلِّ مَعَ الْقَوْمِ، فَإِنَّ صَلَاتَكَ مَعَهُمْ تَفْضُلُ صَلَاتَكَ وَحْدَكَ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ صَلَاةً، أَوْ بِضْعًا وَعِشْرِينَ صَلَاةً

✸✸ معمر' قتادہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے عصر کے بارے میں دریافت کیا کہ اگر آدمی باجماعت نماز میں شریک ہو تو کیا اس نماز کو بھی دوبارہ ادا کرے گا؟ معمر بیان کرتے ہیں: سعید بن میتب نے یہ کہا ہے کہ ایسی صورت میں تم لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرو کیونکہ تمہارا لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرنا' تمہارے اکیلے نماز ادا کرنے سے چوبیس گنا' یا بیس گنا سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

3938 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ: صَلَّيْتُ فِي بَيْتِي، ثُمَّ جِئْتُ فَوَجَدْتُ النَّاسَ يُصَلُّونَ، فَأَيَّتُهُمَا أَجْعَلُ صَلَاتِي؟ قَالَ: وَذَاكَ إِلَيْكَ؟ إِنَّمَا ذَاكَ إِلَى اللَّهِ

✸✸ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے سعید بن میتب سے سوال کیا' اُس نے کہا: میں اپنے گھر میں نماز ادا

کر لیتا ہوں' پھر میں آتا ہوں اور لوگوں کو نماز ادا کرتے ہوئے پاتا ہوں' تو ان دونوں میں سے کس کو میں اپنی (فرض) نماز قرار دوں گا؟ انہوں نے جواب دیا: کیا یہ معاملہ تمہارے اختیار میں ہے؟ یہ تو اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا۔

3939 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: اِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ فِىْ اَهْلِكَ، ثُمَّ اَدْرَكْتَ الصَّلَاةَ فِى الْمَسْجِدِ مَعَ الْاِمَامِ، فَصَلِّ مَعَهُ، غَيْرَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ الَّتِىْ يُقَالُ لَهَا صَلَاةُ الْعِشَاءِ، فَاِنَّهُمَا لَا تُصَلَّيَانِ مَرَّتَيْنِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر تم اپنے گھر میں نماز ادا کر چکے ہو' اور پھر مسجد میں بھی امام کے ساتھ نماز کو پاؤ تو اُس کے ساتھ بھی نماز ادا کر لو' البتہ فجر اور مغرب کی نماز کا معاملہ مختلف ہے۔ مغرب کی وہ نماز جسے عشاء کہا جاتا ہے کیونکہ یہ دونوں نمازیں دو مرتبہ ادا نہیں کی جاتیں۔

3940 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ اِذَا صَلّٰى فِىْ بَيْتِهِ، ثُمَّ خَرَجَ، فَوَجَدَ الْاِمَامَ يُصَلِّىْ صَلّٰى مَعَهُ، اِلَّا الصُّبْحَ وَالْمَغْرِبَ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب گھر میں نماز ادا کر لیتے' اور پھر گھر سے باہر جا کر امام کو نماز ادا کرتے ہوئے پاتے' تو اُس کے ساتھ نماز ادا کر لیتے تھے' البتہ فجر یا مغرب کی نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

3941 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُعِيْدَ الْمَغْرِبَ فِىْ جَمَاعَةٍ

✵✵ ایوب نے ابوقلابہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ جماعت کے ساتھ مغرب کی نماز کو دوبارہ ادا کیا جائے۔

3942 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَعِدِ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا غَيْرَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ، وَيَقُوْلُ: صَلَاتُكَ الْاُوْلٰى مِنْهُمَا

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: تم تمام نمازیں دوبارہ ادا کر لو گے' صرف عصر اور فجر کا حکم مختلف ہے۔ وہ یہ فرماتے تھے: ان دونوں نمازوں میں پہلی ادا کی جانے والی' تمہاری نماز شمار ہوگی۔

3943 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، سُئِلَ عَنِ الْمَغْرِبِ يُصَلِّيْهَا الرَّجُلُ فِىْ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَجِدُ النَّاسَ فِيْهَا؟ قَالَ: اشْفَعِ الَّذِىْ صَلَّيْتَ فِىْ بَيْتِكَ بِرَكْعَةٍ، ثُمَّ سَلِّمْ، وَالْحَقْ بِالنَّاسِ، وَاجْعَلِ الَّتِىْ هُمْ فِيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ

✵✵ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُن سے مغرب کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے آدمی اپنے گھر میں ادا کر لیتا ہے' اور پھر لوگوں کو مغرب کی نماز ادا کرتے ہوئے پاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: تم نے اپنے گھر میں جو نماز ادا کی تھی' ایک رکعت کے ذریعے اُسے جفت کر لو' پھر سلام پھیر دو اور پھر لوگوں کے ساتھ شامل ہو جاؤ اور اُن لوگوں کے ساتھ ادا کی جانے

والی نماز کو فرض قرار دو۔

3944 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَاَوْتَرْتُ، ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ فِي آخِرِ رَكْعَةٍ، فَذَهَبْتُ اَشْفَعُ، فَلَمْ اَفْرُغْ حَتَّى رَكَعَ الْإِمَامُ، وَرَفَعَ مِنْ آخِرِ رَكْعَةٍ قَالَ: لَا تُعِدْ وَلٰكِنْ اَوْتِرْ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے عشاء کی نماز ادا کر لی' پھر میں نے وتر بھی ادا کر لیے' پھر میں مسجد میں داخل ہوا' تو امام آخری رکعت میں تھا' میں گیا اور میں نے نماز کو جفت کرنا چاہا (جو میں نے وتر ادا کیے تھے) لیکن میں ابھی فارغ نہیں ہوا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا اور اُس نے آخری رکعت کے رکوع سے سر اُٹھا لیا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم نماز کو دُہراؤ گے نہیں بلکہ تم وتر ادا کرو گے۔

3945 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنِّي صَلَّيْتُ وَحْدِي رَكْعَةً ثُمَّ قَامُوا، فَاَخْشَى اَنْ لَا اَشْفَعَ رَكْعَتِي بِرَكْعَةٍ حَتَّى يَفْرُغُوا، اُصَلِّي مَعَهُمْ؟ قَالَ: بَلِ اشْفَعْهَا بِرَكْعَةٍ، ثُمَّ انْصَرِفْ فَصَلِّ مَعَهُمْ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اکیلا ایک رکعت ادا کرتا ہوں' پھر وہ لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں' مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ اُن کے فارغ ہونے تک میں ایک رکعت کے ذریعہ اپنی نماز کو جفت نہیں کر سکوں گا' تو کیا میں اُن لوگوں کے ساتھ نماز ادا کر لوں گا؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم ایک رکعت کے ذریعہ اپنی نماز کو جفت کرو گے' اُس سے فارغ ہونے کے بعد اُن لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرو گے۔

3946 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ فَاَنْتَ فِي صَلَاةٍ

❊❊ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ بات کہی جاتی ہے کہ جب تم اپنے گھر سے نکل آئے' تو تم نماز کی حالت میں شمار ہوتے ہو۔

بَابُ السَّاعَةِ الَّتِي يُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ

باب: وہ وقت جس میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے

3947 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَّ صَلَاةَ التَّطَوُّعِ تُكْرَهُ نِصْفَ النَّهَارِ اِلَى اَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ، وَحِيْنَ يَحِيْنُ طُلُوْعُ الشَّمْسِ، وَحِيْنَ يَحِيْنُ غُرُوْبُهَا قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، وَتَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْهِ

❊❊ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات سنی ہے کہ نصف النہار کے وقت نفل نماز ادا کرنا مکروہ ہے یہاں تک کہ

سورج ڈھل جائے' اور اُس وقت جب سورج نکل رہا ہو' اور اُس وقت جب سورج غروب ہونے والا ہو۔ وہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے' اور اُس کے دوسینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔

3948 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَابِطٍ، اَنَّ اَبَا اُمَامَةَ، سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا اَنْتَ؟ قَالَ: نَبِىٌّ قَالَ: اِلٰى مَنْ اُرْسِلْتَ؟ قَالَ: اِلَى الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ قَالَ: اَىَّ حِيْنٍ تُكْرَهُ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: مِنْ حِيْنِ تُصَلِّى الصُّبْحَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ قِيْدَ رُمْحٍ، وَمِنْ حِيْنِ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ اِلٰى غُرُوْبِهَا قَالَ: فَاَىُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ؟ قَالَ: شَطْرُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ، وَاَدْبَارُ الْمَكْتُوْبَاتِ قَالَ: فَمَتٰى غُرُوْبُ الشَّمْسِ؟ قَالَ: مِنْ اَوَّلِ مَا تَصْفَرُّ الشَّمْسُ حِيْنَ تَدْخُلُهَا صُفْرَةٌ اِلٰى حِيْنِ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن سابط نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' اُنہوں نے دریافت کیا: آپ کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبی ہوں! اُنہوں نے دریافت کیا: آپ کو کن لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام سرخ اور سفید لوگوں کی طرف۔ اُنہوں نے دریافت کیا: کون سے وقت میں نماز ادا کرنا مکروہ ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم صبح کی نماز ادا کر لو اُس کے بعد سے لے کر سورج کے بلند ہونے تک' جو ایک نیزے جتنا بلند ہو' اور جب سورج زرد ہو جائے اُس وقت سے لے کر سورج غروب ہونے تک۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے آخری نصف حصے میں کی جانے والی اور فرض نمازوں کے بعد کی جانے والی دعا۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: سورج کب غروب ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سورج زرد ہوتا ہے' تو جب اُس میں زردی داخل ہوتی ہے' اُس کے ابتدائی وقت سے لے کے اُس وقت تک جب سورج باقاعدہ غروب ہو جاتا ہے۔

3949 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ الْبَهْزِىِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَىُّ اللَّيْلِ اَسْمَعُ؟ قَالَ: جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ قَالَ: ثُمَّ الصَّلَاةُ مَقْبُوْلَةٌ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ، ثُمَّ لَا صَلَاةَ حَتّٰى تَكُوْنَ الشَّمْسُ قِيْدَ رُمْحٍ اَوْ رُمْحَيْنِ، ثُمَّ لَا صَلَاةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

✻✻ حضرت کعب بن مرہ بہزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! رات کے کون سے حصے (دعا) زیادہ سنی جاتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری نصف حصے میں۔ آپ نے فرمایا: اُس کے بعد نماز قبول ہوتی رہتی ہے (یعنی نوافل ادا کیے جا سکتے ہیں) یہاں تک کہ صبح صادق ہو جائے' اُس کے بعد اُس وقت تک کوئی اور (نفل) نماز ادا نہیں کی جائے گی جب تک سورج ایک نیزے۔ یا دو نیزے جتنا بلند نہیں ہو جاتا' اُس کے بعد پھر کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی جب تک سورج غروب نہیں ہو جاتا (یہاں روایت کے متن میں شاید کچھ الفاظ ساقط ہیں)۔

3950 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَیْ شَيْطَانٍ - اَوْ قَالَ: تَطْلُعُ مَعَهَا قَرْنُ شَيْطَانٍ - فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا، فَاِذَا كَانَتْ فِی وَسَطِ السَّمَاءِ قَارَنَهَا، فَاِذَا دَلَكَتْ - اَوْ قَالَ: زَالَتْ - فَارَقَهَا، فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ قَارَنَهَا، فَلَا تُصَلُّوا هٰذِهِ الثَّلَاثَ سَاعَاتٍ"

✵✵ حضرت ابوعبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جب طلوع ہوتا ہے تو اُس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے یہاں تک کہ جب وہ بلند ہو جاتا ہے تو وہ سینگ اُس سے الگ ہو جاتا ہے پھر جب وہ آسمان کے درمیان میں پہنچتا ہے تو وہ سینگ اُس کے ساتھ پھر مل جاتا ہے پھر جب سورج ڈھل جاتا ہے تو وہ سینگ اُس سے پھر علیحدہ ہو جاتا ہے جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے تو وہ سینگ پھر اُس سے پھر مل جاتا ہے تو تم ان تین اوقات میں نماز ادا نہ کرو''۔

3951 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَحَرَّى اَحَدُكُمْ اَنْ يُصَلِّیَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص اہتمام کے ساتھ سورج طلوع ہونے کے وقت یا اُس کے غروب ہونے کے وقت نماز ادا نہ کرے''۔

3952 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا تَتَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ، وَلَا غُرُوبَهَا، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَطْلُعُ قَرْنَاهُ مَعَ طُلُوعِهَا، وَيَغْرُبَانِ مَعَ غُرُوبِهَا قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ عَلَيْهِمَا الرِّجَالَ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: اِنَّمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ، وَلَا غُرُوبَهَا فِی الصَّلَاةِ، فَنَحْنُ لَا نَتَحَرَّاهُ

3950-موطا مالك - كتاب القرآن' باب النهي عن الصلاة بعد الصبح وبعد العصر - حديث:513' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في الساعات التي تكره فيها الصلاة - حديث:1249' السنن للنسائي - كتاب المواقيت' الساعات التي نهي عن الصلاة فيها - حديث:559' السنن الكبرى للنسائي - مواقيت الصلوات' ذكر الساعات التي نهي عن الصلاة فيها - حديث:1525' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:3345' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب الساعات التي تكره فيها صلاة التطوع - باب النهي عن الصلاة في هاتين الساعتين ' حديث:4074' مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث ابي عبد الله الصنابحي - حديث:18687' مسند الشافعي - من الجزء الثاني من اختلاف الحديث من الاصل العتيق' حديث:749' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند عبد الله الصنابحي' حديث:1420

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: تم سورج طلوع ہونے کے وقت' یا غروب ہونے کے وقت کوشش کر کے نماز ادا نہ کرو کیونکہ اس کے طلوع ہونے کے ساتھ شیطان کے دو سینگ طلوع ہوتے ہیں اور اس کے غروب ہونے کے ساتھ وہ دونوں غروب ہوتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان اوقات میں نماز ادا کرنے والے لوگوں کی پٹائی کرتے تھے۔

طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز کی ادائیگی کے لیے سورج کے طلوع ہونے کے وقت' یا سورج کے غروب ہونے کے وقت کا اہتمام نہ کرو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم تو اس چیز کی کوشش نہیں کرتے۔

3953 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ اَبِي حَبِيبٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ الَّتِي فُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ - يَعْنِي الْعَصْرَ - فَضَيَّعُوْهَا، فَمَنْ حَفِظَهَا الْيَوْمَ فَلَهُ اَجْرُهَا مَرَّتَيْنِ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يُرَى الشَّاهِدُ، وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ

✵✵ یزید بن ابوحبیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر فرض قرار دی گئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد عصر کی نماز تھی' تو اُن لوگوں نے اسے ضائع کر دیا' اب جو شخص اس کی حفاظت کرے گا اُسے اس کا اجر دُگنا ملے گا' اور پھر اس کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی' جب تک شاہد دکھائی نہیں دیتا''۔

(راوی کہتے ہیں:) شاہد سے مراد ستارہ ہے۔

3954 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: "مَا اُحِبُّ اَنَّ صَلَاةَ رَجُلٍ حِيْنَ تَحْمَرُّ الشَّمْسُ - اَوْ قَالَ: تَصْفَرُّ - بِفَلْسَيْنِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ قِيْدَ نَخْلَةٍ"

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری یہ خواہش نہیں ہے کہ جب سورج سرخ ہو' یا زرد ہو (یہ شک راوی کو ہے) اُس وقت کوئی شخص دو ٹکے کے عوض میں نماز پڑھ لے' جب تک وہ ایک کھجور جتنا بلند نہیں ہو جاتا (یہاں شاید اصل متن میں کچھ الفاظ منقول نہیں ہیں)۔

3955 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: انْظُرُوْا اِلٰى هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ تَرَكُوا الصَّلَاةَ، حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِي تُكْرَهُ الصَّلَاةُ فِيْهَا قَامُوْا يُصَلُّوْنَ قَالَ: وَذٰلِكَ حِيْنَ قَامَ الْقَاصُّ بُكْرَةً، قَالَ عَطَاءٌ: اَظُنُّ حِيْنَ حَانَ طُلُوْعُ الشَّمْسِ

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تم ان لوگوں کو دیکھو جو نماز ترک کر دیتے ہیں' یہاں تک کہ جب وہ وقت آتا ہے جس میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے' تو اُس وقت اُٹھ کر نماز پڑھ لیتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ وہ وقت ہے جب صبح کے وقت قصہ گو کھڑا ہوتا ہے۔ عطاء فرماتے ہیں: میرا خیال ہے اس سے مراد

وقت ہے جب سورج نکلنے والا ہوتا ہے۔

3956 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: تُكْرَهُ الصَّلَاةُ فِي ثَلَاثِ سَاعَاتٍ، وَتَحْرُمُ فِي سَاعَتَيْنِ قَالَ: تُكْرَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَفِعَ قِيدَ نَخْلَةٍ، وَنِصْفَ النَّهَارِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ، وَتَحْرُمُ سَاعَتَيْنِ حِينَ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ حَتَّى يَسْتَوِيَ طُلُوعُهَا، وَحِينَ تَصْفَرُّ حَتَّى يَسْتَوِيَ غُرُوبُهَا، فَإِنَّهَا تَغْرُبُ فِي قَرْنِ شَيْطَانٍ، وَتَطْلُعُ فِي قَرْنِ شَيْطَانٍ

✵✵ ابن سیرین فرماتے ہیں: تین اوقات میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے اور دو اوقات میں نماز ادا کرنا حرام ہے وہ یہ فرماتے ہیں: عصر کے بعد نماز پڑھنا مکروہ ہے فجر کی نماز کے بعد نماز پڑھنا مکروہ ہے جب تک وہ (سورج) ایک کھجور جتنا بلند نہیں ہو جاتا اور گرمی کی شدت میں نصف النہار کے وقت (نماز ادا کرنا مکروہ ہے) اور دو اوقات میں نماز ادا کرنا حرام ہے جب شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے جب تک وہ مکمل طور پر طلوع نہ ہو جائے اور جب سورج زرد ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مکمل طور پر غروب نہ ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے سینگ میں غروب ہوتا ہے اور شیطان کے سینگ میں طلوع ہوتا ہے۔

3957 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن سیرین سے منقول ہے۔

3958 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے''۔

3959 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيَاضٍ، وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ بُخْتٍ، كِلَاهُمَا، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُمَا سَمِعَاهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى اللَّيْلِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَاضٍ: إِنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ، وَقَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فِي فِتْيَةٍ، فَقَالَ لَهُ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَانَ يَعِيبُ ذَلِكَ عَلَى الْقَوْمِ يَعْنِي بَنِي أُمَيَّةَ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی اور عصر کی نماز کے بعد رات آنے تک

(یعنی سورج غروب ہونے تک) کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی''۔

اس پر عبداللہ بن عیاض نامی راوی نے (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے) کہا: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تو عصر کی نماز کے بعد بھی نماز ادا کرتے ہیں اور سورج کے نکلنے سے پہلے بھی نماز ادا کرتے ہیں؟ تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: حالانکہ وہ خود اس حوالے سے لوگوں پر اعتراضات کیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: یعنی بنوامیہ پر اعتراض کرتے تھے۔

3960 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ يَزِيْدَ، عَنْ قَزَعَةَ قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَلَقِيَنِىْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، فَنَهَانِىْ عَنْهُمَا، فَقَالَ: اَتْرُكُهُمَا لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ

❊❊ قزعہ بیان کرتے ہیں: میں نے عصر کے بعد دو رکعات ادا کیں' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے مجھے ان دونوں سے منع کیا تو قزعہ نے کہ: کیا میں آپ کے لیے ان دونوں کو ترک کر دوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

3961 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِىْ سَاعَتَيْنِ، بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

❊❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے' عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک۔

3962 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ هَارُوْنَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّى بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ، فَقُلْتُ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: اَخْبَرَتْنِىْ عَائِشَةُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّى بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: فَذَهَبْتُ اِلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا، فَقَالَتْ: صَدَقَ، فَقُلْتُ: فَاَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَلَا بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ مَا اُمِرَ، وَنَحْنُ نَفْعَلُ مَا اُمِرْنَا

❊❊ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو عصر کے بعد دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا' تو میں نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کے بعد دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اُس نے (عبداللہ بن زبیر نے) ٹھیک کہا ہے' میں نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی اور فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک

کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے جو حکم دیا ہے وہ اس کے حوالے سے کچھ کر سکتے ہیں' لیکن ہم وہی کریں گے جو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے۔

3963 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: لَقَدْ رَاَیْتُ عُمَرَ یَضْرِبُ عَلَیْهَا رُؤُوسَ الْحِبَالِ یَعْنِیْ رَكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

** حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات پر لوگوں کے سروں پر پٹائی کرتے ہوئے دیکھا' اُن کی مراد یہ تھی کہ عصر کے بعد دو رکعات ادا کرنے کی وجہ سے (اُن لوگوں کی پٹائی ہوتی تھی)۔

3964 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ: ضَرَبَ عُمَرُ الْمُنْكَدِرَ اِذْ رَآهُ سَبَّحَ بَعْدَ الْعَصْرِ

** سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب منکدر کو عصر کے بعد نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا تو اُس کی پٹائی کی۔

3965 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ: رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَضْرِبُ عَلَى الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

** زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عصر کے بعد نماز ادا کرنے پر پٹائی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

3966 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّیْمِیِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ یَقُوْلُ: حَدَّثَنِیْ اَبُو غَادِیَةَ قَالَ: رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَضْرِبُ النَّاسَ عَلَى الرَّكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

** ابوغادیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عصر کے بعد دو رکعات ادا کرنے پر لوگوں کی پٹائی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

3967 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، اَنَّ عَلِیًّا، سَبَّحَ فِیْ سَفَرٍ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَیْنِ، فَتَغَیَّظَ عَلَیْهِ عُمَرُ، وَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَنْهٰى عَنْ هٰذَا

** زہری بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سفر کے دوران عصر کے بعد دو نوافل ادا کیے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات پر اُن پر غصہ کا اظہار کیا اور بولے: اللہ کی قسم! آپ یہ بات جانتے ہیں (یا میں یہ بات جانتا ہوں) کہ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے۔

39[redacted] - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: رَاَیْتَ ابْنَ عُمَرَ یُصَلِّیْ یَوْمَ النَّحْرِ فِیْ اَوَّلِ النَّهَارِ؟ قَالَ: لَا، وَلَا فِیْ غَیْرِ یَوْمِ النَّحْرِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ یَقُوْلُ: اَمَّا اَنَا

فَاِنِّي اُصَلِّي كَمَا رَاَيْتُ اَصْحَابِي يُصَلُّوْنَ، وَاَمَّا اَنَا فَلَا اَنْهٰى اَحَدًا اَنْ يُصَلِّيَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا لَا يَتَحَرّٰى طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: اِنَّهٗ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ مَعَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، فَلَا يَتَحَرّٰى اَحَدٌ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا

✲✲ ابن جریج' نافع کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر کو قربانی کے دن' دن کے ابتدائی حصہ میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! قربانی کے دن کے علاوہ بھی نہیں دیکھا جب تک سورج بلند نہیں ہو جاتا۔ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے تھے: میں اُسی طرح نماز ادا کرتا ہوں جس طرح میں اپنے ساتھیوں کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتا ہوں اور میں کسی بھی شخص کو رات یا دن کے کسی بھی حصہ میں نماز ادا کرنے سے نہیں روکتا' جبکہ وہ شخص اہتمام کے ساتھ سورج طلوع ہونے کے وقت یا غروب ہونے کے وقت نماز ادا نہ کر رہا ہو' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سورج کے طلوع ہونے کے ساتھ شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے' تو کوئی بھی شخص سورج کے طلوع ہونے کے وقت یا اُس کے غروب ہونے کے وقت نماز ادا نہ کرے''۔

3969 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: اَنَّ عَائِشَةَ، وَاُمَّ سَلَمَةَ كَانَتَا تَرْكَعَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ

✲✲ عطاء بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا عصر کی نماز کے بعد دو رکعات ادا کیا کرتی تھیں۔

3970 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بَعْدَ الْعَصْرِ قَطُّ، اِلَّا مَرَّةً جَاءَهٗ نَاسٌ بَعْدَ الظُّهْرِ فَشَغَلُوْهُ فِي شَيْءٍ، وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَ الظُّهْرِ شَيْئًا حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ قَالَتْ: فَلَمَّا صَلَّى الْعَصْرَ دَخَلَ بَيْتِي، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

✲✲ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: میں نے کبھی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عصر کے بعد نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' صرف ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ظہر کے بعد کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو اُنہوں نے آپ کو مصروف رکھا جس کی وجہ سے آپ ظہر کے بعد نوافل ادا نہیں کر سکے' یہاں تک کہ آپ نے عصر کی نماز ادا کر لی۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کیں۔

3971 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي لَبِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ، فَقَالَ: قُمْ يَا كَثِيرُ بْنَ الصَّلْتِ اِلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَاسْاَلْهَا عَنِ

الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، قَالَ اَبُو سَلَمَةَ: فَقُمْتُ مَعَهُ، وَاَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ، فَاَتَيْنَا عَائِشَةَ فَقَالَتْ: لَا اَدْرِيْ، سَلُوْا اُمَّ سَلَمَةَ، فَاَتَيْنَا اُمَّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، لَمْ اَكُنْ اَرَاهُ يُصَلِّيهِمَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ؟ قَالَ: " قَدِمَ وَفْدٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيمٍ - اَوْ قَالَ: قَدِمَتْ صَدَقَةٌ - وَكُنْتُ اُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَلَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُهُمَا، فَهُمَا هَاتَانِ "

✻✻ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے' تو اُنہوں نے فرمایا: اے کثیر بن صلت! تم اُم المؤمنین کے پاس جاؤ اور اُن سے عصر کے بعد کی دو رکعات کے بارے میں دریافت کرو۔ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: میں بھی اُن کے ساتھ اُٹھ کھڑا ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن حارث کو بھی ساتھ بھیجا' ہم لوگ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے اس بارے میں معلوم نہیں ہے' تم لوگ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرو۔ ہم لوگ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو اُنہوں نے بتایا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' تو آپ نے عصر کے بعد دو رکعات ادا کیں' میں نے اس سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دو رکعات ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ دو رکعات کون سی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنوتمیم کا وفد آ گیا تھا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) صدقہ آ گیا تھا' تو جو رکعات میں ظہر کے بعد ادا کرتا تھا' اُنہیں میں ادا نہیں کر سکا' تو یہ دونوں وہی تھیں۔

3972 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعْدٍ الْاَعْمَى، يُخْبِرُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ مَوْلَى الْفَارِسِيِّينَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّهُ رَآهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهُوَ خَلِيفَةٌ رَكَعَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ، فَمَشَى اِلَيْهِ فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ وَهُوَ يُصَلِّي كَمَا هُوَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ زَيْدٌ: اضْرِبْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَوَاللّٰهِ لَا اَدَعُهُمَا اَبَدًا بَعْدَ اِذْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا قَالَ: فَجَلَسَ اِلَيْهِ عُمَرُ، وَقَالَ: يَا زَيْدُ بْنَ خَالِدٍ، لَوْلَا اَنِّي اَخْشَى اَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُلَّمًا اِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى اللَّيْلِ لَمْ اَضْرِبْ فِيهِمَا

✻✻ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب خلیفہ تھے' تو اُنہوں نے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کو عصر کے بعد دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا' تو چلتے ہوئے اُن کے پاس آئے' اور اُن کے نماز ادا کرنے کے دوران اُنہیں دُرّہ مارا' جب حضرت زید رضی اللہ عنہ نے نماز ختم کی تو اُنہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اور ماریئے! لیکن میں نے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' تو اس کے بعد میں ان دو رکعات کو کبھی ترک نہیں کروں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کے پاس بیٹھ گئے' اور بولے: اے زید بن خالد! اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ سورج غروب ہونے تک مسلسل نوافل ادا کرنے کے بارے میں ان دو رکعات کو سیڑھی بنالیں گے' تو میں ان دونوں کو ادا کرنے کی وجہ سے (اُن لوگوں کی) پٹائی نہ کرتا۔

3973 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْاَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَبَاحِ الْاَنْصَارِيَّ: يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ، فَقَامَ رَجُلٌ يُصَلِّي بَعْدَهَا، فَاَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِرِدَائِهِ - اَوْ بِثَوْبِهِ - وَقَالَ: اجْلِسْ فَاِنَّمَا هَلَكَ اَهْلُ الْكِتَابِ قَبْلَكُمْ لَمْ يَكُنْ لِصَلَاتِهِمْ فَصْلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ ابْنُ الْخَطَّابِ

✵✵ عبداللہ بن رباح انصاری' نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی اُس کے بعد ایک صاحب کھڑے ہوئے اور نماز ادا کرنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کی چادر (یا شاید اُس کا کپڑا) پکڑا اور بولے: بیٹھ جاؤ! تم سے پہلے اہلِ کتاب اسی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے کہ وہ اپنی نمازوں میں فصل نہیں کرتے تھے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خطاب کے بیٹے نے ٹھیک کہا ہے۔

3974 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، اَوْ غَيْرِهِ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو حَمْزَةَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقَالَ: صَلِّ مَا شِئْتَ اِلَى اللَّيْلِ قَالَ: وَلَقَدْ رَاَيْتُ عُمَرَ يَضْرِبُ الرَّجُلَ يَرَاهُ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ

✵✵ ابوحمزہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عصر کے بعد نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم مغرب ہونے تک جتنی چاہو نمازیں ادا کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ وہ جس شخص کو عصر کے بعد نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے تھے اُس کی پٹائی کرتے تھے۔

3975 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْمُصْعَبِ، اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ: عَنْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَنَهَاهُ عَنْهَا، فَقَالَ: فَقُلْتُ: لَا اَدَعُهُمَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "(مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَمْرًا) (الاحزاب: 36)، فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ اِلَى: (مُبِيْنًا) (النساء: 20)."

✵✵ عمرو بن مصعب بیان کرتے ہیں: طاؤس نے اُنہیں بتایا ہے کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عصر کے بعد دو رکعات ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُنہیں اس سے منع کر دیا۔ طاؤس کہتے ہیں کہ میں نے کہا: میں ان دو کو ترک نہیں کروں گا۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (یعنی یہ آیت تلاوت کی:)

''کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ اختیار نہیں ہے کہ جب اللہ اور اُس کا رسول کسی معاملہ کے بارے میں فیصلہ دے دیں'' اُنہوں نے یہ آیت ''مبینا'' تک تلاوت کی۔

3976 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّ طَاوُسًا، اَقَامَهُ بِخَيْفِ مِنًى بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ، لِيُصَلِّيَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ لِي: اَتُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ؟ قَالَ: اُكْرِهْتُ وَاللّٰهِ

✵✵ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: طاؤس کو منیٰ کے خیف میں لوگوں کے سامنے' عصر کے بعد دو رکعات ادا کرنے

کے لیے کھڑا کرلیا گیا تو انہوں نے یہ دورکعات ادا کیں' (بعد میں) انہوں نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تم نے بھی عصر کے بعد کی دو رکعات ادا کی ہیں؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے ان کے لیے مجبور کیا گیا تھا۔

3977 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ اَبَا اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيَّ: كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ خِلَافَةِ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ عُمَرُ تَرَكَهُمَا، فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَكَعَهُمَا، فَقِيلَ لَهُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: اِنَّ عُمَرَ كَانَ يَضْرِبُ النَّاسَ عَلَيْهِمَا قَالَ: ابْنُ طَاوُسٍ: وَكَانَ اَبِي لَا يَدَعُهُمَا

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے پہلے عصر کے بعد دورکعات ادا کیا کرتے تھے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے' تو انہوں نے ان دورکعات کو ترک کر دیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو انہوں نے یہ دورکعات ادا کرنا پھر شروع کر دیں۔ اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا کہ جناب یہ کیا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی وجہ سے لوگوں کی پٹائی کیا کرتے تھے۔

طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد ان دورکعات کو ترک نہیں کرتے تھے۔

3978 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، يَذْكُرُ اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا قَطُّ اِلَّا رَكَعَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عروہ بن زبیر کے صاحبزادے عبداللہ کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی اُن کے ہاں تشریف لاتے تھے' تو عصر کے بعد دورکعات ضرور ادا کرتے تھے۔

3979 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ الْعَصْرَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَكَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَكُنَّا نُصَلِّيهِمَا مَعَهُ نَقُومُ صَفًّا خَلْفَهُ

✵✵ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد حرام میں عصر کی نماز ادا کرتے تھے' وہ عصر کے بعد دورکعات ادا کیا کرتے تھے' اُن کے ساتھ ہم بھی یہ دورکعات ادا کرتے تھے' ہم اُن کے پیچھے صف بنا کر کھڑے ہو جاتے تھے۔

بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

باب: مغرب سے پہلے دورکعات ادا کرنا

3980 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ قَالَ: رَاَيْتُ اللُّبَابَ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّونَهُمَا

٭٭ ابان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ نقل کی ہے کہ ان سے مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے خالص ترین لوگوں کو یہ دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

3981 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّيَانِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

٭٭ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

3982 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

٭٭ ثمامہ بن عبداللہ بن انس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ حضرات مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے۔

3983 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عَلَيْنَا بَعْدَ مَا تَغْرُبُ الشَّمْسُ، وَيَكُونُ اللَّيْلُ، وَقَبْلَ أَنْ يُثَوَّبَ بِالْمَغْرِبِ، وَنَحْنُ نُصَلِّي، فَلَا يَنْهَانَا وَلَا يَأْمُرُنَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت بن انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج غروب ہونے کے بعد ہمارے پاس تشریف لاتے تھے رات ہو چکی ہوتی تھی (یعنی سورج غروب ہو چکا ہوتا تھا) تو مغرب کی نماز کے لیے تثویب کہی جانے سے پہلے ہم نماز ادا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو ہمیں اس سے منع کیا اور نہ ہی ہمیں اس کا حکم دیا۔

3984 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَا يَرْكَعُونَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ تَرْكَعُ بِهِمَا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَ أَنَسٌ يَرْكَعُهُمَا

٭٭ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: مہاجرین مغرب سے پہلے کی دو رکعات ادا نہیں کرتے تھے اور انصار ان دو رکعات کو ادا کرتے تھے۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ یہ دو رکعات ادا کرتے تھے۔

3985 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَمْ يُصَلِّ أَبُو بَكْرٍ، وَلَا عُمَرُ، وَلَا عُثْمَانُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم مغرب سے پہلے کی دو رکعات ادا نہیں

کرتے تھے۔

3986 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ الْلُّبَابَ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُودِيَ بِالْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ لِيُصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے سمجھدار ترین افراد کو دیکھا ہے کہ جب مغرب کی اذان ہوتی تھی تو وہ ستونوں کی طرف لپکتے تھے تاکہ مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کرلیں۔

بَابُ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ

باب: جب نماز کھڑی ہوجائے تو کوئی اور نماز ادا نہیں کی جائے گی

3987 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی۔

3988 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَضْرِبُ عَلَى الصَّلَاةِ بَعْدَ الْاِقَامَةِ

✵✵ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اقامت کے بعد نماز ادا کرنے پر پٹائی کرتے تھے۔

3989 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ بُلَعَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

✵✵ عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُن تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے:

''جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی''۔

3990 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ مَوْهَبٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيلٍ، يَقُولُ لِلنَّاسِ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَقَدْ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ: وَيْلَكُمْ، لَا صَلَاةَ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

✵✵ صفوان بن موہب بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے مسلم بن عقیل کو لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا جو اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے جب نماز کھڑی ہو چکی تھی: کہ تمہارا ستیاناس ہو! جب نماز کھڑی ہو جائے تو کوئی اور نماز ادا نہیں کی جاتی۔

3991 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيلٍ: يَنْهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْإِقَامَةِ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے مسلم بن عقیل کو اقامت کے بعد (نفل یا سنت) نماز سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

3992 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُ طَاوُسًا، قُلْتُ: اَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ؟ قَالَ: اَوَ تُطِيقُ ذٰلِكَ؟

٭٭ داؤد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس سے سوال کیا' میں نے کہا: جب مؤذن اقامت کہہ رہا ہو' کیا میں اُس وقت دو رکعات ادا کرسکتا ہوں؟ اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم اس کی طاقت رکھتے ہو؟

3993 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَنَّهُمَا يَكْرَهَانِ الصَّلَاةَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ، وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: اِنْ كُنْتَ قَدْ دَخَلْتَ فِي شَيْءٍ فَاَتِمَّهُ

٭٭ ابراہیم نخعی اور سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اقامت کے وقت نماز ادا کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر تم (اقامت شروع ہونے سے پہلے) کوئی نماز شروع کر چکے تھے' تو اُسے مکمل کرلو۔

3994 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ، فَاِنْ خَرَجَ الْإِمَامُ وَاَنْتَ رَاكِعٌ، فَارْكَعْ اِلَيْهَا رَكْعَةً اُخْرٰى خَفِيفَةً، ثُمَّ سَلِّمْ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے' تو کوئی اور نماز ادا نہیں کی جائے گی' جب امام اُس وقت آجائے جب تم رکوع کی حالت میں ہو تو پھر تم اُس (ایک رکعت) کے ساتھ ایک مختصر رکعت ادا کر کے سلام پھیر دو گے۔

3995 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، رَوَاهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ - اَبُو سَعِيدٍ يَشُكُّ - عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ الْعُشْبِ، وَهُوَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حِينَ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَلَاتَانِ مَعًا؟

٭٭ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابن عشب کے پاس سے گزرے جو اُس وقت دو رکعات ادا کر رہے تھے' جب نماز کھڑی ہو چکی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جائیں گی؟

3996 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: خَرَجَ الْإِمَامُ وَاَنَا مُتَطَوِّعٌ، فَاُتِمُّ؟ قَالَ: فَصِلْهَا بِهَا، قُلْتُ: اِنِّي لَمْ اُسَلِّمْ تَسْلِيمَ الْإِنْصِرَافِ قَالَ: اَلَيْسَ قَدْ تَشَهَّدْتَ؟ قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: فَحَسْبُكَ، فَصِلْهَا بِهَا

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: امام آ جاتا ہے اور میں اُس وقت نوافل ادا کر رہا ہوتا ہوں تو کیا میں اُنہیں مکمل کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: تم اس کے ذریعہ اُس میں فصل پیدا کر دو۔ میں نے کہا: اگر میں نماز ختم کرنے کا سلام نہیں پھیرتا؟ اُنہوں نے جواب دیا: کیا تم نے تشہد نہیں پڑھ لیا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اُنہوں نے کہا: پھر یہ تمہارے لیے کافی ہے تم اس کے ذریعہ اُس میں فصل پیدا کر دو۔

3997 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: كُنْتُ قَائِمًا اُصَلِّي، فَمَرَرْتُ بِسَجْدَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا فِي تِلْكَ السَّجْدَةِ قَالَ: صِلْهَا بِهَا، قُلْتُ: اُكَبِّرُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَسْتَعِيذُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَلَا اَكْتَفِي بِاسْتِعَاذَتِي لِلتَّطَوُّعِ؟ قَالَ: بَلَى، وَلٰكِنْ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ تَسْتَعِيذَ

✱✱ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: میں کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہوتا ہوں اور سجدۂ تلاوت سے گزرتا ہوں تو سجدہ میں چلا جاتا ہوں (یہاں اصل متن میں الفاظ نہیں ہیں) تو عطاء نے فرمایا: تم اسے اُس کے ساتھ ملا دو۔ میں نے دریافت کیا: کیا میں تکبیر کہوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا میں اعوذ باللہ پڑھوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا میں نفل نماز کے لیے اپنے استعاذہ پر اکتفاء نہ کروں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن مجھے یہ بات زیادہ پسندیدہ ہے کہ تم دوبارہ اعوذ باللہ پڑھو۔

3998 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ الرَّازِيُّ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ بِالْمَكْتُوبَةِ قَالَ: فَعَرَفْتُهُ قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ بِرَاْيِهِ

✱✱ عبداللہ بن کثیر رازی بیان کرتے ہیں: نافع بن جبیر فرض نماز کے بعد نفل نماز ادا کر لیتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اس حوالے سے اُن کا تذکرہ کیا تو اُنہوں نے کہا: یہ وہ اپنی رائے کے ساتھ نہیں کرتے تھے۔

3999 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ: اَنَّهُمَا كَانَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ يَصِلَانِ التَّطَوُّعَ بِالْمَكْتُوبَةِ

✱✱ حسن بصری اور قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ یہ دونوں حضرات بھی ایسا کر لیتے تھے' یہ نوافل کو فرض نماز کے ساتھ ملا دیتے تھے۔

4000 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، وَالْاَعْمَشِ، وَالزُّبَيْرِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ دَخَلَ مَسْجِدًا يَرَى اَنَّهُمْ قَدْ صَلَّوْا، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ، ثُمَّ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ قَالَ: يَدْخُلُ مَعَ الْاِمَامِ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ، ثُمَّ يَجْعَلُ الْبَاقِيَتَيْنِ تَطَوُّعًا، قَالَ الزُّبَيْرُ: فَقُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ: مَا شَعَرْتُ اَنَّ اَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا قَالَ: اِنَّ هٰذَا كَانَ يَصْنَعُهُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

✱✱ ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مسجد میں داخل ہو کر یہ سمجھتا ہے کہ شاید لوگ نماز ادا کر چکے ہیں' پھر وہ فرض نماز کی دو رکعات ادا کر لیتا ہے' اسی دوران نماز کے لیے اقامت ہو جاتی ہے' تو ابراہیم فرماتے ہیں: وہ امام کے ساتھ

شامل ہو کر دو رکعات ادا کر کے سلام پھیر دے گا' اور پھر باقی دو رکعات کو نوافل بنا لیں گے۔

زبیر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: میرا نہیں خیال کہ کوئی شخص ایسا کر سکتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ اس طرح کیا کرتے تھے۔

4001 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يَقْطَعُ صَلَاتَهُ، وَيَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ

* * امام شعبی فرماتے ہیں: ایسا شخص اپنی نماز کو منقطع کرے گا' اور لوگوں کے ساتھ (باجماعت نماز میں) شامل ہو جائے گا۔

4002 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ سَمِعَ، اِبْرَاهِيْمَ يَقُوْلُ: اِذَا دَخَلْتَ فِي صَلَاةٍ فَلَا تَدْخُلْ مَعَهَا غَيْرَهَا يَقُوْلُ: اِذَا كُنْتَ فِي الْمَكْتُوبَةِ فَلَا تَجْعَلْهَا فِي تَطَوُّعٍ، اَوْ فِي تَطَوُّعٍ فَلَا تَجْعَلْهَا فَرِيضَةً

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم نماز پڑھنا شروع کرو تو اُس نماز کے ساتھ کسی دوسری نماز میں شامل نہ ہو جاؤ۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جب تم فرض نماز ادا کر رہے ہو تو اُسے نفل میں شامل نہ کرو یا نفل ادا کر رہے ہو تو اُسے فرض قرار نہ دو۔

4003 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، اَنَّهُ قَالَ: اِذَا وَصَلْتَ التَّطَوُّعَ بِالْمَكْتُوبَةِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْكَلَامِ يَقُوْلُ: وَلٰكِنْ سَلِّمْ وَادْخُلْ مَعَهُمْ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ

* * حماد فرماتے ہیں: جب تم نوافل کو فرض نماز کے ساتھ ملا دو گے' تو یہ کلام کرنے کے حکم میں ہوگا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: تاہم تمہیں سلام پھیر کر اُن لوگوں کے ساتھ شامل ہونا چاہیے۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

بَابُ هَلْ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

باب: جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے' تو کیا فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کی جا سکتی ہیں؟

4004 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ، فَصَلَّى الْفَجْرَ، فَوَجَدَ رَجُلَيْنِ يُصَلِّيَانِ، فَقَالَ: اَصَلَاتَانِ مَعًا؟

* * ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' مؤذن اُس وقت اقامت کہہ رہا تھا' آپ نے فجر کی نماز پڑھائی' آپ نے دو آدمیوں کو (لوگوں سے ہٹ کر) نماز ادا کرتے ہوئے پایا تو دریافت کیا: کیا دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جائیں گی؟

4005 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ لِلصُّبْحِ، فَقَالَ: اَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا؟

٭٭ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا جبکہ مؤذن اُس وقت صبح کی نماز کے لیے اقامت کہہ رہا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم صبح کی نماز میں چار رکعات ادا کرو گے؟

4006 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ، فَقَالَ: اَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا؟ قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلُ ذٰلِكَ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی شخص کو مؤذن کے اقامت کہنے کے دوران نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے تھے' تو دریافت کرتے تھے: کیا تم صبح کی نماز میں چار رکعات ادا کرو گے؟

معمر بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر کے حوالے سے اس کی مانند روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

4007 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، اَوْ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَقَدْ اُقِيمَتْ صَلَاةُ الْفَجْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيَّتُهُمَا صَلَاتُكَ؟ الَّتِي صَلَّيْتَ وَحْدَكَ، اَمِ الَّتِي صَلَّيْتَ مَعَنَا؟

٭٭ ابوالعالیہ یا شاید ابوعثمان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا جبکہ فجر کی نماز کے لیے اقامت کہی جا چکی تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم دونوں میں سے کس کو اپنی نماز شمار کرو گے' وہ جو تم نے اکیلے ادا کی ہے' یا وہ جو تم ہمارے ساتھ ادا کرو گے؟

4008 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، كَرِهَ اَنْ يُصَلِّيَهُمَا عِنْدَ الْاِقَامَةِ قَالَ: كَيْفَ يُصَلِّيهِمَا وَقَدْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ؟

٭٭ ایوب نے ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے اقامت کے وقت ان دو رکعات (سنتوں) کو ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: ان دونوں کو کیسے ادا کیا جا سکتا ہے جبکہ فرض نماز شروع ہو چکی ہے۔

4009 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ فِي الصَّلَاةِ وَلَمْ اَكُنْ رَكَعْتُهُمَا قَالَ: فَارْكَعْهُمَا فِي الْمَسْجِدِ، اِلَّا اَنْ تَخْشَى اَنْ تَفُوتَكَ الرَّكْعَةُ الَّتِي الْاِمَامُ فِيهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں' امام اُس وقت نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' میں نے فجر کی دو سنتیں ادا نہیں کی ہوتی ہیں' تو اُنہوں نے فرمایا: تم ان دو کو مسجد میں ادا کرو گے' البتہ اگر تمہیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ امام جو رکعت ادا کر رہا ہے' اگر وہ تم سے فوت ہو جاتی ہے (تو پھر تم انہیں ادا نہیں کرو گے)۔

4010 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ اَرْكَعَهُمَا فِي الطَّرِيقِ؟ قَالَ: لَا اُبَالِي اَيْنَ تَرْكَعُهُمَا، اِذَا رَكَعْتَهُمَا قَبْلَ الصَّلَاةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ کو یہ بات پسند ہے کہ میں انہیں راستہ میں ادا کر لوں؟ اُنہوں نے کہا: میں اس بات کی پرواہ نہیں کروں گا کہ تم انہیں کہاں ادا کرتے ہو' جبکہ تم نماز سے پہلے انہیں ادا کر لو۔

4011 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ خِفْتُ اَنْ يَفُوتَنِي الصُّبْحُ؟ قَالَ: فَدَعْهُمَا، وَلَا تَفُوتُكَ شَيْءٌ مِنَ الصُّبْحِ قَالَ: ثُمَّ اَخْبَرْتُهُ خَبَرَ اَبِي سَعْدٍ الْاَعْمَى اِيَّانَا عَنِ الَّذِي رَكَعَهُمَا بَعْدَ الصُّبْحِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ میری صبح کی نماز رہ جائے گی؟ انہوں نے فرمایا: پھر تم ان دونوں کو چھوڑ دو لیکن تمہاری صبح کی نماز میں سے کچھ نہیں رہنا چاہیے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے پھر انہیں ابوسعید نابینا کی نقل کردہ روایت کے بارے میں بتایا جو انہوں نے ہمیں بیان کی تھی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں صبح کی نماز کے بعد یہ دو رکعات ادا کی تھیں۔

4012 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَرْكَعُهُمَا فِي بَيْتِي ثُمَّ آتِي الْمَسْجِدَ فَاَجْلِسُ اَحَبُّ اِلَيَّ، قَالَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ: لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: میں ان دو رکعات کو اپنے گھر میں ادا کر کے پھر مسجد میں آؤں اور آ کر بیٹھ جاؤں یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

زید بن خالد بیان کرتے ہیں: تم لوگ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔

4013 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا اَخْطَاْتَ اَنْ تَرْكَعَهُمَا قَبْلَ الصُّبْحِ فَارْكَعْهُمَا بَعْدَ الصُّبْحِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب تم غلطی کرتے ہوئے ان دو رکعات (یعنی فجر کی سنتوں) کو صبح صادق ہونے سے پہلے ادا کر لو تو پھر تم صبح صادق ہونے کے بعد انہیں (دوبارہ) ادا کرو۔

4014 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَلَمْ تَرْكَعْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ صَلِّ مَعَ الْاِمَامِ، فَاِذَا فَرَغَ ارْكَعْهُمَا بَعْدَ الصُّبْحِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نماز کھڑی ہو جائے اور تم نے فجر کی دو رکعات (سنتیں) ادا نہ کی ہوں تو تم امام کے ساتھ نماز ادا کر لو جب اس سے فارغ ہو جاؤ تو صبح کی نماز کے بعد ان دو رکعات کو ادا کرو۔

4015 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَرَاَيْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ رَكَعَهُمَا بَعْدَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ صَنْعَاءَ بَعْدَمَا سَلَّمَ الْاِمَامُ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ابن جریج کو صبح کی نماز کے بعد یہ دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے جو انہوں نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کی تھیں۔

4016 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ رَبِّهِ بْنَ سَعِيدٍ، اَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ، وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ حِينَ فَرَغَ مِنَ الصُّبْحِ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ؟ فَأَخْبَرَهُ، فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَضَى وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا

✵✵ عبدرب بن سعید جو یحییٰ بن سعید کے بھائی ہیں' وہ اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ وہ صبح کی نماز ادا کرنے کے لیے گئے' نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز شروع کر چکے تھے' اُن کے دادا نے ابھی فجر کی دو رکعات سنتیں ادا نہیں کی تھیں' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی' جب وہ فجر کی نماز پڑھ کر کے فارغ ہوئے' تو وہ کھڑے ہوئے' اور اُنہوں نے فجر کی دو رکعات سنتیں ادا کیں۔ نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس سے گزرے' تو آپ نے دریافت کیا: یہ کون سی نماز ہے؟ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' اور تشریف لے گئے' آپ نے کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی۔

4017 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمُ فِي الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَدَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ، ثُمَّ قَعَدَ، حَتَّى إِذَا أَشْرَقَتْ لَهُ الشَّمْسُ قَضَاهَا قَالَ: وَكَانَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَهُوَ فِي الطُّرُقِ صَلَّاهُمَا فِي الطَّرِيقِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے' لوگ اُس وقت نماز پڑھ رہے تھے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ابھی فجر کی دو سنتیں ادا نہیں کی تھیں' وہ لوگوں کے ساتھ اُن کی نماز میں شریک ہو گئے' اُس کے بعد وہ بیٹھ گئے یہاں تک کہ جب سورج اُن کے سامنے روشن ہو گیا تو اُنہوں نے وہ دو سنتیں ادا کیں۔ نافع بیان کرتے ہیں: جب نماز کھڑی ہو جاتی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راستے میں ہوتے' تو وہ یہ دو رکعات راستے میں ہی ادا کر لیتے تھے۔

4018 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ مُخْبِرٍ أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ رَكَعَ فِي الضُّحَى رَكْعَتَيْنِ، وَلَمْ يُصَلِّ صَلَاةَ الضُّحَى قَطُّ، فَقِيلَ لَهُ: مَا رَأَيْنَاكَ تُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلَاةَ قَطُّ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ نَسِيتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَرَكَعْتُهُمَا الْآنَ

✵✵ صالح بن کیسان نے مخبر کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ چاشت کے وقت دو رکعات ادا کیں' اُنہوں نے پہلے کبھی چاشت کی نماز ادا نہیں کی تھی۔ اُن سے اس بارے میں بات چیت کی گئی اور کہا گیا کہ ہم نے تو آپ کو کبھی یہ نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' تو اُنہوں نے فرمایا: میں فجر کی دو رکعات ادا کرنا بھول گیا تھا' وہ دونوں میں نے اب ادا کی ہیں۔

4019 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، بَيْنَا هُوَ يَلْبَسُ لِلصُّبْحِ إِذْ سَمِعَ الْإِقَامَةَ، فَصَلَّى فِي الْحُجْرَةِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى مَعَ النَّاسِ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا وَجَدَ الْإِمَامَ يُصَلِّي وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَهُمَا، دَخَلَ مَعَ الْإِمَامِ، ثُمَّ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ابھی صبح صادق ہونے کے بارے میں التباس کا شکار تھے کہ اس دوران اُنہوں نے اقامت کی آواز سن لی' اُنہوں نے اپنے حجرے میں فجر کی دو رکعات ادا کیں' پھر وہ نکلے' اور اُنہوں نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب امام کو نماز ادا کرتے ہوئے پاتے تھے' تو دو سنتیں ادا نہیں کرتے تھے' وہ امام کے ساتھ شامل ہو جاتے تھے' پھر یہ دو رکعات سنت سورج نکلنے کے بعد ادا کرتے تھے۔

4020 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى قَالَ: بَلَغَنَا، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: نَعَمْ وَاللّٰهِ، لَئِنْ دَخَلْتُ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ لَاَعْمِدَنَّ اِلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ لَاَرْكَعَنَّهُمَا ثُمَّ لَاُكْمِلَنَّهُمَا، ثُمَّ لَا اَعْجَلُ عَنْ اِكْمَالِهِمَا، ثُمَّ اَمْشِي اِلَى النَّاسِ فَاُصَلِّي مَعَ النَّاسِ الصُّبْحَ

٭٭ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جی ہاں! اللہ کی قسم! اگر میں (مسجد میں) آؤں اور لوگ اُس وقت نماز ادا کر رہے ہوں تو میں مسجد کے کسی ستون کی طرف بڑھ جاؤں گا' اور ان دو رکعات (سنتوں) کو ادا کروں گا' اور انہیں مکمل ادا کروں گا' میں ان کی مکمل ادائیگی میں کسی جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کروں گا' پھر میں چلتا ہوا لوگوں کے پاس آؤں گا' اور اُن کے ساتھ صبح کی نماز ادا کرلوں گا۔

4021 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُوْسَى قَالَ: جَاءَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَالْاِمَامُ يُصَلِّي الْفَجْرَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ اِلٰى سَارِيَةٍ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

٭٭ عبداللہ بن ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے' امام اُس وقت فجر کی نماز ادا کر رہا تھا' تو اُنہوں نے ستون کی طرف رُخ کر کے دو رکعات ادا کیں کیونکہ اُنہوں نے فجر کی دو رکعات سنتیں ابھی ادا نہیں کی تھیں۔

4022 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُوْسَى، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهُ،

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

4023 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَفْعَلُهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

4024 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، وَعَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: اَنَّ مَسْرُوْقًا كَانَ يُصَلِّيْهِمَا وَالْاِمَامُ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: مسروق ان دو رکعات کو ادا کر لیتے تھے جبکہ امام مسجد میں کھڑا ہوا نماز ادا کر رہا ہوتا تھا۔

4025 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ فِي الصَّلَاةِ، وَلَمْ تَكُنْ رَكَعْتَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. فَصَلِّهِمَا ثُمَّ ادْخُلْ مَعَ الْاِمَامِ، قَالَ هِشَامٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ،

وَالنَّخَعِيُّ يَدْخُلَانِ مَعَ الْإِمَامِ وَلَا يَرْكَعَانِ حِينَئِذٍ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جب تم مسجد میں داخل ہو اور امام نماز ادا کر رہا ہو اور تم نے ابھی فجر کی دو رکعات سنتیں ادا نہ کی ہوں تو تم ان دو کو ادا کرنے کے بعد امام کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔

ہشام بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ابراہیم نخعی امام کے ساتھ شامل ہو جاتے تھے' وہ اُس وقت یہ دو رکعات ادا نہیں کرتے تھے۔

4026 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِنْ لَمْ يَقْضِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص فجر کی دو رکعات قضاء ادا نہیں کرتا تو ایسے شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَدْعُو وَيُسَمِّي فِي دُعَائِهِ

باب: جو شخص دعا کرتے ہوئے اپنی دعا میں نام لے کر (کسی کے لیے) دعا کرے

4027 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَالَ: اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا، دَعَا عَلَى نَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ) (آل عمران: 128)

✵✵ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی نماز میں رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد یہ کہتے ہوئے سنا: ربنا ولک الحمد! جبکہ دوسری رکعت میں اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! فلاں پر اور فلاں پر لعنت کر! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کے خلاف دعائے ضرر کی تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

"تمہارا اس معاملہ میں کوئی واسطہ نہیں ہے' خواہ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے' یا انہیں عذاب دے' بے شک یہ لوگ ظالم ہیں"۔

4028 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ قَالَ: اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَكَّةَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِي يُوسُفَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کی دوسری رکعت کے رکوع سے سر اُٹھایا

تو یہ دعا کی:

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے ہی لیے مخصوص ہے' اے اللہ! تو ولید بن ولید' سلمہ بن ہشام' عیاش بن ابوربیعہ اور مکہ میں موجود کمزور مسلمانوں کو نجات عطا کر! اے اللہ! تو اپنی سختی کو مضر قبیلہ کے افراد پر مسلط کردے' اور اُن پر حضرت یوسف کے زمانہ کی سی قحط سالی نازل کردے''۔

4029 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَنَسٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، يَدْعُو عَلٰى اَحْيَاءٍ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ، عُصَيَّةَ، وَذَكْوَانَ، وَرِعْلٍ، وَلِحْيَانَ، وَكُلُّهُمْ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ

❊❊ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں ایک ماہ تک قنوتِ نازلہ پڑھی' جس میں آپ نے عربوں کے کچھ قبائل عصیہ' ذکوان' رعل' لحیان کے خلاف دعائے ضرر کی' ان سب کا تعلق بنوسلیم سے تھا۔

4030 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ: جَاءَ كَلْبٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْعَصْرِ لِيَمُرَّ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اللّٰهُمَّ احْبِسْهُ، فَمَاتَ الْكَلْبُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّكُمْ دَعَا عَلَيْهِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: لَوْ دَعَا عَلٰى اُمَّةٍ لَاسْتُجِيبَ لَهُ

❊❊ عبدالکریم جزری نے اہلِ طائف سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو عصر کی نماز پڑھا رہے تھے' اسی دوران ایک کتا آیا اور لوگوں کے آگے سے گزرنے لگا' تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: اے اللہ! اسے روک لے! تو وہ کتا وہیں مرگیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے دریافت کیا: اس کے خلاف دعا کس نے کی تھی؟ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ شخص کسی ایک اُمت کے خلاف دعا کرتا' تو اس کی وہ دعا بھی مستجاب ہوجاتی۔

4031 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ قَالَ: فَرَّ عَيَّاشُ بْنُ اَبِي رَبِيعَةَ، وَسَلَمَةُ بْنُ هِشَامٍ، وَالْوَلِيدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَيَّاشٌ، وَسَلَمَةُ مُكَبَّلَانِ مُرْتَدِفَانِ عَلٰى بَعِيرٍ، وَالْوَلِيدُ يَسُوقُ بِهِمَا، فَكُلِمَتْ اِصْبَعُ الْوَلِيدِ، فَقَالَ:

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ، فَعَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْرَجَهُمْ اِلَيْهِ وَشَانَهُمْ، قَبْلَ اَنْ يَعْلَمَ النَّاسُ، فَصَلَّى الصُّبْحَ فَرَكَعَ فِي اَوَّلِ رَكْعَةٍ مِنْهُمَا، فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ دَعَا لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَسْجُدَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِي رَبِيعَةَ، اللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ

❊❊ عبدالملک بن ابوبکر بیان کرتے ہیں: عیاش بن ابوربیعہ' سلمہ بن ہشام' ولید بن ولید بن مغیرہ مشرکین کی قید سے

فرار ہو کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے' ان میں عیاش بن ابوربیعہ اور سلمہ بن ہشام اونٹ پر ایک دوسرے کے آگے پیچھے سوار تھے جبکہ ولید اُس اونٹ کو ہانک کر لے جا رہے تھے' اسی دوران ولید کی انگلی زخمی ہو گئی تو اُنہوں نے یہ کہا:

"تم صرف ایک انگلی ہے جو خون آلود ہو گئی ہے' اور تمہیں اللہ کی راہ میں اس صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑا ہے"۔

جب نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کے اپنی طرف آنے' اور اُن کے معاملہ کا پتا چلا اور یہ لوگوں کے علم ہونے سے پہلے کی بات ہے' تو آپ نے صبح کی نماز ادا کرتے ہوئے اُن میں سے پہلی رکعت میں جب رکوع کیا اور رکوع کے بعد سر اُٹھایا تو آپ نے سجدے میں جانے سے پہلے ان دونوں کے لیے دعا کی اور یہ کہا:

"اے اللہ! تُو عیاش بن ابوربیعہ کو نجات عطا کر! اے اللہ! تُو سلمہ بن ہشام کو نجات عطا کر! اے اللہ! تُو ولید بن ولید کو نجات عطا کر! اے اللہ! تُو کمزور مؤمنین کو نجات عطا کر! اے اللہ! تُو اپنی سختی کو مضر قبیلہ کے افراد پر مسلط کر دے' اور اُن پر حضرت یوسفؑ کے زمانہ کی سی قحط سالی نازل کر دے"۔

4032 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: دَعَوْتُ فِي الْمَكْتُوبَةِ عَلَى رَجُلٍ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِهِ قَالَ: قَدِ انْقَطَعَتْ صَلَاتُكَ، ثُمَّ اَخْبَرَنِي حِينَئِذٍ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَيَّاشِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ وَرَكَعَ، فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ: اللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِي رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنْ عِبَادِكَ، قُلْتُ: فَدَعَا بِهٰذَا وَسَمَّى مَا سَمَّى قَالَ: لَا اَدْرِي اَكَانَ فِي سُبْحَةٍ اَوْ مَكْتُوبَةٍ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لَهُمْ فِي الْمَكْتُوبَةِ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي، وَلَعَلَّهُ اَمْرٌ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَسْنَا كَهَيْئَتِهِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ عَطَاءٌ: دَعَا لَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَدْعُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيمَا بَلَغَنِي

✵✵ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: میں فرض نماز میں کسی شخص کے خلاف دعا کرتا ہوں تو کیا اُس کا نام لے سکتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: اس صورت میں تمہاری نماز منقطع ہو جائے گی۔ پھر اُنہوں نے اُس وقت مجھے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے عیاش بن ابوربیعہ کے لیے دعا کی تھی' آپ رکوع میں گئے' جب آپ نے رکوع سے سر اُٹھایا تو آپ نے کھڑے ہو کر یہ دعا کی:

"اے اللہ! عیاش بن ابوربیعہ' ولید بن ولید بن مغیرہ' سلمہ بن ہشام اور اپنے کمزور بندوں کو نجات عطا فرما"۔

میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا کرتے ہوئے' تو لوگوں کے نام لیے ہیں۔ عطاء نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم کہ کیا یہ نوافل میں ہوا تھا' یا فرض نماز میں ہوا تھا؟ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر نبی اکرم ﷺ نے فرض نماز میں اُن لوگوں کے لیے دعا کی ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ خصوصیت نبی اکرم ﷺ کی ہو کیونکہ ہم تو آپ کی مانند نہیں ہیں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کے لیے دعا کی تھی لیکن مجھ تک پہنچنے

والی روایت کے مطابق اُس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کے لیے دعا نہیں کی۔

4033 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: دَعَا الْمَرْءُ فِي الْمَكْتُوبَةِ يَسْتَغْفِرُ رَبَّهُ وَيَسْأَلُهُ قَالَ: مَا أُحِبُّهُ، قُلْتُ: أَيَقْطَعُ ذٰلِكَ صَلَاتَهُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: أَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: أَفَتَدْعُو أَنْتَ الْمَرَّةَ فِي الْمَكْتُوبَةِ قَبْلَ أَنْ تُسَلِّمَ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: إِنِّي لَتَأْخُذُنِي الْمَرَّةَ الرَّغْبَةُ فِي الْمَكْتُوبَةِ فَأَسْتَغْفِرُ وَأَسْأَلُ، بِذٰلِكَ قَلِيلٌ قَالَ: وَلَا سَوَاءٌ، الدُّعَاءُ فِي الدُّنْيَا وَغَرَضِهَا، أَشَدُّ مِنَ الدُّعَاءِ لِلْآخِرَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ

* * ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے دریافت کیا: آدمی فرض نماز میں دعا مانگتے ہوئے اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرے گا' اور اُس سے کوئی چیز مانگے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا اس طرح اُس کی نماز ٹوٹ جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا وہ اس وجہ سے سجدۂ سہو کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ کبھی آخری تشہد میں سلام پھیرنے سے پہلے فرض نماز میں دعا کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ابن جریج نے کہا: بعض اوقات مجھے فرض نماز کے دوران رغبت محسوس ہوتی ہے' تو میں دعائے مغفرت کرسکتا ہوں اور میں سوال کرسکتا ہوں (یعنی کوئی چیز مانگ سکتا ہوں) جبکہ وہ چیز تھوڑی ہو؟ تو عطاء نے کہا: یہ دونوں چیزیں برابر نہیں ہیں' دنیا کے بارے میں' یا دنیا کی غرض کے بارے میں دعا مانگنا' آخرت کے لیے یا دعائے مغفرت کے بارے میں دعا مانگنے سے زیادہ شدید ہے۔

4034 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ قَالَ: إِذَا كُنْتَ فِي الْمَكْتُوبَةِ فَلَا تَدْعُ بِشَيْءٍ حَتَّى يَفْرُغَ الْإِمَامُ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَسَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُولُ: لَا تَدْعُ فِي الْمَكْتُوبَةِ، وَلَا أَعْلَمُ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ إِلَّا التَّشَهُّدَ

* * ابراہیم بن میسرہ نے عطاء اور مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب تم فرض نماز ادا کر رہے ہو تو امام کے فارغ ہونے تک کوئی دعا نہ مانگو۔

ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: تم فرض نماز میں دعا نہ مانگو' میرے علم کے مطابق دو رکعات کے بعد صرف تشہد کے کلمات پڑھے جائیں گے۔

4035 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: ادْعُ فِي الْفَرِيضَةِ بِمَا فِي الْقُرْآنِ

* * ابن سیرین بیان کرتے ہیں: تم فرض نماز میں وہ دعا مانگو جو قرآن میں مذکور ہے۔

4036 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن سیرین کے بارے میں منقول ہے۔

4037 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: ادْعُ فِي الْفَرِيضَةِ بِمَا فِي الْقُرْآنِ،

✱✱ طاؤس فرماتے ہیں: تم فرض نماز میں وہ دعا مانگو جو قرآن میں ہے۔

[redacted] - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ قَوْلِ طَاوُسٍ

✱✱ ابراہیم نخعی کے بارے میں' طاؤس کے قول کی مانند منقول ہے۔

4039 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: ادْعُ فِي الْفَرِيضَةِ بِمَا شِئْتَ

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: تم فرض نماز میں جو چاہو دعا مانگو۔

4040 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، كَانَ يَقُولُ: احْمِلُوا حَوَائِجَكُمْ عَلَى الْمَكْتُوبَةِ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَّغَيْرُهُ مِنْ عُلَمَائِنَا: مَا مِنْ صَلَاةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَدْعُوَ فِيهَا حَاجَتِي مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُولُ: وَنَظَرْتُ فِي اسْتِفْتَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ الْمَكْتُوبَةَ اَجِدُهُمْ يَدْعُونَ وَيَسْتَغْفِرُونَ فِي بَعْضِ رُكُوعِهِمْ وَسُجُودِهِمْ، فَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: تم اپنی ضروریات کو فرض نمازوں پر رکھو (یعنی فرض نمازوں میں اُن کے بارے میں دعا مانگو)۔

عمرو بن دینار اور ہمارے دیگر علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ میرے نزدیک اپنی حاجت کے بارے میں دعا مانگنے کے لیے فرض نماز سے زیادہ اور کوئی نماز محبوب نہیں ہے۔

ابن جریج اور میں (یعنی امام عبدالرزاق) یہ کہتے ہیں کہ میں نے فرض نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کے آغاز کا جائزہ لیا تو میں نے ان حضرات کو پایا کہ یہ لوگ اپنے رکوع اور سجود میں بھی دعا کرتے تھے اور مغفرت طلب کرتے تھے' تو اس حوالے سے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4041 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْفُرَافِصَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ: اَنَّهُ كَانَ يَدْعُو لِلزُّبَيْرِ وَاَسْمَاءَ اُمِّهِ يُسَمِّيهِمَا فِي الصَّلَاةِ بِاَسْمَائِهِمَا

✱✱ عروہ بن زبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ حضرت زبیر اور اپنی والدہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے لیے دعا کیا کرتے تھے' وہ نماز میں ان دونوں کے نام لے کر ان کے لیے دعا کرتے تھے۔

[redacted] - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْفُرَافِصَةِ، اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ وَهُوَ سَاجِدٌ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، وَلِاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ

** حفص بن فرافصہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عروہ بن زبیر کو نماز کے دوران سجدہ کی حالت میں یہ دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کی مغفرت کردے۔

4043 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَتَكْرَهُ أَنْ يُسْتَغْفَرَ فِي التَّطَوُّعِ؟ قَالَ: نَعَمْ، حَتَّى يَجْلِسَ وَيَتَشَهَّدَ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ جَالِسًا قَالَ: (أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي) (طه: 14)

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ نفل نماز میں دعائے مغفرت کی جائے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہاں تک کہ آدمی بیٹھ جائے اور تشہد کے کلمات پڑھے پھر وہ بیٹھنے کے دوران دعائے مغفرت کرسکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''تم میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو''۔

4044 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: " بَلَغَنِي أَنَّ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ فِي الصَّلَاةِ كَمَا يَتَكَلَّمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، حَتَّى نَزَلَتْ: (وَإِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا) (الأعراف 204) "

** عطاء بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ پہلے لوگ نماز کے دوران اسی طرح کلام کرلیتے تھے جس طرح یہود و نصاریٰ کلام کرلیتے تھے' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''جب قرآن کی تلاوت کی جائے' تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو''۔

4045 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: " صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللَّهِ، فَمَا عَلِمْتُ مَا يَقْرَأُ حَتَّى سَمِعْتُهُ يَقُولُ: (زِدْنِي عِلْمًا) (طه: 114)، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ فِي طَهَ "

** علقمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز ادا کی' انہوں نے جو تلاوت کی تھی' کا مجھے پتا نہیں چل سکا یہاں تک کہ میں نے انہیں یہ پڑھتے ہوئے سنا:

''تو میرے علم میں اضافہ کردے''۔

اس سے مجھے پتا چلا کہ آپ سورۂ طٰہٰ کی تلاوت کررہے ہیں (کیونکہ یہ سورۂ طٰہٰ کی آیت کے الفاظ ہیں)۔

4046 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ خَوْفٍ تَعَوَّذَ، وَإِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ سَأَلَ "

** حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی خوف کے مضمون والی آیت پڑھی تو آپ نے اس سے پناہ مانگی اور جب رحمت کے مضمون والی آیت پڑھی تو اس رحمت کے بارے میں دعا مانگی۔

4047 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ أَنَّهُمَا كَانَا لَا يَرَيَانِ بَأْسًا أَنْ يَدْعُوَ الرَّجُلُ فِي التَّطَوُّعِ، إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقِفُ عِنْدَهَا فَيَسْأَلُ وَيَتَعَوَّذُ "

❋ حسن بصری اور قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ یہ دونوں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ آدمی نفل نماز کے دوران دعا مانگے' جب وہ کسی ایسی آیت کو پڑھے جس میں جنت یا جہنم کا ذکر ہو تو وہاں ٹھہر کر (جنت کے بارے میں) دعا مانگے یا (جہنم سے) پناہ مانگے۔

4048 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، اَنَّ عَائِشَةَ، مَرَّتْ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ: (فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُوْمِ) (الطور: 27)، فَقَالَتْ: رَبِّ مُنَّ عَلَيَّ وَقِنِيْ عَذَابَ السَّمُوْمِ

❋ ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی:

''تو اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں گرم ہوا کے عذاب سے بچالیا''۔

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ دعا کی: اے میرے پروردگار! مجھ پر بھی احسان کرنا اور مجھے گرم ہوا کے عذاب سے بچالینا۔

4049 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، قَرَاَ فِيْ صَلَاةٍ: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى، فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَى

❋ عبد خیر ہمدانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نماز میں یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا:

''تم اپنے بلند و برتر پروردگار کے اسم کی پاکی بیان کرو''۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: سبحان ربی الاعلیٰ! (میں اپنے اعلیٰ پروردگار کی پاکی بیان کرتا ہوں)۔

4050 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ، " قَرَاَ فِي الْجُمُعَةِ: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى، فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَى، وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ "

❋ عمیر بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ کی تلاوت کی تو سبحان ربی الاعلیٰ پڑھا اور ساتھ میں سورۂ الغاشیہ کی تلاوت کی۔

4051 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَرَاَ: (اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى) (القيامة: 40) قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بَلٰى، وَاِذَا قَرَاَ: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

❋ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تو کیا وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ مُردوں کو زندہ کردے''۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: تو پاک ہے' اے اللہ! جی ہاں! تو اس بات پر قادر ہے۔

جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم اپنے اعلیٰ پروردگار کے اسم کی پاکی بیان کرو''۔

تو اُنہوں نے سبحان ربی الاعلیٰ (میں اپنے اعلیٰ پروردگار کی پاکی بیان کرتا ہوں) کہا۔

4052 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَرَاَ التِّيْنَ، وَبَلَغَ: (اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ) (التین: 8) قَالَ: بَلٰى، وَاِذَا قَرَاَ: (اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُحْيِیَ الْمَوْتٰى) (القیامۃ: 40) قَالَ: بَلٰى، وَاِذَا قَرَاَ: (فَبِاَیِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ) (المرسلات: 50)، وَبِمَا اُنْزِلَ اَوْ قَالَ: آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِمَا اَنْزَلَ

٭٭ اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کبھی سورۂ والتین کی تلاوت کرتے ہوئے یہ آیت پڑھتے تھے: ''کیا اللہ تعالیٰ سب سے بڑا حاکم نہیں ہے'' تو یہ کہتے تھے: جی ہاں! سب سے بڑا حاکم ہے۔

آپ جب یہ آیت پڑھتے تھے: ''کیا وہ اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ مُردوں کو زندہ کردے''۔ تو یہ کہتے ہیں: جی ہاں! وہ یہ قدرت رکھتا ہے۔

جب آپ یہ آیت تلاوت کرتے تھے: ''تو اس کے بعد وہ کون سی بات پر ایمان رکھیں گے''۔ تو آپ یہ کہتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو اُس نے نازل کیا ہے اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔

4053 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ جَابَانَ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ حُجْرٍ الْمَدَرِیِّ، فَسَمِعْتُهٗ وَهُوَ يُصَلِّیْ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَرَاَ، فَمَرَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ: (اَفَرَاَيْتُمْ مَا تُمْنُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الْخَالِقُوْنَ) (الواقعۃ: 59) قَالَ: بَلْ اَنْتَ يَا رَبُّ، بَلْ اَنْتَ يَا رَبُّ، بَلْ اَنْتَ يَا رَبُّ، ثَلَاثًا، ثُمَّ قَرَاَ: (اَفَرَاَيْتُمْ مَا تَحْرُثُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزَّارِعُوْنَ) (الواقعۃ: 63) قَالَ: بَلْ اَنْتَ يَا رَبُّ، بَلْ اَنْتَ يَا رَبُّ، بَلْ اَنْتَ يَا رَبُّ، ثَلَاثًا قَالَ: (اَفَرَاَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ) (الواقعۃ: 68) قَالَ: بَلْ اَنْتَ يَا رَبُّ، بَلْ اَنْتَ يَا رَبُّ، ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: (اَفَرَاَيْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ) قَالَ: : بَلْ اَنْتَ يَا رَبُّ، قَالَهَا ثَلَاثًا

٭٭ شداد بن جابان بیان کرتے ہیں: ایک رات میں حجر مدری کے ہاں ٹھہرا تو میں نے اُنہیں رات کے وقت نماز ادا کرتے ہوئے اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے سنا' جب اُنہوں نے اس آیت کی تلاوت کی:

''اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ جب تم انزال کرتے ہو تو کیا تم (بچہ کو) تخلیق کرتے ہو' یا تخلیق کرنے والے ہم ہیں''۔

تو حجر مدری نے کہا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! تو (تخلیق کرنے والا ہے) بلکہ تو (تخلیق کرنے والا ہے) میرے پروردگار! تو (تخلیق کرنے والا ہے) میرے پروردگار۔ اُنہوں نے یہ کلمات تین مرتبہ کہے' پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ جب تم کھیتی باڑی کرتے ہو' تو کیا زراعت کرنے والے تم لوگ ہو' یا زراعت کرنے والے ہم ہیں''۔

تو حجر مدری نے کہا: بلکہ اے میرے پروردگار! تُو ہے' بلکہ اے میرے پروردگار! تُو ہے' بلکہ اے میرے پروردگار! تُو ہے۔
اُنہوں نے تین مرتبہ یہ کلمات کہے۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اُس پانی کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے جسے تم پیتے ہو' کیا تم اُسے بادل سے نازل کرتے ہو' یا ہم اُسے نازل کرنے والے ہیں''۔

تو حجر مدری نے کہا: بلکہ اے میرے پروردگار! تُو ہے' بلکہ اے میرے پروردگار! تُو ہے' بلکہ اے میرے پروردگار! تُو (نازل کرنے والا) ہے۔ اُنہوں نے تین مرتبہ یہ کلمات کہے۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''آگ کے بارے میں تم لوگوں کی کیا رائے ہے جسے تم روشن کرتے ہو' تو اُس کے درخت کو تم نے پیدا کیا ہے' یا ہم پیدا کرنے والے ہیں''۔

تو حجر مدری نے کہا: بلکہ اے میرے پروردگار! تُو ہے۔ اُنہوں نے یہ کلمات تین مرتبہ کہے۔

4054 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: كَرِهَ اَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ بِذِكْرِ النَّارِ فَيَتَعَوَّذَ مِنْهَا فِي الْفَرِيضَةِ وَالتَّطَوُّعِ، قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرَى بَاْسًا فِي التَّطَوُّعِ

❊❊ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی فرض یا نفل نماز ادا کرتے ہوئے جہنم کا ذکر تلاوت کرے' تو اُس سے پناہ مانگے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری نفل نماز میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

4055 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُرِهَ اِذَا مَرَّ الْاِمَامُ بِآيَةِ تَخْوِيفٍ اَوْ آيَةِ رَحْمَةٍ اَنْ يَقُولَ مَنْ خَلْفَهُ شَيْئًا

❊❊ مجاہد فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ جب امام خوف دلانے والی کسی آیت یا رحمت کے مضمون والی کسی آیت کی تلاوت کرے' تو اُس کی تلاوت کے بعد کچھ اور کہے (یعنی کوئی دعا مانگے یا کلمات پڑھے)۔

4056 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي هَاشِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: " (وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَاَنْصِتُوا) (الأعراف: 204) " قَالَ: هٰذَا فِي الصَّلَاةِ

❊❊ مجاہد فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جب قرآن کی تلاوت کی جائے' تو اُسے غور سے سنو اور خاموش رہو''۔

مجاہد فرماتے ہیں: یہ نماز کے بارے میں حکم ہے۔

4057 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: " يَقُولُ اللّٰهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ: اِذَا شُغِلَ الْعَبْدُ بِكِتَابِهِ عَلَى مِنْ مَسَالَتِهِ اِيَّايَ اَعْطَيْتُهُ اَفْضَلَ مِمَّا اُعْطِي السَّائِلِينَ "

❊❊ مالک بن حارث بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: جب بندہ اپنی تحریر میں مشغولیت کی وجہ سے مجھ سے

مانگ نہ سکا ہو تو میں اُسے اُس سے زیادہ عطا کرتا ہوں جو مانگنے والے کو عطا کرتا ہوں۔

4058 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: الدُّعَاءُ فِي التَّطَوُّعِ مِثْلُهُ فِي الْمَكْتُوبَةِ إِنْ سَمَّيْتُ إِنْسَانًا يَقْطَعُ صَلَاتِي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَإِنْ قُلْتَهُ وَلَكَ وِتْرٌ فَاشْفَعْ بِرَكْعَةٍ، ثُمَّ انْصَرِفْ فَاسْتَقْبِلْ صَلَاتَكَ

❋❋ ابن جریج 'عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: نفل نماز کے دوران دعا مانگنا فرض نماز میں دعا مانگنے کی مانند ہے کہ اگر آپ کسی انسان کا نام لے لیں تو نماز ٹوٹ جاتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر تم یہ کلمات اُس وقت کہتے ہو جب تم طاق رکعات ادا کر چکے ہو تو تم ایک رکعت کے ذریعہ اُسے جفت کر لو گے' اُس کے بعد نماز کو مکمل کرنے کے بعد نئے سرے سے اُس نماز کو دہراؤ گے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَهُوَ مُتَلَثِّمٌ

باب: آدمی کا منہ پر کپڑا لپیٹ کر نماز ادا کرنا

4059 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ: أَيُصَلِّي الرَّجُلُ وَهُوَ مُخَمِّرٌ فَاهُ؟ قَالَ: أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ تَنْزِعَهُ مِنْ فِيكَ، إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِذَا صَلَّيْتَ فَإِنَّكَ تُنَاجِي رَبَّكَ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے دریافت کیا گیا: کیا کوئی شخص اپنے منہ کو ڈھانپ کر نماز ادا کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ تم اپنے منہ سے کپڑے کو اُتار دو کیونکہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب تم نماز ادا کر رہے ہوتے ہو تو تم اپنے پروردگار سے مناجات کر رہے ہوتے ہو۔

4060 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: كَرِهَ أَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيهِ، أَوْ عَلَى أَنْفِهِ فِي الصَّلَاةِ

❋❋ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ آدمی نماز کے دوران اپنا ہاتھ یا اپنا کپڑا اپنے منہ یا اپنی ناک پر رکھ لے۔

4061 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُتَلَثِّمٌ

❋❋ سعید بن مسیب کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ آدمی منہ پر کپڑا لپیٹ کر نماز ادا کرے۔

4062 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، وَابْنِ أَبِي رَوَّادٍ، أَوْ أَحَدِهِمَا، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُتَلَثِّمٌ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی منہ پر کپڑا لپیٹ کر نماز ادا کرے۔

4063 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: اَنَّهٗ كَرِهَ اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُتَلَثِّمٌ، وَكَانَ يَقُوْلُ: اِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَلَا يَجْهَرْ، وَسَاَلْتُهٗ عَنِ الرَّجُلِ يَعْطِسُ عَلَى الْخَلَاءِ قَالَ: يَحْمَدُ اللّٰهَ فَاِنَّهَا تَصْعَدُ

✵✵ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی منہ پر کپڑا لپیٹ کر نماز ادا کرے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جب آدمی کو نماز کے دوران چھینک آ جائے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے گا' لیکن بلند آواز میں نہیں کرے گا۔ میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جسے بیت الخلاء میں چھینک آ جاتی ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے گا کیونکہ یہ حمد اوپر جاتی ہے۔

4064 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: اَبْصَرَ جَعْدَةُ بْنُ هُبَيْرَةَ عَلٰى رَجُلٍ مِغْفَرًا وَهُوَ يُصَلِّي، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَجُلًا: اَنِ اكْشِفِ الْمِغْفَرَ عَنْ فِيكَ

✵✵ ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: جعدہ بن ہبیرہ نے ایک شخص کو نماز ادا کرنے کے دوران خود (یعنی لوہے کی ٹوپی) پہنے ہوئے دیکھا تو اُس کی طرف ایک شخص کو بھیجا کہ تم اپنے منہ پر سے اس خود کو ہٹا دو۔

4065 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، "اَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يُرَخِّصُ فِيْ اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُتَلَثِّمٌ اِذَا كَانَ مِنْ بَرْدٍ اَوْ عُذْرٍ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے اس بات کی رخصت دی ہے کہ آدمی منہ پر کپڑا لپیٹ کر نماز ادا کرے' جبکہ وہ ٹھنڈک کی وجہ سے یا کسی عذر کی وجہ سے اُس کپڑے کو لپیٹے ہوئے ہو۔

بَابُ التَّسْبِيحِ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

باب: (نماز کے دوران امام کو متوجہ کرنے کے لیے) سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے' اور تالی مارنے کا خواتین کے لیے ہے

4066 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَقُوْلُ فِي الْمَكْتُوبَةِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَاُشِيرُ بِيَدِيْ ثُمَّ اَسْتَوِيْ اِلَى الصَّفِّ؟ قَالَ: نَعَمْ، ذَاكَ حَسَنٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں فرض نماز کے دوران سبحان اللہ' سبحان اللہ کہتا ہوں اور اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ بھی کر لیتا ہوں اور پھر میں صف کی طرف آ کر سیدھا ہو جاتا ہوں۔ تو اُنہوں نے کہا: ٹھیک ہے! یہ اچھا ہے۔

4067 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ، اِسْ اِسْ فِي الصَّلَاةِ قَالَ عَطَاءٌ: وَتَكَلَّمَ اَبُو هُرَيْرَةَ بِاِسٍّ اِسٍّ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فِي الصَّلَاةِ: كَذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، وَاَحَبُّ اِلَى عَطَاءٍ اَنْ يُسَبِّحْنَ مِنَ التَّصْفِيقِ مِنْ اِسٍّ اِسٍّ، قَالَ عَطَاءٌ: وَصَفَّقَ اَبُو هُرَيْرَةَ بِيَدَيْهِ

❋❋ عطاء بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی مارنے کا حکم خواتین کے لیے ہے۔ نماز کے دوران اِش اِش (یعنی آواز نکالتے ہوئے) کہا جا سکتا ہے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز کے دوران اِش اِش کہہ دیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز کے بارے میں اسی طرح فرماتے ہیں کہ مردوں اور خواتین کے لیے یہی کہنے کا حکم ہے اور عطاء کے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے کہ خواتین تالی مارنے کی بجائے یا اِش اِش کہنے کی بجائے سبحان اللہ کہہ دیں۔ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں ہاتھوں کے ذریعہ تالی مارتے تھے۔

4068 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ فِي الصَّلَاةِ

❋❋ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز کے دوران امام کو متوجہ کرنے کے لیے سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانے کا حکم خواتین

4068-صحيح البخاري - كتاب الجمعة' ابواب العمل في الصلاة - باب التصفيق للنساء ' حديث:1160' صحيح مسلم - كتاب الصلاة' باب تسبيح الرجل وتصفيق المراة إذا نابهما شيء في الصلاة - حديث:670' صحيح ابن خزيمة - جماع ابواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها ' جماع ابواب الافعال المباحة في الصلاة - باب امر النساء بالتصفيق في الصلاة عند النائبة' حديث:854' مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' باب إيجاب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد السلام - حديث:1558' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب التسبيح للرجال - حديث:1385' السنن للنسائي - كتاب السهو' باب التصفيق في الصلاة - حديث:1197' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' من قال : التسبيح للرجال - حديث:7146' السنن الكبرى للنسائي - كتاب السهو ' التصفيق في الصلاة - حديث:530' شرح معاني الآثار للطحاوي - باب الكلام في الصلاة لما يحدث فيها من السهو' حديث: 46[redacted]1' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:1516' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب الكلام في الصلاة - باب ما يقول إذا نابه شيء في صلاته' حديث:3103' مسند احمد بن حنبل ' مسند ابي هريرة رضي الله - حديث:7123' مسند الشافعي - ومن كتاب الامالي في الصلاة' حديث:192' مسند الطيالسي - احاديث النساء' ما اسند ابو هريرة - وابو صالح' حديث:2510' مسند الحميدي - احاديث ابي هريرة رضي الله عنه' حديث:921' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند ابي هريرة' حديث:5818' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:1265

کے لیے ہے''۔

4069 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ فِي الصَّلَاةِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(نماز میں امام کو متوجہ کرنے کے لیے) سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لیے ہے''۔

4070 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لیے ہے''۔

4071 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ فِي الْإِذْنِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: متوجہ کرنے کے لیے سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لیے ہے۔

4072 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، إِذْ قِيلَ لَهُ: كَانَ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَأَهْلِ قُبَا شَيْءٌ، فَقَالَ: قَدِيمًا كَانَ ذٰلِكَ، كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جِيءَ، فَقِيلَ لَهُ: كَانَ بَيْنَ أَهْلِ قُبَا شَيْءٌ، فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، فَأَبْطَأَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ بِلَالٌ لِأَبِي بَكْرٍ: أَلَا أُقِيمُ بِالصَّلَاةِ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَأَقَامَ بِلَالٌ فَقَدَّمَ النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ، فَبَيْنَا هُوَ يُصَلِّي أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَشُقُّ الصُّفُوفَ حَتَّى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، فَجَعَلُوا يُصَفِّقُونَ، وَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا الْتَفَتَ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ خَلْفَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ كَمَا هُوَ، فَنَكَصَ إِلَى وَرَائِهِ، وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: مَا مَنَعَكَ إِذْ أُمِرْتُ أَنْ لَا تَكُونَ قَدْ صَلَّيْتَ؟ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَتَقَدَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا شَأْنُ التَّصْفِيقِ فِي الصَّلَاةِ؟ إِنَّمَا التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

✵✵ ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' اسی دوران اُن سے یہ کہا گیا کہ بنوعمرو بن عوف اور اہلِ قباء کے درمیان کچھ اختلاف ہوگیا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ بڑا پرانا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس

میں ہم موجود تھے' اسی دوران کوئی شخص آیا اور آپ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ اہلِ قباء کے درمیان لڑائی ہونے لگی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ اُن کے درمیان صلح کروانے کے لیے اُن کی طرف تشریف لے گئے' جب آپ کی واپسی میں دیر ہوگئی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ کیا میں نماز کے لیے اقامت نہ کہوں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: جیسے تم چاہو! تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی تو لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگے کر دیا' ابھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے کہ اسی دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے' آپ صفوں میں سے گزرتے ہوئے آئے' اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے آ کر کھڑے ہوگئے۔ لوگوں نے تالیاں پیٹنی شروع کیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے دوران اِدھر اُدھر توجہ نہیں کرتے تھے' لیکن جب لوگوں نے بکثرت تالیاں بجائیں تو انہوں نے توجہ کی تو انہیں نبی اکرم ﷺ اپنے پیچھے کھڑے ہوئے نظر آئے' نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ بھی کیا کہ وہ اسی طرح نماز کرتے رہیں جس طرح ہیں' لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُلٹے قدموں پیچھے آ گئے' نبی اکرم ﷺ آگے بڑھے' آپ نے نماز پڑھائی' جب آپ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو آپ نے دریافت کیا: تمہیں کیا چیز رکاوٹ بنی تھی جب میں نے تمہیں ہدایت کی تھی کہ تم جس طرح تھے اسی طرح نماز ادا کرتے رہتے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابوقحافہ کے بیٹے کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اللہ کے رسول کے آگے کھڑا ہو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کے دوران تالی بجانے کا کیا معاملہ ہے؟ مردوں کے لیے سبحان اللہ کہنے کا حکم ہے' اور خواتین کے لیے تالی بجانے کا حکم ہے۔

4073 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا اِلَى الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: اَيْنَ الْفَتَى الدَّوْسِيُّ؟ قَالَ: هُوَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يُوعَكُ فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ، فَاَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَسَحَ عَلٰى رَاْسِي، وَقَالَ لِي مَعْرُوفًا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: اِنْ اَنَا سَهَوْتُ فِي صَلَاتِي فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ، وَلْيُصَفِّقِ النِّسَاءُ قَالَ: فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَسْهُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ، وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّانِ وَنِصْفٌ مِنَ الرِّجَالِ، وَصَفَّانِ مِنَ النِّسَاءِ - اَوْ صَفَّانِ مِنَ الرِّجَالِ وَصَفَّانِ وَنِصْفٌ مِنَ النِّسَاءِ -

❊❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ مسجد تشریف لائے' آپ نے دریافت کیا: دوس قبیلہ سے تعلق رکھنے والا نوجوان کہاں ہے؟ کسی نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ وہاں ہے! وہ بیمار ہے' اور مسجد کے پیچھے والے حصے میں موجود ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے' آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے بارے میں اچھے کلمات ارشاد فرمائے۔ پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے' اور ارشاد فرمایا: اگر میں نماز میں کوئی چیز بھول جاؤں تو مرد سبحان اللہ کہیں اور خواتین تالی بجائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھائی لیکن آپ کو نماز میں کسی بھی قسم کا سہو لاحق نہیں ہوا۔ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مردوں کی اڑھائی صفیں تھیں اور خواتین کی دو صفیں تھیں' یا شاید مردوں کی دو صفیں تھیں اور خواتین کی اڑھائی صفیں تھیں۔

بَابُ هَلْ يَؤُمُّ الرَّجُلُ جَالِسًا

باب: کیا کوئی شخص بیٹھ کر امامت کر سکتا ہے؟

4074 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی عَطَاءٌ قَالَ: اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ قَاعِدًا وَجَعَلَ اَبَا بَكْرٍ وَرَاءَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ قَالَ: وَصَلَّى النَّاسُ وَرَاءَهُ قِيَامًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا صَلَّيْتُمْ اِلَّا قُعُودًا بِصَلَاةِ اِمَامِكُمْ، مَا كَانَ يُصَلِّي قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَاِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا

✸✸ عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بیمار ہو گئے' آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں' تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے' آپ کے اور لوگوں کے درمیان کھڑے ہو گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مجھے بعد میں جس چیز کا خیال آیا' اگر پہلے آ جاتا تو تم لوگ اپنے امام کی نماز کی پیروی کرتے ہوئے بیٹھ کر ہی نماز ادا کرتے' جب تک امام کھڑا ہو کر نماز ادا کرے' تم کھڑے ہو کر نماز ادا کرو' اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے' تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو"۔

4075 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ اَبَا بَكْرٍ فَقَامَ حِذْوَهُ اِلَى جَنْبِهِ، فَقَرَاَ، فَاِذَا خَتَمَ وَكَانَتِ الرَّكْعَةُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكَعَ وَسَجَدَ بِالنَّاسِ، قُلْتُ: وَكَمْ صَلَّى وَاَيَّةُ صَلَاةٍ تِلْكَ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي اِلَّا اَنَّهَا صَلَاةٌ فِيهَا قِرَاءَةٌ

✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی' آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو وہ آپ کے پہلو میں آپ کے برابر کھڑے ہو گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے جب تلاوت ختم کی اور رکوع میں چلے گئے' تو اُس کے بعد نبی اکرم ﷺ رکوع سے کھڑے ہوئے' آپ نے لوگوں کو رکوع اور سجدہ کروایا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: آپ نے کتنی رکعات ادا کی تھیں اور یہ کون سی نماز تھی؟ تو ابن جریج نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! البتہ یہ کوئی ایسی نماز تھی جس میں (بلند آواز میں) قرأت کی جاتی ہے۔

4076 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَاَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَذَهَبَ اَبُو بَكْرٍ يَنْكُصُ، فَاَشَارَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُصَلِّيَ كَمَا هُوَ قَالَ: فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ اِلَى جَنْبِهِ، فَكَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ اَبِي بَكْرٍ، وَكَانَ اَبُو

بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُلٹے قدموں پیچھے ہونے لگے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اشارہ کیا کہ وہ جس طرح ہیں اُسی طرح نماز پڑھاتے رہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' اور اُن کے پہلو میں آ کر بیٹھ گئے' تو لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کر رہے تھے جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کر رہے تھے' اور نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر (نماز ادا کر رہے تھے)۔

4077 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ حَتَّى جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ، وَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ، فَصَلَّى قَائِمًا يَأْتَمُّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسُ يَأْتَمُّونَ بِأَبِي بَكْرٍ "

٭٭ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: اپنی بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' اور جائے نماز پر تشریف فرما ہوئے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں کھڑے ہو گئے' تو اُنہوں نے (نماز میں) نبی اکرم ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے کھڑے ہو کر نماز ادا کی اور لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پیروی میں نماز ادا کی۔

4078 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَقَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَصَلَّى بِهِمْ قَاعِدًا، وَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اقْعُدُوا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: " إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، فَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعِينَ " قَالَ أَبُو عُرْوَةَ: وَبَلَغَنِي أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي ذٰلِكَ لِأَحَدٍ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ گھوڑے سے گر گئے جس کی وجہ سے آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا' لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ نے بیٹھ کر اُنہیں نماز پڑھائی اور اُنہیں اشارہ کیا کہ تم لوگ بھی بیٹھ جاؤ' جب نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا تو ارشاد فرمایا:

''امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے' جب وہ تکبیر کہے' تو تم لوگ بھی تکبیر کہو' جب وہ رکوع کرے' تو تم لوگ بھی رکوع کرے' جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھے' تو تم ربنا ولک الحمد پڑھو' جب وہ سجدہ میں جائے' تو تم بھی سجدہ میں جاؤ' جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے' تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو''۔

ابوعروہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے علاوہ کسی اور کے لیے یہ مناسب نہیں ہے۔

4079 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَقَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، فَصَلَّى بِهِمْ قَاعِدًا وَصَلُّوا مَعَهُ قُعُودًا، فَلَمَّا

انْصَرَفَ قَالَ: "اِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا أَجْمَعِيْنَ"

✸✸ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر گئے' آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا' آپ نے بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھائی' اُن لوگوں نے آپ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تا کہ اس کی پیروی کی جائے' جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے' تو تم لوگ کھڑے ہو کر نماز ادا کرو' جب وہ رکوع میں جائے' تو تم رکوع میں جاؤ' جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھے' تو تم ربنا ولک الحمد پڑھو' جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے' تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو''۔

4080 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا يَوْمَ النَّاسَ، فَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهٗ، فَأَخْلَفَ يَدَهٗ إِلَيْهِمْ يُوْمِئُ بِهَا إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوْا

✸✸ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے لوگوں کی امامت کی' لوگ آپ کے پیچھے کھڑے رہے' تو آپ نے اپنا ہاتھ اُن کی طرف کر کے اُنہیں اشارہ کیا کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ۔

4081 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَى، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ وَنَفَرٌ مَعَهٗ يَعُوْدُوْنَهٗ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِهِمْ قَاعِدًا وَهُمْ قِيَامٌ، وَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهٖ أَنِ اجْلِسُوْا، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: إِنَّ فَارِسَ إِنَّمَا تَفَضَّلَتْ عَلَيْهِمْ مُلُوْكُهُمْ لِأَنَّهُمْ يَجْلِسُوْنَ وَيُقَامُ لَهُمْ، فَلَا تَفْعَلُوْا ذٰلِكَ، وَأَشَارَ بِيَدِهٖ إِلَى وَرَائِهٖ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَرْفَعَهُمَا إِلَى عَاتِقِهٖ

✸✸ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُن کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے' یہ لوگ آپ کی عیادت کرنے کے لیے آئے تھے' جب نماز کا وقت ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر اُن لوگوں کو نماز پڑھائی' وہ لوگ کھڑے رہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ اُنہیں اشارہ کیا کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''اہلِ فارس کا یہ حال ہے کہ اُن کے بادشاہ اُن سے یوں نمایاں ہوتے ہیں کہ بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں اور لوگ اُن کے سامنے کھڑے رہتے ہیں' تو تم لوگ ایسا نہ کرو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ پیچھے کی طرف اشارہ کیا تھا' آپ نے اپنے دونوں ہاتھ گردن سے بلند نہیں کیے تھے۔

40[redacted] - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ، فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَإِذَا رَكَعَ

فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعِينَ"

❊❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اُس کی پیروی کی جائے' تو تم لوگ اُس کے برخلاف نہ کرو' جب وہ تکبیر کہے' تو تم تکبیر کہو' جب وہ رکوع میں جائے' تو تم رکوع کرو' جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھے' تو تم اللّٰھم ربنا لک الحمد پڑھو' جب وہ سجدہ کرے' تو تم سجدہ کرو' جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے' تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو''۔

4083 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْإِمَامُ أَمِيرٌ، فَإِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا، وَإِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا

❊❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''امام امیر ہوتا ہے' اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے' تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو اور اگر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو''۔

4084 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ قَهْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، أَنَّ إِمَامَهُمُ اشْتَكٰى عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَكَانَ يَؤُمُّنَا جَالِسًا وَنَحْنُ جُلُوسٌ

❊❊ حضرت قیس بن قہد انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں لوگوں کے امام بیمار ہو گئے تو وہ بیٹھ کر ہماری امامت کرتے تھے اور ہم بھی بیٹھ کر (نماز ادا کرتے تھے)۔

4085 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ.

4082-صحيح البخاري - كتاب الاذان' ابواب صلاة الجماعة والإمامة - باب : إقامة الصف من تمام الصلاة' حديث:701' صحيح مسلم - كتاب الصلاة' باب ائتمام الماموم بالإمام - حديث:654' صحيح ابن خزيمة - كتاب الإمامة في الصلاة ' جماع ابواب قيام الماموين خلف الإمام وما فيه من السنن - باب امر المؤمنين بالاقتداء بالإمام ' حديث:1482' مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان الائتمام بالإمام في الصلاة وحظر مبادرته وحظر صلاة الماموم قائما - حديث:1290' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' فصل في فضل الجماعة - ذكر خبر ثان يدل على فساد تاويل هذا المتاول لهذا الخبر' حديث:2139' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب : القول بعد رفع الراس من الركوع - حديث:1333' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب إذا قرا الإمام فانصتوا - حديث:843' السنن للنسائي - كتاب الافتتاح' تاويل قوله عز وجل : وإذا قرء القرآن فاستمعوا له وانصتوا - حديث:916' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الصلاة' من كره القراء ة خلف الإمام - حديث:3752' السنن الكبرى للنسائي - العمل في افتتاح الصلاة' تاويل قول الله جل ثناؤه وإذا قرء القرآن فاستمعوا له وانصتوا - حديث:976'

اشْتَكَى وَكَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ جَالِسًا

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو وہ بیٹھ کر اپنی قوم کی امامت کرتے تھے۔

4086 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيَّ اِذَا اشْتَكَى الْاِمَامُ اَنْ يُؤْمَرَ مَنْ يُصَلِّي بِالنَّاسِ اِذَا كَانَ لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يُصَلِّيَ اِلَّا قَاعِدًا قَالَ: وَاِنْ صَلَّى الْاِمَامُ قَاعِدًا فَالسُّنَّةُ، قُلْتُ: فَاِنْ صَلَّى قَاعِدًا اُصَلِّي مَعَهُ اَوْ اَدَعُهُ؟ قَالَ: بَلْ صَلِّ مَعَهُ. اَتَرْغَبُ عَنْ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يُقَدِّمُوا غَيْرَهُ مِنْهُمْ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: میرے نزدیک زیادہ محبوب بات یہ ہے: جب امام بیمار ہو جائے تو وہ کسی شخص کو یہ ہدایت کرے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے جبکہ امام صرف بیٹھ کر ہی نماز پڑھنے کی استطاعت رکھتا ہو۔ عطاء یہ فرماتے ہیں: اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھا دیتا ہے تو یہ بھی سنت سے ثابت ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھا دیتا ہے تو کیا میں اُس کی اقتداء میں نماز ادا کروں گا؟ یا امام کو ترک کر دوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ تم اُس کی اقتداء میں نماز ادا کرو گے کیا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے منہ موڑنا چاہتے ہو؟ اُنہوں نے یہ بات کہی کہ مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ لوگ امام کی بجائے کسی دوسرے شخص کو آگے کر دیں (تاکہ وہ نماز پڑھا دے)۔

4087 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَؤُمَّنَّ رَجُلٌ بَعْدِي جَالِسًا

✵✵ امام شعبی روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میرے بعد کوئی بھی شخص بیٹھ کر امامت ہرگز نہ کرے''۔

4088 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَؤُمَّنَّ رَجُلٌ بَعْدِي جَالِسًا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَمَا رَاَيْتُ النَّاسَ اِلَّا عَلَى الْاِمَامِ، اِذَا صَلَّى قَاعِدًا صَلَّى مَنْ خَلْفَهُ قُعُوْدًا، وَهِيَ سُنَّةٌ مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ

✵✵ امام شعبی روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میرے بعد کوئی بھی شخص بیٹھ کر امامت ہرگز نہ کرے''۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے تو لوگوں کو دیکھا ہے کہ امام خواہ کوئی بھی ہو جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو لوگ اُس کے پیچھے بیٹھ کر ہی نماز ادا کرتے ہیں اور یہ سنت ہے جو کئی حوالوں سے ثابت ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ جَالِسًا

باب: بیٹھ کر نماز ادا کرنا

4089 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: لَمْ اَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَاعِدًا حَتّٰى كَانَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ اَوِ اثْنَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ جَالِسًا، وَيُرَتِّلُ السُّورَةَ حَتّٰى يَكُونَ فِي قِرَاءَةٍ اَطْوَلَ مِنْهَا

✵✵ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' یہاں تک کہ آپ کے وصال سے ایک یا شاید دو سال پہلے (آپ نے بیٹھ کر نمازیں پڑھنا شروع کردیں) آپ اپنے نوافل بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے اور سورت کو ٹھہر' ٹھہر کر پڑھتے تھے' یہاں تک کہ وہ اپنے سے زیادہ طویل سورت سے بھی زیادہ طویل محسوس ہوتی تھی۔

4090 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال اُس وقت تک نہیں ہوا جب تک آپ کی زیادہ تر نمازیں بیٹھ کر ادا نہیں کی جاتی تھیں۔

4091 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: وَالَّذِي تَوَفّٰى نَفْسَهُ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا تُوُفِّيَ حَتّٰى كَانَ كَثِيرٌ مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا اِلَّا الْمَكْتُوبَةَ، وَكَانَ اَعْجَبُ الْعَمَلِ اِلَيْهِ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَاِنْ كَانَ يَسِيرًا

✵✵ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو موت دی یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موت دی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال اُس وقت تک نہیں ہوا جب تک آپ کی اکثر (نفل) نمازیں بیٹھ کر ادا نہیں ہوتی تھیں' البتہ فرض نمازوں کا معاملہ مختلف ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا جسے کرنے والا اُسے باقاعدگی سے سرانجام دے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

4092 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَهْلَ عَائِشَةَ يَذْكُرُونَ اَنَّهَا كَانَتْ، تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدَ الْاِنْصَابِ لِجَسَدِهِ فِي الْعِبَادَةِ، غَيْرَ اَنَّهُ حِينَ دَخَلَ فِي السِّنِّ، وَثَقُلَ مِنَ اللَّحْمِ كَانَ اَكْثَرَ مَا يُصَلِّي وَهُوَ قَاعِدٌ

✵✵ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر والوں کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جسم کو (عبادت کے معاملہ میں) بہت زیادہ تھکاوٹ کا شکار کرتے تھے' البتہ جب آپ کی عمر

شریف زیادہ ہوگئی اور جسم بھاری ہو گیا تو آپ زیادہ تر (نفل) نمازیں بیٹھ کرادا کرتے تھے۔

4095 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى صَلّٰى جَالِسًا

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا وصال اُس وقت تک نہیں ہوا جب تک آپ بیٹھ کر نمازیں ادا کرنے نہیں لگے۔

4096 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَاعِدًا، فَاِذَا كَانَ عِنْدَ رُكُوعِهٖ قَامَ فَقَرَاَ ثَلَاثِيْنَ آيَةً اَوْ اَرْبَعِيْنَ آيَةً، ثُمَّ رَكَعَ

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے' جب رکوع کے قریب پہنچتے تھے' تو آپ کھڑے ہو کر تیس یا چالیس آیات کی تلاوت کرتے تھے' پھر رکوع میں جاتے تھے۔

4097 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْرَاُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتّٰى دَخَلَ فِي السِّنِّ، وَكَانَ اِذَا بَقِيَتْ عَلَيْهِ ثَلَاثُوْنَ آيَةً اَوْ اَرْبَعُوْنَ آيَةً قَامَ فَقَرَاَهَا ثُمَّ سَجَدَ

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کی نفل نمازوں میں بیٹھ کر تلاوت نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ جب آپ کی عمر شریف زیادہ ہوگئی تو آپ (بیٹھ کر نوافل ادا کرنے لگے) یہاں تک کہ جب تیس یا چالیس آیات کی تلاوت باقی رہ جاتی تھی تو آپ کھڑے ہو کر اُن کی تلاوت کرتے تھے' پھر سجدہ میں جاتے تھے۔

4098 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ: سَاَلْنَا عَائِشَةَ، عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا رَكَعَ جَالِسًا

✵✵ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: ہم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ جب کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے تھے' تو قیام کی حالت سے ہی رکوع میں جاتے تھے' اور جب بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے' تو بیٹھے ہوئے ہی رکوع کر لیتے تھے۔

4099 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ: سَاَلْنَا عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا، وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا، قُلْتُ: كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ؟ قَالَتْ: كَانَ اِذَا قَرَاَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَاِذَا قَرَاَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا

✵✵ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: ہم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا

تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت طویل نماز کھڑے ہو کر ادا کرتے تھے اور رات کے وقت طویل نماز بیٹھ کر ادا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کیا کرتے تھے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: جب آپ قیام کی حالت میں قرأت کرتے تھے تو قیام سے ہی رکوع میں جاتے تھے اور جب بیٹھ کر قرأت کرتے تھے تو بیٹھے ہوئے ہی رکوع کر لیتے تھے۔

4100 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا اَنْ يَفْتَتِحَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ قَائِمًا

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا ارادہ کرے تو اپنی (نفل) نماز کے آغاز میں کھڑے ہو کر دو رکعات ادا کر لے۔

بَابُ كَيْفَ يَكُوْنُ جُلُوْسُهُ اِذَا صَلّٰى قَاعِدًا؟

باب: جب آدمی بیٹھ کر نماز ادا کرے گا' تو اُس کے بیٹھنے کا طریقہ کیا ہوگا؟

4101 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُصَلِّي الرَّجُلُ وَهُوَ جَالِسٌ فِي التَّطَوُّعِ اِنْ شَاءَ مُتَرَبِّعًا، وَاِنْ مُحْتَبِيًا قَالَ: وَابْسُطْ رِجْلَكَ اِنْ شِئْتَ بَعْدَمَا تَتَشَهَّدُ قَالَ: قُلْتُ: فَمُتَّكِئًا؟ قَالَ: لَا

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جب آدمی بیٹھ کر نوافل ادا کرے گا' تو اگر وہ چاہے' تو چارزانو بیٹھ جائے' اور اگر چاہے' تو احتباء کے طور پر بیٹھ جائے۔ عطاء یہ فرماتے ہیں: اگر تم چاہو تو تشہد کے بعد اپنے پاؤں پھیلا سکتے ہو۔ ابن جریج کہتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: کیا ٹیک لگائی جا سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

4102 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: اَنَّهُ كَانَ يَحْتَبِي فِي آخِرِ صَلَاتِهِ فِي التَّطَوُّعِ

✵✵ سعید بن مسیب کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اپنی نفل نماز کے آخر میں احتباء کے طور پر بیٹھ جاتے تھے۔

4103 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَذَكَرَ الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اِذَا اَرَادَ اَنْ يَسْجُدَ ثَنَى رِجْلَهُ وَسَجَدَ

✵✵ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جب آدمی سجدہ میں جانے کا ارادہ کرے گا' تو اپنی ٹانگ کو موڑ کر سجدہ میں جائے گا۔

4104 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يُصَلِّيَ جَالِسًا مُتَرَبِّعًا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ ثَنَى فَخِذَهُ كَمَا يَجْلِسُ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ، وَقَوْلُ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَحَبُّ اِلَى سُفْيَانَ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب آدمی چارزانوں بیٹھے ہوئے نماز ادا کرے' اور رکوع میں جانے کا ارادہ کرے' تو وہ اپنے زانوں کو سیدھا کرے گا جس طرح آدمی نماز میں (تشہد میں) بیٹھتا ہے' پھر وہ رکوع اور سجدہ کرے گا۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) سعید بن میسب کا قول' سفیان ثوری کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے (جو سابقہ روایت میں بیان ہوا ہے)۔

4105 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا مُتَرَبِّعًا

✵✵ مجاہد کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ چارزانوں بیٹھ کر نوافل ادا کر لیتے تھے۔

4106 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: يُصَلِّي الرَّجُلُ قَاعِدًا مُتَرَبِّعًا

✵✵ ہشام نے محمد بن سیرین کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی چارزانوں بیٹھ کر نماز ادا کر سکتا ہے۔

4107 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ شَيْخٍ، مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: رَاَيْتُ اَنَسًا يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا

✵✵ سفیان ثوری نے انصار کے ایک بزرگ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو چارزانوں بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

4108 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَاَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّضْفَيْنِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَجْلِسَ فِي الصَّلَاةِ مُتَرَبِّعًا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: " يَقُوْلُ: اِذَا كَانَ صَلَّى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسُ يَتَشَهَّدُ مُتَرَبِّعًا، فَاَمَّا اِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَلْيَتَرَبَّعْ "

✵✵ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی انگاروں پر بیٹھ جائے' یہ اُس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ نماز میں چارزانوں بیٹھے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: جب آدمی کھڑا ہو کر نماز ادا کرے گا' تو وہ تشہد میں چارزانوں نہیں بیٹھے گا' لیکن وہ بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے' تو پھر چارزانوں بیٹھ سکتا ہے۔

4109 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ التَّرَبُّعَ فِي الصَّلَاةِ يَعْنِي التَّطَوُّعَ، قَالَ شُعْبَةُ: فَسَاَلْتُ عَنْهُ حَمَّادًا، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ فِي التَّطَوُّعِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ نماز میں' یعنی نفل نماز میں چارزانوں بیٹھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: نفل نماز میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4110 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مُحْتَبِيًا حَتّٰى اِذَا بَقِيَتْ عَلَيْهِ عَشْرُ آيَاتٍ قَامَ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ

✵✵ سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ احتباء کے طور پر بیٹھ کر نماز ادا کر لیتے تھے' یہاں تک کہ جب دس آیات کی تلاوت باقی رہ جاتی تھی تو کھڑے ہو کر اُنہیں پڑھتے تھے' اور پھر رکوع میں جاتے تھے۔

4111 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ عَطَاءً صَلَّى وَهُوَ مُحْتَبٍ، فَمَرَّ عَلَيْهِ

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَقَالَ: كَاَنَّكُمْ جُلُوسٌ تَتَحَدَّثُونَ، ثُمَّ اَطْلَقَ حَبْوَتَهُ، فَلَمَّا ذَهَبَ اَطْلَقَ عَطَاءٌ الْحِبْوَةَ، وَهُوَ يُصَلِّي

** ابن تیمی نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: عطاء نے احتباء کے طور پر بیٹھ کر نماز ادا کی۔ سعید بن جبیر اُن کے پاس سے گزرے تو اُنہوں نے کہا: تم لوگ یوں بیٹھے ہوئے ہو جس طرح آپس میں بات چیت کر رہے ہو' پھر اُنہوں نے اُن کی کمر کے اوپر بندھا ہوا کپڑا کھول دیا' جب سعید چلے گئے' تو عطاء نے وہ کپڑا دوبارہ کھول دیا (شاید درست یوں ہے کہ دوبارہ باندھ لیا) جبکہ وہ نماز ادا کر رہے تھے۔

4112 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ يُصَلِّي جَالِسًا مُتَرَبِّعًا

** تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ابن سیرین کو چار زانوں بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

4113 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ مُزَاحِمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اَعْجَبُ مِنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ مُعْجَبًا مُحْتَبِيًا مَا هِيَ بِشَيْءٍ، فَرَدَّ عَلَيْهِ عُمَرُ وَقَالَ: قَدْ بَلَغَنَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ "

** عثمان بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے غلام مزاحم نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے ایسے شخص کی نماز پر حیرت ہوتی ہے جو احتباء کے طور پر بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے' یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُسے جواب دیتے ہوئے یہ کہا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہونے سے پہلے آپ کی زیادہ تر (نفل) نمازیں بیٹھ کر ادا ہوتی تھیں۔

4114 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَنَّ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ: كَانَ يَحْتَبِي فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ، فَقُلْتُ لَهُ: مِمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا؟ وَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَا اَرَى اَخَذْتُهُ اِلَّا مِنَ ابْنِ الْمُسَيِّبِ

** معمر بیان کرتے ہیں: عطاء خراسانی نفل نماز میں احتباء کے طور پر بیٹھ جاتے تھے' میں نے اُن سے دریافت کیا: آپ نے یہ مسئلہ کہاں سے حاصل کیا ہے؟ پھر میں نے اُنہیں زہری کی نقل کردہ روایت بیان کی جو سعید بن میتب سے منقول ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: میرے خیال میں میں نے یہ مسئلہ سعید بن میتب سے ہی حاصل کیا ہے۔

4115 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يُصَلِّي وَهُوَ مُحْتَبٍ فِي تَطَوُّعٍ

** ابوزناد بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن میتب کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' وہ احتباء کے طور پر بیٹھ کر نوافل ادا کر رہے تھے۔

4116 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَوْ غَيْرِهٖ، اَنَّ ابْنَ سِيرِيْنَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُحْتَبٍ فِي التَّطَوُّعِ

٭٭ معمر یا شاید کسی اور راوی نے یہ روایت نقل کی ہے کہ محمد بن سیرین احتباء کے طور پر نماز ادا کرتے تھے۔

4117 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ قَائِمًا فَاُصَلِّي فَاَقْرَاُ جَالِسًا وَلَمْ اَرْكَعْ وَلَمْ اَسْجُدْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَرْكَعُ رَكْعَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ اَجْلِسُ فَاَقْرَاُ؟ قَالَ: لَا، اَكْرَهُ اَنْ تَجْلِسَ فِي وِتْرٍ، قُلْتُ: فَاَسْتَفْتِحُ ثُمَّ اَجْلِسُ بِغَيْرِ رُكُوعٍ وَّلَا سُجُودٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنْ شِئْتَ، لَسْتَ الْاٰنَ فِي وِتْرٍ، قُلْتُ: فَجَلَسْتُ بَعْدَ رَكْعَةٍ وَّاحِدَةٍ؟ قَالَ: اسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، وَلٰكِنِ اجْلِسْ فِي مَثْنَى مَا شِئْتَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں قیام کی حالت میں نماز کا آغاز کرتا ہوں' پھر میں نماز ادا کرتے ہوئے بیٹھ کر تلاوت کر سکتا ہوں جبکہ میں رکوع یا سجدہ نہیں کرتا' اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا میں ایک رکعت ادا کرنے کے بعد پھر بیٹھ کر تلاوت کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ تم طاق رکعت میں بیٹھ جاؤ۔ میں نے دریافت کیا: میں نماز کا آغاز کرتا ہوں' پھر میں رکوع یا سجدہ میں گئے بغیر بیٹھ جاتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر تم چاہو تو ایسا کر سکتے ہو' ایسی صورت میں یہ طاق رکعت شمار نہیں ہوگی۔ میں نے دریافت کیا: پھر کیا ایک رکعت کے بعد میں بیٹھ سکتا ہوں؟ اُنہوں نے کہا: تمہیں دو مرتبہ سجدۂ سہو کرنا پڑے گا لیکن دو رکعات ادا کرنے کے بعد تم جب چاہو بیٹھ سکتے ہو۔

4118 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اسْتَفْتَحْتُ الصَّلَاةَ قَائِمًا فَرَكَعْتُ رَكْعَةً وَّسَجَدْتُ، ثُمَّ قُمْتُ، اَفَاَجْلِسُ اِنْ شِئْتُ بِغَيْرِ رُكُوعٍ وَّلَا سُجُودٍ؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں قیام کی حالت میں نماز کا آغاز کرتا ہوں پھر میں ایک مرتبہ رکوع کر لیتا ہوں' سجدہ کر لیتا ہوں' پھر کھڑا ہو جاتا ہوں' تو اگر میں چاہوں تو رکوع اور سجدہ کیے بغیر بیٹھ سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْقَائِمِ عَلَى الْقَاعِدِ

باب: کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی' بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے پر فضیلت

4119 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ نَضْلَةَ يُحَدِّثُ، اَنَّهٗ رَاَى ابْنَ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُحْتَبِيًا قَدْ صَفَّ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ فَاَلْصَقَ يَدَيْهِ اِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرَى، فَجَعَلَهُمَا كَذٰلِكَ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اجْتَذَبَهٗ ابْنُ عُمَرَ، ثُمَّ اَشَارَ اِلَيْهِ: اَنْ ضَعْ كَفَّيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ

٭٭ علقمہ بن نضلہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے

ایک شخص کو احتباء کے طور پر بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُس نے اپنے دو گھٹنوں کے درمیان میں کپڑا باندھا ہوا تھا اور اپنے ہاتھ ایک دوسرے کے ساتھ ملائے ہوئے تھے' اور اُنہیں دونوں گھٹنوں کے درمیان اسی طرح رکھا ہوا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے کھینچا اور اُسے اشارہ کر کے کہا کہ تم اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھو۔

4120 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَنَالَنَا وَبَاءٌ مِنْ وُعِكِ الْمَدِينَةِ شَدِيدٌ، وَكَانَ النَّاسُ يُكْثِرُونَ اَنْ يُصَلُّوا فِي سُبْحَتِهِمْ جُلُوسًا، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ عِنْدَ الْهَاجِرَةِ، وَهُمْ يُصَلُّونَ فِي سُبْحَتِهِمْ جُلُوسًا، فَقَالَ: صَلَاةُ الْجَالِسِ نِصْفُ صَلَاةِ الْقَائِمِ قَالَ: وَطَفِقَ النَّاسُ حِينَئِذٍ يَتَجَشَّمُونَ الْقِيَامَ

❊❊ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم مدینہ منورہ آئے' تو مدینہ منورہ میں بخار کی وبا ہمیں لاحق ہوگئی جو انتہائی شدید تھی' لوگ زیادہ تر نوافل بیٹھ کر ادا کرنے لگے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دن چڑھے لوگوں کے پاس تشریف لائے' تو وہ بیٹھ کر نوافل ادا کر رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیٹھ کر ادا کرنے والے کی نماز' کھڑے ہو کر ادا کرنے والے کی نماز کا نصف ہوتی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو وہ لوگ اُسی وقت تیزی سے کھڑے ہوگئے۔

4121 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَهِيَ مُحِمَّةٌ فَحُمَّ النَّاسُ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ قُعُودًا، فَقَالَ: صَلَاةُ الْقَاعِدِ نِصْفُ صَلَاةِ الْقَائِمِ، فَتَجَشَّمُوا النَّاسُ الصَّلَاةَ قِيَامًا

❊❊ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو وہاں بخار کی وبا عام تھی' لوگ بھی بیمار ہوگئے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے' تو لوگ بیٹھ کر نوافل ادا کر رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے شخص کی نماز' کھڑے ہو کر ادا کرنے والے کی نماز کا نصف ہوتی ہے۔ تو لوگ نماز ادا کرنے کے لیے تکلف کے ساتھ کھڑے ہوئے۔

4122 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ لِلْقَاعِدِ فِي الصَّلَاةِ نِصْفَ اَجْرِ الْقَائِمِ

❊❊ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کو بیٹھ کر ادا کرنے والے شخص کو کھڑے ہو کر ادا کرنے والے کے اجر کا نصف ملتا ہے''۔

4123 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ اَبِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي قَاعِدًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي حُدِّثْتُ اَنَّكَ قُلْتَ: اِنَّ صَلَاةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ، وَاَنْتَ تُصَلِّي جَالِسًا؟ فَقَالَ: اَجَلْ، وَلٰكِنِّي لَسْتُ كَاَحَدٍ مِنْكُمْ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے شخص کا اجر کھڑے ہو کر ادا کرنے والے شخص کی نماز کا نصف ہوتا ہے''۔

جبکہ آپ خود بیٹھ کر نماز ادا کر رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! لیکن میں تم میں سے کسی ایک کی مانند نہیں ہوں۔

4124 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: اَلَا اُصَلِّي وَاَنَا جَالِسٌ، اِنْ شِئْتُ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ؟ قَالَ: بَلٰى، اِنْ شِئْتَ، وَلٰكِنَّ صَلَاةَ الْقَاعِدِ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا ایسا نہیں ہے کہ اگر میں چاہوں تو کسی علت کے بغیر بیٹھ کر ادا کر سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر تم چاہو تو! لیکن بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کا اجر' کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کے اجر کا نصف ہوتا ہے۔

4125 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ، عَنْ بَعْضِ نِسَائِهِمْ: اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى عَائِشَةَ فَصَلَّتِ الْعَصْرَ، ثُمَّ قَامَتْ فَصَلَّتْ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ: ثُمَّ دَخَلَتْ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّتِ الْعَصْرَ، ثُمَّ قَامَتْ فَصَلَّتْ بَعْدَهَا رَكَعَاتٍ وَهِيَ جَالِسَةٌ، فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ: اَيْ اُمَّ سَلَمَةَ، اِنِّي دَخَلْتُ عَلٰى اُخْتِكِ عَائِشَةَ فَصَلَّتْ رَكْعَتَيْنِ لِبَعْدِ الْعَصْرِ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: اِنَّ عَائِشَةَ اَشَبُّ مِنِّي وَاَنَا كَبِيرَةٌ

✵✵ یوسف بن ماہک نے اپنے خاندان کی بعض خواتین کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عصر کی نماز ادا کی' پھر وہ کھڑی ہوئیں اور انہوں نے دو رکعات ادا کیں۔ اس کے بعد وہ (خواتین) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے عصر کی نماز ادا کی' پھر وہ کھڑی ہوئیں اور انہوں نے عصر کے بعد کچھ رکعت ادا کیں اور وہ رکعات انہوں نے بیٹھ کر ادا کیں۔ تو ایک خاتون نے عرض کی: اے ام سلمہ! میں آپ کی بہن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تھی تو انہوں نے عصر کے بعد صرف دو رکعات ادا کی تھیں۔ تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: عائشہ میرے مقابلہ میں کم عمر ہے' اور میں عمر رسیدہ ہوں۔

بَابُ صَلَاةِ الْمَرِيضِ

باب: بیمار کی نماز

4126 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَبُو سَعِيدٍ: لَعَلَّهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قِيلَ لَهُ: مَا عَلَامَةُ مَا يُصَلِّي الْمَرِيضُ قَاعِدًا؟ قَالَ: اِذَا كَانَ لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَقُومَ لِدُنْيَاهُ فَلْيُصَلِّ

قَاعِدًا

✵✵ عمرو بن میمون اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُن سے دریافت کیا گیا: اس چیز کی علامت کیا ہے کہ بیمار شخص بیٹھ کر نماز ادا کر سکے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب وہ اپنے دنیاوی کاموں کے لیے کھڑا ہونے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو پھر وہ بیٹھ کر نماز ادا کر سکتا ہے۔

4127 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ: كَيْفَ يُصَلِّي الْمَرِيضُ؟ قَالَ: يَكُوْنُ قِيَامُهُ مُرَبَّعًا

✵✵ حماد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے سوال کیا: بیمار شخص کیسے نماز ادا کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس کا قیام چارزانوں ہوگا۔

4128 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مجاہد سے منقول ہے۔

4129 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ مَرِيضٌ وَهُوَ يُصَلِّي مُضْطَجِعًا عَلَى يَمِيْنِهِ يُوْمِءُ إِيمَاءً لِصَلَاةِ الظُّهْرِ قَالَ: وَكَانَ غَيْرُهُ مِنَ الْفُقَهَاءِ يَقُوْلُ: كَانَ مُسْتَلْقِيًا عَلَى قَفَاهُ، تَلِي قَدَمَاهُ الْقِبْلَةَ قَدْرَ مَا لَوْ قَامَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

✵✵ ابوہیثم بیان کرتے ہیں: میں ابراہیم نخعی کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ بیمار تھے' وہ دائیں پہلو کے بل لیٹ کر نماز ادا کر رہے تھے' وہ اشارہ کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے' اور وہ ظہر کی نماز ادا کر رہے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُن کے علاوہ دیگر فقہاء یہ کہتے ہیں کہ ایسا شخص گدی کے بل چت لیٹ کر اپنے دونوں پاؤں قبلہ کی طرف کرے گا کہ جس طرح اگر وہ کھڑا ہوتا تو اُس کا رُخ قبلہ کی طرف ہوتا۔

4130 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: يُصَلِّي الْمَرِيضُ مُسْتَلْقِيًا عَلَى قَفَاهُ تَلِي قَدَمَاهُ الْقِبْلَةَ

✵✵ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کرتے ہیں: بیمار شخص گدی کے بل چت لیٹ کر نماز ادا کرے گا' اور اُس کے دونوں پاؤں قبلہ کی طرف ہوں گے۔

4131 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا كَانَ الْمَرِيضُ لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يُصَلِّيَ إِلَّا مُضْطَجِعًا، فَيُصَلِّي وَهُوَ عَلَى جَنْبِهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يُوْمِءُ إِيمَاءً

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: جب بیمار شخص صرف لیٹ کر ہی نماز ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو وہ پہلو کے بل قبلہ کی طرف رُخ کر کے (لیٹ کر) نماز ادا کرے گا' اور اشارہ کے ساتھ ادا کرے گا۔

4132 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: الْمَرِيضُ يَكُوْنُ مُسْتَلْقِيًا لَا

يَسْتَطِيعُ اَنْ يَّجْلِسَ قَالَ: فَلْيُصَلِّ مُنْحَرِفًا، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَلْيُصَلِّ مُسْتَلْقِيًا يُوْمِءُ بِرَاْسِهٖ قَالَ: قُلْتُ: اَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ اِذَا رَكَعَ وَسَجَدَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ لِيُوْمِءْ بِرَاْسِهٖ وَيَدَيْهِ، وَلِلتَّكْبِيْرِ بِيَدَيْهِ

✸✸ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک بیمار جو صرف چت لیٹ سکتا ہے' وہ بیٹھ نہیں سکتا (اُس کا کیا حکم ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: وہ رُخ پھیر کر نماز ادا کرلے گا' اور اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو پھر وہ چت لیٹ کر سر کے ذریعہ اشارہ کرے گا۔ میں نے دریافت کیا: جب وہ رکوع یا سجدہ کرے گا' تو کیا اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! وہ صرف اپنے سر اور دونوں ہاتھوں کے ذریعہ اشارہ کرے گا' اور دونوں ہاتھوں کے ذریعہ بھی تکبیر کہنے کے لیے اشارہ کرے گا۔

4133 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا صَلَّى الْمَرِيْضُ جَالِسًا فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الْاَرْضِ اِذَا اسْتَطَاعَ

✸✸ عطاء فرماتے ہیں: جب بیمار شخص بیٹھ کر نماز ادا کرے گا' تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھے گا' اور جب سجدہ کرے گا' تو دونوں ہاتھ زمین پر رکھے گا' اگر وہ اس کی استطاعت رکھتا ہو۔

4134 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا رَكَعَ الْمَرِيْضُ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى الْاَرْضِ

✸✸ قتادہ فرماتے ہیں: جب بیمار شخص رکوع کرے گا' تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھے گا' اور جب سجدہ کرے گا' تو دونوں ہاتھ زمین پر رکھے گا۔

4135 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يَسْاَلُ عَنِ الْمَرِيْضِ وَبِهِ الْمُدُّ اَوْ شِبْهُهٗ كَيْفَ يُصَلِّيْ؟ قَالَ: عَلٰى كُلِّ حَالٍ، مُسْتَلْقِيًا وَمُنْحَرِفًا، فَاِذَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَانَ لَا يَسْتَطِيعُ اِلَّا ذٰلِكَ فَيُوْمِءُ اِيْمَاءً، وَيَجْعَلُ سُجُوْدَهٗ اَخْفَضَ مِنْ رُكُوْعِهٖ

✸✸ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو سنا' اُن سے بیمار شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے مُد یا اس کی مانند کسی بیماری کی شکایت ہو' وہ کیسے نماز ادا کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ ہر حالت میں (نماز ادا) کر سکتا ہے' چت لیٹ کر بھی سکتا ہے' اور رُخ پھیر کر بھی کر سکتا ہے' جب وہ قبلہ کی طرف رُخ کرے گا' اور وہ صرف اشارہ کے ذریعہ نماز ادا کر سکتا ہو' تو وہ اپنے سجدہ میں رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکے گا۔

4[redacted] - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّسْجُدَ عَلَى الْاَرْضِ اَيَسْجُدُ عَلٰى حَصِيْرٍ، اَوْ يُرْفَعُ اِلَيْهِ بَطْحَاءُ عَلٰى خُمْرَةٍ فَيَسْجُدُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ لِيُوْمِءْ اِيْمَاءً بِرَاْسِهٖ، وَيَجْعَلِ السَّجْدَةَ اَخْفَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب بیمار شخص زمین پر سجدہ کرنے کی استطاعت نہ رکھتا

ہوتو کیا وہ چٹائی پر سجدہ کرے گا' یا مٹی کو کسی چٹائی میں رکھ کر اُس کی طرف بلند کیا جائے گا تا کہ وہ اُس پر سجدہ کرلے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ وہ اپنے سر کے ذریعہ اشارہ کرلے گا' اور سجدہ میں رکوع کی بہ نسبت اپنے سر کو زیادہ جھکائے گا۔

4137 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى صَفْوَانَ الطَّوِيلِ وَهُوَ يُصَلِّي عَلٰى وِسَادَةٍ، فَنَهَاهُ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى حَصًى اَوْ عَلٰى وِسَادَةٍ، وَاَمَرَهُ بِالْإِيمَاءِ

فَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا نَافِعٌ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ مَرِيضًا فَلَمْ يَسْتَطِعْ سُجُودًا عَلَى الْاَرْضِ فَلَا يَرْفَعْ اِلٰى وَجْهِهٖ شَيْئًا، وَلْيَجْعَلْ سُجُودَهٗ رُكُوعًا، وَلْيُومِءْ بِرَاْسِهٖ

وَقَدْ رَاٰى نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ صَلّٰى، فَوَضَعَ جَبْهَتَهٗ مَرَّةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ لَمْ يَسْتَطِعْ بَعْدُ، فَجَعَلَ سُجُودَهٗ رُكُوعًا

✱✱ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صفوان طویل کے ہاں آئے جو تکیہ پر نماز ادا کررہے تھے (یعنی تکیہ پر سجدہ کررہے تھے) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُنہیں کنکریوں پر' یا تکیہ پر نماز ادا کرنے (یعنی سجدہ کرنے) سے منع کیا اور اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اشارہ کرلیں۔

(یہ روایت سننے کے بعد) سلیمان بن موسیٰ نامی راوی نے کہا: نافع نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر یہ فرماتے تھے: جب کوئی شخص بیمار ہو' اور وہ زمین پر سجدہ کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اُس کے چہرے کی طرف کوئی چیز بلند نہ کی جائے' بلکہ وہ اپنے رکوع کو ہی سجدہ بنالے گا (یعنی رکوع کی طرح ہی سجدہ کرلے گا) اور سر کے ذریعہ اشارہ کرے گا۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اُن کی اُس بیماری کے دوران جس میں اُن کا انتقال ہوا' اُنہیں دیکھا کہ وہ نماز ادا کررہے تھے' تو ایک مرتبہ تو اُنہوں نے اپنی پیشانی رکھ دی' لیکن اُس کے بعد وہ اپنی پیشانی نہیں رکھ سکے' تو اُنہوں نے اپنے رکوع کو ہی سجدہ قرار دے دیا۔

4138 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى ابْنِ صَفْوَانَ الطَّوِيلِ، فَوَجَدَهٗ يَسْجُدُ عَلٰى وِسَادَةٍ، فَنَهَاهُ وَقَالَ: اَوْمِءْ وَاجْعَلِ السُّجُودَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ

✱✱ عطاء فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' ابن صفوان طویل کے پاس گئے' تو اُسے تکیہ پر سجدہ کرتے ہوئے پایا تو اُسے ایسا کرنے سے منع کیا اور یہ فرمایا: تم اشارہ کرلو اور سجدہ میں رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھک جاؤ۔

4139 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يُسْاَلُ اَيُصَلِّي الرَّجُلُ عَلَى الْعُودِ وَهُوَ مَرِيضٌ. فَقَالَ: لَا آمُرُكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ اَوْثَانًا، مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يُصَلِّيَ قَائِمًا فَلْيُصَلِّ قَائِمًا. فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَجَالِسًا. فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَمُضْطَجِعًا يُومِءُ اِيمَاءً

✱✱ جبلہ بن سحیم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا' اُن سے سوال کیا گیا: کیا کوئی شخص جبکہ بیمار

ہو وہ لکڑی پر نماز ادا کرسکتا ہے (یعنی سجدہ کرسکتا ہے)؟ انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اس بات کی ہدایت نہیں کروں گا کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی بت کو اختیار کرلو' جو شخص کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو' وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے' اگر وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو بیٹھ کر ادا کرے' اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو لیٹ کر اشارے کے ذریعہ ادا کرے۔

4140 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الْمَرِيضُ عَلَى الْأَرْضِ سُجُودًا أَوْمَا إِيمَاءً، وَكَانَ قَتَادَةُ يَكْرَهُ لِلْمَرِيضِ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى الْجِدَارِ، أَوْ يَرْفَعَ إِلَى وَجْهِهِ حَصًى أَوْ شَيْئًا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جب بیمار شخص زمین پر سجدہ کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ اشارہ کے ذریعہ (نماز ادا کرے گا)۔

قتادہ بیمار شخص کے لیے یہ بات مکروہ قرار دیتے ہیں کہ وہ دیوار پر سجدہ کرے' یا اُس کے چہرہ کی طرف کنکر یا کوئی اور چیز بلند کی جائے (اور وہ اُن پر سجدہ کرے)۔

4141 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِذَا كَانَ الْمَرِيضُ لَا يَسْتَطِيعُ رُكُوعًا وَلَا سُجُودًا أَوْمَا بِرَأْسِهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَهُوَ يُكَبِّرُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب بیمار شخص رکوع کرنے یا سجدہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھے گا' تو وہ اپنے سر کے اشارہ کے ذریعہ رکوع اور سجدہ کرے گا' اور تکبیر کہے گا۔

4142 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِذَا كَانَ الْمَرِيضُ لَا يَقْدِرُ عَلَى الرُّكُوعِ أَوْمَا بِرَأْسِهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب بیمار شخص رکوع پر قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ اپنے سر کے ذریعہ اشارہ کرے گا۔

4143 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ قَالَ: أَصَابَ وَالِدِي الْفَالِجُ، فَأَرْسَلَنِي إِلَى ابْنِ عُمَرَ: أَيَرْفَعُ إِلَيْهِ شَيْئًا إِذَا صَلَّى؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَيْضًا بَيْنَ عَيْنَيْكَ أَوْمِءْ إِيمَاءً

✵✵ ابوحرب بن ابواسود دیلی بیان کرتے ہیں: میرے والد کو فالج ہو گیا تو اُنہوں نے مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھیجا کہ جب وہ نماز ادا کر رہے ہوں تو اُن کی طرف کوئی چیز بلند کی جائے (کہ وہ اُس پر سجدہ کریں) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم سامنے کی طرف اشارہ کرو۔

4144 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدَ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، دَخَلَ عَلَى عُتْبَةَ أَخِيهِ، وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى مِسْوَاكٍ يَرْفَعُهُ إِلَى وَجْهِهِ، فَأَخَذَهُ فَرَمَى بِهِ

ثُمَّ قَالَ: اَوْمِ اِيمَاءً وَّلْتَكُنْ رَكْعَتُكَ اَرْفَعَ مِنْ سَجْدَتِكَ

* * علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے بھائی عتبہ کے پاس تشریف لے گئے وہ اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے اور مسواک کو اُن کی طرف بلند کیا جاتا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُسے پکڑ کر ایک طرف پھینک دیا اور پھر بولے: تم اشارہ کرو اور رکوع کرتے ہوئے سجدہ کی بہ نسبت بلند رہنا (یعنی سر کو زیادہ نہ جھکانا)۔

4145 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اُمِّ الْحَسَنِ قَالَتْ: رَاَيْتُ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْجُدُ عَلٰى مِرْفَقَةٍ، وَهِيَ قَاعِدَةٌ، اَعْنِيْ تُصَلِّيْ قَاعِدَةً

* * اُمِ حسن بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو ایک تکیہ پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا، وہ اُس وقت بیٹھی ہوئی تھیں، میرا مطلب ہے کہ وہ بیٹھ کر نماز ادا کر رہی تھیں۔

4146 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ فَزَارَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَرِيضِ يَسْجُدُ عَلَى الْمِرْفَقَةِ الطَّاهِرَةِ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ

* * ابوفزارہ سلمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیمار شخص کے بارے میں دریافت کیا جو پاک تکیہ پر سجدہ کرتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4147 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: يَسْجُدُ الْمَرِيضُ عَلَى الْمِرْفَقَةِ الطَّاهِرَةِ، وَعَلَى الثَّوْبِ الطَّاهِرِ

* * ابواسحاق بیان کرتے ہیں: بیمار شخص پاک تکیہ پر یا پاک کپڑے پر سجدہ کرے گا۔

4148 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ اَبِيْ ظَبْيَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَنْ يَكُفَّ الثَّوْبَ الْمَرِيضُ وَيَسْجُدَ عَلَيْهِ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ بیمار شخص کپڑے کو لپیٹ کر اُس پر سجدہ کرے۔

4149 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، اَنَّ عُرْوَةَ، كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الشَّيْءِ دُوْنَ الْاَرْضِ

* * ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: عروہ زمین کے اوپر موجود کسی چیز پر نماز ادا کر لیتے تھے (یعنی اُس پر سجدہ کر لیتے تھے)۔

بَابُ صَلَاةِ الْمَرِيضِ عَلَى الدَّابَّةِ، وَصَلَاةِ الْمُغْمٰى عَلَيْهِ

باب: بیمار شخص کا سواری پر نماز ادا کرنا اور ایسے شخص کا نماز ادا کرنا جس پر بیہوشی طاری ہوئی ہو

4150 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: كَانَ يُرَخِّصُ لِلْمَرِيضِ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى دَابَّتِهٖ اِلٰى

الْقِبْلَةِ

✷✷ قتادہ نے بیمار شخص کو اس بات کی رخصت دی ہے کہ وہ اپنی سواری پر موجود رہ کر قبلہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر سکتا ہے۔

4151 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِأَنْ يُصَلِّيَ الْمَرِيضُ عَلٰى دَابَّتِهِ مُقْبِلًا اِلَى الْبَيْتِ غَيْرَ مُدْبِرٍ عَنْهُ

✷✷ عطاء فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ بیمار شخص اپنی سواری پر رہتے ہوئے نماز ادا کر لے جبکہ اُس کا رُخ قبلہ کی طرف ہو قبلہ سے مڑا ہوا نہ ہو۔

4152 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: اُغْمِيَ عَلَى ابْنِ عُمَرَ يَوْمًا وَلَيْلَةً فَلَمْ يَقْضِ مَا فَاتَهُ

✷✷ نافع بیان کرتے ہیں: ایک دن اور ایک رات تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر بیہوشی طاری ہوئی تو اُن کی جو نمازیں رہ گئی تھیں' اُنہوں نے اُس کی قضا نہیں کی۔

4153 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اُغْمِيَ عَلَيْهِ شَهْرًا فَلَمْ يَقْضِ مَا فَاتَهُ، وَصَلّٰى يَوْمَهُ الَّذِي اَفَاقَ فِيهِ

✷✷ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر ایک ماہ تک بیہوشی طاری ہوئی' لیکن اس دوران اُن کی جو نمازیں رہ گئی تھیں اُنہوں نے اُن کی قضا نہیں کی۔ اُنہوں نے اُس دن کی نماز ادا کی جس دن اُنہیں افاقہ ہوا تھا۔

4154 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا اُغْمِيَ عَلَى الْمَرِيضِ ثُمَّ عَقَلَ لَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ، قَالَ مَعْمَرٌ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: لَا يَقْضِي

✷✷ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب بیمار شخص پر بیہوشی طاری ہو جائے' اور پھر جب اُسے ہوش آئے' تو وہ نماز کو دُہرائے گا نہیں۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے یہی کہا کہ وہ قضا نہیں کرے گا۔

4155 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: يَقْضِي صَلَاةَ يَوْمِهِ وَصَلَاةَ لَيْلَهِ اِذَا لَمْ يَعْقِلْ

✷✷ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: ایسا شخص اُس دن اور اُس رات کی نماز کی قضا کرے گا جب اُسے ہوش نہیں تھا۔

4156 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ: اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ رُمِيَ، فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، فَاَفَاقَ نِصْفَ اللَّيْلِ، فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ الْعَصْرَ ثُمَّ الْمَغْرِبَ ثُمَّ الْعِشَاءَ

** یزید نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو تیر لگا' تو ظہر' عصر' مغرب اور عشاء کے وقت تک اُن پر بیہوشی طاری رہی نصف رات کے وقت اُنہیں ہوش آیا تو اُنہوں نے ظہر' عصر' مغرب اور پھر عشاء کی نمازیں ادا کیں۔

4157 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا غُلِبَ الْمَرِيضُ عَلَى عَقْلِهِ ثُمَّ أَفَاقَ، فَلْيُصَلِّ مَا فَاتَهُ إِذَا عَقَلَ صَلَاتَهُ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ كَذَلِكَ

** عطاء فرماتے ہیں: جب بیمار شخص کی عقل مغلوب ہو جائے (یعنی وہ بیہوش ہو جائے) اور پھر جب اُسے افاقہ ہو (یعنی ہوش آ جائے) تو اُس کی جو نمازیں رہ گئی تھیں وہ اُنہیں ادا کرے گا جبکہ اُسے نماز کی سمجھ بوجھ ہو' وہ روزانہ اسی طرح کرے گا۔

4158 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اشْتَكَى مَرَّةً غُلِبَ فِيهَا عَلَى عَقْلِهِ حَتَّى تَرَكَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَلَمْ يُصَلِّ مَا تَرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ

** نافع بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما شدید بیمار ہو گئے یہاں تک کہ ان کے حواس جاتے رہے (یعنی وہ بیہوش ہو گئے) یہاں تک کہ اُنہوں نے نماز ادا نہیں کی' پھر جب اُنہیں افاقہ ہوا' تو جو نماز اُنہوں نے ادا نہیں کی تھی اُسے ادا نہیں کیا (یعنی اُس کی قضاء نہیں کی)۔

4159 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَفَاتَتْهُ صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ لَا يَدْرِي أَيَّتُهُنَّ هِيَ؟ قَالَ: يَبْدَأُ فَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ، ثُمَّ الْفَجْرَ، ثُمَّ الظُّهْرَ، ثُمَّ يَنْوِي بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْعِشَاءَ، فَأَيَّتُهُنَّ كَانَتْ فَهِيَ أَرْبَعٌ

** سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس پر بیہوشی طاری ہو جائے' اور اُس کی ایک نماز رہ جائے' جس کے بارے میں اُسے پتا نہ چلے کہ کون سی نماز رہ گئی ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ آغاز میں پہلے مغرب کی نماز ادا کرے گا' پھر فجر کی ادا کرے گا' پھر ظہر کی ادا کرے گا' اور اس کے ذریعہ ظہر' عصر اور عشاء کی نیت کر لے گا' اُن میں سے جو بھی نماز ہوئی تو یہ چار رکعات ہوں گی۔

4160 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: فِي الْمَعْتُوهِ يُفِيقُ أَحْيَانًا قَالَ: لَا يَقْضِي الصَّلَاةَ إِذَا عَقَلَ

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: بیہوش شخص جسے کبھی افاقہ ہو جاتا ہو' اُس کے بارے میں طاؤس فرماتے ہیں: جب اُسے ہوش آ جائے گا' تو وہ نماز کی قضاء نہیں کرے گا۔

بَابُ النَّائِمِ وَالسَّكْرَانِ وَالْقِرَاءَةِ عَلَى الْغِنَاءِ

باب: سوئے ہوئے شخص اور مدہوش شخص کا حکم اور گا کر قرأت کرنا

4161 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ: هَلْ يَقْضِي النَّائِمُ وَالسَّكْرَانُ الصَّلَاةَ، وَلَا يَقْضِي

الْمَرِيضُ؟

✽✽ سفیان ثوری فرماتے ہیں: سویا ہوا شخص یا مدہوش شخص نماز کی قضاء کریں گے' البتہ بیمار شخص قضا نہیں کرے گا۔

4162 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ فِي الْمَجْنُونِ يُفِيقُ قَالَ: يَتَوَضَّأُ

✽✽ حماد ایسے مجنون کے بارے میں فرماتے ہیں: جسے کبھی افاقہ بھی ہو جاتا ہے کہ وہ وضو کرے گا۔

4163 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يَغْتَسِلُ

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: وہ غسل کرے گا۔

4164 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي الْمَعْتُوهِ يُفِيقُ اَحْيَانًا قَالَ: لَا يَقْضِي الصَّلَاةَ اِذَا عَقَلَ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایسا پاگل شخص جو کبھی ٹھیک ہو جاتا ہو اس کے بارے میں طاؤس فرماتے ہیں کہ جب اُسے عقل آ جائے گی' تو وہ نماز کی قضا نہیں کرے گا۔

4165 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْقِرَاءَةُ عَلَى الْغِنَاءِ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ، سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: كَانَ دَاوُدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ الْمِعْزَفَةَ فَيَعْزِفُ بِهَا عَلَيْهِ، يُرَدِّدُ عَلَيْهِ صَوْتَهُ، يُرِيْدُ اَنْ يَبْكِيَ بِذٰلِكَ وَيُبْكِي

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: گا کر قرأت کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(وہ بیان کرتے ہیں:) میں نے عبید بن عمیر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام معزفہ نامی (موسیقی کا آلہ) لیتے تھے' اور وہ اُسے بجاتے تھے' وہ اُس کی آواز میں اس طرح کا زیر و بم پیدا کرتے تھے کہ جیسے رونے کی آواز آ رہی ہے اور وہ خود اس کے ساتھ رویا کرتے تھے۔

4166 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي

4166-صحيح البخاری - كتاب فضائل القرآن' باب من لم يتغن بالقرآن - حديث:4739' صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن - حديث:1359' مستخرج ابی عوانة - مبتدا فضائل القرآن' باب ذكر الخبر المبيح للقارء ان يتغنى بالقرآن إذا كان حسن - حديث:3131' صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب قراءة القرآن - ذكر إباحة تحزين الصوت بالقرآن إذ الله اذن فی ذلك' حديث:751' سنن الدارمی - كتاب الصلاة' باب التغنی بالقرآن - حديث:1505' سنن ابی داود - كتاب الصلاة' باب تفريع ابواب الوتر - باب استحباب الترتيل فی القراءة' حديث:1272' السنن للنسائی - كتاب الافتتاح' تزيين القرآن بالصوت - حديث:1011' السنن الكبرىٰ للنسائی - العمل فی افتتاح الصلاة' تزيين القرآن بالصوت - حديث:1071' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلی الله عليه' حديث:1115' السنن الكبرىٰ للبيهقی - كتاب الصلاة' جماع ابواب صفة الصلاة - باب كيف قراءة المصلی قال الله عز وجل ورتل القرآن ترتيلا' حديث:2256' مسند (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِنَبِيٍّ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کسی نبی کی کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا' جتنی توجہ سے اُس نبی کو سنتا ہے جو قرآن کو خوبصورتی سے تلاوت کرتا ہے''۔

4167 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَاْذَنِ اللّٰهُ لِنَبِيٍّ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ، قَالَ صَاحِبٌ لَهُ: زَادَ فِيهِ: يَجْهَرُ بِهِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نبی کی کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا' جتنی توجہ سے وہ قرآن کی خوش الحانی سے کی گئی تلاوت کو سنتا ہے''۔

راوی کے ساتھی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جسے وہ نبی بلند آواز میں تلاوت کر رہا ہو''۔

4168 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، يُخْبِرُ: حَسِبْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ كَمَا اَذِنَ لِاِنْسَانٍ حَسَنِ التَّرَنُّمِ بِالْقُرْآنِ يَعْنِي مَا اَذِنَ يَقُولُ: يَسْتَمِعُ

٭٭ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کسی نبی کی کوئی بات اتنی توجہ سے نہیں سنتا' جتنی توجہ سے وہ اچھے ترنم سے قرآن کی' کی گئی تلاوت کو سنتا ہے''۔

راوی کہتے ہیں: لفظ ما اذن سے مراد توجہ سے سنتا ہے۔

4169 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِنَبِيٍّ مَا اَذِنَ لِاِنْسَانٍ حَسَنِ التَّرَنُّمِ بِالْقُرْآنِ

٭٭ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کسی نبی کی بات کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا' جتنی توجہ سے وہ انسان کی اچھے ترنم کے ساتھ قرآن کی تلاوت کو سنتا ہے''۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) احمد بن حنبل ' مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث: 7497' مسند الحميدی - احاديث ابی هريرة رضی الله عنه' حديث: 922' مسند ابی يعلى الموصلی - مسند ابی هريرة' حديث: 5822' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' باب من اسمه إبراهيم ' حديث: 2731

4170 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَارِئُ، وَالْمُتَوَكِّلُ بْنُ اَبِي نَهِيكٍ عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ سَعْدٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: الْمُتَوَكِّلُ بْنُ اَبِي نَهِيكٍ قَالَ: نَعَمْ، تُجَّارٌ كَسَبَةٌ، تُجَّارٌ كَسَبَةٌ يُؤَخِّرُوْنَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عمر القاری اور متوکل بن ابونہیک' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عبداللہ سے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: متوکل بن ابونہیک! حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا! تجارت کرنے والے' کمانے والے لوگ' تجارت کرنے والے' کمانے والے لوگ جو پیچھے کر دیتے ہیں۔

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو خوش الحانی سے قرآن کی تلاوت نہیں کرتا''۔

4171 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي نَهِيكٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ

✵✵ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو خوش الحانی سے قرآن کی تلاوت نہیں کرتا''۔

4172 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ لَيَاْذَنُ لِلرَّجُلِ يَكُوْنُ حَسَنَ الصَّوْتِ - قَالَ: حَسِبْتُهُ - يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ"

✵✵ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی بات غور سے سنتا ہے جس کی آواز اچھی ہو''۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

''(وہ شخص اچھی آواز کے ذریعہ) قرآن کو خوش الحانی سے پڑھے''۔

بَابُ حُسْنِ الصَّوْتِ

باب: اچھی آواز ہونا

4173 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُحَرَّرِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ شَيْءٍ حِلْيَةٌ، وَحِلْيَةُ الْقُرْآنِ الصَّوْتُ الْحَسَنُ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''ہر چیز کا ایک زیور ہوتا ہے اور قرآن کا زیور اچھی آواز ہے''۔

4174 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَسَنَ الصَّوْتِ، فَخَرَجَ لَيْلَةً يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، فَجَهَرَ بِصَوْتِهِ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ: فَتَنْتَ النَّاسَ، فَلَمْ يَعُدْ لِذَلِكَ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کی آواز بہت اچھی ہے ایک مرتبہ وہ رات کے وقت مسجد میں نماز ادا کرنے کے لیے نکلے انہوں نے بلند آواز میں تلاوت کی تو لوگ اکٹھے ہو گئے۔ سعید بن مسیب نے انہیں پیغام بھیجا' آپ نے لوگوں کو آزمائش کا شکار کر دیا ہے۔ تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے دوبارہ ایسا نہیں کیا۔

4175 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْأَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ النَّهْمِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْأُوَلِ، وَزَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ، وَمَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ، أَوْ مَنِيحَةَ وَرِقٍ، أَوْ أَهْدَى زُقَاقًا فَهُوَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ

٭٭ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' تم اپنی آوازوں کے ذریعہ قرآن کو آراستہ کرو اور جو شخص عطیہ کے طور پر دودھ دے دیتا ہے' یا دے دیتا ہے' یا چاندی کے سکے دیتا ہے' یا مشکیزہ دیتا ہے (یا راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے) تو یہ ایک غلام کو آزاد کرنے کی مانند ہے''۔

4176 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: زَيِّنُوا أَصْوَاتَكُمْ بِالْقُرْآنِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ

٭٭ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنی آوازوں کو قرآن کے ذریعہ آراستہ کرو''۔

اس کے بعد راوی نے سفیان ثوری کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

4177 - حدیث نبوی: عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَهُوَ يَقْرَأُ، فَقَالَ: لَقَدْ أُوتِيَ أَبُو مُوسَى مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے تلاوت کرنے کی آواز سنی تو ارشاد فرمایا:

''ابوموسیٰ کو حضرت داؤد کے خاندان کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے''۔

4178 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُرَيْدَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ الْاَشْعَرِيِّ اَبِيْ مُوْسٰى وَهُوَ يَقْرَاُ، فَقَالَ: لَقَدْ اُوْتِيَ هٰذَا مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوُدَ فَحَدَّثْتُهٗ ذٰلِكَ، فَقَالَ: الْاٰنَ اَنْتَ لِيْ صِدِّيْقٌ حِيْنَ اَخْبَرْتَنِيْ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِيْ حَبَّرْتُهَا تَحْبِيْرًا قَالَ: وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتًا آخَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَقُوْلُهٗ مُرَائِيًا؟ فَلَمْ اُجِبِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ حَتّٰى رَدَّدَهَا عَلَيَّ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، فَقُلْتُ بَعْدَ اثْنَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا اَتَقُوْلُهٗ مُرَائِيًا بَلْ هُوَ مُنِيْبٌ قَالَ: وَسَمِعَ آخَرَ يَدْعُوْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ، الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ كُفُوًا اَحَدٌ، فَقَالَ: لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى

✱✱ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی تلاوت کی آواز سنی تو ارشاد فرمایا: اسے حضرت داؤد کے خاندان کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بتائی تو انہوں نے کہا: تم اب بتارہے ہو! جب تم نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات مجھے بتائی ہے تو اب تم میرے دوست ہو۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر مجھے پتا ہوتا کہ نبی اکرم ﷺ میری تلاوت سن رہے ہیں تو میں اسے اور زیادہ آراستہ کرتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے مختلف آواز (زیادہ خوبصورت آواز) سنی تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم دکھاوے کے طور پر اسے پڑھ رہے ہو؟ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک یا دو یا شاید تین مرتبہ یہی دریافت کیا' تو دو یا تین مرتبہ کے بعد میں نے عرض کی: جی نہیں! بلکہ یہ تو رجوع کرنے والے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک اور شخص کو دعا کرتے ہوئے سنا (وہ یہ دعا کررہا تھا:)

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ایک ہے' بے نیاز ہے' جس نے کسی کو جنم نہیں دیا اور نہ ہی اُسے جنم دیا گیا اور کوئی تیرا ہمسر نہیں ہے''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس نے اللہ تعالیٰ کے اُس اسم کے وسیلہ سے دعا مانگی ہے کہ جب اُس کے ذریعہ دعا مانگی جائے' تو اللہ تعالیٰ اُسے قبول کرتا ہے' اور جب اُس کے وسیلہ سے کچھ مانگا جائے' تو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے''۔

4179 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا جَلَسَ عِنْدَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى رُبَّمَا قَالَ لَهٗ: ذَكِّرْنَا رَبَّنَا يَا اَبَا مُوْسٰى قَالَ: فَيَقْرَاُ

✱✱ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بعض اوقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے ہوتے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے کہتے تھے: اے ابوموسیٰ! آپ ہمیں اپنے پروردگار کی یاد دلایئے! تو حضرت

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ تلاوت کرتے تھے۔

4180 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عُمَرَ، كَانَ يَقُوْلُ لِاَبِیْ مُوْسٰی وَهُوَ جَالِسٌ مَعَهٗ فِیْ مَجْلِسٍ: ذَكِّرْنَا يَا اَبَا مُوْسٰی قَالَ: فَيَقْرَاُ

✱✱ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے' جو اُن کی محفل میں اُن کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہوتے تھے: اے ابوموسیٰ! آپ ہمیں یاد دلوایئے! تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تلاوت کرتے تھے۔

4181 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عُمَرَ، كَانَ يَقُوْلُ لِاَبِیْ مُوْسٰی وَهُوَ جَالِسٌ مَعَهٗ فِی الْمَجْلِسِ: ذَكِّرْنَا رَبَّنَا فَيَقْرَاُ عِنْدَهٗ"

✱✱ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو کہتے تھے جو اُن کے ساتھ محفل میں بیٹھے ہوئے ہوتے تھے: آپ ہمیں ہمارے پروردگار کی یاد دلوایئے! تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تلاوت کرتے تھے۔

4182 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَيَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ: بَيْنَمَا اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ يُصَلِّیْ ذَاتَ لَيْلَةٍ، قَالَ اُسَيْدٌ: غَشِيَتْنِیْ مِثْلُ السَّحَابَةِ فِيْهَا مِثْلُ الْمَصَابِيْحِ، وَالْمَرْاَةُ نَائِمَةٌ اِلٰی جَنْبِیْ وَهِیَ حَامِلٌ، وَالْفَرَسُ مَرْبُوْطٌ فِی الدَّارِ قَالَ: فَخَشِيْتُ اَنْ يَنْفِرَ الْفَرَسُ، فَتَفْزَعَ الْمَرْاَةُ فَتُلْقِیَ وَلَدَهَا، وَانْصَرَفْتُ مِنْ صَلَاتِیْ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِیْ: اقْرَاْ يَا اُسَيْدُ، ذٰلِكَ مَلَكٌ اسْتَمَعَ الْقُرْآنَ

✱✱ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت اُسید بن حضیر انصاری رضی اللہ عنہ رات کے وقت نماز ادا کر رہے تھے' حضرت اُسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے اوپر بادل کی سی کوئی چیز چھا گئی' جس میں چراغ سے محسوس ہو رہے تھے' میری بیوی میرے پہلو میں سوئی ہوئی تھی' وہ حاملہ تھی' گھر میں گھوڑا بھی بندھا ہوا تھا۔ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں گھوڑا متنفر نہ ہو جائے' اور میری بیوی خوفزدہ نہ ہو جائے جس کے نتیجہ میں اُس کا بچہ ضائع ہو جائے' اس لیے میں نے اپنی نماز ختم کی (اگلے دن) صبح جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اُسید! تم تلاوت کرتے رہتے' وہ فرشتہ تھا جو قرآن کی تلاوت کو غور سے سن رہا تھا۔

4183 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: بَيْنَا اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْبَارِحَةَ اَقْرَاُ عَلٰی ظَهْرِ بَيْتِیْ، اِذْ غَشِيَنِیْ شَیْءٌ كَالسَّحَابَةِ، وَامْرَاَتِیْ حَامِلٌ، وَالْفَرَسُ مَرْبُوْطٌ، فَخَشِيْتُ اَنْ تَضَعَ امْرَاَتِیْ، وَاَنْ يَنْفِرَ فَرَسِیْ، فَقَالَ: اقْرَاْ يَا اُسَيْدُ، فَاِنَّهُ الْمَلَكُ يَسْمَعُ الْقُرْآنَ، قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

✱✱ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے یہ عرض کی: یارسول اللہ! گزشتہ رات میں اپنے گھر کی چھت پر تلاوت کر رہا تھا' اسی دوران میرے اوپر بادل کی سی کوئی چیز آ گئی' میری بیوی حاملہ ہے' گھر میں گھوڑا بھی بندھا ہوا تھا' مجھے

یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میری بیوی کا حمل ضائع نہ ہو جائے' اور میرا گھوڑا متنفر نہ ہو جائے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اُسید! تم تلاوت کرتے رہتے کیونکہ وہ فرشتہ تھا جو قرآن کی تلاوت سن رہا تھا۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

4184 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: حَثَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ النَّاسَ عَلَى السِّوَاكِ، وَقَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ دَنَا الْمَلَكُ يَسْتَمِعُ الْقُرْآنَ، فَمَا يَزَالُ يَدْنُو حَتّٰى اَنَّهُ يَضَعُ فَاهُ عَلٰى فِيْهِ، فَمَا يَلْفِظُ مِنْ آيَةٍ اِلَّا يَقَعُ فِيْ جَوْفِ الْمَلَكِ قَالَ: فَطَبِنُوْا مَا هُنَالِكَ وَحُبَّ عَلِيٍّ السِّوَاكَ

✽✽ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مسواک کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جب آدمی کھڑے ہو کر نماز ادا کرتا ہے' تو فرشتہ غور سے قرآن کی تلاوت سننے کے لیے قریب ہو جاتا ہے' اور مسلسل قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنا منہ آدمی کے منہ پر رکھ دیتا ہے' تو انسان کے منہ سے جو بھی آیت نکلتی ہے وہ فرشتہ کے اندر چلی جاتی ہے۔ تو وہاں موجود سب لوگوں کو یہ بات اور حضرت علی کی مسواک سے محبت پتہ چل گئی۔

4185 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحْسَنُ النَّاسِ قِرَاءَةً؟ فَقَالَ: اَلَّذِيْ اِذَا سَمِعْتَ قِرَاءَتَهُ رَاَيْتَ اَنَّهُ يَخْشَى اللّٰهَ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا سَمِعْتُ قِرَاءَةً قَطُّ اَطْيَبَ مِنْ قِرَاءَةِ حَبِيْبٍ " طَاوُسٌ الْقَائِلُ

✽✽ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا: سب سے زیادہ خوبصورت تلاوت کون کرتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: وہ شخص کہ جب تم اُس کی تلاوت سنو تو تمہیں یہ محسوس ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

(اس روایت کے راوی کہتے ہیں:) اللہ کی قسم! میں نے حبیب اور اس روایت کے راوی طاؤس سے زیادہ عمدہ قرأت اور کسی کی نہیں سنی۔ (یہاں شاید حبیب سے مراد مشہور صوفی بزرگ حبیب عجمی ہیں)

4186 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ غَيْرُ وَاحِدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا ذَكَرُوْا اَنَّهُ الْحَكَمُ الْغِفَارِيُّ، اَنَّهُ قَالَ: يَا طَاعُوْنُ، خُذْنِي اللَّيْلَ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: مَا سَمِعْتَ يَا اَبَا فُلَانٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ لَا يَدْعُوْ اَحَدُكُمْ بِالْمَوْتِ، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ هُوَ مِنْهُ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ سِتًّا اَخْشٰى اَنْ يُدْرِكَنِيْ بَعْضُهُنَّ قَالَ: بَيْعُ الْحَكَمِ، وَاِضَاعَةُ الدَّمِ، وَاِمَارَةُ السُّفَهَاءِ، وَكَثْرَةُ الشُّرَطِ، وَقَطِيْعَةُ الرَّحِمِ، وَنَاسٌ يَتَّخِذُوْنَ الْقُرْآنَ مَزَامِيْرَ يَتَغَنَّوْنَ بِهِ

✽✽ ابن جریج نے کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سنا۔ بعض راویوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ وہ شخص حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ تھے' اُنہوں نے یہ کہا: اے طاعون! تو آج رات مجھے اپنی گرفت میں لے! تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوفلاں! کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے:

''تم میں سے کوئی بھی شخص موت کی دعا نہ کرے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اُسے کس طرح کی صورتِ حال کا سامنا کرنا

پڑے گا"۔

تو حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھ چیزوں کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں ان میں سے کسی ایک کا زمانہ مجھے نصیب نہ ہو۔

"(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ثالثی کو فروخت کرنا' خون کو ضائع کرنا' بیوقوفوں کی حکومت ہونا' شرطیں زیادہ عائد ہونا' رشتہ داری کے حقوق کا پامال کرنا اور لوگوں کا قرآن کو موسیقی بنالینا' جسے وہ گایا کریں گے"۔

بَابُ التَّرْتِيلِ فِي الْقُرْآنِ

باب: قرآن کو ترتیل کے ساتھ (یعنی ٹھہر ٹھہر کے) پڑھنا

4187 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اِنِّي رَجُلٌ فِي كَلَامِي وَقِرَاءَتِي عَجَلَةٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَاَنْ اَقْرَاَ الْبَقَرَةَ فَاُرَتِّلَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَهُذَّ الْقُرْآنَ كُلَّهُ

٭٭ ابوجمرہ ضبعی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں ایک ایسا شخص ہوں جس کے بات کرنے اور تلاوت کرنے میں جلدی پائی جاتی ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں سورۂ بقرہ کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر روں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں پورا قرآن تیزی سے پڑھ لوں۔

4188 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ مُجَاهِدًا، فَقَالَ: رَجُلٌ قَرَاَ الْبَقَرَةَ، وَآلَ عِمْرَانَ فِي رَكْعَةٍ قِيَامُهُمَا وَاحِدٌ، وَسُجُودُهُمَا وَرُكُوعُهُمَا وَاحِدٌ، وَجُلُوسُهُمَا وَاحِدٌ اَيُّهُمَا اَفْضَلُ؟ قَالَ: الَّذِي قَرَاَ الْبَقَرَةَ قَالَ: ثُمَّ قَرَاَ مُجَاهِدٌ (وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَاَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ) (الاسراء: 106) قَالَ: عَلَى تُؤَدَةٍ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجاہد سے سوال کیا' اس نے کہا: ایک شخص سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت ایک رکعت میں کرتا ہے (جبکہ دوسرا شخص ایک رکعت میں صرف سورۂ بقرہ کی تلاوت کرتا ہے) ان دونوں افراد کا قیام ایک جتنا ہوتا ہے رکوع اور سجود ایک جیسے ہوتے ہیں' تشہد ایک جیسا ہوتا ہے' تو ان دونوں میں سے کون زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ مجاہد نے کہا: وہ شخص جس نے صرف سورۂ بقرہ کی تلاوت کی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر مجاہد نے یہ آیت تلاوت کی:

"اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے' تا کہ تم اسے لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھو"۔

مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد نرمی سے پڑھنا ہے (یا ٹھہر ٹھہر کے پڑھنا ہے)۔

4189 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا قَوْلُهُ: (وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا) (الفرقان: 32) فَاَشَارَ بِيَدِهِ هُوَ الطَّرْحُ، هُوَ النَّبْذُ، فَاِذَا هُوَ لَا يُحِبُّ التَّرْتِيلَ قَالَ: اَرَى اَنَّهُ يَرَى بِذَلِكَ تَنْشِيطَ الْاِنْسَانِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے مراد کیا ہے:

"اور ہم اسے ٹھہر ٹھہر کے (نازل کیا ہے)"۔

تو اُنہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس سے مراد کسی چیز کو پرے کرنا ہے' یوں جیسے وہ ترتیل کو پسند نہیں کرتے۔ اُنہوں نے کہا: اس بارے میں میری یہ رائے ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان چاک و چوبند ہو کر تلاوت کرے۔

4190 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: (وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا) (الفرقان 32) قَالَ: بَعْضَهُ عَلٰى اِثْرِ بَعْضٍ

❋❋ مجاہد فرماتے ہیں: وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا سے مراد یہ ہے کہ اس میں سے کچھ حصہ' کچھ کے بعد ہے۔

4191 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَقَالَ مُجَاهِدٌ: تَرْتِيلًا تَرْتِيلًا

❋❋ ابن جریج نقل کرتے ہیں: مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جائے۔

4192 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ: فِي التَّرْتِيلِ قَالَ تَلِّيَتُهُ حَتّٰى تَفْقَهُهُ

❋❋ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے ترتیل کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ تم اسے اتنا واضح کرو کہ تمہیں اس کی سمجھ آ جائے۔

4193 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِذَا لَفَظْتُ الْقُرْآنَ فِي الْمَكْتُوبَةِ وَالتَّطَوُّعِ، فَلَمْ اُرَدِّدْ مِنْهُ شَيْئًا وَعَجِلْتُ؟ قَالَ: حَسْبُكَ ذٰلِكَ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں فرض یا نفل نماز میں قرآن کی تلاوت کرتا ہوں اور اسے ٹھہر' ٹھہر کے نہیں پڑھتا' بلکہ جلدی پڑھ لیتا ہوں۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: تمہارے لیے یہ بھی کافی ہے۔

4194 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَاُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ اَجْرَانِ اثْنَانِ

❋❋ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کو مہارت کے ساتھ پڑھنے والا شخص معزز' نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا' اور جو شخص قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اٹکتا ہو' اُسے دُگنا اجر ملے گا''۔

بَابُ تَرْدِيدِ الْاٰيَةِ فِي الصَّلَاةِ، وَبَابُ قِرَاءَةِ النَّهَارِ

باب: نماز میں ایک ہی آیت کو بار بار پڑھنا اور دن کے وقت کی قرأت

4195 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ رَدَّدْتُ شَيْئًا مِنْهُ؟ قَالَ:

اَكْرَهُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ، فَلَا تُرَدِّدْ مِنْهُ شَيْئًا فِي التَّطَوُّعِ وَالْمَكْتُوبَةِ قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ عَرَضْتُ عَلٰى اِنْسَانٍ تَرَدَّدْتُ؟ قَالَ: اِنَّمَا يُكْرَهُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں قرآن کا کچھ حصہ بار بار پڑھتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نماز میں اسے مکروہ قرار دوں گا' تم نفل یا فرض نماز میں قرآن کا کوئی حصہ بار بار نہ پڑھو۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں کسی شخص کو قرآن سنا رہا ہوں اور ایک ہی آیت بار بار پڑھ دوں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ نماز میں مکروہ ہے۔

4196 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: "رَاَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَهُوَ يَؤُمُّهُمْ فِي رَمَضَانَ يُرَدِّدُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (اِذِ الْاَغْلَالُ فِي اَعْنَاقِهِمْ) (غافر: 71)، (يَا اَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ) (الانفطار: 7)، يُرَدِّدُهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا"

❋❋ سعید بن عبید بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا کہ وہ رمضان کے مہینہ میں لوگوں کی امامت کروار ہے تھے اور بار بار یہ آیت پڑھ رہے تھے:

''جب اُن کی گردنوں میں زنجیریں ہوں گی''۔

اور یہ آیت بھی پڑھ رہے تھے:

''اے انسان! تمہیں کس چیز نے اپنے معزز پروردگار کے بارے میں غلط فہمی کا شکار کیا (وہ پروردگار) جس نے تمہیں پیدا کیا اور بالکل ٹھیک (پیدا) کیا''۔

اُنہوں نے دو یا تین مرتبہ ان آیات کو تکرار کے ساتھ پڑھا۔

4197 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَطَاءٌ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ عِقَالٍ، اَنَّهُ كَانَ يَنْهٰى عَنْ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ بِالنَّهَارِ فِي التَّطَوُّعِ قَالَ: وَيُقَالُ: يَرْفَعُ بِهَا مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ

❋❋ عطاء نے حکیم بن عقال کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ دن کے وقت نفل ادا کرتے ہوئے بلند آواز میں قرأت کرنے سے منع کرتے تھے' وہ یہ فرماتے تھے: یہ بات کہی جاتی ہے کہ رات کے وقت آدمی جتنی چاہے بلند آواز میں تلاوت کرے۔

4198 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: اَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُسْمِعُكَ الْقِرَاءَةَ فِي التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ؟ قَالَ: نَعَمْ، مِنَ السُّورَةِ الشَّيْءَ وَهُوَ يَسِيرٌ

❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دن کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے بلند آواز میں تلاوت کر لیتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ کسی سورت کا کچھ حصہ تلاوت کر لیتے تھے لیکن وہ بہت تھوڑا سا ہوتا تھا۔

4199 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِیُّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: صَلَاةُ النَّهَارِ عَجْمَاءُ لَا يُرْفَعُ بِهَا الصَّوْتُ اِلَّا الْجُمُعَةَ وَالصُّبْحَ، وَمَا يُرْفَعُ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: دن کی نماز گونگی ہوتی ہے اس میں آواز کو بلند نہیں کیا جائے گا صرف جمعہ کی اور فجر کی نماز کا حکم مختلف ہے (اور کسی نماز میں آواز کو) بلند نہیں کیا جائے گا۔

4200 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: صَلَاةُ النَّهَارِ عَجْمَاءُ

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: دن کی نماز گونگی ہوتی ہے۔

4201 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ يَقُولُ: صَلَاةُ النَّهَارِ عَجْمَاءُ

✵✵ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبیدہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: دن کی نماز گونگی ہوتی ہے۔

4202 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: اَرْسَلَنِی اَبُو عُبَيْدَةَ، اِلٰی رَجُلٍ سَمِعَهُ يَجْهَرُ بِالنَّهَارِ، فَقَالَ: اِنَّ قِرَاءَةَ النَّهَارِ عَجْمَاءُ

✵✵ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: ابوعبیدہ نے مجھے ایک شخص کی طرف بھیجا جسے انہوں نے دن کے وقت بلند آواز میں تلاوت کرتے ہوئے سنا تھا' انہوں نے کہا: دن کی نماز گونگی ہوتی ہے۔

4203 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَسْوَدَ بْنِ هِلَالٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَمْ يُخَافِتْ مَنْ اَسْمَعَ نَفْسَهُ

✵✵ اسود بن ہلال نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: جو شخص اتنی آواز میں تلاوت کرے کہ خود اُسے آواز آ رہی ہو تو اُس نے پست آواز میں تلاوت نہیں کی۔

4204 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَمْ يُخَافِتْ مَنْ اَسْمَعَ نَفْسَهُ يَقُولُ: اِذَا صَلّٰی فِيمَا يُجْهَرُ فِيهِ الْقِرَاءَةُ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: جس شخص کو خود اپنی آواز آ رہی ہو اُس نے پست آواز میں تلاوت نہیں کی۔ وہ یہ فرماتے ہیں: (اس طرح کی تلاوت آدمی اُس نماز میں کرے گا) جس میں بلند آواز میں تلاوت کی جاتی ہے۔

4205 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَاَلْتُ عُبَيْدَةَ قَالَ: قُلْتُ: الرَّجُلَ يَشْتَهِي اَنْ يُخْفِيَ قِرَاءَتَهُ قَالَ: فَيُسْمِعُ نَفْسَهُ

✵✵ محمد نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عبیدہ سے سوال کیا' میں نے کہا: ایک شخص اس بات کا خواہشمند ہوتا ہے کہ وہ اپنی قرأت کو مخفی رکھے' تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ خود کو سنوا دے۔

4206 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِی عُمَرَ الْمَدَنِيِّ قَالَ: سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّهَارِ

فَقَامَ يُصَلِّي فَرُبَّمَا اَسْمَعَنَا الْاٰيَةَ"

✸✸ ابوعمر مدنی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دن کی تلاوت کے بارے میں دریافت کیا تو وہ کھڑے ہوکر نماز ادا کرنے لگے جس میں سے وہ بعض اوقات کوئی آیت بلند آواز میں تلاوت کر لیتے تھے۔

4207 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ وَهُوَ يُصَلِّي، فَجَهَرَ بِصَوْتِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُسْمِعْنِي يَا حُذَافَةُ، وَاَسْمِعِ اللّٰهَ تَعَالٰى

✸✸ زہری بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو نماز ادا کر رہے تھے اور بلند آواز میں تلاوت کر رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اے حذافہ! تم مجھے آواز نہ سناؤ، تم اللہ تعالیٰ کو سناؤ (یعنی پست آواز میں تلاوت کرو)۔

بَابُ قِرَاءَةِ اللَّيْلِ

باب: رات کی تلاوت

4208 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَ: سَاَلَهَا رَجُلٌ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ مِنَ اللَّيْلِ اِذَا قَرَاَ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا رَفَعَ وَرُبَّمَا خَفَضَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الدِّينِ سَعَةً قَالَ: فَهَلْ كَانَ يُوتِرُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، رُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ آخِرِهِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الدِّينِ سَعَةً قَالَ: فَهَلْ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا اغْتَسَلَ قَبْلَ اَنْ يَنَامَ وَرُبَّمَا نَامَ قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلَ، وَلٰكِنَّهُ يَتَوَضَّاُ قَبْلَ اَنْ يَنَامَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الدِّينِ سَعَةً

✸✸ یحییٰ بن یعمر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے اُن سے سوال کیا: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت جب تلاوت کرتے تھے تو کیا آپ آواز بلند کرتے تھے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: بعض اوقات آپ آواز بلند کرتے تھے اور بعض اوقات پست رکھتے تھے۔ تو اُن صاحب نے کہا: ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس نے دین میں گنجائش رکھی ہے۔ پھر اُنہوں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ رات کے ابتدائی حصہ میں وتر ادا کر لیتے تھے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں! بعض اوقات نبی اکرم ﷺ رات کے ابتدائی حصہ میں وتر ادا کرتے تھے اور بعض اوقات رات کے آخری حصہ میں ادا کرتے تھے۔ تو اُن صاحب نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے دین میں گنجائش رکھی ہے۔ پھر اُن صاحب نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ جنابت کی حالت میں سو جاتے تھے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ بعض اوقات سونے سے پہلے غسل کر لیتے تھے اور بعض اوقات غسل کرنے سے پہلے سو جایا کرتے تھے تاہم آپ اس

صورت میں سونے سے پہلے وضو کر لیتے تھے۔ تو اُن صاحب نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے دین میں گنجائش رکھی ہے۔

4209 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يُصَلِّي وَهُوَ يُخَافِتُ، وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ يَجْهَرُ، وَمَرَّ بِبِلَالٍ وَهُوَ يَخْلِطُ، فَأَصْبَحُوا جَمِيعًا عِنْدَهُ فَقَالَ: مَرَرْتُ بِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَرَأَيْتُ تُخَافِتُ قَالَ: أَجَلْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ: ارْفَعْ شَيْئًا قَالَ: مَرَرْتُ بِكَ يَا عُمَرُ وَأَنْتَ تَجْهَرُ قَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي أُسْمِعُ الرَّحْمَنَ، وَأُوقِظُ النَّائِمَ قَالَ: "دُونَ - أَوْ قَالَ: - اخْفِضْ شَيْئًا" قَالَ: وَمَرَرْتُ بِكَ يَا بِلَالُ وَأَنْتَ تَخْلِطُ قَالَ: أَجَلْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَخْلِطُ الطِّيبَ بِالطِّيبِ قَالَ: اقْرَأْ كُلَّ سُورَةٍ عَلَى نَحْوِهَا

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو نماز ادا کر رہے تھے اور پست آواز میں تلاوت کر رہے تھے پھر آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو بلند آواز میں تلاوت کر رہے تھے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو ملی جلی کی تلاوت کر رہے تھے۔ اگلے دن یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اکٹھے ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! میں تمہارے پاس سے گزرا تھا' تم پست آواز میں تلاوت کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم آواز کچھ بلند کرلو۔ پھر آپ نے فرمایا: اے عمر! میں تمہارے پاس سے بھی گزرا تھا' تم بلند آواز سے تلاوت کر رہے تھے۔ اُنہوں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں رحمٰن کو سنا رہا تھا اور سوئے ہوئے کو بیدار کرنا چاہ رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کچھ پست رکھو۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کچھ پست رکھو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بلال! میں تمہارے پاس سے گزرا تھا تو تم ملی جلی تلاوت کر رہے تھے۔ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں ایک پاکیزہ چیز کو دوسری پاکیزہ چیز سے ملا رہا تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہر سورت الگ سے تلاوت کیا کرو۔

4210 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: مَرَرْتُ بِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ وَأَنْتَ تُخَافِتُ بِقِرَاءَتِكَ قَالَ: إِنِّي أُسْمِعُ مَنْ أُنَاجِي قَالَ: وَمَرَرْتُ بِكَ يَا عُمَرُ وَأَنْتَ تَجْهَرُ بِقِرَاءَتِكَ قَالَ: أَطْرُدُ الشَّيْطَانَ، وَأُوقِظُ الْوَسْنَانَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْفِضْ شَيْئًا قَالَ: وَمَرَرْتُ بِكَ يَا بِلَالُ وَأَنْتَ تَقْرَأُ هَذِهِ السُّورَةَ وَمِنْ هَذِهِ السُّورَةِ قَالَ: إِنِّي يَا رَسُولَ اللهِ أَخْلِطُ الطِّيبَ بِالطِّيبِ، فَقَالَ: اقْرَأِ السُّورَةَ عَلَى نَحْوِهَا

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوبکر! میں تمہارے پاس سے گزرا تھا' تم پست آواز سے تلاوت کر رہے تھے۔ اُنہوں نے عرض کی: میں جس کی بارگاہ میں مناجات کر رہا تھا اُسے سنا رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! میں تمہارے پاس سے گزرا تھا اور تم بلند آواز سے تلاوت کر رہے تھے۔ اُنہوں نے عرض

کی: میں شیطان کو دور کرنا چاہ رہا تھا اور سوئے ہوئے کو بیدار کرنا چاہ رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کچھ پست رکھو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بلال! میں تمہارے پاس سے گزرا تھا' تم اس سورت کو اُس سورت کے ساتھ ملا کر پڑھ رہے تھے۔ تو اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک پاکیزہ چیز کو دوسری پاکیزہ چیز کے ساتھ ملا رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر سورت کو الگ سے تلاوت کرو۔

4211 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِیُّ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: بَاتَتْ عِنْدِیْ عَمْرَةُ ابْنَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقُمْتُ اُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ، فَخَافَتُّ بِقِرَاءَتِیْ، فَقَالَتِ: ارْفَعْ صَوْتَكَ، فَقَدْ كَانَ مُعَاذٌ الْقَارِءُ، وَاَفْلَحُ مَوْلٰی اَبِیْ اَیُّوْبَ یُوْقِظَانِنَا مِنَ اللَّیْلِ بِرَفْعِ اَصْوَاتِهِمَا

❋❋ ابوبکر بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں: عمرہ بنت عبدالرحمٰن نامی خاتون رات کے وقت ہمارے ہاں ٹھہریں' میں رات کے وقت اُٹھ کر نماز ادا کرنے لگا' تو میں نے پست آواز میں تلاوت کی' اُنہوں نے کہا: تم اپنی آواز کو کچھ بلند کرو۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جو قرآن کے عالم تھے' اور افلح جو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے غلام تھے' وہ بلند آواز کی وجہ سے ہمیں رات کے وقت بیدار کر دیا کرتے تھے۔

4212 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ: سَاَلْنَا عَلْقَمَةَ: كَیْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بِاللَّیْلِ؟ وَكَانَ یَبِیْتُ عِنْدَهٗ قَالَ: كَانَ یُسْمِعُ آلَ عُتْبَةَ اَخِیْهِ، وَهُمْ فِیْ حُجْرَةٍ بَیْنَ یَدَیْهِ

❋❋ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: ہم نے علقمہ سے سوال کیا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ رات کے وقت کیسے تلاوت کرتے تھے' یہ اُس موقع کے بارے میں دریافت کیا جب علقمہ رات کے وقت اُن کے ہاں ٹھہرے تھے' تو علقمہ نے بتایا کہ وہ اپنے بھائی عتبہ کے گھر والوں کو آواز سنایا کرتے تھے' اور وہ گھر والے اُن کے سامنے موجود حجرے میں ہوتے تھے۔

4213 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ، كَانَ یُسْمِعُ قِرَاءَتَهٗ اَهْلَ الدَّارِ مِنَ اللَّیْلِ

❋❋ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ رات کے وقت تلاوت میں اہلِ خانہ کو آواز سنایا کرتے تھے۔

4214 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَكَ مِلْءُ دَارِكَ - یَعْنِیْ - فِیْ قِرَاءَةِ اللَّیْلِ

❋❋ عکرمہ بیان کرتے ہیں: تم اپنے گھر کو جتنا بھرو گے تمہیں اتنا ہی اجر وثواب ملے گا۔ اُن کی مراد یہ تھی کہ رات کی تلاوت میں جب ایسا کرو گے۔

4215 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْهِ مِثْلَهٗ

❋❋ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

4216 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اُمَیَّةَ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: اعْتَکَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَسَمِعَهُمْ يَجْهَرُوْنَ بِالْقِرَاءَةِ، وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ لَهُ، فَكَشَفَ السُّتُوْرَ وَقَالَ: "اَلَا اِنَّ كُلَّكُمْ يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلَا يُؤْذِي بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَلَا يَرْفَعَنَّ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ - اَوْ قَالَ: فِي الصَّلَاةِ -"

✸✸ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اعتکاف کیا تو آپ نے لوگوں کو بلند آواز میں تلاوت کرتے ہوئے سنا' آپ اُس وقت اپنے خیمہ میں موجود تھے' آپ نے پردہ ہٹایا اور فرمایا:

''خبردار! تم میں سے ہر شخص اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کرتا ہے' تو کوئی شخص کسی دوسرے کو اذیت نہ پہنچائے' اور تلاوت کرتے ہوئے کوئی شخص دوسرے کے مقابلہ میں آواز زیادہ بلند نہ کرے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نماز میں (کوئی شخص دوسرے سے آواز بلند نہ کرے)''۔

4217 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ مَوْلَى الْاَنْصَارِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَالرَّجُلُ يَؤُمُّ النَّفَرَ، فَاطَّلَعَ عَلَيْهِمْ رَاْسَهُ وَقَالَ: مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِي رَبَّهُ، فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَنْظُرْ مَا يُنَاجِي بِهِ رَبَّهُ، وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ بِالْقُرْآنِ

✸✸ ابوحازم جو انصار کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ میں ایک خیمہ میں موجود تھے' ایک صاحب کچھ لوگوں کی امامت کر رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر نکال کر انہیں دیکھا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ کہا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''نمازی شخص اپنے پروردگار سے مناجات کر رہا ہوتا ہے' تو جب کوئی شخص نماز ادا کرے' تو وہ اس بات کا جائزہ لے کہ وہ اپنے پروردگار سے کیسے مناجات کر رہا ہے' اور کوئی شخص کسی دوسرے کے مقابلہ میں بلند آواز میں تلاوت نہ کرے''۔

4218 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَمَعَ لَيْلَةً اَبَا بَكْرٍ فَاِذَا هُوَ يُخَافِتُ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاتِهِ، وَاسْتَمَعَ عُمَرَ فَاِذَا هُوَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ، وَاسْتَمَعَ بِلَالًا فَاِذَا هُوَ يَاْخُذُ مِنْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ وَمِنْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ، فَقَالَ: اسْتَمَعْتُ اِلَيْكَ يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِذَا اَنْتَ تَخْفِضُ صَوْتَكَ

4216-سنن ابی داود - کتاب الصلاة' ابواب قیام اللیل - باب فی رفع الصوت بالقراء ة فی صلاة اللیل' حدیث:1148' صحیح ابن خزیمة - جماع ابواب ذکر الوتر وما فیه من السنن' جماع ابواب صلاة التطوع باللیل - باب الزجر عن الجهر بالقراء ة فی الصلاة إذا تأذی بالجهر بعض' حدیث:1093' المستدرک علی الصحیحین للحاکم - من کتاب صلاة التطوع' حدیث:1103' السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب فضائل القرآن' ذکر قول النبی صلی الله علیه وسلم : "لا یجهر - حدیث:7828' مسند احمد بن حنبل ' مسند ابی سعید الخدری رضی الله عنه - حدیث:11690' مسند عبد بن حمید - من مسند ابی سعید الخدری' حدیث:885

قَالَ: اَخْفِضُ اَنْتَجِي رَبِّي قَالَ: وَاسْتَمَعْتُ اِلَيْكَ يَا عُمَرُ فَاِذَا اَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ قَالَ: اُنَفِّرُ الشَّيْطَانَ، وَاُوقِظُ النَّائِمَ قَالَ: وَاسْتَمَعْتُ اِلَيْكَ يَا بِلَالُ وَاِذَا اَنْتَ تَاْخُذُ مِنْ هٰذِهِ السُّورَةِ وَمِنْ هٰذِهِ السُّورَةِ قَالَ: اَجْمَعُ الطَّيِّبَ بِالطَّيِّبِ، اَخْلِطُ بَعْضَهُ اِلٰى بَعْضٍ قَالَ: كُلُّ هٰذَا حَسَنٌ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تلاوت کرتے ہوئے سنا' جو نماز کے دوران پست آواز میں تلاوت کر رہے تھے' آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ بلند آواز میں تلاوت کر رہے تھے' آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ کسی ایک سورت میں سے کچھ حصہ تلاوت کرتے تھے' پھر کسی دوسری سورت میں سے کچھ حصہ تلاوت کرتے تھے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! میں نے تمہیں سنا تھا تم پست آواز میں تلاوت کر رہے تھے' انہوں نے عرض کی: میں اپنے پروردگار سے سرگوشی میں بات کرنے کے لیے اپنی آواز پست رکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! میں نے تمہیں سنا تھا تم بلند آواز میں تلاوت کر رہے تھے' انہوں نے عرض کی: میں شیطان کو بھگانا چاہ رہا تھا اور سوئے ہوئے شخص کو جگانا چاہ رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بلال! میں نے تمہاری تلاوت بھی سنی تھی' تم کچھ حصہ اس سورت میں سے تلاوت کر رہے تھے' کچھ حصہ اُس سورت میں سے تلاوت کر رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی: میں ایک پاکیزہ چیز کو دوسری پاکیزہ چیز کے ساتھ جمع کر رہا تھا اور انہیں ایک دوسرے کے ساتھ ملا رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (تم میں سے) ہر ایک نے اچھا کام کیا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَلْتَبِسُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ فِي الصَّلَاةِ

باب: جس شخص کو نماز کے دوران قرآن (کی تلاوت میں) مشابہہ لگ جائے

4219 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي رَزِينٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: النُّعَاسُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَالنُّعَاسُ فِي الْقِتَالِ اَمَنَةٌ مِنَ اللّٰهِ

✵✵ ابورزین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز کے دوران اونگھ آنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' اور جنگ کے دوران اونگھ آ جانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے امن (کی حالت) ہوتی ہے۔

4220 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، حَالَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ، فَاِذَا حَسَسْتَ بِهِ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، وَاتْفُلْ مِنْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا

✵✵ حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! شیطان میرے اور میری نماز اور میری تلاوت کے درمیان رکاوٹ بن جاتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ وہ شیطان ہے جس کا نام خنزب ہے جب تم اسے محسوس کرو تو تم مردود شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو اور اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دو"۔

4221 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلٰى لِسَانِهِ، فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ، فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَضْطَجِعْ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص رات کے وقت تلاوت کر رہا ہو اور اُس کی زبان پر قرآن کی تلاوت اٹکنے لگے اور اُسے یہ پتا نہ چلے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے تو اُسے نماز ختم کر کے سو جانا چاہیے"۔

4222 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَنَمْ عَلٰى فِرَاشِهِ؛ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي اَيَدْعُو عَلٰى نَفْسِهِ اَمْ يَدْعُو لَهَا

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس دوران وہ اونگھنے لگے تو اُسے اپنے بستر پر جا کر سو جانا چاہیے کیونکہ اُسے یہ پتا ہی نہیں چلے گا کہ وہ اپنے خلاف دعا کر رہا ہے یا اپنے حق میں دعا کر رہا ہے"۔

4222-صحيح البخاري - كتاب الوضوء ' باب الوضوء من النوم - حديث:208' صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب امر من نعس في صلاته - حديث:1349' صحيح ابن خزيمة - جماع ابواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها ' جماع ابواب الافعال المباحة في الصلاة - باب ذكر الدليل على ان النعاس في الصلاة لا يفسد الصلاة' حديث:863' مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان إيجاب النوم والاضطجاع إذا نعس المصلي في صلاته إذا استعجم - حديث:1774' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر الامر للمتهجد بالليل بالنوم عند غلبته إياه على ورده' حديث:2625' موطا مالك - كتاب صلاة الليل' باب ما جاء في صلاة الليل - حديث:259' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب : كراهية الصلاة للناعس - حديث:1404' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' ابواب قيام الليل - باب النعاس في الصلاة' حديث:1128' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في المصلي إذا نعس - حديث:1366' السنن للنسائي - سؤر الهرة' صفة الوضوء - باب النعاس' حديث:162' السنن الكبرى للنسائي - ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه' النعاس - حديث:150' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:2917' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب صلا التطوع - باب من نعس في صلاته فليرقد حتى يذهب عنه النوم' حديث:4389' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:23760' مسند الحميدي - احاديث عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث:180' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' من بقية من اول اسمه ميم من اسمه موسى - حديث:8300

4223 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا تُغَالِبُوا هٰذَا اللَّيْلَ؛ فَاِنَّكُمْ لَا تُطِيقُونَهُ، فَاِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَنَمْ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَاِنَّهُ اَسْلَمُ لَهُ

❊❊ ابواحوص بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اس رات پر غلبہ پانے کی کوشش نہ کرو کیونکہ تم اس کی طاقت نہیں رکھو گے جب کسی شخص کو (رات کی نفل) نماز کے دوران اونگھ آ جائے تو وہ نماز ختم کر کے اپنے بستر پر سو جائے یہ چیز اس کے لیے زیادہ سلامتی والی ہوگی۔

4224 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، اَوْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُرِيدُ اَنْ يَقُومَ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ. فَيَغْلِبُهُ عَيْنَاهُ عَنْهَا، اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَجْرَهَا، وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً تَصَدَّقَ بِهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ.

❊❊ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو بھی شخص رات کے وقت کسی بھی گھڑی میں نوافل ادا کرتا ہے اور اس دوران اس کی آنکھ لگ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کا اجر نصیب کرتا ہے اور یہ نینداس کے لیے صدقہ ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا ہوتا ہے۔

4225 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❊❊ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

بَابُ: كَيْفَ تَكُونُ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ؟ وَكَيْفَ كَانَتِ الصَّلَاةُ قَبْلَ صَلَاةِ الْخَوْفِ؟

باب: دن اور رات کی (نفل) نماز کیسے ادا کی جائے گی اور نمازِ خوف سے پہلے نماز کیسے ادا کی جاتی تھی؟

4226 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَبِالنَّهَارِ اَرْبَعًا ثُمَّ يُسَلِّمُ.

❊❊ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کے نوافل دو دو کر کے ادا کرتے تھے اور دن کے نوافل چار چار کر کے ادا کرتے تھے اور پھر سلام پھیرتے تھے۔

4227 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

❊❊ نافع کے حوالے سے یہی روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

4228 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ اَنَسٍ لَيْلَةً، فَصَلَّى مَثْنٰى مَثْنٰى ثُمَّ سَلَّمَ

٭٭ ثابت بیان کرتے ہیں: ایک رات میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ٹھہر گیا تو اُنہوں نے دو دو کر کے نوافل ادا کیے۔ (وہ دو رکعات ادا کرنے کے بعد) سلام پھیر دیتے تھے۔

4229 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُقَاتِلٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّیْلِ، فَقَالَ: مَثْنٰی مَثْنٰی، فَقُلْتُ: صَلَاةُ النَّهَارِ؟ فَقَالَ: اَرْبَعًا

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: وہ دو دو کر کے ادا کی جائے گی۔ میں نے دریافت کیا: دن کی (نفل) نماز؟ تو آپ نے فرمایا: چار (چار رکعات کر کے ادا کی جائے گی)۔

4230 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ حَبِیبِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ: فِیْ كُلِّ مَثْنٰی مِنَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ تَسْلِیمٌ

٭٭ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: رات اور دن کی (نفل نماز میں) ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرا جائے گا۔

4231 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ قَالَ: اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ یُجْزِیكَ التَّشَهُّدُ فِی الصَّلَاةِ، اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ لَكَ حَاجَةٌ فَتُسَلِّمَ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: رات اور دن کی نمازوں میں صرف تشہد پڑھ لینا تمہارے لیے کفایت کرے گا (یعنی اگر تم سلام نہیں بھی پھیرتے تو کوئی حرج نہیں ہے) البتہ اگر تمہیں کوئی کام ہو تو تم سلام پھیرو گے۔

4232 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: یُجْزِیكَ التَّشَهُّدُ، وَاِنْ صَلَّیْتَ مِائَةَ رَكْعَةٍ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: تمہارے لیے صرف تشہد پڑھنا بھی کافی ہوگا (سلام پھیرنا لازم نہیں ہوگا) خواہ تم ایک سو رکعات ادا کر لو۔

4233 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیدٍ الْمَقْبُرِیِّ. عَنْ اَبِیْ سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یُصَلِّ یَوْمَ الْاَحْزَابِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، حَتّٰی ذَهَبَ هَوِیٌّ مِنَ اللَّیْلِ. قَالَ: وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ صَلَاةُ الْخَوْفِ، فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ الظُّهْرَ، فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ یُصَلِّیهَا فِیْ وَقْتِهَا، ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ لِلْعَصْرِ، فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ یُصَلِّیهَا فِیْ وَقْتِهَا، ثُمَّ اَمَرَهُ فَقَامَ لِلْمَغْرِبِ فَصَلَّاهَا فِیْ وَقْتِهَا كَمَا كَانَ یُصَلِّیهَا فِیْ وَقْتِهَا، فَاَمَرَهُ فَقَامَ لِلْعِشَاءِ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ یُصَلِّیهَا فِیْ وَقْتِهَا"

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خندق کے دن ظہر، عصر اور عشاء کی نمازیں ادا نہیں کیں یہاں تک کہ رات کا خاصا حصہ گزر گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہ نمازِ خوف کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' اُنہوں نے اذان دی' پھر اُنہوں نے ظہر کی نماز کے لیے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے اس نماز کو اُسی طرح ادا کیا جس طرح آپ اسے اس کے مخصوص وقت میں ادا کرتے تھے' پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو اُنہوں نے عصر کی نماز کے لیے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے اس نماز کو اُسی طرح ادا کیا جس طرح آپ اس کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرتے تھے' پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' وہ کھڑے ہوئے' اور اُنہوں نے مغرب کی نماز کے لیے (اقامت کہی) تو نبی اکرم ﷺ نے اس نماز کو اُس وقت میں اُسی طرح ادا کیا جس طرح آپ اس نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرتے تھے' پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو وہ عشاء (کی اقامت کہنے کے لیے) کھڑے ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے اس نماز کو اُسی طرح ادا کیا' جس طرح آپ اس نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرتے تھے۔

4234 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهِ صَلَاةَ الظُّهْرِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ صَلَاةُ الْخَوْفِ قَالَ: فَتَلَهَّفَ الْمُشْرِكُوْنَ اَنْ لَا يَكُوْنُوْا حَمَلُوْا عَلَيْهِ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: فَاِنَّ لَهُمْ صَلَاةً قَبْلَ مَغْرِبَانِ الشَّمْسِ هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْا: لَوْ صَلَّوْا بَعْدُ لَحَمَلْنَا عَلَيْهِمْ، فَارْصَدُوْا ذٰلِكَ، فَنَزَلَتْ صَلَاةُ الْخَوْفِ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نمازِ خوف کا حکم نازل ہونے سے پہلے ظہر کی نماز پڑھائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: مشرکین نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ اُنہوں نے یکبارگی آپ پر حملہ کیوں نہیں کیا! اُن میں سے ایک شخص نے کہا: یہ لوگ سورج غروب ہونے کے وقت ایک نماز ادا کرتے ہیں جو ان کے نزدیک ان کی جانوں سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ تو اُن لوگوں نے کہا: اگر یہ لوگ بعد میں نماز ادا کریں گے' تو ہم ان پر حملہ کر دیں گے۔ پھر وہ لوگ گھات میں بیٹھ گئے' اسی دوران نمازِ خوف کا حکم نازل ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو (پہلی مرتبہ) عصر کی نماز' نمازِ خوف کے طور پر پڑھائی۔

بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

باب: نمازِ خوف کا بیان

4235 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَمْ يُصَلِّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ اِلَّا مَرَّتَيْنِ، مَرَّةً بِذِي الرِّقَاعِ مِنْ اَرْضِ بَنِيْ سُلَيْمٍ، وَمَرَّةً بِعُسْفَانَ، وَالْمُشْرِكُوْنَ بِضَجْنَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ قَالَ: فَصَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ كُلَّهُمْ خَلْفَهُ، وَهُمْ بِعُسْفَانَ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى، فَرَكَعَ بِهِمْ جَمِيْعًا، ثُمَّ سَجَدَ بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ، وَقَامَ الْاٰخَرُوْنَ خَلْفَهُ يَحْرُسُوْنَهُ، فَلَمَّا سَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ قَامُوْا، وَسَجَدَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ خَلْفَهُ، ثُمَّ تَقَدَّمُوْا اِلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ، وَتَاَخَّرُوْا هٰؤُلَاءِ، ثُمَّ رَكَعَ بِهِمْ جَمِيْعًا، ثُمَّ سَجَدَ بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ، وَقَامُوا الْاٰخَرُوْنَ يَحْرُسُوْنَهُمْ، فَلَمَّا رَفَعُوْا رُءُ

وَسَهُمْ مِنَ السَّجْدَةِ سَجَدَ أُولَئِكَ، ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا، وَتَمَّتْ لَهُمْ صَلَاتُهُمْ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صرف دو مرتبہ یا شاید ایک مرتبہ نمازِ خوف ادا کی ہے' ایک مرتبہ غزوۂ ذات الرقاع کے موقع پر جو بنو سلیم کی سرزمین پر ادا کی گئی اور ایک مرتبہ عسفان کے مقام پر ادا کی' جبکہ مشرکین ضجنان کے مقام پر موجود تھے' اور مسلمانوں اور قبلہ کے درمیان موجود تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے تمام اصحاب کی اپنے پیچھے صفیں بنالیں' یہ لوگ عسفان میں موجود تھے' پھر نبی اکرم ﷺ آگے بڑھے' آپ نے نماز ادا کی' آپ نے ان تمام حضرات کے ساتھ رکوع کیا' پھر جو لوگ آپ کے قریب تھے وہ سجدہ میں چلے گئے' اور دوسرے لوگ پیچھے کھڑے رہے' اور ان کی حفاظت کرتے رہے' جب نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کے ساتھ دو مرتبہ سجدہ کرلیا تو یہ لوگ کھڑے ہوگئے' اور جو لوگ پیچھے موجود تھے وہ سجدہ میں چلے گئے' پھر وہ لوگ پہلی والی صف کی جگہ آ گئے' اور پہلی والی صف کے لوگ پیچھے چلے گئے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سب کے ساتھ رکوع کیا لیکن جو لوگ آپ کے قریب کھڑے تھے اُنہوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے ہوئے ان کی حفاظت کرتے رہے' جب نبی اکرم ﷺ اور اُن کے ساتھیوں نے سجدہ سے سر اُٹھایا تو ان لوگوں نے سجدہ کیا (جو حفاظت کر رہے تھے) پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن سب لوگوں سمیت سلام پھیرا تو یوں ان کی نماز مکمل ہوگئی۔

4236 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ فِي قَوْلِهِ: (اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا) (النساء: 101): " نَزَلَتْ يَوْمَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ وَالْمُشْرِكُوْنَ بِضَجْنَانَ، فَتَوَافَقُوْا، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا، رُكُوْعُهُمْ وَسُجُوْدُهُمْ وَقِيَامُهُمْ وَاحِدٌ مَعًا جَمِيعًا، فَهَمَّ بِهِمُ الْمُشْرِكُوْنَ اَنْ يُغِيْرُوْا عَلٰى اَمْتِعَتِهِمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ (فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ) (النساء: 102)، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، وَصَفَّ اَصْحَابَهٗ صَفَّيْنِ، وَكَبَّرَ بِهِمْ جَمِيعًا، فَسَجَدَ الْاَوَّلُوْنَ بِسُجُوْدِهٖ، وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامٌ لَمْ يَسْجُدُوْا، حَتّٰى قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الْاَوَّلُ، ثُمَّ كَبَّرَ بِهِمْ وَرَكَعُوْا جَمِيعًا، فَتَقَدَّمُوا الصَّفُّ الْاٰخِرُ، وَاسْتَاْخَرُوا الصَّفُّ الْاَوَّلُ، فَتَعَاقَبُوا السُّجُوْدَ كَمَا فَعَلُوْا اَوَّلَ مَرَّةٍ، وَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ "

✵✵ مجاہد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے' وہ تمہیں آزمائش کا شکار کر دیں گے''۔

(مجاہد بیان کرتے ہیں:) یہ آیت اُس دن نازل ہوئی جب نبی اکرم ﷺ عسفان میں موجود تھے' اور مشرکین ضجنان میں موجود تھے' تو اُس وقت نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو ظہر کی نماز میں چار رکعات پڑھائیں جن میں آپ کا رکوع' آپ کا سجدہ اور آپ کا قیام ایک جتنا تھا' تو مشرکین نے یہ ارادہ کیا کہ مسلمانوں کے ساز و سامان پر حملہ کر کے اُنہیں قتل کر دیں گے' تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت نازل کی:

''تو ایک گروہ کھڑا ہو جائے''۔

جب نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی تو آپ نے اپنے اصحاب کی دو صفیں بنا دیں' آپ نے اُن سب لوگوں سمیت تکبیر کہی' پھر پہلے والے لوگوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور دوسرے لوگ کھڑے رہے وہ سجدہ میں نہیں گئے' جب تک نبی اکرم ﷺ اور پہلی صف کے لوگ کھڑے نہیں ہو گئے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن سب لوگوں سمیت تکبیر کہی اور ان سب لوگوں نے اکٹھے رکوع کیا' پھر پیچھے والی صف آگے آ گئی اور پہلے والی صف پیچھے چلی گئی تو ان لوگوں نے آگے پیچھے سجدہ کیا جس طرح پہلی مرتبہ میں کیا تھا' یوں نبی اکرم ﷺ نے عصر کی دو رکعات ادا کیں۔

4237 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ قَالَ: فَاسْتَقْبَلَنَا الْمُشْرِكُونَ عَلَيْهِمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَهُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَالُوا: قَدْ كَانُوا عَلَى حَالٍ لَوْ اَصَبْنَا غِرَّتَهُمْ فَقَالُوا: تَاْتِي عَلَيْهِمُ الْاٰنَ صَلَاةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اَبْنَائِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ قَالَ: فَنَزَلَ جِبْرِيلُ بِهٰذِهِ الْاٰيَاتِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ (وَاِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ) (النساء: 102) قَالَ: "فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَاَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذُوا السِّلَاحَ، فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ قَالَ: ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعْنَا جَمِيعًا قَالَ: ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعْنَا جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ قَالَ: وَالْاٰخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ، فَلَمَّا سَجَدُوا وَقَامُوا، جَلَسَ الْاٰخَرُونَ فَسَجَدُوا فِي مَكَانِهِمْ، ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ اِلَى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ اِلَى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ فَرَكَعُوا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوا جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْاٰخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ، فَلَمَّا جَلَسُوا جَلَسَ الْاٰخَرُونَ فَسَجَدُوا، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ انْصَرَفَ." قَالَ: فَصَلَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ، مَرَّةً بِعُسْفَانَ، وَمَرَّةً فِي اَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ

4248 حضرت ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم عسفان میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہمارا سامنا مشرکین سے ہوا جن کے سردار خالد بن ولید تھے' مشرکین ہمارے' اور قبلہ کے درمیان موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی تو مشرکین نے کہا: یہ لوگ ایک ایسی صورتِ حال میں ہیں کہ اگر ہم ان پر حملہ کر دیں تو مناسب رہے گا۔ اُن لوگوں نے کہا: تم ان پر اُس وقت حملہ کرنا جب یہ وہ نماز ادا کر رہے ہوں گے جو ان کے نزدیک ان کے بال بچوں اور ان کی اپنی جانوں سے زیادہ محبوب ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو ظہر اور عصر کے درمیان حضرت جبرائیل یہ آیات لے کر نازل ہوئے:

''جب تم اُن کے درمیان موجود ہو' تو تم اُن کے لیے نماز قائم کرو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نماز کا وقت ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو ہدایت کی' اُنہوں نے ہتھیار اُٹھا لیے' اور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنا لیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے' تو آپ کے ساتھ ہم سب بھی رکوع میں چلے گئے' پھر نبی اکرم ﷺ نے سر اُٹھایا تو ہم سب نے بھی سر اُٹھا لیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس صف کے ہمراہ سجدہ کیا جو صف آپ کے قریب موجود تھی جبکہ دوسرے لوگ کھڑے ہوئے ان لوگوں کی حفاظت کرتے رہے' جب اُن لوگوں نے سجدہ کر لیا

اور کھڑے ہو گئے' تو پیچھے والے لوگ بیٹھے' اور اُنہوں نے اپنی جگہ پر رہتے ہوئے سجدہ کیا' پھر پیچھے والے لوگ آگے والی صف کی جگہ آ گئے' اور آگے والی صف کے لوگ پیچھے والی صف میں چلے گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے' تو آپ کے ساتھ سب لوگ رکوع میں گئے' پھر نبی اکرم ﷺ نے رکوع سے سر اُٹھایا تو سب لوگوں نے سر اُٹھالیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس صف سمیت سجدہ کیا جو آپ کے قریب تھے' اور دوسری صف کے لوگ کھڑے رہ کر حفاظت کرتے رہے' جب یہ لوگ (پہلی صف کے لوگ) بیٹھے' تو دوسری صف کے لوگ بھی بیٹھے' اور اُنہوں نے سجدہ کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سب لوگوں سمیت سلام پھیر کر نماز کو ختم کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ (نمازِ خوف) دو مرتبہ ادا کی ہے' ایک مرتبہ عسفان میں اور ایک مرتبہ بنو سلیم کی سرزمین میں۔

4238 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلَاةِ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ نُزُوْلَ جِبْرَائِيْلَ قَالَ: وَقَالَ جَابِرٌ: كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَاؤُكُمْ هٰذِهِ.

✻✻ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کو اس کی مانند نماز پڑھائی تھی' البتہ اُنہوں نے اس روایت میں حضرت جبرائیل کے نازل ہونے کا ذکر نہیں کیا۔ راوی نقل کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ جس طرح تمہارے آج کل کے حکمران (نمازِ خوف کو) ادا کرتے ہیں اُسی طرح (نبی اکرم ﷺ نے بھی یہ ادا کی تھی)۔

4239 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، مِثْلَ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: نَكَصَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ الْقَهْقَرٰى حِيْنَ يَرْفَعُوْنَ رُءُ وْسَهُمْ مِنَ السُّجُوْدِ، وَيَتَقَدَّمُ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فَيَسْجُدُوْنَ فِيْ مَصَافِّ الْاَوَّلِيْنَ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ہشام کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں منقول ہے' تاہم اس میں اُن کے یہ الفاظ ہیں: آگے والی صف کے لوگ اُلٹے قدموں پیچھے ہٹ گئے' اُس وقت جب اُنہوں نے سجدہ سے سر اُٹھایا تھا اور پیچھے والی صف کے لوگ آگے بڑھ گئے' اور اُنہوں نے پہلی صف کی جگہ پر سجدہ کیا۔

4240 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الظُّهْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّهُوَ وَالْعَدُوُّ فِيْ صَحْرَاءَ وَاحِدَةٍ، فَقَالَ الْعَدُوُّ: اِنَّ لَهُمْ صَلَاةً اُخْرٰى هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ، فَقَامُوْا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكَعَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ وَالصَّفُّ الْاٰخَرُ قِيَامٌ، ثُمَّ قَامُوْا فَارْتَدَّ الصَّفُّ الْاَوَّلُ الْقَهْقَرٰى، ثُمَّ قَامُوْا اِلٰى مَقَامِ الصَّفِّ الْاٰخَرِ، فَتَقَدَّمَ الْاٰخَرُ حَتّٰى قَامُوْا فِيْ مَقَامِهِمْ، ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكَعَ الصَّفُّ الْاَوَّلُ، فَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ، وَلِكُلِّ صَفٍّ رَكْعَةٌ، ثُمَّ

صَلَّوْا عَلَى مَصَافِّهِمْ رَكْعَةً رَكْعَةً"

٭٭ عمرو بن مسلم نقل کرتے ہیں: طاؤس نے اُنہیں بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کیں۔ نبی اکرم ﷺ اور دشمن اُس وقت صحرا میں موجود تھے۔ دشمن نے کہا: ان لوگوں کی ایک اور نماز ہے جو ان کے نزدیک دنیا اور اُس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے۔ جب نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے' تو صحابہ کرام آپ کے پیچھے دو صفوں میں کھڑے ہو گئے' جب نبی اکرم ﷺ رکوع میں گئے' تو پہلی صف کے لوگ رکوع میں چلے گئے جبکہ دوسری صف کے لوگ کھڑے رہے' اُس کے بعد (جب پہلی صف کے لوگ سجدہ کرنے کے بعد) کھڑے ہوئے' تو وہ اُلٹے قدموں پیچھے آ گئے' اور پیچھے والی صف کی جگہ پر آ کر کھڑے ہو گئے' پھر پیچھے والی صف آگے بڑھی اور اُن لوگوں کی جگہ آ کر کھڑی ہو گئی' پھر نبی اکرم ﷺ نے رکوع کیا تو پہلی صف والوں نے رکوع کیا' یوں نبی اکرم ﷺ کی دو رکعات ہو گئیں اور ہر ایک صف کی ایک رکعت ہوئی۔ پھر اُن لوگوں نے اپنی صف میں رہتے ہوئے ایک' ایک رکعت اکیلے (اکیلے) ادا کی۔

4241 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً، وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ، ثُمَّ انْصَرَفُوا وَقَامُوا فِي مَقَامِ اَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ، وَجَاءَ اُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَضَى هَؤُلَاءِ رَكْعَةً وَهَؤُلَاءِ رَكْعَةً

٭٭ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دو میں سے ایک گروہ کو نمازِ خوف میں ایک رکعت پڑھائی' جبکہ دوسرا گروہ دشمن کی طرف رُخ کر کے کھڑا رہا' پھر اُن لوگوں نے نماز ختم کی اور اپنے ساتھیوں کی جگہ آ کر کھڑے ہو گئے' اُن کا رُخ دشمن کی طرف تھا' اور اُن کے ساتھی آئے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں ایک رکعت پڑھائی' پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا' پھر اُن لوگوں نے ایک ایک رکعت کی قضاء کی (یعنی اُسے اکیلے طور پر ادا کیا)۔

4242 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّهُ صَلَّاهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَكَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَفَّ وَرَاءَهُ طَائِفَةٌ مِنَّا، وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ، فَرَكَعَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ يَسْجُدُ مِثْلَ نِصْفِ صَلَاةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ انْصَرَفُوا فَاَقْبَلُوا عَلَى الْعَدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرَى فَصَفُّوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَعَلُوا ذٰلِكَ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ يُصَلِّي لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ

٭٭ سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ یہ (نمازِ خوف) ادا کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی تو آپ کے پیچھے ہم میں سے ایک گروہ نے صف بنالی اور ایک گروہ دشمن کی طرف رُخ کر کے کھڑا ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کو ایک رکوع اور دو سجدے (کے ہمراہ

ایک رکعت پڑھائی) آپ نے اس میں اس طرح سجدہ کیا جو صبح کی نماز (کے سجدے) سے نصف ہوتا ہے' پھر یہ لوگ مڑ کر چلے گئے' اور دشمن کے مدمقابل آ گئے' اور دوسرا گروہ آ گیا' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صف بنالی' پھر اُن لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیر دیا' پھر دونوں گروہوں کا ہر فرد کھڑا ہوا اور اُس نے اکیلے ایک رکوع اور دو سجدے کے ہمراہ (ایک ایک رکعت ادا کی)۔

4[redacted] - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ: صَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ رَكْعَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى كُلُّ رَجُلٍ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے نماز خوف کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: تمام لوگوں میں سے ہر ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک رکعت ادا کی اور پھر ہر ایک شخص نے ایک رکعت تنہا ادا کی۔

4244 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: تَتَقَدَّمُ طَائِفَةٌ مَعَ الْإِمَامِ، وَطَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، فَيُصَلِّي بِهِمُ الْإِمَامُ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَذْهَبُ الطَّائِفَةُ الَّذِينَ صَلَّوْا مَعَ الْإِمَامِ فَيَقُومُونَ مَوْقِفَ أَصْحَابِهِمْ، وَيَجِيءُ أُولَئِكَ فَيَدْخُلُونَ فِي صَلَاةِ الْإِمَامِ، فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ يُسَلِّمُ الْإِمَامُ، ثُمَّ يَقُومُونَ فَيُصَلُّونَ رَكْعَةً مَكَانَهُمْ، ثُمَّ يَنْطَلِقُونَ فَيَقُومُونَ مَكَانَ أَصْحَابِهِمْ، وَيَجِيءُ أُولَئِكَ فَيُصَلُّونَ رَكْعَةً

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک گروہ امام کے ساتھ آگے آ جائے گا' اور ایک گروہ دشمن کے مدمقابل رہے گا' امام اُن لوگوں کو ایک رکوع اور دو سجدے کے ساتھ (ایک رکعت) پڑھائے گا' پھر وہ گروہ جس نے امام کے ساتھ نماز ادا کی ہے' وہ جائے گا' اور اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑا ہو جائے گا' اور وہ لوگ آئیں گے' اور امام کی نماز میں شامل ہو جائیں گے' امام اُنہیں بھی ایک رکعت پڑھائے گا' پھر امام سلام پھیر دے گا' پھر یہ لوگ کھڑے ہو کر اپنی جگہ پر ایک رکعت ادا کریں گے' پھر یہ لوگ چلے جائیں گے' اور اپنے ساتھیوں کی جگہ پر کھڑے ہو جائیں گے' اور وہ لوگ آ کر ایک رکعت ادا کر لیں گے۔

4245 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ قَالَ: وَهُمْ فِي صَلَاةٍ كُلُّهُمْ قَالَ: فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا جَمِيعًا، فَصَلَّى بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ رَكْعَةً وَصَفٌّ مُوَازِي الْعَدُوِّ، ثُمَّ ذَهَبَ هَؤُلَاءِ وَجَاءُوا هَؤُلَاءِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ قَامَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ صَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ فَصَفُّوا مَكَانَهُمْ، ثُمَّ ذَهَبَ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلَاءِ، وَجَاءَ هَؤُلَاءِ إِلَى هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَةً

✽✽ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' تو آپ نے اپنے پیچھے ایک صف بنوائی اور ایک صف دشمن کے مدمقابل کھڑی ہو گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہ سب لوگ نماز کی حالت میں تھے' نبی اکرم ﷺ نے

تکبیر کہی اور ان سب لوگوں نے بھی تکبیر کہی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس موجود صف کو ایک رکعت پڑھائی اور ایک صف دشمن کے مدمقابل موجود رہی' پھر یہ لوگ چلے گئے' اور وہ لوگ آ گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی' پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی' انہوں نے اُن لوگوں کی جگہ صف بنائی' پھر یہ لوگ اُس صف کی جگہ چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ آ گئے تو انہوں نے ایک رکعت مکمل ادا کی۔

4246 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: "يَقُومُ صَفٌّ خَلْفَ الْإِمَامِ وَصَفٌّ مُوَازِيَ الْعَدُوِّ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ قَالَ: فَيُصَلِّي الْإِمَامُ بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ذَهَبَ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلَاءِ، وَيَجِيءُ هَؤُلَاءِ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ يُسَلِّمُ الْإِمَامُ، ثُمَّ يَرْجِعُ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلَاءِ، وَيَرْجِعُ هَؤُلَاءِ فَيَصُفُّونَ رَكْعَةً، ثُمَّ يَنْصَرِفُ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلَاءِ، وَيَرْجِعُ هَؤُلَاءِ فَيَقْضُونَ رَكْعَةً، فَيَكُونُ لِلْإِمَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْفَرِيقَيْنِ رَكْعَةٌ مَعَ الْإِمَامِ وَرَكْعَةٌ وَحْدَهُ، غَيْرَ أَنَّ الْأَوَّلِينَ يَبْدَءُونَ بِالْقَضَاءِ؛ لِأَنَّهُمْ كَانُوا بَدَءُوا بِالصَّلَاةِ، وَلَا يَتَكَلَّمُونَ حَتَّى يَفْرُغُوا مِنْ صَلَاتِهِمْ كُلِّهَا؛ لِأَنَّهُمْ فِي صَلَاةٍ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایک صف امام کے پیچھے کھڑی ہوگی اور ایک صف نماز ادا کیے بغیر دشمن کے مدمقابل کھڑی ہوگی۔ وہ یہ فرماتے ہیں: امام اپنے ساتھ والے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائے گا' پھر یہ لوگ اُن دوسرے لوگوں کی صف کی جگہ چلے جائیں گے' اور وہ لوگ آ جائیں گے' امام اُنہیں بھی ایک رکعت پڑھائے گا' پھر امام سلام پھیر دے گا' پھر یہ لوگ دوسرے لوگوں کی جگہ صف میں چلے جائیں گے' اور وہ لوگ واپس آئیں گے' اور ایک رکعت ادا کریں گے' پھر یہ لوگ مڑ کر اُن لوگوں کی صف کی جگہ چلے جائیں گے' اور وہ لوگ آ کر ایک رکعت کو قضاء کریں گے' اور اس طرح امام کی دو رکعات ہوں گی اور دونوں فریقوں میں سے ہر ایک کی ایک رکعت امام کے ساتھ ہوگی اور ایک رکعت تنہا ہوگی' البتہ پہلے والے لوگ پہلے قضاء کریں گے (یعنی ایک رکعت تنہا ادا کریں گے) کیونکہ اُنہوں نے نماز کا آغاز کیا تھا اور جب تک وہ پوری نماز سے فارغ نہیں ہوتے اُس وقت تک کوئی اور کلام نہیں کریں گے کیونکہ وہ اُس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوں گے۔

4247 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُومُ الْإِمَامُ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ، وَيَقُومُ صَفٌّ خَلْفَهُ وَصَفٌّ مُوَازِيَ الْعَدُوِّ، وَقَالَ: فَيُصَلِّي بِهَؤُلَاءِ رَكْعَةً، فَإِذَا صَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً قَامُوا مَكَانَهُمْ، وَالْإِمَامُ قَائِمٌ فَقَضَوْا رَكْعَةً، ثُمَّ ذَهَبُوا إِلَى مَصَافِّ أُولَئِكَ، وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ قَامُوا مَكَانَهُمْ. فَقَضَوْا رَكْعَةً

٭٭ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نمازِ خوف میں امام کھڑا ہوگا' ایک صف اُس کے پیچھے کھڑی ہو جائے گی اور ایک صف دشمن کے مدمقابل کھڑی ہو جائے گی' امام ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائے گا' جب امام اُنہیں ایک رکعت پڑھا دے گا' تو یہ لوگ اپنی جگہ پر جا کر کھڑے ہو جائیں گے' اور امام بھی قیام کی حالت میں رہے گا' پھر

وہ لوگ اپنی ایک رکعت کو ادا کرلیں گے' پھر وہ اُن لوگوں کی صف میں چلے جائیں گے (جنہوں نے نماز ادا نہیں کی تھی) اور وہ لوگ آئیں گے امام اُنہیں ایک رکعت پڑھائے گا' پھر یہ لوگ اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر ایک رکعت ادا کرلیں گے۔

4248 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِیْ مَنْ شَهِدَ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ فِیْ غَزْوَةٍ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ الْخَشَبِ، وَمَعَهُ حُذَيْفَةُ، فَقَالَ سَعِيدٌ: اَيُّكُمْ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اَنَا، فَاَمَرَهُمْ حُذَيْفَةُ فَلَبِسُوا السِّلَاحَ، ثُمَّ قَالَ: اِنْ هَاجَكُمْ هَيْجٌ فَقَدْ حَلَّ لَكُمُ الْقِتَالُ قَالَ: فَصَلَّى بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً، وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ، ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَاءِ فَقَامُوْا مَقَامَ اُولٰئِكَ، وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً اُخْرَى، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ

✵✵ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جو ایک جنگ میں سعید بن العاص کے ساتھ موجود تھا' اُس جنگ کو ذات الخشب کہا جاتا ہے۔ سعید بن العاص کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے' سعید نے کہا: آپ میں سے کون نمازِ خوف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں! پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں حکم دیا تو اُنہوں نے ہتھیار پہن لیے' پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم پر حملہ ہو جاتا ہے' تو تمہارے لیے لڑائی میں حصہ لینا حلال ہو جائے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر امام نے اُن دونوں میں سے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کی طرف رخ کر کے کھڑا رہا' پھر وہ لوگ واپس آئے' اور دوسرے لوگوں کی جگہ آ کر کھڑے ہو گئے' اور دوسرے لوگ آئے' تو امام نے اُنہیں بھی ایک رکعت پڑھائی' پھر امام نے اُن سب لوگوں سمیت سلام پھیر دیا۔

4249 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَسْوَدَ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ الْحَنْظَلِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ - اُرَاهُ قَالَ: بِطَبَرِسْتَانَ - فَقَالَ: اَيُّكُمْ شَهِدَ صَلَاةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اَنَا قَالَ: فَقَامَ صَفٌّ خَلْفَهُ وَصَفٌّ مُوَازِيَ الْعَدُوِّ قَالَ: فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ، ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ انْصَرَفَ

✵✵ ثعلبہ بن زہدم حنظلی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ سعید بن العاص کے ساتھ طبرستان میں تھے' اُنہوں نے دریافت کیا آپ میں سے کون نمازِ خوف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوا تھا؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں! راوی بیان کرتے ہیں: پھر ایک صف امام کے پیچھے کھڑی ہوگئی اور ایک صف دشمن کے مدمقابل کھڑی ہوگئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: امام نے اُن لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی' پھر یہ لوگ دوسرے لوگوں کی صف کی جگہ چلے گئے' اور امام نے دوسرے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی اور پھر اُنہوں نے نماز ختم کی۔

4250 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ الْفَزَارِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ، فَقَامَ صَفٌّ خَلْفَهُ وَصَفٌّ مُوَازِيَ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً قَالَ: ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، وَجَاءَ

هَؤُلَاءِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ انْصَرَفَ

❋❋ قاسم بن حسان نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے نمازِ خوف کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے اُن لوگوں کو نماز پڑھائی' ایک صف آپ کے پیچھے کھڑی ہوگئی اور ایک صف دشمن کے مدمقابل کھڑی ہوگئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی' پھر یہ لوگ اُن دوسرے لوگوں کی جگہ چلے گئے' اور وہ دوسرے لوگ آ گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں بھی ایک رکعت پڑھائی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کر دی۔

4251 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي جَهْمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِذِي قَرَدَ، فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ، وَقَالَ: فَصَلَّى بِالصَّفِّ الَّذِي مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ذَهَبَ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلَاءِ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا، ثُمَّ انْصَرَفُوا، فَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْفَرِيقَيْنِ رَكْعَةٌ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قرد (کی جنگ) کے موقع پر نمازِ خوف ادا کی تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک صف بنوائی اور ایک صف دشمن کے مدمقابل ہوگئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ موجود صف کو ایک رکعت پڑھائی' پھر یہ لوگ دوسری صف والوں کی جگہ چلے گئے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دوسرے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی' پھر آپ نے ان سب لوگوں سمیت سلام پھیر دیا' پھر یہ لوگ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کی تھیں اور دونوں فریقوں میں سے ہر ایک شخص نے ایک رکعت ادا کی تھی۔

4252 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: وَكَيْفَ تَكُونُ مَقْصُورَةً؟ يَعْنِي إِذَا كَانَتْ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْفَرِيقَيْنِ رَكْعَةً

❋❋ سالم افطس نے سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے سعید سے دریافت کیا: نماز مختصر کب ہوگی؟ سعید نے جواب دیا: جب دونوں فریقوں میں سے ہر ایک شخص ایک رکعت ادا کرے۔

4251-صحيح البخاري - كتاب الجمعة' ابواب صلاة الخوف - باب يحرس بعضهم بعضا في صلاة الخوف' حديث:916' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب صلاة الخوف - ذكر البيان بان القوم الذين وصفناهم لم يقضوا الركعة التي ركع' حديث:2923' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب صلاة الخوف' حديث:1178' السنن للنسائي - كتاب صلاة الخوف' حديث:1522' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' في صلاة الخوف كم هي ؟ - حديث:8147السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصلاة' عدد صلاة الخوف وذكر الاختلاف فيه - حديث:511' شرح معاني الآثار للطحاوي - باب صلاة الخوف , كيف هي ؟ حديث:1174' سنن الدارقطني - كتاب العيدين' باب صفة صلاة الخوف واقسامها - حديث:1547' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب صلاة الخوف' باب العدو يكون وجاه القبلة في صحراء لا يواريهم شيء في - حديث:5633

4253 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: وَكَيْفَ تَكُوْنُ مَقْصُوْرَةً؟ يَعْنِيْ إِذَا كَانَتْ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْفَرِيقَيْنِ رَكْعَتَانِ، إِنَّهَا لَيْسَتْ بِقَصْرٍ "

❁❁ سالم افطس نے سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے سعید سے دریافت کیا: نماز مختصر کب ہوگی؟ یعنی اس سے مراد یہ تھا کہ دونوں فریقوں میں سے ہر ایک فریق دو رکعات ادا کرے گا' تو یہ تو نماز مختصر نہیں ہوگی۔

4254 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: صَلَاةُ الْخَوْفِ قَالَ: يَقُوْمُ الْإِمَامُ وَيَقُوْمُ خَلْفَهُ صَفٌّ، وَصَفٌّ مُوَازِيَ الْعَدُوِّ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ، فَيُصَلِّي بِالصَّفِّ الَّذِي خَلْفَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ مُوَازِيَ الْعَدُوِّ، وَيَجِيءُ الصَّفُّ الْآخَرُوْنَ، فَيُصَلُّوْنَ مَعَ الْإِمَامِ رَكْعَةً، ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ فَيَنْطَلِقُونَ إِلٰى مَصَافِّهِمْ، وَالْإِمَامُ قَاعِدٌ، وَيَجِيءُ الْأَوَّلُوْنَ وَالْإِمَامُ قَاعِدٌ، فَيَرْكَعُونَ وَيَسْجُدُوْنَ، وَلَا يَقْرَءُوْنَ، وَيَجْلِسُونَ مَعَ الْإِمَامِ، ثُمَّ يَقُوْمُ بِهِمْ فَيُصَلِّي بِهِمُ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ يُسَلِّمُ الْإِمَامُ، فَيَنْطَلِقُونَ إِلٰى مَصَافِّهِمْ، وَيَجِيءُ الْآخَرُوْنَ فَيُصَلُّوْنَ رَكْعَةً يَقْرَءُوْنَ فِيهَا ثُمَّ يَجْلِسُونَ، وَيَتَشَهَّدُوْنَ، ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ مَكَانَهُمْ فَيُصَلُّوْنَ رَكْعَةً أُخْرٰى لَا يَقْرَءُوْنَ فِيهَا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ إِنْ شَاءُوْا، وَيَتَشَهَّدُوْنَ وَيُسَلِّمُوْنَ

❁❁ سفیان ثوری نماز خوف کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: امام کھڑا ہوگا' ایک صف اس کے پیچھے کھڑی ہو جائے گی اور ایک صف نماز کی حالت میں نہیں ہوگی' لیکن دشمن کے مدمقابل ہوگی' امام اپنے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھائے گا' پھر وہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل (اُلٹے پاؤں چلتے ہوئے) پیچھے چلے جائیں گے' اور دشمن کے مدمقابل آ کر صف بنالیں گے' پھر دوسری صف آئے گی' وہ لوگ امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کریں گے' پھر وہ لوگ اُٹھیں گے' اور چلتے ہوئے اپنی صف میں چلے جائیں گے' امام اس دوران بیٹھا رہے گا' پھر پہلی صف کے لوگ آئیں گے' اور امام اس دوران بیٹھا ہوا ہوگا' وہ لوگ خود ہی رکوع اور سجود ادا کریں گے' وہ لوگ اس میں تلاوت نہیں کریں گے' پھر وہ امام کے ساتھ بیٹھ جائیں گے' پھر امام اُن کے ساتھ کھڑا ہوگا' اور انہیں دوسری رکعت پڑھائے گا' پھر امام سلام پھیر دے گا' پھر یہ لوگ چل کر اپنی صف میں چلے جائیں گے' اور دوسرے لوگ آئیں گے' وہ ایک رکعت ادا کریں گے جس میں وہ تلاوت بھی کریں گے' پھر وہ بیٹھ جائیں گے' اور تشہد کے کلمات پڑھیں گے' پھر وہ اپنی جگہ کھڑے ہوں گے' اور دوسری رکعت ادا کریں گے جس میں وہ تلاوت نہیں کریں گے' صرف سورۂ فاتحہ پڑھیں گے' وہ بھی اگر وہ چاہیں! پھر وہ تشہد پڑھیں گے' اور سلام پھیر دیں گے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ الْمُسَايَفَةِ

باب: تلواروں کے مقابلہ کے وقت نماز ادا کرنا

4255 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: (أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوْا) (النساء: 101) قَالَ: قَصْرُهَا فِي الْخَوْفِ وَالْقِتَالِ، الصَّلَاةُ فِي كُلِّ

وَجْهِهِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا قَالَ: اَمَّا صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ، وَصَلَاةُ النَّاسِ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، فَلَيْسَ بِقَصْرٍ، هُوَ وَفَاؤُهَا. طَاوُسٍ يَقُولُ ذٰلِكَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم نماز کو مختصر کر لو اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کافر لوگ تمہیں آزمائش کا شکار کر دیں گے''۔

طاؤس فرماتے ہیں: نماز کا یہ اختصار خوف اور جنگ کے عالم میں ہوگا' ایسی صورت میں ہر حالت میں نماز ادا کی جاسکتی ہے' خواہ آدمی سوار ہو یا پیدل ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقام پر جو دو رکعات ادا کی تھیں' یا لوگ جو سفر کے دوران نماز میں دو رکعات ادا کرتے ہیں' وہ قصر نماز نہیں ہے' وہ تو مکمل نماز ہے' یہ طاؤس کی رائے ہے۔

4256 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ لِعَطَاءٍ: اَلْمُسْلِمُ يَطْلُبُ الْعَدُوَّ عَلٰى اَثَرِهِ فَيُصَلِّي وَهُوَ يَطْلُبُهُ مُدْبِرًا عَنِ الْبَيْتِ قَالَ: يُصَلِّي عَلٰى دَابَّتِهِ كَذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اِذَا كَانَ الْمُسْلِمُ هُوَ يُطْلَبُ وَطَلَبَهُ الْعَدُوُّ فَلْيَقْضِهَا كَذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان نے عطاء سے کہا: ایک مسلمان دشمن کا پیچھا کر رہا ہوتا ہے' وہ اُس کا پیچھا کرتے ہوئے نماز ادا کرتا ہے' جبکہ اُس کی پیٹھ خانہ کعبہ کی طرف ہوتی ہے؟ تو سلیمان نے دریافت کیا: کیا وہ اپنی سواری پر اسی طرح نماز ادا کرے گا؟ عطاء نے جواب دیا: جی نہیں! جب کوئی مسلمان دشمن کا پیچھا کر رہا ہو' یا دشمن اُس کا پیچھا کر رہا ہو' تو وہ اسے اسی طرح ادا کرے گا۔

4257 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِنْ كَانَ الْخَوْفُ اَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ - كَاَنَّهُ يَعْنِي الْمُضَارَبَةَ - صَلَّوْا رِجَالًا، قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ، اَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِينَ الْقِبْلَةَ اَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيهَا. قَالَ: وَلَا اَدْرِي عَبْدَ اللّٰهِ اِلَّا وَقَدْ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر خوف اس سے زیادہ شدید ہو' یعنی لڑائی چل رہی ہو تو لوگ پیدل ہی اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر یا سوار ہونے کے عالم میں قبلہ کی طرف رُخ کر کے' یا قبلہ کی طرف رُخ کیے بغیر نماز ادا کریں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا یہ خیال ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر ہی اسے نقل کیا ہوگا۔

4258 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِنْ كَانَ الْخَوْفُ اَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيُصَلُّوا قِيَامًا وَرُكْبَانًا حَيْثُ جِهَتُهُمْ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر خوف اس سے زیادہ شدید ہو تو وہ لوگ کھڑے رہ کر یا سوار ہو کر نماز ادا کریں گے' خواہ ان کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو۔

4259 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا اَظَلَّتْهُمُ الْاَعْدَاءُ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ

اَنْ يُصَلُّوا قِبَلَ اَيِّ جِهَةٍ كَانُوْا رِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا رَكْعَتَيْنِ يُوْمُوْنَ اِيْمَاءً. ذَكَرَهُ الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

✱✱ زہری فرماتے ہیں: جب دشمن مسلمانوں پر حملہ کر چکا ہو تو اُن کے لیے یہ بات جائز ہوگی کہ وہ نماز ادا کر لیں خواہ اُن کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو' خواہ وہ پیدل ہوں یا سوار ہوں' وہ دو رکعات ادا کریں گے جو اشارہ کے ذریعہ ادا کریں گے۔

زہری نے یہی روایت سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

[redacted] - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِيْ قَوْلِهِ: (فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا) (البقرة: 239) قَالَ: رَكْعَتَيْنِ يُوْمِءُ بِرَاْسِهِ اِيْمَاءً حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ، قَالَ سُفْيَانُ: رَاكِبًا اَوْ مَاشِيًا

✱✱ ابراہیم نخعی' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

''اگر تمہیں اندیشہ ہو' تو تم پیادہ یا سوار ہونے کے عالم میں''۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ دو رکعات ادا کی جائیں گی جن میں آدمی سر کے ذریعہ اشارہ کرے' خواہ اُس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو۔

سفیان نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: خواہ آدمی سوار ہو یا پیدل ہو۔

4261 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُوْمِءُ بِرَكْعَةٍ

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: آدمی اشارہ کے ذریعہ ایک رکعت ادا کرے گا۔

4262 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ قَوْلِهِ: (فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا) (البقرة: 239) قَالَ: ذٰلِكَ عِنْدَ الضِّرَابِ بِالسَّيْفِ، تُصَلِّي رَكْعَةً اِيْمَاءً حَيْثُ كَانَ وَجْهُكَ رَاكِبًا كُنْتَ، اَوْ مَاشِيًا، اَوْ سَاعِيًا

✱✱ قتادہ' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

''تو وہ پیادہ ہونے یا سوار ہونے کے عالم میں''۔

یہ فرماتے ہیں کہ یہ اُس وقت ہوگا جب تلواروں کے ذریعہ لڑائی چل رہی ہو' تو تم اشارہ کے ذریعہ ایک رکعت ادا کرو گے خواہ تمہارا رخ کسی بھی سمت میں ہو' تم سوار ہو یا پیدل ہو یا دوڑ رہے ہو۔

4263 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِيْ قَوْلِهِ: (فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا) (البقرة: [redacted] قَالَ: تُجْزِءُ تَكْبِيرَتَانِ حَيْثُ كَانَ تَوَجُّهُهُ

✱✱ ضحاک نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

''اگر تمہیں اندیشہ ہو تو تم پیادہ ہونے یا سوار ہونے کے عالم میں''۔

ضحاک فرماتے ہیں: دو تکبیریں آدمی کے لیے کافی ہوں گی' خواہ اُس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو۔

4264 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: اِذَا اخْتَلَطُوا فَاِنَّمَا هُوَ الذِّكْرُ وَالْاِشَارَةُ بِالرَّاْسِ

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: جب (جنگ میں دونوں فریق) گتھم گتھا ہو جائیں تو صرف ذکر ہوگا' اور سر کے ذریعہ اشارہ ہوگا۔

4265 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا كَانَتِ الْمُسَايَفَةُ فَاِنَّمَا هِيَ رَكْعَةٌ يُومِءُ بِهَا اِيمَاءً اَيْنَ كَانَ وَجْهُهُ مَاشِيًا اَوْ رَاكِبًا

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تلواروں کے ذریعہ لڑائی ہو رہی ہو تو ایک رکعت ادا کی جائے گی' جسے آدمی اشارہ کے ذریعہ ادا کرے گا' خواہ اُس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو' خواہ وہ پیدل ہو یا سوار ہو۔

4266 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: رَكْعَتَانِ يُومِءُ بِهِمَا حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: دو رکعات اشارہ کے ذریعہ ادا کی جائیں گی' خواہ آدمی کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر کے دوران نماز ادا کرنا

4267 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ الصَّلَاةَ اَوَّلَ مَا فُرِضَتْ فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَتَمَّ اللّٰهُ الصَّلَاةَ فِي الْحَضَرِ وَاُقِرَّتِ الرَّكْعَتَانِ عَلٰى هَيْئَتِهِمَا فِي السَّفَرِ." قَالَ: فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ: فَمَا كَانَ يَحْمِلُ عَائِشَةَ عَلٰى اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي السَّفَرِ وَقَدْ عَلِمَتْ اَنَّهَا فَرَضَهَا اللّٰهُ رَكْعَتَيْنِ؟ قَالَ عُرْوَةُ: تَاَوَّلَتْ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ مِنْ اِتْمَامِ الصَّلَاةِ بِمِنًى

✵✵ [illegible] زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نماز پہلے دو رکعت کی شکل میں نازل ہوئی تھی' پھر اللہ تعالیٰ نے حضر میں نماز کو مکمل کر دیا اور سفر کے دوران یہ دو رکعات اپنی اصل صورت پر برقرار رہیں۔

ابن شہاب کہتے ہیں: میں نے عروہ سے دریافت کیا: پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سفر کے دوران چار رکعات کیوں ادا کرتی تھیں جبکہ انہیں پتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے دو رکعات فرض قرار دی ہیں؟ تو عروہ نے جواب دیا: وہ اس حوالے سے وہی تاویل کرتی تھیں جس تاویل کے تحت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ منیٰ میں مکمل نماز ادا کرتے تھے۔

4268 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ اَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ، ثُمَّ صَلَّاهَا اَرْبَعًا. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَبَلَغَنِي اَنَّ عُثْمَانَ اِنَّمَا صَلَّاهَا اَرْبَعًا، لِاَنَّهُ اَزْمَعَ اَنْ يُقِيمَ بَعْدَ الْحَجِّ"

✵✵ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں منیٰ میں دو رکعات

ادا کیں' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی دو رکعات ادا کیں' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی دو رکعات ادا کیں' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دور میں بھی دو رکعات ادا کیں' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہاں چار رکعات ادا کرنے لگے۔

زہری بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہاں چار رکعات ادا کیا کرتے تھے کیونکہ وہ اس بات کا پختہ ارادہ کرتے تھے کہ وہ حج کے بعد بھی وہاں مقیم رہیں گے۔

4269 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ، كَانُوْا يُصَلُّوْنَ بِمَكَّةَ وَبِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اِنَّ عُثْمَانَ صَلَّاهَا اَرْبَعًا." فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى اَرْبَعًا، فَقِيْلَ لَهُ: اسْتَرْجَعْتَ ثُمَّ صَلَّيْتَ اَرْبَعًا؟ قَالَ: الْخِلَافُ شَرٌّ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے' اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت کے ابتدائی دور میں مکہ میں مکمل نماز ادا کی اور منیٰ میں دو رکعات ادا کیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے عہد خلافت میں مکہ میں اور منیٰ میں دو رکعات ادا کرتے تھے' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چار رکعات ادا کرنے لگے۔ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ملی تو اُنہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا' لیکن پھر وہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے چار رکعات ادا کیں۔ اُن سے کہا گیا: آپ نے پہلے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور اب چار رکعات ادا کر رہے ہیں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: (خلیفۂ وقت سے) اختلاف کرنا زیادہ بُرا ہے۔

4270 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَافِرُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ کی طرف سفر کر رہے تھے' آپ کو صرف اللہ تعالیٰ کا خوف تھا لیکن آپ نے پھر بھی دو رکعات ادا کی تھیں۔

4271 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

4272 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: فِيْمَا جُعِلَ الْقَصْرُ فِي الْخَوْفِ وَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ؟ قَالَ: السُّنَّةُ، قُلْتُ: وَرُخْصَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے دریافت کیا: خوف کے عالم میں نماز کو مختصر کیا گیا تھا' اب تو لوگ امن کی حالت میں ہیں۔ تو عطاء نے جواب دیا: یہ سنت ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا یہ رخصت ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4273 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

يَقْصُرُهَا فِيهَا مَا اَقَامَ - يَعْنِي بِمَكَّةَ - فِي سَفَرِهِ، وَاَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ حَتّٰى كَانَ بَيْنَ ظَهْرَانَي خِلَافَتِهِ "

** ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران جتنا عرصہ (یعنی مکہ میں) مقیم رہتے تھے' آپ قصر نماز ادا کرتے تھے (آپ کے بعد) حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اپنی خلافت کے ابتدائی دور تک (اس دوران قصر نماز ہی ادا کرتے رہے)۔

4274 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: اَمَّا قَوْلُهُ: (اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا) (النساء: 101) قَالَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ اِذَا خَافُوا الَّذِينَ كَفَرُوا، وَسَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ رَكْعَتَيْنِ، وَلَيْسَ بِقَصْرٍ، وَلٰكِنَّهَا وَفَاءٌ

** عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: جہاں تک اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا تعلق ہے:

''اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کافر لوگ تمہیں آزمائش کا شکار کر دیں گے''۔

تو عمرو بن دینار فرماتے ہیں: یہ حکم اُس صورت میں تھا جب مسلمانوں کو اُن لوگوں سے خوف ہو جو کافر ہیں' اُس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے دو رکعات کو مسنون قرار دیا' یہ قصر نہیں ہے بلکہ یہ پوری ادائیگی ہے۔

4275 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اِنَّمَا اللّٰهُ قَالَ: (اَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا) (النساء: 101)، فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ، فَقَالَ عُمَرُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ

** یعلیٰ بن امیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ کہ تم نماز کو قصر کر دو اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کافر لوگ تمہیں آزمائش کا شکار کر دیں گے''۔

لیکن اب تو لوگ امن کی حالت میں آ چکے ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں بھی اس بات پر حیران ہوا تھا جس بات پر تم حیران ہوئے ہو' میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں پر کیا ہے' تو تم اُس کے صدقہ کو قبول کرو۔

4276 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: نَجِدُ صَلَاةَ الْخَوْفِ وَصَلَاةَ الْحَضَرِ فِي الْقُرْآنِ، وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ الْمُسَافِرِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ وَنَحْنُ اَجْفَى النَّاسِ، فَنَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

** امیہ بن عبداللہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم قرآن میں نمازِ خوف اور حضر کی نماز کا ذکر تو پاتے ہیں' لیکن ہمیں مسافر کی نماز کا ذکر نہیں ملتا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب اللہ

تعالیٰ نے اپنے نبی کو مبعوث کیا تھا اُس وقت ہم سب سے زیادہ بے وفا لوگ تھے' تو ہم اُسی طرح کرتے ہیں جس طرح نبی اکرم ﷺ نے کیا ہے۔

4277 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَالَ حُمَيْدٌ الْحِمْيَرِيُّ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: اِنِّي اُسَافِرُ اَفَاَقْصُرُ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ اَمْ اُتِمُّهَا؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَيْسَ بِقَصْرِهَا، وَلٰكِنْ تَمَامُهَا، وَسُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمِنًا لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ، فَصَلَّى اثْنَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ، ثُمَّ خَرَجَ اَبُو بَكْرٍ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ، ثُمَّ خَرَجَ عُمَرُ آمِنًا لَا يَخَافُ اِلَّا، اللّٰهَ فَصَلَّى اثْنَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ، ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ عُثْمَانُ ثُلُثَيْ اِمَارَتِهِ اَوْ شَطْرَهَا، ثُمَّ صَلَّاهَا اَرْبَعًا، ثُمَّ اَخَذَ بِهَا بَنُو اُمَيَّةَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَبَلَغَنِي اَنَّهُ اَوْفَى اَرْبَعًا بِمِنًى قَطُّ مِنْ اَجْلِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا نَادَاهُ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ بِمِنًى: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا زِلْتُ اُصَلِّيهِمَا رَكْعَتَيْنِ مُنْذُ رَاَيْتُكَ عَامَ اَوَّلٍ صَلَّيْتَهَا رَكْعَتَيْنِ، فَخَشِيَ عُثْمَانُ اَنْ يَظُنَّ جُهَّالُ النَّاسِ اِنَّمَا الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ، وَاِنَّمَا كَانَ اَوْفَاهَا بِمِنًى قَطُّ"

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حمید حمیری نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' اُس نے کہا: میں جب سفر کر رہا ہوں تو کیا میں سفر کے دوران نماز کو قصر کروں گا یا اسے مکمل ادا کروں گا؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ نماز قصر نہیں ہوتی بلکہ یہ مکمل ہوتی ہے' اور یہ نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے' نبی اکرم ﷺ امن کی حالت میں روانہ ہوئے تھے' آپ کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کا خوف نہیں تھا لیکن واپس تشریف لانے تک آپ مسلسل دو رکعات ہی ادا کرتے رہے' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (سفر پر) روانہ ہوئے اُنہیں بھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کا خوف نہیں تھا لیکن وہ واپس آنے تک دو رکعات ادا کرتے رہے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ امن کی حالت میں روانہ ہوئے اُنہیں بھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کا خوف نہیں تھا لیکن وہ واپس آنے تک دو رکعات ہی ادا کرتے رہے' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ حکومت میں دو تہائی حصہ میں یا شاید نصف حصہ میں اسی طرح کیا' اُس کے بعد وہ چار رکعات ادا کرنے لگے' بنو اُمیہ نے پھر اس چیز کو اختیار کر لیا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ صرف منیٰ میں چار رکعات مکمل ادا کرتے تھے' اُس کی وجہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ منیٰ میں مسجد خیف میں ایک دیہاتی نے اُنہیں بلند آواز میں مخاطب کر کے کہا: اے امیر المؤمنین! گزشتہ سال سے جب سے میں نے آپ کو دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' اُس کے بعد میں تو مسلسل دو رکعات ہی ادا کر رہا ہوں۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ناواقف لوگ یہ گمان نہ کریں کہ اس نماز میں دو رکعات ہوتی ہیں' اس لیے وہ صرف منیٰ میں یہ نماز مکمل ادا کرتے تھے۔

[redacted] - **آثارِ صحابہ:** عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: صَلَاةُ الْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ، تَمَامٌ وَلَيْسَ بِقَصْرٍ، عَلٰى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عید الاضحیٰ کی نماز میں دو رکعات ہوں گی' عید الفطر کی نماز میں دو رکعات ہوں گی' مسافر کی نماز میں دو رکعات ہوں گی جو مکمل ہیں' یہ مختصر نہیں ہیں یہ بات تمہارے نبی کی زبانی ثابت ہے۔

4279 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي عَاصِمٍ قَالَ: لَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ: الصَّلَاةُ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ: رَكْعَتَيْنِ قَالَ: قُلْتُ: فَكَيْفَ تَرَى هَا هُنَا بِمِنًى؟ قَالَ: وَيْحَكَ وَهَلْ سَمِعْتَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، وَآمَنْتُ بِاللّٰهِ قَالَ: فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فَصَلِّ إِنْ شِئْتَ اَوْ دَعْ

✽✽ داؤد بن ابوعاصم بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی' میں نے دریافت کیا: سفر میں نماز (کتنی نماز ادا کی جائی گی)؟ اُنہوں نے جواب دیا: دو رکعت! میں نے دریافت کیا: تو یہاں منیٰ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی حدیث سُنی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں! تو اُنہوں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں دو دو رکعت ادا کیا کرتے تھے اب تمہاری مرضی ہے اگر انہیں ادا کرلو اور اگر چاہو تو نہ ادا کرو۔

4280 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِي فَاخِتَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: صَلَاةُ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسافر کی نماز میں دو رکعات ہوتی ہیں۔

4281 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ: رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، مَنْ خَالَفَ السُّنَّةَ كَفَرَ

✽✽ مورق عجلی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سفر کے دوران نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ دو دو رکعات ہوں گی' جو شخص سنت کے برخلاف کرتا ہے وہ کفر کرتا ہے۔

4282 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ، قَالَا: الْمُسَافِرُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ، إِلَّا اَنْ يَدْخُلَ مِصْرًا مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّهُ يُتِمُّ

✽✽ حسن بصری اور قتادہ فرماتے ہیں: مسافر واپس آنے تک دو رکعات ادا کرتا رہے گا' البتہ اگر وہ مسلمانوں کے کسی شہر میں داخل ہو جاتا ہے' تو وہ نماز کو مکمل ادا کرے گا۔

4283 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ قَالَ: اَقْبَلَ سُلَيْمَانُ فِي اثْنَيْ عَشَرَ رَاكِبًا - اَوْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ - مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَالُوا: تَقَدَّمْ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: إِنَّا لَا نَؤُمُّكُمْ، وَلَا نَنْكِحُ نِسَاءَكُمْ، إِنَّ اللّٰهَ هَدَانَا بِكُمْ قَالَ: فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَصَلَّى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ سَلْمَانُ: مَا لَنَا وَلِلْمُرَبَّعَةِ، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِينَا نِصْفُ الْمُرَبَّعَةِ،

وَنَحْنُ اِلَى الرُّخْصَةِ اَحْوَجُ

❋❋ ابولیلیٰ کندی بیان کرتے ہیں: سلیمان (نامی حکمران) بارہ یا شاید تیرہ صحابہ کرام کے ساتھ آیا' جب نماز کا وقت ہوا' تو اُن لوگوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ آگے بڑھیں! تو اُس نے کہا: ہم آپ لوگوں کی امامت نہیں کریں گے' اور نہ ہی آپ کی خواتین کے ساتھ نکاح کریں گے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے' تو آپ لوگوں کی وجہ سے ہمیں ہدایت نصیب کی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اُن صحابہ کرام میں سے ایک صاحب آگے بڑھے' اُنہوں نے چار رکعات پڑھائیں' جب اُنہوں نے سلام پھیرا تو سلیمان نے کہا: ہمارا اور چار رکعات کا کیا واسطہ! ہمارے لیے' تو چار رکعات کا نصف ہی کافی ہے اور ہمیں رخصت کی زیادہ ضرورت ہے۔

4284 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُثْمَانَ كَتَبَ اِلٰى بَعْضِ عُمَّالِهٖ: اِنَّهٗ لَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ الْمُقِيمُ، وَلَا التَّانِي، وَلَا التَّاجِرُ، اِنَّمَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ مَنْ مَعَهُ الزَّادُ وَالْمَزَادُ

❋❋ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض اہلکاروں کو یہ خط لکھا تھا: مقیم شخص' کھیتی باڑی کرنے والا شخص اور تاجر شخص دو رکعات ادا نہیں کرے گا' دو رکعات وہ شخص ادا کرے گا جس کے ساتھ زادِ سفر اور مشکیزہ ہو۔

4285 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ قَرَاَ كِتَابَ عُثْمَانَ - اَوْ قُرِءَ عَلَيْهِ - اَنَّ عُثْمَانَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْبَصْرَةِ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّهٗ بَلَغَنِي اَنَّ بَعْضَكُمْ يَكُونُ فِي جَشْرَةٍ، اَوْ فِي تِجَارَةٍ، اَوْ يَكُونُ جَابِيًا فَيَقْصُرُ الصَّلَاةَ، اِنَّمَا يَقْصُرُ الصَّلَاةَ مَنْ كَانَ شَاخِصًا اَوْ بِحَضْرَةِ عَدُوٍّ

❋❋ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا تھا یا وہ خط اُس کے سامنے پڑھا گیا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اہلِ بصرہ کو خط میں لکھا:

''امابعد! مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ تم میں سے بعض لوگ جب اپنے جانور چرانے کے لیے جاتے ہیں' یا تجارت کے سلسلہ میں جاتے ہیں' یا جابی ہوتے ہیں تو وہ نماز کو قصر ادا کرتے ہیں' قصر نماز وہ شخص ادا کرے گا جو مسافر ہو' یا دشمن کے مدمقابل ہو''۔

4286 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: لَا تُقْصَرُ الصَّلَاةُ اِلَّا فِي حَجٍّ اَوْ جِهَادٍ

❋❋ قاسم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صرف حج یا جہاد کے موقع پر نماز کو قصر کیا جاسکتا ہے۔

4287 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّهٗ قَالَ: " لَا تَغْتَرُّوا بِتِجَارَاتِكُمْ وَاَجْشَارِكُمْ، وَتُسَافِرُوا اِلٰى آخِرِ السَّوَادِ، تَقُولُوا: اِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ، اِنَّمَا الْمُسَافِرُونَ مِنْ اُفُقٍ اِلٰى اُفُقٍ "

❋❋ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہاری تجارت یا مال مویشیوں کو چرنے کے لیے کھلی جگہ لے جانا'

تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے تم لوگ آبادی کے آخری حصہ تک سفر کرو اور پھر یہ کہو کہ ہم تو مسافر لوگ ہیں مسافر وہ لوگ ہوتے ہیں جو ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ کی طرف سفر کرتے ہیں۔

4288 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ، وَحُذَيْفَةَ، اَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ لِاَهْلِ الْكُوفَةِ: لَا يَغُرَّنَّكُمْ جَشَرُكُمْ وَلَا سَوَادُكُمْ، لَا تَقْصُرُوا الصَّلَاةَ اِلٰى سَوَادٍ قَالَ: وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّوَادِ ثَلَاثُونَ فَرْسَخًا

✵✵ عبدالکریم نے ابن سعید اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ان دونوں حضرات نے اہلِ کوفہ سے یہ فرمایا: تمہارا جانوروں کو چرنے کے لیے لے جانا یا تمہاری آبادی تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے تم آبادی کی آخری حد تک نماز کو قصر نہ کرو۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اُن لوگوں اور آبادی کی آخری حد کے درمیان تیس فرسخ کا فاصلہ تھا۔

4289 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَا اَرَى اَنْ تَقْصُرُوا فِی الصَّلَاةِ اِلَّا فِیْ سَبِيلٍ مِنْ سُبُلِ اللّٰهِ، وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَا يَقُولُ هٰذَا الْقَوْلَ، كَانَ يَقُولُ: يَقْصُرُ فِیْ كُلِّ ذٰلِكَ قَالَ: وَكَانَ طَاوُسٌ يَسْاَلُهُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: اُسَافِرُ لِبَعْضِ حَاجَتِیْ، اَقْصُرُ الصَّلَاةَ؟ فَيَسْكُتُ، وَقَالَ: اِذَا خَرَجْنَا حُجَّاجًا اَوْ عُمَّارًا صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: میں نے یہ بات نوٹ کی ہے کہ تم لوگ صرف اللہ کی راہ میں جہاد کے دوران نماز قصر کرتے ہو حالانکہ تم سے پہلے کے لوگ اس بات کے قائل نہیں تھے وہ یہ کہتے تھے کہ ہر قسم کے سفر میں نماز کو قصر کیا جائے گا۔ طاؤس کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص نے اُن سے سوال کیا اُس نے کہا: میں اپنے کسی ذاتی کام کے سلسلہ میں سفر کرتا ہوں تو کیا نماز کو قصر کروں گا؟ وہ خاموش رہے پھر اُنہوں نے کہا: جب ہم حج کرنے کے لیے یا عمرہ کرنے کے لیے روانہ ہوتے ہیں تو ہم دو رکعات ادا کرتے ہیں۔

4290 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَوْلُهُمْ لَا تَقْصُرُوا الصَّلَاةَ اِلَّا فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ: اِنِّیْ لَاَحْسَبُ اَنَّ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَ: "مِنْ اَجْلِ اَنَّ اِمَامَ الْمُتَّقِينَ لَمْ يَقْصُرِ الصَّلَاةَ اِلَّا فِیْ سَبِيلٍ مِنْ سُبُلِ اللّٰهِ، حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ اَوْ غَزْوَةٍ. وَالْاَئِمَّةُ بَعْدَهُ اَيُّهُمْ كَانَ يَضْرِبُ فِی الْاَرْضِ يَبْتَغِی الدُّنْيَا؟ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ خَرَجَ فِیْ غَيْرِ حَجٍّ وَلَا عُمْرَةٍ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا مَخْرَجَهُ اِلَى الطَّائِفِ، قُلْتُ: فَجَابِرٌ، وَابْنُ عُمَرَ، وَاَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِیُّ؟ قَالَ: وَلَا اَحَدٌ مِنْهُمْ، قُلْتُ: فَمَا تَرَى؟ قَالَ: قَالَ: اَرَى اَلَّا تَقْصُرَ اِلَّا فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ فِیْ سَبِيلِ الْخَيْرِ، وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَا يَقُولُ هٰذَا الْقَوْلَ، يَقْصُرُ فِیْ كُلِّ ذٰلِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ نماز صرف اللہ کی راہ میں (جہاد میں حصہ لیتے ہوئے) قصر کی جاسکتی ہے۔ تو عطاء نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسا ہی ہے۔ (ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ عطاء نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ تمام پرہیزگاروں کے امام (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے صرف اللہ کی راہ

میں (جہاد کے دوران) نماز کو قصر کیا تھا' یا حج کے موقع پر کیا تھا' یا عمرہ کے موقع پر کیا تھا' یا کسی جنگ کے دوران کیا تھا اور آپ کے بعد آنے والے آئمہ نے بھی ایسا ہی کیا' ان حضرات میں سے کون شخص کسی دنیاوی فائدے کے حصول کے لیے (سفر کے دوران نماز کو قصر کرتا) تھا۔

(ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں آپ نے نہیں دیکھا کہ وہ حج یا عمرہ کے علاوہ سفر پر نکلتے تھے' تو ایسا ہی کرتے تھے۔ عطاء نے جواب دیا: جی نہیں! وہ صرف طائف تک جاتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: حضرت جابر' حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ان حضرات میں سے بھی کوئی ایسا نہیں کرتا تھا۔ میں نے دریافت کیا: پھر اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ عطاء نے جواب دیا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ صرف اللہ کی راہ میں (کیے جانے والے سفر) میں نماز قصر کی جاسکتی ہے جو بھلائی کا راستہ ہو۔

(ابن جریج کہتے ہیں:) پہلے عطاء کی یہ رائے نہیں تھی' وہ ہر طرح کے سفر میں نماز کے قصر ہونے کے قائل تھے۔

4291 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقْصُرُ اِلَى مَالٍ لَهُ بِخَيْبَرَ يُطَالِعُهُ، فَلَيْسَ الْآنَ حَجٌّ وَلَا عُمْرَةٌ، وَلَا غَزْوَةٌ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمین تک جاتے ہوئے بھی نماز قصر کیا کرتے تھے' جو خیبر میں تھی' جس کا وہ معائنہ کرنے جاتے تھے' اُس وقت کوئی حج یا عمرہ یا جنگ نہیں ہوتی تھی۔

4292 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ خَرَجَ اِلَى الطَّائِفِ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب طائف تشریف لے جاتے تھے' تو نماز کو قصر کرتے تھے۔

4293 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى شَيْئًا مِنْ رَجُلٍ - اَحْسَبُهُ نَاقَةً - فَخَرَجَ يَنْظُرُ اِلَيْهَا فَقَصَرَ الصَّلَاةَ، وَكَانَ ذٰلِكَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ تَامٍّ اَوْ اَرْبَعِ، كَذَا، بُرُدٍ "

✵✵ سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص سے اونٹنی خریدی' وہ اُس کا جائزہ لینے کے لیے روانہ ہوئے' پھر انہوں نے راستے میں نماز کو قصر کیا' حالانکہ یہ مکمل دن کی مسافت کا فاصلہ تھا' یا شاید چار برید کا فاصلہ تھا۔

4294 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ خَرَجَ اِلَى خَيْبَرَ فَقَصَرَ الصَّلَاةَ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خیبر تشریف لے جاتے تھے' تو نماز کو قصر کرتے تھے۔

4295 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ الْبَرِيْدَ فَلَا يَقْصُرُ فِيْهِ الصَّلَاةَ

✵✵ نافع کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک برید کا سفر کرتے تھے' تو اس

دوران حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز کو قصر نہیں کرتے تھے۔

بَابٌ: فِي كَمْ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ

باب: کتنی مسافت (کے سفر میں) نماز کو قصر کیا جائے گا؟

4296 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: أَقْصُرُ الصَّلَاةَ إِلَى عَرَفَةَ أَوْ إِلَى مِنًى؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ إِلَى الطَّائِفِ وَإِلَى جُدَّةَ، وَلَا تَقْصُرُوا الصَّلَاةَ إِلَّا فِي الْيَوْمِ التَّامِّ، وَلَا تَقْصُرْ فِيمَا دُونَ الْيَوْمِ، فَإِنْ ذَهَبْتَ إِلَى الطَّائِفِ أَوْ إِلَى جُدَّةَ أَوْ إِلَى قَدْرِ ذَلِكَ مِنَ الْأَرْضِ، إِلَى أَرْضٍ لَكَ أَوْ مَاشِيَةٍ فَاقْصُرِ الصَّلَاةَ، فَإِذَا قَدِمْتَ فَأَوْفِ

❊❊ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' میں نے کہا: کیا میں عرفہ یا منٰی کی طرف جاتے ہوئے نماز کو قصر کروں گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن تم طائف کی طرف جاتے ہوئے یا جدہ کی طرف جاتے ہوئے نماز کو قصر کرو گے' تم نماز کو قصر صرف اُس صورت میں کرو گے جب ایک مکمل دن کا سفر ہو' ایک دن سے کم کے سفر میں نماز کو قصر نہیں کرو گے' اگر تم طائف جاتے ہو یا جدہ جاتے ہو' یا اتنی مسافت کا کوئی اور سفر کرتے ہو' خواہ وہ تمہاری اپنی سرزمین ہو' یا وہاں تمہارے مال مویشی ہوں' جب تم (اپنے علاقہ میں) واپس آجاؤ گے' تو نماز کو مکمل ادا کرو گے۔

4297 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: أَقْصُرُ الصَّلَاةَ إِلَى عَرَفَةَ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: إِلَى مِنًى؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ إِلَى جُدَّةَ، وَإِلَى عُسْفَانَ وَإِلَى الطَّائِفِ، فَإِنْ قَدِمْتَ عَلَى أَهْلٍ لَكَ أَوْ عَلَى مَاشِيَةٍ فَأَتِمَّ الصَّلَاةَ

❊❊ ابن دینار بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا میں عرفہ جاتے ہوئے نماز کو قصر کروں گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: منٰی جاتے ہوئے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن تم جدہ یا عسفان یا طائف جاتے ہوئے (نماز کو قصر کرو گے) اگر تم اپنے گھر آجاتے ہوئے' یا اپنے مال مویشیوں میں پہنچ جاتے ہو تو تم نماز کو مکمل ادا کرو گے۔

4298 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: أَقْصُرُ الصَّلَاةَ إِلَى مِنًى؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَإِلَى عَرَفَةَ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَإِلَى الطَّائِفِ؟ قَالَ: نَعَمْ

❊❊ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' اُس نے کہا: کیا میں منٰی جاتے ہوئے نماز کو قصر کروں گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے دریافت کیا: عرفہ جاتے ہوئے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُس نے دریافت کیا: طائف جاتے ہوئے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4299 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا سَافَرْتَ

يَوْمًا اِلَى الْعِشَاءِ فَاَتِمَّ الصَّلَاةَ، فَاِنْ زِدْتَ فَاقْصُرْ

٭٭ مجاہد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کرتے ہیں: جب تم ایک دن یعنی عشاء تک سفر کرو تو تم نماز کو مکمل ادا کرو گے اگر اس سے زیادہ کرو گے تو نماز کو قصر کرو گے۔

4300 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَالِمٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ فِي مَسِيرَةِ الْيَوْمِ التَّامِّ "

قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي اَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ فِي مَسِيرَةِ اَرْبَعِ كَذَا بُرُدٍ

٭٭ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے ایک مکمل دن کے سفر کے دوران نماز کو قصر کرتے تھے۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چار برید کی مسافت کے سفر میں نماز کو قصر کرتے تھے۔

4301 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَافَرَ اِلَى رِيمٍ فَقَصَرَ الصَّلَاةَ، وَهِيَ مَسِيرَةُ ثَلَاثِينَ مِيلًا

قَالَ مَالِكٌ: وَاَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَصَرَ الصَّلَاةَ اِلَى ذَاتِ النُّصُبِ "

٭٭ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ریم کی طرف سفر کیا تو اُنہوں نے نماز قصر کی' یہ تیس میل کے فاصلہ پر تھا۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: نافع نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ذات النصب کی طرف جاتے ہوئے نماز قصر کی تھی۔

4302 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اَدْنَى مَا يَقْصُرُ الصَّلَاةَ اِلَيْهِ مَالٌ لَهُ يُطَالِعُهُ مِنْ خَيْبَرَ، وَهِيَ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ قَوَاصِدَ، لَمْ يَكُنْ يَقْصُرُ فِيمَا دُونَهُ "، قُلْتُ: وَكَمْ خَيْبَرُ؟ قَالَ: ثَلَاثُ قَوَاصِدَ، قُلْتُ: فَالطَّائِفُ؟ قَالَ: نَعَمْ، مِنَ السِّهْلَةِ وَاَنْفَسُ قَلِيلًا

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کم از کم اُس سفر کے اندر نماز کو قصر کرتے تھے' جس میں وہ خیبر میں موجود اپنی زمینوں کا معائنہ کرنے کے لیے تشریف لے جاتے تھے' اور یہ تین دن کی درمیانی مسافت پر تھا' وہ اس سے کم سفر میں نماز قصر نہیں کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: خیبر کتنے فاصلہ پر تھا؟ اُنہوں نے کہا: تین قواصد کے فاصلہ پر تھا۔ میں نے دریافت کیا: تو طائف؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہاں! اُس کا راستہ بھی صاف ہے' اور مسافت بھی کم ہے۔

4303 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلَى قَالَ: سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ يَقُولُ: اِذَا سَافَرْتَ ثَلَاثًا فَاقْصُرِ الصَّلَاةَ

٭٭ سوید بن غفلہ فرماتے ہیں: جب تم تین دن کا سفر کرو گے' تو نماز قصر کرو گے۔

4304 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ:

فِیْ کَمْ تَقْصُرُ الصَّلَاۃَ؟ فَقَالَا: فِیْ مَسِیرَۃِ ثَلَاثَۃٍ

٭٭ امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابراہیم نخعی اور سعید بن جبیر سے دریافت کیا: کتنے سفر میں نماز کو قصر کیا جائے گا؟ تو اُن دونوں نے جواب دیا: تین دن کی مسافت کے۔

4305 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَۃَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا کَانَ السَّفَرُ مَسِیرَۃَ لَیْلَتَیْنِ فَاَکْثَرَ فَاقْصُرِ الصَّلَاۃَ. وَبِہٖ یَاْخُذُ قَتَادَۃُ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب سفر دو راتوں کی مسافت کا ہو تو یہ خاصا سفر ہوتا ہے' تم اس میں نماز کو قصر کرو گے۔

قتادہ بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

4306 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، قُلْتُ لَہٗ: فِیْ کَمْ تَقْصُرُ الصَّلَاۃَ؟ فَذَکَرَ حَدِیْثَ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَقَدْ کَتَبْنَاہُ. قَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تُقْصَرُ الصَّلَاۃُ فِیْ مَسِیرَۃِ یَوْمَیْنِ قَالَ: وَقَوْلُنَا الَّذِیْ نَاْخُذُ بِہٖ مَسِیرَۃُ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ، قُلْتُ: مِنْ اَجْلِ مَا اَخَذْتَ بِہٖ؟ قَالَ: قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا تُسَافِرُ امْرَاَۃٌ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ

٭٭ امام عبدالرزاق' سفیان ثوری کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: کتنے سفر میں نماز کو قصر کیا جائے گا؟ تو اُنہوں نے منصور کی مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ حدیث کو ذکر کر دیا' جسے ہم پہلے نوٹ کر چکے ہیں۔

وہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ یونس نے حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: دو دن کی مسافت میں بھی نماز کو قصر کیا جا سکتا ہے۔

وہ یہ کہتے ہیں: ہم نے جو قول اختیار کیا ہے وہ تین دن کی مسافت کا ہے۔ میں نے دریافت کیا: آپ نے کس بنیاد پر حاصل کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے حاصل کیا ہے:

''کوئی بھی عورت اپنے کسی محرم کے بغیر تین دن سے زیادہ کا سفر نہ کرے''۔

4307 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِیْلَ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ: قَالَ لِیْ سُوَیْدُ بْنُ غَفَلَۃَ: اِذَا سَافَرْتَ ثَلَاثًا فَاقْصُرِ الصَّلَاۃَ

٭٭ ابراہیم بن عبدالاعلیٰ بیان کرتے ہیں: سوید بن غفلہ نے مجھ سے کہا: جب تم تین دن کا سفر کرو تو نماز کو قصر کر لو۔

4308 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ، عَنْ اَبِیْہِ قَالَ: کُنْتُ مَعَ حُذَیْفَۃَ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَاْذَنْتُ اَنْ آتِیَ اَهْلِیْ بِالْکُوْفَۃِ، فَاَذِنَ، وَشَرَطَ عَلَیَّ اَنْ لَا اُفْطِرَ وَلَا اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی اَرْجِعَ اِلَیْہِ

٭٭ ابراہیم تیمی نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں مدائن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' میں نے اُن سے

اجازت لی کہ میں کوفہ میں اپنے گھر والوں کے پاس آ جاؤں تو انہوں نے مجھے اجازت دی اور ساتھ مجھ پر یہ شرط عائد کی کہ میں واپس آنے تک نہ تو کوئی روزہ ترک کروں گا اور نہ ہی دو رکعات ادا کروں گا (بلکہ پوری نماز ادا کروں گا)۔

4309 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يَقْصُرُ الصَّلَاةَ فِي مَسِيرَةِ يَوْمَيْنِ

٭٭ امام عبدالرزاق زہری کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: دو دن کی مسافت میں بھی نماز کو قصر کیا جائے گا۔

4310 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: سَاَلْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ. قَالَ: قُلْتُ: اَخْرُجُ اِلَى الْمَدَائِنِ اَوْ اِلَى وَاسِطٍ قَالَ: لَا تَقْصُرِ الصَّلَاةَ

٭٭ عامر بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے شقیق بن سلمہ سے دریافت کیا میں نے کہا: میں مدائن کی طرف جاتا ہوں یا واسط جاتا ہوں۔ تو انہوں نے جواب دیا: تم نماز کو قصر نہ کرو۔

4311 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عِيسَى قَالَ: رَاَيْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ يَسِيرُ اِلَى وَاسِطٍ فَيَقْصُرُ الصَّلَاةَ وَيُفْطِرُ

٭٭ عیسیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے عامر شعبی کو دیکھا کہ وہ واسط گئے تو انہوں نے اس دوران نماز قصر کی اور روزہ ترک کر دیا۔

4312 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمَنْ سَلَكَ الثَّنَايَا حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا، وَمَنْ سَلَكَ السَّهْلَةَ مِنْ طَرِيقِ الطَّائِفِ قَصَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص حج یا عمرہ کے لیے جاتے ہوئے ٹیلوں سے گزرتا ہے اور جو شخص طائف کے راستے میں سیدھے راستے پر چلتا ہے تو کیا وہ بھی قصر کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4313 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: اِذَا خَرَجْتَ فَبِتَّ فِي غَيْرِ اَهْلِكَ فَاقْصُرْ، فَاِنْ اَتَيْتَ اِلَى اَهْلِكَ فَاَتِمَّ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب تم سفر پر روانہ ہو اور اپنے گھر کے علاوہ رات بسر کرو تو تم نماز قصر کرو گے لیکن اگر تم گھر واپس آ سکتے ہو تو تم نماز کو مکمل ادا کرو گے۔

4314 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: تُقْصَرُ الصَّلَاةُ اِلَى الْمَدَائِنِ، وَهِيَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ فَرْسَخًا مِنَ الْكُوفَةِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: مدائن تک جاتے ہوئے نماز کو قصر کیا جائے گا یہ کوفہ سے ستائیس فرسخ کے فاصلہ پر موجود ہے۔

بَابُ: اَلْمُسَافِرِ مَتَى يَقْصُرُ اِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا؟

باب: مسافر شخص جب سفر پر روانہ ہوگا' تو وہ نماز قصر کرنا کب سے شروع کرے گا؟

4315 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ خَرَجَ مُسَافِرًا

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں (ظہر کی نماز میں) چار رکعات ادا کیں' اور میں نے ذوالحلیفہ میں آپ کی اقتداء میں عصر کی نماز میں دو رکعات ادا کیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت سفر پر روانہ ہوئے تھے۔

4316 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا، وَالْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز میں دو رکعات ادا کیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لے جا رہے تھے۔

4317 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ اَنَسٍ، مِثْلَهُ

4315-صحيح البخاري - كتاب الجمعة' ابواب تقصير الصلاة - باب يقصر إذا خرج من موضعه' حديث:1053' صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب صلاة المسافرين وقصرها - حديث:1149' مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان التوقيت في قصر الصلاة إذا خرج المسافر من بلده - حديث:1907' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر الإباحة للناوي السفر الذي يكون منتهى قصده ثمانية واربعين ميلا' حديث:2788' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب قصر الصلاة في السفر - حديث:1523' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' تفريع صلاة السفر - باب متى يقصر المسافر ؟' حديث:1029' السنن للنسائي - كتاب الصلاة' باب عدد صلاة الظهر في الحضر - حديث:468' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة' في مسيرة كم يقصر الصلاة - حديث:7995' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصلاة' عدد صلاة العصر في السفر - حديث:346' شرح معاني الآثار للطحاوي - باب صلاة المسافر' حديث:1550' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب صلاة المسافر والجمع في السفر - باب : لا يقصر الذي يريد السفر حتى يخرج من بيوت' حديث:5065' مسند احمد بن حنبل ' مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث:11867' مسند الشافعي - باب ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة' حديث:88' مسند الحميدي - احاديث انس بن مالك رضي الله عنه' حديث:1138' مسند ابي يعلى الموصلي - ابو قلابة عبد الله بن زيد الجرمي ' حديث:2745' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:6488

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

4318 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو هَارُوْنَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَارَ فَرْسَخًا نَزَلَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ

** حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز میں دو رکعات ادا کیں۔

4319 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ اَبِي حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا لَمَّا خَرَجَ اِلَى الْبَصْرَةِ رَاَى خُصًّا فَقَالَ: لَوْلَا هٰذَا الْخُصُّ لَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ. فَقُلْتُ: مَا خُصًّا؟ قَالَ: بَيْتٌ مِنْ قَصَبٍ

** ابوحرب بن ابواسود دیلی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بصرہ کی طرف جاتے تھے اور انہیں جھونپڑیاں (یعنی شہری آبادی کے آثار) نظر آتے تھے تو وہ یہ فرماتے تھے کہ اگر یہ آثار نہ ہوتے تو ہم دو رکعات ادا کر لیتے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: لفظ خص کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نرکل (کانے) سے بنا ہوا گھر (یعنی جھونپڑی)۔

4320 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ مَكَّةَ"

** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے تو انہوں نے ذوالحلیفہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عصر کی نماز میں دو رکعت ادا کیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لے جارہے تھے۔

4321 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وِقَاءِ بْنِ اِيَاسٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ رَبِيعَةَ الْاَسَدِيُّ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ وَنَحْنُ نَنْظُرُ اِلَى الْكُوفَةِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَى الْقَرْيَةِ، فَقُلْنَا لَهُ: اَلَا تُصَلِّي اَرْبَعًا؟ قَالَ: حَتّٰى نَدْخُلَهَا

** علی بن ربیعہ اسدی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوئے ہمیں کوفہ کی آبادی کے نشان نظر آرہے تھے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو رکعات ادا کیں جب وہ واپس تشریف لائے تو انہوں نے پھر دو رکعات ادا کیں حالانکہ وہ بستی کو دیکھ رہے تھے۔ ہم نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ چار رکعات ادا نہیں کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا: جب تک ہم (آبادی کے اندر) داخل نہیں ہوتے (اس وقت تک قصر نماز ادا کریں گے)۔

4322 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ الْفَايِشِيِّ قَالَ:

خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ اِلٰى صِفِّينَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْقَنْطَرَةِ وَالْجِسْرِ

٭٭ عبدالرحمٰن بن زید فائشی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ صفین کی طرف روانہ ہوئے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمارت (یعنی آبادی) اور پُل کے درمیان دو رکعات ادا کیں۔

4323 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بُيُوْتِ الْمَدِيْنَةِ، وَيَقْصُرُ اِذَا رَجَعَ حَتّٰى يَدْخُلَ بُيُوْتَهَا "

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب وہ مدینہ منورہ کی آبادی سے باہر نکل جاتے تھے' تو نماز کو قصر کرتے تھے' وہ واپس آتے ہوئے بھی نماز کو قصر کرتے تھے' جب تک وہ آبادی کے اندر داخل نہیں ہوتے تھے۔

4324 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا قَصَرَ الصَّلَاةَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ کے لیے روانہ ہوتے تھے' تو ذوالحلیفہ سے نماز کو قصر کرنا شروع کرتے تھے۔

4325 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِيْ فَاخِتَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ اَبِيْ، وَمَعَ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ، وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ فَقَصَرُوْا حِيْنَ خَرَجُوْا مِنَ الْبُيُوْتِ

٭٭ ثویر بن ابوفاختہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد' اس کے علاوہ علقمہ' اسود' عمرو بن میمون کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوا' تو یہ حضرات جیسے ہی آبادی سے باہر نکلے' انہوں نے نماز قصر کرنا شروع کر دی۔

4326 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ يَقْصُرُ اِذَا خَلَّفَ الْبُيُوْتَ

٭٭ امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب وہ آبادی سے باہر نکل جاتے تھے' تو نماز قصر کرتے تھے۔

4327 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا اَرَدْتَ السَّفَرَ فَجَاوَزْتَ الْجِسْرَ اَوِ الْخَنْدَقَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب تم سفر کا ارادہ کرو اور تم (دریا پر موجود) پُل یا (خشکی پر موجود) خندق پار کر لو تو تم دو رکعات ادا کرو گے۔

4328 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ عَلْقَمَةُ يَقْصُرُ بِالنَّجَفِ، وَكَانَ الْاَسْوَدُ يَقْصُرُ بِالْقَادِسِيَّةِ اِذَا اَرَادُوْا مَكَّةَ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: علقمہ نجف میں نماز قصر ادا کرتے تھے جبکہ اسود قادسیہ میں نماز کو قصر کرتے تھے جب وہ مکہ کے لیے روانہ ہوتے تھے۔

4329 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ حَاجًّا فَلَمْ يَخْرُجْ مِنْ بُيُوتِ الْقَرْيَةِ حَتَّى حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَإِنْ شَاءَ قَصَرَ، وَإِنْ شَاءَ أَوْفَى، وَمَا سَمِعْتُ فِي ذٰلِكَ بِشَيْءٍ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب کوئی شخص حج کے لیے روانہ ہو اور وہ ابھی اپنی آبادی کے گھروں سے باہر نہ نکلا ہو یہاں تک کہ نماز کا وقت ہو جائے تو اب اگر وہ چاہے تو قصر نماز ادا کرے اور اگر چاہے تو مکمل نماز ادا کرے میں نے اس بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

4330 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ ذَاهِبًا لِوَجْهِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ مِنَ الْقَرْيَةِ حَتَّى حَانَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَقْصُرْهَا، وَكَذٰلِكَ إِذَا دَخَلَ الْقَرْيَةَ مُرَاجِعًا مِنْ سَفَرِهِ ثُمَّ حَانَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَقْصُرْهَا حَتَّى يَدْخُلَ بَيْتَهُ

✵✵ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص سفر کے لیے اپنے گھر سے نکل کھڑا ہو اور ابھی بستی سے باہر نہ گیا ہو یہاں تک کہ نماز کا وقت ہو جائے تو وہ اُس نماز کو قصر ادا کرے گا' اسی طرح جب کوئی شخص سفر سے واپسی پر اپنی بستی میں داخل ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو وہ اپنے گھر داخل ہونے سے پہلے تک نماز کو قصر ادا کرے گا۔

4331 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب اپنے گھر سے نکلتے تھے تو گھر تک واپس آنے تک نماز کو قصر ادا کرتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَخْرُجُ فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ

باب: جو شخص نماز کے وقت میں (سفر پر جانے کے لیے) نکلے

4332 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا خَرَجَ فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، كَمَا لَوْ دَخَلَ الْقَرْيَةَ فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ صَلَّى أَرْبَعًا

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نماز کے وقت میں روانہ ہو تو اُسے دو رکعات ادا کرنی چاہئیں' جس طرح اگر وہ نماز کے وقت کے دوران اپنی بستی میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ چار رکعات ادا کرے گا۔

4333 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: "إِذَا أَقَمْتَ بِأَرْضٍ عَشْرًا فَأَتِمَّ، فَإِنْ قُلْتَ: أَخْرُجُ الْيَوْمَ أَوْ غَدًا، فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَإِذَا أَقَمْتَ شَهْرًا فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

٭٭ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ (یا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر میں کسی جگہ پر دس دن کے لیے مقیم ہونے کی نیت کر لیتا ہوں تو میں نماز مکمل ادا کروں گا' لیکن اگر میرا یہ حال ہو کہ میں یہ کہوں کہ میں آج چلا جاؤں گا یا کل چلا جاؤں گا' تو میں دو رکعات ہی ادا کروں گا' اس طرح میں ایک مہینہ تک بھی ٹھہرا رہوں تو دو رکعات ہی ادا کرتا رہوں گا۔

4334 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ (یا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے۔

4335 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَبُو سَعِيدٍ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ غَيْرِي، عَنْ مَعْمَرٍ - وَهُوَ الصَّوَابُ - قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوكَ عِشْرِينَ يَوْمًا يَقْصُرُ الصَّلَاةَ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں بیس دن مقیم رہے' آپ اس دوران قصر نماز ادا کرتے رہے۔

4336 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ حَتَّى جَاءَ مَكَّةَ فَاَقَامَ بِهَا عَشْرًا يَقْصُرُ حَتَّى رَجَعْنَا

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قصر نماز ادا کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ مکہ تشریف لے آئے' پھر آپ وہاں دس دن مقیم رہے' ہمارے واپس آنے تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قصر نماز ادا کرتے رہے۔

4337 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ سَبْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً يَقْصُرُ الصَّلَاةَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں سترہ دن مقیم رہے' اس دوران آپ قصر نماز ادا کرتے رہے۔

4338 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ بِخَيْبَرَ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً يَقْصُرُ الصَّلَاةَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں چالیس دن مقیم رہے' آپ اس دوران قصر نماز ادا کرتے رہے۔

4339 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَقَامَ بِاَذْرَبِيجَانَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ: اِذَا اَزْمَعْتَ اِقَامَةً فَاَتِمَّ

❋❋ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آذربائیجان میں چھ ماہ تک مقیم رہے' وہ اس دوران قصر نماز ادا کرتے رہے۔ وہ یہ فرماتے تھے: جب میں رہنے کا پختہ ارادہ کرلوں گا' تو نماز مکمل ادا کروں گا۔

4340 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: لَوْ قَدِمْتُ اَرْضًا لَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ مَا لَمْ اُجْمِعْ مُكْثًا، وَاِنْ اَقَمْتُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً.

❋❋ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: اگر میں کسی علاقہ میں آتا ہوں' تو میں دو رکعت ادا کروں' جب تک میں وہاں ٹھہرنے کا ارادہ نہیں کرلیتا' خواہ میں وہاں بارہ دن تک مقیم رہوں۔

4341 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَهُ

❋❋ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

4342 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: اِذَا اَجْمَعْتَ اَنْ تُقِيمَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً فَاَتِمَّ الصَّلَاةَ

❋❋ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جب تم بارہ دن تک کہیں مقیم رہنے کا ارادہ کرلو' تو تم مکمل نماز ادا کرو گے۔

4343 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ فَاَرَادَ اَنْ يُقِيمَ خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً سَرَّحَ ظَهْرَهُ فَاَتَمَّ الصَّلَاةَ

❋❋ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ تشریف لے جاتے تھے اور وہاں پندرہ دن قیام کا ارادہ کرتے تھے' تو وہ اپنے جانور کو چرنے کے لیے چھوڑ دیتے تھے اور نماز مکمل ادا کرتے تھے۔

4344 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَتَبَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِلَى ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ بِاَرْضِ فَارِسَ: اِنَّا مُقِيمُونَ اِلَى الْهِلَالِ، فَكَتَبَ: اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ،

❋❋ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: عبیداللہ بن عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو خط لکھا' عبیداللہ اُس وقت فارس کی سرزمین پر موجود تھے' اُنہوں نے لکھا کہ ہم پہلی کے چاند تک یہاں مقیم رہیں گے' اُنہوں نے یہ بھی لکھا کہ میں دو رکعت ادا کرتا ہوں۔

4345 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، مِثْلَهُ

❋❋ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نافع سے منقول ہے۔

4346 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اِذَا اَقَمْتَ بِاَرْضٍ اَرْبَعًا

فَصَلِّ اَرْبَعًا.

** سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جب تم کسی جگہ پر چار دن تک مقیم رہو تو رکعات بھی چار ادا کرو۔

4347 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن مسیب سے منقول ہے۔

4348 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا اَزْمَعْتَ بِقِيَامٍ خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً فَاَتِمَّ

** سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جب تم پندرہ دن تک مقیم رہنے کا ارادہ کرو تو پھر تم نماز کو مکمل ادا کرو۔

4349 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاَرْسَلْتُ اِلَى ابْنِ الْمُسَيِّبِ: اِنَّا مُقِيمُوْنَ اَيَّامًا بِالْمَدِينَةِ اَفَنَقْصُرُ؟ قَالَ: نَعَمْ

** محمد بن حارث بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مدینہ منورہ آئے میں نے سعید بن مسیب کو پیغام بھیجا کہ ہم کچھ دن تک مدینہ منورہ میں ٹھہریں گے تو کیا ہم قصر نماز ادا کریں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4350 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَهُ بِالشَّامِ شَهْرَيْنِ، فَكُنَّا نُتِمُّ وَكَانَ يَقْصُرُ، فَقُلْنَا لَهُ، فَقَالَ: اِنَّا نَحْنُ اَعْلَمُ

** عبدالرحمٰن بن مسور نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ہم اُن کے ساتھ شام میں دو ماہ تک ٹھہرے رہے تو ہم مکمل نماز ادا کرتے رہے اور وہ قصر نماز ادا کرتے رہے ہم نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: ہم لوگوں کو زیادہ پتا ہے۔

4351 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ زَكَرِيَّا بْنُ عُمَرَ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَفَدَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ فَاَقَامَ عِنْدَهُ شَهْرًا يَقْصُرُهُ، اَوْ شَهْرَ رَمَضَانَ فَاَفْطَرَهُ "

** زکریا بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وفد کے ہمراہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو وہ اُن کے ہاں ایک ماہ تک ٹھہرے رہے اور اس دوران قصر نماز ادا کرتے رہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ بھی ہیں:) وہ رمضان کے مہینہ میں گئے تھے اور اُنہوں نے روزے نہیں رکھے۔

4352 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَهُ فِيْ بَعْضِ بِلَادِ فَارِسَ سَنَتَيْنِ، وَكَانَ لَا يَجْمَعُ، وَلَا يَزِيدُ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ.

** حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حسن بصری نے یہ بات نقل کی ہے: ہم اُن کے ساتھ فارس کے کسی علاقہ میں دو سال تک مقیم رہے تو وہ جمع نہیں کرتے تھے اور دو رکعت سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے۔

4353 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

4354 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَقَامَ بِالشَّامِ شَهْرَيْنِ مَعَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ "

* * جعفر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ شام میں عبدالملک بن مروان کے ہمراہ دو ماہ تک مقیم رہے اور اس دوران وہ دو، دو رکعت ادا کرتے رہے۔

4355 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ. اَنَّهُ اَقَامَ بِخَوَارِزْمَ سَنَتَيْنِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

* * ابراہیم نخعی نے علقمہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ دو سال تک خوارزم میں مقیم رہے تھے اور اس دوران دو رکعت ادا کرتے رہے تھے۔

4356 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ مَسْرُوقٍ بِالسِّلْسِلَةِ سِنِينَ - وَهُوَ عَامِلٌ عَلَيْهَا، فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى انْصَرَفَ، وَيَلْتَمِسُ بِذٰلِكَ السُّنَّةَ

* * شقیق بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مسروق کے ساتھ "سلسلہ" کے مقام پر دو سال تک مقیم رہے، وہ وہاں کے گورنر تھے تو وہ واپس آنے تک ہمیں دو، دو رکعت پڑھاتے رہے، وہ اس کے ذریعہ سنت پر عمل پیرا ہونا چاہتے تھے۔

4357 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ مَسْرُوقٍ اِلَى السِّلْسِلَةِ فَقَصَرَ، وَاَقَامَ سِنِينَ يَقْصُرُ " قَالَ: قُلْتُ لَهُ: يَا اَبَا عَائِشَةَ، مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى هٰذَا؟ قَالَ: الْتِمَاسُ السُّنَّةِ، وَقَصَرَ حَتّٰى رَجَعَ

* * ابووائل بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ مسروق کے ساتھ "سلسلہ" گئے، تو انہوں نے قصر نماز ادا کی، وہ وہاں دو سال تک مقیم رہے اور اس دوران قصر نماز ادا کرتے رہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: اے ابو عائشہ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: سنت پر عمل کرنے کے لیے، تو وہ واپس آنے تک مسلسل قصر نمازیں ادا کرتے رہے۔

4358 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: " اَقَمْنَا مَعَ وَالٍ - قَالَ: اَحْسَبُهُ بِسِجِسْتَانَ - سَنَتَيْنِ، وَمَعَنَا رِجَالٌ مِنْ اَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ، فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى انْصَرَفَ "، ثُمَّ قَالَ: كَذٰلِكَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَفْعَلُ

* * ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ہم ایک والی کے ساتھ سجستان میں دو سال تک مقیم رہے، ہمارے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد بھی تھے تو وہ واپس آنے تک ہمیں دو دو رکعت پڑھاتے رہے، پھر اُنہوں نے بتایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

4359 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَاسِينَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اِنِّي اَخْرُجُ مُسَافِرًا فَاُقِيمُ سِنِينَ مُكْعَبًا عَدُومًا فَاَقْصُرُ؟ قَالَ: لَيْسَ بِقَصْرٍ وَلٰكِنْ تَمَامٌ، فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ

٭٭ زائدہ بن عمیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: میں مسافر ہونے کے طور پر روانہ ہوتا ہوں اور میں چند برس تک مقیم رہتا ہوں' تو کیا میں قصر نماز ادا کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ قصر نہیں ہوتی' بلکہ پوری ہوتی ہے' تم دو دو رکعت ادا کرو گے۔

4360 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَاِنْ اَقَامَ سَنَةً

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: آدمی دو رکعت ادا کرے گا' اگرچہ وہ ایک سال تک مقیم رہے۔

4361 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ زَمَانَ الْحَجِّ قَالَ: قُلْتُ: آتِي اِلَى الْكُوفَةِ وَفِيهَا جَدَّتِي وَاَهْلِي؟ قَالَ: فَقَالَ: اَيُّ الْاَمْصَارِ اَفْضَلُ، اَوْ قَالَ: اَعْظَمُ؟ ثُمَّ اَجَابَنِي، فَقَالَ: اَلَيْسَ الْمَدِينَةُ؟ فَقُلْتُ: بَلَى، فَقَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اِنِّي لَآتِي الْبَيْتَ الَّذِي وُلِدْتُ فِيهِ - يَعْنِي مَكَّةَ - فَمَا اَزِيدُ عَلَى رَكْعَتَيْنِ. قَالَ الشَّعْبِيُّ: فَكُنْتُ اُقِيمُ سَنَةً اَوْ سَنَتَيْنِ اُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، اَوْ قَالَ: مَا اَزِيدُ عَلَى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ

٭٭ اسماء بن عبید بیان کرتے ہیں: حج کے زمانہ میں' میں نے امام شعبی سے دریافت کیا' میں نے کہا: میں کوفہ آتا ہوں' وہاں میری دادی اور میری بیوی موجود ہیں۔ اُنہوں نے فرمایا: کون سا شہر سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کون سا شہر سب سے زیادہ عظمت والا ہے؟ پھر اُنہوں نے مجھے جواب دیا اور دریافت کیا: کیا مدینہ منورہ ایسا نہیں ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا تھا تو اُنہوں نے فرمایا: میں اُس گھر میں آتا ہوں' جہاں میری پیدائش ہوئی تھی۔ اُن کی مراد یہ تھی کہ وہ گھر جو مکہ میں ہے' تو میں وہاں دو رکعت سے زیادہ ادا نہیں کرتا۔

امام شعبی فرماتے ہیں: اگر میں ایک یا دو سال تک بھی مقیم رہوں' تو بھی میں دو رکعت ہی ادا کروں گا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں دو رکعت سے زیادہ ادا نہیں کروں گا۔

4362 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَسْمَاءَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4363 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِي عَزَّةَ قَالَ: مَكَثَ عِنْدَنَا عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ بِالنَّهْرَيْنِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ لَا يَزِيدُ عَلَى رَكْعَتَيْنِ

٭٭ عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: عامر شعبی ''نہرین'' کے مقام پر ہمارے ہاں چار ماہ ٹھہرے رہے' لیکن اُنہوں

نے دو رکعت سے زیادہ ادا نہیں کیں۔

4364 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَا الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ مَعَ اللّٰهِ إِلَهًا آخَرَ، فَقَالَ أَيْضًا: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَا الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: أَنْ تَتَّخِذَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَنْدَادًا، فَقَالَ أَيْضًا: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَا الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ؟ فَقَالَ: أُحَرِّجُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ مُسْلِمًا لَمَا خَرَجْتَ عَنِّي، فَخَرَجَ الرَّجُلُ، وَغَضِبَ ابْنُ عُمَرَ غَضَبًا شَدِيدًا قَالَ: فَقُمْتُ لَمَّا رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ غَضَبِهِ لِأَخْرُجَ، فَضَرَبَ بِيَدِي عَلَى رُكْبَتِي فَقَالَ: اجْلِسْ؛ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ لَا تَكُونَ مِنْهُمْ قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، آتِي الْمَدِينَةَ طَالِبَ حَاجَةٍ، فَأُقِيمُ بِهَا السَّبْعَةَ الْأَشْهُرَ وَالثَّمَانِيَةَ الْأَشْهُرَ، كَيْفَ أُصَلِّي؟ قَالَ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ

⁂ ابومجلز بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینے سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ کہ تم کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ معبود قرار دو۔ اُس شخص نے پھر یہ دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینے سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو معبود بناؤ۔ اس شخص نے پھر یہی دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمن! کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینے سے مراد کیا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں اس بات کا پابند کر رہا ہوں کہ تم اگر مسلمان ہو' تو میرے پاس سے نہ جانا۔ لیکن وہ چلا گیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما شدید غصہ میں آ گئے۔

راوی کہتے ہیں: جب میں نے اُن کے غصہ کی شدت دیکھی' تو میں بھی جانے کے لیے اُٹھ کھڑا ہوا' تو اُنہوں نے اپنا ہاتھ میرے گھٹنے پر مارا اور بولے: تم بیٹھ جاؤ! کیونکہ مجھے یہ اُمید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو۔ میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں کسی ذاتی کام کے سلسلہ میں مدینہ منورہ آتا ہوں اور وہاں سات یا آٹھ ماہ تک مقیم رہتا ہوں' تو میں کیسے نماز ادا کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: تم دو دو رکعت ادا کرو گے۔

4365 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ: سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَيْفَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: "إِذَا كَانَ صَدَرَ الظَّهْرُ، وَقَالَ: نَحْنُ مَاكِثُونَ، أَتَمَّ الصَّلَاةَ، وَقَالَ: وَإِذَا قَالَ الْيَوْمَ وَغَدًا، قَصَرَ الصَّلَاةَ، وَإِنْ مَكَثَ عِشْرِينَ لَيْلَةً"

⁂ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ سے سوال کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اس طرح کی صورتِ حال میں) کیا کرتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب وہ باقاعدہ طور پر مقیم رہنے کا ارادہ کر لیتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ ہم یہاں ٹھہریں گے' تو مکمل نماز ادا کرتے تھے' لیکن جب اُن کا یہ ارادہ ہوتا تھا کہ آج چلے جائیں گے' یا کل چلے جائیں گے' تو وہ نماز کو قصر کرتے تھے' خواہ وہ بیس دن تک وہاں مقیم رہیں۔

[redacted] - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: "أَمَّا مَا كُنْتُ أَتَجَهَّزُ بِبَلَدٍ أَقُولُ

اَخرُجُ الْاٰنَ الْاٰنَ، فَاِنِّی اَقْصُرُ الصَّلَاةَ، فَاِنْ اَزْمَعْتُ اِقَامَتَهُ فَاِنِّی اُوفِی "، قُلْتُ: اِنِّی مُقِیمٌ عَشْرًا؟ قَالَ: فَاَوْفِ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: اگر میں کسی شہر میں باقاعدہ قیام نہیں کرتا اور یہ کہتا ہوں کہ شاید آج چلا جاؤں گا' شاید ابھی چلا جاؤں گا' تو میں نماز کو قصر کروں گا' لیکن اگر میں مقیم ہونے کا پختہ ارادہ کر لیتا ہوں' تو پھر میں مکمل نماز ادا کروں گا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اگر میں دس دن مقیم رہتا ہوں؟ تو انہوں نے جواب دیا: تم مکمل نماز ادا کرو گے۔

4367 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: اِذَا وَضَعْتَ رَحْلَكَ بِاَرْضٍ فَاَتِمَّ الصَّلَاةَ

٭٭ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: جب تم اپنا پالان زمین پر رکھ دو' تو تم مکمل نماز ادا کرو۔

4368 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قِيلَ لِعَطَاءٍ: اِنْسَانٌ يَسِيرُ فِي الرَّمْلِ قَرِيبًا مِنَ الشَّهْرِ يَنْتَجِعُ كُلَّ يَوْمٍ، اَيَقْصُرُ؟ قَالَ: لَا، قَوْمٌ يَسِيرُوْنَ فِي اَمْوَالِهِمْ يُقِيمُوْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے دریافت کیا گیا: ایک شخص (جانوروں کو چارہ کھلانے کے لیے) گھاس پھوس کی تلاش میں تقریباً ایک ماہ تک ریت میں سفر کرتا رہتا ہے' تو کیا وہ نماز کو قصر کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جو لوگ اپنے اموال (یعنی مال مویشیوں) کے سلسلہ میں چلتے ہیں' وہ اس دوران مقیم شمار ہوتے ہیں۔

بَابُ مُسَافِرٍ اَمَّ مُقِيمِيْنَ

باب: مسافر شخص کا مقیم لوگوں کی امامت کرنا

4369 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى عُمَرُ بِاَهْلِ مَكَّةَ الظُّهْرَ، فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: اَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ يَا اَهْلَ مَكَّةَ، فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ

٭٭ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلِ مکہ کو ظہر کی نماز پڑھائی' تو دو رکعت ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا اور پھر انہوں نے فرمایا: اے اہلِ مکہ! تم لوگ اپنی نماز کو مکمل کر لو' کیونکہ ہم تو مسافر لوگ ہیں۔

4370 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى عُمَرُ بِاَهْلِ مَكَّةَ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: اَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ يَا اَهْلَ مَكَّةَ، فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) اہلِ مکہ کو ظہر یا شاید عصر کی نماز پڑھائی' تو دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا' پھر انہوں نے فرمایا: اے اہلِ مکہ! تم لوگ اپنی نماز مکمل کر لو' کیونکہ ہم مسافر لوگ ہیں۔

4371 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: صَلَّى عُمَرُ بِاَهْلِ مَكَّةَ

رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَهْلَ مَكَّةَ، اِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ، فَاَتِمُّوا الصَّلَاةَ

✲✲ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اہلِ مکہ کو دو رکعت پڑھائیں اور پھر فرمایا: اے اہلِ مکہ! ہم مسافر لوگ ہیں' تم لوگ نماز مکمل کرلو۔

4372 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يَعُوْدُهُ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلّٰى بِهِمُ ابْنُ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْهِمْ، فَقَالَ: اَتِمُّوا

✲✲ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اہلِ مکہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے پاس تشریف لے گئے' وہ اُس کی عیادت کرنے کے لیے گئے تھے' اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن لوگوں کو دو رکعت پڑھائیں' پھر اُن کی طرف رُخ کر کے فرمایا: تم لوگ مکمل کرلو۔

4373 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ، فَصَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُمْنَا فَاَتْمَمْنَا

✲✲ صفوان بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' جناب عبداللہ بن صفوان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو اُنہوں نے ہمیں دو رکعت پڑھائیں' پھر اُنہوں نے نماز ختم کر دی' پھر ہم کھڑے ہوئے اور ہم نے باقی رہ جانے والی نماز مکمل کی۔

4374 - اقوالِ تابعین: عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي مُسَافِرٍ صَلّٰى هَاتَيْنِ فَاَحْدَثَ، فَقَدَّمَ مُسَافِرًا فَصَلّٰى بِهِمْ اَرْبَعًا قَالَ: يُعِيدُوْنَ

✲✲ سفیان ثوری' ایسے مسافر شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ان دو رکعات کو ادا کرنے کے بعد حدث کا شکار ہو جاتا ہے اور پھر کسی دوسرے مسافر کو آگے کر دیتا ہے' جو اُن لوگوں کو چار رکعت پڑھا دیتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ لوگ اپنی نماز کو دُہرائیں گے۔

4375 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي مُسَافِرٍ اَمَّ قَوْمًا مُقِيمِيْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ اَرْبَعًا قَالَ: لَا يُجْزِيهِمْ يَسْتَقْبِلُوْنَ، وَقَدْ قَصَرَ هُوَ صَلَاتَهُ

✲✲ سفیان ثوری ایسے مسافر شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مقیم لوگوں کی امامت کرتے ہوئے' اُنہیں چار رکعت پڑھا دیتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: یہ اُن لوگوں کے لیے جائز نہیں ہوگا' وہ لوگ نئے سرے سے نماز پڑھیں گے' کیونکہ وہ مسافر شخص اپنی نماز کو قصر کے طور پر ادا کرتا ہے۔

4376 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي مُسَافِرٍ يَسْهُو فَيُصَلِّي الظُّهْرَ اَرْبَعًا قَالَ: يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✲✲ حسن بصری ایسے مسافر کے بارے میں فرماتے ہیں: جو بھول کر ظہر کی نماز میں چار رکعت ادا کر لیتا ہے' تو حسن

بصری فرماتے ہیں: وہ دومرتبہ سجدۂ سہو کرے گا۔

1377 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا أَمَّ مُسَافِرٌ مُقِيمِينَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ أَحْدَثَ، فَقَدَّمَ رَجُلًا فَاتَتْهُ رَكْعَةٌ فَكَانَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ لَا يُقَدِّمَ إِلَّا مَنْ أَدْرَكَ فَقَدَّمَ هٰذَا، فَإِنَّهُ يُصَلِّي بِهِمْ بَقِيَّةَ صَلَاتِهِ، ثُمَّ نَكَصَ فَقَدَّمَ رَجُلًا مِمَّنْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ كُلَّهَا، فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُومُ هُوَ فَيَقْضِي مَا فَاتَهُ

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جب مسافر شخص مقیم لوگوں کی امامت کرتے ہوئے انہیں ایک رکعت پڑھائے اور پھر اُسے حدث لاحق ہو جائے اور پھر وہ ایسے شخص کو آگے کر دے، جس کی ایک رکعت فوت ہوگئی تھی تو امام کو چاہیے کہ وہ کسی ایسے شخص کو آگے کرے، جو شروع سے نماز میں شریک ہوا تھا' پھر وہ اُن لوگوں کو بقیہ نماز پڑھا دے' پھر وہ اُلٹے قدموں پیچھے ہٹے گا اور اُس شخص کو آگے کرے گا' جو پوری نماز میں شریک رہا تھا' پھر وہ سلام پھیر دے گا اور کھڑا ہو کر پہلے گزر جانے والی ایک رکعت کو ادا کر لے گا۔

4378 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا صَلَّى مُسَافِرٌ بِمُقِيمِينَ رَكْعَةً، وَخَلْفَهُ مُسَافِرٌ وَمُقِيمُونَ، فَقَدَّمَ مُسَافِرًا، فَبَدَا لِلْمُسَافِرِ أَنْ يُقِيمَ، فَلْيُصَلِّ بِهِمْ بَقِيَّةَ صَلَاةِ الْمُسَافِرِ، ثُمَّ يَتَأَخَّرُ فَيُقَدِّمُ رَجُلًا مِنَ الْمُسَافِرِينَ فَيُسَلِّمُ بِهِمْ، ثُمَّ يَقُومُ هُوَ وَالْمُقِيمُونَ فَيُتِمُّوا بَقِيَّةَ صَلَاتِهِمْ بِغَيْرِ إِمَامٍ

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب مسافر شخص مقیم لوگوں کو ایک رکعت پڑھا دے اور اُس کے پیچھے ایک مسافر بھی موجود ہو اور چند مقیم لوگ بھی موجود ہوں اور پھر امام مسافر کو آگے کر دے' پھر مسافر کو یوں مناسب لگے کہ وہ اس شہر میں مقیم ہو جائے' تو وہ اُن لوگوں کو مسافر شخص کی نماز کی طرح بقیہ نماز پڑھائے گا' پھر وہ پیچھے ہٹ جائے گا اور مسافر لوگوں میں سے ایک شخص کو آگے کر دے گا جو اُن لوگوں کو سلام پھروا دے گا' پھر وہ اور دیگر مقیم لوگ کھڑے ہو کر اپنی باقی رہ جانے والی نماز کو امام کے بغیر مکمل کر لیں گے۔

4379 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ مَكِّيٍّ يُرِيدُ الْكُوفَةَ فَسَارَ حَتَّى بَلَغَ يَبْرِينَ الْمُرْتَفِعَ أَوْ نَحْوَهَا، ثُمَّ بَدَتْ لَهُ حَاجَةٌ فَرَجَعَ قَالَ: يُتِمُّ الصَّلَاةَ، لِأَنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ سَفَرًا يَقْصُرُ فِيهِ الصَّلَاةَ

✵✵ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مکہ کا رہنے والا ہو اور کوفہ جانا چاہتا ہو' وہ سفر کرے' یہاں تک کہ ''یبرین'' نامی بلند مقام تک' یا کسی اور جگہ تک پہنچ جائے' پھر اُسے کوئی ضرورت پیش آئے اور وہ واپس آ جائے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ نماز کو مکمل ادا کرے گا' کیونکہ وہ ابھی اتنے سفر تک نہیں پہنچا تھا کہ جس میں وہ نماز کو قصر کرتا۔

4380 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا كُنْتَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّيْتَ لَكَ رَكْعَةً، ثُمَّ بَدَا لَكَ أَنْ تُقِيمَ بِذَلِكَ الْبَلَدِ فَأَتِمَّ صَلَاتَكَ، فَإِنْ بَدَا لَكَ أَنْ تَخْرُجَ بَعْدَمَا نَوَيْتَ الْإِقَامَةَ، فَعَلَيْكَ أَنْ تُتِمَّ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ ذَلِكَ الْمِصْرِ

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب تم سفر کر رہے ہو اور تم ایک رکعت ادا کر چکے ہو' پھر تمہیں یہ مناسب لگے کہ تم اُس

شہر میں مقیم ہو جاؤ' تو تم اپنی نماز کو مکمل کرو گے اور اگر تم مقیم ہونے کی نیت کرنے کے بعد یہ ارادہ کر لو کہ تم وہاں سے چلے جاؤ گے' تو تم پر یہ لازم ہے کہ تم اُس شہر سے نکلنے تک مکمل نماز ادا کرو۔

بَابُ الْمُسَافِرِ يَدْخُلُ فِي صَلَاةِ الْمُقِيمِينَ، وَمَنْ نَسِيَ صَلَاةَ الْحَضَرِ فَذَكَرَ فِي السَّفَرِ

باب: مسافر شخص کا مقیم لوگوں کی نماز میں شامل ہونا اور جو شخص حضر کی نماز کو بھول جائے اور پھر اُسے سفر کے دوران یہ بات یاد آئے

4381 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، قَالَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ: عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: اَدْرَكْتُ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْمُقِيمِينَ وَاَنَا مُسَافِرٌ؟ قَالَ: صَلِّ بِصَلَاتِهِمْ

✵✵ ابومجلز بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: میں مقیم لوگوں کی نماز میں سے ایک رکعت پاتا ہوں اور میں اُس وقت مسافر ہوتا ہوں (تو بقیہ نماز کے بارے میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟) اُنہوں نے جواب دیا: تم اُن لوگوں کی نماز کے مطابق نماز ادا کرو۔

4382 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي مُسَافِرٍ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْمُقِيمِينَ فِي الظُّهْرِ قَالَ: يَزِيدُ اِلَيْهَا ثَلَاثًا، وَاِنْ اَدْرَكَهُمْ جُلُوسًا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

✵✵ حسن بصری مسافر شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو ظہر کی نماز میں مقیم لوگوں کی نماز میں سے ایک رکعت پاتا ہے' تو حسن بصری فرماتے ہیں: وہ مزید تین رکعت ادا کرے گا' لیکن اگر وہ اُن لوگوں کو (آخری تشہد میں) بیٹھے ہوئے پاتا ہے' تو وہ دو رکعت ادا کرے گا۔

4383 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا دَخَلْتَ مَعَ قَوْمٍ فَصَلِّ بِصَلَاتِهِمْ

✵✵ امام عبدالرزاق نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تم کچھ لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو' تو اُن لوگوں کی نماز کے مطابق نماز ادا کرو۔

4384 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي مُسَافِرٍ يُدْرِكُ مِنْ صَلَاةِ الْمُقِيمِينَ رَكْعَةً، قَالَا: يُصَلِّي بِصَلَاتِهِمْ، فَاِنْ اَدْرَكَهُمْ جُلُوسًا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

✵✵ معمر نے زہری اور قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ مسافر شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مقیم لوگوں کی نماز میں سے ایک رکعت پا لیتا ہے' تو یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: وہ اُن لوگوں کی نماز کے مطابق نماز ادا کرے گا' لیکن اگر وہ اُن لوگوں کو (آخری رکعت میں) بیٹھے ہوئے پاتا ہے' تو پھر وہ صرف دو رکعت ادا کرے گا۔

4385 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ،

قَالَا: إِذَا أَدْرَكَهُمْ جُلُوسًا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

٭٭ ابراہیم نخعی اور حسن بصری یہ فرماتے ہیں: جب آدمی اُن لوگوں کو (آخری قعدہ میں) بیٹھے ہوئے پائے گا' تو دو رکعت ادا کرے گا۔

4386 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، قَالَا: إِذَا أَدْرَكَهُمْ جُلُوسًا صَلَّى بِصَلَاتِهِمْ

٭٭ معمر اور سفیان ثوری یہ فرماتے ہیں: اگر وہ اُن لوگوں کو بیٹھے ہوئے پائے گا' تو اُن کی نماز کے مطابق نماز ادا کرے گا۔

4387 - اقوالِ تابعین: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مِثْلُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ وَقَتَادَةَ

٭٭ ایک روایت کے مطابق عکرمہ کی بھی اس بارے میں وہی رائے ہے' جو زہری اور قتادہ کی ہے۔

بَابُ مَنْ نَسِيَ صَلَاةَ الْحَضَرِ، وَالْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ

باب: جو شخص حضر کی نماز کو بھول جائے، اور سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

4388 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فِي الْحَضَرِ فَذَكَرَ فِي السَّفَرِ صَلَّى أَرْبَعًا، وَإِنْ نَسِيَ صَلَاةً فِي السَّفَرِ ذَكَرَ فِي الْحَضَرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جو حضر کے دوران کسی نماز کو بھول جائے اور پھر سفر کے دوران اُسے یہ یاد آئے' تو وہ چار رکعت ہی ادا کرے گا' اور اگر کوئی شخص سفر کے دوران کسی نماز کو بھول جائے اور وہ اُسے حضر کے دوران یاد آئے' تو وہ اُس میں دو رکعت ہی ادا کرے گا۔

4389 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةَ الْحَضَرِ حَتَّى سَافَرَ يُصَلِّيهَا أَرْبَعًا، وَإِنْ نَسِيَ صَلَاةً فِي السَّفَرِ حَتَّى يَأْتِيَ الْحَضَرَ صَلَّى أَرْبَعًا وَقَالَ حَمَّادٌ: يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَقَوْلُ الْحَسَنِ أَحَبُّ إِلَى مَعْمَرٍ: يُتِمُّ حَتَّى لَا يَكُونَ فِي شَكٍّ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جو شخص حضر میں کسی نماز کو بھول جائے' پھر وہ سفر پر روانہ ہو جائے' تو وہ اُس نماز (کی قضاء ادا کرتے ہوئے) چار رکعت ادا کرے گا' اور اگر کوئی شخص سفر کے دوران کوئی نماز بھول جائے' یہاں تک کہ وہ حضر کی حالت میں آ جائے تو وہ چار رکعت ادا کرے گا۔

حماد یہ کہتے ہیں: وہ شخص دو رکعت ادا کرے گا' جبکہ حسن بصری کا قول' معمر کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے کہ وہ شخص مکمل نماز ادا کرے گا' تاکہ اس بارے میں کوئی شک نہ رہے۔

4390 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: إِنْ نَسِيَ صَلَاةَ الْحَضَرِ فَذَكَرَ وَهُوَ مُسَافِرٌ صَلَّى أَرْبَعًا

٭٭ حماد فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص حضر کی نماز کو بھول جائے اور پھر وہ نماز اُسے اُس وقت یاد آئے' جب وہ مسافر ہو' تو وہ چار رکعت ادا کرے گا۔

4391 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ جَهِلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ قَالَ: يُعِيدُ مَا ذَكَرَ

٭٭ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو شخص لاعلمی کی وجہ سے مغرب کی نماز میں بھی دو رکعت ادا کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (سفر سے) واپس آجاتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ اُن نمازوں کو دُہرائے گا' جو اُسے یاد ہوں گی۔

4392 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَعْجَلَ فِي السَّيْرِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

4393 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَهُ.

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

4394 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے۔

4395 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ،

4392-صحيح البخاري - كتاب الجمعة' ابواب تقصير الصلاة - باب يصلي المغرب ثلاثا في السفر' حديث:1055' صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر - حديث:1174' صحيح ابن خزيمة - جماع ابواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها ' جماع ابواب الفريضة في السفر - باب الرخصة في الجمع بين المغرب والعشاء في السفر بذكر خبر' حديث:911' مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيرة' بيان إباحة الجمع بين الصلاتين في السفر - حديث:1915' موطا مالك - كتاب قصر الصلاة في السفر' باب الجمع بين الصلاتين في الحضر والسفر - حديث:332' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' تفريع صلاة السفر - باب الجمع بين الصلاتين' حديث:1034' السنن للنسائي - كتاب المواقيت' الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين المغرب والعشاء - حديث:591 مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' من قال : يجمع المسافر بين الصلاتين - حديث: 8102' السنن الكبرى للنسائي - مواقيت الصلوات' الحال التي يجمع فيها المسافر بين الصلاتين - حديث:1556' سنن الدارقطني - كتاب الصلاة' باب الجمع بين الصلاتين في السفر - حديث:1270' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب صلاة المسافر والجمع في السفر - باب الجمع بين الصلاتين في السفر' حديث:5135

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ

** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران ظہر اور عصر کی نمازیں' جبکہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

4396 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السَّفَرِ بِنَهَارٍ "

** عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران دن میں ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

4397 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي غَزْوَتِهِ اِلٰى تَبُوكَ

** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ تبوک کے لیے تشریف لے گئے تو آپ ظہر اور عصر کی' جبکہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

4398 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ: جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ

** حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے موقع پر ظہر اور عصر کی اور مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

4399 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَخْبَرَهُمْ اَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى تَبُوكَ قَالَ: فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ: فَاَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا، ثُمَّ قَالَ: اِنَّكُمْ سَتَاْتُونَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا عَيْنَ تَبُوكَ، وَاِنَّكُمْ تَاْتُونَهَا بِضُحَى النَّهَارِ، فَمَنْ جَاءَهَا فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتّٰى آتِيَ قَالَ: فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَ اِلَيْهَا رَجُلَانِ، وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ، فَسَاَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا؟ قَالَا: نَعَمْ قَالَ: فَسَبَّهُمَا وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ، ثُمَّ غَرَفُوا مِنَ الْعَيْنِ بِاَيْدِيهِمْ قَلِيلًا حَتّٰى اجْتَمَعَ فِي اِنَاءٍ، ثُمَّ غَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ اَعَادَهُ فِيهَا، فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ كَثِيرٍ، فَاسْتَقَى النَّاسُ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ يَا مُعَاذُ اِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاتُكَ تَرَى مَا هَا هُنَا قَدْ مُلِءَ جِنَانًا

** حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تبوک کے لیے روانہ ہوئے' تو نبی

اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی' جبکہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے نماز کو مؤخر کر دیا' پھر آپ تشریف لائے' آپ نے ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں' پھر آپ (اپنے پڑاؤ کی جگہ پر) تشریف لے گئے' پھر آپ تشریف لائے اور آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو کل تم تبوک کے چشمہ تک پہنچ جاؤ گے اور تم دن چڑھے کے قریب وہاں پہنچو گے' جو شخص وہاں پہنچے وہ اُس کے پانی میں سے اُس وقت تک کچھ حاصل نہ کرے جب تک میں نہیں آ جاتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم وہاں پہنچے تو دو آدمی وہاں پہلے پہنچ چکے تھے' وہ پانی کا چشمہ ایک تسمہ کی مانند تھا' جس میں سے پانی رس رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے دریافت کیا : کیا تم دونوں نے اسے مس کیا ہے؟ ان دونوں نے عرض کی: جی ہاں تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو برا کہا' اور جو اللہ کو منظور تھا' وہ اُن دونوں کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ پھر لوگوں نے اپنے ہاتھوں کے ذریعہ اُس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لیا اور اُسے ایک برتن میں جمع کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا چہرۂ مبارک اور دونوں ہاتھ اُس برتن میں دھوئے' پھر اُس پانی کو دوبارہ چشمہ میں ڈال دیا گیا' تو اُس چشمہ میں سے بہت سا پانی جاری ہو گیا' جس کے ذریعہ لوگ سیراب ہو گئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے معاذ! عنقریب ایسا وقت آئے' اگر تمہاری زندگی طویل ہوئی' تو تم دیکھو گے کہ یہاں باغات بھرے ہوئے ہوں گے (جو اس چشمہ سے سیراب ہوئے ہوں گے)''۔

4400 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ، اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِي عُبَيْدٍ امْرَاَتَهُ تَمُوتُ قَالَ: سَارَ حَتَّى اَظْلَمْنَا وَظَنَنَّا اَنَّهُ قَدْ نَسِيَ قَالَ: فَجَعَلْنَا نَقُولُ: الصَّلَاةَ، وَهُوَ لَا يُجِيبُنَا، حَتَّى ذَهَبَ نَحْوٌ مِنْ رُبْعِ اللَّيْلِ، قَدْرَ مَا يَسِيرُ الْمُثْقَلُونَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى مُزْدَلِفَةَ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَجَّلَهُ الْمَسِيرُ اَوْ اَزْمَعَ بِهِ الْمَسِيرُ جَمَعَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ اُن کی اہلیہ سیدہ صفیہ بنت عبید کا انتقال ہو گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روانہ ہوئے یہاں تک کہ شام ہو گئی' ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید وہ بھول گئے ہیں' تو ہم نے یہ کہنا شروع کیا: جناب! نماز کا وقت ہو گیا ہے! لیکن اُنہوں نے ہمیں کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ ایک چوتھائی رات کے قریب رخصت ہو گئی' یہ اتنا عرصہ بنتا ہے جتنی دیر میں لوگ ساز و سامان سمیت عرفہ سے مزدلفہ جاتے ہیں' پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سواری سے نیچے اُترے' اُنہوں نے مغرب کی نماز ادا کی' پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کو جب تیزی سے سفر کرنا مطلوب ہوتا تھا' تو آپ ان دو نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے' پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عشاء کی نماز ادا کی۔

4401 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ: جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ: جَاءَهُ خَبَرٌ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ اَنَّهَا وَجِعَةٌ، فَارْتَحَلَ بَعْدَ اَنْ صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ اَسْرَعَ

السَّيْرَ، فَسَارَ حَتَّى حَانَتْ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ، فَكَلَّمَهُ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ: الصَّلَاةَ، فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيْهِ، ثُمَّ كَلَّمَهُ آخَرُ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيْهِ، وَكَلَّمَهُ آخَرُ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيْهِ شَيْئًا، ثُمَّ كَلَّمَهُ آخَرُ، فَقَالَ: اِنِّي رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَعْجَلَ اَخَّرَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

* * نافع بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُنہیں سیدہ صفیہ بنت عبید کے بارے میں اطلاع ملی کہ وہ شدید بیمار ہیں' تو عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روانہ ہوئے' وہ تیزی سے سفر کرتے رہے یہاں تک کہ مغرب کی نماز کا وقت ہوگیا' اُن کے ساتھیوں میں سے ایک صاحب نے اُن سے اس بارے میں بات چیت کی اور کہا کہ جناب! نماز! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا' پھر ایک اور شخص نے اُن سے اس بارے میں بات کی تو اُنہوں نے اُسے بھی کوئی جواب نہیں دیا' پھر ایک اور شخص نے اُن سے بات کی تو اُنہوں نے اُسے بھی کوئی جواب نہیں دیا' پھر ایک اور شخص نے اُن سے بات کی تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا' تو آپ اس نماز کو مؤخر کر دیتے تھے' یہاں تک کہ دو نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

4402 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: اُخْبِرَ ابْنُ عُمَرَ بِوَجَعِ امْرَاَتِهِ وَهُوَ فِي سَفَرٍ، فَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ، فَقِيلَ لَهُ: الصَّلَاةَ، فَسَكَتَ وَاَخَّرَهَا بَعْدَ ذَهَابِ الشَّفَقِ حَتّٰى ذَهَبَ هَوِيٌّ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ اِذَا اَجَدَّ بِهِ السَّيْرُ اَوْ اَجَدَّ بِهِ الْمَسِيرُ

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اُن کی اہلیہ کی بیماری کے بارے میں بتایا گیا' وہ اُس وقت سفر کر رہے تھے' اُنہوں نے مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیا' اُن سے کہا گیا: جناب! نماز کا وقت ہوگیا ہے! وہ خاموش رہے' اُنہوں نے شفق رخصت ہو جانے کے بعد تک اُس نماز کو مؤخر کیے رکھا' یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ بھی گزر گیا' پھر وہ سواری سے اُترے اور اُنہوں نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں' پھر اُنہوں نے بتایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تیزی سے سفر کرنا مطلوب ہوتا تھا' تو آپ اسی طرح کیا کرتے تھے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

4403 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ كُلَّ صَلَاةٍ لِوَقْتِهَا اِلَّا صَلَاةً اُخْبِرَ بِوَجَعِ امْرَاَتِهِ، فَاِنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ، اِذَا جَدَّ بِهِ الْمَسِيرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ. فَكَانَ فِي بَعْضِ حَدِيثِهِمْ: اِلَى الرُّبُعِ مِنَ اللَّيْلِ اَخَّرَهُمَا جَمِيعًا

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران بھی ہر نماز اُس کے مخصوص وقت پر ادا کرتے تھے البتہ اُس نماز کا معاملہ مختلف ہوا' جب اُنہیں اُن کی اہلیہ کی بیماری کے بارے میں بتایا گیا' اُس موقع پر اُنہوں نے مغرب اور عشاء

کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں، جب اُن سے اس بارے میں بات کی گئی تو اُنہوں نے فرمایا: جب نبی اکرم ﷺ کو تیزی سے سفر کرنا مقصود ہوتا تھا، تو آپ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے آپ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔ بعض راویوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مغرب کی نماز کو ایک چوتھائی رات گزرنے تک مؤخر کر دیا، اُنہوں نے ان دونوں نمازوں کو اُس وقت تک مؤخر کیا تھا۔

4404 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِیْ اُمَيَّةَ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ: الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَلَيْسَ يَطْلُبُ عَدُوًّا وَلَا يَطْلُبُهُ عَدُوٌّ"

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے، آپ ظہر اور عصر کی نمازیں، جبکہ مغرب اور عشاء کی نمازیں (اکٹھی ادا کرتے تھے) حالانکہ آپ کسی دشمن کا پیچھا نہیں کر رہے ہوتے تھے، یا کوئی دشمن آپ کا پیچھا نہیں کر رہا ہوتا تھا۔

4405 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَعَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ؟ قُلْنَا: بَلٰى قَالَ: كَانَ اِذَا زَاغَتْ لَهُ الشَّمْسُ فِي مَنْزِلِهٖ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ يَرْكَبَ، وَاِذَا لَمْ تَزُغْ لَهُ فِي مَنْزِلِهٖ سَارَ حَتّٰى اِذَا حَانَتِ الْعَصْرُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَاِذَا حَانَتْ لَهُ الْمَغْرِبُ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهٖ جَمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ، وَاِذَا لَمْ تَحِنْ لَهُ فِي مَنْزِلِهٖ رَكِبَ، حَتّٰى اِذَا حَانَتِ الْعِشَاءُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا . قَالَ: وَقَالَ لِيَ الْمِقْدَامُ: مَا سَمِعْنَا هٰذَا مِنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَلَا جَاءَ بِهٖ غَيْرُكَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو سفر کے دوران نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! تو اُنہوں نے فرمایا: جب نبی اکرم ﷺ کی رہائشی جگہ پر ہی سورج ڈھل جاتا تھا تو نبی اکرم ﷺ سفر پر روانہ ہونے سے پہلے ہی ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور جب آپ کی رہائشی جگہ پر سورج نہیں ڈھلا ہوتا تھا تو آپ روانہ ہو جاتے تھے یہاں تک کہ جب عصر کا وقت ہوتا تھا تو آپ پڑاؤ کرتے تھے اور ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے، جب آپ کی رہائشی جگہ پر ہی مغرب کا وقت ہو جاتا، تو آپ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے اور اگر آپ کی رہائشی جگہ پر مغرب کا وقت نہیں ہوتا تھا تو آپ سوار ہو جاتے تھے یہاں تک کہ جب عشاء کا وقت ہوتا تھا تو سواری سے اُترتے تھے اور یہ دونوں نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: مقدام نے مجھ سے کہا: ہم نے یہ روایت ابن جریج سے نہیں سنی ہے اور آپ کے علاوہ کسی اور نے بھی اُن کے حوالے سے اسے نقل نہیں کیا ہے۔

4406 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ:

اصْطَحَبْتُ اَنَا وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مِنَ الْكُوفَةِ اِلٰی مَكَّةَ، وَخَرَجْنَا مُوَافِدِيْنَ، فَجَعَلَ سَعْدٌ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، يُقَدِّمُ مِنْ هٰذِهٖ قَلِيْلًا، وَيُؤَخِّرُ مِنْ هٰذِهٖ قَلِيْلًا حَتّٰی جِئْنَا مَكَّةَ

٭٭ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: میں اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کوفہ سے مکہ تک کے سفر میں ایک دوسرے کے ساتھ رہے ہم وفد کی شکل میں روانہ ہوئے تھے حضرت سعد رضی اللہ عنہ ظہر اور عصر کی نمازیں جبکہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے وہ ایک نماز کو تھوڑا پہلے ادا کر لیتے تھے اور دوسری کو ذرا تاخیر سے ادا کرتے تھے (وہ اسی طرح نمازیں ادا کرتے رہے) یہاں تک کہ ہم مکہ آ گئے۔

4407 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ: خَرَجَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ، وَاُسَامَةُ فَكَانَا يَجْمَعَانِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

٭٭ ابوعثمان بیان کرتے ہیں: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما سفر پر روانہ ہوئے تو یہ دونوں حضرات ظہر اور عصر کی نمازیں جبکہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

4408 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِی السَّفَرِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ سفر کے دوران ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

4409 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ لَيْلَةَ خَرَجَ مِنْ اَرْضِهٖ قَالَ: فَكَانَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا يُؤَخِّرُ مِنَ الظُّهْرِ وَيُعَجِّلُ مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعَانِ، وَيُؤَخِّرُ مِنَ الْمَغْرِبِ وَيُعَجِّلُ مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعَانِ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس رات مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں جب وہ اپنی زمین سے نکلے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: جب اُنہوں نے دو نمازیں ادا کی تھیں تو اُس کی صورت یہ تھی کہ اُنہوں نے ظہر کی نماز کو ذرا تاخیر سے ادا کی تھی اور عصر کی نماز جلدی ادا کر لی تھی اور پھر ان دونوں کو اکٹھے ادا کیا تھا اسی طرح اُنہوں نے مغرب کو مؤخر کر دیا تھا اور عشاء کی نماز جلدی ادا کر لی تھی اور پھر ان دونوں کو ایک ساتھ ادا کر لیا تھا۔

4410 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ صَلَّاهُمَا الْمَرْءُ عِنْدَ وَقْتِ اِحْدَاهُمَا قَالَ: لَا يَضُرُّهٗ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر آدمی ان دونوں نمازوں کو ان دونوں میں سے کسی ایک کے وقت میں ہی ادا کر لے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ چیز اُسے نقصان نہیں دے گی۔

4411 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَزَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ طَاوُسٍ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنَ الْجَنَدِ حَتَّى يَصِلَ مَكَّةَ، وَيُصَلِّي بَيْنَهُمَا وَمَعَهُمَا مَا كَانَ يُصَلِّي فِي الْحَضَرِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: طاؤس "جند" سے روانہ ہوئے تو مکہ پہنچنے تک دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے رہے وہ ان دونوں نمازوں کے درمیان اور ان دونوں نمازوں کے ہمراہ وہ (نفل یا سنت) نماز ادا کرتے تھے جو وہ حضر کے دوران ادا کیا کرتے تھے۔

4412 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِذَا كَانَ الْقَوْمُ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَتَهَيَّاْ لَهُمُ الْمَنْزِلُ سَارُوا حَتَّى بَلَغُوا الْمَنْزِلَ وَاَخَّرُوا شَيْئًا، ثُمَّ نَزَلُوا فَجَمَعُوا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، وَاِذَا اَبْطَاُوا فِي الْمَنْزِلِ فَكَذٰلِكَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب کچھ لوگ سفر کر رہے ہوں اور ابھی اُن کے سامنے پڑاؤ کے لیے کوئی مناسب جگہ نہ آئی ہو تو وہ سفر کرتے رہیں گے جب تک وہ پڑاؤ کی کسی جگہ پر نہیں پہنچ جاتے وہ نماز کو کسی حد تک مؤخر کر دیں گے پھر جب وہ پڑاؤ کریں گے تو دو نمازیں ایک ساتھ ادا کر لیں گے اگر انہیں پڑاؤ کی جگہ پر پہنچنے میں تاخیر ہو جاتی ہے تو پھر بھی وہ ایسا ہی کریں گے۔

4413 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ قَالَ: كُنْتُ اَجِيرًا لِسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: فَيَرْتَحِلُ مِنَ الْمَدِينَةِ اِلَى مَكَّةَ، فَكَانَ سَالِمٌ يَاْمُرُ نِسَاءَهُ يَجْمَعْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، ثُمَّ اَسِيرُ بِهِمْ، وَيَتَخَلَّفُ هُوَ فِي الْمَنْزِلِ، فَلَا اَدْرِي مَا يَصْنَعُ

✵✵ عمرو بن قتادہ بیان کرتے ہیں: میں سالم بن عبداللہ کا مزدور تھا وہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے لیے روانہ ہوئے سالم اپنی خواتین کو یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کر لیں پھر میں اُن خواتین (کے اونٹوں) کو لے کر چلتا تھا اور سالم پڑاؤ کی جگہ پر پیچھے رہ جاتے تھے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ خود کیا کرتے تھے؟

4414 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَاَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ: هَلْ يُجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ، اَلَمْ تَرَ اِلَى صَلَاةِ النَّاسِ بِعَرَفَةَ

✵✵ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ سے سوال کیا: کیا آدمی سفر کے دوران ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیا تم نے لوگوں کے عرفہ میں نماز ادا کرنے کو نہیں دیکھا ہے؟

4415 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى طَاوُسٍ فَقَالَتْ: اِنِّي اَكْرَهُ اَبِي! حَمَلَنِي عَلَى اَنْ اَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ قَالَ: لَا يَضُرُّكِ، اَمَا تَرَيْنَ اَنَّ النَّاسَ يَجْمَعُونَ بَيْنَ الْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ

✻✻ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون طاؤس کے پاس آئی اور بولی: میرے والد نے مجھے زبردستی اس بات پر مجبور کیا کہ میں دونمازیں ایک ساتھ ادا کروں؟ تو طاؤس نے کہا: تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا' کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ لوگ عرفہ میں ظہر اور عصر کی نمازیں' جبکہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے ہیں۔

4416 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اُمِّ ذَرَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَاْمُرُ النِّسَاءَ بِالْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ

✻✻ ام ذرہ بیان کرتی ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خواتین کو سفر کے دوران دونمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کی ہدایت کرتی تھیں۔

4417 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: "سَمِعْتُ اَنَّ الصَّلَاةَ جُمِعَتْ لِقَوْلِهِ: (اَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ اِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ) (الاسراء: 78)، فَغَسَقُ اللَّيْلِ: الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ"

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات سن رکھی ہے کہ نمازوں کو جمع کیا جاسکتا ہے' اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''تم سورج کے ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک نماز قائم کرو''۔

تو یہاں رات کے ''غسق'' سے مراد مغرب اور عشاء کی نمازیں ہیں۔

4418 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَوْمٌ لَيْسُوا فِي حَجٍّ، وَلَا عُمْرَةٍ، وَلَا غَزْوَةٍ يَجْمَعُونَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، سُبْحَانَ اللّٰهِ اَنَا اَطُوفُ هَا هُنَا السَّبْعَ، ثُمَّ اُصَلِّي الْعِشَاءَ اَوِ السَّبْعِينَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کچھ لوگ جو حج کے لیے نہیں آئے ہوئے ہیں' عمرہ کے لیے نہیں آئے ہوئے ہیں' کسی جنگ میں حصہ نہیں لے رہے ہیں' کیا وہ دونمازیں ایک ساتھ ادا کر سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! سبحان اللہ! میں (مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد) یہاں طواف کے سات چکر لگاتا ہوں اور پھر عشاء پڑھ لیتا ہوں۔

4419 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ اَبِي يَنْزِلُ يُرَاقِبُ الشَّمْسَ حَتَّى يَحْضُرَ الْعَصْرُ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد اُتر کر سورج کا جائزہ لیتے تھے یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو چکا ہوتا تھا۔

4420 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً قَطُّ اِلَّا لِوَقْتِهَا، اِلَّا اَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ نماز اُس کے مخصوص وقت پر ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے البتہ آپ نے عرفہ میں ظہر اور عصر کی نمازیں جبکہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

4421 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عِمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهُ قَالَ: وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ وَقْتِهَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس دن فجر کی نماز اپنے معمول کے وقت سے کچھ پہلے ادا کی تھی۔

4422 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ، اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى اَبِى مُوْسٰى: وَاعْلَمْ اَنَّ جَمْعًا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ

✵✵ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا: تم یہ بات جان لو کہ دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا کبیرہ گناہ ہے البتہ کسی عذر کی وجہ سے ہو تو حکم مختلف ہے۔

4423 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَيُّوْبَ وَقَتَادَةَ، عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّى فِى السَّفَرِ كُلَّ صَلَاةٍ لِوَقْتِهَا

✵✵ ابوالعالیہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ سفر کے دوران ہر نماز اُس کے مخصوص وقت پر ادا کرتے تھے۔

4424 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: كَانَ يَنْزِلُ لِوَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَوْ كَانَ يَنْزِلُ عَلٰى حُجْرٍ

✵✵ اسود کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ہر نماز کے وقت سواری سے اُترتے تھے خواہ اُنہیں کسی پتھر پر (یا پتھریلی زمین پر) اُترنا پڑے۔

4425 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّى كُلَّ صَلَاةٍ لِوَقْتِهَا فِى السَّفَرِ

✵✵ عبدالرحمٰن بن اسود اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ سفر کے دوران بھی ہر نماز اُس کے مخصوص وقت پر ادا کرتے تھے۔

4426 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: صَلُّوا كُلَّ صَلَاةٍ لِوَقْتِهَا.

✵✵ حسن بصری یہ فرماتے ہیں: تم ہر نماز اُس کے مخصوص وقت پر ادا کرو۔

44[redacted] - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن بصری سے منقول ہے۔

44[redacted] - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُوْلٍ اَنَّهُ كَرِهَ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِى

السَّفَرِ

* * مکحول کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

4429 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: لَا يَجْمَعُونَ فِي السَّفَرِ. وَلَا يُصَلُّونَ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: لوگ (یعنی صحابہ کرام) سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا نہیں کرتے تھے اور وہ لوگ صرف دو رکعت ہی ادا کرتے تھے۔

4430 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ كَانَ يَنْزِلُ فِي السَّفَرِ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ

* * سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ عبداللہ بن رواحہ پر رحم کرے! وہ ایک ایسا شخص ہے جو سفر کے دوران ہر نماز کے وقت اُتر جاتا ہے (اور نماز ادا کرتا ہے)''۔

4431 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: قُلْتُ: مَا اَبْعَدُ مَا اَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ الْمَغْرِبَ؟ قَالَ: مِنْ ذَاتِ الْجَيْشِ اِلَى ذَاتِ السُّقُوقِ، وَبَيْنَهُمَا ثَمَانِيَةُ اَمْيَالٍ

* * یحییٰ بن سعید نے سالم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مغرب کی نماز کو زیادہ سے زیادہ کتنا مؤخر کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ذات الجیش کے مقام سے لے کر ''ذات السقوق'' تک اِن دونوں کے درمیان آٹھ میل کا فاصلہ ہے۔

4432 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ وَهُوَ بِسَرِفٍ، فَلَمْ يُصَلِّ الْمَغْرِبَ حَتّٰى دَخَلَ مَكَّةَ. "وَذَكَرَهُ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ مِثْلَهُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ

* * حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورج غروب ہو گیا' آپ اُس وقت ''سرف'' کے مقام پر موجود تھے لیکن آپ نے مغرب کی نماز اُس وقت تک ادا نہیں کی' جب تک آپ مکہ میں داخل نہیں ہو گئے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

4433 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَغَيْرِهِ، اَنَّ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ كَانَتْ تَغْرُبُ لَهُ الشَّمْسُ وَهُوَ بِقَرْيَةِ الرَّحَبَةِ، فَيَرْكَبُ دَابَّتَهُ حَتّٰى يَاْتِيَ مَنْزِلَهُ بِصَنْعَاءَ

* * یحییٰ بن عبداللہ اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: وہب بن منبہ کے سامنے سورج غروب ہو گیا' وہ اُس وقت

''رحبہ'' نامی گاؤں میں موجود تھے وہ اپنی سواری پر سوار ہوئے یہاں تک کہ صنعاء میں موجود اپنے گھر آ گئے۔

بَابُ جَمْعِ الصَّلَاةِ فِي الْحَضَرِ

باب: حضر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

4434 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ سَفَرٍ وَّلَا مَطَرٍ. قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لِمَ تَرَاهُ فَعَلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اَرَاهُ لِلتَّوْسِعَةِ عَلَى اُمَّتِهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں کسی سفر کے بغیر اور بارش نہ ہونے کے عالم میں ظہر اور عصر کی نمازیں جبکہ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ کے خیال میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں اس بارے میں یہ سمجھتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے لیے گنجائش دینا چاہتے تھے۔

4435 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ سَفَرٍ وَّلَا خَوْفٍ. قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: وَلِمَ تَرَاهُ فَعَلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اَرَادَ اَنْ لَا يُحْرِجَ اَحَدًا مِنْ اُمَّتِهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں کسی سفر کے بغیر اور بارش نہ ہونے کے عالم میں ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ کے خیال میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں اس بارے میں یہ سمجھتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ آپ اپنی امت کو حرج کا شکار نہ کریں۔

4436 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَّمَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا، وَسَبْعًا جَمِيعًا بِالْمَدِينَةِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَقُلْتُ لِاَبِي الشَّعْثَاءِ: اِنِّي لَاَظُنُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ مِنَ الظُّهْرِ قَلِيلًا وَقَدَّمَ مِنَ الْعَصْرِ قَلِيلًا، قَالَ اَبُو الشَّعْثَاءِ: وَاَنَا اَظُنُّ ذٰلِكَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں آٹھ رکعات ایک ساتھ (یعنی ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ) اور سات رکعات ایک ساتھ (یعنی مغرب و عشاء کی نمازیں ایک ساتھ) ادا کی

ہیں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابوالشعثاء سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ آپ نے ظہر کی نماز کو کچھ مؤخر کیا ہوگا اور عصر کی نماز کو کچھ جلدی ادا کرلیا ہوگا؟ تو ابوالشعثاء نے جواب دیا: میرا بھی یہی خیال ہے۔

4437 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: جَمَعَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقِيمًا غَيْرَ مُسَافِرٍ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ، فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ: لِمَ تَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لِاَنْ لَا يُحْرِجَ اُمَّتَهُ اِنْ جَمَعَ رَجُلٌ

٭٭ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مقیم ہونے کی حالت میں' جبکہ آپ مسافر نہیں تھے' ہمیں ظہر اور عصر اور مغرب کی نمازیں ایک ساتھ پڑھائی تھیں۔ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ کے خیال میں نبی اکرم ﷺ نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس لیے کہ اگر کوئی شخص ان نمازوں کو ایک ساتھ ادا کر لیتا ہے' تو آپ اپنی اُمت کو حرج کا شکار نہ کریں۔

4438 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ الْاُمَرَاءُ اِذَا جَمَعُوا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ: الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي الْمَطَرِ جَمَعَ مَعَهُمْ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حکمران بارش کے وقت مغرب اور عشاء کی دو نمازیں ایک ساتھ ادا کریں' تو تم بھی اُن کے ساتھ انہیں اکٹھا کرلو۔

4439 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ يَسْاَلُ نَافِعًا: اَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ مَعَ النَّاسِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ اِذَا جَمَعُوا فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ داؤد بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے رجاء بن حیوہ کو نافع سے دریافت کرتے ہوئے سنا: جب حکمران بارش والی رات میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے' تو کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی لوگوں کے ساتھ دو نمازیں اکٹھی ادا کر لیتے تھے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4440 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: جَمَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ

٭٭ صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ بارش کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

4441 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ اَهْلَ الْمَدِينَةِ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ، فَيُصَلِّي مَعَهُمُ ابْنُ عُمَرَ لَا يَعِيبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: اہلِ مدینہ بارش والی رات میں' مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے' حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اُن کے ساتھ اس طرح نماز ادا کرتے تھے اور وہ اس حوالے سے اُن پر کوئی اعتراض نہیں کرتے تھے۔

4442 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ جَمَعْتُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ اَيَجْزِي اَنْ لَا اَتَكَلَّمَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: اَمَّا اَنَا فَاُحِبُّ اَنْ اَفْصِلَ بَيْنَهُمَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کر لیتا ہوں؟ تو کیا میرے لیے یہ بات جائز ہو گی کہ میں ان کے درمیان کوئی کلام نہ کروں؟ اُنہوں نے فرمایا: جہاں تک میرا تعلق ہے تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں ان دونوں کے درمیان (کوئی کلام کر کے یا اپنی جگہ سے منتقل ہو کے) فصل قائم کروں۔

بَابُ النَّافِلَةِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نوافل ادا کرنا

4443 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: صَلَّى ابْنُ عُمَرَ صَلَاةً مِنْ صَلَاةِ النَّهَارِ فِي السَّفَرِ، فَرَاَى بَعْضَهُمْ يُسَبِّحُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا يَصْنَعُونَ؟ قِيلَ لَهُ: يُسَبِّحُونَ قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا لَاَتْمَمْتُ الصَّلَاةَ، حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يُسَبِّحُ بِالنَّهَارِ، وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِي بَكْرٍ فَكَانَ لَا يُسَبِّحُ بِالنَّهَارِ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ فَكَانَ لَا يُسَبِّحُ بِالنَّهَارِ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُثْمَانَ فَكَانَ لَا يُسَبِّحُ بِالنَّهَارِ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)

(الأحزاب: 21)

٭٭ عیسیٰ بن عاصم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سفر کے دوران دن کی کوئی نماز ادا کی اُنہوں نے بعض لوگوں کو نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ اُنہیں بتایا گیا: یہ نوافل ادا کر رہے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر میں نے نفل ہی پڑھنے ہوتے' تو میں نماز ہی مکمل پڑھ لیتا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دن میں (سفر کے دوران) نوافل ادا نہیں کرتے تھے۔ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی حج کیا ہے' وہ بھی (سفر کے دوران) دن میں نوافل ادا نہیں کرتے تھے' میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی حج کیا ہے' وہ بھی (سفر کے دوران) دن میں نوافل ادا نہیں کرتے تھے' میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی حج کیا ہے' وہ بھی (سفر کے دوران) دن میں نوافل ادا نہیں کرتے تھے۔

پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طریقہ میں' بہترین نمونہ ہے''۔

4444 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِي فَاخِتَةَ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ لَا يَتَطَوَّعُ

فِي السَّفَرِ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا

** ثویر بن ابوفاختہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سفر کے دوران (فرض نماز) سے پہلے یا اُس کے بعد نفل ادا نہیں کرتے تھے۔

4445 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ كَانَ لَا يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ، وَكَانَ يَقُوْلُ: لَوْ تَطَوَّعْتُ لَاَتْمَمْتُ، وَكَانَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ سُبْحَةَ اللَّيْلِ

** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ سفر کے دوران نفل ادا نہیں کرتے تھے' وہ یہ فرماتے تھے: اگر میں نے نفل ہی پڑھنے ہوں' تو نماز ہی پوری پڑھ لوں گا' البتہ وہ سفر کے دوران رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے۔

4446 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَتَطَوَّعُ بِاللَّيْلِ، وَلَا يَتَطَوَّعُ بِالنَّهَارِ فِي السَّفَرِ، وَكَانَ يُصَلِّي اِلٰى بَعِيْرِهٖ

** عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران رات کے وقت نوافل ادا کر لیتے تھے' لیکن وہ دن کے وقت نوافل ادا نہیں کرتے تھے' وہ اپنے اونٹ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر لیتے تھے۔

4447 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ وَاَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ فِي صَلَاةِ النَّهَارِ

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران دن کے وقت نوافل ادا نہیں کرتے تھے۔

4448 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ، وَلَا يَتْرُكُهُمَا فِي الْحَضَرِ

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران فجر کی دو رکعت (سنتیں) ادا نہیں کرتے تھے' البتہ وہ حضر کے دوران انہیں ترک نہیں کرتے تھے۔

4449 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ، وَلَا يَدَعُهُمَا فِي الْحَضَرِ

** عبداللہ بن واقد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران فجر کی دو رکعت (سنتیں) ادا نہیں کرتے تھے اور حضر کے دوران وہ ان دونوں کو ترک نہیں کرتے تھے۔

4450 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِيْ فَاخِتَةَ قَالَ: صَحِبْتُ مُجَاهِدًا فِي السَّفَرِ مِرَارًا، فَكَانَ لَا يَتَطَوَّعُ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا

** ثویر بن ابوفاختہ بیان کرتے ہیں: میں سفر میں کئی مرتبہ مجاہد کے ساتھ رہا ہوں' وہ (فرض نماز سے) پہلے یا بعد میں

کوئی نفل نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

4451 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَافَرْتُ مَعَ اَيُّوْبَ فَكَانَ لَا يَتَطَوَّعُ فِي الظُّهْرِ وَ لَعَصْرِ بِشَيْءٍ لَا يَزِيْدُ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، غَيْرَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّي رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَكَانَ يُوتِرُ قَبْلَ اَنْ يَنَامَ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب کے ساتھ سفر کیا تو وہ ظہر اور عصر کی نماز میں کوئی نفل ادا نہیں کرتے تھے وہ صرف دو دو رکعت ادا کرتے تھے البتہ وہ فجر سے پہلے کی دو رکعت (سنتیں) ادا کرتے تھے اور مغرب کے بعد کی دو رکعت (سنتیں) ادا کرتے تھے وہ عشاء کے بعد بھی کچھ رکعت ادا کرتے تھے اور سونے سے پہلے وتر ادا کر لیتے تھے۔

4452 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قُلْتُ: اِذَا سَافَرْتُ فَقَصَرْتُ الصَّلَاةَ اُصَلِّي قَبْلَهَا اِنْ شِئْتُ اَوْ بَعْدَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، آخُذُ بِالرُّخْصَةِ وَالسُّنَّةِ فَاَقْصُرُ، ثُمَّ اُحِبُّ زِيَادَةَ الْخَيْرِ فَاَتَطَوَّعُ

✽✽ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: جب میں سفر کرتا ہوں تو میں نماز کو قصر کر لیتا ہوں' تو اگر میں چاہوں تو اس سے پہلے یا اس کے بعد (کوئی نفل نماز) ادا کر سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں رخصت اور سنت کو اختیار کر کے نماز کو قصر کر لیتا ہوں' پھر میں اگر زیادہ بھلائی کو پسند کرتا ہوں' تو نوافل بھی ادا کر لیتا ہوں۔

4453 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ كَمَا يَتَطَوَّعُ فِي الْحَضَرِ، وَكَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ سفر کے دوران اُسی طرح نوافل ادا کرتے تھے جس طرح حضر کے دوران ادا کرتے تھے اور وہ دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

4454 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّ عُمَرَ وَابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَا يُصَلِّيَانِ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الْمَكْتُوْبَةِ وَبَعْدَهَا. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَرَاَيْتُ اَنَا الثَّوْرِيَّ يَفْعَلُهُ

✽✽ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سفر کے دوران فرض نماز سے پہلے اور اُس کے بعد بھی نماز ادا کر لیتے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو بھی ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

4455 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ قَالَ: رَاَيْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا

✽✽ عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام عامر شعبی کو سفر کے دوران (فرض نماز سے) پہلے اور بعد میں نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

4456 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: رَاَيْتُ مَكْحُوْلًا يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَهَا

وَبَعْدَهَا

٭٭ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو دیکھا ہے کہ وہ سفر کے دوران (فرض نماز سے) پہلے یا بعد میں نوافل ادا نہیں کرتے تھے۔

4457 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَرَاَيْتُ اَنَا الثَّوْرِيَّ يَتَطَوَّعُ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو دیکھا ہے کہ وہ (فرض نماز سے) پہلے اور بعد میں نوافل ادا کر لیتے تھے۔

4458 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: رَاَيْتُ اَنَا الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ، وَرَاَيْتُ سَالِمًا لَا يَتَطَوَّعُ

٭٭ ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے قاسم بن محمد کو سفر کے دوران نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے سالم کو نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

بَابُ مَنْ اَتَمَّ فِي السَّفَرِ

باب: جو شخص سفر کے دوران مکمل نماز ادا کرے

4459 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوفِي الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ اِلَّا سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُوفِي الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ وَتَصُومُ قَالَ: وَسَافَرَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فِي نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَوْفَى سَعْدٌ الصَّلَاةَ وَصَامَ، وَقَصَرَ الْقَوْمُ وَاَفْطَرُوا فَقَالُوا لِسَعْدٍ: كَيْفَ يُفْطِرُونَ وَيَقْصُرُونَ وَاَنْتَ تُتِمُّهَا وَتَصُومُ؟ قَالَ: دُونَكُمْ اَمْرَكُمْ، فَاِنِّي اَعْلَمُ بِشَانِي قَالَ: فَلَمْ يُحَرِّمْهُ عَلَيْهِمْ سَعْدٌ وَلَمْ يَنْهَهُمْ عَنْهُ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کو بھی سفر کے دوران مکمل نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' صرف حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایسا کیا کرتے تھے۔

عطاء فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی سفر کے دوران مکمل نماز ادا کرتی تھیں اور وہ روزہ بھی رکھا کرتی تھیں۔

عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے چند صحابہ کرام کے ہمراہ سفر کیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل ادا کی اور روزہ بھی رکھا' جبکہ باقی لوگوں نے قصر نماز ادا کی اور روزہ نہیں رکھا۔ کچھ لوگوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ تو روزہ ترک کیے ہوئے ہیں اور نماز بھی قصر پڑھ رہے ہیں' جبکہ آپ نماز مکمل پڑھ رہے ہیں اور روزہ بھی رکھے ہوئے ہیں؟ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اپنا معاملہ سنبھالو! مجھے اپنے معاملہ کے بارے میں زیادہ بہتر پتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کے عمل کو حرام قرار نہیں دیا اور اُن لوگوں کو ایسا کرنے سے منع بھی نہیں کیا۔

4460 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاَیُّ ذٰلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: قَصْرُهَا، وَكُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ الصَّالِحُونَ وَالْاَخْيَارُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کے نزدیک کیا چیز زیادہ پسندیدہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: نماز کو قصر کر کے پڑھنا' ویسے دونوں میں سے ہر ایک طریقہ نیک اور بہترین لوگوں نے اختیار کیا ہے۔

4461 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَ: كَانَتْ تَصُومُ فِي السَّفَرِ وَتُصَلِّي اَرْبَعًا، اَوْ قَالَ: وَتُتِمُّ

✵✵ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ سفر کے دوران روزہ بھی رکھتی تھیں اور چار رکعت ادا کرتی تھیں۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) مکمل نماز ادا کرتی تھیں۔

4462 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تُتِمُّ فِي السَّفَرِ

✵✵ ہشام نے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ سفر کے دوران مکمل نماز ادا کرتی تھیں۔

4463 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَنْ صَلَّى اَرْبَعًا فِي السَّفَرِ فَحَسَنٌ، وَمَنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَحَسَنٌ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُكُمْ عَلَى الزِّيَادَةِ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُكُمْ عَلَى النُّقْصَانِ

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص سفر کے دوران چار رکعت ادا کرتا ہے تو یہ اچھا ہے' اور جو شخص دو رکعت ادا کرتا ہے تو یہ بھی اچھا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ زیادہ نماز کی وجہ سے تمہیں عذاب نہیں دے گا لیکن کمی کی وجہ سے دے گا۔

4464 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: اِنْ صَلَّيْتَ فِي السَّفَرِ اَرْبَعًا فَقَدْ صَلَّى مَنْ لَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ ابوقلابہ فرماتے ہیں: اگر تم سفر کے دوران چار رکعات ادا کر لیتے ہو تو اُنہوں نے بھی اس طرح نماز ادا کی ہے جن میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4465 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: اِنِّي كُنْتُ اَنَا وَصَاحِبٌ لِي فِي سَفَرٍ، فَاَتْمَمْتُ اَنَا وَقَصَرَ هُوَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: بَلْ اَتَمَّ هُوَ، وَقَصَرْتَ اَنْتَ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں اور میرا ایک ساتھی سفر کر رہے تھے' میں نے مکمل نماز ادا کی اور اُس نے قصر نماز ادا کی۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اُس نے مکمل نماز ادا کی ہے اور تم نے نماز میں کمی کی ہے۔

4466 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَمَّادٌ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَنْ صَلّٰى فِي السَّفَرِ اَرْبَعًا اَعَادَ الصَّلَاةَ

قَالَ غَالِبٌ: وَاَخْبَرَنِي ذٰلِكَ السَّخْتِيَانِيُّ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَهُ جُمْلَةَ الصَّلَاةِ، وَاَنَّهُ فَرَضَ لِلْمُسَافِرِ صَلَاةً، وَلِلْمُقِيمِ صَلَاةً، فَلَا يَنْبَغِي لِلْمُقِيمِ اَنْ يُصَلِّيَ صَلَاةَ الْمُسَافِرِ، وَلَا يَنْبَغِي لِلْمُسَافِرِ اَنْ يُصَلِّيَ صَلَاةَ الْمُقِيمِ

✳✳ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص سفر کے دوران چار رکعات ادا کرتا ہے وہ نماز کو دہرائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے نماز کا حکم نازل کیا' اُس نے مسافر کے لیے ایک قسم کی نماز کو فرض قرار دیا اور مقیم کے لیے ایک قسم کی نماز کو فرض قرار دیا' تو مقیم شخص کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ مسافر کی نماز ادا کرے' اور مسافر شخص کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ مقیم شخص کی نماز ادا کرے۔

بَابُ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر کے دوران روزہ رکھنا

4467 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَشْعَرِيِّ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ السَّفِينَةِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ

✳✳ سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا' حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ' جو کشتی میں آنے والے افراد میں سے ایک ہیں' اُن کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سفر کے دوران' روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے''۔

4467-صحيح ابن خزيمة - كتاب الصيام' جماع ابواب الصوم في السفر - باب ذكر خبر روي عن النبي صلى الله عليه وسلم في' حديث:1880' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الصوم' واما حديث شعبة - حديث:1517' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب الصوم في السفر - حديث:1712' سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب ما جاء في الإفطار في السفر - حديث:1660' السنن للنسائي - الصيام' باب ما يكره من الصيام في السفر - حديث:2235' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الصيام' من كره صيام رمضان في السفر - حديث:8816' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' الحث على السحور - ما يكره من الصيام في السفر' حديث:2530' شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الصيام' باب الصيام في السفر - حديث:2059' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث كعب بن عاصم الاشعري - حديث:23076' مسند الشافعي - ومن كتاب اختلاف الحديث وترك المعاد منها' حديث:707' مسند الطيالسي - كعب بن عاصم' حديث 1425' مسند الحميدي - حديث كعب بن عاصم الاشعري رضي الله عنه' حديث:834' المعجم الاوسط للطبراني - باب الباء' من اسمه بكر - حديث:3326' المعجم الكبير للطبراني - باب الفاء' عبد الرحمن بن ابي ليلى - كعب بن عاصم الاشعري' حديث:16127

4468 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَانَ الزُّهْرِيُّ يَقُوْلُ: يُفْطِرُ الْمُسَافِرُ اِذَا اَمْعَنَ، وَذٰلِكَ مَسِيرَةُ يَوْمَيْنِ

✱✱ زہری فرماتے ہیں: مسافر شخص جب دُور جانے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ روزہ ترک کردے گا اور یہ دُوری دو دن کی مسافت جتنی ہونی چاہیے۔

4469 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ حَدَّثَهُ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ

✱✱ سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے''۔

4470 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حَمِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ

✱✱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے''۔

4471 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ، ثُمَّ اَفْطَرَ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَكَانَ الْفِطْرُ آخِرَ الْاَمْرَيْنِ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ میں روانہ ہوئے آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا' یہاں تک کہ جب آپ ''قدید'' کے مقام پر پہنچے' تو آپ نے روزہ ختم کردیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: (سفر کے دوران) روزہ نہ رکھنا' آخری سنت ہے۔

4472 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ. فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ، ثُمَّ اَفْطَرَ. قَالَ: فَكَانُوْا يَتَّبِعُوْنَ الْاَخِيرَ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَالْاٰخِرُ مِنْ اَمْرِهِ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ میں روانہ ہوئے آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا' جب آپ ''قدید'' کے مقام پر پہنچے' تو آپ نے روزہ ختم کردیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملات میں آخری (معمول شریف) کی پیروی کرتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری طریقہ یہی ہے (کہ آپ سفر کے دوران روزہ نہیں رکھتے تھے)۔

4473 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى مَرَّ بِغَدِيرٍ فِي الطَّرِيقِ، وَذٰلِكَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ: فَعَطِشَ النَّاسُ وَجَعَلُوْا يَمُدُّوْنَ اَعْنَاقَهُمْ وَتَتُوْقُ اَنْفُسُهُمْ اِلَيْهِ قَالَ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَاَمْسَكَهُ عَلٰى يَدِهِ حَتّٰى رَآهُ النَّاسُ، ثُمَّ شَرِبَ، فَشَرِبَ النَّاسُ "

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ میں روانہ ہوئے' آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا' یہاں تک کہ آپ راستے میں ایک کنویں کے پاس سے گزرے' یہ دن چڑھے کی بات ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں کو پیاس لگی ہوئی تھی' وہ اپنی گردنیں اونچی کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ منگوایا جس میں پانی موجود تھا' آپ نے کچھ دیر اُسے اپنے ہاتھ میں پکڑے رکھا' تاکہ لوگ آپ کو دیکھ لیں' پھر آپ نے اُسے پی لیا' تو لوگوں نے بھی (پانی) پی لیا۔

4474 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا اَنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَخْرَجِهِ لِلْفَتْحِ بِعُسْفَانَ اَوْ بِالْكَدِيدِ - عَبْدُ الْمَلِكِ شَكَّ - نُوِّلَ قَدَحًا، وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَجَعَلَتِ الرِّفَاقُ تَمُرُّ بِهِ، وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدِهِ ثُمَّ شَرِبَ، فَبَلَغَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا، فَقَالَ: اُولٰئِكَ الْعَاصُوْنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

** امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے لیے روانہ ہوئے تو ''عسفان'' یا شاید ''قدید'' (یہ شک عبدالملک نامی راوی کو ہے) کے مقام پر ایک پیالہ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا' آپ اُس وقت اپنی سواری پر سوار تھے اور یہ رمضان کے مہینہ کی بات ہے' آپ کے ساتھ چلنے والے لوگ آپ کے پاس سے گزرتے رہے' وہ پیالہ آپ کے دستِ مبارک میں رہا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا مشروب پی لیا' بعد میں آپ کو یہ اطلاع ملی کہ بعض لوگوں نے ابھی بھی روزہ رکھا ہوا ہے' تو آپ نے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: ''یہ لوگ نافرمان ہیں''۔

4475 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَصُوْمُ فِي السَّفَرِ، وَلَا يَزِيْدُ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ بِالنَّهَارِ، وَكَانَ يُحْيِي اللَّيْلَ

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران روزہ نہیں رکھتے تھے اور دن کے وقت دو رکعت سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے (یعنی نوافل ادا نہیں کرتے تھے) وہ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے۔

4476 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: مَا رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَامَ فِي السَّفَرِ قَطُّ اِلَّا يَوْمًا وَاحِدًا، فَاِنِّي رَاَيْتُهُ اَفْطَرَ حِيْنَ اَمْسٰى، فَقُلْنَا: كُنْتَ صَائِمًا؟ قَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ اَرٰى اَنِّي سَاَدْخُلُ مَكَّةَ الْيَوْمَ، فَكَرِهْتُ اَنْ يَكُوْنَ النَّاسُ صِيَامًا وَاَنَا مُفْطِرٌ، وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ

** نافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کبھی بھی سفر کے دوران روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا'

صرف ایک دن ایسا ہوا (کہ انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا) میں نے انہیں دیکھا کہ شام کے وقت انہوں نے افطاری کی۔ ہم نے دریافت کیا: کیا آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! میں یہ سمجھ رہا تھا کہ آج کے دن میں مکہ پہنچ جاؤں گا اور مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہو اور میں نے روزہ نہ رکھا ہوا ہو۔ (راوی کہتے ہیں:) یہ رمضان کے مہینہ کی بات ہے۔

4477 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الصَّلَاةِ وَالْفِطْرِ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْطِرْ قَالَ: اِنِّی اَقْوَی عَلَى الصَّوْمِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ اَقْوَى اَمِ اللّٰهُ؟ اِنَّ اللّٰهَ تَصَدَّقَ بِاِفْطَارِ الصَّائِمِ عَلٰى مَرْضٰى اُمَّتِیْ وَمُسَافِرِيهِمْ، اَفَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَتَصَدَّقَ عَلٰى اَحَدِكُمْ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ يَظَلُّ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ؟

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کے مہینہ میں سفر کے دوران نماز پڑھنے اور روزہ نہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم روزہ نہ رکھو! اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں روزہ رکھنے کی قوت رکھتا ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم زیادہ قوت رکھتے ہو؟ یا اللہ تعالیٰ؟ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے بیماروں اور اس کے مسافروں کو روزہ نہ رکھنے (کی رخصت) کا صدقہ دیا ہے' تو کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرے گا؟ کہ وہ کسی کو صدقہ دے' اور وہ دوسرا شخص اس کا دیا ہوا' صدقہ اسے واپس کر دے۔

4478 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ عَامِرٍ، اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ: اَنَسٌ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَاجَةٍ، فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْنُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنِّی صَائِمٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُسَافِرَ قَدْ وُضِعَ عَنْهُ الصَّوْمُ وَشَطْرُ الصَّلَاةِ، وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ.

✵✵ ابوقلابہ نے بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام ''حضرت انس رضی اللہ عنہ'' تھا' ان کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب وہ مدینہ منورہ آئے اور کسی کام کے سلسلہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھاتے ہوئے پایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھی آگے آ جاؤ! ان صاحب نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسافر شخص سے روزہ اور نصف نماز کو معاف کر دیا گیا ہے اور حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت سے (روزہ کو معاف کر دیا گیا ہے)۔

4479 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ عَامِرٍ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: اَنَسٌ، مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ

✵✵ ابوقلابہ نے بنو عامر سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی جن کا نام ''حضرت انس رضی اللہ عنہ'' ہے' ان سے یہی روایت نقل کی

ہے (جو ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے)۔

4480 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَهُ فَاَتَاهُ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ فَقَالُوْا: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ، اِنَّا نُسَافِرُ فِي الْمَحَامِلِ، وَاِنَّا نُكْفَى، اَفَنَصُومُ؟ قَالَ: لَا قَالُوْا: اِنَّا نَقْوَى عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَقْوٰى وَخَيْرًا مِنْكُمْ قَالَ: خِيَارُكُمُ الَّذِينَ اِذَا سَافَرُوْا قَصَرُوا الصَّلَاةَ، وَلَمْ يَصُومُوا

✽✽ سعید بن مسیّب کے بارے میں عبدالرحمٰن بن حرملہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ میں اُن کے پاس موجود تھا' اہلِ جزیرہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: اے ابومحمد! ہم سفر کرتے ہیں' تو کیا ہم روزہ رکھیں گے؟ سعید بن مسیّب نے جواب دیا: جی نہیں! اُن لوگوں نے کہا: ہم اس کی قوت رکھتے ہیں' سعید بن مسیّب نے کہا: اللہ کے رسول تم سے زیادہ قوت رکھتے تھے اور تم سے زیادہ بہتر تھے اور انہوں نے یہ فرمایا ہے:

''تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں' جو سفر کرتے ہوئے نماز کو قصر ادا کرتے ہیں اور روزہ نہیں رکھتے ہیں''۔

4481 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي سَعِيدِ بْنِ حَبِيبٍ، اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ رُوَيْمٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خِيَارُ اُمَّتِي مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَالَّذِينَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوا، وَاِذَا اَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوا، وَاِذَا سَافَرُوْا قَصَرُوْا وَاَفْطَرُوا، وَشِرَارُ اُمَّتِي الَّذِينَ وُلِدُوا فِي النَّعِيمِ وَغُذُوا بِهِ، هِمَّتُهُمْ - اَوْ قَالَ مُهِمَّتُهُمْ - لَيِّنُ الثِّيَابِ، طَيِّبُ الطَّعَامِ، وَالْفُسُوقُ فِي الْكَلَامِ

✽✽ عروہ بن رویم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اُمت کے بہترین لوگ وہ ہیں' جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اُس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں' وہ لوگ کہ جب وہ کوئی اچھائی کریں تو خوشخبری حاصل کریں اور جب کوئی برائی کریں تو مغفرت طلب کریں' جب وہ سفر کریں' تو نماز کو قصر کریں اور روزہ کو ترک کر دیں اور میری اُمت کے بُرے لوگ وہ ہیں' جو ناز ونعمت میں پلتے ہیں' اُن کی خواہشات پوری ہوتی ہیں' انہیں عمدہ کھانا نصیب ہوتا ہے اور وہ فضول کلام کرتے ہیں''۔

4482 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَاسِينَ بْنِ اَبِي بِسْطَامٍ، عَنْ ضَحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: "مَهْمَا عَصَيْتَنِي فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَلَا تَعْصِنِي فِي ثَلَاثٍ: اِذَا خَرَجْتَ مُسَافِرًا فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِكَ، وَلَا تَصُومَنَّ حَتّٰى تَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِكَ، وَلَا تَدْخُلْ مَكَّةَ اِلَّا بِاِحْرَامٍ"

✽✽ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم جس مرضی کام میں میری نافرمانی کر لو' لیکن تین چیزوں میں میری نافرمانی نہ کرنا' جب تم سفر پر روانہ ہو جاؤ تو دو رکعت (یعنی قصر نماز) ادا کرتے رہنا' جب تک تم اپنے گھر واپس نہیں آ جاتے' اور (سفر کے دوران) روزہ ہرگز نہ رکھنا' جب تک تم اپنے گھر واپس نہیں آ جاتے' اور احرام کے

بغیر مکہ (یعنی حرم کی حدود) میں داخل نہ ہونا۔

4483 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَ رَجُلًا صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ اَنْ يَّقْضِيَهُ.

✵✵ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو' جس نے رمضان کے مہینہ میں سفر کے دوران روزہ رکھا تھا' اُسے یہ ہدایت کی کہ وہ اُس کی قضاء کرے۔

4484 - آثارِ صحابہ: قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَاَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

4485 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ عَنِ الصَّائِمِ فِي السَّفَرِ. فَقَالَ: اَمَّا الْمَفْرُوضُ فَلَا، وَاَمَّا التَّطَوُّعُ فَلَا بَاْسَ

✵✵ یحییٰ بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی رباح سے سفر کے دوران روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: جہاں تک فرض روزہ کا تعلق ہے' وہ نہیں رکھا جاسکتا' جہاں تک نفلی روزہ کا تعلق ہے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4486 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: مَنْ صَحِبَنَا فَلَا يَصُمْ قَالَ: وَكَانَ لَا يَصُومُ فِي السَّفَرِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص ہمارے ساتھ (سفر کرے) وہ روزہ نہ رکھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران روزہ نہیں رکھتے تھے۔

4487 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ، قَالَا: يُفْطِرُ الْمُسَافِرُ، وَيَقْصُرُ الصَّلَاةَ

✵✵ حسن بصری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: مسافر شخص روزہ ترک کردے گا اور نماز کو قصر کرے گا۔

4488 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ مَعَهُ رَجُلٌ يَصُومُ يَوْمَ السَّفَرِ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَاْمُرُ بِسَحُورِهِ فَيُعْمَلُ لَهُ، وَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْفِطْرِ نَزَلَ وَاحْتَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُفْطِرَ قَالَ: فَاَصَابَ الرَّجُلُ يَوْمًا جَهْدًا شَدِيدًا مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: لَئِنْ دَخَلْتَ النَّارَ بَعْدَمَا اَرٰى لَقَدْ رَاَيْتُ نَقِيًّا

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک شخص سفر کررہا تھا' جس نے سفر کے دوران روزہ رکھا ہوا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُسے سحری کا کھانا تیار کرنے کا حکم دیتے تھے' وہ اُن کے لیے یہ کام کرتا تھا اور جب افطار کا وقت ہوتا تھا' اُس وقت وہ نیچے اُترتا تھا اور اُس کی وجہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو رُکنا پڑتا تھا' تاکہ وہ افطاری کرلے۔ راوی بیان

کرتے ہیں: ایک دن اُس شخص کو انتہائی شدید پیاس محسوس ہوئی' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس سے فرمایا: تمہاری جو صورتِ حال مجھے نظر آ رہی ہے' اگر تم جہنم میں داخل ہو گئے تو میں صفائی دیکھوں گا۔

4489 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: دَعَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَسَالَهُمَا عَنِ الْمُسَافِرِ فِيْ رَمَضَانَ: اَيَصُوْمُ اَمْ يُفْطِرُ؟ فَقَالَ عُرْوَةُ: اِنِّيْ اِنَّمَا اَخَذْتُ عَنْ عَائِشَةَ، وَقَالَ سَالِمٌ: وَاِنَّمَا اَخَذْتُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: فَلَمَّا امْتَرَيَا وَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا، قَالَ عُمَرُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ اَصُوْمُهُ فِي الْيُسْرِ، وَاُفْطِرُهُ فِي الْعُسْرِ

✻✻ ایوب بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے سالم بن عبداللہ اور عروہ بن زبیر کو بلایا اور اُن دونوں سے مسافر کے رمضان میں روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا: کیا وہ روزہ رکھے گا' یا روزہ ترک کر دے گا؟ تو عروہ نے کہا: میں نے تو یہ حکم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حاصل کیا ہے' جبکہ سالم نے یہ کہا ہے کہ میں نے یہ حکم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حاصل کیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب ان دونوں کی بحث شروع ہوئی اور ان دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں' تو عمر بن عبدالعزیز نے کہا: اے اللہ! تو مغفرت کر دے! اے اللہ! تو مغفرت کر دے! اگر آسانی ہوئی تو میں روزہ رکھ لوں گا اور اگر آسانی نہ ہوئی' تو میں روزہ نہیں رکھوں گا۔

4490 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُقَاتِلٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُفْطِرًا وَصَائِمًا
وَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَافِيًا وَمُتَنَعِّلًا
وَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (سفر کے دوران) روزہ نہ رکھتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور روزہ رکھتے ہوئے بھی دیکھا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتا پہنے بغیر نماز ادا کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور جوتا پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر پیتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بیٹھ کر بھی پیتے ہوئے دیکھا ہے۔

4491 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ فِي السَّفَرِ وَاَفْطَرَ، فَلَا يُعَابُ عَلٰى مَنْ صَامَ، وَلَا عَلٰى مَنْ اَفْطَرَ، فَمَنْ صَامَ خَيْرٌ مِمَّنْ اَفْطَرَ.

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران روزہ رکھا بھی ہے اور چھوڑ بھی دیا ہے' تو جو شخص روزہ رکھتا ہے اُس پر اعتراض نہیں کیا جائے گا اور جو شخص روزہ نہیں رکھتا' اُس پر بھی اعتراض نہیں کیا جائے گا' لیکن جو شخص روزہ رکھ لیتا ہے' وہ اُس سے بہتر شمار ہو گا جس نے روزہ نہیں رکھا۔

4492 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ، وَقَالَ: خُذْ

بِاَيْسَرِهِمَا عَلَيْكَ، قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ) (البقرة: 185)

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: تم اُس چیز کو حاصل کرو جو تمہارے لیے زیادہ آسان ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آسانی کا ارادہ کرتا ہے وہ تمہارے لیے تنگی نہیں چاہتا''۔

4493 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، وَاَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، اَنَّهُمْ خَرَجُوْا اِلٰى مَكَّةَ وَمَعَهُمُ الْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ، فَاَدْرَكَهُمْ هِلَالُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصَامُوْا فِي الطَّرِيْقِ قَالَ: وَمَرَرْنَا بِبِئْرِ مَيْمُوْنٍ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّغْتَسِلُوْا

✵✵ امام عبدالرزاق نے اسرائیل بن یونس اور اشعث بن ابوشعثاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ لوگ مکہ کی طرف جانے کے لیے روانہ ہوئے ان کے ساتھ اسود بن یزید بھی تھے راستے میں رمضان کا پہلی کا چاند نظر آ گیا تو ان لوگوں نے راستہ میں روزہ رکھ لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہمارا گزر میمون کے کنویں سے ہوا تو اسود نے اُن لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ غسل کر لیں۔

4494 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: اَهْلَلْنَا هِلَالَ رَمَضَانَ بِحُلْوَانَ، اَوْ بِالْمَدَائِنِ، وَفِيْنَا رِجَالٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَادٰى اَمِيْرُهُمْ: مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّصُوْمَ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَامَ فِي السَّفَرِ وَاَفْطَرَ

✵✵ شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: ''حلوان'' یا شاید ''مدائن'' کے مقام پر ہمیں رمضان کا چاند نظر آ گیا' ہمارے درمیان بعض صحابہ کرام بھی موجود تھے اُن لوگوں کے امیر نے اعلان کیا کہ تم میں سے جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو وہ روزہ رکھ لے اور تم میں سے جو شخص روزہ نہ رکھنا چاہتا ہو وہ روزہ نہ رکھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران روزہ رکھا بھی ہے اور روزہ ترک بھی کیا ہے۔

4495 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَقْبَلْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ مِنْ يَنْبُعَ قَالَ: فَصَامَ عَلِيٌّ، وَكَانَ عَلِيٌّ رَاكِبًا، وَاَفْطَرْتُ لِاَنِّي كُنْتُ مَاشِيًا، حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ لَيْلًا فَمَرَرْنَا بِدَارِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَاِذَا هُوَ يَقْرَاُ قَالَ: فَوَقَفَ عَلِيٌّ يَسْتَمِعُ قِرَاءَتَهُ، ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ: "اِنَّهُ يَقْرَاُ وَهُوَ فِي سُوْرَةٍ، اَوْ قَالَ: فِي سُوْرَةِ النَّحْلِ" قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اُخْبِرْتُ اَنَّ بَيْنَ يَنْبُعَ وَبَيْنَ الْمَدِيْنَةِ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ

✵✵ حسن بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ''ینبع'' کے مقام سے آ رہا تھا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا ہوا تھا' وہ سواری پر سوار تھے' میں نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا کیونکہ میں پیدل چل رہا تھا' یہاں تک کہ ہم رات کے وقت مدینہ منورہ پہنچ گئے' ہمارا گزر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس سے ہوا تو وہ تلاوت

کر رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں ٹھہر کر اُن کی تلاوت سننے لگے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سورۂ نحل کی تلاوت کر رہے ہیں۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: "ینبع" نامی جگہ اور "مدینہ منورہ" کے درمیان چار دن کی مسافت ہے۔

4496 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَصُومُ فِي السَّفَرِ

✳✳ عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ سفر کے دوران روزہ رکھا کرتی تھیں۔

4497 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: "اِنَّمَا كُرِهَ الصَّوْمُ لِلْمُسَافِرِ لِاَنَّ الْقَوْمَ يَقُولُونَ: ارْحَلُوا لَهُ، فَاِنَّهُ صَائِمٌ، وَاعْلِفُوا لَهُ دَابَّتَهُ، فَاِنَّهُ صَائِمٌ"

✳✳ مجاہد بیان کرتے ہیں: مسافر کے لیے روزہ رکھنے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے' کیونکہ دوسرے لوگ یہ کہیں گے: اس کا پالان تیار کر دو' کیونکہ اس نے تو روزہ رکھا ہوا ہے' اس کے جانور کو چارہ کھلا دو' کیونکہ اس نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔

4498 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "لَا نَعِيبُ عَلٰى مَنْ صَامَ فِي السَّفَرِ، وَلَا عَلٰى مَنْ اَفْطَرَ، قَالَ اللّٰهُ: (يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ) (البقرة: 185)"

✳✳ طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم لوگ اُس شخص پر اعتراض نہیں کرتے تھے' جو سفر کے دوران روزہ رکھتا تھا اور نہ ہی اُس شخص پر اعتراض کرتے تھے' جو روزہ نہیں رکھتا تھا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے' وہ تمہارے لیے تنگی نہیں چاہتا"۔

4499 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: خُذْ بِاَيْسَرِهِمَا عَلَيْكَ، لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اِلَّا الْيُسْرَ

✳✳ مجاہد فرماتے ہیں: تم اُس چیز کو حاصل کرو' جو تمہارے لیے زیادہ آسان ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف آسانی چاہتا ہے۔

4500 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: صَامَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ، وَاَفْطَرَ بَعْضُهُمْ، فَلَمْ يَعِبْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ قَالَ: اَخَذَ هٰذَا بِرُخْصَةِ اللّٰهِ، وَاَدّٰى هٰذَا فَرِيضَةَ اللّٰهِ

✳✳ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے سفر کے دوران روزہ رکھا اور بعض نے روزہ نہیں رکھا' تو اُن میں سے کسی نے دوسرے پر اعتراض نہیں کیا۔ وہ یہ کہتے ہیں: ایک گروہ نے اللہ تعالیٰ کی رخصت کو حاصل کیا اور دوسرے گروہ نے اللہ تعالیٰ کے فرض کو ادا کر دیا۔

4501 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ

٭٭ ہشام بیان کرتے ہیں: ابن سیرین حضر میں اور سفر میں ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔

4502 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي كُنْتُ اَسْرُدُ الصَّوْمَ وَاَنَا اُرِيدُ اَنْ اُسَافِرَ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں باقاعدگی سے مسلسل روزے رکھتا ہوں' اب میں سفر پر جانا چاہتا ہوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا: اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر چاہو تو روزہ نہ رکھو۔

4503 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے سفر کے دوران روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر چاہو تو روزہ نہ رکھو۔

بَابُ: مَتَى يُفْطِرُ حِينَ يَخْرُجُ مُسَافِرًا؟

باب: جب آدمی سفر پر روانہ ہوگا' تو روزہ رکھنا کب ترک کرے گا؟

4504 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مُسَافِرًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَقَدْ اَصْبَحَ صَائِمًا اَفْطَرَ اِنْ شَاءَ حِينَ يَخْرُجُ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب آدمی رمضان کے مہینہ میں سفر پر روانہ ہو اور اُس نے روزہ رکھ لیا ہو' تو اگر وہ چاہے 'تو جب وہ (اپنے شہر سے باہر) نکل جائے' تو روزہ ختم کر دے۔

4505 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: لَا يُفْطِرُ الصَّائِمُ الْيَوْمَ اِلَّا اَنْ يَشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَاِنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ اَفْطَرَ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: روزہ دار شخص اُس دن کا روزہ ختم نہیں کرے گا' البتہ اگر اُسے شدید پیاس ہو اور اپنی جان

4502-موطا مالك - كتاب الصيام' باب ما جاء في الصيام في السفر - حديث:655' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:2100' المعجم الكبير للطبراني - باب من اسمه حمزة' حمزة بن عمرو الاسلمي - عائشة رضي الله عنها عن حمزة بن عمرو' حديث:2896

کے حوالے سے اندیشہ ہو تو اُس دن کا روزہ ختم کر دے گا۔

4506 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا يُفْطِرُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اُس دن کا روزہ ختم نہیں کرے گا۔

4507 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، وَاَبِيْ اِسْحَاقَ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُرَحْبِيْلَ خَرَجَ مُسَافِرًا نَهَارًا، فَلَمَّا جَاوَزَ الْفُرَاتَ اَمَرَ غُلَامَهُ فَسَقَاهُ فَاَفْطَرَ

✵✵ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: عمرو بن شرحبیل دن کے وقت سفر پر روانہ ہوئے جب اُنہوں نے دریائے فرات کو پار کیا تو اپنے غلام کو ہدایت کی تو اُس نے اُنہیں مشروب پلایا' یوں اُنہوں نے روزہ ختم کر دیا۔

بَابُ: هَلْ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ عَلَى الدَّابَّةِ اِلَى الْقِبْلَةِ وَاِلٰى غَيْرِهَا، وَكَيْفَ الصَّلَاةُ؟

باب: کیا فرض نماز سواری پر ادا کر سکتی ہے جب رُخ قبلہ کی طرف ہو' یا قبلہ کی طرف نہ ہو اور یہ نماز کیسے ادا کی جائے گی؟

4508 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ الْمَكْتُوبَةَ عَلَى الدَّابَّةِ مُقْبِلًا اِلَى الْبَيْتِ، وَلَا مُدْبِرًا عَنْهُ، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مَرِيضًا اَوْ خَائِفًا، فَلْيُصَلِّ عَلٰى دَابَّتِهٖ مُقْبِلًا اِلَى الْبَيْتِ غَيْرَ مُدْبِرٍ عَنْهُ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: آدمی فرض نماز سواری پر ادا نہیں کر سکتا' خواہ اُس کا رُخ قبلہ کی طرف ہو' یا قبلہ کی طرف نہ ہو' البتہ اگر وہ بیمار ہو' یا خوف کے عالم میں ہو' تو پھر وہ قبلہ کی طرف رُخ کر کے اپنی سواری پر رہتے ہوئے نماز ادا کر لے گا' وہ قبلہ سے منہ نہیں پھیرے گا۔

4509 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَوْمٌ مُسَافِرُوْنَ، اَمَامَهُمْ مَطَرٌ، يُصَلُّوْنَ عَلٰى دَوَابِّهِمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنْ شَاءُوْا، قُلْتُ: اَيَمْسَحُوْنَ بِالتُّرَابِ اِذَا لَمْ يَجِدُوْا مَاءً؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کچھ لوگ سفر کر رہے ہوتے ہیں' اُنہیں بارش کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو کیا وہ اپنی سواریوں پر نماز ادا کر لیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر وہ چاہیں۔ میں نے دریافت کیا: اگر اُنہیں پانی نہیں ملتا' تو کیا وہ مٹی کے ذریعہ تیمم کر لیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4510 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

✱✱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کا ارادہ کرتے تھے تو اپنی سواری سے اُترتے تھے اور قبلہ کی طرف رُخ کر کے فرض نماز ادا کرتے تھے۔

4511 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ يَوْمٍ مَطِيرٍ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْطِيطِ، وَالْاَرْضُ فَضْفَاضٌ، صَلّٰى بِنَا عَلٰى حِمَارِهِ صَلَاةَ الْعَصْرِ، يُومِءُ بِرَاْسِهِ اِيمَاءً، وَجَعَلَ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ

✱✱ انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک بارش والے دن میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا یہاں تک کہ ہم کیچڑ میں آ گئے' زمین میں پانی بھرا ہوا تھا' تو اُنہوں نے اپنے گدھے پر سوار رہتے ہوئے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی' وہ اپنے سر کے ذریعہ اشارہ کر رہے تھے اور سجدہ میں رکوع کی بہ نسبت سر کو زیادہ جھکاتے تھے۔

4512 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: اِنَّهُ كَانَ يَسِيرُ فِيْ مَاءٍ وَّطِينٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ قَالَ: وَخَشِينَا اَنْ تَفُوتَنَا الصَّلَاةُ فَاسْتَخَرْنَا اللّٰهَ وَاسْتَقْبَلْنَا الْقِبْلَةَ، فَاَوْمَاْنَا عَلٰى دَوَابِّنَا اِيمَاءً

✱✱ عاصم احول بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ وہ کیچڑ میں سفر کر رہے تھے' اسی دوران فرض نماز کا وقت ہو گیا' وہ اُس کیچڑ سے باہر نہیں نکل سکتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ہماری نماز رہ نہ جائے' تو ہم نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا' قبلہ کی طرف رُخ کیا اور اپنی سواریوں پر سوار رہتے ہوئے اشارہ کے ساتھ نماز ادا کر لی۔

4513 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ رَاَى اَبَا الشَّعْثَاءِ يُومِءُ فِي الصَّلَاةِ فِيْ مَاءٍ وَّطِينٍ

✱✱ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے ابوشعثاء کو کیچڑ میں اشارہ کے ذریعہ نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

4514 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوْا يُصَلُّوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِ دَوَابِّهِمْ حَيْثُ تَوَجَّهُوا غَيْرَ الْفَرِيضَةِ وَالْوِتْرِ

✱✱ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ اپنی سواریوں پر موجود رہتے ہوئے نماز ادا کر لیتے تھے' خواہ اُن کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو اور نماز فرض یا وتر نہ ہو۔

4515 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ اِنْسَانٌ فِيْ مَاءٍ لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْهُ، فَلْيُصَلِّ وَلْيُومِءْ بِرَاْسِهِ اِيمَاءً وَّلَا يَسْجُدْ

✱✱ عطاء فرماتے ہیں: جب آدمی پانی میں موجود ہو اور وہ اُس میں سے نکل نہ سکتا ہو تو اُسے (اپنی سواری پر سوار رہ کر)

نماز ادا کر لینی چاہیے اور اپنے سر کے ذریعہ اشارہ کے ساتھ ادا کرنی چاہیے' سجدہ نہیں کرنا چاہیے۔

بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب: سواری پر نفل نماز ادا کرنا

4516 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ، فَإِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

❊❊ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر موجود رہتے ہوئے نفل نماز ادا کر لیتے تھے' خواہ اُس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو' لیکن جب آپ نے فرض نماز ادا کرنا ہوتی تھی' تو آپ اپنی سواری سے نیچے اُتر کر قبلہ کی طرف رُخ کر کے (پھر فرض نماز ادا کرتے تھے)۔

4517 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ فِي كُلِّ جِهَةٍ

❊❊ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی سواری کی پشت پر موجود رہ کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' خواہ اُس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو۔

4518 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ، وَيُخْبِرُهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ. قَالَ: سَاَلْتُ نَافِعًا: كَيْفَ كَانَ الْوِتْرُ؟ قَالَ: كَانَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَرُبَّمَا نَزَلَ فَاَوْتَرَ بِالْاَرْضِ

❊❊ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اپنی سواری پر رہتے ہوئے نفل نماز ادا کر لیتے تھے' خواہ سواری کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو۔ اور اُنہوں نے لوگوں کو بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کر لیتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا: وتر کیسے ادا کیے جائیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر وتر ادا کر لیتے تھے' بعض اوقات وہ سواری سے نیچے اُتر کر زمین پر وتر ادا کرتے تھے۔

4519 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ

4519-موطا مالك - كتاب قصر الصلاة في السفر' باب صلاة النافلة في السفر - حديث:356' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' تفريع صلاة السفر - باب التطوع على الراحلة والوتر' حديث:1050' السنن للنسائي - كتاب المساجد' الصلاة على الحمار - حديث:736' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر الإباحة للمرء ان يصلي على راحلته' حديث:2552' مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان إباحة الوتر في السفر على الراحلة حيث ما توجهت به - حديث:1891' مصنف ابن ابي شيبة - (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلٰى حِمَارِهٖ تَطَوُّعًا، وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلٰى خَيْبَرَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گدھے پر موجود رہ کر نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' آپ کا رُخ اُس وقت خیبر کی سمت تھا (یعنی قبلہ کی طرف نہیں تھا)۔

4520 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ، وَيَجْعَلُ السُّجُوْدَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ "

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر موجود رہ کر نوافل ادا کر لیتے تھے خواہ اُس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو' آپ سجدہ میں رکوع کی بہ نسبت سر کو زیادہ جھکا لیتے تھے۔

4521 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ النَّوَافِلَ فِي كُلِّ جِهَةٍ، وَلٰكِنَّهٗ يَخْفِضُ السُّجُوْدَ مِنَ الرَّكْعَةِ، يُوْمِئُ إِيْمَاءً

✵✵ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی سواری پر موجود رہ کر نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' خواہ اُس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو' البتہ آپ اشارہ کے ذریعہ نماز ادا کرتے ہوئے رکوع کی بہ نسبت سجدہ میں سر کو زیادہ جھکاتے تھے۔

4522 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ، فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَيُوْمِئُ بِرَأْسِهٖ إِيْمَاءً عَلٰى رَاحِلَتِهٖ، السُّجُوْدُ أَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوْعِ، فَسَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ قَالَ: مَا فَعَلْتَ فِي حَاجَةِ كَذَا وَكَذَا، إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي

✵✵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام کے سلسلہ میں بھیجا' جب میں آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مشرق کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے' آپ اپنی سواری پر موجود رہ کر اشارہ کے ذریعہ نماز ادا کر رہے تھے اور سجدہ میں رکوع کی بہ نسبت سر کو زیادہ جھکا لیتے تھے۔ میں نے آپ کو سلام کیا' تو آپ نے مجھے جواب نہیں دیا' جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو آپ نے ارشاد فرمایا: فلاں' فلاں کام کا کیا بنا؟ میں نماز ادا کر رہا تھا (اس لیے میں نے تمہارے سلام کا جواب نہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' من كان يصلي على راحلته حيثما توجهت به - حديث: 8375' السنن الكبرى للنسائي - كتاب المساجد' الصلاة على الحمار - حديث: 804' مسند احمد بن حنبل مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 4379' مسند الطيالسي - احاديث النساء ' وما اسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رحمه الله عن - وسعيد بن يسار عن ابن عمر' حديث: 1971' مسند ابي يعلى الموصلي - اول مسند ابن عباس' حديث: 2575' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - سعيد بن يسار ' حديث: 13051

دیا)۔

4523 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي سَفَرٍ، وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ، يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ إِيمَاءً بِرَأْسِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَضَعَ وَجْهَهُ عَلَى شَيْءٍ

٭٭ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو سفر کے دوران دیکھا کہ وہ اپنے گدھے پر موجود رہ کر نماز ادا کر رہے تھے اور اُن کا رُخ قبلہ کی طرف نہیں تھا' وہ اشارہ کے ذریعہ رکوع اور سجدہ کرتے تھے اور اپنی پیشانی کو کسی چیز پر نہیں رکھتے تھے۔

4524 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى الشَّامِ

٭٭ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو اپنی سواری پر نوافل ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُن کا رُخ اُس وقت شام کی طرف تھا۔

4525 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ لَا أُكَذِّبُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الدَّابَّةِ فِي السَّفَرِ قِبَلَ وَجْهِهِ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جسے میں جھوٹا قرار نہیں دیتا' کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران سواری پر نماز ادا کر لیتے تھے' خواہ اُس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو۔

4526 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَمَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ فِي كُلِّ جِهَةٍ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اپنی سواری پر نماز ادا کر لیتے تھے' خواہ اُس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو۔

4527 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ يُصَلِّي الْمَرْءُ عَلَى دَابَّتِهِ مُدْبِرًا إِلَى الشَّامِ وَالْيَمَنِ. قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ فِي سَفَرٍ لِلدُّنْيَا؟ قَالَ: نَعَمْ، يَسْتَفْتِحُ فَيُكَبِّرُ ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَتَشَهَّدُ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: آدمی اپنی سواری پر نماز ادا کر لے گا' خواہ اُس کی پشت شام یا یمن کی طرف ہو۔ میں نے دریافت کیا: خواہ یہ سفر دنیاوی مقصد کے لیے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! آدمی نماز کا آغاز کرتے ہوئے تکبیر کہے گا' پھر تلاوت کرے گا' پھر رکوع کرے گا' پھر سجدہ کرے گا اور پھر تشہد پڑھے گا۔

4528 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: "يُصَلِّي عَلَى الدَّوَابِّ كُلِّهَا:

عَلَى الْبَعِيرِ، وَالْفَرَسِ، وَالْبَغْلَةِ، وَالْحِمَارِ " قَالَ: قُلْتُ: وَعَلَى الْحِمَارِ؟ قَالَ: نَعَمْ

❊❊ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آدمی ہر قسم کی سواری پر نماز ادا کر سکتا ہے' اونٹ پر' گھوڑے پر' خچر پر' گدھے پر۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا گدھے پر بھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4529 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: اِذَا رَكَعْتَ وَضَعْتَ يَدَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ ثُمَّ رَكَعْتَ فَخَفَضْتَ رَاْسَكَ، ثُمَّ تَجْعَلُ السَّجْدَةَ اَخْفَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ، قُلْتُ: كَرُكُوعِ الْمَرِيضِ وَسُجُودِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

❊❊ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: (وہ فرماتے ہیں:) جب تم رکوع کرو گے تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھو گے اور جب تم رکوع کرو گے تو اپنے سر کو کچھ جھکاؤ گے' پھر تم سجدہ میں رکوع کی بہ نسبت اپنے سر کو زیادہ جھکاؤ گے۔ میں نے دریافت کیا: کیا یہ بیمار شخص کے رکوع اور سجدہ کی طرح ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4530 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَجَاءَكُمْ بِذٰلِكَ ثَبْتٌ بِالصَّلَاةِ عَلَى الدَّابَّةِ مُدْبِرًا عَنِ الْقِبْلَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ: (وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ) (البقرة: 115). قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: ذُكِرَ ذٰلِكَ لِيَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ فَكَادَ يُنْكِرُ، ثُمَّ انْطَلَقَ فَاِذَا هُوَ مُسْتَفَاضٌ بِالْمَدِينَةِ، فَرَجَعَ اِلَيْنَا وَهُوَ يَعْرِفُ ذٰلِكَ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ کے پاس اس بارے میں کوئی مستند روایت آئی ہے جو قبلہ کی طرف رُخ کیے بغیر سواری پر نماز ادا کرنے کے بارے میں ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر اُنہوں نے اس موقع پر یہ آیت تلاوت کی:

''مشرق اور مغرب اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں' تم جس بھی سمت میں رُخ کرو گے' اللہ تعالیٰ کی ذات اُسی طرف ہوگی''۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: اس بات کا تذکرہ یحییٰ بن جعدہ کے سامنے کیا گیا تو اُنہوں نے اس کا انکار کیا' پھر وہ سفر پر روانہ ہوئے تو اُن کا رُخ مدینہ منورہ کی طرف تھا' جب وہ ہمارے پاس واپس آئے تو وہ اس مسئلہ کو جان چکے تھے۔

4531 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ

❊❊ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران اپنی سواری پر نفل نماز ادا کر لیتے تھے خواہ سواری کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو۔

بَابُ الْوِتْرِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب: سواری پر وتر ادا کرنا

4532 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اُوتِرُ وَاَنَا مُدْبِرٌ عَنِ الْقِبْلَةِ عَلَى

تنشی؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں اپنی سواری پر رہ کر وتر ادا کرسکتا ہوں جبکہ میرا رخ قبلہ کی طرف نہ ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4533 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر وتر ادا کر لیتے تھے۔

4534 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُوتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، وَرُبَّمَا اَوْتَرَ بِالْاَرْضِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر وتر ادا کر لیتے تھے بعض اوقات وہ وتر زمین پر ادا کرتے تھے۔

4535 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ وَاَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُوتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر وتر ادا کر لیتے تھے۔

4536 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ: تَخَلَّفَ رَجُلٌ وَنَحْنُ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: مَا خَلَّفَكَ؟ قَالَ: اَوْتَرْتُ قَالَ: قَدْ اَوْتَرَ عَلٰى بَعِيرٍ مَنْ كَانَ خَيْرًا مِنْكَ، رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: ایک شخص (قافلہ والوں سے) پیچھے رہ گیا' ہم لوگ اُس وقت سفر کر رہے تھے (جب وہ شخص آ کر ملا) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس سے دریافت کیا: تم کہاں پیچھے رہ گئے تھے؟ اُس نے جواب دیا: میں (زمین پر اُتر کر) وتر ادا کر رہا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ ہستی جو تم سے زیادہ بہتر ہے' یعنی اللہ کے رسول' اُنہوں نے اونٹ پر وتر ادا کیے ہیں۔

4537 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُقَاتِلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى دَابَّتِهِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر وتر ادا کر لیتے تھے۔

4538 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِي فَاخِتَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ يُوتِرُ عَلٰى دَابَّتِهِ

٭٭ ثویر بن ابوفاختہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر وتر ادا کر لیتے تھے۔

4539 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّ عُمَرَ كَانَ يُوتِرُ بِالْاَرْضِ

* قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ زمین پر وتر ادا کرتے تھے۔

4540 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُوتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ اِذَا كَانَ السَّحَرُ فَيُصَلِّي الْوِتْرَ

* قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر وتر ادا کر لیتے تھے جب سحری کا وقت ہوتا تھا وہ اُس وقت وتر ادا کرتے تھے۔

4541 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اَرَادَ يُوتِرُ نَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَاَوْتَرَ بِالْاَرْضِ

* سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا جب وتر ادا کرنے کا ارادہ ہوتا تو وہ اپنی سواری سے نیچے اُتر کر زمین پر وتر ادا کرتے تھے۔

بَابُ: هَلْ يُصَلِّي الرَّجُلُ وَهُوَ يَسُوقُ دَابَّتَهُ؟ وَقَصْرِ الصَّلَاةِ

باب: کیا کوئی شخص جب اپنے جانور کو ہانک کر لے جارہا ہو تو وہ نماز ادا کرسکتا ہے؟ اور نماز کو قصر کرنا

4542 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُوتِرُ الرَّجُلُ وَهُوَ جَالِسٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص بیٹھ کر وتر ادا کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4543 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قُلْتُ لِقَتَادَةَ: اَيُصَلِّي الرَّجُلُ وَهُوَ يَسُوقُ دَابَّتَهُ اِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ خَائِفًا

قَالَ مَعْمَرٌ: وَحَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: يُصَلِّي الْمَرْءُ كَذٰلِكَ فَاِذَا اَرَادَ الرُّكُوعَ وَالسُّجُوْدَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَوْلُ الْحَسَنِ اَعْجَبُ اِلَيَّ

* معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص اُس وقت نماز ادا کرسکتا ہے جب وہ اپنے جانور کو لے کے چل رہا ہو اور اُس کا رُخ قبلہ کی طرف نہ ہو؟ تو قتادہ نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر وہ خوف کے عالم میں ہو تو حکم مختلف ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے' جس نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی اس حالت میں نماز ادا کرلے گا' جب وہ رکوع یا سجدہ کرنے کا ارادہ کرے گا تو قبلہ کی طرف رُخ کرلے گا۔ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری کا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

4544 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: قَوْمٌ فِي سَفِينَةٍ يَقْصُرُوْنَ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ يَّخَافُوا الْغَرَقَ قَالَ: قُلْتُ: فَمَنْ كَانَ فِيهَا يَعْمَلُ، أَيَقْصُرُ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: کچھ لوگ کشتی میں سفر کرتے ہیں' کیا وہ نماز کو قصر کریں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر اُنہیں ڈوب جانے کا اندیشہ ہو (تو حکم مختلف ہے)۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اُن میں سے جو لوگ کشتی کو چلا رہے ہوتے ہیں وہ نماز کو قصر کریں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4545 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَصَرَ فِي سَفِينَةٍ فَصَلَّى فِيهَا جَالِسًا، وَصَلَّى مَنْ مَعَهُ جُلُوسًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے یہ بات بیان کی گئی ہے کہ وہ کشتی میں سفر کرتے ہوئے نماز کو قصر کرتے تھے اور بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے' اُن کے ساتھ موجود افراد بھی بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے۔

4546 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ سِيرِينَ أَخْبَرَهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فِي السَّفِينَةِ قُعُودًا عَلَى بِسَاطٍ، وَقَصَرَ الصَّلَاةَ

٭٭ انس بن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں کشتی میں ایک چٹائی پر بیٹھ کر نماز پڑھائی' اُنہوں نے قصر نماز ادا کی۔

4547 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، أَنَّ ابْنَ سِيرِينَ قَصَرَ فِي السَّفِينَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ وَاسِطَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ

٭٭ ایوب بیان کرتے ہیں: ابن سیرین نے کشتی میں قصر نماز ادا کی' جب وہ ''واسط'' پہنچے تو اُنہوں نے وہاں مکمل نماز ادا کی۔

4548 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَصَرَ فِي السَّفِينَةِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کشتی میں قصر نماز ادا کی تھی۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي السَّفِينَةِ

باب: کشتی میں نماز ادا کرنا

4549 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُصَلُّوْنَ فِي السَّفِينَةِ قِيَامًا، إِلَّا أَنْ

يَخَافُوا اَنْ يَغْرَقُوا فَيُصَلُّوْنَ جُلُوْسًا يَتَّبِعُوْنَ الْقِبْلَةَ حَيْثُمَا زَالَتْ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: لوگ کشتی میں کھڑے ہو کر نماز ادا کریں گے البتہ اگر انہیں ڈوب جانے کا اندیشہ ہو تو حکم مختلف ہے اُس صورت میں وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں گے وہ کشتی جس بھی سمت میں چل رہی ہو لوگ قبلہ کی طرف رُخ کریں گے۔

4550 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ قُرْبِي سَاحِلٌ، اَاَنْزِلُ فَاُصَلِّي فِيْهِ؟ قَالَ: اِنْ لَمْ تَحْبِسْ اَصْحَابَكَ فَنَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر ساحل میرے قریب ہو تو کیا میں کشتی سے اُتر کر ساحل پر نماز ادا کروں؟ اُنہوں نے جواب دیا: اگر تمہاری وجہ سے تمہارے ساتھیوں کو رُکنا نہیں پڑتا' تو تم ایسا ہی کرو۔

4551 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: صَلِّ فِي السَّفِينَةِ وَلَا تَشُقَّ عَلٰى اَصْحَابِكَ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: تم کشتی میں نماز ادا کر لو اور اپنے ساتھیوں کو مشقت کا شکار نہ کرو۔

4552 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: تُصَلِّي فِي السَّفِينَةِ قَائِمًا، فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا تَتَّبِعُ الْقِبْلَةَ حَيْثُمَا مَالَتْ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تم کشتی میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرو' اگر تم اُس کی استطاعت نہیں رکھتے تو بیٹھ کر ادا کرو' لیکن کشتی کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو' تم قبلہ کی طرف رُخ کرو۔

4553 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تُصَلِّي فِي السَّفِينَةِ اِنْ شِئْتَ قَائِمًا وَاِنْ شِئْتَ قَاعِدًا، تَسْجُدُ عَلٰى قَرَارٍ مِنْهَا اَوْ عَلٰى بِسَاطٍ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: تم کشتی میں نماز ادا کرو' اگر تم چاہو تو کھڑے ہو کر ادا کرو اور اگر چاہو تو بیٹھ کر ادا کرو' خواہ تم کشتی کے فرش پر نماز ادا کرو' خواہ کسی چٹائی پر ادا کرو۔

4554 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ فِي السَّفِينَةِ قَاعِدًا عَلٰى بِسَاطٍ

✵✵ قتادہ اور عاصم بن سلیمان بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کشتی میں ایک چٹائی پر بیٹھ کر اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی۔

4555 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي فِي السَّفِينَةِ قُعُوْدًا

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: ہم لوگ کشتی میں بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہیں۔

4556 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِينَ مِثْلَ ذٰلِكَ

٭٭ اسی کی مانند روایت انس بن سیرین سے منقول ہے۔

4557 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي عُتْبَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَاَبِي الدَّرْدَاءِ، وَاُرَاهُ ذَكَرَ اَبَا هُرَيْرَةَ فِي سَفِينَةٍ، فَاَمَّنَا الَّذِي اَمَّنَا قَائِمًا، وَلَوْ شِئْنَا اَنْ نَخْرُجَ لَخَرَجْنَا

٭٭ عبداللہ بن ابوعتبہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت جابر بن عبداللہ' حضرت ابوسعید خدری' حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہم (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بھی ذکر کیا) میں ان حضرات کے ساتھ ایک کشتی میں موجود تھا تو ان میں سے جن صاحب نے بھی ہماری امامت کی' انہوں نے کھڑے ہو کر ہماری امامت کی (صورتِ حال ایسی تھی) اگر ہم چاہتے تو کشتی سے باہر نکل کر (ساحل پر بھی نماز ادا کر سکتے تھے)۔

4558 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يُصَلِّي فِي السَّفِينَةِ قَائِمًا

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں: آدمی کشتی میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرے گا۔

4559 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ مَسْرُوقًا كَانَ يَحْمِلُ مَعَهُ لَبِنَةً فِي السَّفِينَةِ لِيَسْجُدَ عَلَيْهَا

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: مسروق کشتی کے سفر میں اپنے ساتھ اینٹ لے کر جاتے تھے تاکہ اس پر سجدہ کریں۔

4560 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُصَلِّي فِي السَّفِينَةِ تَطَوُّعًا، وَيَنْحَرِفُ اِلَى الْقِبْلَةِ اِذَا انْحَرَفَتْ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: آدمی کشتی میں نوافل ادا کر سکتا ہے' جب کشتی مڑ جائے گی تو وہ اپنا رخ موڑ کر قبلہ کی طرف رکھے گا۔

4561 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنَ الْبَحْرِ عُرْيَانًا قَالَ: يُصَلِّي قَاعِدًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو سمندر سے برہنہ نکلتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے گا۔

4562 - اقوالِ تابعین: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ آخَرُونَ: اِنْ اَمَّهُمْ اَحَدُهُمْ فَلْيَقُمْ اِمَامُهُمْ فِي الصَّلَاةِ فِي الصَّفِّ وَسَطِهِ، وَيَجْعَلُوهُ صَفًّا وَاحِدًا اِنْ شَاءُوا قِيَامًا وَاِنْ شَاءُوا قُعُودًا، وَلْيَغُضَّ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ الْبَصَرَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: دیگر حضرات نے یہ کہا ہے کہ اگر ایسے برہنہ لوگوں میں سے کوئی ایک اُن کی امامت کرتا ہے تو اُن لوگوں کا امام نماز کے دوران صف کے درمیان میں کھڑا ہو گا اور وہ لوگ ایک صف بنائیں گے' اگر وہ چاہیں تو کھڑے ہو کر نماز ادا کریں اور اگر چاہیں تو بیٹھ کر نماز ادا کریں' لیکن وہ ایک دوسرے سے نگاہیں جھکا کے رکھیں گے۔

بَابُ صَلَاةِ الْعُرْيَانِ

باب: برہنہ شخص کا نماز ادا کرنا

4563 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنَ الْبَحْرِ عُرْيَانًا صَلَّى جَالِسًا

✽✽ قتادہ فرماتے ہیں: جب آدمی سمندر سے برہنہ حالت میں باہر آئے تو وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے گا۔

4564 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا خَرَجَ نَاسٌ مِنَ الْبَحْرِ عُرَاةً فَأَمَّهُمْ أَحَدُهُمْ صَلَّوْا قُعُودًا، وَكَانَ إِمَامُهُمْ مَعَهُمْ فِي الصَّفِّ، وَيُومِئُونَ إِيمَاءً . قَالَ مَعْمَرٌ: وَإِنْ كَانَ عَلَى أَحَدِهِمْ ثَوْبٌ أَمَّهُمْ قَائِمًا، وَيَقُومُ فِي الصَّفِّ وَهُمْ خَلْفَهُ قُعُودًا صَفًّا وَاحِدًا

✽✽ قتادہ فرماتے ہیں: جب کچھ لوگ سمندر سے برہنہ حالت میں باہر نکلیں اور اُن میں سے کوئی ایک شخص اُن کی امامت کریں تو وہ سب بیٹھ کر نماز ادا کریں گے' اُن لوگوں کا امام اُن کے ساتھ صف میں موجود ہو گا' وہ اشارہ کے ساتھ نماز ادا کریں گے۔

معمر بیان کرتے ہیں: اگر اُن میں سے کسی ایک شخص کے جسم پر کپڑے موجود ہوں تو وہ کھڑا ہو کر اُن کی امامت کرے گا' وہ صف کے درمیان کھڑا ہو گا اور دیگر لوگ اُس کے ساتھ بیٹھ کر ایک ہی صف میں نماز ادا کریں گے۔

4565 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الَّذِي يُصَلِّي فِي السَّفِينَةِ، وَالَّذِي يُصَلِّي عُرْيَانًا، يُصَلِّي جَالِسًا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص کشتی میں نماز ادا کرتا ہے' یا جو شخص برہنہ نماز ادا کرتا ہے' وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے گا۔

4566 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ عَنْ صَلَاةِ الْعُرْيَانِ، فَقَالَ: إِنْ كَانَ حَيْثُ يَرَاهُ النَّاسُ صَلَّى جَالِسًا، وَإِنْ كَانَ حَيْثُ لَا يَرَاهُ النَّاسُ صَلَّى قَائِمًا

✽✽ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے برہنہ شخص کے نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تو وہ کسی ایسی جگہ پر موجود ہو' جہاں لوگ اُسے دیکھ سکتے ہوں' تو وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے گا اور اگر وہ کسی ایسی جگہ ہو جہاں اُسے کوئی نہیں دیکھ سکتا' تو وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے گا۔

بَابُ وُجُوبِ الْوِتْرِ، هَلْ شَیْءٌ مِنَ التَّطَوُّعِ وَاجِبٌ

باب: وتر کا واجب ہونا' کیا نوافل میں سے کوئی چیز واجب ہے؟

4567 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَوَاجِبٌ الْوِتْرُ وَالرَّكْعَتَانِ اَمَامَ الصُّبْحِ، اَوْ شَیْءٌ مِنَ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَكْتُوبَةِ اَوْ بَعْدَهَا؟ قَالَ: لَا

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا وتر کی نماز اور فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعت (سنتیں) یا (کسی بھی) فرض نماز سے پہلے' یا بعد میں ادا کی جانے والی' کوئی بھی نماز واجب ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

4568 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوِتْرُ حَقٌّ، وَلَيْسَ كَالْمَغْرِبِ

** حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وتر لازم ہیں' لیکن یہ مغرب کی طرح نہیں ہیں''۔

4569 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الْمَكْتُوبَةِ، وَلٰكِنَّهَا سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

** حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وتر لازمی نہیں ہیں جس طرح فرض نماز لازم ہوتی ہے بلکہ یہ سنت ہے' جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہے۔

4570 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ الْمُسَيِّبِ عَنِ الْوِتْرِ؟ فَقَالَ: " اَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنْ تَرَكْتَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ، وَصَلِّ صَلَاةَ الضُّحَى وَاِنْ تَرَكْتَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ، وَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَاِنْ تَرَكْتَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ، وَضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ تَرَكْتَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ، هٰذَا كُلُّهُ قَدْ عَرَفْنَاهُ مَا خَلَا الْوِتْرَ قَالَ: بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے سعید بن مسیب سے وتر کے بارے میں دریافت کیا' تو سعید نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ادا کیے ہیں' اگر تم انہیں ترک کر دیتے ہو' تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' تم چاشت کی نماز ادا کرو' اگر تم اسے ترک کر دیتے ہو' تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' تم ظہر سے پہلے دو رکعت ادا کرو اور اُس کے بعد دو رکعت ادا کرو' اگر تم ترک کر دیتے ہو' تو تمہیں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز ادا کی' (یا قربانی کی) کیا' تو اگر تم اسے ترک کر دیتے ہو' تو تم پر کوئی

گناہ نہیں ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے ابومحمد! ان سب چیزوں سے تو ہم واقف ہیں' صرف وتر کا معاملہ مختلف ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے''۔

4571 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْآنِ، فَاِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ: مَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَتْ لَكَ وَلَا لِاَصْحَابِكَ

✳✳ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اہلِ قرآن! تم وتر ادا کرو! کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے''۔

ایک دیہاتی نے دریافت کیا: اللہ کے رسول کیا کہہ رہے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے لیے یا تمہارے ساتھیوں کے لیے نہیں ہے۔

4572 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ بِالْوِتْرِ وَالْاَضَاحِيِّ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيَّ

✳✳ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے وتر ادا کرنے اور قربانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے' لیکن اس بات کا مجھے پابند نہیں کیا گیا''۔

4573 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ثَلَاثٌ هُنَّ عَلَيَّ فَرِيضَةٌ وَلَكُمْ تَطَوُّعٌ: الضَّحِيَّةُ، وَصَلَاةُ الضُّحَى، وَالْوِتْرُ "

✳✳ عکرمہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں ایسی ہیں' جو مجھ پر فرض ہیں اور تمہارے لیے نفل ہیں: قربانی کرنا' چاشت کی نماز ادا کرنا اور وتر ادا کرنا''۔

4574 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: سَاَلَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ؟ فَقَالَ: الْوِتْرُ عَلَى اَهْلِ الْقُرْآنِ

✳✳ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے وتر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اہلِ قرآن پر وتر ادا کرنا لازم ہے۔

4575 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَوِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ الْجُمَحِيِّ، وَكَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، عَنِ الْمُخْدَجِيِّ قَالَ: قِيلَ لِعُبَادَةَ بْنِ

الصَّامِتِ، اَوْ قُلْتُ لَهُ: اِنَّ اَبَا مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ: اِنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ، فَقَالَ عُبَادَةُ: كَذَبَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ، فَمَنْ اَتَى بِهِنَّ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يَاْتِ بِهِنَّ لَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ، اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

* * مخدجی بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے اُن سے دریافت کیا: حضرت ابومحمد یہ فرماتے ہیں کہ وتر واجب ہیں؟ تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابومحمد نے غلط کہا ہے کیونکہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ نمازیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر لازم قرار دیا ہے' جو انہیں ادا کرتا ہے اور ان کے حق کو حقیر سمجھتے ہوئے ان میں سے کسی ایک چیز میں کوئی کمی نہیں کرتا' تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کے لیے یہ بات لازم ہے کہ اُسے جنت میں داخل کر دے' اور جو شخص انہیں ادا نہیں کرتا' تو اُس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی عہد نہیں ہے' اگر وہ چاہے گا تو اُس کی مغفرت کر دے گا اور اگر چاہے گا تو اُسے عذاب دے گا''۔

4576 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ: فِي ابْنَةِ سِتِّ سِنِيْنَ اَوْ خَمْسٍ: اَتَاْمُرُهَا بِالْوِتْرِ؟ قَالَ: رَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، كَانَ يُقَالُ: الْوِتْرُ عَلَى اَهْلِ الْقُرْآنِ

* * منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے چھ یا پانچ سال کی بچی کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا آپ اُسے وتر ادا کرنے کا حکم دیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: عشاء کے بعد دو رکعت ادا کی جاتی ہیں' یہ بات کہی جاتی ہے کہ وتر اہلِ قرآن پر واجب ہیں۔

4577 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ: لَا وِتْرَ اِلَّا عَلَى مَنْ تَلَا الْقُرْآنَ

* * حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وتر صرف اُس شخص پر لازم ہیں جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے۔

4578 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنِّي تَرَكْتُ الْوِتْرَ لَيْلَةً، وَلِي حُمْرُ النَّعَمِ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں کسی رات وتر ترک کر دوں خواہ اس کے بدلے مجھے سرخ اونٹ مل رہے ہوں۔

4579 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ، فَمَنْ لَمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا

٭٭ حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے جو شخص وتر ادا نہیں کرتا' وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

4580 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ

قَالَ اَيُّوْبُ، اَوْ غَيْرُهُ: فَكَانَ ابْنُ سِيرِيْنَ يَسْتَحِبُّ الْوِتْرَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ، حَتّٰى اِنْ كَانَ لَيَاْكُلُ وِتْرًا

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وہ وتر کو پسند کرتا ہے۔

ایوب اور دیگر حضرات نے یہ روایت نقل کی ہے: ابن سیرین ہر چیز کو وتر (یعنی طاق تعداد) کو پسند کرتے تھے' یہاں تک کہ وہ کھانے کی چیزیں بھی طاق تعداد میں کھاتے تھے۔

4581 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ: اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُحَقِّقُ الْوِتْرَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وتر کو لازم قرار دیتے تھے۔

4582 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنّٰى قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ زَادَكُمْ صَلَاةً اِلٰى صَلَاتِكُمْ، فَحَافِظُوا عَلَيْهَا، وَهِيَ الْوِتْرُ وَذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الْمُثَنّٰى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

٭٭ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے' آپ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری نمازوں کے ساتھ ایک مزید نماز تمہیں عطا کی ہے' تم اسے باقاعدگی سے ادا کرو اور وہ وتر کی نماز ہے''۔

ابن جریج نے بھی یہ روایت اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4583 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ: وَاجِبُ الْوِتْرُ

4579-صحيح ابن خزيمة - جماع ابواب ذكر الوتر وما فيه من السنن' باب الترغيب في الوتر واستحبابه إذ الله يحبه - حديث:999' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب الحث على الوتر - حديث:1594' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في الوتر - حديث:1166' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' من قال : الوتر على اهل القرآن - حديث:6771' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصلاة' الامر بالوتر - حديث:434' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب صلاة التطوع - باب ذكر البيان ان لا فرض في اليوم والليلة من الصلوات' حديث:4138' مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه' حديث:1197' البحر الزخار مسند البزار - ومما روى عاصم بن ضمرة ' حديث:606' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه' حديث:562

وَلَمْ يَكْتُبْ.

** مجاہد فرماتے ہیں: وتر واجب ہیں' لیکن یہ فرض نہیں ہیں۔

4584 - اقوالِ تابعین: وَقَالَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مجاہد سے منقول ہے۔

4585 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّهُ كَانَ يُوجِبُ الْوِتْرَ، وَيَقُولُ: مَنْ فَاتَهُ الْوِتْرُ حَتَّى يُصْبِحَ، فَلْيُوتِرْ حِينَ يَذْكُرُ

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ وتر کو واجب قرار دیتے تھے۔ وہ یہ فرماتے تھے: جس شخص کی وتر کی نماز رہ جائے' یہاں تک کہ صبح صادق ہو جائے' تو جس وقت اُسے وہ نماز یاد آئے' اُس وقت وہ وتر ادا کرلے

4586 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: يُقْضَى الْوِتْرُ

** طاؤس بیان کرتے ہیں: آدمی وتر کی قضاء کرے گا۔

4587 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: الْوِتْرُ وَاجِبٌ يُعَادُ اِلَيْهِ اِذَا نُسِيَ

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وتر واجب ہیں' اگر آدمی انہیں بھول جاتا ہے' تو انہیں بعد میں دوبارہ ادا کرے گا۔

4588 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: تُصَلِّي الْوِتْرَ وَاِنْ صَلَّيْتَ الصُّبْحَ قَالَ الثَّوْرِيُّ: فَمَنْ نَسِيَ الْعِشَاءَ وَصَلَّى الْوِتْرَ بَعْدَ اَنْ غَابَ الشَّفَقُ قَالَ: يُصَلِّي الْعِشَاءَ اِذَا ذَكَرَهَا وَلَا يُعِيدُ الْوِتْرَ

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: تم وتر ادا کرو گے' خواہ تم صبح کی نماز ادا کر چکے ہو۔
سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: جو شخص عشاء کی نماز بھول جائے اور شفق غروب ہونے کے بعد وتر ادا کرلے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ عشاء کی نماز اُس وقت ادا کرے گا' جب وہ اُسے یاد آئے گی' البتہ وہ وتر کو نہیں دُہرائے گا۔

بَابُ فَوْتِ الْوِتْرِ

باب: وتر کا فوت ہو جانا

4589 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْتِرُوا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوا

** حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صبح (صادق) ہونے سے پہلے وتر ادا کرلو''۔

4590 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُوتِرْ حَتّٰى اَصْبَحَ؟ فَقَالَ: سَوْفَ يُوتِرُ الْيَوْمَ الْاٰخَرَ

** سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو صبح صادق ہونے تک وتر ادا نہیں کر پاتا' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اگلے دن وتر ادا کرلے گا۔

4591 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ قَالَ: اِلَّا رَفَعَهُ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَهُ الْفَجْرُ، وَلَمْ يُوتِرْ، فَلَا وِتْرَ لَهُ

** حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (راوی کہتے ہیں:) میرے علم کے مطابق اُنہوں نے یہ مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

''جو شخص صبح صادق کا وقت پالے اور اُس نے وتر ادا نہ کیے ہوں' تو ایسے شخص کے وتر نہیں ہوتے''۔

4592 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُوتِرْ حَتّٰى فَجَرَ الْفَجْرُ؟ قَالَ: قَدْ فَاتَهُ الْوِتْرُ فَلَا يُوتِرُ قِيْلَ لَهُ: اَعِلْمٌ اَمْ رَاْيٌ؟

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، فَحَدَّثَ حُمَيْدٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ اَوْ مِيْنَاءَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِنَّمَا هُمَا رَكْعَتَانِ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا صَلَاةَ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِغُلَامٍ لَهُ: انْظُرْ، اَضَاءَ الْفَجْرُ؟ فَرَجَعَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ، ثُمَّ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ، وَحَدِيْثُ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ تَفْرِيْطِ الصَّلَوَاتِ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو وتر نہیں کرتا یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی ہے۔ تو عطاء نے فرمایا: اُس کے وتر قضاء ہو گئے ہیں' وہ وتر ادا نہیں کرے گا۔ اُن سے دریافت کیا گیا: کیا آپ کے پاس اس بارے میں کوئی علم (یعنی منقول روایت) ہے؟ یا آپ اپنی رائے بیان کر رہے ہیں؟ اُس وقت اُنہوں نے سلیمان یا میناء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا:

''یہ دو رکعت ہیں' جب صبح صادق ہو جائے گی تو ان دو رکعت کے علاوہ اور کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی (یعنی فجر کی دو سنتوں کے علاوہ اور کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی)''۔

پھر اُنہوں نے اس کے بعد مجھے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام سے کہا کہ تم اس بات کا جائزہ لو کہ کیا صبح صادق ہو چکی ہے؟ وہ غلام اُن کے پاس واپس آیا اور بولا: لوگ نماز ادا کر رہے ہیں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے' اُنہوں نے ایک رکعت وتر ادا کی اور پھر صبح سے پہلے کی دو رکعت (سنتیں ادا کیں)۔

قتادہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کردہ روایت نماز کا وقت گزر جانے کے بارے میں ہے۔

4593 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ الْفَجْرَ فَلَا وِتْرَ

* * مغیرہ فرماتے ہیں: جب تم فجر کی نماز ادا کرلو تو پھر وتر ادا نہیں ہوں گے۔

4594 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوْتِرْ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم اُس وقت تک وتر ادا کر سکتے ہو جب تک سورج نکل نہیں آتا۔

4595 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ قَالَا: لَا وِتْرَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

* * حسن بصری اور قتادہ فرماتے ہیں: صبح کی نماز کے بعد وتر ادا نہیں کیے جائیں گے۔

4596 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَوْتَرَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ

* * عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما صبح صادق ہونے کے بعد بھی وتر ادا کر لیتے تھے۔

4597 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: تُصَلِّي الْوِتْرَ. وَإِنْ صَلَّيْتَ الصُّبْحَ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: تم وتر ادا کرو گے خواہ تم صبح کی نماز ادا کر چکے ہو۔

4598 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے طاؤس سے منقول ہے۔

4599 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ، وَابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: أَوْتِرْ وَلَوْ نِصْفَ النَّهَارِ إِذَا نَسِيتَ

وَذَكَرَ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: الْوِتْرُ أَشْرَفُ التَّطَوُّعِ، لَا يَصْلُحُ تَرْكُهُ، وَلَا يُقْضَى

* * امام شعبی فرماتے ہیں: جب تم وتر ادا کرنا بھول جاؤ تو تم وتر ادا کرلو خواہ نصف النہار کا وقت ہو۔

سفیان ثوری نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: وتر سب سے زیادہ شرف والی نفلی عبادت ہے اسے ترک کرنا مناسب نہیں ہے البتہ اس کی قضاء ادا نہیں کی جا سکتی۔

4600 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: أَوْتِرْ وَإِنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

* * حماد فرماتے ہیں: تم وتر ادا کرو خواہ سورج نکل چکا ہو۔

4601 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: جَاءَ نَفَرٌ إِلَى

اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ فَسَاَلُوهُ عَنِ الْوِتْرِ؟ فَقَالَ: لَا وِتْرَ بَعْدَ الْاَذَانِ، فَاَتَوْا عَلِيًّا فَاَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: لَقَدْ اَغْرَقَ النَّزْعَ، وَاَفْرَطَ فِي الْفُتْيَا، الْوِتْرُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ

* * عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے ان سے وتر کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اذان کے بعد وتر ادا نہیں کیے جا میں گے۔ پھر وہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (ابوموسیٰ اشعری نے) اس بارے میں بہت گہرائی سے کام لیا ہے اور فتویٰ دینے میں افراط سے کام لیا ہے' وتر تمہارے اور صبح کی نماز کے درمیان ادا کیے جا سکتے ہیں۔

4602 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: اِنَّ اَبَا مُوسَى يَقُولُ: لَا وِتْرَ بَعْدَ الْاَذَانِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: لَقَدْ اَغْرَقَ النَّزْعَ وَاَفْرَطَ الْفُتْيَا، الْوِتْرُ مَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

* * عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: صبح (فجر کی) اذان ہونے کے بعد وتر ادا نہیں کیے جا سکتے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس شخص سے فرمایا: اُنہوں نے اس بارے میں مبالغہ سے کام لیا ہے اور فتویٰ دیتے ہوئے افراط سے کام لیا ہے' وتر دو نمازوں (یعنی عشاء اور فجر کی نمازوں) کے درمیان ادا کیے جا سکتے ہیں۔

4603 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: لَا وِتْرَ لِمَنْ اَدْرَكَهُ الصُّبْحُ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ، فَقَالَتْ: كَذَبَ اَبُو الدَّرْدَاءِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ فَيُوتِرُ

* * حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کو صبح صادق کا وقت ہو جائے تو اُس کے وتر نہیں ہوتے۔

راوی کہتے ہیں: اُنہوں نے اس بات کا تذکرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے غلط بیان کیا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات صبح صادق کے وقت وتر ادا کرتے تھے۔

4604 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: الْوِتْرُ مَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

* * حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وتر دو نمازوں کے درمیان ادا کیے جائیں گے۔

4605 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، وَاَبِي حُصَيْنٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ: الْوِتْرُ مَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ،

* * حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وتر دو نمازوں کے درمیان ادا کیے جائیں گے۔

4606 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، مِثْلَ ذٰلِكَ

* ابراہیم نخعی نے اسود بن ہلال کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند روایت کیا ہے۔

4607 حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِي كَرِيمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ يَقُولُ: اَتَى رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي لَمْ اُوتِرْ حَتَّى اَصْبَحْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا الْوِتْرُ بِاللَّيْلِ، فَاَعَادَ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُ اَنْ يُوتِرَ

* معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا‘ اُس نے عرض کی: میں نے وتر ادا نہیں کیے یہاں تک کہ صبح ہوگئی‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر رات میں ادا کیے جاتے ہیں۔ اُس شخص نے دوبارہ آپ کے سامنے یہی بات ذکر کی تو آپ نے اُسے ہدایت کی کہ وہ وتر ادا کرلے۔

4608 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: مَنْ اَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ وِتْرٍ اَصْبَحَ عَلَى رَاْسِهِ جَرِيرٌ قَدْرَ سَبْعِينَ ذِرَاعًا

* آدم بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ اُس نے وتر ادا نہ کیے ہوں‘ وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ اُس کے سر پر ستر گز کا جریر ہوتا ہے۔

4609 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ قَالَ: احْتُبِسَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ يَوْمًا عَنِ الصَّلَاةِ، فَقِيلَ لَهُ: اَبْطَاْتَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ لَهُ: اَدْرَكَنِي الصُّبْحُ قَبْلَ اَنْ اُوتِرَ فَاَوْتَرْتُ

* ابونضرہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نماز کے وقت تشریف نہیں لائے (بعد میں) اُن سے دریافت کیا گیا کہ جناب! آپ لوگوں کے پاس دیر سے تشریف لائے ہیں‘ تو اُنہوں نے فرمایا: صبح ہوگئی تھی اور میں نے ابھی وتر ادا نہیں کیے تھے تو میں وتر ادا کر رہا تھا۔

4610 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: رُبَّمَا اَوْتَرَ وَاِنَّهُ يَسْمَعُ الْاِقَامَةَ

* عبداللہ بن عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: بعض اوقات وہ وتر ادا کرتے تھے اور وہ اُس وقت (فجر کی نماز کی) اقامت سن رہے ہوتے تھے۔

4611 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُ عَبِيدَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَسْتَيْقِظُ عِنْدَ الْاِقَامَةِ وَلَمْ يُوتِرْ قَالَ: يُوتِرُ

* ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: میں نے عبیدہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو اقامت کے وقت بیدار ہوتا ہے اور اُس نے ابھی وتر ادا نہیں کیے‘ تو اُنہوں نے فرمایا: وہ وتر ادا کرے گا۔

4612 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْوِتْرِ؟

فَقَالَ: بَيْنَا ابْنُ عُمَرَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ لَيْلَةً، فَاجَاءَهُ الصُّبْحُ فَاَوْتَرَ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وتر کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ ابن عمر رات بھر بیت اللہ کا طواف کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی تو اُس نے پھر وتر ادا کیے۔

4613 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرِ، فَاَوْتِرُوْا قَبْلَ الْفَجْرِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب صبح صادق ہو جائے تو رات کی ہر (نفل) نماز اور وتر کا وقت رخصت ہو جاتا ہے تو تم لوگ صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کرلو''۔

4614 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ لِي: قُومِي فَاَوْتِرِي

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں نوافل ادا کرتے رہتے تھے' جب آپ اُن سے فارغ ہوتے تھے تو مجھ سے فرماتے تھے: اُٹھو اور وتر ادا کرلو۔

بَابُ: اَیُّ سَاعَةٍ يُسْتَحَبُّ فِيهَا الْوِتْرُ

باب: کون سی گھڑی میں وتر ادا کرنا مستحب ہے؟

4615 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ تَذَاكَرَا الْوِتْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَمَّا اَنَا فَاَنَامُ عَلٰى وِتْرٍ، فَاِنِ اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ شَفْعًا حَتَّى الصَّبَاحِ، وَقَالَ عُمَرُ: لٰكِنِّي اَنَامُ عَلٰى شَفْعٍ، ثُمَّ اُوتِرُ مِنَ السَّحَرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي بَكْرٍ: حَذِرَ هٰذَا وَقَالَ لِعُمَرَ: قَوِيَ هٰذَا

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں وتر کے بارے میں گفتگو ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو وتر ادا کرنے کے بعد سوتا ہوں' اگر میں (رات میں کسی وقت) بیدار ہو جاؤں تو جفت رکعات کی نماز ادا کرلیتا ہوں یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جفت رکعات ادا کرنے کے بعد سو جاتا ہوں اور پھر سحری کے وقت وتر ادا کرتا ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: اس نے احتیاط کی ہے! اور آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: اس نے مضبوطی کا مظاہرہ کیا ہے۔

4616 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يُوتِرُ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَعُمَرَ آخِرَ اللَّيْلِ، فَسَاَلَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وِتْرِهِمَا فَاَخْبَرَاهُ؟ فَقَالَ: قَوِيَ هٰذَا، وَحَذِرَ هٰذَا قَالَ: وَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَضْرِبُ لَكُمَا مَثَلَ رَجُلَيْنِ اَخَذَا فِي مَفَازَةٍ لَيْلًا، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: مَا اُرِيْدُ اَنْ اَنَامَ حَتّٰى اَقْطَعَهَا، وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَنَامُ نَوْمَةً, ثُمَّ اَقُوْمُ فَاَقْطَعُهَا، فَاَصْبَحَا فِي الْمَنْزِلِ جَمِيْعًا

** زہری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رات کے ابتدائی حصہ میں وتر ادا کر لیتے تھے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصہ میں ادا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات سے ان کے وتر ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' ان دونوں نے آپ کو گزارش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے مضبوطی کا اظہار کیا ہے اور اس نے احتیاط کا اظہار کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے سامنے ایک مثال بیان کرتا ہوں! دو آدمی ایک ویران جگہ پر رات کے وقت ٹھہرے تو اُن میں سے ایک نے کہا: میں اُس وقت تک نہیں سوؤں گا جب تک اس جگہ سے آگے نہیں چلا جاتا' جبکہ دوسرے نے کہا: میں سو جاتا ہوں' پھر میں بیدار ہونے کے بعد اس راستہ سے آگے چلا جاؤں گا' اور صبح وہ دونوں اپنی منزل پر پہنچ گئے۔

4617 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ: مَتٰى تُوْتِرُ؟ قَالَ: قَبْلَ اَنْ اَرْقُدَ قَالَ: قَدْ اَخَذْتَ بِالْوُثْقٰى وَقَالَ لِعُمَرَ: مَتٰى تُوْتِرُ؟ قَالَ: آخِرَ اللَّيْلِ حِيْنَ اَفْرُغُ مِنْ صَلَاتِيْ قَالَ: فِعْلُ ذَوِي الْقُوَّةِ فَعَلْتَ

** محمد بن یوسف بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تم کب وتر ادا کرتے ہو؟' اُنہوں نے عرض کی: میں سونے سے پہلے (وتر ادا کر لیتا ہوں)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مضبوطی کو پکڑا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تم کب وتر ادا کرتے ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: رات کے آخری حصہ میں' جب میں اپنی (رات بھر کی نفل) نماز سے فارغ ہوتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قوت والا شخص جو کام کرتا ہے وہ تم کرتے ہو۔

4618 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَسْتُ بِتَارِكِهِنَّ فِيْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ: نَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ، وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى قَالَ: ثُمَّ اَوْهَمَ الْحَسَنُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَجَعَلَ مَكَانَ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی ہدایت کی تھی جنہیں میں حضر یا سفر میں کبھی ترک نہیں کرتا: (۱) وتر ادا کرنے کے بعد سونا (۲) ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا (۳) اور چاشت کی دو رکعت۔

اس کے بعد حسن نامی راوی کو اس روایت کے بارے میں وہم لاحق ہو گیا' اور وہ چاشت کی دو رکعت کی بجائے جمعہ کے دن غسل کرنے کا ذکر کرنے لگا۔

4619 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، كَانَ يُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ: وَاٰخِرَ وَاسِعِي النَّوَافِلِ

❊❊ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رات کے ابتدائی حصہ میں وتر ادا کر لیتے تھے وہ یہ فرماتے تھے: (یہاں متن میں ایک مجہول لفظ ہے) اور میں ثواب کے حصول کا طلبگار ہوں۔

4620 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي عَمْرٍو النَّدَبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ، يُسْاَلُ عَنِ الْوِتْرِ؟ فَقَالَ: اَمَّا اَنَا فَاِنِّي اُوتِرُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ، فَاِنْ رُزِقْتُ شَيْئًا مِنْ آخِرِهِ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى اُصْبِحَ، اَوْ قَالَ: حَتّٰى يُدْرِكَنِي الصُّبْحُ

❊❊ ابوعمرو ندبی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت رافع بن حدیج رضی اللہ عنہ کو سنا جن سے وتر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: میں تو رات کے ابتدائی حصہ میں ہی وتر ادا کر لیتا ہوں اگر رات کے آخری حصہ میں کچھ (نوافل ادا کرنے کا) موقع ملے تو میں صبح صادق ہونے تک دو دو رکعت ادا کرتا ہوں۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) یہاں تک کہ صبح صادق جاتی ہے۔

4621 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خِلَاسُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا اَبَا الْيَقْظَانِ، كَيْفَ تَقُولُ فِي الْوِتْرِ؟ فَقَالَ عَمَّارٌ: اَمَّا اَنَا فَاُوتِرُ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ، فَاِنْ رَزَقَنِي اللّٰهُ شَيْئًا صَلَّيْتُ شَفْعًا شَفْعًا حَتّٰى الصُّبْحِ

❊❊ خلاس بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک شخص نے اُن سے سوال کیا اُس نے کہا: اے ابویقظان! وتر کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو سونے سے پہلے ہی وتر ادا کر لیتا ہوں اگر اللہ تعالیٰ مجھے نصیب کرے تو میں (رات میں کسی وقت بیدار ہو کر) صبح صادق ہونے تک دو دو رکعت ادا کرتا ہوں۔

4622 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، وَابْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِي مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيلٍ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقُلْتُ: حَدِّثْنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ؟ فَسَكَتَ، ثُمَّ سَاَلْتُهُ الثَّانِيَةَ فَسَكَتَ، ثُمَّ سَاَلْتُهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَمَّا اَنَا فَاُوتِرُهَا هُنَا بِخَمْسٍ، ثُمَّ اَرْجِعُ فَاَرْقُدُ، فَاِنِ اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ شَفْعًا حَتّٰى اُصْبِحَ

❊❊ ابومرہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا میں نے کہا: آپ مجھے بتایئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وتر ادا کرتے تھے؟ تو وہ خاموش رہے پھر میں نے اُن سے دوسری مرتبہ سوال کیا تو وہ پھر خاموش رہے میں نے اُن سے تیسری مرتبہ سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر میں چاہوں تو میں تمہیں ابوہریرہ کے بارے میں بتاتا ہوں! میں یہاں پانچ وتر ادا کرتا ہوں پھر میں واپس جا کر سو جاتا ہوں اگر میں بیدار ہو جاؤں تو صبح صادق ہونے تک جفت رکعات ادا کرتا رہتا ہوں۔

4623 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ

قَالَ: وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَافَ مِنْكُمْ اَنْ لَا یَسْتَیْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ، فَلْیُوتِرْ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ، وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ اَنْ یَسْتَیْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوتِرْ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ، فَاِنَّ قِرَاءَ ةَ آخِرِ اللَّیْلِ مَحْضُورَةٌ، وَذٰلِكَ اَفْضَلُ

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص سجدہ کرے تو اعتدال سے کرے اور وہ اپنے بازو یوں نہ بچھائے جس طرح کتا بچھا لیتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

''تم میں سے جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں بیدار نہیں ہو سکے گا اُسے رات کے ابتدائی حصہ میں وتر ادا کر لینے چاہئیں اور جس شخص کو یہ اُمید ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں بیدار ہو جائے گا تو اُسے رات کے آخری حصہ میں وتر ادا کرنے چاہئیں کیونکہ رات کے آخری حصہ میں کی جانے والی تلاوت میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہے اور یہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے''۔

4624 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِی الضُّحٰی، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُلَّ اللَّیْلِ قَدْ اَوْتَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ اَوَّلِهٖ وَاَوْسَطِهٖ، وَآخِرِهٖ، وَانْتَهٰی وِتْرُهٗ اِلَی السَّحَرِ

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ہر حصہ میں وتر ادا کر لیتے تھے' ابتدائی حصہ میں بھی' درمیانی حصہ میں بھی' آخری حصہ میں بھی' آپ کے وتر ادا کرنے کا آخری وقت سحری ہوتا ہے (یعنی صبح صادق سے کچھ پہلے کا وقت ہوتا تھا)۔

4625 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِیٍّ، اَنَّهٗ كَانَ یُوتِرُ عِنْدَ الْاَذَانِ

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اذان کے وقت وتر ادا کرتے تھے۔

4626 - حدیث نبوی: وَذَكَرَهُ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ اِسْرَائِیلَ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِیٍّ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ یُوتِرُ عِنْدَ الْاَذَانِ "

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ آپ (فجر کی) اذان کے وقت وتر ادا کرتے تھے۔

4627 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: سَاَلْتُهٗ وَكَانَ یَبِیتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ مَتٰی كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ یُوتِرُ؟ قَالَ: كَانَ یُوتِرُ حِینَ یَبْقٰی عَلَیْهِ مِنَ اللَّیْلِ مِثْلُ مَا ذَهَبَ مِنَ اللَّیْلِ حِینَ صَلَّی الْمَغْرِبَ قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ یَسْمَعُ قِرَاءَ تَهٗ اَهْلُ الدَّارِ مِنَ اللَّیْلِ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: میں نے علقمہ سے سوال کیا' اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں رات بسر کی تھی کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کب وتر ادا کرتے تھے؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ وہ اُس وقت وتر ادا کرتے تھے جب اتنی رات باقی رہ جاتی تھی جتنی رات اُس وقت گزری ہوتی ہے' جب وہ مغرب کی نماز ادا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ رات کے وقت بلند آواز میں تلاوت کیا کرتے تھے۔

4628 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَتٰى تُوتِرِيْنَ؟ قَالَتْ: بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَالَ: وَمَا يُؤَذِّنُوْنَ حَتّٰى يُصْبِحُوْا

٭٭ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: آپ کب وتر ادا کرتی ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: (فجر کی) اذان اور اقامت کے درمیان۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُس وقت لوگ اذان اُس وقت دیتے تھے' جب صبح صادق ہو چکی ہوتی تھی۔

4629 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْوِتْرِ، فَقَالَ: وِتْرُ الْاَكْيَاسِ اَوَّلَ اللَّيْلِ، وَوِتْرُ الْاَقْوِيَاءِ آخِرَ اللَّيْلِ، قُلْتُ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: اَمَّا اَنَا اِنِ اسْتَطَعْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْاَكْيَاسِ كُنْتُ

٭٭ معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن سے وتر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: سمجھدار لوگوں کے وتر رات کے ابتدائی حصہ میں ہوں گے' طاقتور لوگوں کے وتر رات کے آخری حصہ میں ہوں گے۔ میں نے کہا: آپ کیا کرتے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: جہاں تک میرا تعلق ہے' اگر مجھ سے ہو سکے تو میں سمجھدار لوگوں میں شامل ہو جاؤں گا۔

4630 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: خَرَجَ عَلِيٌّ حِيْنَ ثَوَّبَ ابْنُ النَّبَّاحِ فَقَالَ: " (وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ) (التکویر: 18)، نِعْمَ سَاعَةُ الْوِتْرِ هٰذِهٖ، اَيْنَ السَّائِلُوْنَ عَنِ الْوِتْرِ؟ "

٭٭ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: جب ابن نباح (نامی مؤذن) نے تھویب کہی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے' اُنہوں نے یہ آیت پڑھی:

''اور رات کی قسم ہے جب اس کی تاریکی جانے لگے اور صبح کی قسم ہے جب اس کی روشنی آنے لگے''۔

جی ہاں! وتر کا وقت یہی ہے۔ وتر کے بارے میں سوال کرنے والے لوگ کہاں ہیں؟

4631 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ، فَقَالَ: " (وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ) (التکویر: 17) وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ، ثُمَّ قَالَ: اَيْنَ السَّائِلُوْنَ عَنِ الْوِتْرِ؟ نِعْمَ سَاعَةُ الْوِتْرِ هٰذِهٖ "

٭٭ عبدخیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صبح صادق ہونے کے بعد' ہمارے پاس تشریف لائے اور اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور رات کی قسم ہے جب اس کی تاریکی جانے لگے''۔

پھر انہوں نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: وتر کے بارے میں سوال کرنے والے لوگ کہاں ہیں؟ وتر کے لیے بہترین وقت یہ ہے۔

4632 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِی بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُوتِرُ بَعْدَ الْفَجْرِ قَالَ: وَكَانَ اَبِی يُوتِرُ قَبْلَ الْفَجْرِ

** ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح صادق ہو جانے کے بعد وتر ادا کرتے تھے۔ ہشام کہتے ہیں: میرے والد صبح صادق ہونے سے پہلے وتر ادا کرتے تھے۔

بَابُ: كَمِ الْوِتْرُ؟

باب: کتنے وتر ادا کیے جائیں گے؟

4633 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِی اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: الْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُوتِرَ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اِلَّا اَنْ يُومِءَ اِيمَاءً فَلْيَفْعَلْ،

** حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وتر ادا کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے جو شخص پانچ وتر ادا کرنے کو پسند کرے وہ ایسا کر لے جو شخص تین وتر ادا کرنا چاہے وہ ایسا کر لے جو شخص ایک وتر ادا کرنا چاہے وہ ایسا کر لے اور جو شخص صرف اشارہ کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو وہ ایسا کر لے۔

4634 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْ سَمِعَ اَنَسًا يُحَدِّثُ مِثْلَ ذٰلِكَ

** امام عبدالرزاق نے یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی نقل کی گئی ہے۔

4635 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: وِتْرُ اللَّيْلِ كَوِتْرِ النَّهَارِ، صَلَاةُ الْمَغْرِبِ ثَلَاثٌ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ

** عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں: رات کے وتر دن کے وتر کی طرح ہیں یعنی مغرب کی نماز کی طرح تین رکعات ہوں گی یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

4636 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسٍ وَبِتُّ عِنْدَهُ قَالَ: فَرَاَيْتُهُ يُصَلِّي مَثْنٰى مَثْنٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ مِثْلَ الْمَغْرِبِ

** ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز ادا کی میں رات کے وقت اُن کے ہاں ٹھہر گیا۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے اُنہیں دو دو رکعت ادا کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ اُنہوں نے اپنی نماز کے آخر میں مغرب

کی نماز کی طرح وتر میں تین رکعات ادا کیں۔

4637 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ فَاَعْلَى

✸✸ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تین یا اس سے زیادہ وتر ادا کیا کرتے تھے۔

4638 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْوِتْرُ ثَلَاثٌ وَخَمْسٌ وَسَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاِحْدَى عَشْرَةَ

✸✸ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وتر یا تین ہوں گے' یا پانچ ہوں گے' یا سات ہوں گے' یا نو ہوں گے' یا گیارہ ہوں گے۔

4639 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ الثَّقَفِيَّ، اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ لَمَّا دَفَنَ اَبَا بَكْرٍ وَّفَرَغَ مِنْهُ، وَقَدْ كَانَ صَلَّى صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اَوْتَرَ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، وَاَوْتَرَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

✸✸ سعید بن عبید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دفن کر دیا اور اُس سے فارغ ہوئے تو اُنہوں نے عشاء کی نماز ادا کرتے ہوئے' تین رکعت وتر ادا کیے' اُن کے ساتھ کچھ مسلمانوں نے بھی وتر ادا کیے۔

4640 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اُوتِرَ بِهِنَّ مِنْ رَكْعَةٍ وَّاحِدَةٍ

✸✸ عطاء فرماتے ہیں: تین رکعت وتر ادا کرنا' میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک رکعت وتر ادا کروں۔

4641 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ قَالَ: وَفَدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ فَكَانَا يَسْمُرَانِ حَتّٰى شَطْرِ اللَّيْلِ فَاَكْثَرَ قَالَ: فَشَهِدَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَعَ مُعَاوِيَةَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَقْصُورَةِ، فَلَمَّا فَرَغَ مُعَاوِيَةُ رَكَعَ رَكْعَةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ لَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا، وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ قَالَ: فَجِئْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ لَهُ: اَلَا اُضْحِكُكَ مِنْ مُعَاوِيَةَ صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ لَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا؟ قَالَ: اَصَابَ اَيْ بُنَيَّ، لَيْسَ اَحَدٌ مِنَّا اَعْلَمَ مِنْ مُعَاوِيَةَ اِنَّمَا هِيَ وَاحِدَةٌ اَوْ خَمْسٌ اَوْ سَبْعٌ اَوْ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ، يُوتِرُ بِمَا شَاءَ، فَاَخْبَرْتُ عَطَاءً خَبَرَ عُتْبَةَ هٰذَا، فَقَالَ: اِنَّمَا سَمِعْنَا اَنَّهُ قَالَ: اَصَابَ، اَوَ لَيْسَ الْمَغْرِبُ - عَطَاءٌ الْقَائِلُ - ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ؟

✸✸ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک وفد کے ساتھ شام میں' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' یہ دونوں حضرات بات چیت کرتے رہے' یہاں تک کہ نصف رات' یا اس سے زیادہ کا حصہ گزر گیا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز مقصورہ میں نماز ادا کی' جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو اُنہوں نے وتر

کی ایک رکعت ادا کی انہوں نے مزید کچھ ادا نہیں کیا' میں اُن کا جائزہ لے رہا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور میں نے اُن سے کہا: کیا مجھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر ہنسی نہیں آنی چاہیے کہ انہوں نے عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد ایک رکعت وتر ادا کی ہے' مزید کچھ ادا نہیں کیا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے میرے بیٹے! انہوں نے ٹھیک کیا ہے' ہم میں سے کوئی بھی شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ علم نہیں رکھتا' وتر ایک ہوتے ہیں' یا پانچ ہوتے ہیں' یا سات ہوتے ہیں' یا اس سے زیادہ ہوتے ہیں' آدمی جتنے چاہے وتر ادا کرلے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عطاء کو عتبہ کی نقل کردہ اس روایت کے بارے میں بتایا' تو انہوں نے جواب دیا: ہم نے یہ سنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا تھا: انہوں نے ٹھیک کیا ہے' کیا مغرب کی نماز اس طرح نہیں ہوتی۔ عطاء اس بات کے قائل تھے: وتر میں تین رکعت ہوتی ہیں۔

4642 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ رَكْعَةٍ يُوتِرُ فِيهَا، قَالَ حَسَنٌ: بَلَغَنِي أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایک رکعت وتر ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: اچھا ہے! مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

4643 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: كَانَ سَعْدٌ يُصَلِّي الْعِشَاءَ، ثُمَّ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ

٭٭ ابوبکر بن حفص بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز ادا کرتے تھے اور پھر ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

4644 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، كَانَ يُصَلِّي بَعْدَهَا رَكْعَةً، ثُمَّ يُوتِرُ بِهَا، ثُمَّ يَنَامُ حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ "، قَالَ مَعْمَرٌ: وَصَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ الْعِشَاءَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَةً، فَقُلْتُ حِينَ انْصَرَفَ أَوَهَمْتَ فِي صَلَاتِكَ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: إِنَّكَ صَلَّيْتَ رَكْعَةً قَالَ: إِنَّا نَفْعَلُ ذَلِكَ أَهْلَ الْبَيْتِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز کے بعد ایک رکعت ادا کرتے تھے' وہ اسے وتر کے طور پر ادا کرتے تھے' پھر وہ سو جاتے تھے' یہاں تک کہ نصف رات کے وقت اُٹھتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کی' جب وہ فرض نماز ادا کرکے فارغ ہوئے' تو انہوں نے کھڑے ہو کر ایک رکعت ادا کرلی' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو میں نے دریافت کیا: کیا آپ کو اپنی نماز کے بارے میں وہم ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: آپ نے ایک رکعت ادا کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہم سب گھر والے ایسا ہی کرتے ہیں۔

4645 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ: أَنَّ سَعْدًا كَانَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ

٭٭ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک وتر ادا کرتے تھے۔

4646 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ شُرَحْبِيلَ يَقُولُ: رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَةً أَوْتَرَ بَعْدَهَا

٭٭ محمد بن شرحبیل فرماتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا اُنہوں نے عشاء کی نماز ادا کی' اُس کے بعد اُنہوں نے ایک رکعت ادا کی' جسے اُنہوں نے وتر کے طور پر ادا کیا۔

4647 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: لِسَعْدٍ: إِنَّكَ تُوتِرُ بِرَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ قَالَ: نَعَمْ، أُخَفِّفُ عَلَى نَفْسِي، ثَلَاثٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وَاحِدَةٍ، وَخَمْسٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ ثَلَاثٍ، وَسَبْعٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ خَمْسٍ

٭٭ اسماعیل بن محمد بن سعد بیان کرتے ہیں: میں نے مصعب بن سعد کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ آپ ایک رکعت وتر ادا کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں اپنے لیے تخفیف کرتا ہوں' البتہ تین رکعت ادا کرنا' میرے نزدیک ایک سے زیادہ پسندیدہ ہے اور پانچ رکعت ادا کرنا' تین سے زیادہ پسندیدہ ہے اور سات رکعت ادا کرنا' پانچ سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

4648 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْوِتْرُ سَبْعٌ أَوْ خَمْسٌ، الثَّلَاثُ بُتَيْرَاءُ، وَإِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ تَكُونَ بُتَيْرَاءَ

٭٭ سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

''وتر یا سات ہوتے ہیں' یا پانچ ہوتے ہیں' یا تین ہوتے ہیں جو دُم کٹے ہوتے ہیں اور مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ وہ دُم کٹے ہوئے ہوں''۔

4649 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: ثَلَاثٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وَاحِدَةٍ، وَسَبْعٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ خَمْسٍ، وَمَا كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: تین رکعات ادا کرنا میرے نزدیک ایک سے زیادہ پسندیدہ ہے اور سات رکعات ادا کرنا پانچ سے زیادہ پسندیدہ ہے' تو جتنی تعداد زیادہ ہوگی اُتنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوگا۔

4650 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: الْوِتْرُ رَكْعَةٌ وَثَلَاثٌ وَخَمْسٌ وَسَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدَى عَشْرَةَ، فَأَعْجَبُهُنَّ إِلَيَّ الثَّلَاثُ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: وتر میں ایک رکعت ہوتی ہے' یا تین ہوتی ہیں' یا پانچ ہوتی ہیں' یا سات ہوتی ہیں' یا نو ہوتی

بیس یا گیارہ ہوتی ہیں اور میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ تین رکعات ہیں۔

4651 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ: تُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: اَوَلَيْسَ اِنَّمَا الْوِتْرُ وَاحِدَةٌ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: بَلٰى، وَلٰكِنْ ثَلَاثٌ اَفْضَلُ قَالَ: فَاِنِّيْ لَا اَزِيْدُ عَلَيْهَا قَالَ: فَغَضِبَ عَبْدُ اللّٰهِ، فَقَالَ سَعْدٌ: اَتَغْضَبُ عَلٰى اَنْ اُوتِرَ بِرَكْعَةٍ وَاَنْتَ تُوَرِّثُ ثَلَاثَ جَدَّاتٍ، اَفَلَا تُوَرِّثُ حَوَّاءَ امْرَاَةَ آدَمَ؟ اَخْبَرَنِيهِ يَحْيٰى، عَنِ الثَّوْرِيِّ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ ایک رکعت وتر ادا کرتے ہیں؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وتر ایک رکعت نہیں ہوتے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! لیکن تین رکعات ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن میں اس سے زیادہ ادا نہیں کرتا۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غصہ میں آ گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ اس بات پر مجھ پر غصہ کا اظہار کر رہے ہیں کہ میں ایک رکعت وتر ادا کرتا ہوں! جبکہ آپ خود تین دادیوں (یا نانیوں) کو وارث قرار دیتے ہیں تو آپ حضرت آدم علیہ السلام کی اہلیہ سیدہ حواء رضی اللہ عنہا کو وارث کیوں نہیں قرار دیتے۔

یہ روایت یحییٰ نے سفیان ثوری کے حوالے سے نقل کی ہے۔

4652 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ: رَاَيْتُ مُعَاوِيَةَ صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ اَوْتَرَ بَعْدَهَا بِرَكْعَةٍ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اَصَابَ

✽✽ عبیداللہ بن ابو یزید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے عشاء کی نماز ادا کی اُس کے بعد انہوں نے ایک رکعت وتر ادا کی میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: اُنہوں نے (یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے) ٹھیک کیا ہے۔

4653 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عُثْمَانَ التَّيْمِيَّ عَنْ صَلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: اِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ عَنْ صَلَاةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: "لَاَغْلِبَنَّ اللَّيْلَةَ النَّفَرَ عَلَى الْحِجْرِ يُرِيْدُ الْمَقَامَ قَالَ: فَلَمَّا قُمْتُ اِذَا رَجُلٌ يَزْحَمُنِيْ مُتَقَنِّعًا قَالَ: فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ فَتَاَخَّرْتُ عَنْهُ، فَصَلّٰى، فَاِذَا هُوَ يَسْجُدُ سُجُوْدَ الْقُرْآنِ، حَتّٰى اِذَا قُلْتُ: هٰذَا هُوَ اَذَانُ الْفَجْرِ، اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ لَمْ يُصَلِّ غَيْرَهَا ثُمَّ انْطَلَقَ

✽✽ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی سے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر تم چاہو تو میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نماز کے بارے میں بتاتا ہوں! اُس شخص نے کہا: ٹھیک ہے! تو عبدالرحمٰن نے بتایا کہ میں نے سوچا کہ آج رات میں حجر اسود کے پاس (یا مقامِ ابراہیم کے پاس) رات کے وقت ٹھہروں گا (اور نوافل ادا کروں گا) جب میں وہاں کھڑا ہوا تو اسی دوران ایک شخص جس نے سر ڈھانپا ہوا تھا اُس

نے مجھے ایک طرف کیا' جب میں نے دیکھا' تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے' میں پیچھے ہٹ گیا' اُنہوں نے نماز ادا کی تو وہ قرآن کے سجدۂ تلاوت کرتے رہے' یہاں تک کہ میں نے سوچا کہ فجر کی اذان ہونے لگی ہے' تو اُس وقت اُنہوں نے ایک رکعت وتر ادا کر لی' اُنہوں نے مزید کوئی نماز ادا نہیں کی اور پھر تشریف لے گئے۔

4654 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي خَلْفَ الْمَقَامِ فَجَاءَ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فَقَرَأَ السَّبْعَ الطِّوَالَ، ثُمَّ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْفَتَلَ فَنَظَرْتُ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ

✵✵ سائب بن یزید نے قریش کے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں مقامِ ابراہیم کے پاس نماز ادا کر رہا تھا' اسی دوران ایک شخص سر پر چادر لیے ہوئے آیا' اُس نے سات طویل سورتوں کی تلاوت کی' پھر دو مرتبہ رکوع کیا' پھر وہ چلا گیا۔ میں نے جائزہ لیا' تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

4655 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ رَجُلٌ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ لَيْلَةً وَّهُوَ يُصَلِّي حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ أَوْتَرَ فَاتَّبَعْتُهُ لِنَنْظُرَ مَنْ هُوَ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے کہا: ایک رات میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نماز کا جائزہ لیتا رہا' وہ نماز ادا کرتے رہے' یہاں تک کہ رات کے آخری حصہ میں' اُنہوں نے وتر ادا کیے' جب میں نے دیکھا کہ یہ کون ہیں؟ تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

4656 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَمَّنْ سَمِعَهُ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: قُلْتُ لِمِقْسَمٍ: إِنِّي أُوتِرُ بِثَلَاثٍ، ثُمَّ أَخْرُجُ إِلَى الصُّبْحِ خَشْيَةَ أَنْ تَفُوتَنِي الصَّلَاةُ، فَكَرِهَ ذٰلِكَ أَنْ يُوتِرَ إِلَّا بِخَمْسٍ أَوْ سَبْعٍ قُلْتُ: عَمَّنْ هٰذَا؟ قَالَ: عَنِ الثِّقَةِ عَنْ مَيْمُوْنَةَ، وَعَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ حکم بیان کرتے ہیں: میں نے مقسم سے کہا: میں تین رکعت وتر ادا کرتا ہوں' پھر میں صبح کی نماز کے لیے چلا جاتا ہوں اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں وہ نماز مجھ سے رہ نہ جائے۔ تو اُنہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ وتر پانچ ادا کیے جائیں یا سات ادا کیے جائیں۔ میں نے کہا: آپ نے یہ بات کس سے روایت کی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ایک ثقہ راوی کے حوالے سے سیدہ میمونہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کی ہے)۔

4657 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلَ إِنْسَانٌ عَطَاءً عَنْ أَدْنَى مَا يَكْفِي لِلْمُسَافِرِ قَالَ: رَكْعَةٌ وَاحِدَةٌ إِنْ شَاءَ قَالَ: قُلْتُ: فَالْمُقِيمُ؟ قَالَ: وَرَكْعَةٌ تَكْفِيهِ إِنْ شَاءَ لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِمَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: مسافر کے لیے کم از کم کتنی رکعات کافی ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر وہ چاہے تو ایک رکعت۔ میں نے کہا: مقیم کے لیے؟ اُنہوں نے کہا: ایک رکعت بھی اُس کے لیے کفایت کو جائے گی' اگر وہ چاہے' اور مزید کوئی اور رکعت ادا نہ کرے۔

4658 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَمَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ عِنْدَ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ اَبِي مُعَيْطٍ، ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِهٖ، فَقَامَا يَتَحَادَثَانِ حَتّٰى رَاَيَا تَبَاشِيرَ الْفَجْرِ، فَاَوْتَرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِرَكْعَةٍ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما ولید بن عقبہ کے ہاں رات دیر تک بات چیت کرتے رہے' پھر یہ دونوں حضرات اُس کے پاس سے اُٹھ کر باہر آئے' تو یہ دونوں کھڑے ہو کر آپس میں بات چیت کرتے رہے' یہاں تک کہ ان دونوں کو صبح صادق کے آثار نظر آ گئے تو ان میں سے ہر ایک نے ایک رکعت وتر ادا کی۔

بَابُ: كَيْفَ التَّسْلِيمُ فِي الْوِتْرِ

باب: وتر میں سلام کیسے پھیرا جائے گا؟

4659 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِي الثَّالِثَةِ مِثْلَ الْمَغْرِبِ،

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ تین رکعت وتر ادا کرتے تھے اور مغرب کی نماز کی طرح' تیسری رکعت کے بعد ہی سلام پھیرتے تھے۔

4660 - آثارِ صحابہ: عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اُبَيٍّ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

4661 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ

✵✵ سائب بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ تین رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

4662 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ "

✵✵ ثابت بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ تین رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

4663 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ مِثْلَ الْمَغْرِبِ "

✵✵ ثابت' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ وہ مغرب کی نماز کی طرح وتر میں بھی تین رکعت ادا کرتے تھے۔

4664 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَفْصِلُ بَيْنَ الْوِتْرِ وَبَيْنَ مَا قَبْلَهُ بِتَسْلِيمٍ؟ قَالَ: كَاَنَّكُمْ اَعْرَابٌ، اَوَلَسْتَ تُسَلِّمُ تَسْلِيمَ الْفِرَاقِ، كُلُّ شَيْءٍ فَهُوَ يَكْفِيكَ، فَاِنْ شِئْتَ فَصَلِّ مِائَةً

رَكْعَةٍ، اَوْ فَلَا تَفْصِلُ بَيْنَ الْوِتْرِ وَبَيْنَ مَا قَبْلَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: قُلْتُ: وَالْاِمَامُ اَيْضًا كَذٰلِكَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا وتر اور اُس سے پہلے کی نماز کے دوران سلام پھیر کر فصل کیا جائے گا؟ اُنہوں نے فرمایا: تم دیہاتی لگتے ہو! کیا تم علیحدگی کا سلام نہیں پھیرتے ہو' ہر وہ چیز جو تمہارے لیے کفایت کر جائے گا' اگر تم چاہو تو ایک سو رکعت ادا کر لو' کیا تم وتر سے پہلے کے رکوع کے درمیان فصل نہیں کرو گے میں نے کہا: رمضان کے مہینہ میں امام بھی ایسا ہی کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4665 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عُرْوَةَ: اَنَّهُ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ مَا جَلَسَ اِلَّا فِي الْوِتْرِ

✵✵ محمد بن یوسف نے عروہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ پانچ وتر ادا کرتے تھے اور صرف پانچویں رکعت کے بعد بیٹھتے تھے۔

4666 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ اَنَّهُ رَاَى عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ اَوْ سَبْعٍ مَا جَلَسَ لِلْمَثْنٰى

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عروہ بن زبیر کو پانچ یا سات وتر ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' وہ دو رکعت کے بعد بیٹھتے نہیں تھے۔

4667 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ مَا يَقْعُدُ بَيْنَهُنَّ

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعت وتر ادا کرتے تھے' آپ ان کے درمیان بیٹھتے نہیں تھے۔

4668 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ اَوْ سَبْعٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِكَلَامٍ وَّلَا بِتَسْلِيمٍ

✵✵ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ یا سات رکعت وتر ادا کرتے تھے' آپ ان کے درمیان کلام کر کے' یا سلام پھیر کے' فصل نہیں کرتے تھے۔

4669 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ لَا يَقْعُدُ بَيْنَهُنَّ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ تین رکعت وتر ادا کرتے تھے جن کے درمیان وہ بیٹھتے نہیں تھے۔

4670 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَاْمُرُ بِحَاجَتِهِ فِي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْوِتْرِ "

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وتر سے پہلے کی دو رکعت ادا کرنے کے بعد کسی کام کے سلسلہ میں کوئی ہدایت دیتے تھے۔

4671 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْوِتْرُ مِثْلُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ اِلَّا اَنَّهُ لَا يُجْلَسُ اِلَّا فِي الثَّالِثَةِ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: وتر' مغرب کی نماز کی مانند ہوں گے' البتہ ان میں صرف تیسری رکعت کے بعد بیٹھا جائے گا۔

4672 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ، وَابْنَ عُمَرَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ فِيهَا بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالْوِتْرِ "

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری' حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم دو رکعت اور وتر کے درمیان سلام پھیرتے تھے۔

بَابُ آخِرِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

باب: رات کی (نفل) نماز کا آخری حصہ

4673 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَهُ وِتْرًا قَبْلَ الصُّبْحِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رات کے وقت نوافل ادا کرے' تو اُسے صبح صادق ہونے سے پہلے' اپنی نماز کے آخر میں وتر ادا کرنے چاہئیں''۔

4674 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ

4674-صحيح البخاري - كتاب الجمعة' ابواب الوتر - باب ما جاء في الوتر' حديث:960' صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب صلاة الليل مثنى مثنى - حديث:1279' صحيح ابن خزيمة - جماع ابواب ذكر الوتر وما فيه من السنن' باب ذكر الاخبار المنصوصة عن النبي صلى الله عليه وسلم ان - حديث:1000' مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' باب الخبر المبين ان النبي صلى الله عليه وسلم امر المصلي - حديث:1855' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر الامر للمتهجد ان يجعل آخر صلاته ركعة تكون وتره وإن' حديث:2666' موطا مالك - كتاب صلاة الليل' باب الامر بالوتر - حديث:269' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' ابواب قيام الليل - باب صلاة الليل مثنى مثنى' حديث:1143' سنن ابن (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، فَقَالَ: مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ تُوتِرُ مَا قَبْلَهَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: وہ دو دو کر کے ادا کی جائے گی اور جب تمہیں صبح صادق (قریب) ہونے کا اندیشہ ہو' تو تم ایک رکعت وتر ادا کرو جس کے ذریعے تم پہلی والی پوری نماز کو طاق کر لو گے۔

4675 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَغْرِبُ وِتْرُ صَلَاةِ النَّهَارِ، فَأَوْتِرُوا صَلَاةَ اللَّيْلِ قَالَ هِشَامٌ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِمَّنْ يُؤْخَذُ عَنْهُ يَرَى إِلَّا أَنَّ الْوِتْرَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَفْضَلُ لِمَنْ أَطَاقَهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات کی (نفل) نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی اور رات کے آخری حصہ میں وتر میں ایک رکعت ادا کی جائے گی''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

''مغرب کی نماز دن کی نمازوں کے وتر ہیں' تو تم رات کی نماز میں بھی وتر ادا کرو''۔

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جس بھی شخص سے استفادہ کیا جاتا ہے' میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو اس بات کا قائل نہ ہو کہ رات کے آخری حصہ میں وتر ادا کرنا' اُس شخص کے لیے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' جو اس کی طاقت رکھتا ہو۔

4676 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الْمَغْرِبِ وِتْرُ النَّهَارِ فَأَوْتِرُوا صَلَاةَ اللَّيْلِ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في الوتر بركعة - حديث:1171' السنن للنسائي - كتاب قيام الليل وتطوع النهار' باب كيف صلاة الليل - حديث:1659' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' من كان يوتر بركعة - حديث:6708' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصلاة' كم صلاة النهار - حديث:468' شرح معاني الآثار للطحاوي - باب الوتر' حديث:1040' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب صلاة التطوع - باب صلاة الليل مثنى مثنى' حديث:4243' مسند احمد بن حنبل ' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:4708' مسند الشافعي - ومن كتاب اختلاف مالك والشافعي رضي الله عنهما' حديث:955' مسند الحميدي - احاديث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث:608' مسند عبد بن حميد - احاديث ابن عمر' حديث:846' مسند ابي يعلى الموصلي - اول مسند ابن عباس' حديث:2565' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:75' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - سالم عن ابن عمر' حديث:12963

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی اور رات کے آخری حصہ میں وتر میں ایک رکعت ادا کر لی جائے گی''۔
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''مغرب کی نماز دن کے وتر ہیں' تو تم رات کی نماز میں بھی وتر ادا کرو''۔

4677 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ

٭٭ حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''رات کی نماز میں دو دو رکعت ادا کی جائیں گی اور جب تمہیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو تو تم ایک رکعت وتر ادا کر لو''۔

4678 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی' جب تمہیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو تو تم ایک رکعت وتر ادا کر لو''۔

4679 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ: مَثْنٰى مَثْنٰى، فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَوَاحِدَةً

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:
''یہ نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی اور جب تمہیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت (ادا کر لو)''۔

4680 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، فَقَالَ: يُصَلِّي اَحَدُكُمْ مَثْنٰى مَثْنٰى، حَتّٰى اِذَا خَشِيَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰى

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی شخص دو دو رکعت ادا کرتا رہے گا' یہاں تک کہ جب اُسے صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو' تو وہ ایک رکعت ادا کرے گا جس کے ذریعہ وہ اپنی ادا کی ہوئی نماز کو طاق کرلے گا''۔

4681 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ، فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات کی نماز دو دو کرکے ادا کی جائے گی' جب تمہیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو تو تم ایک رکعت وتر ادا کر لو''۔

بَابُ: الرَّجُلُ يُوْتِرُ ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ فَيُرِيْدُ اَنْ يُّصَلِّيَ

باب: جو شخص وتر ادا کرنے کے بعد (سو جائے) اور پھر وہ بیدار ہو کر نوافل ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو

4682 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ اِذَا نَامَ عَلٰى وِتْرٍ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ صَلَّى رَكْعَةً اِلٰى وِتْرِهٖ فَيَشْفَعُ لَهٗ، ثُمَّ اَوْتَرَ بَعْدُ فِي آخِرِ صَلَاتِهٖ قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَلَمْ يُعْجِبْهُ، فَقَالَ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ لَيُوْتِرُ فِي اللَّيْلَةِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ جب وہ وتر ادا کرنے کے بعد سو جاتے تھے اور پھر رات کے وقت اُٹھ کر نماز ادا کرتے تھے تو وہ اپنے وتر کے ساتھ ایک رکعت ادا کرکے اُسے جفت کر لیتے تھے' پھر اُس کے بعد وہ اپنی نفل نماز کے آخر میں وتر ادا کرتے تھے۔

زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بارے میں اطلاع ملی' تو اُنہیں یہ بات اچھی نہیں لگی' اُنہوں نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک رات میں تین مرتبہ وتر ادا کرتے ہیں۔

4683 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُّوْتِرَ الرَّجُلُ ثُمَّ يَنَامُ، فَاِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ شَفَعَ بِرَكْعَةٍ اِلٰى وِتْرِهٖ، ثُمَّ يُوْتِرُ فِي آخِرِ صَلَاتِهٖ قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُ ذٰلِكَ

✱✱ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی وتر ادا کرنے کے بعد سو جائے' جب وہ رات کے وقت بیدار ہوگا' تو وہ اپنے وتر کے ساتھ ایک رکعت ادا کرکے جفت نماز کرلے گا' پھر وہ اپنی نماز کے آخر میں وتر ادا کرے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

4684 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ حِطَّانَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: اِنْ شِئْتَ اِذَا اَوْتَرْتَ قُمْتَ فَشَفَعْتَ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ اَوْتَرْتَ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَاِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَاِنْ شِئْتَ اَخَّرْتَ الْوِتْرَ حَتّٰى تُوْتِرَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر تم چاہو تو وتر ادا کرلو پھر جب تم بیدار ہو تو ایک رکعت کے ذریعہ اُسے جفت کرلو پھر اُس کے بعد تم وتر ادا کرو اور اگر تم چاہو تو وتر کے بعد دو رکعت ادا کرلو اور اگر چاہو تو وتر کو مؤخر کرو یہاں تک کہ رات کے آخری حصہ میں وتر ادا کرو۔

4685 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِذَا أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَلَا يَشْفَعْ بِرَكْعَةٍ وَصَلَّى شَفْعًا حَتَّى يُصْبِحَ قَالَ: فَكَانَ عَطَاءٌ يُفْتِي يَقُولُ: إِذَا أَوْتَرَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ بَعْدُ فَلْيُصَلِّ شَفْعًا حَتَّى يُصْبِحَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدمی جب رات کے ابتدائی حصہ میں وتر ادا کرلے گا تو وہ ایک رکعت کے ذریعہ اُسے جفت نہیں کرے گا' وہ صبح تک جفت رکعات ادا کرتا رہے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: عطاء بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے کہ جب کوئی شخص رات کے ابتدائی حصہ میں وتر ادا کرلے اور پھر (سونے کے بعد) بیدار ہو جائے تو اُسے صبح تک جفت رکعات ادا کرنی چاہئیں۔

4686 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا أَوْتَرْتَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ فَصَلِّ شَفْعًا حَتَّى تُصْبِحَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم رات کے ابتدائی حصہ میں وتر ادا کرلو تو پھر تم صبح تک جفت رکعات ادا کرو گے۔

4687 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَ: ذُكِرَ لَهَا الرَّجُلُ يُوتِرُ، ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ، فَيَشْفَعُ بِرَكْعَةٍ قَالَتْ: ذٰلِكَ يَلْعَبُ بِوِتْرِهِ. قَالَ: وَسَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَتْ: هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلَاةِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو وتر ادا کرنے کے بعد (سو جاتا ہے) پھر وہ بیدار ہو کر ایک رکعت کے ذریعہ اُسے جفت کر لیتا ہے۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ اپنے وتر کے ساتھ کھیلتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ ایک اُچکنا ہے' اِس طرح شیطان نماز اُس کو اُچک لیتا ہے۔

4688 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: الرَّجُلُ يُوتِرُ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ وَعَلَيْهِ لَيْلٌ قَالَ حَسَنٌ: وَقَدْ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَكُونَ آخِرُ صَلَاتِهِمُ الْوِتْرَ

زبیر بن عدی' ابراہیم نخعی کے بارے میں بیان کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: ایک شخص رات کے وقت وتر ادا کرنے کے بعد (سو جاتا ہے) پھر وہ بیدار ہو کر رات کے وقت نوافل ادا کرنا چاہتا ہے۔ تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: یہ اچھا ہے!

پہلے لوگ اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ اُن کی (رات کی نفل) نماز کا آخری حصہ وتر ہو۔

4689 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ اِذَا اَوْتَرَ مِنَ اللَّيْلِ صَلَّى شَفْعًا حَتّٰى يُصْبِحَ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ جب وہ رات میں وتر ادا کر لیتے تھے تو پھر وہ صبح تک جفت رکعات ادا کرتے تھے۔

4690 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ طَاوُسٌ اِذَا اَوْتَرَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَشْفَعْ، صَلّٰى شَفْعًا حَتّٰى يُصْبِحَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس جب رات میں وتر ادا کر لیتے تھے تو پھر وہ اُسے جفت نہیں کرتے تھے وہ صبح تک جفت رکعات ادا کرتے تھے۔

4691 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ طَاوُسٌ اِذَا اَوْتَرَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَشْفَعْ، وَرُبَّمَا اَوْتَرَ اَوَّلَهُ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَّآخِرَهُ مَرَّةً اُخْرٰى، ذَكَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس جب رات میں وتر ادا کر لیتے تھے تو وہ اُسے جفت نہیں کرتے تھے' بعض اوقات وہ رات کے ابتدائی حصہ میں (وتر) ادا کر لیتے تھے اور بعض اوقات وہ آخری حصہ میں ادا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے۔

46[redacted] - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ قَيْسٍ الْاَوْدِيُّ قَالَ: سَاَلْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيَّ عَنْ نَقْضِ الْوِتْرِ؟ فَقَالَ: اِذَا اَوْتَرْتَ، ثُمَّ قُمْتَ مِنَ اللَّيْلِ، فَاشْفَعْ بِرَكْعَةٍ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَلْقَمَةَ فَقَالَ: اِنَّ عَمْرًا لَا يَدْرِيْ اِنَّمَا الْوِتْرُ وَاحِدَةٌ، فَاِذَا اَوْتَرْتَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظْتَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلِّ شَفْعًا حَتّٰى تُصْبِحَ

* * ابن قیس اودی بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن میمون اودی سے وتر کی کمی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: جب تم وتر ادا کر لو پھر تم رات میں کسی وقت بیدار ہو تو ایک رکعت کے ذریعہ اُسے جفت کر لو۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ علقمہ سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: عمرو کو پتا ہی نہیں ہے! وتر ایک ہی مرتبہ ادا کیے جاتے ہیں جب تم وتر ادا کر لو (اور پھر سو جاؤ) پھر رات میں کسی وقت بیدار ہو جاؤ تو تم صبح صادق ہونے تک جفت رکعات ادا کرو گے۔

4693 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ شَيْخٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا نَامَ عَلٰى وِتْرٍ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ صَلّٰى شَفْعًا حَتّٰى يُصْبِحَ، وَحَدِيْثُ عَمَّارٍ، وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِيْ بَكْرٍ مِثْلُ هٰذَا

* * معمر نے ایک بزرگ کے حوالے سے مسروق کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب وہ وتر ادا کرنے کے بعد سو جاتے تھے پھر جب وہ بیدار ہوتے تھے تو وہ صبح صادق ہونے تک جفت رکعات ادا کرتے تھے۔

حضرت عمار' حضرت رافع بن خدیج' حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہم کے بارے میں بھی اسی کی مانند منقول ہے۔

4694 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: كَانَ اِذَا اَوْتَرَ وَعَلَيْهِ لَيْلٌ قَعَدَ يَقْرَاُ حَتّٰى يُصْبِحَ

* * قیس بن عباد بیان کرتے ہیں: جب وہ وتر ادا کر لیتے تھے اور انہوں نے ابھی رات میں مزید عبادت کرنی ہوتی تھی تو وہ بیٹھ کر تلاوت کرتے رہتے تھے' یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاتی تھی۔

بَابُ مَا يُقْرَاُ فِي الْوِتْرِ، وَكَيْفَ التَّكْبِيرُ فِيْهِ

باب: وتر میں کیا تلاوت کیا جائے اور اُس میں تکبیر کیسے کہی جائے؟

4695 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ "

* * سعید بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۂ الاعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

4696 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ، عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُرْهِبِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: " كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَنْصَرِفَ مِنَ الْوِتْرِ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فِي الثَّالِثَةِ

* * سعید بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۂ الاعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز ختم کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''سبحان الملک القدوس!''

یہ آپ تین مرتبہ پڑھتے تھے اور تیسری مرتبہ میں اپنی آواز بلند کرتے تھے۔

4697 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَرٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے۔

4698 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

4697- مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7498

وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الثَّلَاثِ رَكَعَاتِ الْاَوَاخِرِ فِي الْاُولٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ "

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: (وہ بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں تین رکعات ادا کرتے تھے جن میں سے پہلی رکعت میں آپ سورۂ الاعلیٰ کی تلاوت کرتے تھے دوسری رکعت میں سورۂ کافرون کی تلاوت کرتے تھے تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص سورۂ فلق اور سورۂ ناس کی تلاوت کرتے تھے۔

4699 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِاِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَاِذَا زُلْزِلَتْ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ "

✵✵ زاذان حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ وہ وتر کی نماز میں سورۂ القدر سورۂ زلزال اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

4700 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّغَيْرُهُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يَّقْرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنَ الْوِتْرِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (وَآمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ)

✵✵ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ وتر کی آخری رکعت میں سورۂ اخلاص اور آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ کی تلاوت کی جائے۔

4701 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اقْرَاْ فِيْهِنَّ مَا شِئْتَ، لَيْسَ فِيْهِنَّ شَيْءٌ مَّوْقُوْتٌ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تم ان رکعات میں جو چاہو تلاوت کرو اس بارے میں کوئی چیز متعین نہیں ہے۔

4702 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ وَّغَيْرُهُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: تُكَبِّرُ اِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنَ الْوِتْرِ، ثُمَّ تَقْنُتُ وَتَرْفَعُ صَوْتَكَ، ثُمَّ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَرْكَعَ كَبَّرْتَ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم وتر کی آخری رکعت میں تلاوت کر کے فارغ ہو گے تو تم تکبیر کہو گے اور پھر تم بلند آواز میں دعائے قنوت پڑھو گے پھر جب تم رکوع میں جانے کا ارادہ کرو گے تو تم تکبیر کہو گے۔

بَابُ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ وَوِتْرِهِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی (نفل) نمازوں اور وتر کا تذکرہ

4703 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: بَلَغَنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، فِيْهَا رَكْعَتَانِ اَمَامَ الصُّبْحِ، قُلْتُ: كَيْفَ كَانَ يُصَلِّيْهِنَّ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات وتر سمیت ادا کرتے تھے جن میں

سے دو رکعت آپ صبح کی نماز سے پہلے ادا کرتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ یہ رکعات کس طرح ادا کرتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

4704 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ اِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، فَاِذَا فَجَرَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اتَّكَى عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ يُؤْذِنُهُ لِلصَّلَاةِ

❋❋ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت گیارہ رکعات ادا کرتے تھے، جب صبح صادق ہو جاتی تھی تو آپ دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے، پھر آپ دائیں پہلو کے بل ٹیک لگا کر لیٹ جاتے تھے یہاں تک کہ مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو نماز کے لیے بلاتا تھا۔

4705 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَوْلًى لِلْاَنْصَارِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: مَنْ يَتَقَدَّمُ فَيَسْتَقِي لَنَا؟ قَالَ: قُلْتُ: اَنَا، وَذٰلِكَ مَرْجِعَهُمْ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ، قَالَ جَابِرٌ: فَوَرَدْتُ اَثَايَةَ فَاسْتَقَيْتُ وَمَلَاْتُ الْحَوْضَ، فَوَرَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَتَسْقِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ، بِاَبِي اَنْتَ، فَسَقَى ثُمَّ اَخَذْتُ خِطَامَهُ اَوْ زِمَامَهُ، فَعَمَدْتُ بِهِ اِلٰى بَطْحَاءَ نَزَلَ بِهَا فَصَلّٰى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَّاَنَا مَعَهُ اِلٰى جَنْبِهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَلَّاهَا

❋❋ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون آگے بڑھ کر ہمیں کچھ پلائے گا؟ تو میں نے کہا: میں ایسا کرتا ہوں! یہ اُن لوگوں کے حدیبیہ سے واپس آنے کی بات ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حوض پر آیا، میں نے پانی پیا، میں نے حوض کو بھر دیا، پھر نبی اکرم ﷺ وہاں تشریف لائے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے پانی پی لیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! میرے والد آپ پر قربان ہوں! پھر نبی اکرم ﷺ نے پانی پینا شروع کیا تو میں نے آپ کے جانور کی لگام کو پکڑ لیا، میں اُسے میدان کی طرف لے جانا لگا، نبی اکرم ﷺ اُس سے نیچے اُترے، آپ نے تیرہ رکعات ادا کیں، یہ عشاء کی نماز کے بعد کی بات ہے، میں آپ کے پاس آپ کے پہلو میں موجود رہا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی تھی: نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کی تھی، اُس کے بعد یہ رکعات (نوافل) ادا کی تھیں۔

4706 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَقُمْتُ مَعَهُ عَلٰى يَسَارِهِ فَاَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ صَلّٰى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً حَتّٰى حَزَرْتُ، قَدْرَ قِيَامِهِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر موجود تھا، نبی اکرم ﷺ رات کے

وقت نوافل ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے' میں آپ کے بائیں طرف آ کر کھڑا ہوا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے دائیں طرف کرلیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے تیرہ رکعت ادا کیں' یہاں تک کہ میں نے آپ کے قیام کے بارے میں یہ اندازہ لگایا کہ آپ نے ہر ایک رکعت میں تقریباً اتنی تلاوت کی ہے جتنی سورۂ مزمل ہوتی ہے۔

4707 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "نِمْتُ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ، فَاَتَى الْحَاجَةَ ثُمَّ جَاءَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَتَى الْقِرْبَةَ فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا، فَتَوَضَّاَ وُضُوْءًا بَيْنَ الْوُضُوْءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَرَى اَنِّي كُنْتُ اَبْغِيهِ يَعْنِي اُرَاقِبُهُ قَالَ: ثُمَّ قُمْتُ فَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَاَخَذَ بِمَا يَلِي اُذُنِي حَتَّى اَدَارَنِي فَكُنْتُ عَنْ يَمِينِهِ، فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ اِلَى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الصُّبْحِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ جَاءَ بِلَالٌ فَاَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ "

قَالَ سُفْيَانُ: فَذُكِرَ لَنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ ذُكِرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحْفَظُ قَالَ: وَقَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ

وَزَادَنِي يَحْيَى، عَنِ الثَّوْرِيِّ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَكَانَ فِي دُعَائِهِ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا، وَفِي سَمْعِي نُوْرًا، وَفِي لِسَانِي نُوْرًا، وَفِي بَصَرِي نُوْرًا، وَعَنْ يَسَارِي نُوْرًا، وَمِنْ فَوْقِي نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِي نُوْرًا، وَمِنْ بَيْنِ يَدَيَّ نُوْرًا، وَمِنْ خَلْفِي نُوْرًا، وَاَعْظِمْ لِي نُوْرًا قَالَ كُرَيْبٌ: وَسِتٌّ عِنْدِي فِي التَّابُوْتِ: وَعَصَبِي وَمُخِّي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي وَعِظَامِي

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنی خالہ سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ہاں رات کے وقت سو گیا' رات میں کسی وقت نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے' آپ نے قضائے حاجت کی' پھر آپ تشریف لائے' آپ نے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے' پھر آپ سوئے' پھر رات میں کسی وقت آپ بیدار ہوئے' آپ مشکیزہ کے پاس تشریف لائے' آپ نے اُس کا منہ کھولا اور اُس کے ذریعہ درمیانہ درجہ کا وضو کیا جو بہت زیادہ بھی نہیں تھا لیکن مکمل تھا' پھر آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے۔ میں نے یوں ظاہر کیا کہ جیسے میں ابھی اُٹھا ہوں' مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ نبی اکرم ﷺ یہ محسوس کریں کہ میں آپ کا جائزہ لے رہا تھا' پھر میں اُٹھا' میں نے بھی ویسے ہی کیا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے کیا تھا' پھر میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوا تو آپ نے مجھے کان کے پاس سے پکڑ کر پیچھے سے گھما کر اپنے دائیں طرف کر دیا' نبی اکرم ﷺ نے تیرہ رکعات مکمل ادا کیں جس میں صبح (یعنی فجر کی دو سنتیں) بھی شامل تھیں' پھر نبی اکرم ﷺ لیٹ گئے اور سو گئے یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے اور اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز کے لیے بلایا' تو نبی اکرم ﷺ اُٹھے' آپ نے نماز ادا کی اور آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

سفیان کہتے ہیں: (سلمہ نامی راوی نے) ہمارے سامنے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات ذکر کی کہ

اُنہوں نے یہ چیز ذکر کی ہے' پھر اُنہوں نے یہ کہا کہ نبی اکرم ﷺ حفاظت کرتے تھے (یعنی آپ کا ذہن بیدار ہوتا تھا)۔

اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی آنکھ سو جاتی تھی لیکن آپ کا قلب مبارک نہیں سوتا تھا۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی دعا میں یہ کہا کرتے تھے:

''اے اللہ! میری دل میں نور کر دے' میری سماعت میں نور کر دے' میری زبان میں نور کر دے' میری بصارت میں نور کر دے' میرے دائیں طرف نور کر دے' میرے بائیں طرف نور کر دے' میرے اوپر نور کر دے' میرے نیچے نور کر دے' میرے سامنے نور کر دے' میرے پیچھے نور کر دے' میرے لیے نور کو زیادہ کر دے''۔

کریب نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرے پاس تابوت میں (تحریری شکل میں ان الفاظ کا بھی ذکر ہے:) میرے پٹھوں میں' میرے گودے میں' میرے خون میں' میرے بالوں میں' میری کھال میں اور میری ہڈیوں میں (نور کر دے)''۔

4708 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهِ مَيْمُوْنَةَ قَالَ: فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا، فَبَاتَ حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ اَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ اِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِيْ يَفْتِلُهَا، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ "

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات کے وقت ٹھہر گئے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں چوڑائی کی سمت میں لیٹ گیا' نبی اکرم ﷺ اور آپ کی اہلیہ لمبائی کی سمت میں لیٹ گئے' رات میں کسی وقت جب نصف رات ہو چکی تھی یا اُس سے کچھ پہلے یا کچھ بعد کی بات ہے کہ نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے' آپ بیٹھے' آپ نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر نیند کے اثرات ختم کیے' پھر آپ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی' پھر نبی اکرم ﷺ لٹکے ہوئے مشکیزہ کی طرف بڑھے' آپ نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا' پھر آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے۔ میں بھی اُٹھا' میں نے بھی ویسا ہی کیا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے کیا' پھر میں آیا اور نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا' نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ مبارک میرے سر پر رکھا' آپ نے میرے کان کو پکڑ کو اُسے ملا' پھر آپ نے دو رکعت ادا کیں' پھر دو رکعت ادا کیں' پھر دو رکعت ادا کیں' پھر وتر ادا کیے' پھر آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اُٹھے' آپ نے دو مختصر رکعت ادا کیں' پھر آپ تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھائی۔

4709 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ يَعْلَى بْنُ مَمْلَكٍ، اَنَّهُ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ، ثُمَّ يُسَبِّحُ، ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَهَا مَا شَاءَ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَرْقُدُ مِثْلَ مَا صَلَّى، ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ مِنْ نَوْمَتِهِ تِلْكَ فَيُصَلِّي مِثْلَ مَا نَامَ، وَصَلَاتُهُ تِلْكَ الْاٰخِرَةُ تَكُوْنُ اِلَى الصُّبْحِ

✸✸ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: یعلیٰ بن مملک نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد نوافل ادا کرتے تھے پھر اُس کے بعد رات میں جب آپ کی مرضی ہوتی نماز ادا کرتے تھے' پھر آپ نماز ختم کر کے اُتنی ہی دیر تک سوئے رہتے جتنی دیر آپ نماز ادا کرتے رہے تھے' آپ کی یہ بعد والی نماز صبح صادق تک جاری رہتی تھی۔

4710 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي سَبْعَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ اللَّيْلِ

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت سترہ رکعات ادا کرتے تھے۔

4711 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي اَرْبَعًا فَلَا تَسَالُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي اَرْبَعًا، فَلَا تَسَالُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، عَيْنَایَ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِیْ

✸✸ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ رمضان میں کس طرح نماز ادا کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ رمضان میں' اور رمضان کے علاوہ میں' گیارہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے' آپ چار رکعات ادا کرتے تھے تم اُن کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو! پھر آپ تین رکعات ادا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ وتر ادا کرنے سے پہلے سونے لگے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھیں سو جاتی ہیں' لیکن میرا دل نہیں سوتا ہے۔

4712 - حدیث نبوی: قَالَ مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: لَاَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ اَوْ فُسْطَاطَهُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى

رَكْعَتَيْنِ دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ اَوْتَرَ فَتِلْكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً"

❊❊ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (میں نے سوچا) کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا' تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چوکھٹ کے پاس (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ کے خیمہ کے پاس تکیہ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے دو مختصر رکعات ادا کیں' پھر آپ نے دو طویل رکعات ادا کیں' پھر آپ نے مزید دو رکعات ادا کیں' لیکن یہ پہلے والی دو رکعات سے کچھ کم تھیں' پھر آپ نے وتر ادا کیے' تو یہ تیرہ رکعات ہو گئیں۔

4713 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ، تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَلَمَّا ضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

❊❊ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر سمیت نو رکعات ادا کرتے تھے اور دو رکعات آپ بیٹھ کر ادا کرتے تھے' جب آپ کمزور ہو گئے' تو آپ وتر سمیت سات رکعات ادا کرتے تھے اور دو رکعات آپ بیٹھ کر ادا کرتے تھے۔

4714 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى: اَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، كَانَ جَارًا لَهُ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ، ثُمَّ ارْتَحَلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لِيَبِيْعَ عَقَارًا لَهُ وَمَا لَا يَجْعَلُهُ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ لِمَنْ يُجَاهِدُ الرُّوْمَ حَتّٰى يَمُوْتَ، فَلَقِيَهُ رَهْطٌ مِنْ قَوْمِهِ فَنَهَوْهُ عَنْ ذٰلِكَ، وَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ رَهْطًا مِنْهُمْ سِتَّةً اَرَادُوْا ذٰلِكَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ لَهُمْ: اَلَيْسَ لَكُمْ فِيَّ اُسْوَةٌ؟ فَلَمَّا حَدَّثُوْهُ بِذٰلِكَ رَاجَعَ امْرَاَتَهُ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا اُخْبِرَ اَنَّهُ اَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهُ عَنِ الْوِتْرِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَوَلَا اُنَبِّئُكَ، اَوْ اَلَا اَدُلُّكَ بِاَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ بِوِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: مَنْ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، فَاْتِهَا فَسَلْهَا عَنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ ارْجِعْ اِلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِرَدِّهَا عَلَيْكَ، قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ: فَاَتَيْتُ حَكِيْمَ بْنَ اَفْلَحَ فَاسْتَلْحَقْتُهُ اِلَيْهَا، فَقَالَ: مَا اَنَا بِقَارِبِهَا، اِنِّيْ نَهَيْتُهَا اَنْ تَقُوْلَ بَيْنَ الشِّيْعَتَيْنِ شَيْئًا فَاَبَتْ اِلَّا مُضِيًّا فِيْهَا، فَاَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ مَعِيْ، فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا، فَدَخَلَ فَعَرَفَتْهُ، فَقَالَتْ: اَحَكِيْمٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَتْ: مَنْ هٰذَا مَعَكَ؟ قَالَ: سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ: مَنْ هِشَامٌ؟ قَالَ: ابْنُ عَامِرٍ قَالَتْ: نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرٌ، اُصِيْبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اَمَا تَقْرَاُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: بَلٰى قَالَتْ: فَاِنَّ خُلُقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ قَالَ: فَهَمَمْتُ اَنْ اَقُوْمَ فَبَدَا لِيْ، فَقُلْتُ لَهَا: اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ قِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اَمَا تَقْرَاُ هٰذِهِ السُّوْرَةَ يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى قَالَتْ: فَاِنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ الْقِيَامَ فِيْ اَوَّلِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ، فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ حَوْلًا حَتَّى انْتَفَخَتْ اَقْدَامُهُمْ، وَاَمْسَكَ اللّٰهُ خَاتِمَتَهَا اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا، ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ التَّخْفِيْفَ فِيْ آخِرِ السُّوْرَةِ، فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ اِذْ كَانَ فَرِيْضَةً، فَهَمَمْتُ اَنْ اَقُوْمَ فَبَدَا لِيْ

فَسَأَلْتُهَا، فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ، ثُمَّ يَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ، فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ حَتّٰى يُصَلِّيَ التَّاسِعَةَ، فَيَقْعُدُ وَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ، فَتِلْكَ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً أَيْ بُنَيَّ فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ فَتِلْكَ تِسْعٌ أَيْ بُنَيَّ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا، وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَلَبَهُ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ، وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتّٰى أَصْبَحَ، وَلَا قَامَ شَهْرًا غَيْرَ رَمَضَانَ قَالَ: فَأَتَيْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَنْبَأْتُهُ بِحَدِيثِهَا، فَقَالَ: صَدَقَتْ، أَمَا إِنِّي لَوْ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَشَافَهْتُهَا بِهِ مُشَافَهَةً، قَالَ حَكِيمُ بْنُ أَفْلَحَ: أَمَا إِنِّي لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ مَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا أَنْبَأْتُكَ بِحَدِيثِهَا

✵ ✵ زرارہ بن اوفی بیان کرتے ہیں: سعد بن ہشام بن عامر جو اُن کے پڑوسی تھے' اُنہوں نے اُنہیں بتایا کہ اُنہوں نے اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی' پھر وہ مدینہ منورہ چلے گئے' تا کہ وہاں موجود اپنی زمین اور جائیداد فروخت کر دیں اور پھر اُسے ہتھیار اور گھوڑوں وغیرہ کی خریداری میں استعمال کریں' اُن لوگوں کے لیے جو رومیوں سے جہاد کر رہے ہیں اور پھر وہ جہاد کرتے ہوئے انتقال کر جائیں۔ اُن کی قوم کے کچھ افراد اُن سے ملے' اُنہوں نے اُنہیں ایسا کرنے سے منع کیا۔ اُنہوں نے بتایا کہ اُن کی قوم کے چھ افراد نے نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں یہی ارادہ کیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کو ایسا کرنے سے منع کیا تھا' آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا تھا: کیا تمہارے لیے میرے طریقہ میں نمونہ نہیں ہے؟ جب اُن لوگوں نے سعد بن ہشام کو یہ بات بتائی' تو اُنہوں نے اپنی اہلیہ سے رجوع کر لیا' جب وہ ہمارے پاس آئے' تو اُنہوں نے بتایا کہ وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور اُن سے وتر کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں اُس شخصیت کے بارے میں نہ بتاؤں اور کیا میں تمہاری رہنمائی اُس شخصیت کی طرف نہ کروں؟ جو نبی اکرم ﷺ کے وتر کے بارے میں' روئے زمین میں سب سے زیادہ علم رکھتی ہے؟ میں نے دریافت کیا: وہ کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: سیدہ عائشہ! تم اُن کے پاس جاؤ اور اُن سے اس بارے میں دریافت کرو' پھر میرے پاس واپس آ کر اُن کے جواب کے بارے میں مجھے بتانا۔

سعد بن ہشام کہتے ہیں: میں حکیم بن افلح کے پاس آیا اور اُن سے کہا کہ وہ میرے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں چلیں! اُنہوں نے کہا: میں اُن کے پاس نہیں جاؤں گا' کیونکہ میں نے اُنہیں منع کیا تھا کہ وہ دونوں گروہوں کے بارے میں کچھ نہ کہیں' لیکن اُنہوں نے میری بات نہیں مانی اور اس سلسلہ میں اپنا کردار ادا کیا۔ سعد بن ہشام کہتے ہیں: میں نے اُنہیں قسم دی تو وہ میرے ساتھ آ گئے' ہم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سلام کیا' جب حکیم بن افلح اندر داخل ہوئے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُنہیں پہچان لیا' وہ بولیں: تم حکیم ہو! اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ اُنہوں نے جواب

دیا: سعد بن ہشام' سیدہ عائشہ نے دریافت کیا: ہشام کون؟ انہوں نے جواب دیا: عامر کے صاحبزادے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: عامر بہت اچھے آدمی تھے' وہ غزوۂ اُحد کے موقع پر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اُم المؤمنین! آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں بتایئے! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! سیدہ عائشہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن کے مطابق تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں نے اُٹھنے کا ارادہ کیا تو مجھے خیال آیا' میں نے اُن سے دریافت کیا: آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام (یعنی رات کے نوافل) کے بارے میں بتایئے! تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا تم نے یہ سورت نہیں پڑھی ہے: ''اے چادر اوڑھنے والے!'' میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس سورت کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے قیام کو فرض قرار دیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ایک سال تک رات کے وقت قیام کرتے رہے' یہاں تک کہ اُن کے پاؤں پھول گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورت کا آخری حصہ بارہ ماہ تک نازل نہیں کیا' پھر اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخر میں تخفیف سے متعلق حکم نازل کردیا' تو رات کے وقت کا قیام جو پہلے فرض تھا' وہ اب نفل ہوگیا۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے اُٹھنے کا ارادہ کیا لیکن پھر مجھے خیال آیا تو میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: میں نے کہا: اے اُم المؤمنین! آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کے نماز کے بارے میں بتایئے! تو سیدہ عائشہ نے فرمایا: ہم رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھتے تھے' جب اللہ کو منظور ہوتا تھا اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوتے تھے' پھر آپ مسواک کرتے تھے' وضو کرتے تھے' پھر آپ نو رکعت ادا کرتے تھے' جن کے درمیان آپ قعدہ نہیں کرتے تھے' آٹھویں رکعت کے بعد قعدہ کرتے تھے' پھر آپ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے تھے' اُس کا ذکر کرتے تھے' اُس سے دعا مانگتے تھے' پھر آپ کھڑے ہو جاتے تھے' آپ نے سلام نہیں پھیرا ہوتا تھا' یہاں تک کہ آپ نویں رکعت ادا کرنے کے بعد قعدہ میں بیٹھتے تھے' پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے تھے' اُس کا ذکر کرتے تھے' اُس سے دعا مانگتے تھے اور پھر بلند آواز میں سلام پھیرتے تھے' اُس کے بعد آپ بیٹھ کر دو رکعت ادا کرتے تھے جو آپ کے سلام پھیرنے کے بعد ہوتی تھیں' یہ گیارہ رکعات ہو جاتی ہیں' اے میرے بیٹے! جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف زیادہ ہوگئی اور آپ کا جسم بھاری ہوگیا' تو آپ سات رکعات وتر سمیت ادا کرنے لگے' پھر آپ سلام پھیرنے کے بعد دو رکعت بیٹھ کر ادا کرتے تھے' تو یہ نو رکعت ہوگئیں' اے میرے بیٹے! جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نماز ادا کرتے تھے' تو آپ کو یہ پسند تھا کہ آپ اُسے باقاعدگی سے ادا کریں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند یا کسی بیماری کی وجہ سے رات کے وقت نوافل ادا نہیں کر پاتے تھے' تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کرتے تھے' میرے علم کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ایک رات میں (پورا) قرآن نہیں پڑھا اور نہ ہی صبح صادق ہونے تک' رات بھر (یعنی ساری رات) کبھی آپ نے نوافل ادا کیے' نہ ہی آپ نے رمضان کے علاوہ کسی اور مہینے میں پورا مہینہ روزے رکھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اُنہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ حدیث کے بارے میں بتایا تو اُنہوں نے فرمایا: اُنہوں نے سچ کہا ہے! اگر میں اُن کے ہاں جاسکتا ہوتا' تو اُن سے براہِ راست یہ روایت سن

لیتا۔ حکیم بن افلح نے کہا: اگر مجھے یہ پتا ہوتا کہ آپ اُن کے ہاں آتے جاتے نہیں ہیں' تو میں اُن کی حدیث آپ کو نہ بیان کرتا۔

4715 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعًا فَلَمَّا ثَقُلَ وَاَسَنَّ صَلَّى سَبْعًا

✸✸ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نو رکعات ادا کرتے تھے' جب آپ کا وزن زیادہ ہو گیا اور عمر شریف زیادہ ہو گئی' تو آپ سات رکعات ادا کرتے تھے۔

4716 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَنَقْتَصِرُ عَلٰى وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: بَلْ زِيَادَةُ الْخَيْرِ اَحَبُّ اِلَيَّ

✸✸ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر سے کم کر سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: بھلائی کا زیادہ ہونا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

بَابُ الضَّجْعَةِ بَعْدَ الْوِتْرِ، وَبَابُ النَّافِلَةِ مِنَ اللَّيْلِ

باب: وتر ادا کرنے کے بعد لیٹ جانا' باب: رات کے وقت نوافل ادا کرنا

4717 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ بَعْدَ الْوِتْرِ ضَجْعَةً اَوْ نَوْمَةً

✸✸ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ وتر کے بعد لیٹ جانے' یا سونے کو پسند کرتے تھے۔

4718 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ اَوْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ. كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُوْتِرَ فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَاِلَّا اضْطَجَعَ

✸✸ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز ادا کرتے تھے' جب آپ نے وتر کا ارادہ کرتے' (یعنی جب وتر ادا کر لیتے) تو اگر میں جاگ رہی ہوتی تھی تو آپ میرے ساتھ بات چیت کرتے تھے' ورنہ آپ بھی لیٹ جاتے تھے۔

4719 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ: اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ، وَرَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ، وَاَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، كَانُوْا يَضْطَجِعُوْنَ عِنْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، وَيَاْمُرُوْنَ بِذٰلِكَ "

✸✸ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری' حضرت رافع بن خدیج اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم فجر کی دو رکعت ادا کرنے کے بعد لیٹ جاتے تھے اور یہ لوگ اس کی ہدایت بھی کرتے تھے۔

4720 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا نَفْعَلُهُ، وَيَقُوْلُ:

كَفَى بِالتَّسْلِيمِ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتے تھے وہ کہتے تھے: سلام پھیر دینا کافی ہے۔

4721 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ بِالصَّلَاةِ

* * سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے پھر آپ دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے یہاں تک کہ مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو نماز کے لیے بلاتا تھا۔

4722 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ أُصَدِّقُ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ بِالصَّلَاةِ، لَمْ يَضْطَجِعْ لِسُنَّةٍ وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَدْأَبُ لَيْلَةً فَيَسْتَرِيحُ قَالَ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْصِبُهُمْ إِذَا رَآهُمْ يَضْطَجِعُونَ عَلَى أَيْمَانِهِمْ "

* * سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد دو مختصر ادا کرتے تھے پھر آپ دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے یہاں تک کہ مؤذن آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو نماز کے لیے اطلاع دیتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سنت کے طور پر نہیں لیٹتے تھے بلکہ آپ رات بھر عبادت کی وجہ سے بعد میں ذرا آرام کر لیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب لوگوں کو دائیں پہلو کے بل لیٹے ہوئے دیکھتے تھے تو انہیں کنکریاں مارا کرتے تھے۔

4723 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، فَثَابَ رِجَالٌ فَصَلَّوْا مَعَهُ بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ تَحَدَّثُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَاجْتَمَعَ اللَّيْلَةَ الْمُقْبِلَةَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَاجْتَمَعَ فَصَلَّى فَصَلَّوْا مَعَهُ بِصَلَاتِهِ، ثُمَّ أَصْبَحُوا فَتَحَدَّثُوا بِذٰلِكَ، فَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ اللَّيْلَةَ الثَّالِثَةَ نَاسٌ كَثِيرٌ حَتَّى كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ قَالَتْ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فَصَلَّوْا مَعَهُ قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ اجْتَمَعَ النَّاسُ حَتَّى كَادَ الْمَسْجِدُ يَعْجِزُ عَنْ أَهْلِهِ قَالَتْ: فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخْرُجْ قَالَتْ: حَتَّى سَمِعْتُ نَاسًا مِنْهُمْ يَقُولُونَ: الصَّلَاةَ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَأْنُكُمُ اللَّيْلَةَ، وَلٰكِنِّي

خَشِیتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَیْکُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نصف رات کے قریب تشریف لے گئے' آپ نے مسجد میں نماز ادا کی' کچھ لوگ آئے اور اُنہوں نے آپ کے ساتھ' آپ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کی' جب صبح ہوئی تو لوگوں نے یہ بات چیت کی کہ نبی اکرم ﷺ نصف رات کے وقت تشریف لائے تھے اور آپ نے مسجد میں نماز ادا کی تھی' اگلی رات لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی' نبی اکرم ﷺ نصف رات کے وقت تشریف لے گئے' لوگ اکٹھے ہوئے' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء کی' آپ کی پیروی میں نماز ادا کی' جب صبح ہوئی تو لوگوں نے اس بارے میں آپس میں بات چیت کی' تو تیسری رات بہت سے لوگ اکٹھے ہوگئے یہاں تک کہ اہلِ مسجد کی تعداد زیادہ ہوگئی۔ سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نصف رات کے وقت تشریف لے گئے' آپ نے نماز ادا کی' لوگوں نے آپ کی پیروی میں نماز ادا کی۔ سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں: جب چوتھی رات آئی تو لوگوں کا اجتماع ہوگیا یہاں تک کہ مسجد بھر گئی۔ سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں: تو نبی اکرم ﷺ (گھر میں) تشریف فرما رہے' آپ اُن کے پاس تشریف نہیں لے گئے۔ سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں: یہاں تک کہ میں نے کچھ لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا: نماز! لیکن نبی اکرم ﷺ پھر بھی اُن لوگوں کے پاس تشریف نہیں لے کر گئے' جب نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سلام پھیرا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے' آپ نے تشہد کے کلمات کہے اور پھر یہ ارشاد فرمایا: امابعد! گزشتہ رات تمہارا معاملہ مجھ سے مخفی نہیں تھا' لیکن مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے اور تم اسے ادا کرنے سے عاجز ہو جاؤ گے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِيمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

باب: مغرب اور عشاء کے درمیان نماز ادا کرنا

4724 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: "بَلَغَنِي اَنَّهَا نَزَلَتْ (لَيْسُوا سَوَاءً مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ) (آل عمران: 113) فِيمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ"

✵✵ منصور بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اہلِ کتاب میں سے برابر نہیں ہیں' ایک اُمت قائم کرنے والی ہے''۔

اس سے مراد یہ ہے: مغرب اور عشاء کے درمیان (نماز ادا کرنے والی ہے)۔

4725 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِيهِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: نِعْمَ سَاعَةُ الْغَفْلَةِ فِيمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يَعْنِي الصَّلَاةَ

✵✵ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جی ہاں! غفلت کی گھڑی میں' جو مغرب اور عشاء کے درمیان ہوتی ہے (اُس میں) نماز ادا کرنا (عمدہ ہے)۔

4726 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ بَدْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَلْمَانَ

قَالَ: صَلُّوا فِيمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَإِنَّهُ يُخَفِّفُ عَنْ اَحَدِكُمْ مِنْ حِزْبِهٖ، وَيَذْهَبُ عَنْهُ مَلْغَاةُ اَوَّلِ اللَّيْلِ، فَإِنَّ مَلْغَاةَ اَوَّلِ اللَّيْلِ مَهْدَنَةٌ لِآخِرِهٖ

✵✵ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز ادا کرو' کیونکہ تم میں سے کسی ایک شخص کے لیے اگر اس معمول کو اختیار کرنا آسان ہو' تو اُس سے رات کے ابتدائی حصہ کی لغویات ختم ہو جائیں گی اور رات کے ابتدائی حصہ کی لغویات اُس کے آخری حصہ میں سستی پیدا کر دیتی ہیں۔

4727 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ تُبَيْعٍ قَالَ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْعِشَاءِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يُحْسِنُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

✵✵ عطاء نے تبیع کا یہ بیان نقل کیا ہے: جو شخص عشاء کے بعد چار رکعات ادا کرے' جن میں عمدہ طریقہ سے قرأت کرے' رکوع کرے اور سجدہ کرے' تو اُسے شب قدر کا سا اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے۔

4728 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ قَالَ: مَنْ رَكَعَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ كَانَ كَالْمُعْقِبِ غَزْوَةً بَعْدَ غَزْوَةٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے شاید "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے:

"جو شخص مغرب کے بعد چار رکعات ادا کرتا ہے' وہ گویا ایک غزوہ کے بعد دوسرے غزوہ میں حصہ لیتا ہے"۔

4729 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: رَاَى الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فَقَالَ لَهُ: اَفَاتَكَ شَيْءٌ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَإِنَّهُمَا رَكْعَتَانِ اَدْبَارَ السُّجُودِ وَبِهٖ كَانَ يَاْخُذُ مَعْمَرٌ

✵✵ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو مغرب کے بعد چار رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا' تو اُس سے دریافت کیا: کیا تمہاری کوئی فرض نماز رہ گئی تھی؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! تو اُنہوں نے فرمایا: اس وقت دو رکعات ادا کی جاتی ہیں' جو سجود (یعنی فرض نماز) کے بعد ہوتی ہیں۔

معمر اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

4730 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: اِنَّمَا التَّهَجُّدُ بَعْدَ النَّوْمِ

✵✵ عبدالرحمٰن بن اسود فرماتے ہیں: تہجد سونے کے بعد ہوتی ہے۔

4731 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: رَآنِي مُجَاهِدٌ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ: اِنَّمَا هُمَا رَكْعَتَانِ، قَالَ اِبْرَاهِيمُ: وَمَا رَاَيْتُ طَاوُسًا يَزِيدُ عَلَى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

✵✵ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: مجاہد نے مجھے مغرب کے بعد نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو بولے: یہ دو رکعت

ہوتی ہیں۔

ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو مغرب کے بعد دو رکعت سے زیادہ ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

بَابُ الصَّلَاةِ مِنَ اللَّيْلِ

باب: رات کے وقت نماز ادا کرنا

4732 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ قَوْلِهِ: (اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ) (المزمل: 6) قَالَ: اِذَا قَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَهِيَ نَاشِئَةٌ

قَالَ الثَّوْرِيُّ، وَقَالَ لَيْثٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ: مَا كَانَ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَهُوَ نَاشِئَةٌ

✽✽ مجاہد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

''بے شک رات کا جاگنا زیادہ مشکل ہے''۔

مجاہد یہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی رات کے وقت نماز ادا کرے تو یہ ناشئہ ہے۔

سفیان ثوری اور لیث نے مجاہد کا یہ قول نقل کیا ہے: عشاء کے بعد کا جو وقت ہے وہ ''ناشئہ'' ہے۔

4733 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَا كَانَ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَهُوَ نَاشِئَةٌ

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: عشاء کے بعد جو وقت ہے وہ ''ناشئہ'' ہے۔

4734 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُوذَوَيْهِ، اَنَّهُمَا سَمِعَا طَاوُسًا قَالَ: مَنْ صَلَّى قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ كَانَ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ

✽✽ طاؤس فرماتے ہیں: جو شخص فجر سے پہلے دو رکعت ادا کرتا ہے اُس کا شمار اُن لوگوں میں ہوتا ہے جو سحری کے وقت دعائے مغفرت کرتے ہیں (جن کا ذکر قرآن میں ہے)۔

4735 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ مُرَّةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلٰى صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلٰى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّكَ مَا كُنْتَ فِيْ صَلَاةٍ كَاَنَّكَ تَقْرَعُ بَابَ الْمَلِكِ، وَمَنْ قَرَعَ بَابَ الْمَلِكِ يُوْشِكُ اَنْ يُفْتَحَ لَهُ

✽✽ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رات کی (نفل) نماز کو دن کی (نفل) نماز پر وہی فضیلت حاصل ہے جو پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے کو اعلانیہ طور پر صدقہ کرنے پر حاصل ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تک تم نماز ادا کرتے ہو گویا کہ تم بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہوتے ہو اور جو شخص بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہوتا ہے تو اس بات کا امکان موجود ہوتا ہے کہ اُس کے لیے دروازہ کھول دیا جائے۔

4736 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ عَلٰى صَلَاةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ عَلٰى صَلَاةِ التَّطَوُّعِ

✲✲ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: رات کی (نفل) نماز کو دن کی (نفل) نماز پر وہی فضیلت حاصل ہے جو فرض نماز کو نفل نماز پر حاصل ہے۔

4737 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ سَلْمَانَ يَنْظُرُ مَا اجْتِهَادُهُ قَالَ: فَقَامَ يُصَلِّي مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَكَاَنَّهُ لَمْ يَرَ الَّذِي كَانَ يَظُنُّ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ سَلْمَانُ: " حَافِظُوا عَلٰى هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ؛ فَاِنَّهُنَّ كَفَّارَاتٌ لِهٰذِهِ الْجِرَاحَاتِ مَا لَمْ تُصَبِ الْمَقْتَلَةُ، فَاِذَا صَلَّى النَّاسُ الْعِشَاءَ صَدَرُوا عَلٰى ثَلَاثِ مَنَازِلَ: مِنْهُمْ مَنْ عَلَيْهِ وَلَا لَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، فَاَمَّا الَّذِي عَلَيْهِ وَلَا لَهُ فَرَجُلٌ اغْتَنَمَ ظُلْمَةَ اللَّيْلِ وَغَفْلَةَ النَّاسِ فَكَبَّ رَاْسَهُ فِي الْمَعَاصِي، فَذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا لَهُ، وَاَمَّا الَّذِي لَهُ وَلَا عَلَيْهِ فَرَجُلٌ اغْتَنَمَ ظُلْمَةَ اللَّيْلِ وَغَفْلَةَ النَّاسِ فَقَامَ يُصَلِّي فَذٰلِكَ لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، وَاَمَّا الَّذِي لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ فَرَجُلٌ صَلّٰى وَنَامَ فَذٰلِكَ لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، وَاِيَّاكَ وَالْحَقْحَقَةَ، وَعَلَيْكَ بِالْقَصْدِ وَدَوَامِ "

✲✲ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ہاں رات بسر کی تاکہ اُن کے اجتہاد (یعنی رات کے وقت کی عبادت کے اہتمام) کا جائزہ لیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصہ میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے' یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اُنہیں یہ اندازہ نہیں ہو پایا کہ طارق کا گمان کیا ہے۔ پھر طارق نے اپنا گمان اُن کے سامنے ذکر کیا تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یہ پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کرو' یہ ان زخموں (یعنی گناہوں) کا کفارہ ہوں گی جبکہ تم نے کوئی قتل نہ کیا ہو' جب لوگ عشاء کی نماز ادا کر لیتے ہیں تو اُن کی تین حیثیتیں ہوتی ہیں' اُن میں سے کچھ وہ لوگ ہوتے ہیں کہ نہ تو اُس کے ذمہ کوئی چیز ہوتی ہے اور نہ ہی اُس کے حق میں کوئی چیز ہوتی ہے' کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے حق میں کوئی چیز ہوتی ہے' اُن پر کوئی چیز لازم نہیں ہوتی (یعنی اُنہیں کسی چیز کا گناہ نہیں ہوتا) اور کچھ وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں نہ کچھ حاصل ہوتا ہے اور نہ کچھ لازم ہوتا ہے' جہاں تک اُس شخص کا تعلق ہے جس پر چیز لازم ہوتی ہے اور اُسے حاصل کچھ نہیں ہوتا تو یہ وہ شخص ہے جو رات کی تاریکی اور لوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھتا ہے اور پھر وہ گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے' تو یہ وہ شخص ہے جسے گناہ حاصل ہوتا ہے اور جسے ثواب نہیں ملتا۔ جہاں تک اُس شخص کا تعلق ہے جسے ثواب حاصل ہوتا ہے اور اُسے کوئی گناہ نہیں ہوتا تو یہ وہ شخص ہے جو رات کی تاریکی اور لوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھتا ہے اور اُٹھ کر نماز ادا کرتا ہے' اس شخص کو ثواب حاصل ہوتا ہے اسے کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ جہاں تک اُس شخص کا تعلق ہے جسے نہ کوئی ثواب حاصل ہوتا ہے اور نہ کوئی گناہ لازم ہوتا ہے تو یہ وہ شخص ہے جو (عشاء کی) نماز ادا کرنے کے بعد سو جاتا ہے' یہ ایسا شخص ہے جسے نہ کوئی (مزید) ثواب حاصل ہوتا ہے اور نہ اسے کوئی گناہ ہوتا ہے' تم پر شدت پسندی سے بچنا لازم ہے اور تم پر میانہ روی کے ساتھ باقاعدگی سے (نفلی عبادت کرنا)

لازم ہے۔

4738 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، عَنِ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ فَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ كُتِبَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ مِنَ الذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ

✲✲ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب آدمی رات کے وقت بیدار ہوتو اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے، پھر وہ دونوں دو رکعت ادا کریں تو اُس رات میں اُن دونوں کا نام اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور خواتین میں نوٹ کیا جاتا ہے۔

4739 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، لَا أُرَاهُ إِلَّا رَفَعَهُ يَقُولُ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُوقِظْ أَهْلَهُ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَيْقِظْ فَلْيَنْضَحْ وَجْهَهَا بِالْمَاءِ

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص رات کے وقت بیدار ہوتو اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے اگر وہ بیدار نہیں ہوتی تو اُس کے چہرے پر پانی چھڑکے''۔

4740 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَغَيْرِهِ يُرْجِعُونَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللَّهُ: إِنَّ أَحَبَّ عِبَادِي إِلَيَّ الْمُتَحَابُّونَ فِي الدِّينِ يَعْمُرُونَ مَسَاجِدِي، وَيَسْتَغْفِرُونَ بِالْأَسْحَارِ، أُولَئِكَ الَّذِينَ إِذَا ذَكَرْتُ خَلْقِي بِعَذَابٍ ذَكَرْتُهُمْ فَصَرَفْتُ عَذَابِي عَنْ خَلْقِي

✲✲ ایک اور سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''میرے بندوں میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب بندے وہ ہیں جو دین کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں، میری مساجد کو آباد کرتے ہیں، سحری کے وقت دعائے مغفرت کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں کہ جب مجھے اپنی مخلوق کو عذاب دینے کا خیال آتا ہے، تو پھر ان کا خیال آجاتا ہے، تو میں اپنی مخلوق کو عذاب نہیں دیتا''۔

4741 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلِيٍّ فِي قَوْلِهِ: (قُوا أَنْفُسَكُمْ) (التحریم: 6) قَالَ: عَلِّمُوا أَنْفُسَكُمُ الْخَيْرَ

✲✲ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم اپنے آپ کو بچاؤ''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اپنے آپ کو بھلائی کی تعلیم دو۔

4742 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: تَعَوَّدُوا الْخَيْرَ فَإِنَّمَا الْخَيْرُ بِالْعَادَةِ

✷✷ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم بھلائی کی عادت اختیار کرو' کیونکہ بھلائی' عادت کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔

4743 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يُصَلِّيَ، حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ اَيْقَظَ اَهْلَهُ، وَيَقُولُ: الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ، وَيَتْلُو هٰذِهِ الْاٰيَةَ: (وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْاَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى) (طٰہٰ: 132)

✷✷ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے وقت جتنا اللہ کو منظور ہوتا تھا اُتنی دیر تک نفل نماز ادا کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ آتا تھا تو اپنی اہلیہ کو بیدار کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے: نماز' نماز! پھر وہ یہ آیت تلاوت کرتے تھے:

''تم اپنے اہل خانہ کو نماز کا حکم دو اور اُس پر ثابت قدمی اختیار کرو' ہم تم سے رزق نہیں مانگتے کیونکہ ہم تمہیں رزق دیتے ہیں اور بہترین انجام پرہیزگاری کا ہے''۔

4744 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ بَعْضُ الضِّيقِ فِي الرِّزْقِ اَمَرَ اَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ، ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا) (طٰہٰ: 132) "

✷✷ معمر نے قریش کے ایک فرد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی ایسا شخص آتا جسے رزق میں تنگی کی شکایت ہوتی تو آپ اُس کے اہل خانہ کو نماز کی ہدایت کرتے تھے' پھر آپ یہ آیت تلاوت کرتے تھے:

''تم اپنے اہل خانہ کو نماز کا حکم دو اور اُس پر ثابت قدمی اختیار کرو''۔

4[redacted]45 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، ذَكَرَهُ عَنْ بَعْضِهِمْ قَالَ: اِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ فَذَكَرَ اللّٰهَ، وَقَامَ فَتَوَضَّاَ وَصَلّٰى وَدَعَا اللّٰهَ اسْتَجَابَ لَهُ

✷✷ ابان نے بعض حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب کوئی شخص رات کے وقت بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور اُٹھتا ہے اور وضو کر کے نماز ادا کرتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی دعا کو قبول کر لیتا ہے۔

4746 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ، فَقِيلَ لَهُ: اَلَيْسَ قَدْ غَفَرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ؟ قَالَ: اَفَلَا اَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟

✷✷ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رات کے وقت نفل) نماز اتنی (زیادہ) ادا کرتے تھے کہ آپ کے پاؤں ورم آلود ہو گئے' آپ کی خدمت میں اس بارے میں عرض کی گئی کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت نہیں کر دی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

4747 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتّٰى تَوَرَّمَ قَدَمَاهُ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ تَوَرَّمَ قَدَمَاكَ وَاللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ؟ قَالَ: اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟

✵✵ اعمش نے اپنے بعض اصحاب کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ (رات کے وقت اتنے زیادہ نوافل) ادا کرتے تھے کہ آپ کے پاؤں ورم آلود ہو گئے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ایسا کرتے ہیں کہ آپ کے پاؤں ورم آلود ہو گئے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں؟

بَابُ مَنْ فَاتَهٗ شَيْءٌ مِنَ اللَّيْلِ، مَتٰى يَقْضِيهِ؟

باب: جس شخص کی رات کی کچھ (نفل نماز) فوت ہو جائے' وہ اُس کی قضاء کب کرے گا؟

4748 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الْقَارِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ، اَوْ قَالَ: عَنْ جُزْئِهٖ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَاَهٗ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ اِلٰى صَلَاةِ الظُّهْرِ، فَكَاَنَّمَا قَرَاَهٗ مِنَ اللَّيْلِ

✵✵ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے معمول کے وظیفہ کے وقت سویا رہ جائے' یا رات کی (نفل عبادت) کے کسی حصہ کو ادا کیے بغیر سو جائے' تو وہ اسے اگر فجر کی نماز اور ظہر کی نماز کے درمیان میں ادا کر لے' تو یہ اسی طرح ہو گا جس طرح اُس نے اسے رات کے وقت پڑھا۔

4749 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ رَجُلًا رَاٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُصَلِّيْ فِيْ حِيْنَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ فِيْهِ مِنَ النَّهَارِ، فَقَالَ لَهٗ: فَقَالَ: فَاتَنِيْ مِنَ اللَّيْلِ، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ: (وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا) (الفرقان: 62)

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک ایسے وقت میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا جس وقت میں وہ (عام معمول میں) نماز ادا نہیں کرتے تھے اور یہ دن کے وقت کی بات ہے۔ اُس شخص نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری رات کی (کچھ نفل عبادت) رہ گئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

"اور وہی وہ ذات ہے جس نے رات اور دن کو آگے پیچھے آنے والا بنایا ہے' یہ اُس شخص کے لیے ہے جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا ہو' یا جو شکر کرنا چاہتا ہو"۔

4750 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ يُعْجِبُهُمُ الزِّيَادَةَ فِي الْعَمَلِ وَيَكْرَهُوْنَ النُّقْصَانَ، وَالْاَقْسَامَ دِيْمَةً، وَاِذَا فَاتَهُمْ شَيْءٌ مِنَ اللَّيْلِ قَضَوْهُ بِالنَّهَارِ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: لوگوں کو عمل میں زیادتی پسند ہے اور لوگ نقصان کو ناپسند کرتے ہیں جبکہ کام باقاعدگی ہی سے ہوتے ہیں' جب اُن کی رات کی کوئی نفل عبادت رہ جاتی تھی' تو وہ دن میں اُسے قضاء کر لیتے تھے۔

4751 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ شَيْئًا صَلَّى مِنَ النَّهَارِ اثْنَى عَشَرَ رَكْعَةً

** سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت کوئی نماز ادا نہیں کر پاتے تھے تو آپ دن میں بارہ رکعات ادا کرتے تھے۔

4752 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْمُشْرِفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اِذَا فَاتَ رَجُلًا شَيْءٌ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمْ يُصَلِّ فَلَا بَاْسَ اَنْ يُطِيلَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

** حسن بصری فرماتے ہیں: جب کسی شخص کی رات کی کوئی نفل نماز رہ جائے جسے وہ ادا نہ کر پائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر وہ فجر کی دو رکعت طویل ادا کر لے۔

بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

باب: صبح صادق کے بعد نماز ادا کرنا

4753 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً: " اَتَكْرَهُ الصَّلَاةَ اِذَا انْتَشَرَ الْفَجْرُ عَلٰى رُءُوْسِ الْجِبَالِ اِلَّا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ جب پہاڑوں کی چوٹیوں پر صبح صادق پھیل جائے تو صرف فجر کی دو رکعت ادا کی جائیں (کوئی دوسری نماز ادا نہ کی جائے)؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

4754 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ مِينَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ مِينَا، اَوْ سُلَيْمٌ مَوْلٰى سَعِيدٍ قَالَ: وَكِلَاهُمَا - مَا عَلِمْتُ - كَانَ مُصَلِّيًا قَالَ: فَاَخْبَرَنِي اَحَدُهُمَا قَالَ: قُلْتُ: جِئْتُ الْمَسْجِدَ بَعْدَ الْفَجْرِ قَالَ: فَجَعَلْتُ اُصَلِّي اُتَابِعُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: قُلْتُ: اِنِّي لَمْ اُصَلِّ الْبَارِحَةَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَتُرِيدُ اَنْ تُخْبِرَنِي الْاٰنَ اِنَّمَا هُمَا رَكْعَتَانِ

** عطاء بیان کرتے ہیں: ابوعبدالرحمٰن بن میناء کے صاحبزادے یا شاید سعید کے غلام سلیم نے مجھے یہ بات بتائی وہ کہتے ہیں: میں صبح صادق ہونے کے بعد مسجد میں آیا اور نماز ادا کرنے لگا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: میں نے صبح کی نماز ادا نہیں کی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اب تم مجھے بتاؤ! یہ دو رکعات

ہوتی ہیں۔

4755 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي رِبَاحٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ رَاَى رَجُلًا يُكَرِّرُ الرُّكُوعَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَنَهَاهُ، فَقَالَ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَيُعَذِّبُنِي اللّٰهُ عَلَى الصَّلَاةِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُكَ عَلٰى خِلَافِ السُّنَّةِ

❋❋ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ایک شخص کو صبح صادق ہو جانے کے بعد بکثرت رکوع کرتے ہوئے دیکھا تو اُسے ایسا کرنے سے منع کیا' اُس نے کہا: اے ابومحمد! کیا اللہ تعالیٰ مجھے نماز پڑھنے کی وجہ سے عذاب دے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن وہ تمہیں سنت کے برخلاف کرنے کی وجہ سے عذاب دے گا۔

4756 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ النِّدَاءِ اِلَّا رَكْعَتَي الْفَجْرِ

❋❋ سعید بن میتب روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''(فجر کی) اذان ہو جانے کے بعد' صرف فجر کی دو رکعت (سنتیں) ادا کی جائیں گی''۔

4757 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَي الْفَجْرِ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صبح صادق ہو جانے کے بعد صرف فجر کی دو رکعت (سنتیں) ادا کی جائیں گی''۔

4758 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يُبْصِرُ، وَكَانَ يُبْصَرُ لَهُ، فَاِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ

قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَنْظُرُ، فَاِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ "

❋❋ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بینائی رخصت ہو چکی تھی تو لوگ اُنہیں (صبح صادق ہونے کے بارے میں بتاتے تھے) جب صبح صادق ہو جاتی تھی تو وہ دو رکعت ادا کرنے کے بعد بیٹھ جاتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر جائزہ لیتے تھے' جب صبح صادق ہوتی تھی تو وہ دو رکعت ادا کرنے کے بعد بیٹھ جاتے تھے۔

4759 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ لِطَاوُسٍ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنِّي رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ بَعْدَمَا ذَهَبَ بَصَرُهُ يَسْاَلُ غُلَامَهُ عَنِ الْفَجْرِ فَاِذَا اَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَدْ طَلَعَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ "

وَرَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَلْتَفِتُ، فَاِذَا رَاَى الْفَجْرَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ قَالَ: فَقَالَ لَهُ طَاوُسٌ: اَتَعْقِلُ؟ اِذَا طَلَعَ

الْفَجْرُ فَصَلِّ مَا شِئْتَ "

٭٭ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: مجاہد نے طاؤس سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بینائی رخصت ہو جانے کے بعد اُنہیں دیکھا کہ اُنہوں نے اپنے غلام سے صبح صادق کے بارے میں دریافت کیا' جب اُس غلام نے اُنہیں بتایا کہ صبح صادق ہو چکی ہے تو اُنہوں نے صرف دو رکعت ادا کیں اور پھر بیٹھ گئے (مزید کوئی نفل نماز ادا نہیں کی) اور میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے' جب اُنہوں نے صبح صادق دیکھ لی تو دو رکعت ادا کیں اور پھر بیٹھ گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: طاؤس نے اُن (راوی) سے کہا: کیا تمہاری عقل کام کرتی ہے؟ جب صبح صادق ہو جائے تو تم جتنی چاہو نماز ادا کر سکتے ہو۔

4760 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا رَكْعَتَىِ الْفَجْرِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صبح صادق ہو جانے کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی' صرف فجر کی دو رکعات (سنتیں) ادا کی جائیں گی''۔

4761 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِىِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: صَلِّ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا شِئْتَ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: صبح صادق ہو جانے کے بعد تم جتنی چاہو نماز ادا کرو۔

4762 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ: رَاَيْتُ طَاوُسًا دَخَلَ مَسْجِدَ مِنًى بَعْدَمَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فَسَاَلْتُهُ، عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: صَلَاةٌ مِنَ اللَّيْلِ كُنْتُ اُصَلِّيْهَا نِمْتُ عَنْهَا

قَالَ: ثُمَّ رَاَيْتُ عَطَاءً بَعْدَ ذٰلِكَ دَخَلَ مَسْجِدَ مِنًى بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَصَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ طَاوُسٌ

٭٭ عبدالکریم ابواُمیہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو دیکھا کہ وہ صبح صادق ہو جانے کے بعد منیٰ کی مسجد میں داخل ہوئے' اُنہوں نے آٹھ رکعات ادا کیں۔ میں نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ رات کی نماز ہے جو میں ادا کیا کرتا تھا اور (گزشتہ رات) میں اسے ادا کیے بغیر سو گیا۔

راوی نے بیان کیا: اس کے بعد میں نے عطاء کو دیکھا کہ وہ منیٰ کی مسجد میں صبح صادق ہونے کے بعد داخل ہوئے اور اُنہوں نے آٹھ رکعات ادا کیں۔ میں نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بھی اسی کی مانند جواب دیا جو طاؤس نے جواب دیا تھا۔

بَابُ مَتٰى تُرْكَعُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ

باب: فجر کی دو رکعت کب ادا کی جائیں گی؟

4763 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ وَبْرَةَ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اَعَادَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي لَيْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لِاَنَّهُ صَلَّاهَا بِلَيْلٍ

❋❋ وبرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دن میں تین مرتبہ فجر کی دو رکعت (سنتیں) دہرائیں کیونکہ اُنہوں نے وہ رات میں (صبح صادق ہونے سے پہلے) ہی ادا کرلی تھیں۔

4764 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ مَتٰى كَانَ يُسْتَحَبُّ اَنْ تُرْكَعَ تَانِكَ الرَّكْعَتَانِ؟ فَقَالَ: مَعَ الْفَجْرِ اَوْ بَعْدَهُ وَافْصِلْ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ مَا صَلَّيْتَ قَبْلَهُمَا

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کس وقت یہ بات مستحب ہے کہ آپ ان دو رکعات کو ادا کریں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: صبح صادق ہونے کے ساتھ ہی یا اس کے بعد میں ان دونوں کے اوران سے پہلے جو نماز ادا کی ہے اُن کے درمیان فصل کروں گا۔

4765 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: هُمَا الْفَجْرَانِ فَاَمَّا الْفَجْرُ الَّذِي يَسْطَعُ فِي السَّمَاءِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَّلَا يُحَرِّمُ شَيْئًا، وَلٰكِنَّ الْفَجْرَ الَّذِي يَنْتَشِرُ عَلٰى رُءُوْسِ الْجِبَالِ فَهُوَ الَّذِي يُحَرِّمُ"، فَقَالَ عَطَاءٌ: فَاَمَّا اِذَا سَطَعَ سُطُوعًا فِي السَّمَاءِ۔ وَسُطُوعُهُ اَنْ يَّذْهَبَ فِي السَّمَاءِ طُوْلًا فَاِنَّهُ لَا يُحَرَّمُ لَهُ فِي الشَّرَابِ لِصِيَامٍ وَّلَا صَلَاةٍ، وَلَا يَفُوْتُ لَهُ حَجٌّ، وَلٰكِنْ اِذَا انْتَشَرَ عَلٰى رُءُوْسِ الْجِبَالِ حَرُمَ الشَّرَابُ عَلَى الصَّوْمِ وَفَاتَ لَهُ الْحَجُّ

وَقَالَ عُمَرُ: الْفَجْرُ الَّذِي كَاَنَّهُ ذَنَبُ السِّرْحَانِ يَقُوْلُ: ذٰلِكَ السَّاطِعُ فِي السَّمَاءِ

❋❋ عطاء بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: صبح صادق دو قسم کی ہوتی ہے ایک وہ جو آسمان میں پھیلتی ہے وہ کوئی چیز نہیں ہوتی اور یہ کسی چیز کو حرام نہیں کرتی۔ لیکن وہ فجر جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھیل جاتی ہے یہ وہ ہے جو (روزہ دار کے لیے کچھ کھانے پینے کو) حرام قرار دیتی ہے۔

عطاء کہتے ہیں: جہاں تک آسمان میں لمبائی کی سمت میں پھیلنے والی روشنی کا تعلق ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ وہ آسمان میں لمبائی کی سمت میں پھیلے یہ روزے کے لیے کھانے یا پینے کو حرام قرار نہیں دیتی نماز کو حرام قرار نہیں دیتی اس کی وجہ سے حج فوت نہیں ہوتا لیکن جب یہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھیل جائے تو روزہ رکھنے والے کے لیے پینا حرام ہو جاتا ہے ایسے شخص کا حج فوت ہو جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک فجر یوں ہوتی ہے جس طرح سانپ کی دُم ہو وہ یہ فرماتے ہیں: یہ آسمان میں لمبائی کی

سمت میں پھیلتی ہے۔

4766 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ جِئْتُ الْمَسْجِدَ حِيْنَ انْتَشَرَ الْفَجْرُ اُطَوِّلُهُمَا اَمْ اَحْذِفُهُمَا؟ قَالَ: طَوِّلْهُمَا اِنْ شِئْتَ مَا لَمْ يَخْرُجِ الْاِمَامُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں مسجد میں آتا ہوں اُس وقت جب فجر پھیل چکی ہوتی ہے تو کیا میں ان دو رکعت کو طویل ادا کروں گا' یا انہیں مختصر ادا کروں گا؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ان دونوں کو طویل ادا کرلو جب تک امام نہیں آ جاتا۔

4767 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ لَبِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَتَا تُخَفَّفَانِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: صبح کی نماز سے پہلے کی ان دو رکعت کو مختصر ادا کیا جاتا ہے۔

4768 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: الْوِتْرُ مِنَ اللَّيْلِ، وَيُسْتَحَبُّ اَنْ يَكُوْنَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، وَيُسْتَحَبُّ التَّكْبِيْرُ عِنْدَ الْفَجْرِ بِالرَّكْعَتَيْنِ وَهُمَا مِنْ صَلَاةِ النَّهَارِ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: وتر رات میں ادا کیے جائیں گے اور یہ بات مستحب ہے کہ رات کے آخری حصہ میں ادا کیے جائیں اور صبح صادق ہونے کے فوراً بعد دو رکعت جلدی ادا کر لینا مستحب ہے' یہ دونوں دن کی نماز ہیں۔

4769 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ

٭٭ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے۔

4770 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاتے تھے۔

4771 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَخْبَرَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ "

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بتایا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے۔

4772 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اقامت کے وقت فجر کی دو رکعات (سنتیں) ادا کرتے تھے۔

4773 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مؤذن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ نے دو رکعات مختصر ادا کیں' پھر آپ تشریف لے گئے اور آپ نے صبح کی نماز پڑھائی۔

4774 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُهُمَا - يَعْنِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ -

✵✵ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دو رکعات کو مختصر ادا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد فجر کی دو رکعات (سنتیں) تھیں۔

4775 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ: اَنَّهُ كَانَ يَرْكَعُهُمَا عِنْدَ الْإِقَامَةِ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ ان دو رکعات کو اقامت کے قریب ادا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ

باب: فجر کی دو رکعات کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4776 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: "اَوَاجِبَتَانِ رَكْعَتَا الضُّحَى اَوِ الْوِتْرِ اَوْ شَيْءٌ مِنَ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الصَّلَوَاتِ اَوْ بَعْدَهُنَّ؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا فجر کی دو رکعات یا وتر یا نمازوں سے پہلے یا اُن کے بعد ادا کی جانے والی کوئی بھی نفل نماز واجب ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

4777 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى شَيْءٍ اَسْرَعَ مِنْهُ اِلَى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَلَا اِلَى غَنِيمَةٍ يَطْلُبُهَا

✵✵ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن دو رکعات سے زیادہ تیزی سے' اور کوئی نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا جو (دو رکعات) آپ صبح کی نماز سے پہلے ادا کرتے تھے' اور نہ ہی آپ کو کسی غنیمت کو طلب کرتے ہوئے دیکھا۔

4778 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَكْعَتَا الْفَجْرِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فجر کی دو رکعات' میرے نزدیک دنیا اور اُس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں''۔

4779 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَكْعَتَا الْفَجْرِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا قَالَ: وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هُمَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فجر کی دو رکعات میرے نزدیک دنیا اور اُس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ دونوں میرے نزدیک سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

4780 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ الْقُطْبِيَّةِ قَالَ: فَاتَتْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي رَبِيعَةَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ فَاَعْتَقَ رَقَبَةً

مہاجر بن قطبیہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابو ربیعہ کی فجر کی دو رکعات رہ گئیں تو اُنہوں نے ایک غلام آزاد کیا۔

4781 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ لِحُمْرَانَ: يَا حُمْرَانُ، اتَّقِ اللّٰهَ، وَلَا تَمُتْ وَعَلَيْكَ دَيْنٌ فَيُؤْخَذَ مِنْ حَسَنَاتِكَ لَا دِينَارَ ثَمَّ وَلَا دِرْهَمَ، وَلَا تَنْتَفِيَ مِنْ وَلَدِكَ فَتَفْضَحَهُ فَيَفْضَحَكَ اللّٰهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَعَلَيْكَ بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَاِنَّ فِيهِمَا رَغَبَ الدَّهْرِ

ایوب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حمران سے فرمایا: اے حمران! تم اللہ سے ڈرو! اور تم ایسی حالت میں نہ مرنا کہ تمہارے ذمہ قرض ہو' ورنہ تم سے نیکیاں لے لی جائیں گی' کیونکہ وہاں تو کوئی دینار یا درہم کام نہیں آئے گا اور تم اپنی اولاد کی نفی کر کے اُسے رسوائی کا شکار نہ کرنا' ورنہ اللہ تعالیٰ اس وجہ سے قیامت کے دن تمہیں رسوائی کا شکار کرے گا اور تم پر فجر کی دو رکعات (سنتیں) پڑھنا لازم ہے کیونکہ ان دونوں میں زمانے بھر کی رغبت پائی جاتی ہے۔

4782 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِنْ لَمْ تَقْضِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ يَقُولُ: اِذَا فَاتَتْكَ

امام شعبی فرماتے ہیں: اگر تم فجر کی دو رکعات کی قضاء نہیں کرتے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ اُس وقت ہے جب یہ دونوں رکعات رہ گئی ہوں۔

4783 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ قَالَ: مَنْ

صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَصَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ كُتِبَتْ صَلَاتُهُ يَوْمَئِذٍ فِي صَلَاةِ الْاَوَّابِينَ، وَكُتِبَ يَوْمَئِذٍ فِي وَفْدِ الْمُتَّقِينَ

✵✵ عروہ بن رویم بیان کرتے ہیں: جو شخص فجر کی دو رکعات ادا کرلے اور پھر صبح کی نماز باجماعت ادا کرے تو اس نماز کو اُس دن رجوع کرنے والوں کی نماز میں نوٹ کیا جاتا ہے اور اُس کو پرہیز گاروں کے وفد میں نوٹ کیا جاتا ہے۔

4784 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ ثُمَّ مَاتَ كَانَ قَدْ صَلَّى الْغَدَاةَ

✵✵ زیاد بن فیاض، ابوعبدالرحمٰن سلمی کے بارے میں بیان کرتے ہیں: میں نے اُنہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر کوئی شخص فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعات (سنتیں) ادا کرلیتا ہے اور پھر اُس کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ صبح کی نماز ادا کر چکا ہوگا۔

4785 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ عِنْدَ الْاَذَانِ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عِنْدَ الْاِقَامَةِ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اذان کے قریب وتر ادا کرتے تھے اور اقامت کے قریب فجر کی دو رکعات (سنتیں) ادا کرتے تھے۔

4786 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَكْعَتَا الْفَجْرِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

✵✵ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فجر کی دو رکعات میرے نزدیک دنیا اور اُس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں''۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: فجر کی دو رکعات میں تلاوت کرنا

4787 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُقْرَاَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: یہ بات مستحب ہے کہ فجر کی دو رکعات میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کی جائے۔

4788 - حدیث نبوی: عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَسَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِرَاءَةَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَقَرَاَ فِيهِمَا قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ "،

✵✵ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعات میں پست آواز میں تلاوت کرتے تھے' آپ ان دو

رکعات میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

4789 - حدیث نبوی: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَذَكَرَهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ هِشَامٍ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4790 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: " رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مِنْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ اَوْ قَالَ: اَكْثَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ مَرَّةً. شَكَّ اَبُو بَكْرٍ - يَقْرَاُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ "

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پچیس سے زیادہ مرتبہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بیس سے زیادہ مرتبہ فجر کی دو رکعات میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

4791 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ اَوْ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا تَقْرَاُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ؟ فَقَالَ: قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

* * سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا: آپ فجر کی دو رکعات میں کیا تلاوت کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص۔

4792 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَمَّنْ سَمِعَ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: " كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَاَقُولُ: هَلْ قَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اَمْ لَا؟ "

* * سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعات ادا کرتے تھے (آپ اتنی جلدی انہیں ادا کر لیتے تھے) کہ میں یہ سوچتی تھی کہ آپ نے ان میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی بھی ہے یا نہیں۔

4793 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: " كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ لِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاَقُولُ: هَلْ قَرَاَ فِيهِمَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ اَمْ لَا لِخِفَّتِهِ اِيَّاهُمَا؟ "

* * سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعات کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو میں یہ سوچتی تھی کہ آپ نے ان میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی ہے یا نہیں کی ہے' اس کی وجہ یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو رکعات مختصر ادا کرتے تھے۔

بَابُ الْكَلَامِ عِنْدَ الْفَجْرِ

باب: فجر کے وقت کلام کرنا

4794 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُكْرَهُ الْحَدِيثُ فِي قُبُلِ الصُّبْحِ،

قُلْتُ: اَمِنْ بَيْنِ الصَّلَوَاتِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَ: " اَوَ لَا تَسْمَعُهُ يَقُوْلُ: (وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا) (الإسراء: 78) مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ يُشْهَدُ وَيُحْضَرُ "، قُلْتُ: فَيُخْبِرُ قَبْلَ الْفَجْرِ؟ فَكَرِهَ ذٰلِكَ اَيْضًا

✲✲ عطاء فرماتے ہیں: صبح کی نماز سے پہلے بات چیت کرنا مکروہ ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا نمازوں کے درمیان بھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ہے:

''اور فجر کی تلاوت' بے شک فجر کی تلاوت میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہے''۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ فرشتے وہاں موجود ہوتے ہیں اور حاضر ہوتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا: تو فجر سے پہلے (بات چیت کرنے کے بارے میں) بتایئے! تو اُنہوں نے اسے بھی مکروہ قرار دیا۔

4795 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: خَرَجَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَلٰى قَوْمٍ يَتَحَدَّثُوْنَ فَنَهَاهُمْ عَنِ الْحَدِيْثِ وَقَالَ: اِنَّمَا جِئْتُمْ لِلصَّلَاةِ اِمَّا اَنْ تُصَلُّوْا، وَاِمَّا اَنْ تَسْكُتُوْا

✲✲ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس تشریف لائے' جو آپس میں بات چیت کر رہے تھے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بات چیت کرنے سے منع کیا اور فرمایا: تم لوگ نماز کے لیے آئے ہو' یا تو تم نماز ادا کرو' یا خاموش رہو۔

4796 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: مَرَّ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِرَجُلَيْنِ يَتَكَلَّمَانِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، فَقَالَ: يَا هٰذَانِ، اِمَّا اَنْ تُصَلِّيَا، وَاِمَّا اَنْ تَسْكُتَا

✲✲ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دو آدمیوں کے پاس سے گزرے' وہ صبح صادق ہونے کے بعد بات چیت کر رہے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے دو افراد! یا تو تم دونوں نماز ادا کرو' یا تم دونوں خاموش رہو۔

4797 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ عَزِيْزًا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنْ يَتَكَلَّمَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ

✲✲ ابوعبیدہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بات پسند تھی کہ صبح صادق ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ اور کوئی کلام نہ کیا جائے۔

4798 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ عِنْدَ الْفَجْرِ وَهُمْ مُسْتَنِدُوْنَ ظُهُوْرُهُمْ اِلَى الْقِبْلَةِ فَقَالَ: تَاَخَّرُوْا عَنِ الْقِبْلَةِ، لَا تَحُوْلُوْا بَيْنَ الْمَلَائِكَةِ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَاِنَّهَا صَلَاةُ الْمَلَائِكَةِ

✲✲ قاسم بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فجر کے وقت تشریف لائے' لوگ اپنی پشت قبلہ کی طرف ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے فرمایا: تم لوگوں نے قبلہ سے منہ موڑا ہوا ہے' تم فرشتوں اور قبلہ کے

درمیان رکاوٹ نہ بنو' کیونکہ یہ فرشتوں کی نماز ہے۔

4799 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: دَخَلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ الْمَسْجِدَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَرَاٰى قَوْمًا قَدِ اسْتَنَدُوْا ظُهُوْرَهُمْ اِلَى الْقِبْلَةِ وَاسْتَقْبَلُوا النَّاسَ، فَقَالَ: لَا تَحُوْلُوْا بَيْنَ الْمَلَائِكَةِ وَبَيْنَ صَلَاتِهَا، فَاِنَّهَا صَلَاةُ الْمَلَائِكَةِ

✱✱ قاسم بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فجر کی نماز سے پہلے مسجد میں تشریف لائے' تو وہاں آپ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی پشت قبلہ کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی ہے اور لوگوں کی طرف رُخ کیا ہوا ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم فرشتوں اور اُن کی نماز کے درمیان رکاوٹ نہ بنو' کیونکہ یہ فرشتوں کی نماز ہے۔

4800 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَكْرَهُ الْكَلَامَ اِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

✱✱ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب فجر کی دو رکعات ادا کر لیتے تھے تو اس کے بعد کلام کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

4801 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ آيَةٍ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَلَمْ يُجِبْنِيْ قَالَ: فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: اِنَّهُ لَيُكْرَهُ الْكَلَامُ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ، قُلْتُ: يَقُوْلُ الرَّجُلُ لِاَهْلِهِ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ

✱✱ خصیف بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے دو رکعات کے بعد کلام کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب اُنہوں نے نماز ادا کر لی' تو انہوں نے فرمایا: دو رکعات کے بعد کلام کرنا مکروہ ہے۔

میں نے دریافت کیا: کیا آدمی اپنی بیوی کو یہ کہہ سکتا ہے: نماز (کا وقت ہو گیا ہے)؟ انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4802 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ قَالَ: "اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَلْيَسْكُتُوْا وَاِنْ كَانُوْا رُكْبَانًا، وَاِنْ لَمْ يَرْكَعُوْهُمَا فَلْيَسْكُتُوْا، وَذَكَرَ اَنَّ ابْنَ الْمُسَيِّبِ كَانَ يَقُوْلُ: اَنَا اِذًا اَحْمَقُ مِنَ الَّذِيْ يَتَكَلَّمُ بَعْدَمَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ

✱✱ عثمان بن ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: جب صبح صادق ہو جائے' تو لوگ خاموش رہیں اگرچہ وہ سوار ہوں اور اگرچہ انہوں نے ان دو رکعات (سنتوں) کو ادا نہ کیا ہو پھر بھی وہ خاموش رہیں گے۔

سعید بن مسیب یہ فرماتے ہیں: میں اُس شخص کو احمق قرار دوں گا' جو صبح صادق ہو جانے کے بعد کوئی کلام کرتا ہے۔

بَابُ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَبَعْدَهَا

باب: نماز سے پہلے یا اُس کے بعد نوافل ادا کرنا

4803 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَسْمَعُهُمْ يَذْكُرُونَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ، فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَنِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهُنَّ رَكْعَتَانِ قَبْلَ الصُّبْحِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے لوگوں کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کی جائیں گی اور اس کے بعد بھی دو رکعات ادا کی جائیں گی' مغرب کے بعد دو رکعات ادا کی جائیں گی لیکن عشاء کے بعد کیا ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز کے بعد تیرہ رکعات ادا کرتے تھے' جن میں سے دو رکعات آپ صبح کی نماز سے پہلے ادا کرتے تھے۔

4804 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَمِ الصَّلَوَاتُ؟ قَالَ: خَمْسٌ، فَسَمَّاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَرَمَضَانُ، قَالَ السَّائِلُ: لَا اَزِيدُ عَلَيْهِنَّ اَبَدًا، ثُمَّ وَلَّى، فَضَحِكُوا مِنْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ يَكُنْ صَادِقًا يَدْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ عَطَاءٌ: اِنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ

٭٭ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: نمازیں کتنی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانچ! پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن نمازوں کا نام بتایا' پھر آپ نے فرمایا: رمضان! اُس نے عرض کی: میں ان پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا۔ پھر وہ شخص چلا گیا' لوگ اُس پر ہنس پڑے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو یہ جنت میں داخل ہوگا۔

عطاء کہتے ہیں: (یعنی) اگر اس نے ان نمازوں کو قائم کیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

4805 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: "هَلْ شَيْءٌ مِنَ التَّطَوُّعِ وَاجِبٌ"؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی نفل نماز واجب بھی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

4806 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قُلْنَا لَهُ: حَدِّثْنَا عَنْ تَطَوُّعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَمَنْ يُطِيقُهُ؟ قَالَ: قُلْنَا لَهُ: حَدِّثْنَا نُطِيقُ مِنْهُ مَا اَطَقْنَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْهِلُ، فَاِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَطَلَعَتْ وَكَانَ

مِقْدَارُهَا مِنَ الْعَصْرِ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَفْصِلُ فِيهِمَا بِتَسْلِيمٍ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ يُمْهِلُ حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ الضُّحَى وَكَانَ مِقْدَارُهَا مِنَ الظُّهْرِ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ صَلَّى أَرْبَعًا يَفْصِلُ فِيهَا بِالتَّسْلِيمِ كَمَا فَعَلَ فِي الْأَوَّلِ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَصَلَّى أَرْبَعًا يَفْصِلُ فِيهَا بِتَسْلِيمٍ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا فَيَفْصِلُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ

** عاصم بن ضمرہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ہم نے اُن سے دریافت کیا: آپ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل کی نماز کے بارے میں بتائیے! تو اُنہوں نے فرمایا: کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ ہم نے اُن سے عرض کی: آپ ہمیں بتائیے! ہم اس میں سے جتنی کی طاقت رکھیں گے اُس پر عمل کرلیں گے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتظار کرتے تھے یہاں تک کہ جب سورج طلوع ہونے کے بعد بلند ہوجاتا تھا اور اُس کی مقدار اس طرح ہوتی تھی' جتنی عصر کے وقت ہوتی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا کرتے تھے' آپ ان کے درمیان مقرب فرشتوں' انبیاء کرام اور اُن کی پیروی کرنے والے مؤمنوں اور مسلمانوں پر سلام بھیج کر فصل کرتے تھے' پھر آپ ایسے ہی ٹھہرے رہتے تھے یہاں تک کہ دن چڑھ جاتا تھا اور سورج کی مثال مشرق میں اُس طرح ہوتی تھی جس طرح ظہر کے وقت ہوتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعات ادا کرتے تھے جن کے درمیان آپ سلام پھیرتے تھے' جس طرح آپ پہلی نماز میں کرتے تھے' جب سورج ڈھل جاتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کر چار رکعات ادا کرتے تھے جن کے درمیان آپ مقرب فرشتوں' انبیاء کرام اور اُن کی پیروی کرنے والے مؤمن مردوں اور مؤمنوں اور مسلمانوں پر سلام بھیج کر فصل کرتے تھے' پھر آپ ظہر کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے' آپ اُن میں بھی اسی طرح فصل کرتے تھے' پھر آپ عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے اور اس کی مانند فصل کرتے تھے۔

4807 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: سَأَلْنَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ تَطَوُّعًا بِالنَّهَارِ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَا تُطِيقُونَ مَا كَانَ يُطِيقُ قَالُوا: عَلَى ذٰلِكَ حَدِّثْنَا، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَفْصِلُ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ قَالَ: وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا فَهٰذِهِ سِتَّ عَشْرَةَ رَكْعَةً

** عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دن کی نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے' جس کی طاقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے تھے۔ اُن لوگوں نے عرض کی: اس کے باوجود آپ ہمیں بیان کیجئے! اُس کے بعد راوی نے سفیان ثوری کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت ذکر کی ہے البتہ اُنہوں نے اس میں یہ الفاظ ذکر نہیں کیے کہ مقرب فرشتوں پر سلام بھیج کر فصل کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعات اور اُس کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے' عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے' تو یہ سولہ رکعات ہوجاتی ہیں۔

4808 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، اَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ "، وَذُكِرَ لِي - ابْنُ عُمَرَ الْقَائِلُ - اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ اَرَهُ

** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے' اس کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے' جمعہ کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے' مغرب کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے' عشاء کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے میرے سامنے یہ بات ذکر کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح سے پہلے رکعات ادا کرتے تھے' لیکن میں نے آپ کو (ان رکعات کو ادا کرتے ہوئے) دیکھا نہیں ہے۔

4809 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ، فَاَمَّا الْجُمُعَةُ وَالْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَفِي بَيْتِهِ

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کی ہیں' ظہر کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں' مغرب کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں' عشاء کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں' جمعہ کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں' جہاں تک جمعہ' مغرب اور عشاء کی نمازوں کا تعلق ہے تو آپ (ان کے بعد ادا کی جانے والی دو رکعات سنت) گھر میں ادا کرتے تھے۔

4810 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ، وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ شَيْئًا حَتَّى يَدْخُلَ بَيْتَهُ فَيُصَلِّيَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ "

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی بعد کی دو رکعات اپنے گھر میں ادا کرتے تھے اور آپ جمعہ کے بعد کوئی بھی نفل نماز ادا نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ آپ اپنے گھر میں تشریف لے آتے تھے اور آپ گھر میں یہ دو رکعات ادا کرتے تھے۔

4811 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: " حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ كَانَ يُصَلِّيهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ: رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ

** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دس رکعات یاد ہیں' جنہیں آپ

رات اور دن میں ادا کرتے تھے دو رکعات ظہر سے پہلے ہیں دو رکعات اس کے بعد ہیں دو رکعات مغرب کے بعد ہیں دو رکعات عشاء کے بعد ہیں۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔

4812 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

4813 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَيُّوْبَ بْنَ اَبِي تَمِيمَةَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: وَقَالَتْ حَفْصَةُ: وَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ اِذَا نَادَى، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ حِينَئِذٍ اَحَدٌ

** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعات ظہر کے بعد دو رکعات مغرب کے بعد دو رکعات عشاء کے بعد دو رکعات ادا کی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے کہ جب مؤذن (فجر کی نماز کے لیے) اذان دے دیتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا کر لیتے تھے یہ وہ وقت تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی حاضر نہیں ہو سکتا تھا۔

4814 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا، فَقِيلَ لَهُ: اِنَّكَ تُصَلِّي صَلَاةً تُدِيمُهَا، فَقَالَ: اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، فَلَا تُرْتَجُ حَتّٰى تُصَلَّى الظُّهْرُ، فَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَ لِي اِلَى السَّمَاءِ خَيْرٌ

** حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: آپ یہ نماز باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب سورج ڈھل جاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور یہ اُس وقت تک بند نہیں ہوتے جب تک ظہر کی نماز ادا نہیں کر لی جاتی تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ میری طرف سے آسمان کی طرف بھلائی اوپر جائے۔

4815 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: كَانَ تَطَوُّعُ عَبْدِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَنْقُصُ مِنْهُ: اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ"

** ابو عبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جو بھی نفل نماز ادا کرتے تھے وہ اُس میں کوئی کمی نہیں کرتے تھے وہ ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے اُس کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے مغرب کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے عشاء کے

بعد دو رکعات ادا کرتے تھے اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے۔

4816 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ

** معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ظہر سے پہلے چار رکعات اور اُس کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔

4817 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِيْ سَبْرَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ غَزْوَةً فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ حِيْنَ تَزِيْغُ الشَّمْسُ فِيْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ

** حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھارہ غزوات میں شرکت کی ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی حضر یا سفر کے دوران سورج ڈھلنے کے بعد دو رکعات ترک کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

4818 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا فَاءَتِ الْاَفْيَاءُ، وَهَبَّتِ الْاَرْوَاحُ فَاذْكُرُوْا حَوَائِجَكُمْ فَاِنَّهَا سَاعَةُ الْاَوَّابِيْنَ

** ابوسفیان روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب سائے ڈھل جائیں اور ہوائیں چل پڑیں تو تم اُس وقت اپنی ضروریات ذکر کرو (یعنی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو) کیونکہ یہ رجوع کرنے والے لوگوں کی گھڑی ہے''۔

4819 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرَشَةَ: اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى اِثْرِ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ مِثْلَهَا "

** خرشہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ فرض نماز کے فوراً بعد اُس کی مانند نماز ادا کی جائے۔

4820 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرَشَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا تُصَلِّيَنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ مِثْلَهَا

** خرشہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم کسی بھی فرض نماز کے فوراً بعد اُس کی مانند نماز ہرگز ادا نہ کرو۔

4821 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: اِذَا سَلَّمْتَ فَلَيْسَ مِثْلَهَا

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: جب تم سلام پھیر دو گے تو یہ اُس کی مانند نماز نہیں ہوگی۔

4822 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِيْ فَاخِتَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ "

ثویر بن ابوفاختہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔

4823 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلٰى اِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ رَكْعَتَيْنِ اِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ

عاصم بن ضمرہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے صرف فجر اور عصر کے بعد ایسا نہیں کرتے تھے۔

4824 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: " حَفِظْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّهُ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ "

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ آپ ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے اُس کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے جمعہ کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے مغرب کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے عشاء کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ حفصہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ صبح صادق ہو جانے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو مختصر رکعات ادا کرتے تھے۔

4825 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُدَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبْطَنُ النَّاسِ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: اَنَّهُ كَانَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَرَكَعَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقَرَاَ فِيْهِنَّ السُّوْرَتَيْنِ مِنَ الْمِئِيْنَ، فَاِذَا تَجَاوَبَ الْمُؤَذِّنُوْنَ شَدَّ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ

عبداللہ بن بدیل بیان کرتے ہیں: لوگوں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سب سے زیادہ قریبی شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے: اُنہوں نے سورج ڈھلنے کے بعد کھڑے ہو کر چار رکعات ادا کیں جن میں اُنہوں نے دو سو آیات والی دو سورتوں کی تلاوت کی اور جب مؤذنوں نے ایک دوسرے کو جواب دینا شروع کیا تو اُنہوں نے اپنے کپڑے لپیٹے اور نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

4826 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ

قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِيْ بَيْتِهٖ يُصَلِّي أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ

** عون بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

4827 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، أَخِي جُوَيْرِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: مَا صَلَاةٌ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ أَفْضَلَ مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ

** جویریہ خزاعی بیان کرتے ہیں: فرض نماز کے بعد' کوئی بھی نماز' ظہر سے پہلے کی چار رکعات سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتی۔

4828 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ

** سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرلے اللہ تعالیٰ اُس پر جہنم کو حرام قرار دے دیتا ہے''۔

4829 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ أَشَدَّ مُثَابَرَةً مِنْهُمْ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کسی بھی چیز پر اتنی شدت سے باقاعدگی اختیار نہیں کرتے تھے جتنے اہتمام کے ساتھ وہ ظہر سے پہلے کی چار رکعات اور فجر سے پہلے کی دو رکعات ادا کرتے تھے۔

4830 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوْا يَعُدُّونَ مِنَ السُّنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا قَالَ: وَكَانُوْا يَرْكَعُونَ قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَلَا يَعُدُّونَهَا مِنَ السُّنَّةِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ، وَقَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ "

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ یہ چیز سنت شمار کرتے تھے کہ ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کی جائیں' ظہر کے بعد دو رکعات ادا کی جائیں۔ ابراہیم بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ عصر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے لیکن وہ اسے سنت شمار نہیں کرتے تھے' مغرب کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے' عشاء کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے اور فجر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے تھے۔

4831 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يُسْتَحَبُّ إِذَا فَاتَتْهُ الْأَرْبَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ أَنْ يُصَلِّيَ تِلْكَ الْأَرْبَعَ بَعْدَ الظُّهْرِ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ بات مستحب ہے کہ جب ظہر سے پہلے کی چار رکعات رہ گئی ہوں تو آدمی ظہر کے بعد اُن

چار رکعات کو ادا کر لے۔

4832 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهُ رَاَى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ بَعْدَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: لَوْ اَدْرَكَ هٰؤُلَاءِ السَّلَفَ الْاَوَّلَ عَلِمُوْا اَنَّ غَيْرَ هٰذِهِ الصَّلَاةِ خَيْرٌ مِنْهَا صَلَاةُ الْاَوَّابِيْنَ اِذَا رَمَضَتِ الْفِصَالُ

✽✽ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو سورج نکلنے کے بعد نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' تو فرمایا: اگر یہ لوگ پہلے والے لوگوں کا زمانہ پالیتے تو انہیں یہ پتا چل جاتا کہ اس نماز کے علاوہ ایک دوسری نماز اس سے زیادہ بہتر ہے' وہ رجوع کرنے والوں کی نماز ہے' جو اُس وقت ادا کی جاتی ہے جب ٹیلے گرم ہو جائیں۔

4833 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُوْلًا وَجِئْتُ اُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ يَتَكَلَّمَ كُتِبَتَا - اَوْ رُفِعَتَا - فِيْ عِلِّيِّيْنَ

✽✽ عبدالعزیز بن عمر بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو سنا' میں انہیں سلام کرنے کے لیے آیا تھا' انہوں نے بتایا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مغرب کے بعد کوئی کلام کرنے سے پہلے دو رکعات ادا کر لے تو ان دونوں کو علیین میں نوٹ کیا جاتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بلند کیا جاتا ہے''۔

4834 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: "كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يَرْكَعُوْا بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِـ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ رَكْعَتَيْنِ بِآخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ (آمَنَ الرَّسُوْلُ) (البقرة: 285) وَبِـ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقَبْلَ الْفَجْرِ بِـ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ "

✽✽ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ مغرب کے بعد (دو رکعات ادا کرتے ہوئے) سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کریں اور عشاء کی بعد کی دو رکعات میں سورۂ بقرہ کی آمَنَ الرَّسُوْل (سے آخر تک) اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کریں اور فجر سے پہلے کی دو رکعات میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کریں۔

بَابُ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

باب: گھر میں نوافل ادا کرنا

4835 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَطَوُّعُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهِ يَزِيْدُ عَلٰى

تَطَوُّعِهِ عِنْدَ النَّاسِ كَفَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ

٭٭ ضمرہ بن حبیب نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: آدمی کا اپنے گھر میں نفل ادا کرنا اُس کے لوگوں کی موجودگی میں نفل ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' جس طرح باجماعت نماز ادا کرنا آدمی کے اکیلے نماز ادا کرنے پر فضیلت رکھتا ہے۔

4836 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4837 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ صَلَاةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلَاتِهِ، اِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ بتایا کہ جب کوئی شخص مسجد میں نماز ادا کرلے تو اُسے اپنی نماز میں سے کچھ حصہ اپنے گھر کے لیے بھی رکھنا چاہیے' اُس کی نماز کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس کے گھر میں بھلائی رکھ دے گا۔

4838 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا نَقْعُدُ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ قِيَامِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ نُثَبِّتُ النَّاسَ عَلَى الْقِرَاءَةِ، فَاِذَا اَرَدْنَا اَنْ نَرْجِعَ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ، فَقَالَ: تُحَمِّلُونَ النَّاسَ مَا لَا يُحَمِّلُهُمُ اللّٰهُ، يَرَوْنَكُمْ تُصَلُّونَ فَيَرَوْنَ ذٰلِكَ وَاجِبًا عَلَيْهِمْ، اِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِينَ فَفِي الْبُيُوتِ

٭٭ مسروق بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قیام کے بعد مسجد میں بیٹھ جاتے تھے' ہم لوگوں کو قرآن مجید کی تلاوت سکھایا کرتے تھے' جب ہم واپس جانے کا ارادہ کرتے تھے تو ہم دو رکعات ادا کرتے تھے۔ اس بات کی اطلاع حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ملی تو اُنہوں نے فرمایا: تم نے لوگوں کو ایسی چیز کا پابند کیا ہے جس کا پابند اُنہیں اللہ تعالیٰ نے نہیں کیا ہے' وہ لوگ تمہیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں تو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ نماز اُن پر لازم ہے' اگر تم نے ایسا ضرور ہی کرنا ہے تو اپنے گھر میں کیا کرو۔

4839 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ رَجُلٍ، يُقَالُ لَهُ: سُهَيْلٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: رَاَى قَوْمًا عِنْدَ الْقَبْرِ فَنَهَاهُمْ، وَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَتَّخِذُوا بَيْتِي عِيدًا، وَلَا تَتَّخِذُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا، وَصَلُّوا عَلَيَّ حَيْثُمَا كُنْتُمْ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي

٭٭ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے کچھ لوگوں کو قبر کے پاس دیکھا تو

انہیں منع کیا اور بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میرے گھر کو عید نہ بنالینا اور تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بنالینا' تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود بھیج دینا' کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچ جائے گا''۔

4840 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ الرَّبِيعَ بْنَ خُثَيْمٍ مُتَطَوِّعًا فِي مَسْجِدِ الْحَيِّ قَطُّ

❊❊ نسیر بن ذعلوق بیان کرتے ہیں: میں نے ربیع بن خثیم کو کبھی بھی قبیلہ کی مسجد میں نفل نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' صرف ایک مرتبہ دیکھا ہے۔

4841 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: " رَأَيْتُ خِيَارَ اَصْحَابِ عَلِيٍّ: زَاذَانَ، وَمَيْسَرَةَ، وَاَبَا الْبَخْتَرِيِّ، يُؤْثِرُوْنَ الْمَسْجِدَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ عَلٰى اَهْلِيهِمْ، يَعْنِي يَقُوْمُوْنَ مَعَ النَّاسِ "

❊❊ عطاء بن سائب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے بہترین افراد زاذان' میسرہ' ابوبختری' ان حضرات کو دیکھا ہے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں مسجد کو اپنے گھر والوں پر ترجیح دیتے تھے' یعنی لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے۔

بَابُ فَضْلِ التَّطَوُّعِ

باب: نفل نماز کی فضیلت

4842 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي غَالِبٍ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا اُمَامَةَ عَنِ النَّافِلَةِ، فَقَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافِلَةً وَلَكُمْ فَضِيلَةٌ

❊❊ ابوغالب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نفل نماز ادا کرتے تھے اور تمہیں فضیلت حاصل ہوگی۔

4843 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: قَالَ: رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الْمُؤْمِنِينَ اَفْضَلُ اِيمَانًا؟ قَالَ: اَحْسَنُهُمْ اَخْلَاقًا قَالَ: فَاَيُّ الْاِيمَانِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ قَالَ: فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ هَجَرَ مَا نَهَاهُ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَاُهْرِيقَ دَمُهُ قَالَ: فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: جَهْدُ الْمُقِلِّ قَالَ: فَاَيُّ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: طُوْلُ الْقُنُوتِ ذَكَرَهُ مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرٍو

❊❊ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کون سے مومن

ایمان کے اعتبار سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔ اُس نے عرض کی: کون سا ایمان زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صبر اور نرمی۔ اُس نے دریافت کیا: کون سی ہجرت زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اُس چیز سے لاتعلق ہو جائے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔ اُس نے دریافت کیا: کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس میں گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور خون بہا دیا جائے۔ اُس نے دریافت کیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی کا مشقت کر کے (کما کر) تھوڑی چیز کو خرچ کرنا۔ اُس نے دریافت کیا: کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس میں قیام طویل ہو۔

معمر نے یہ روایت عمرو کے حوالے سے نقل کی ہے۔

4844 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ قَالَ: قِيلَ: اَیُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَاُهْرِيقَ دَمُهُ قِيلَ: فَاَیُّ الصَّلَوَاتِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: طُولُ الْقُنُوتِ قِيلَ: فَاَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: جَهْدُ الْمُقِلِّ قِيلَ: فَاَیُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ هَجَرَ مَا نَهَاهُ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَسُولُهُ قِيلَ: فَاَیُّ النَّاسِ اَحْكَمُ؟ قَالَ: الَّذِی يَحْكُمُ لِلنَّاسِ كَمَا يَحْكُمُ لِنَفْسِهِ قِيلَ: فَاَیُّ النَّاسِ اَعْلَمُ؟ قَالَ: الَّذِی يَجْمَعُ عِلْمَ النَّاسِ اِلٰى عِلْمِهِ قَالَ: لَا اَعْلَمُ عُبَيْدًا اِلَّا رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے عبید بن عمیر کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے: دریافت کیا گیا: کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جس میں گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور خون بہا دیا جائے۔ دریافت کیا گیا: کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جس میں قیام طویل ہو۔ دریافت کیا گیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: تنگدست شخص کا صدقہ کرنا۔ دریافت کیا گیا: کون سی ہجرت زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جو شخص اُس چیز سے لاتعلق ہو جائے جس سے اللہ اور اُس کے رسول نے منع کیا ہے۔ دریافت کیا گیا: کون سا شخص زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جو لوگوں کے لیے اُسی چیز کا فیصلہ دے جو وہ اپنے لیے فیصلہ دیتا ہے۔ دریافت کیا گیا: کون سا شخص زیادہ علم رکھتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جو لوگوں کے علم کو اپنے علم کے ساتھ جمع کر لے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق عبید نے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

4845 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِی سَعِيدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَیُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: طُولُ الْقُنُوتِ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ نے جواب دیا: جس میں قیام طویل ہو۔

4846 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: قُلْتُ لِثَوْبَانَ: حَدِّثْنِی بِحَدِيثٍ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَنْفَعَنِی بِهِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً

٭٭ ولید بن ہشام نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ مجھے کوئی حدیث بیان کیجئے تاکہ اللہ تعالیٰ اُس کے ذریعہ مجھے نفع عطا کرے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے تین مرتبہ اُن سے یہ درخواست کی تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے اُس کے ایک درجہ کو بلند کرتا ہے اور اس کی وجہ سے اُس کی ایک خطاء کو مٹا دیتا ہے''۔

4847 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ هَارُوْنَ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حِبِّی اَبُو الْقَاسِمِ، ثُمَّ بَكَا، قَالَهَا ثَلَاثًا وَهُوَ يَبْكِي، ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ: اَخْبَرَنِیْ حِبِّی اَبُو الْقَاسِمِ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً، وَكُتِبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً

٭٭ احنف بن قیس نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے فرمایا: میرے محبوب حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا' پھر وہ رونے لگے' اُنہوں نے تین مرتبہ یہ کلمات استعمال کیے اور پھر رونے لگ جاتے' تیسری مرتبہ اُنہوں نے کہا: میرے محبوب حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بتایا ہے:

''جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے اُس کے ایک درجہ کو بلند کرتا ہے اور اس کی وجہ سے اُس کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے اور اس کی وجہ سے اُس کے لیے ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہے''۔

4848 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: "اِذَا رَاَى الشَّيْطَانُ ابْنَ آدَمَ سَاجِدًا قَالَ: يَا وَيْلَهُ، وَيْلٌ لِلشَّيْطَانِ، اَمَرَ اللّٰهُ ابْنَ آدَمَ اَنْ يَّسْجُدَ وَلَهُ الْجَنَّةُ فَاَطَاعَ، وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَسْجُدَ فَعَصَيْتُ فَلِيَ النَّارُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب شیطان ابن آدم کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھتا ہے تو یہ کہتا ہے: ہائے بربادی! اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا جس کے نتیجہ میں اُسے جنت مل جائے گی' (کیونکہ) اُس نے فرمانبرداری کی' اُس نے مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا تو میں نے نافرمانی کی تو مجھے جہنم ملے گی۔

بَابُ صَلَاةِ الضُّحٰی

باب: چاشت کی نماز

4849 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، بْنُ هَمَّامٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ: اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: ثَلَاثٌ لَا اَدَعُهُنَّ حَتّٰی اَلْقَى اَبَا الْقَاسِمِ: اَنْ اَبِيتَ كُلَّ لَيْلَةٍ عَلٰی وِتْرٍ، وَاَنْ اَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، وَصَلَاةُ الضُّحٰی قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ زِدْتُ عَلٰی ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، فَقَالَ: فَهُوَ خَيْرٌ

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں میں کبھی ترک نہیں کروں گا' یہاں تک کہ میں حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے جاملوں (یعنی میرا انتقال ہو جائے)' ایک یہ کہ میں روزانہ رات کو وتر ادا کروں گا' ایک یہ کہ ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھوں گا اور چاشت کی نماز ادا کروں گا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں تین دن سے زیادہ روزے رکھ لوں؟ انہوں نے فرمایا: یہ زیادہ بہتر ہے۔

4850 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: اَوْصَانِی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَسْتُ بِتَارِكِهِنَّ لَا فِی سَفَرٍ وَّلَا حَضَرٍ: نَوْمٌ عَلٰى وِتْرٍ، وَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلَاةُ الضُّحٰى قَالَ: ثُمَّ اَوْهَمَ الْحَسَنُ بَعْدُ؛ فَجَعَلَ مَكَانَ الضُّحٰى غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی تلقین کی تھی جنہیں میں سفر میں یا حضر میں ترک نہیں کروں گا' وتر ادا کر کے سونا' ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھنا اور چاشت کی نماز ادا کرنا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد حسن نامی راوی اس بارے میں وہم کا شکار ہو گئے اور اُنہوں نے چاشت کی نماز کی جگہ جمعہ کے دن غسل کرنے کا ذکر کرنا شروع کر دیا۔

4851 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ اَبِی الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: "عَهِدَ اِلَیَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی ثَلَاثٍ لَا اَدَعُهُنَّ اَبَدًا: اَنْ لَا اَنَامَ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ، وَصَلَاةُ الضُّحٰى، وَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ"

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کے بارے میں مجھ سے عہد لیا تھا' میں انہیں کبھی ترک نہیں کروں گا' یہ کہ میں وتر ادا کیے بغیر نہیں سوؤں گا' چاشت کی نماز ادا کروں گا اور ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھوں گا۔

4852 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی الضُّحٰى رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعًا وَسِتًّا وَثَمَانِيًا

✲✲ مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت دو یا چار یا چھ یا آٹھ رکعات ادا کرتے تھے۔

4853 - حدیث نبوی: وَمَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

4851-الجامع للترمذی ' ابواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في صوم ثلاثة ايام من كل شهر' حديث:724' مسند احمد بن حنبل ' مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث:7554' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' باب من اسمه إبراهيم - حديث:2683

4853-صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب استحباب صلاة الضحى - حديث:1210' مستخرج ابی عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان إثبات صلاة الضحى من فعل رسول الله صلى الله عليه - حديث:1692' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَّيَزِيْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ

❋❋ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز میں چار رکعات ادا کرتے تھے اور اس سے زیادہ جتنا اللہ کو منظور ہوتا تھا (اُتنی زیادہ رکعات ادا کرتے تھے)۔

4854 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى، فَقِيْلَ: مَا هٰذِهٖ؟ قَالَ: صَلَاةُ رَغْبَةٍ، وَرَهْبَةٍ

❋❋ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا کرتے تھے آپ سے دریافت کیا گیا: یہ کون سی نماز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ رغبت اور ڈر کی نماز ہے۔

4855 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ بَنٰى مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ اَوْسَعَ مِنْهُ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) إثبات عائشة صلاة الضحى للمصطفى صلى الله عليه وسلم' حديث:2569' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في صلاة الضحى - حديث:1377' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصلاة' عدد صلاة الضحى في الحضر - حديث:474' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' ذكر الاحاديث الثابتة عن النبي صلى الله عليه وسلم في عدد - باب ذكر من رواها اربع ركعات' حديث:4557' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:24114' مسند الطيالسي - احاديث النساء ' علقمة بن قيس عن عائشة - معاذة العدوية عن عائشة' حديث:1663' سند إسحاق بن راهويه - ما يروى ' حديث:1244' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث:4411' الشمائل المحمدية للترمذي - باب صلاة الضحى' حديث:277

4855-صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن - حديث:1235' صحيح ابن خزيمة - جماع ابواب ذكر الوتر وما فيه من السنن' جماع ابواب صلاة التطوع قبل الصلوات المكتوبات وبعدهن - باب ذكر الخبر المفسر للفظة المجملة التي ذكرتها' حديث:1118' مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' باب ثواب الصلوات السنن التي تصلى مع الصلوات المكتوبات وهي : - حديث:1671' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر بناء الله جل وعلا بيتا في الجنة لمن صلى في' حديث:2484' المستدرك على الصحيحين للحاكم - من كتاب صلاة التطوع' حديث:1106' السنن للنسائي - كتاب قيام الليل وتطوع النهار' باب ثواب من صلى في اليوم والليلة ثنتي عشرة ركعة سوى - حديث:1786' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' في ثواب من ثابر على اثنتي عشرة ركعة من التطوع - حديث:5890' السنن الكبرى للنسائي - الامر بالوتر' ثواب من ثابر على اثنتي عشرة ركعة في اليوم والليلة وذكر - حديث:1444' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب صلاة التطوع - باب من قال : هي ثنتا عشرة ركعة ' حديث:4161' مسند احمد بن حنبل ' مسند النساء - حديث ام حبيبة بنت ابي سفيان رضي الله عنها' حديث:26214' سند إسحاق بن راهويه - ما يروى عن ام حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:1834' مسند ابي يعلى الموصلي - حديث ام حبيبة بنت ابي سفيان ام المؤمنين' حديث:6978

✸✸ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص روزانہ بارہ رکعات ادا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے اور جو شخص مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے اُس سے زیادہ وسیع (گھر جنت میں) بنا دیتا ہے''۔

4856 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: " قَالَ اللّٰهُ: يَا ابْنَ آدَمَ، أَتَعْجِزُ أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ "

✸✸ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! کیا تم اس بات سے عاجز ہو کہ تم دن کے ابتدائی حصہ میں چار رکعات ادا کرو تو میں اس کے آخری حصہ میں تمہارے لیے کفایت کر جاؤں گا۔

4857 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ لَهُ، فَوَجَدَتْهُ قَدِ اغْتَسَلَ بِمَاءٍ كَانَ فِي صَحْفَةٍ إِنِّي لَأَرَى فِيهَا أَثَرَ الْعَجِينِ، وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي الضُّحَى

✸✸ سیدہ اُم ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے دن وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ کے خیمہ میں حاضر ہوئیں تو اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی کے ذریعہ غسل کرتے ہوئے پایا جو ایک بڑے برتن میں تھا' جس میں مجھے آٹے کا نشان نظر آ رہا تھا' پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کے وقت نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔

4858 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ وَكَانَ نَازِلًا عَلَيْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُتِرَ عَلَيْهِ فَاغْتَسَلَ فِي الضُّحَى فَصَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ لَا يُدْرَى أَقِيَامُهَا أَطْوَلُ أَمْ رُكُوعُهَا أَمْ سُجُودُهَا؟

✸✸ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت غسل کر رہے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات ادا کیں جن میں یہ پتا نہیں چلتا تھا کہ کیا ان میں قیام زیادہ طویل ہے' رکوع زیادہ طویل ہے یا سجدہ زیادہ طویل ہے۔

4859 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي الضُّحَى، قِيَامُهُنَّ وَرُكُوعُهُنَّ وَسُجُودُهُنَّ قَرِيبٌ مِنَ السَّوَاءِ "

✸✸ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کے وقت آٹھ رکعات ادا کیں جن میں قیام' رکوع اور سجدے تقریباً ایک جتنے تھے۔

4860 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِأَعْلَى مَكَّةَ فَأَتَيْتُهُ، فَجَاءَهُ أَبُو ذَرٍّ بِجَفْنَةٍ فِيهَا مَاءٌ قَالَتْ: إِنِّي لَأَرَى فِيهَا أَثَرَ الْعَجِينِ قَالَ: فَسَتَرَهُ أَبُو ذَرٍّ، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ سَتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا ذَرٍّ

فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ صَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَذَلِكَ ضُحًى

✵✵ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے بالائی حصہ میں ٹھہرے' میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ایک برتن میں پانی لے کر آئے۔ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اُس برتن میں آٹے کا نشان نظر آیا' پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پردہ کر لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے لیے پردہ کیا' اُنہوں نے غسل کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات ادا کیں' یہ چاشت کے وقت کی بات ہے۔

4861 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ اَبِي مُرَّةَ، مَوْلَى عَقِيلٍ، عَنْ اُمِّ هَانِءٍ قَالَ: سَمِعْتُهَا تَقُولُ: ذَهَبْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ، وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمْتُ، وَذَلِكَ فِي الضُّحَى فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: اُمُّ هَانِءٍ بِنْتُ اَبِي طَالِبٍ قَالَ: مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِءٍ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ صَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، زَعَمَ ابْنُ اُمِّي اَنَّهُ قَاتِلٌ فُلَانَ ابْنَ اُمَيَّةَ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَارَتْ اُمُّ هَانِءٍ

✵✵ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا' آپ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کپڑے کے ذریعہ آپ کے لیے پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام کیا' یہ چاشت کے وقت کی بات ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے جواب دیا: اُم ہانی بنت ابوطالب! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُم ہانی کو خوش آمدید! جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر کے فارغ ہوئے تو آپ نے ایک کپڑے کو التحاف کے طور پر لپیٹ کر آٹھ رکعات ادا کیں' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں جائے (حضرت علی رضی اللہ عنہ) یہ کہتے ہیں کہ وہ فلاں بن اُمیہ کو قتل کر دیں گے اور وہ ایک ایسا شخص ہے جسے میں پناہ دے چکی ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُم ہانی نے جسے پناہ دی ہے' اُسے ہم بھی پناہ دیتے ہیں۔

4862 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ صَلَاةِ الضُّحَى، فَقَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّونَ بِالْهَوَاجِرِ، اَوْ قَالَ: بِالْهَجِيرِ، وَلَمْ يُصَلِّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الضُّحَى قَطُّ اِلَّا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَاِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

4861- صحیح مسلم - کتاب صلاۃ المسافرین وقصرها' باب استحباب صلاۃ الضحی - حدیث:1214' صحیح ابن حبان - کتاب الطہارۃ' باب الغسل - ذکر البیان بان المغتسل جائز ان یسترہ عند اغتسالہ امراۃ یکون' حدیث:1204' موطا مالک - کتاب قصر الصلاۃ فی السفر' باب صلاۃ الضحی - حدیث:360' مسند احمد بن حنبل - ومن حدیث ام هانء بنت ابی طالب' حدیث:26789' المعجم الکبیر للطبرانی - باب الفاء ' ما اسندت ام هانء - ابو مرۃ مولی عقیل ' حدیث 20844

✸✸ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے چاشت کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب دن چڑھے نماز ادا کیا کرتے تھے لیکن نبی اکرم ﷺ نے چاشت کی نماز کبھی ادا نہیں کی، صرف فتح مکہ کے موقع پر ادا کی تھی' یا آپ ﷺ اِس کو اُس وقت ادا کرتے تھے جب آپ کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تھے۔

4863 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ الْمَدِينَةَ ضُحًى فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: وَكَانَ اِذَا جَاءَ مِنْ سَفَرٍ فَعَلَ ذٰلِكَ

✸✸ عبدالرحمٰن بن کعب اپنے والد (حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ غزوۂ تبوک سے مدینہ منورہ چاشت کے وقت واپس تشریف لائے' آپ نے مسجد میں دو رکعات ادا کیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو ایسا ہی کرتے تھے۔

4864 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ، وَعَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحَى فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ

✸✸ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب اپنے والد عبداللہ بن کعب کے حوالے سے اُن کے چچا عبیداللہ بن کعب کے حوالے سے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ سفر سے دن میں تشریف لاتے تھے اور چاشت کے وقت تشریف لاتے تھے' جب آپ تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلے مسجد میں آتے تھے اور وہاں دو رکعات ادا کرتے تھے' پھر وہاں تشریف فرما ہو جاتے تھے''۔

4865 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، كَانَ يُذْكَرُ لَهُ هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي اَحْدَثَ النَّاسُ، فَيَقُولُ: صَلُّوا مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ عَلَى الصَّلَاةِ

4864-صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب استحباب الركعتين في المسجد لمن قدم من سفر اول قدومه - حديث:1206' مستخرج ابي عوانة - مبتدا ابواب مواقيت الصلاة' مبتدا ابواب في المساجد وما فيها - بيان إيجاب الركعتين على من يدخل المسجد قبل ان يجلس وعلى' حديث:970' سنن ابي داود - كتاب الجهاد باب في الصلاة عند القدوم من السفر - حديث:2415' السنن الكبرى للنسائي - كتاب السير' الوقت الذي يستحب له ان يدخل - حديث:8506' مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' بقية حديث كعب بن مالك الانصاري - حديث:15495' المعجم الكبير للطبراني - باب الفاء' ما اسند كعب بن مالك - باب' حديث:15863

٭٭ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے اس نماز کا ذکر کیا گیا جسے لوگوں نے بعد میں ایجاد کیا ہے تو اُنہوں نے فرمایا: جہاں تک تم سے ہو سکے تم نماز ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نماز ادا کرنے کی وجہ سے عذاب نہیں دے گا۔

4866 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تُصَلِّي الضُّحَى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ وَتَقُولُ: لَوْ نُشِرَ لِي اَبِي مَا تَرَكْتُهُنَّ

٭٭ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا چاشت کی نماز میں آٹھ رکعات ادا کرتی تھیں اور یہ فرمایا کرتی تھیں: اگر میرے والد کو دوبارہ زندہ کر دیا جائے تو بھی میں انہیں ترک نہیں کروں گی۔

4867 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، كَانَتْ تَقُولُ: مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ سُبْحَةَ الضُّحَى قَالَ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُسَبِّحُهَا وَكَانَتْ تَقُولُ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتْرُكُ الْعَمَلَ خَشْيَةَ اَنْ يَسْتَنَّ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ، وَكَانَ يُحِبُّ مَا خَفَّ عَلَى النَّاسِ

٭٭ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا نہیں کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ نماز ادا کیا کرتی تھیں' وہ یہ فرماتی تھیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات کسی عمل کو اس اندیشہ کے تحت ترک کر دیتے تھے کہ کہیں لوگ اُسے معمول نہ بنا لیں اور وہ اُن پر لازم نہ ہو جائے' آپ اُس عمل کو پسند کرتے تھے جو لوگوں کے لیے آسان ہو۔

4868 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَقَدْ قُتِلَ عُثْمَانُ وَمَا اَحَدٌ يُسَبِّحُهَا وَمَا اَحْدَثَ النَّاسُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْهَا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے' اُس وقت اس نماز کو کوئی ادا نہیں کرتا تھا' لوگوں نے بعد میں جو چیزیں ادا کی ہیں اُن میں میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب یہ نماز ہے۔

4867-صحيح البخاري - كتاب الجمعة' ابواب تقصير الصلاة - باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على صلاة الليل والنوافل' حديث:1089' صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب استحباب صلاة الضحى - حديث:1209' صحيح ابن خزيمة - كتاب الصيام' جماع ابواب صوم التطوع - باب ذكر علة قد كان النبي صلى الله عليه وسلم يترك' حديث:1955' مستخرج ابي عوانة - باب في الصلاة بين الاذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان ثواب صلاة الضحى - حديث:1691' صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء في الطاعات وثوابها - ذكر العلة التي من اجلها كان يترك صلى الله عليه وسلم' حديث:313' موطا مالك - كتاب قصر الصلاة في السفر' باب صلاة الضحى - حديث:361' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' تفريع صلاة السفر - باب صلاة الضحى' حديث:1114' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' من كان لا يصلي الضحى - حديث:7666' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصلاة' عدد صلاة الضحى في الحضر - حديث:475' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' ذكر الاحاديث الثابتة عن النبي صلى الله عليه وسلم في عدد - باب ذكر الحديث الذي روي في ترك الرسول صلى الله عليه' حديث:4569' مسند احمد بن حنبل - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:24035' سند إسحاق بن راهويه - ما يروى عن عروة بن الزبير' حديث:712

4869 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَوْ مَعْمَرٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ: قَدْ اُصِيبَ عُثْمَانُ، وَمَا اَحَدٌ يُسَبِّحُهَا، وَاِنَّهَا لَمِنْ اَحَبِّ مَا اَحْدَثَ النَّاسُ اِلَيَّ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَقَالَ نَاسٌ: اَوَّلُ مَنْ صَلَّاهَا اَهْلُ الْبَوَادِي يَدْخُلُونَ الْمَسْجِدَ اِذَا فَرِغُوا مِنْ اَسْوَاقِهِم

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو اُس وقت کوئی بھی یہ نماز ادا نہیں کرتا تھا' لیکن لوگوں نے جو کچھ ایجاد کیا ہے اُس میں میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب چیز یہ ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ سب سے پہلے نواحی علاقے کے رہنے والے لوگوں نے اس نماز کو پڑھنا شروع کیا تھا' وہ جب اپنے بازار سے فارغ ہوکر مسجد میں آتے تھے (تو یہ نماز ادا کرتے تھے)۔

4870 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "لَمْ يَزَلْ فِي نَفْسِي مِنْ صَلَاةِ الضُّحَى شَيْءٌ حَتَّى قَرَاْتُ: (سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ)"

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: چاشت کی نماز کے بارے میں ہمیشہ میرے ذہن میں اُلجھن رہی یہاں تک کہ میں نے یہ آیت تلاوت کی:

''ہم نے پہاڑوں کو اُس کے ساتھ مسخر کردیا تھا جو شام کے وقت اور اشراق کے وقت تسبیح بیان کرتے تھے''۔

4871 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، اَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءَ الْخُرَاسَانِيَّ، يَقُولُ لِطَاوُسٍ: اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: "صَلَاةُ الضُّحَى فِي الْقُرْآنِ وَلٰكِنْ لَا يَغُوصُ عَلَيْهَا اِلَّا غَائِصٌ، ثُمَّ قَرَاَ: (يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ)" قَالَ طَاوُسٌ: وَاللّٰهِ مَا صَلَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ حَتَّى مَاتَ اِلَّا اَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''چاشت کی نماز کا ذکر قرآن میں ہے' لیکن اس کے بارے میں انتہائی غور وفکر کرنے والا شخص ہی مطلع ہوسکتا ہے''۔

پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ شام کے وقت اور اشراق کے وقت تسبیح بیان کرتے تھے''۔

طاؤس بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انتقال فرمانے تک یہ نماز کبھی ادا نہیں کی' البتہ اگر آپ نے (اُس وقت میں) بیت اللہ کا طواف کیا ہوتا تھا (تو طواف کے بعد والی رکعات اُس وقت میں) ادا کرلیتے تھے۔

4872 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ اَيْضًا اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ: اِنَّ اَوَّلَ مَنْ صَلَّاهَا الْاَعْرَابُ، اِذَا بَاعَ اَحَدُهُمْ بِضَاعَةً يَاْتِي الْمَسْجِدَ فَيُكَبِّرُ وَيَسْجُدُ اِلَّا اَنَّ طَاوُسًا يَقُولُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ يَسْجُدُ الْاَعْرَابِيُّ

٭٭ طاؤس فرماتے ہیں: یہ نماز سب سے پہلے دیہاتیوں نے ادا کی تھی' جب اُن میں سے کوئی ایک شخص اپنا سامان

فروخت کردیتا تھا تو وہ مسجد میں آتا تھا' آ کر تکبیر کہتا تھا اور سجدہ کرتا تھا (یعنی نوافل ادا کرتا تھا)۔
طاؤس نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر کہتا تھا اور پھر دیہاتی سجدے میں چلا جاتا تھا۔

4873 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَاةُ الضُّحَى اِذَا انْقَطَعَتِ الظِّلَالُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: چاشت کی نماز اُس وقت ادا کی جائے گی جب سائے منقطع ہو جائیں۔

4874 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ شَيْخٌ مِنْ بَجِيلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يُصَلِّى الضُّحَى وَيُصَلِّى مَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ مَعَ عُقْبَةٍ مِنَ اللَّيْلِ طَوِيلَةً

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ چاشت کی نماز ادا نہیں کرتے تھے۔ وہ ظہر اور عصر کے درمیان اور رات کے ابتدائی حصہ میں طویل نماز ادا کرتے تھے۔

4875 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَمِّهِ قَيْسِ بْنِ عَبْدٍ قَالَ: اخْتَلَفْتُ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ سَنَةً فَمَا رَاَيْتُهُ مُصَلِّيًا صَلَاةَ الضُّحَى وَلَا صَائِمًا يَوْمًا مِنْ غَيْرِ رَمَضَانَ قَالَ: فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِذْ قِيلَ لَهُ: هٰذَا رَسُوْلُ الْوَلِيدِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ، فَدَخَلَ، فَقَالَ لَهُ: اِنَّ الْاَمِيرَ يَقُوْلُ لَكَ: اتْرُكْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ الَّتِى تَقُوْلُ قَالَ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: هٰذِهِ الْكَلِمَاتُ؟ قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهُنَّ قَالَ: قَوْلُكَ: كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ قَالَ: اِنِّى لَنْ اَتْرُكَهُنَّ قَالَ: فَاِنَّهُ يَقُوْلُ لَكَ: فَاخْرُجْ قَالَ: فَاِنِّى خَارِجٌ قَالَ: فَخَرَجَ اِلَى الْمَدِينَةِ

✵✵ قیس بن عبد بیان کرتے ہیں: میں ایک سال تک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں آتا جاتا رہا' میں نے اُنہیں کبھی بھی چاشت کی نماز ادا کرتے ہوئے اور رمضان کے علاوہ کسی اور دن میں روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم رات کے وقت اُن کے پاس موجود تھے' اُنہیں کہا گیا: ولید کا قاصد آیا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چراغ کو بجھادو۔ وہ قاصد اندر آیا' اُس نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: امیر آپ سے کہہ رہے ہیں کہ آپ ان کلمات کو کہنا ترک کردیں جو آپ کہتے ہیں۔ اُنہوں نے دریافت کیا: کون سے کلمات؟ اُس نے جواب دیا: یہ کلمات۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مسلسل سوال دُہراتے رہے تو اُس نے جواب دیا: آپ کا یہ کہنا کہ ہر نئی ایجاد شدہ چیز بدعت ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں انہیں ترک نہیں کروں گا۔ قاصد نے کہا: پھر امیر آپ کو یہ کہہ رہا ہے کہ یہاں سے تشریف لے جائیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ وہاں سے مدینہ منورہ چلے گئے۔

4876 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: مَا رَاَيْتُهُ صَلَّاهَا

* * سعد بن ابراہیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا بیان نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرمایا: میں نے کبھی اُنہیں یہ نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

4877 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: مَا لِي لَا اَرَاكَ تُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَ: لَمْ اَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا

* * سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ میں نے آپ کو چاشت کی نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

4878 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَمُجَاهِدٍ قَالَا: " مَنْ صَلَّى الضُّحَى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ كُتِبَ مِنَ الْاَوَّابِينَ (اِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِينَ غَفُورًا)

* * سعید بن جبیر اور مجاہد بیان کرتے ہیں: جو شخص چاشت کے وقت آٹھ رکعات ادا کر لیتا ہے اُس کا نام ''اوابین'' میں نوٹ کر لیا جاتا ہے (جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:)

''بے شک وہ اوّابین کی مغفرت کرنے والا ہے''۔

4879 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: مَا صَلَّيْتُ الضُّحَى مُنْذُ اَسْلَمْتُ

* * امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے' میں نے کبھی چاشت کی نماز ادا نہیں کی''۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَرَاءَ الْاِمَامِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: آدمی کا امام کے پیچھے' مسجد سے باہر موجود رہ کر' نماز ادا کرنا

4880 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِي هِنْدَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي بِصَلَاةِ الْاِمَامِ قَالَ: اِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا نَهَرٌ اَوْ طَرِيقٌ اَوْ جِدَارٌ فَلَا يَاْتَمَّ بِهِ

* * نعیم بن ابو ہند نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ اُنہوں نے ایسے شخص کے بارے میں' جو امام کی نماز کی اقتداء میں نماز ادا کرتا ہے' اُس کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جب اُن دونوں (امام اور مقتدی) کے درمیان نہر ہو' یا راستہ ہو' یا دیوار ہو تو مقتدی امام کی پیروی نہ کرے۔

4881 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عِيسَى قَالَ: سَاَلْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ، عَنِ الْمَرْاَةِ تُصَلِّي بِصَلَاةِ الْاِمَامِ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ لَهَا

** عیسیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے عامر شعبی سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا جو کسی امام کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کرتی ہے اور اُن دونوں کے درمیان راستہ موجود ہوتا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس عورت کو اس بات کا حق نہیں ہے۔

4882 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُجَالِدِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي بِصَلَاةِ الْإِمَامِ بَيْنَهُمَا حَائِطٌ قَالَ: حَسَنٌ، مَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ اَوْ نِسَاءٌ

** ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی امام کی پیروی میں نماز ادا کرتا ہے اور اُن دونوں (امام اور مقتدی) کے درمیان کوئی دیوار موجود ہے؟ تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ اچھا ہے جبکہ ان دونوں کے درمیان کوئی راستہ یا خواتین موجود نہ ہوں۔

4883 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي بِصَلَاةِ الْإِمَامِ فِي بَيْتِهَا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ

** قاسم بن محمد نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اپنے گھر میں رہ کر امام کی اقتداء میں نماز ادا کر لیتی تھیں حالانکہ امام مسجد میں موجود ہوتا تھا۔

4884 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ قَالَ: تُصَلِّي الْمَرْاَةُ بِصَلَاةِ الْإِمَامِ وَاِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ اَوْ جِدَارٌ بَعْدَ اَنْ تَسْمَعَ التَّكْبِيرَ فَلَا بَاْسَ

** ابومجلز بیان کرتے ہیں: عورت امام کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کر سکتی ہے اگرچہ اُن دونوں کے درمیان کوئی راستہ یا دیوار موجود ہو بشرطیکہ عورت تکبیر کی آواز سن سکتی ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4885 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: جِئْتُ اَنَا، وَاَبِي مَرَّةً، فَوَجَدْنَا الْمَسْجِدَ قَدِ امْتَلَا، فَصَلَّيْنَا بِصَلَاةِ الْإِمَامِ فِي دَارٍ عِنْدَ الْمَسْجِدِ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ

** ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور میرے والد آئے تو ہم نے مسجد کو پایا کہ وہ بھر چکی ہے تو ہم نے مسجد کے قریب ایک گھر میں امام کی اقتداء میں نماز ادا کی حالانکہ اُس گھر اور مسجد کے درمیان راستہ موجود تھا۔

886 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: صَلَّيْنَا فِي دَارِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ہشام بن عروہ سے منقول ہے تاہم اُس میں یہ الفاظ ہیں: ہم نے حمید بن عبدالرحمٰن کے گھر میں نماز ادا کی۔

4887 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ رَاَى اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ صَلَّى الْجُمُعَةَ فِي دَارِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِصَلَاةِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ

وَبَيْنَهُمَا طَرِيقٌ

٭٭ صالح بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن کے گھر میں ولید بن عبدالملک کی اقتداء میں جمعہ کی نماز ادا کی جبکہ ان دونوں (یعنی مسجد اور گھر) کے درمیان راستہ موجود تھا۔

4888 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ: أَنَّهُ رَأَى أَبَا هُرَيْرَةَ يُصَلِّي عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ بِصَلَاةِ الْإِمَامِ وَهُوَ تَحْتَهُ

٭٭ صالح' جو توامہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو امام کی نماز کی اقتداء میں مسجد کی چھت پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' جبکہ امام نیچے موجود تھا۔

بَابُ الْإِسْتِسْقَاءِ

باب: استسقاء کا بیان

4889 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: خَرَجَ

4889-صحيح البخاري - كتاب الجمعة' ابواب الاستسقاء - باب تحويل الرداء في الاستسقاء ' حديث:980' صحيح مسلم - كتاب صلاة الاستسقاء ' حديث:1534' صحيح ابن خزيمة - جماع ابواب ذكر الوتر وما فيه من السنن' جماع ابواب صلاة الاستسقاء وما فيها من السنن - باب الخروج إلى المصلى للاستسقاء ' حديث:1320' مستخرج ابى عوانة - كتاب الاستسقاء ' حديث:1983' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب صلاة الاستسقاء - ذكر البيان بان صلاة الاستسقاء يجب ان يجهر فيها بالقراء ة' حديث:2917' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الاستسقاء ' حديث:1153' موطا مالك - كتاب الاستسقاء ' باب العمل في الاستسقاء - حديث:449' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب في صلاة الاستسقاء - حديث:1547' سنن ابى داود - كتاب الصلاة' تفريع ابواب الجمعة - جماع ابواب صلاة الاستسقاء وتفريعها' حديث:994' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في صلاة الاستسقاء - حديث:1263' الجامع للترمذي - ابواب الجمعة' ابواب السفر - باب ما جاء في صلاة الاستسقاء ' حديث:541' السنن للنسائي - كتاب الاستسقاء ' خروج الإمام إلى المصلى للاستسقاء - حديث:1495' مصنف ابن ابى شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' من كان يصلي صلاة الاستسقاء - حديث:8212' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصلاة' عدد صلاة الأستسقاء - حديث:495' شرح معاني الآثار للطحاوي - باب الاستسقاء كيف هو ، وهل فيه صلاة ام لا ؟' حديث:1196' سنن الدارقطني - كتاب الاستسقاء ' حديث:1570' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب صلاة الاستسقاء ' باب الإمام يخرج إلى المصلى إذا اراد ان يستسقي بصلاة - حديث:6002' مسند احمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث عبد الله بن زيد بن عاصم المازني وكانت له صحبة - حديث:16139' مسند الشافعي - كتاب العيدين' حديث:328' مسند الطيالسي - وعبد الله بن زيد بن عاصم الانصاري' حديث:1181' مسند الحميدي - احاديث عبد الله بن زيد الانصاري رضي الله عنه الذي اري' حديث:407' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:133' المعجم الصغير للطبراني - من اسمه يسر' حديث:1184

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهْرًا بِالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَدَعَا وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

✻✻ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ لوگوں کو ساتھ لے کر بارش کے نزول کی (نماز ادا کرنے) کے لیے تشریف لے گئے' آپ نے لوگوں کو دو رکعات پڑھائیں جن میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی' پھر آپ نے اپنی چادر کو پلٹ دیا' آپ نے دعا کی اور قبلہ کی طرف رُخ رکھا۔

4890 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ

✻✻ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بارش کی دعا کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ کیا اور اپنی چادر کو پلٹ دیا۔

4891 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: اسْتَمْطَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالْمُصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بارش کے نزول کے لیے عیدگاہ میں دو رکعات نماز ادا کی۔

4892 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَيَضْحَكُ مِنْكُمْ اَزِلِينَ بِقُرْبِ الْغَيْثِ مِنْكُمْ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَاهِلَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَوَ اِنَّ رَبَّنَا لَيَضْحَكُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَوَاللّٰهِ، لَا عَدِمْنَا الْخَيْرَ مِنْ رَبٍّ يَضْحَكُ

✻✻ اسماعیل بن امیہ نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی اس بات پر خوش ہوتا ہے کہ تم بادل کے اپنے قریب آنے پر مایوس ہوتے ہو''۔

تو باہلہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہمارا پروردگار بھی ہنستا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اللہ کی قسم! ایسے پروردگار سے ہم بھلائی سے محروم نہیں رہیں گے جو ہنستا بھی ہے۔

4893 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: اَرْسَلَنِي اَمِيرٌ مِنَ الْاُمَرَاءِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهُ عَنِ الْاِسْتِسْقَاءِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا مُتَذَلِّلًا فَخَطَبَ، وَلَمْ يَخْطُبْ كَخُطْبَتِكُمْ هٰذِهِ، فَدَعَا وَصَلَّى كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ سُفْيَانُ: فَقُلْتُ: اَقَبْلَ الْخُطْبَةِ صَلَّى اَمْ بَعْدَهَا؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

✵✵ اسحاق بن عبداللہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک امیر نے مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تاکہ میں اُن سے نمازِ استسقاء کے بارے میں دریافت کروں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تواضع کے عالم میں گریہ وزاری کرتے ہوئے تشریف لے گئے' آپ نے خطبہ دیا' لیکن یہ اُس طرح کا خطبہ نہیں تھا جس طرح تم لوگ دیتے ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور نماز ادا کی جس طرح آپ عید کی نماز میں دو رکعات ادا کرتے تھے۔

سفیان بیان کرتے ہیں: (میں نے اپنے استاد سے) دریافت کیا: کیا آپ نے خطبہ سے پہلے نماز ادا کی تھی؟ یا اُس کے بعد ادا کی تھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

4894 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كِنَانَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَظُنُّ اَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحَى وَالِاسْتِسْقَاءِ سَبْعًا فِي الْاُولٰى وَخَمْسًا فِي الْاٰخِرَةِ "

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ آپ عید الفطر اور عید الاضحیٰ اور استسقاء کی نماز میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔

4895 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: " كَانَ عَلِيٌّ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحَى وَالِاسْتِسْقَاءِ سَبْعًا فِي الْاُولٰى، وَخَمْسًا فِي الْاُخْرَى، وَيُصَلِّي قَبْلَ الْخُطْبَةِ، وَيَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ

✵✵ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ عید الفطر' عید الاضحیٰ

4893-سنن ابی داود - كتاب الصلاة' تفريع ابواب الجمعة - جماع ابواب صلاة الاستسقاء وتفريعها' حديث:997' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في صلاة الاستسقاء - حديث:1262' صحيح ابن خزيمة - جماع ابواب ذكر الوتر وما فيه من السنن' جماع ابواب صلاة الاستسقاء وما فيها من السنن - باب التواضع والتبذل والتخشع والتضرع عند الخروج إلى الاستسقاء ' حديث:1319' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب صلاة الاستسقاء - ذكر البيان بان صلاة الاستسقاء يجب ان تكون مثل صلاة العيد' حديث:2914' ' مستخرج ابي عوانة - كتاب الاستسقاء زيادات في الاستسقاء - حديث:2029' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الاستسقاء ' حديث:1150' الجامع للترمذي ' - باب ما جاء في صلاة الاسنسقاء ' حديث:543' السنن للنسائي - كتاب الاستسقاء ' باب الحال التي يستحب للإمام ان يكون عليها إذا خرج - حديث:1496' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' من كان يصلي صلاة الاستسقاء - حديث:8207' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الاستسقاء ' الخروج إلى المصلى للاستسقاء - حديث:1788' شرح معاني الآثار للطحاوي - باب الاستسقاء كيف هو , وهل فيه صلاة ام لا ؟' حديث:1202' سنن الدارقطني - كتاب الاستسقاء ' حديث:1576' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب صلاة الاستسقاء ' باب الإمام يخرج متبذلا متواضعا متضرعا - حديث:6003' مسند احمد بن حنبل ' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:2348' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - كنانة عن ابن عباس' حديث:10623'

اور نمازِ استسقاء میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔ وہ خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کرتے تھے اور بلند آواز میں تلاوت کیا کرتے تھے۔ وہ بیان کرتے تھے: نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

4896 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: سُنَّةُ الْاِسْتِسْقَاءِ كَسُنَّةِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحَى فِي التَّكْبِيرِ

✷✷ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: تکبیر کہنے کے حوالے سے نمازِ استسقاء ادا کرنے کا طریقہ وہی ہے جو عید الفطر کی نماز اور عید الاضحیٰ کی نماز کا طریقہ ہے۔

4897 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اسْتَسْقَى حَوَّلَ رِدَاءَهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ، وَالْاَيْسَرَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ "

✷✷ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب بارش کے نزول کے لیے دعا کی تو آپ نے اپنی چادر کو اُلٹا دیا' آپ نے دائیں حصہ کو بائیں طرف کر دیا اور بائیں حصہ کو دائیں طرف کر دیا' پھر آپ نے قبلہ کی طرف رُخ کیا' پھر آپ منبر سے نیچے اُترے اور آپ نے دو رکعت نماز ادا کی۔

4898 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ، يُحَدِّثُ اَنَّهُ حَضَرَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِذْ هُوَ عَامِلٌ عَلَى الْمَدِيْنَةِ اسْتَسْقَى عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى

✷✷ عبدالرحمٰن بن حارث بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ عمر بن عبدالعزیز کے پاس موجود تھے' جو اُن دنوں مدینہ منورہ کے گورنر تھے' اُنہوں نے منبر پر بارش کے نزول کی دعا کی' پھر وہ منبر سے نیچے اُترے اور اُنہوں نے نماز ادا کی۔

4899 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ، اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ، " خَرَجَ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ، فَخَطَبَ، ثُمَّ صَلّٰى بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ قَالَ: وَفِي النَّاسِ يَوْمَئِذٍ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَّزَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ "

✷✷ عبداللہ بن یزید خطمی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما لوگوں کے لیے بارش کے نزول کی دعا کرنے کے لیے تشریف لے گئے' اُنہوں نے خطبہ دیا پھر کسی اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں میں اُن دنوں حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔

4900 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ اَخْبَرَنِي يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: " كَانَ يَقْرَاُ فِي رَكْعَتَيِ الْاِسْتِسْقَاءِ: وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى

✷✷ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نمازِ استسقاء کی دو رکعات میں سورۂ والشمس اور سورۂ واللیل کی تلاوت کی

جائے گی۔

4901 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَطَاءً: أَفِي الْاِسْتِسْقَاءِ صَلَاةٌ؟ فَلَمْ يُفَرِّقْ لَهُ عَمَّنْ مَضَى شَيْئًا، قَالَ سُلَيْمَانُ: فَذَكَرَ لَنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلَّى وَدَعَا وَاسْتَغْفَرَ ثُمَّ نَزَلَ فَانْقَلَبَ وَلَمْ يُصَلِّ

ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے سوال کیا: کیا بارش کے نزول کے لیے نماز ادا کی جائے گی؟ سلیمان بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو ساتھ لے کر عیدگاہ تشریف لے گئے' اُنہوں نے دعا مانگی' دعائے مغفرت کی' پھر وہ منبر سے نیچے اُترے اور واپس چلے گئے' اُنہوں نے نماز ادا نہیں کی۔

4902 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ، فَمَا زَادَ عَلَى الْاِسْتِغْفَارِ حَتَّى رَجَعَ فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا رَأَيْنَاكَ اسْتَسْقَيْتَ قَالَ: "لَقَدْ طَلَبْتُ الْمَطَرَ بِمَجَادِيحِ السَّمَاءِ الَّتِي تُسْتَنْزَلُ بِهَا الْمَطَرُ: (فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا) (نوح: 11) وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ (اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ) (هود: 52)"

امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو ساتھ لے کر بارش کے نزول کی دعا کرنے کے لیے گئے' اُنہوں نے صرف دعائے مغفرت کی اور مزید کچھ نہیں کیا اور واپس آ گئے۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ہم نے آپ کو بارش کے نزول کی دعا کرتے ہوئے نہیں دیکھا! تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے آسمان کے ان ستاروں سے بارش مانگی ہے' جن کی وجہ سے بارش نازل ہوتی ہے۔ (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم لوگ اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو کیونکہ وہ بہت زیادہ مغفرت کرنے والا ہے' تو وہ تم پر موسلا دھار بارش نازل کرے گا' اور اموال اور بال بچوں کے ذریعہ تمہاری مدد کرے گا''۔

(ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو اور اُس کی بارگاہ میں توبہ کرو' وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش نازل کرے گا اور تمہاری قوت میں مزید اضافہ کر دے گا''۔

4903 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ: "إِنِّي كَتَبْتُ إِلَى أَهْلِ الْأَمْصَارِ أَنْ يَخْرُجُوا يَوْمَ كَذَا مِنْ شَهْرِ كَذَا لِيَسْتَسْقُوا، وَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَصُومَ وَيَتَصَدَّقَ فَلْيَفْعَلْ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: (قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى) (الأعلى: 15) وَقُولُوا كَمَا قَالَ أَبَوَاكُمْ (رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ) (الأعراف: 23)

وَقُولُوا كَمَا قَالَ نُوحٌ: (اِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي اَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ) (هود: 47) وَقُولُوا كَمَا قَالَ مُوسَى: (اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ اِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ) (القصص: 16) وَقُولُوا كَمَا قَالَ يُونُسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: (لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ) (الأنبياء: 87) "

✵ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے میمون بن مہران کو خط میں لکھا کہ میں نے تمام علاقے کے لوگوں کو یہ خط میں لکھا ہے کہ وہ فلاں مہینے کے فلاں دن نکلیں' تا کہ بارش کے نزول کی دعا کریں اور جو شخص روزہ رکھ سکتا ہو اور صدقہ کر سکتا ہو اُسے ایسا کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے تزکیہ کیا اور اپنے پروردگار کے اسم کا ذکر کرتے ہوئے نماز ادا کی''۔

تم لوگ اُسی طرح کہو جس طرح تمہارے اجداد نے کہا تھا: (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' اگر تُو نے ہماری مغفرت نہ کی اور ہم پر رحم نہ کیا' تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے''۔

اور تم لوگ اُس طرح کہو جس طرح حضرت نوح علیہ السلام نے کہا تھا (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''اگر تُو نے میری مغفرت نہ کی اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤں گا''۔

اور تم لوگ اُس طرح کہو جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''میں نے اپنے اوپر ظلم کیا' تُو میری مغفرت کر دے' تو پروردگار نے اُس کی مغفرت کر دی' بے شک وہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

اور تم لوگ اُس طرح کہو جس طرح حضرت یونس علیہ السلام نے کہا تھا (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تُو ہر عیب سے پاک ہے' بے شک میں ہی ظالموں میں سے ایک ہوں''۔

4904 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ قَالَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ: اِذَا خَرَجْتُمْ فَاحْمَدُوا اللّٰهَ وَاَثْنُوا عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ، وَصَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَغْفِرُوا فَاِنَّ الْاِسْتِسْقَاءَ الْاِسْتِغْفَارُ قَالَ: وَقَالَ عَلِيٌّ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَهُوَ قَائِمٌ حِيْنَ اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ

✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے بارش کی دعا مانگنے کے بارے میں یہ فرمایا کہ جب تم لوگ نکلو تو تم اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو اور اُس کی ایسی ثناء بیان کرو جس کا وہ لائق ہے' تم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو اور مغفرت طلب کرو کیونکہ بارش کی دعا مانگنے کا مطلب مغفرت طلب کرنا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کی حالت میں' جب دعا کرنے کا ارادہ کیا تھا تو آپ نے اپنی چادر کو پلٹا دیا تھا۔

4905 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ رَجُلًا بَيْنَا

هُوَ يَسْقِي زَرْعًا اِذْ رَاٰى عَنَانَةً تَرَهْيَأُ فِيهَا صَوْتٌ: اَنِ اسْقِ اَرْضَ فُلَانٍ . فَاتَّبَعَ الصَّوْتَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ سُمِّيَتْ . فَسَالَ صَاحِبَهَا: مَا عَمَلُكَ فِيهَا؟ فَقَالَ: اِنِّي اُعِيدُ فِيهَا ثُلُثًا، وَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثٍ، وَاَحْتَبِسُ لِاَهْلِي ثُلُثًا،

** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص اپنے کھیت کو پانی دے رہا تھا' اسی دوران اُس نے ایک بادل کا ٹکڑا دیکھا جس میں گڑگڑاہٹ ہوئی اور اُس میں سے یہ آواز آئی کہ تم فلاں شخص کی زمین کو سیراب کرو' تو وہ اس آواز کی پیروی کرتا ہوا اُس زمین تک پہنچ گیا جس کا نام لیا گیا تھا۔ اُس نے زمین کے مالک سے دریافت کیا: تم اس زمین میں کیا کرتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں اس کی پیداوار کا ایک تہائی حصہ دوبارہ اس زمین پر لگا دیتا ہوں' ایک تہائی حصہ صدقہ کر دیتا ہوں اور ایک تہائی حصہ اپنے اہل خانہ کے لیے روک لیتا ہوں۔

4906 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنِ النَّخَعِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، كَانَ يَبْعَثُهُ اِلٰى اَرْضِهِ فَيَاْمُرُهُ اَنْ يَّفْعَلَ فِيهَا كَذٰلِكَ

** مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اُنہیں اپنی زمین کی طرف بھیجتے تھے اور اُنہیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ اُس زمین میں بھی اسی طرح کریں۔

4907 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى مُضَرَ بِالسَّنَةِ فَجَاءَهُ مُضَرِيٌّ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ مَا يَخْطِرُ لَنَا جَمَلٌ، وَلَا يَتَزَوَّدُ لَنَا رَاعٍ، فَاَعَادَ فِي قَوْلِهِ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ دَعَا الْمُضَرِيَّ فَقَالَ: قُلْتَ مَاذَا؟ فَاَعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ دَعَوْتُكَ فَاسْتَجَبْتَ لِي، وَسَاَلْتُكَ فَاَعْطَيْتَنِي، اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا . مَرِيئًا، مَرِيعًا مُطْبِقًا، عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، فَمَا كَانَ عَشِيٌّ حَتّٰى اُلْبِسَتِ السَّمَاءُ السَّحَابَ وَاَمْطَرَتْ، فَمَا اَتٰى اَحَدٌ مِنْ وَجْهٍ اِلَّا خَبَّرَ بِالْمَطَرِ، قُلْنَا لَهُ: فَمَا يُخْطِرُ؟ قَالَ: يَهْدِرُ

** حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:

''اے اللہ! مضر قبیلہ کے خلاف قحط سالی کے ذریعہ میری مدد کر''۔

مضر قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اللہ کی قسم! اب ہمارا کوئی اونٹ بچنے والا نہیں ہے اور ہمارے کسی چرواہے کے ساتھ کوئی زادِ راہ نہیں ہوگا۔ اُس شخص نے اپنی بات دُہرائی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اُس سے منہ پھیر لیا' پھر جتنا اللہ کو منظور تھا' اُتنا وقت گزر گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مضر قبیلہ سے تعلق رکھنے والے اُس شخص کو بلایا اور دریافت کیا: تم نے کیا کہا تھا؟ اُس نے اپنی بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دُہرائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! میں نے تجھ سے دعا کی تھی' تو نے میری دعا کو مستجاب کیا' میں نے تجھ سے مانگا تھا تو نے مجھے عطا کر دیا'

اب تو ہمیں ایسے بادل کے ذریعہ سیراب کر جو برسنے والا ہو سیراب کر دینے والا ہو ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہو جلدی آنے والا ہو دیر سے آنے والا نہ ہو نفع دینے والا ہو نقصان پہنچانے والا نہ ہو"۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) ابھی شام نہیں ہوئی تھی کہ آسمان بادلوں سے بھر گیا اور بارش شروع ہو گئی جس بھی سمت سے جو بھی شخص آیا اُس نے بارش کے بارے میں ہی اطلاع دی۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے اپنے استاد سے دریافت کیا: لفظ یُخطِر کا مطلب کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: (اونٹ کا) بڑبڑانا۔

4908 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ مُضَرَ قَدْ هَلَكَتْ، فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَهُمْ، اَوْ قَالَ ادْعُ لَهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ: اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مَرِيئًا هَنِيئًا، مَرِيعًا، طَبَقًا، عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ قَالَ: فَمَا مَكَثُوا اِلَّا جُمُعَةً حَتّٰى اَحْيَا النَّاسَ

٭٭ اعمش بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! مضر قبیلہ کے لوگ ہلاک ہو رہے ہیں! آپ اللہ تعالیٰ سے اُن کے لیے بارش کے نزول کی دعا کیجیے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ اُن کے حق میں دعا کیجیے! تو اُس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا کی:

"اے اللہ! تو ہمیں ایسے بادل کے ذریعہ سیراب کر جو بھرا ہوا ہو سیراب کرنے والا ہو اوپر نیچے ہو جلدی آنے والا ہو تاخیر سے آنے والا نہ ہو نفع دینے والا ہو نقصان پہنچانے والا نہ ہو"۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابھی ایک ہفتہ نہیں گزرا تھا کہ لوگوں میں ہریالی آ گئی۔

4909 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، دَعَوْتَ عَلٰى مُضَرَ بِالسَّنَةِ فَمَا يَئِطُّ لَهُمْ بَعِيرٌ، وَمَا يَصِيحُ لَهُمْ صَبِيٌّ قَالَ: فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا، مَرِيعًا، مُبَارَكًا مَرِيئًا، نَافِعًا طَبَقًا، عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ قَالَ: فَمَا مَضَى ذٰلِكَ الْيَوْمُ حَتّٰى مُطِرُوا، اَوْ مَا مَضَتْ سَابِعَةٌ حَتّٰى اَعْطَنَ النَّاسُ بِالْعُشْبِ

٭٭ سالم بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے مضر قبیلہ کے خلاف قحط سالی کی دعا کی تھی! اب اُن کا کوئی اونٹ نہیں بچا اور کوئی بچہ رونے والا نہیں بچا (یعنی سب مرنے کے قریب ہیں)۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے آپ نے دعا کی:

"اے اللہ! ہمیں ایسے بادل کے ذریعے سیراب کر دے جو سیراب کرنے والا ہو برکت والا ہو نفع دینے والا ہو اوپر نیچے ہو اوپر نیچے ہو جلدی آنے والا ہو تاخیر سے آنے والا نہ ہو"۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابھی وہ دن نہیں گزرا تھا کہ بارش شروع ہوگئی اور تقریباً ایک ہفتہ تک مسلسل ہوتی رہی یہاں تک کہ لوگوں کے کھیت سیراب ہوگئے۔

4910 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَمُطِرَ النَّاسُ ثَلَاثًا اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ لَمْ يُقْلِعْ عَنْهُمْ قَالَ: فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، تَهَدَّمَتِ الْحِيطَانُ، وَتَقَطَّعَتِ الرُّكْبَانُ، وَخَشِينَا الْغَرَقَ قَالَ: فَدَعَا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ: فَرَاَيْتُ السَّحَابَ انْصَدَعَ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى كَانَتْ مِنْهُ مِثْلَ الطَّوْقِ، وَمَا حَوْلَهُ مُظْلِمٌ اَعْلَمُ اَنَّهُ مَمْطُورٌ

✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے نزول کی دعا کی تو تین دن تک (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جتنا اللہ کو منظور تھا اتنی دیر تک بارش ہوتی رہی اور وہ بارش ختم نہیں ہوئی۔ تو عرض کی گئی: یارسول اللہ! دیواریں گرنے لگی ہیں' مسافروں کے لیے سفر ممکن نہیں رہا اور ہمیں ڈوبنے کا اندیشہ ہو چلا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرتے ہوئے کہا: اے اللہ! ہمارے آس پاس ہو' ہم پر نہ ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو میں نے بادل کو دیکھا کہ وہ مدینہ منورہ سے چھٹ گیا یہاں تک کہ مدینہ منورہ پر اُس کی مثال طوق کی مانند ہوگئی اور آس پاس کے جتنے بھی علاقے تھے جن سے میں واقف تھا وہاں ہر جگہ بارش ہوئی۔

4911 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: حَضَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَاشْتَكٰى اِلَيْهِ الْجَدْبَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَاسْتَسْقَى، وَلَمْ يَذْكُرْ كَلَامَهُ، فَالْتَبَسَتِ السَّمَاءُ سَحَابًا فَاُمْطِرَ حَتّٰى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ، فَقِيلَ لَهُ: اَىْ رَسُولَ اللّٰهِ، غَرِقْنَا، وَهَلَكَتِ الْمَاشِيَةُ، وَلَا يَخْرُجُ الْمُسَافِرُ، فَضَحِكَ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَرَاَيْتُهُ حِينَ يَنْجَابُ السَّحَابُ عَنِ الْمَدِينَةِ وَيَتَفَرَّقُ، حَتّٰى اَنَا مِنْهُ لَفِي جَوْبَةٍ

✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے قحط سالی کی شکایت کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے نزول کی دعا کی (یہاں راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کا ذکر نہیں کیا)۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو آسمان پر بادل چھا گئے اور بارش شروع ہوگئی یہاں تک کہ جب اگلا جمعہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! ہم ڈوبنے والے ہیں' مال مویشی ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں' مسافر باہر نہیں جا سکتے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے' پھر آپ نے دعا کی: اے اللہ! ہمارے آس پاس ہو' ہم پر نہ ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو میں نے دیکھا کہ مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گیا اور اِدھر اُدھر ہو گیا یہاں تک کہ مجھے یوں لگا جیسے میں خالی جگہ میں ہوں۔

4912 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، اَحْسَبُهُ ذَكَرَهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَسْقِي يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ، وَانْشُرْ

رَحْمَتَكَ، وَاَحْيِي بَلَدَكَ الْمَيِّتَ قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا اشْتَدَّ الْمَطَرُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، جَنِّبْهَا بُيُوتَ الْمَدَرِ، اَللّٰهُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِ الْاٰكَامِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ

٭٭ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بارش کے نزول کی دعا کرتے ہوئے یہ کہا:

''اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو سیراب کردے اپنے رحمت کو پھیلا دے اپنی مردہ علاقوں کو زندگی دیدے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب بارش شدید ہوگئی تو انہوں نے یہ دعا کی:

''اے اللہ! اسے گھروں سے پرے کردے! اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں اور نشیبی وادیوں پر اور جنگلات میں بارش نازل ہو''۔

4913 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ عُمَرَ، اسْتَسْقٰى بِالْمُصَلّٰى، فَقَالَ لِلْعَبَّاسِ: قُمْ فَاسْتَسْقِ، فَقَامَ الْعَبَّاسُ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّ عِنْدَكَ سَحَابًا، وَاِنَّ عِنْدَكَ مَاءً فَانْشُرِ السَّحَابَ، ثُمَّ اَنْزِلْ فِيْهِ الْمَاءَ، ثُمَّ اَنْزِلْهُ عَلَيْنَا، فَاشْدُدْ بِهِ الْاَصْلَ، وَاَطِلْ بِهِ الزَّرْعَ، وَاَدِرَّ بِهِ الضَّرْعَ، اَللّٰهُمَّ شَفَعْنَا فِيْ اَنْفُسِنَا وَاَهْلِيْنَا، اَللّٰهُمَّ اِنَّا شَفَعْنَا اِلَيْكَ عَمَّنْ لَا مَنْطِقَ لَهُ عَنْ بَهَائِمِنَا وَاَنْعَامِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا سَقْيًا وَادِعَةً بَالِغَةً، طَبَقًا، عَامًّا، مُحْيِيًا، اَللّٰهُمَّ لَا نَرْغَبُ اِلَّا اِلَيْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْكُوْ اِلَيْكَ سَغَبَ كُلِّ سَاغِبٍ، وَغُرْمَ كُلِّ غَارِمٍ، وَجُوْعَ كُلِّ جَائِعٍ، وَعُرْيَ كُلِّ عَارٍ، وَخَوْفَ كُلِّ خَائِفٍ فِيْ دُعَاءٍ لَهُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عیدگاہ میں بارش کے نزول کی دعا کی انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ اُٹھیں اور آپ بارش کے نزول کی دعا کریں۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے یہ دعا کی:

''اے اللہ! تیرے پاس بادل ہیں تیرے پاس پانی ہے تو بادلوں کو پھیلا دے اور اس میں پانی ڈال دے اور اس پانی کو ہم پر نازل کردے اور اس کے ذریعہ اصل (جڑ) کو مضبوط کردے اور کھیت کو طویل کردے (جانوروں کے) تھنوں کو وزنی کردے اے اللہ! ہماری اپنی جانوں اور ہمارے گھر والوں کے بارے میں ہماری شفاعت کو قبول کر لے اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اُن لوگوں کی طرف سے بھی شفاعت لے کر حاضر ہوئے ہیں جن کو گویائی کی قوت نہیں ہے جن کا تعلق جانوروں اور مویشیوں سے ہے اے اللہ! ہمیں اس طرح سے سیراب کردے جو بھرپور ہو تہہ در تہہ ہو عمومی ہو زندگی دینے والی ہو ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہو عمومی ہو اور زندگی دینے والا ہو اے اللہ! ہم صرف تیری ہی بارگاہ میں رغبت رکھتے ہیں صرف تو ہی ایک معبود ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں ہر قحط زدہ کے قحط ہر قرض خواہ کے قرض کی ہر بھوکے کی بھوک کی ہر برہنہ شخص کی برہنگی کی اور ہر خوفزدہ شخص کے خوف کی شکایت کرتے ہیں اس دعاء میں جو اس کے لیے ہو''۔

4914 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ اَبِى الْمِقْدَامِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: اَصَابَ النَّاسَ سَنَةٌ، وَكَانَ رَجُلٌ فِيْ بَادِيَةٍ، فَخَرَجَ فَصَلَّى بِاَصْحَابِهِ رَكْعَتَيْنِ وَاسْتَسْقَى ثُمَّ نَامَ، فَرَاَى فِي الْمَنَامِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ، وَقَالَ: اَقْرِءْ عُمَرَ السَّلَامَ ، وَاَخْبِرْهُ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ اسْتَجَابَ لَكُمْ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ خَرَجَ فَاسْتَسْقَى اَيْضًا، وَاْمُرْهُ فَلْيُوفِ الْعَهْدَ، وَلْيَشُدَّ الْعَقْدَ قَالَ: فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ حَتّٰى اَتَى عُمَرَ، فَقَالَ: اسْتَاْذِنُوْا لِرَسُوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَسَمِعَهُ عُمَرُ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا الْمُفْتَرِى عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَبَكٰى عُمَرُ

✸✸ عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ لوگوں کو قحط سالی لاحق ہوگئی' ایک شخص آبادی سے باہر رہا تھا' وہ نکلا' اُس نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی' پھر بارش کے نزول کی دعا کی' پھر وہ سو گیا۔ تو اُس نے خواب میں دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ اُس کے پاس تشریف لائے ہیں اور ارشاد فرمایا: تم عمر کو سلام کہنا اور اُسے یہ بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعا کو قبول کر لیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی نکلے تھے اور اُنہوں نے بھی بارش کے لیے دعا کی تھی۔ (نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا:) تم اُس سے یہ کہنا کہ وہ عہد کو پورا کرے اور ہاتھ کو مضبوطی سے باندھ کے رکھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اللہ کے رسول کے قاصد کے لیے اندر آنے کی اجازت طلب کرو۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کی آواز سنی تو بولے: یہ کون شخص ہے جو نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کر رہا ہے۔ تو اُس شخص نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ میرے خلاف جلد بازی میں فیصلہ نہ دیں! پھر اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساری صورتِ حال بتائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

4915 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمٍ اَنْ يُمْطَرُوْا فَلَمْ يُمْطَرُوا، فَقَالَ: اِنِّىْ دَعَوْتُ لَكُمْ وَفِى نَفْسِى عَلَيْكُمْ شَىْءٌ فَلَمْ تُمْطَرُوا، وَلٰكِنِ الْاٰنَ تُمْطَرُوا، فَدَعَا لَهُمْ فَمُطِرُوا

✸✸ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے لیے دعا کی کہ اُن پر بارش نازل ہو لیکن اُن پر بارش نازل نہیں ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے لیے دعا تو کی ہے لیکن میرے ذہن میں تمہارے حوالے سے کچھ اُلجھن ہے' اسی وجہ سے تم پر بارش نازل نہیں ہوئی' لیکن اب تم لوگوں پر بارش نازل ہوگی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کے لیے دعا کی تو اُن پر بارش نازل ہوئی۔

4916 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، اَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ. خَرَجَ يَسْتَسْقِى، فَخَرَجَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَلْيَرْجِعْ قَالَ: فَجَعَلَ النَّاسُ يَرْجِعُوْنَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ اِلَّا رَجُلٌ اَعْوَرُ. فَقَالَ لَهُ عِيسَى: فَادْعُ وَاَنَا اُؤَمِّنُ قَالَ: فَدَعَا وَاَمَّنَ عِيسَى فَسَقَاهُمُ اللّٰهُ

✸✸ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بارش کے نزول کی دعا کرنے کے لیے نکلے

لوگوں کو بھی اپنے ساتھ لے کے گئے' پھر اُنہوں نے لوگوں سے فرمایا: اگر تم میں سے کسی شخص نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہو وہ واپس چلا جائے۔ تو لوگ واپس جانا شروع ہو گئے یہاں تک کہ وہاں صرف ایک کانا شخص باقی رہ گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اُس سے کہا: تم دعا کرو! میں آمین کہوں گا۔ راوی کہتے ہیں: تو اُس شخص نے دعا کی' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آمین کہی تو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو سیراب کیا۔

4917 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُوَيْمِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاَى اَحَدُكُمُ الْبَرْقَ اَوِ الْوَدْقَ فَلَا يُشِرْ اِلَيْهِ، وَلْيَصِفْ اَوْ لِيَنْعَتْ

** عروہ بن زبیر روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص بجلی یا بارش دیکھے تو اُس کی طرف اشارہ نہ کرے' اُسے چاہیے کہ اُس کی صفت بیان کر دے' یا اُس کا حلیہ بیان کر دے''۔

4918 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يُشَارَ اِلَى الْمَطَرِ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ بارش کی طرف اشارہ کیا جائے۔

4919 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: اَيْنَ تِبْنَيْنِ؟ قَالُوْا: وَادٍ مِنْ اَوْدِيَةِ الْيَمَنِ قَالَ: هٰذِهِ سَحَابَةٌ يُؤْمَرُ بِهَا اِلَى تِبْنَيْنِ، كَيْفَ يَفْعَلُ بِهَا صَاحِبُهَا فِيهَا؟ فَقَالُوْا: يَقْسِمُ ثَمَرَهُ ثَلَاثًا: ثُلُثٌ لَهُ وَلِاَهْلِهِ، وَثُلُثٌ لِصَدَقَتِهِ، وَثُلُثٌ يُعِيدُ فِيهَا قَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

** عطاء بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تبنین'' نامی جگہ کہاں ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ یمن کی ایک وادی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بادل کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ یہ ''تبنین'' جائے (پھر آپ نے دریافت کیا:) اُس جگہ کا مالک اُس جگہ میں کیا کام کرتا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ وہ اپنے پھلوں کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہے' ایک حصہ اپنے لیے اور اپنے اہل خانہ کے لیے رکھتا ہے' ایک حصہ صدقہ کرنے کے لیے رکھتا ہے اور ایک حصہ واپس اس زمین میں لگا دیتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سب اللہ کی راہ میں شمار ہوگا۔

4920 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عَوَانَةَ، وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " السُّكُوتُ فِي ثَلَاثِ مَوَاطِنَ: فِي الْجُمُعَةِ، وَالِاسْتِسْقَاءِ، وَالْعِيدَيْنِ " وَذَكَرَهُ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: تین مواقع پر خاموش اختیار کی جائے گی: جمعہ میں، استسقاء میں اور عیدین میں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

4921 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ خَرَجَ هُوَ وَاَصْحَابُهُ يَسْتَسْقُونَ، فَرَاَى نَمْلَةً قَائِمَةً رَافِعَةً اِحْدَى قَوَائِمِهَا تَسْتَسْقِي، فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ: ارْجِعُوا فَقَدْ سُقِيتُمْ، اِنَّ هٰذِهِ النَّمْلَةَ اسْتَسْقَتْ فَاسْتُجِيبَ لَهَا

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور اُن کے ساتھی بارش کے نزول کی دعا کرنے کے لیے نکلے تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک چیونٹی کو دیکھا کہ اُس نے اپنا ایک ہاتھ اُٹھایا ہوا ہے اور بارش کے نزول کی دعا کر رہی ہے، تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم لوگ واپس چلے جاؤ کیونکہ تم پر بارش ہوگی' اس چیونٹی نے بارش کے نزول کی دعا کی ہے تو اس کی دعا مستجاب ہوگی۔

بَابُ الْاٰيَاتِ

باب: نشانیوں کا بیان

4922 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهُوَ دُونَ قِرَاءَتِهِ الْاُولٰى، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ رُكُوعِهِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا لِلصَّلَاةِ قَالَ مَعْمَرٌ، وَاَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ هٰذَا

4922-صحيح البخاری - كتاب الجمعة' ابواب الكسوف - باب الصدقة فی الكسوف' حديث:1010' صحيح مسلم - كتاب الكسوف' باب صلاة الكسوف ' حديث:1547' صحيح ابن خزيمة - جماع ابواب ذكر الوتر وما فيه من السنن' جماع ابواب صلاة الكسوف - باب الجهر بالقراءة من صلاة كسوف الشمس' حديث:1297' مستخرج ابی عوانة - باب فی الصلاة بين الاذان والإقامة فی صلاة المغرب وغيره' ذكر وجوب ذكر الله واستغفاره عند الكسوف - حديث:1958' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب صلاة الكسوف - ذكر البيان بان من صلی صلاة الكسوف التی ذكرناها حديث:2891' المستدرك علی الصحيحين للحاكم - كتاب الكسوف' حديث:1168' موطا مالك - كتاب صلاة الكسوف' باب العمل فی صلاة الكسوف - حديث:445' سنن ابی داود - كتاب الصلاة' تفريع ابواب الجمعة - باب صلاة الكسوف' حديث:1008' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء فی صلاة الكسوف - حديث 1259' السنن للنسائی - كتاب الكسوف' باب الصفوف فی صلاة الكسوف - حديث:1456

وَزَادَ قَالَ: فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَتَصَدَّقُوا وَصَلُّوا

* * سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے لوگوں کی نماز پڑھاتے ہوئے طویل قرأت کی' پھر آپ رکوع میں چلے گئے تو طویل رکوع کیا' پھر آپ نے اپنا سر اُٹھایا اور طویل قرأت کی لیکن یہ آپ کی پہلی قرأت سے کم تھی' پھر آپ نے رکوع کیا تو طویل رکوع کیا لیکن یہ آپ کے پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ نے سر اُٹھایا اور دو مرتبہ سجدہ کیا' پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے دوسری رکعت بھی اس کی مانند ادا کی' پھر آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک سورج اور چاند کسی شخص کے مرنے یا کسی کی زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو نماز کی طرف لپکو"۔

معمر نے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

"جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو صدقہ وخیرات کرو اور نماز ادا کرو"۔

4923 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَصَلَّى بِهِمْ، فَقَامَ فَرَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَامَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الثَّانِيَةِ اِلَّا اَنَّ قِيَامَهَا وَرُكُوعَهَا دُوْنَ الْاَوَّلِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ "

* * سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' پھر آپ کھڑے ہوئے آپ رکوع میں چلے گئے' پھر آپ نے سر اُٹھایا اور قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ رکوع میں گئے' پھر آپ نے اپنا سر اُٹھایا پھر آپ سجدہ میں چلے گئے' پھر آپ کھڑے ہوئے تو آپ نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی' لیکن دو رکعات میں سے ہر رکعت میں آپ کا بعد والا قیام اور رکوع پہلے والے سے کم تھا۔

4924 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْنِي يَهُودِيَّةٌ، فَقَالَتْ: اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ: فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنُعَذَّبُ فِي قُبُورِنَا؟ قَالَ: كَذَبَتْ يَهُودُ ثُمَّ اِنَّ رَسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ ذَاتَ يَوْمٍ مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ قَالَتْ: فَخَرَجْتُ مَعَ نِسْوَةٍ فَكُنَّا بَيْنَ الْحُجَرِ اِذْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَرْكَبِهِ فَاَتَى مُصَلَّاهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا فَطَوَّلَ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا فَطَوَّلَ رُكُوعَهُ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ اَدْنَى مِنْ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ اَدْنَى مِنْ رُكُوعِهِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ اَدْنَى مِنْ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ فِي الْاُولَى، ثُمَّ جَلَسَ. قَالَتْ: ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ "

* * سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اور بولی: اللہ تعالیٰ تمہیں قبر کے عذاب سے

بچائے! سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ گھر تشریف لائے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہمیں قبروں میں عذاب دیا جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہود جھوٹ بولتے ہیں! ایک دن نبی اکرم ﷺ سواری پر سوار ہو کر گئے تو اسی دوران سورج گرہن ہو گیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں کچھ خواتین کے ساتھ باہر نکلی' ابھی ہم پتھروں کے درمیان ہی تھے کہ اسی دوران نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر سوار تشریف لے آئے' آپ جائے نماز پر آئے اور آپ نے طویل قیام کیا' آپ نے اُسے طول دیا' پھر آپ نے طویل رکوع کیا' آپ نے اپنے رکوع کو بھی طول دیا' پھر آپ نے سر اُٹھایا اور طویل قیام کیا لیکن یہ آپ کے پہلے قیام سے کم تھا' پھر آپ نے طویل رکوع کیا لیکن یہ آپ کے پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ نے سر اُٹھایا اور پھر آپ نے طویل سجدہ کیا' پھر آپ نے طویل قیام کیا لیکن یہ آپ کے پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ نے اُسی طرح کیا جس طرح آپ نے پہلی رکعت میں کیا تھا' پھر آپ تشریف فرما ہوئے۔

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں: تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

4925 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا دُوْنَ الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلٰكِنَّ قِيَامَهُ فِيهَا دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ وَرُكُوعَهُ وَسُجُودَهُ دُوْنَ مَا صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى، ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَجَلَّى الشَّمْسُ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا مِنْ مَقَامِكَ هٰذَا، ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ قَالَ: اِنِّي اُرِيتُ الْجَنَّةَ - اَوْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ - فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا، وَلَوْ اَخَذْتُهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهَا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ، فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قِيلَ: لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ: اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: "يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ، وَلَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ"

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں) سورج گرہن ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی' آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی نماز ادا کی' نبی اکرم ﷺ نے طویل قیام کیا جتنی دیر میں تقریباً سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے' پھر آپ نے طویل رکوع کیا' پھر آپ نے سر اُٹھایا اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کم تھا' پھر آپ نے رکوع کیا لیکن یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا' پھر آپ نے سجدہ کیا' پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے دوسری رکعت بھی اسی کی مانند ادا کی' لیکن اس میں آپ کا قیام پہلے والے قیام سے کم تھا اور آپ کا رکوع اور سجدہ اُس سے کم تھا جو آپ نے پہلی رکعت میں کیا تھا' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں' یہ کسی شخص کے مرنے یا زندہ ہونے کی وجہ سے گرہن نہیں

ہوتے ہیں جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو"۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ سے کسی چیز کو پکڑنے کے لیے ہاتھ کو بڑھایا لیکن پھر آپ پیچھے ہو گئے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے جنت کو دیکھا تو میں نے اُس میں سے انگوروں کا ایک گچھا پکڑنا چاہا' اگر میں اُسے پکڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اُس میں سے کھاتے رہتے' پھر میں نے جہنم کو دیکھا' میں نے آج کی طرح کا (خوفناک) منظر کبھی نہیں دیکھا' میں نے دیکھا کہ اہلِ جہنم میں اکثریت خواتین کی ہے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُن خواتین کا کفر۔ عرض کی گئی: کیا وہ اللہ تعالیٰ کا کفر کرتی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا انکار کرتی ہیں' اگر تم اُن میں سے کسی ایک خاتون کے ساتھ ایک طویل عرصہ تک اچھائی کرتے رہو اور پھر اُس عورت کو تمہاری طرف سے کوئی ناگوار چیز دیکھنی پڑے تو وہ یہی کہے گی کہ مجھے تمہاری طرف سے کبھی کوئی بھلائی دیکھنے کو نہیں ملی۔

4926 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: اَخْبَرَنِي مَنْ اُصَدِّقُ، - فَظَنَنْتُ اَنَّهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ - اَنَّهَا قَالَتْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِالنَّاسِ قِيَامًا شَدِيدًا، يَقُومُ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْكَعُ، وَيَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ، وَيَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ، يَرْكَعُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ يَسْجُدُ، فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتّٰى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، وَحَتّٰى اَنَّ رِجَالًا يَوْمَئِذٍ لَيُغْشٰى عَلَيْهِمْ، حَتّٰى اَنَّ سِجَالَ الْمَاءِ لَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ، وَيَقُولُ اِذَا رَكَعَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَاِذَا رَفَعَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ قَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُكُمْ بِهِمَا، فَاِذَا كَسَفَهُمَا فَافْزَعُوا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْجَلِيَ وَزِيدَ عَلٰى عَطَاءٍ فِي هٰذِهِ الْخُطْبَةِ: وَلٰكِنَّهُ رُبَّمَا مَاتَ الْخِيَارُ بِاَطْرَافٍ مِنَ الْاَرْضِ فَاَذَاعَتْ بِذٰلِكَ الْجِنُّ فَكَانَ لِذٰلِكَ الْقَتَرُ قَالَ: فَاَخْبَرَنِي غَيْرُ عُبَيْدٍ يَقُولُ: قَالَ: عُرِضَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَتَاَخَّرَ عَنْ مُصَلَّاهُ وَرَاءَهُ حَتّٰى اَنَّ النَّاسَ لَيَرْكَبُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، وَيَقُولُ: اَيْ رَبِّ وَاَنَا، اَيْ رَبِّ وَاَنَا، ثُمَّ عَادَ يَسِيرُ حَتّٰى رَجَعَ فِي مُصَلَّاهُ فَرَاَى اِذْ عُرِضَتْ عَلَيْهِ النَّارُ اَبَا خُزَاعَةَ عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ فِي النَّارِ يَجُرُّ قُصْبَهُ قَالَ: وَكَانُوا زَعَمُوا يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنٍ لَهُ، وَيَقُولُ: اَيْ رَبِّ لَا اَسْرِقُ اِنَّمَا يَسْرِقُ مِحْجَنِي قَالَ: وَصَاحِبَةُ الْهِرَّةِ امْرَاَةٌ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تُرْسِلْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا فَتَاْكُلُ وَتَشْرَبُ حَتّٰى مَاتَتْ هُزَالًا، وَاِذَا رَجَعَ عُرِضَتْ عَلَيْهِ الْجَنَّةُ فَذَهَبَ يَمْشِي حَتّٰى رَجَعَ فِي مُصَلَّاهُ، ثُمَّ قَالَ: اَرَدْتُ اَنْ آخُذَ مِنْهَا قِطْفًا لِاُرِيكُمُوهُ فَلَمْ يُقْدَرْ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَقَالَ الْحَسَنُ: فَزِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى اَنَّهُ يَجُرُّ رِدَاءَهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: اَذَاعَتْ يَعْنِي اَخْبَرَتِ الْجِنُّ بَعْضُهَا بَعْضًا، وَيَعْنِي الْقَتَرَةَ: الْحُمْرَةُ الَّتِي تَكُونُ فِي الْقَمَرِ، وَالَّذِي يَجُرُّ قُصْبَهُ يَعْنِي: حَشَاهُ

✵✵ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخصیت نے یہ بات بتائی ہے جسے میں سچا قرار دیتا ہوں۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) میرا خیال ہے اُن کی مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھی' وہ فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں سورج گرہن ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام والی نماز لوگوں کو پڑھائی' آپ نے لوگوں کے ساتھ قیام کیا' پھر آپ رکوع میں گئے' پھر آپ کھڑے ہوگئے' پھر آپ نے رکوع کیا' پھر آپ کھڑے ہوگئے پھر آپ نے رکوع کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کیں جن میں سے ہر ایک رکعت میں تین مرتبہ رکوع کیا' تیسری مرتبہ رکوع کرنے کے بعد آپ سجدہ میں چلے گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز ختم کرنے سے پہلے سورج روشن ہوگیا او لوگوں کا یہ عالم ہوگیا کہ بعض لوگوں پر بے ہوشی طاری ہونے لگی یہاں تک کہ اُن پر پانی کے ڈول ڈالے گئے' یہ اُن کے طویل قیام کی وجہ سے تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب سر کو اُٹھاتے تھے تو سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے تھے' پھر آپ کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرتے تھے (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک سورج اور چاند کسی شخص کے مرنے یا زندہ ہونے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کے ذریعہ وہ تمہیں خوف دلاتا ہے' تو جب اللہ تعالیٰ ان دونوں کو گرہن کر دے تو تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کی پناہ میں آؤ جب تک یہ روشن نہیں ہو جاتے''۔

خطبہ کے ان الفاظ میں عطاء نامی راوی کے علاوہ لوگوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''بعض اوقات زمین کے دور دراز کے گوشوں میں نیک لوگ انتقال کر جاتے ہیں' تو جنات اُن کی فوتگی کی اطلاع کو پھیلا دیتے ہیں' تو اسی وجہ سے یہ گرد وغبار ہوتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: عبید بن عمیر کے علاوہ راوی نے یہ بات نقل کی ہے:

''(اُس موقع پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا' اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے' یہ اُس دن کی بات ہے جب سورج گرہن ہوا تھا''۔ (نماز کے دوران) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جائے نماز سے پیچھے کی طرف ہٹے' یہاں تک کہ لوگ ایک دوسرے پر آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت یہ کہہ رہے تھے: اے میرے پروردگار! میں ہوں! اے میرے پروردگار! میں ہوں! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئے اپنے جائے نماز پر تشریف لے آئے' اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تھا کہ آپ کے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا اور خزاعہ قبیلہ کا جد امجد ''عمرو بن لحی'' جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ وہ اپنی لاٹھی کے ذریعہ حاجیوں کا سامان چوری کرتا تھا' اور یہ کہتا تھا: پروردگار کی قسم ہے! میں نے چوری نہیں کی' میری اس لاٹھی نے چوری کی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کی مالک عورت کو بھی دیکھا' اس عورت نے بلی کو باندھ دیا تھا وہ اُسے کھانے کے لیے کچھ نہیں دیتی تھی اور اُسے چھوڑتی بھی نہیں تھی' وہ اُسے پینے کے لیے بھی کچھ نہیں دیتی تھی نہ وہ خود ہی کچھ کھا پی لیتی' یہاں تک کہ وہ بلی اسی عالم میں مرگئی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر واپس تشریف لائے تو آپ کے سامنے جنت کو پیش کیا گیا' آپ آگے کی طرف بڑھے' پھر آپ واپس اپنی جائے نماز پر آ گئے' بعد میں آپ نے بتایا: میں نے ارادہ کیا کہ

جنت میں سے انگوروں کی ایک ٹہنی حاصل کرلوں تا کہ یہ میں تمہیں دکھاؤں لیکن ایسا نہیں ہوسکا۔

ابن جریج نقل کرتے ہیں: حسن بصری نے یہ بات بیان کی ہے: اُس دن نبی اکرم ﷺ گھبراہٹ کے عالم میں اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: روایت کے لفظ ''اذاعت'' سے مراد یہ ہے کہ جنات ایک دوسرے کو اس کی اطلاع دیتے ہیں اور قترۃ سے مراد وہ سرخی ہے جو چاند میں آجاتی ہے اور ''قصب'' کو گھسیٹنے سے مراد انتڑیاں گھسیٹنا ہے۔

4927 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَاَخَذَ دِرْعًا فَلَبِسَهُ حَتَّى اُدْرِكَ بِرِدَائِهِ، فَقَامَ بِالنَّاسِ قِيَامًا طَوِيلًا يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ، فَلَوْ جَاءَ اِنْسَانٌ بَعْدَمَا رَكَعَ لَمْ يَكُنْ عَلِمَ اَنَّهُ رَكَعَ شَيْئًا مَا حَدَّثَ نَفْسَهُ اَنَّهُ رَكَعَ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ قَالَتْ: فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى الْمَرْاَةِ الَّتِي هِيَ اَكْبَرُ وَاِلَى الْمَرْاَةِ الَّتِي هِيَ اَسْقَمُ مِنِّي قَائِمَةً فَاَقُولُ: اَنَا اَحَقُّ اَنْ اَصْبِرَ عَلَى طُولِ الْقِيَامِ مِنْكِ

* * سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جس دن سورج گرہن ہوا نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے آپ نے اپنی قمیص لے کر اسے پہنا یہاں تک کہ آپ کی چادر ڈھلک رہی تھی پھر آپ نے لوگوں کو طویل قیام والی نماز پڑھائی پھر آپ رکوع میں گئے اگر آپ کے رکوع میں جانے کے بعد کوئی شخص آتا تو اُسے یہ پتا نہیں چلنا تھا کہ آپ نے رکوع بھی کیا ہے آپ کے طویل قیام کی وجہ سے اُسے یہ محسوس ہی نہیں ہوتا تھا کہ آپ نے رکوع بھی کیا ہے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس عورت کی طرف دیکھنا شروع کیا جو عمر میں مجھ سے بڑی تھی اور اُس عورت کی طرف دیکھنا شروع کیا جو مجھ سے کمزور تھی کہ وہ کھڑی ہوئی ہیں تو میں نے سوچا کہ میں اس طویل قیام کو برداشت کرنے کی تم سے زیادہ حق دار ہوں۔

4928 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بَكَّارٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولَى فِي الْكُسُوفِ الْحَمْدُ وَالْبَقَرَةُ وَفِي الثَّانِيَةِ الْحَمْدُ وَآلُ عِمْرَانَ

* * سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نمازِ کسوف کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ جبکہ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت کی تھی۔

4929 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ صَلَّى فِي الزَّلْزَلَةِ بِالْبَصْرَةِ فَاَطَالَ الْقُنُوتَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاَطَالَ الْقُنُوتَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ صَلَّى الثَّانِيَةَ كَذَلِكَ، فَصَارَتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، وَقَالَ: هَكَذَا صَلَاةُ الْآيَاتِ، وَقَالَ مَعْمَرٌ: اَخْبَرَنِي بَعْضُ اَصْحَابِنَا اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولَى بِالْبَقَرَةِ وَفِي الْآخِرَةِ بِآلِ عِمْرَانَ

* * عبداللہ بن حارث نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے ایک مرتبہ بصرہ میں

زلزلہ آنے پر اُنہوں نے نماز ادا کرتے ہوئے طویل قیام کیا' پھر وہ رکوع میں گئے' پھر اُنہوں نے سر کو اُٹھایا اور طویل قیام کیا' پھر وہ رکوع میں گئے' پھر وہ رکوع میں گئے' پھر وہ سجدہ میں گئے' پھر اُنہوں نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی تو اُن کی نماز میں تین رکوع اور چار سجدے ہو گئے' اُنہوں نے بتایا کہ نشانیوں کے ظہور پذیر ہونے پر اسی طرح نماز ادا کی جاتی ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ہمارے بعض اصحاب نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ اور دوسری رکعت میں سورۂ آل عمران کی تلاوت کی تھی۔

4930 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: صَلَّى حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ بِاَصْحَابِه مِثْلَ صَلَاةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْاٰيَاتِ

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مدائن میں اپنے ساتھیوں کو اُسی طرح نماز پڑھائی تھی جس طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پڑھائی تھی' یہ نشانیوں کے نمودار ہونے کے موقع پر تھی۔

4931 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، اَوْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ صَلَّى فِي الزَّلْزَلَةِ بِالْبَصْرَةِ - فَاتَّفَقَا عَلٰى اَنَّهُ رَكَعَ فِي رَكْعَتَيْنِ سِتَّ رَكَعَاتٍ، ثَلَاثٌ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ "، وَاخْتَلَفَا - فَقَالَ عَاصِمٌ: قَرَاَ مَا بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ خَالِدٌ: قَرَاَ فِي الْاُولٰى مِنْ كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْهَا ثُمَّ عَادَ بَعْدُ

* * عبداللہ بن حارث نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ بصرہ میں زلزلہ آنے پر اُنہوں نے نماز پڑھائی تو اُنہوں نے دو رکعات میں چھ مرتبہ رکوع کیا' ہر ایک رکعت میں تین مرتبہ رکوع کیا۔

(یہ الفاظ نقل کرنے میں دونوں راوی متفق ہیں' اُس کے بعد دونوں راویوں نے اختلاف کیا ہے) عاصم نامی راوی یہ کہتے ہیں کہ اُنہوں نے دو رکوع کے درمیان قرأت کی تھی' جبکہ خالد نامی راوی کہتے ہیں: اُنہوں نے ہر رکعت کے آغاز میں تلاوت کی تھی۔

4932 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هِشَامٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ حِيْنَ صَلَّى بِهِمْ قَالَ: هٰكَذَا صَلَاةُ الْاٰيَاتِ

* * عبداللہ بن حارث نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب اُنہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو یہ فرمایا: یہ نشانیوں کے ظہور کے وقت ادا کی جانے والی نماز ہے۔

4933 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بَكَّارٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِيْ اُمَيَّةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، وَفِي الْاٰخِرَةِ بِآلِ عِمْرَانَ، وَذَكَرَهُ مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

* * سعید بن جبیر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے پہلی رکعت میں

سورۂ بقرہ جبکہ دوسری رکعت میں سورۂ آل عمران کی تلاوت کی تھی۔

معمر نے بھی یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کی ہے۔

4934 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، اَنَّ طَاوُسًا، اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى عَلٰى ظَهْرِ صُفَّةِ زَمْزَمَ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ "

✵✵ سلیمان احول نے طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب سورج گرہن ہوا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے زمزم کے چبوترے پر دو رکعت ادا کیں جن میں سے ہر ایک رکعت میں چار مرتبہ رکوع کیا۔

4935 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ اَنَّهُ صَلَّى لِكُسُوفِ الشَّمْسِ، فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي حَقِّ سَجْدَةٍ، اِلَّا اَنَّهُ لَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَرَاَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ فِي الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْاُولٰى "

✵✵ سفیان ثوری نے حبیب بن ابوثابت کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے سورج گرہن کی نماز پڑھائی' اُنہوں نے تلاوت کی پھر اُس کے بعد چار مرتبہ رکوع کیا جو سجدہ کرنے سے پہلے تھا' البتہ جب وہ رکوع سے سر اُٹھاتے تھے تو تلاوت کرتے تھے اور پھر سجدہ میں جاتے تھے' پھر کھڑے ہو جاتے تھے' اُنہوں نے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا۔

4936 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ اَمَّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ لِكُسُوفِ الشَّمْسِ قَالَ: " فَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ، فَقَامَ فَقَرَاَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَامَ فَدَعَا: ثُمَّ رَكَعَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي سَجْدَةٍ يَدْعُو فِيهِنَّ بَعْدَ الرُّكُوعِ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ "، قَالَ سُفْيَانُ: وَسَمِعْتُهُمْ يَحْزِرُوْنَ قِيَامَ عَلِيٍّ فِي الْقِرَاءَةِ قَدْرَ الرُّومِ اَوْ يَاسِينَ اَوِ الْعَنْكَبُوتِ

✵✵ حنش نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے سورج گرہن کی نماز میں مسجد میں لوگوں کی امامت کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے بلند آواز میں تلاوت کی' اُنہوں نے کھڑے ہو کر تلاوت کی' پھر وہ رکوع میں گئے' پھر وہ کھڑے ہو گئے' پھر اُنہوں نے دعا کی' اُنہوں نے سجدہ کرنے سے پہلے چار مرتبہ رکوع کیا' ہر مرتبہ رکوع کرنے کے بعد وہ دعا مانگتے تھے' پھر اُنہوں نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی۔

سفیان کہتے ہیں: میں نے لوگوں کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قیام کی حالت میں تلاوت کا اندازہ لگایا کہ وہ سورۂ روم یا سورۂ یٰسین یا سورۂ عنکبوت کی تلاوت جتنا تھا۔

4937 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الصَّلَاةُ لِكُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ رَكْعَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ صَلَاتِنَا

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: سورج گرہن یا چاند گرہن کی نماز میں ہماری عام نماز کی طرح دو رکعات ادا کی جائیں گی۔

4938 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيمُ ابْنُهُ، فَقَامَ بِالنَّاسِ فَقِيلَ: لَا يَرْكَعُ وَرَكَعَ، فَقِيلَ: لَا يَرْفَعُ وَرَفَعَ، فَقِيلَ: لَا يَسْجُدُ وَسَجَدَ، فَقِيلَ: لَا يَرْفَعُ وَجَلَسَ، فَقِيلَ: لَا يَسْجُدُ وَسَجَدَ، فَقِيلَ: لَا يَرْفَعُ، ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ "

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' اُس وقت سورج گرہن ہو گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی' آپ نے لوگوں کو قیام کروایا جو اتنا طویل تھا کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ شاید آپ رکوع میں نہیں جائیں گے' لیکن آپ رکوع میں چلے گئے تو یوں محسوس ہوا کہ آپ رکوع سے سر نہیں اُٹھائیں گے' آپ نے سر اُٹھا لیا تو یوں محسوس ہوا جیسے آپ سجدہ میں نہیں جائیں گے' پھر آپ سجدہ میں چلے گئے' تو یوں محسوس ہوا کہ سجدہ سے اُٹھیں گے نہیں' پھر آپ بیٹھ گئے تو یوں محسوس ہوا کہ جیسے آپ سجدہ میں نہیں جائیں گے' پھر آپ نے سجدہ کیا تو یوں محسوس ہوا کہ جیسے اب آپ سجدہ سے سر نہیں اُٹھائیں گے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی تو سورج روشن ہو چکا تھا۔

4939 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ عَلَى الْكُوفَةِ، فَقَامَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَكُنْتُ حَيْثُ لَا اَسْمَعُ، فَحَزَرْتُ قَدْرَ سُورَةٍ مِنَ الْمِائَتَيْنِ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَرَاَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَرَكَعَ وَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ فَقَرَاَ قِرَاءَةً خَفِيفَةً، ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: سورج گرہن ہو گیا' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اُن دنوں کوفہ کے گورنر تھے' اُنہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی' میں ایسی جگہ موجود تھا جہاں مجھے اُن کی تلاوت کی آواز نہیں آ رہی تھی لیکن میں نے اندازہ لگایا کہ اُنہوں نے تقریباً دو سو آیات والی سورت کی تلاوت کی ہوگی' پھر وہ رکوع میں چلے گئے' پھر اُنہوں نے سر اُٹھایا اور تلاوت کی' پھر رکوع میں چلے گئے' پھر سورج روشن ہو گیا' وہ پھر رکوع میں گئے' پھر اُنہوں نے سجدہ کیا' پھر وہ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو اُنہوں نے اُس میں مختصر قرأت کی' پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا۔

4940 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِذَا كَسَفَ الْقَمَرُ اُصَلِّي كَمَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَسَفَتِ الشَّمْسُ قَالَ: نَعَمْ، اِلَّا اَنْ تَكُونَ صَلَاةٌ جَامِعَةٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر چاند گرہن ہو جائے تو کیا میں اُسی طرح نماز ادا کروں گا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے موقع پر ادا کی تھی؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں! البتہ نماز باجماعت ہوگی' تو حکم مختلف ہوگا۔

4941 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ

عَبَّاسٍ قَالَ: "كَسَفَ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: سُحِرَ الْقَمَرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ) (القمر: 1) اِلٰى (مُسْتَمِرٌّ) (القمر: 2)

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں چاند گرہن ہو گیا تو لوگوں نے کہا: چاند پر جادو ہو گیا ہے! تو نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''قیامت قریب آ گئی ہے اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا ہے''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''مستمر''۔

4942 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الْاٰيَةِ تَكُوْنُ بَعْدَ الْعَصْرِ؟ قَالَ: الدُّعَاءُ وَلَيْسَ فِيْهَا صَلَاةٌ بَعْدَ الْعَصْرِ، قُلْتُ: عَمَّنْ تُحَدِّثُ؟ قَالَ: كَذٰلِكَ كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسی نشانی کے بارے میں دریافت کیا جو عصر کے بعد ظہور پذیر ہوتی ہے (تو عصر کے بعد تو کوئی نماز ادا نہیں کی جا سکتی)۔ اُنہوں نے جواب دیا: دعا مانگی جائے گی کیونکہ عصر کے بعد نماز ادا نہیں کی جاتی۔ میں نے دریافت کیا: یہ آپ کس کے حوالے سے بات بیان کر رہے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: پہلے لوگ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

4943 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ، وَلٰكِنَّ رَبَّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا تَجَلّٰى لِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ خَضَعَ لَهٗ

٭٭ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: بے شک سورج اور چاند کسی کے مرنے یا زندہ ہونے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں' لیکن ہمارا پروردگار تبارک وتعالیٰ جب اپنی مخلوق میں سے کسی کے سامنے تجلّی ظاہر کرتا ہے تو وہ چیز اُس کے سامنے جھک جاتی ہے۔

4944 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا رَكَعَ رَكْعَةً وَّرَفَعَ رَاْسَهٗ اَرْسَلَ رَجُلًا يَنْظُرُ هَلْ تَجَلَّتْ

٭٭ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب بھی رکوع کرنے کے بعد سر کو اُٹھایا تو ایک شخص کو بھیجا کہ وہ اس بات کا جائزہ لے کہ کیا سورج روشن ہو چکا ہے!

بَابُ الْقُنُوْتِ

باب: قنوت کا بیان

4945 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ: مِنْ اَيْنَ اَخَذَ النَّاسُ الْقُنُوْتَ؟ وَتَعَجَّبَ، وَيَقُوْلُ: اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامًا ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: لوگوں نے قنوت کو کہاں سے حاصل کر لیا ہے؟ وہ حیرانگی کا اظہار کرتے تھے اور یہ کہتے تھے: نبی اکرم ﷺ نے تو چند دن تک قنوتِ نازلہ پڑھی تھی اور پھر اسے ترک کر دیا تھا۔

4946 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَهُمْ لَا يَقْنُتُوْنَ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو یہ حضرات قنوتِ نازلہ نہیں پڑھتے تھے۔

4947 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ: اَنَّهُمَا، قَالَا: صَلّٰى بِنَا عُمَرُ زَمَانًا لَمْ يَقْنُتْ

✵✵ علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک زمانے تک نماز پڑھائی لیکن اُنہوں نے قنوتِ نازلہ نہیں پڑھی۔

4948 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ، قَالَا: صَلَّيْنَا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ

✵✵ اسود بن یزید اور عمرو بن میمون اودی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کی تو اُنہوں نے قنوتِ نازلہ نہیں پڑھی۔

4949 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ "

✵✵ علقمہ بن قیس بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوتِ نازلہ نہیں پڑھتے تھے۔

4950 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَلَا فِي الْوِتْرِ اَيْضًا "

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صبح کی نماز میں قنوتِ نازلہ نہیں پڑھتے تھے' وہ وتر کی نماز میں بھی نہیں پڑھتے تھے۔

4951 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ فِيْهَا

✵✵ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کی تو اُنہوں نے اس میں قنوتِ نازلہ نہیں پڑھی۔

4952 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ "

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فجر کی نماز میں قنوتِ نازلہ نہیں پڑھتے تھے۔

4953 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ رَجُلٍ، سَمَّاهُ قَالَ: اَحْسَبُهُ قَالَ: سَعِيْدُ بْنُ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلَّى الْغَدَاةَ فَلَمْ يَقْنُتْ

وَقَالَ ابْنُ الْمُجَالِدِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ، قَالَا: مَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا اِذَا حَارَبَ، فَاِنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهِنَّ وَلَا قَنَتَ اَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ حَتَّى مَاتُوا، حَتَّى لَا قَنَتَ عَلِيٌّ حَتَّى حَارَبَ اَهْلَ الشَّامِ، فَكَانَ يَقْنُتُ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهِنَّ، وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَقْنُتُ اَيْضًا فَيَدْعُو كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ

✽✽ حصین نے ایک شخص کے حوالے سے جن کا نام میرے خیال میں سعید بن عبدالرحمٰن ہے' اُن کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے صبح کی نماز ادا کی تو اُنہوں نے قنوت نازلہ نہیں پڑھی۔

علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی نماز میں قنوتِ نازلہ نہیں پڑھی' ماسوائے اُس صورت میں جب آپ کسی جنگ میں حصہ لیتے تھے' اُس موقع پر آپ تمام نمازوں میں قنوتِ نازلہ پڑھتے تھے۔

اسی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے انتقال تک قنوتِ نازلہ نہیں پڑھی' یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی قنوتِ نازلہ نہیں پڑھی' لیکن جب اُنہوں نے اہلِ شام کے ساتھ جنگ کی' تو وہ تمام نمازوں میں قنوتِ نازلہ پڑھتے تھے' اسی طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی قنوتِ نازلہ پڑھتے تھے' ان دونوں میں سے ہر ایک' دوسرے فریق کے خلاف دعا کرتا تھا۔

4954 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ، فَقَالَ: مَا شَعَرْتُ اَنَّ اَحَدًا يَفْعَلُهُ

✽✽ ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فجر کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص ایسا کرتا ہوگا۔

4955 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ قَالَ: سَاَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ: هَلْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ؟ قَالَ: لَا، اِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ اَحْدَثَهُ النَّاسُ بَعْدُ

✽✽ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ سے سوال کیا: کیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ ایک ایسی چیز ہے جسے لوگوں نے بعد میں ایجاد کیا ہے۔

4956 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ عُمَرُ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ

✽✽ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوتِ نازلہ نہیں پڑھتے تھے۔

4957 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بِالْخَيْفِ يَقُولَانِ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَفِي الْوِتْرِ

بِاللَّيْلِ: اللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِی فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِی فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِی فِيمَا اَعْطَيْتَ، وَقِنِی شَرَّ مَا قَضَيْتَ، اِنَّكَ تَقْضِی وَلَا يُقْضٰی عَلَيْكَ، وَاِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اور حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ کو خیف میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں اور رات کے وقت وتر کی نماز میں ان کلمات کے ذریعہ دعائے قنوت پڑھتے تھے:

''اے اللہ! جنہیں تُو نے ہدایت دی ہے اُن میں مجھے بھی ہدایت دے اور جنہیں تُو نے عافیت عطا کی ہے اُن میں مجھے بھی عافیت عطا کر' جن کا تُو والی بنا ہے اُن میں میرا بھی والی بن جا' جو کچھ تُو نے مجھے عطا کیا ہے اُس میں میرے لیے برکت رکھ دے اور تُو نے جو فیصلہ دیا ہے اُس کے شر سے مجھے بچالے' بے شک تُو فیصلہ دیتا ہے' تیرے خلاف فیصلہ نہیں دیا جاسکتا' جس کا تُو نگران ہو' وہ ذلت حاصل نہیں کرتا' اے ہمارے پروردگار! تُو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے''۔

4958 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ فَقَنَتَ قَبْلَ الرَّكْعَةِ

** نسیر بن ذعلوق بیان کرتے ہیں: میں نے ربیع بن خثیم کے پیچھے نماز ادا کی تو اُنہوں نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔

4959 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، صَلَّى الصُّبْحَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ قَنَتَ، ثُمَّ كَبَّرَ حِيْنَ يَرْكَعُ

** طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز ادا کی' جب وہ قرأت کر کے فارغ ہوئے تو اُنہوں نے دعائے قنوت پڑھی' پھر جب وہ رکوع میں جانے لگے تو اُنہوں نے تکبیر کہی۔

4960 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا، كَبَّرَ حِيْنَ قَنَتَ فِی الْفَجْرِ ثُمَّ كَبَّرَ حِيْنَ يَرْكَعُ

** ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ جب فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے لگتے تھے تو پہلے تکبیر کہتے تھے' پھر جب وہ رکوع میں جانے لگتے تھے تو پھر تکبیر کہتے تھے۔

4961 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ اَبِی الْجَهْمِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّهُ قَنَتَ فِی الْفَجْرِ فَكَبَّرَ حِيْنَ فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ، ثُمَّ كَبَّرَ حِيْنَ فَرَغَ مِنَ الْقُنُوتِ "

** ابوجہم حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی اُس وقت جب وہ قرأت کر کے فارغ ہوئے تو اُنہوں نے تکبیر کہی' پھر اُنہوں نے اُس وقت تکبیر کہی جب وہ دعائے قنوت پڑھ کر

فارغ ہوئے۔

4962 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِی جَعْفَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی صَلَاةِ الْفَجْرِ وَاَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ بَعْدَ الرُّكُوعِ، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ قَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ لِاَنْ يُدْرِكَ النَّاسُ الرَّكْعَةَ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی ہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو وہ رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھنے لگے تاکہ لوگ رکعت میں شریک ہوجائیں۔

4963 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِی جَعْفَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الصُّبْحِ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلٰی اَحْيَاءٍ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ، وَكَانَ قُنُوتُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَبَعْدَهُ قَبْلَ الرُّكُوعِ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز میں رکوع کے بعد قنوتِ نازلہ پڑھی جس میں آپ نے عربوں کے بعض قبائل کے خلاف دعائے ضرر کی اس موقع سے پہلے یا اس کے بعد آپ ﷺ کی دعائے قنوت رکوع سے پہلے ہوتی تھی۔

4964 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِی جَعْفَرٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِی الْفَجْرِ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْيَا

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مسلسل فجر کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے۔

4965 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، قَالَ حَدَّثَنِی حَنْظَلَةُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا يَقُولُ: قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْفَجْرِ بَعْدَ الرُّكُوعِ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز میں رکوع کے بعد قنوتِ نازلہ پڑھتے تھے۔

4966 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِی جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَقْنُتُونَ قَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں حمید نے یہ بات نقل کی ہے: میں نے ان سے دریافت کیا: آپ لوگ دعائے قنوت کب پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: دونوں طرح پڑھ لیتے تھے رکوع سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی۔

4967 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِی صَلَاةِ الْغَدَاةِ"

✵✵ علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوتِ نازلہ نہیں پڑھتے تھے۔

4968 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فَقَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِينُكَ، وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِي عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ. اللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَاِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ، وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخَافُ عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِيْنَ مُلْحَقٌ، اللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ، وَاَلْقِ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ، وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَاَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ، اللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ اَهْلَ الْكِتَابِ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ، وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُونَ اَوْلِيَاءَكَ. اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ، وَاجْعَلْ فِي قُلُوبِهِمُ الْاِيمَانَ وَالْحِكْمَةَ، وَثَبِّتْهُمْ عَلٰى مِلَّةِ نَبِيِّكَ، وَاَوْزِعْهُمْ اَنْ يُوفُوا بِالْعَهْدِ الَّذِي عَاهَدْتَهُمْ عَلَيْهِ، وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ، اِلٰهَ الْحَقِّ، وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَلَوْ كُنْتُ اِمَامًا قُلْتُ هٰذَا الْقَوْلَ، ثُمَّ قُلْتُ: اللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيمَنْ هَدَيْتَ

✵✵ ابورافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی تو اُنہوں نے رکوع کے بعد قنوتِ نازلہ پڑھی' میں نے اُنہیں یہ پڑھتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں' تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں' ہم تیری تعریف کرتے ہیں' ہم تیرا کفر نہیں کرتے' ہم تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور جو شخص تیری نافرمانی کرتا ہے اُس سے لاتعلق ہو جاتے ہیں اور اُسے چھوڑ دیتے ہیں' اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں' تیرے ہی لیے نماز ادا کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں' تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری رحمت کے اُمیدوار ہیں' تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں' بے شک تیرا عذاب کافروں تک پہنچ جائے گا' اے اللہ! کافروں کو عذاب دے! اُن کے دلوں میں رعب ڈال دے' اُن کی بات کے درمیان اختلاف پیدا کر دے' اُن پر اپنی سزا اور اپنا عذاب نازل کر دے' اے اللہ! کافروں کو عذاب دے یعنی اہلِ کتاب کو جو تیرے راستے سے روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھوٹا قرار دیتے ہیں' تیرے دوستوں کے ساتھ جنگ کرتے ہیں' اے اللہ! تو مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں' مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی مغفرت کر دے' اُن کے اندر بہتری ڈال دے' اُن کے دلوں میں اُلفت پیدا کر دے' اُن کے دلوں میں ایمان اور حکمت رکھ دے' اُنہیں اپنے نبی کے دین پر ثابت قدم رکھ اور اُنہیں یہ چیز عطا کر دے کہ وہ اُس عہد کو پورا کرے جو عہد تُو نے اُن سے لیا ہے اور تُو اپنے اور اُن کے دشمنوں کے خلاف اُن کی مدد فرما اور ہمیں اُن میں شامل کر دے''۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: اگر میں امام ہوں تو پہلے یہ کلمات پڑھوں گا' پھر یہ دعا مانگوں گا:

''اے اللہ! تو مجھے اُن لوگوں میں ہدایت عطا کر دے جنہیں تُو نے ہدایت عطا کی ہے''۔

4969 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ، يَاْثِرُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي الْقُنُوتِ: اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ، وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ كَفَرَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُونَ اَوْلِيَاءَكَ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ، وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ الَّذِي لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِينُكَ، وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِي عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ، وَنَخَافُ عَذَابَكَ، اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحَقٌ قَالَ. وَسَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ الْقُنُوتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنَ الصُّبْحِ، وَذُكِرَ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّهُمَا سُورَتَانِ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِي مُصْحَفِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَاَنَّهُ يُوتِرُ بِهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ، وَذُكِرَ اَنَّهُ يَجْهَرُ بِالْقُنُوتِ فِي الصُّبْحِ، قُلْتُ: فَاِنَّكَ تَكْرَهُ الْاِسْتِغْفَارَ فِي الْمَكْتُوبَةِ فَهٰذَا عُمَرُ قَدِ اسْتَغْفَرَ قَالَ: قَدْ فَرَغَ، هُوَ فِي الدُّعَاءِ فِي آخِرِهَا

٭٭ عبید بن عمیر' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ دعائے قنوت میں یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں' مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی مغفرت کر دے' اُن کے دلوں کے اندر اُلفت قائم کر دے' اُن کے درمیان صلح رکھ دے' اپنے اور اُن کے دشمنوں کے خلاف اُن کی مدد کر' اے اللہ! اہلِ کتاب کافروں پر لعنت کر دے جنہوں نے تیرے رسولوں کو جھوٹا قرار دیا اور تیرے دوستوں کے ساتھ جنگ کی' اے اللہ! اُن کے کلمہ کے درمیان اختلاف پیدا کر دے' اُن کے قدموں کو لڑکھڑا دے' اُن پر اپنا وہ عذاب نازل کر جسے تُو مجرم قوم سے لوٹاتا نہیں ہے' اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے! اے اللہ! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں' تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں' تیری تعریف کرتے ہیں' تیرا کفر نہیں کرتے ہیں' جو تیری نافرمانی کرتا ہے اُس سے لاتعلق ہو جاتے ہیں اور ہم اُسے چھوڑ دیتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے! اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں' تیرے ہی لیے نماز ادا کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں' تیری ہی طرف دوڑ کر آتے ہیں اور تیری فرمانبرداری کرتے ہیں' تیری رحمت کی اُمید رکھتے ہیں' تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں' بے شک تیرا عذاب کافروں تک پہنچ جائے گا''۔

عبید بن عمیر فرماتے ہیں: دعائے قنوت صبح کی نماز کے آخری رکوع سے پہلے پڑھی جائے گی۔ یہ بات بھی ذکر کی گئی ہے کہ اُن تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مصحف میں یہ دونوں دعائیں قرآن کی دو سورتیں تھیں اور وہ ہر رات میں وتر کی نماز میں ان دونوں کو پڑھا کرتے تھے۔ اور یہ بات بھی ذکر کی گئی ہے کہ صبح کی نماز میں دعائے قنوت کو بلند آواز میں پڑھا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا: آپ فرض نماز میں دعائے مغفرت کرنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو دعائے مغفرت کر رہے ہیں۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ فارغ ہو چکے ہوتے تھے' وہ آخر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

4970 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ

كَعْبٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِينُكَ، وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِي عَلَيْكَ فَلَا نَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ، اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَاِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ، نَخْشَى عَذَابَكَ، وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ، اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحَقٌ

✽✽ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ (دعائے قنوت میں) یہ پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں' تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں' تیری تعریف کرتے ہیں' تیرا انکارنہیں کرتے ہیں' جو تیری نافرمانی کرتا ہے اُس سے لاتعلق ہو جاتے ہیں اور اُسے ترک کر دیتے ہیں' اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں' تیرے لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں' تیری ہی طرف آتے ہیں اور تیری فرمانبرداری کرتے ہیں' تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں اور تیری رحمت کی اُمید رکھتے ہیں' بے شک تیرا عذاب کفار تک پہنچ جائے گا''۔

4971 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُبَارَكٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ قَدْرَ مِائَةِ آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ "

✽✽ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوتِ نازلہ اتنی پڑھتے تھے جو قرآن کی ایک سو آیات جتنی ہوتی تھی۔

4972 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ بِسُورَتَيْنِ "

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں دو سورتوں جتنی قنوتِ نازلہ پڑھتے تھے۔

4973 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ: صَلَّى بِنَا ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَاةَ الْغَدَاةِ فِي اِمَارَتِهِ عَلَى الْبَصْرَةِ، فَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ

✽✽ ابورجاء عطاردی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ کے عہدِ گورنری میں ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو انہوں نے رکوع سے پہلے قنوتِ نازلہ پڑھی۔

4974 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبِيبٍ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ قَبْلَ الرُّكُوعِ، وَفِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ " قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عَوْفٌ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ

✽✽ عبداللہ بن حبیب بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں رکوع سے پہلے قنوتِ نازلہ پڑھتے تھے اور وتر کی نماز میں بھی رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: عوف نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رکوع سے پہلے قنوت نازلہ پڑھتے تھے۔

4975 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ

٭٭ عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور مغرب کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

4976 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيٰى، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ اَنَّ عَلِيًّا، قَنَتَ فِي الْمَغْرِبِ فَدَعَا عَلٰى نَاسٍ وَّعَلٰى اَشْيَاعِهِمْ، وَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ

٭٭ عبداللہ بن معقل بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے وہ کچھ لوگوں اور اُن کے ساتھیوں کے خلاف دعائے ضرر کرتے تھے وہ رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

4977 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ قَالَ: رَاَيْتُ الْحَسَنَ لَقِيَ اَبَا رَافِعٍ الصَّائِغَ، فَقَالَ: اِنِّيْ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ الْحَسَنُ: اَلْقُنُوْتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ، فَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ: لَا بَعْدَ الرُّكُوْعِ، فَعَلْنَا مَعَ عُمَرَ، فَقَالَ الْحَسَنُ: كَمْ؟ قَالَ: شَهْرَيْنِ، قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ: بَلْ سَنَتَيْنِ قَالَ: وَاَشَارَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بِاِصْبَعِهٖ يَعْنِيْ فِي الصُّبْحِ"

٭٭ عبدالکریم بن ابومخارق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت حسن کو دیکھا کہ اُن کی ملاقات ابورافع صائغ سے ہوئی تو انہوں نے کہا: میں ان دونوں کے درمیان ہوں! تو حسن نے کہا: قنوت رکوع سے پہلے پڑھی جائے گی۔ ابورافع نے کہا:

4978 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ الْكَاهِلِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْنُتُ بِهَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ فِي الْفَجْرِ، غَيْرَ اَنَّهٗ يُقَدِّمُ الْاٰخِرَةَ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ، وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ، نَرْجُوْ رَحْمَتَكَ، وَنَخَافُ عَذَابَكَ، اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِيْنَ مُلْحَقٌ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ، وَنَسْتَهْدِيْكَ، وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ، وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ"

قَالَ الْحَكَمُ: وَاَخْبَرَنِيْ طَاوُسٌ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: قَنَتَ عُمَرُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ بِهَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ، اِلَّا اَنَّهٗ قَدَّمَ الَّتِيْ اَخَّرَ عَلِيٌّ، وَاَخَّرَ الَّتِيْ قَدَّمَ عَلِيٌّ، وَالْقَوْلُ سَوَاءٌ

٭٭ عبدالرحمٰن بن اسود کاہلی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں یہ دو سورتیں تلاوت کیا کرتے ہیں' تاہم یہ ہے کہ وہ دوسرے والی کو پہلے پڑھتے تھے پھر وہ یہ دعا پڑھتے تھے:

"اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں' تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں' تیری ہی طرف آتے ہیں اور تیری فرمانبرداری کرتے ہیں' ہم تیری رحمت کی امید رکھتے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں' بیشک تیرا عذاب

کافروں تک پہنچ جائے گا' اے اللہ! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے اور ہم تجھ سے ہدایت مانگتے ہیں اور ہر طرح کی بھلائی کے حوالے سے تیری تعریف کرتے ہیں' ہم تیرا شکر کرتے ہیں' ہم تیری ناشکری نہیں کرتے' ہم تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور جو تیری نافرمانی کرے ہم اس سے الگ ہو جاتے ہیں''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ رکوع سے پہلے ان دو سورتوں کی تلاوت کرتے تھے' البتہ وہ اسے پہلے پڑھتے تھے جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ بعد میں پڑھتے تھے اور اسے بعد میں پڑھتے تھے' جسے حضرت علی رضی اللہ عنہ پہلے پڑھتے تھے۔ الفاظ ایک سے ہیں۔

4979 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْمُخَارِقِ قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ: قَنَتَ عُمَرُ قَالَ: فَاَخْبَرَنِيْ اَصْحَابُنَا عَنِ الْمُخَارِقِ، عَنْ طَارِقٍ اَنَّهُ كَبَّرَ حِيْنَ قَنَتَ، يَقُوْلُ حِيْنَ فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ كَبَّرَ حِيْنَ خَرَّ

✵✵ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دعائے قنوت پڑھی۔

طارق نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ جب اُنہوں نے دعائے قنوت پڑھی تو پہلے تکبیر کہی' پھر جب وہ تلاوت سے فارغ ہوئے تو اُنہوں نے اُس وقت تکبیر کہی اور جب وہ (رکوع میں جانے کے لیے) جھکے تو اُس وقت تکبیر کہی۔

4980 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ، وَاَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَا: " صَلَّيْنَا خَلْفَ عُمَرَ الْفَجْرَ فَقَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ، قَالَ اَحَدُهُمَا: رَفَعَ يَدَهُ "، وَقَالَ الْاٰخَرُ: لَمْ يَرْفَعْ يَدَهُ

✵✵ ابورافع اور ابوقتادہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز ادا کی تو اُنہوں نے رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی۔ اُن میں سے ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ بلند کیے تھے' جبکہ دوسرے صاحب نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ نہیں اُٹھائے تھے۔

4981 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، اَوْ غَيْرِهٖ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَمَا يَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَيَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَلْعَنُ الْكَافِرِيْنَ "، وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ

✵✵ ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ ظہر کی نماز' عشاء کی نماز اور صبح کی نماز کی آخری رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ پڑھنے کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے' جس میں وہ اہلِ ایمان کے لیے دعا کرتے تھے اور کافروں پر لعنت کرتے تھے۔ وہ یہ بات ذکر کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

4982 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ يَقُوْلُ: اَلْقُنُوْتُ فِي الْوِتْرِ وَالصُّبْحِ: اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ، وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ، وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ

يَفْجُرُكَ، اللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ، وَنَخْشَى عَذَابَكَ الْجِدَّ، إِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحَقٌ، اللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ وَالْمُشْرِكِينَ، وَأَلْقِ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ، وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَأَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ، اللّٰهُمَّ عَذِّبْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، اللّٰهُمَّ أَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ، وَاجْعَلْ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَالْحِكْمَةَ، وَأَوْزِعْهُمْ أَنْ يَشْكُرُوا نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ، وَأَنْ يُوفُوا بِعَهْدِكَ الَّذِي عَاهَدْتَهُمْ عَلَيْهِ، وَتَوَفَّهُمْ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِكَ، وَانْصُرْهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ إِلٰهَ الْحَقِّ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ

كَانَ يَقُولُ هٰذَا، ثُمَّ يَخِرُّ سَاجِدًا، وَكَانَ لَا يَزِيدُ عَلَى هٰذَا شَيْئًا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ بَعْضُ مَنْ يَسْأَلُهُ يَقُولُ: يَا أَبَا سَعِيدٍ أَيَزِيدُ عَلَى هٰذَا شَيْئًا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالدُّعَاءِ، وَالتَّسْبِيحِ، وَالتَّكْبِيرِ، فَيَقُولُ: "لَا أَنْهَاكُمْ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِيدُونَ عَلَى هٰذَا شَيْئًا، وَيَغْضَبُ إِذَا أَرَادُوهُ عَلَى الزِّيَادَةِ

* * حسن بصری فرماتے ہیں: وتر اور صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں' تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں' تیری تعریف ہر بھلائی کے حوالے سے کرتے ہیں' ہم تیرا انکار نہیں کرتے ہیں' ہم تجھ پر ایمان رکھتے ہیں' جو تیری نافرمانی کرتا ہے ہم اُس سے لاتعلق ہو جاتے ہیں اور اُسے چھوڑ دیتے ہیں' اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں' تیرے ہی لیے نماز ادا کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں' تیری ہی طرف آتے ہیں' تیری فرمانبرداری کرتے ہیں' تیری رحمت کی اُمید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں' بے شک تیرا زبردست عذاب کافروں تک پہنچ جائے گا' اے اللہ! کافروں اور مشرکین کو عذاب دے اور اُن کے دلوں میں رعب ڈال دے اور اُن کے اتفاق کے درمیان اختلاف پیدا کر دے' اُن پر اپنی سزا اور اپنا عذاب نازل کر دے' اے اللہ! اہلِ کتاب کافروں پر عذاب نازل کر دے جو تیرے راستے سے روکتے ہیں' تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں' اے اللہ! مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں' مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی مغفرت کر دے' اے اللہ! اُن کے درمیان اتفاق پیدا کر دے' اُن کے دلوں میں اُلفت پیدا کر دے' اُن کے دلوں میں ایمان اور حکمت کو رکھ دے اور اُنہیں اس بات کی توفیق عطا فرما کہ وہ تیری نعمت کا شکر ادا کریں جو نعمت تو نے ان پر کی ہے' اور وہ اُس عہد کو پورا کریں جو عہد تو نے اُن سے لیا ہے اور تو اُنہیں اپنے رسول کے دین پر موت دینا اور اپنے اور اُن کے دشمنوں کے خلاف اُن کی مدد کرنا' اے حقیقی معبود! تو ہمیں اُن میں شامل رکھنا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا پڑھنے کے بعد سجدہ میں چلے جاتے تھے' وہ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں پڑھتے تھے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: کسی شخص نے اُن سے یہ سوال کیا: اے ابوسعید! کیا ان کلمات میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کا اضافہ کیا جاسکتا ہے یا کوئی اوردعا کی جاسکتی ہے یا سبحان اللہ پڑھی جاسکتی ہے یا اللہ اکبر پڑھا جاسکتا ہے؟ تو حسن بصری نے جواب دیا: میں تم لوگوں کو اس سے منع نہیں کرتا لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے سنا ہے کہ وہ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں پڑھتے تھے اور جو شخص زیادہ پڑھنے کا ارادہ کرتا تھا اُس پر ناراضگی کا اظہار کرتے تھے۔

4983 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: " اِنَّمَا الْقُنُوتُ طَاعَةٌ لِلّٰهِ وَكَانَ يَقْنُتُ بِاَرْبَعِ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ (اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ) هٰذِهِ الْاٰيَةَ (اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) (البقرة: 255) وَهٰذِهِ الْاٰيَةَ (لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ) حَتّٰى يَخْتِمَ الْبَقَرَةَ، ثُمَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ثُمَّ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ، نَخْشٰى عَذَابَكَ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ، اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِينَ مُلْحَقٌ، اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِينُكَ: وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِي عَلَيْكَ فَلَا نَكْفُرُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَكْفُرُكَ، وَذَكَرُوا اَنَّهَا سُورَتَانِ مِنَ الْبَقَرَةِ، وَاَنَّ مَوْضِعَهُمَا بَعْدَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ " قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ يَقُولُهُمَا اَبِي فِي الصُّبْحِ، وَكَانَ لَا يَجْهَرُ بِهِ، وَكَانَ يَقُولُ هُوَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، فَيَقُولُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْعِشَاءِ، وَيَقُولُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى مِنَ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ مَا فِي الْبَقَرَةِ، وَيَقُولُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ مَا سِوٰى ذٰلِكَ، وَكَذٰلِكَ فِي الْعَصْرِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، وَكَانَ يُوتِرُ، وَكَانَ يَجْعَلُ الْقِرَاءَةَ فِي الْوِتْرِ

✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''قنوت اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا نام ہے وہ چار آیات کے ذریعہ دعائے قنوت پڑھتے تھے جو سورۂ بقرہ کے آغاز کی آیات ہیں پھر یہ آیت پڑھتے تھے:

''بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں''۔

یہ آیت پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ زندہ اور قیوم ہے''۔

وہ یہ آیت پڑھتے تھے:

''آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے''۔

سے سورۂ بقرہ کے اختتام تک پڑھتے تھے پھر وہ سورۂ اخلاص کی پھر سورۂ فلق کی پھر سورۂ ناس کی تلاوت کرتے تھے۔

پھر یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز ادا کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف

آتے ہیں' تیری فرمانبرداری کرتے ہیں' تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں' تیری رحمت کی اُمید رکھتے ہیں' بے شک تیرا عذاب کافروں تک پہنچ جائے گا' اے اللہ! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں' تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں' تیری تعریف کرتے ہیں' تیرا کفر نہیں کرتے ہیں' تجھ پر ایمان رکھتے ہیں' جو تیرا کفر کرتا ہے اُس سے لاتعلق ہوتے ہیں اور اُسے چھوڑ دیتے ہیں''۔

لوگوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ یہ دونوں سورۂ بقرہ سے تعلق رکھنے والی سورتیں ہیں اور ان دونوں کا مقام سورۂ اخلاص کے بعد ہے۔

طاؤس کے صاحبزادے یہ بات بیان کرتے ہیں کہ میرے والد صبح کی نماز میں ان دونوں کو پڑھا کرتے تھے' وہ بلند آواز میں انہیں نہیں پڑھتے تھے' وہ ظہر' عصر اور عشاء کی نماز میں انہیں پڑھتے تھے' وہ ظہر' عصر اور عشاء کی آخری دو رکعت میں انہیں پڑھتے تھے اور وہ ظہر کی دو میں سے پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ کی آخری آیات پڑھتے تھے اور ظہر کی آخری دو رکعت میں سے دوسری رکعت میں اس کے علاوہ کی تلاوت کرتے تھے۔ اسی طرح عصر اور عشاء کی نماز میں کرتے تھے پھر وہ وتر ادا کرتے تھے اور وہ وتر کی نماز میں تلاوت کرتے تھے۔

4984 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ بُرَیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ، عَنْ اَبِی الْحَوْرَاءِ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: مِثْلَ مَنْ كُنْتَ يَوْمَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَعْقِلُ عَنْهُ؟ قَالَ: عَقَلْتُ اَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ يَوْمًا فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ، فَقَالَ: دَعْ مَا يَرِيبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيبُكَ، فَاِنَّ الشَّرَّ رِيبَةٌ، وَاِنَّ الْخَيْرَ طُمَانِينَةٌ، وَعَقَلْتُ مِنْهُ اَنِّي مَرَرْتُ يَوْمًا بَيْنَ يَدَيْهِ فِي جُرْنٍ مِنْ جُرْنِ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَاَخَذْتُ تَمْرَةً وَطَرَحْتُهَا فِي فِيَّ، فَاَخَذَ بِقَفَايَ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي فِيَّ فَانْتَزَعَهَا بَلُعَابِهَا، ثُمَّ طَرَحَهَا فِي الْجُرْنِ، فَقَالَ اَصْحَابُهُ: لَوْ تَرَكْتَ الْغُلَامَ فَاَكَلَهَا، فَقَالَ: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَعَلَّمَنِي كَلِمَاتٍ اَدْعُو بِهِنَّ فِي آخِرِ الْقُنُوتِ: اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا اَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، اِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ، وَاِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ قَالَ اَبُو الْحَوْرَاءِ: فَدَخَلْتُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَحَدَّثْتُهُ بِهَا عَنِ الْحَسَنِ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ: اِنَّهُنَّ كَلِمَاتٌ عُلِّمْنَاهُنَّ نَدْعُو بِهِنَّ فِي الْقُنُوتِ، ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الدُّعَاءَ مِثْلَ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ

✵✵ ابوحوراء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: جس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اُس وقت آپ کی جتنی عمر تھی اُس حوالے سے تو آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات یاد نہیں ہوگی۔ تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے یہ بات یاد ہے کہ ایک شخص ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُس چیز کو چھوڑ دو جو تمہیں شک میں مبتلا کرتی ہے اور اُس چیز کو اختیار کرلو جو تمہیں شک میں مبتلا نہیں کرتی ہے' کیونکہ بُرائی تمہیں شک میں مبتلا کرے گی اور بھلائی اطمینان کا نام ہے۔ (حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے یہ بھی

بتایا:) مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات بھی یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے آگے سے گزرا تو نبی اکرم ﷺ کے آگے صدقہ کی کھجوریں پڑی ہوئی تھیں' میں نے اُن میں سے ایک کھجور پکڑی اور اپنے منہ میں ڈال لی تو نبی اکرم ﷺ میرے منہ کو پکڑا اور اپنا ہاتھ میرے منہ میں ڈالا اور میرے منہ میں سے اُس کھجور کو نکال کر پھر واپس اُس میں ڈال دیا۔ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: اگر آپ اس بچے کو یہ کھانے دیتے تو یہ مناسب ہوتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آلِ محمد کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے کچھ کلمات کی تعلیم دی تھی جنہیں میں قنوت کے آخر میں پڑھتا ہوں (وہ کلمات یہ ہیں:)

''اے اللہ! جنہیں تُو نے ہدایت نصیب کی ہے اُن میں ہمیں بھی ہدایت نصیب کر' جنہیں تُو نے عافیت عطا کی ہے اُن میں ہمیں بھی عافیت عطا کر' جن کا تُو نگران بنا ہے اُن میں ہمارا بھی نگران بن جا' تُو نے جو کچھ عطا کیا ہے اُس میں میرے لیے برکت رکھ دے اور جو تُو نے فیصلہ دیا ہے اُس کے شر سے مجھے بچا لے' بے شک تُو فیصلہ دیتا ہے' تیرے خلاف فیصلہ نہیں دیا جاتا' جس کا تُو ولی وارث ہو وہ رسوا نہیں ہوتا' اے ہمارے پروردگار! تُو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے''۔

ابوحوراء بیان کرتے ہیں: میں امام باقر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ اُس وقت محصور ہو چکے تھے' میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُنہیں یہ حدیث بیان کی تو امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہ کلمات ہیں جن کی تعلیم ہمیں دی گئی ہے اور ہم دعائے قنوت میں انہیں پڑھتے ہیں' پھر اُنہوں نے یہی دعا ذکر کی جس طرح حسن بن عمارہ نے یہ دعا ذکر کی ہے۔

4985 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ اَنْ يَقُوْلَ فِي الْقُنُوْتِ

** حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں یہ تعلیم دی تھی کہ دعائے قنوت میں یہ کلمات پڑھیں۔

4986 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ عُمَرَ، قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ، وَاَنَّ عُثْمَانَ قَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ؛ لِاَنْ يُدْرِكَ النَّاسُ الرَّكْعَةَ "

** حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے تاکہ زیادہ لوگ اُس رکعت میں شریک ہو جائیں۔

4987 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ فَاتَتْهُ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةٌ فَصَلَّى مَعَ الْاِمَامِ رَكْعَةً وَّقَنَتَ مَعَهُ قَالَ: فَاِذَا قَضَى الرَّكْعَةَ الْاٰخِرَةَ قَنَتَ اَيْضًا، قَالَ مَعْمَرٌ وَقَالَ قَتَادَةُ: لَا يَقْنُتُ، قَالَ مَعْمَرٌ: اِنْ قَنَتَ فَحَسَنٌ، وَاِنْ لَمْ يَقْنُتْ فَلَا بَاْسَ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جس کی صبح کی نماز کی ایک رکعت رہ جاتی ہے اور وہ امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کر لیتا ہے اور اُس کے ساتھ دعائے قنوت پڑھ لیتا ہے۔ تو حسن بصری فرماتے ہیں: جب وہ دوسری رکعت کی قضاء کرے گا تو پھر دعائے قنوت پڑھے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ دوبارہ دعائے قنوت نہیں پڑھے گا۔ معمر کہتے ہیں: اگر وہ پڑھ لے گا تو اچھی بات ہے اگر نہیں پڑھے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4988 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عُبَيْدَةَ فَقَنَتَ فِي الْفَجْرِ قَبْلَ الرَّكْعَةِ

٭٭ نعمان بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے عبیدہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو اُنہوں نے فجر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔

4989 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: يَقُولُ آخَرُونَ فِي الْقُنُوتِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، اللّٰهُمَّ لَكَ نُصَلِّي وَلَكَ نَسْجُدُ، وَإِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ، وَنَخَافُ عَذَابَكَ الْجِدَّ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِينَ مُلْحَقٌ، اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ، وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِي عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ، اللّٰهُمَّ أَسْلَمْنَا نُفُوسَنَا إِلَيْكَ، وَصَلَّيْنَا وُجُوهَنَا إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْنَا ظُهُورَنَا إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ، وَاجْعَلْ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَالْحِكْمَةَ، وَأَوْزِعْهُمْ أَنْ يُوفُوا بِعَهْدِكَ الَّذِي عَاهَدْتَهُمْ عَلَيْهِ، وَتَوَفَّهُمْ عَلَى مِلَّةِ نَبِيِّكَ، وَانْصُرْهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ، إِلٰهَ الْحَقِّ، اللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ، وَأَلْقِ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَأَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ، اللّٰهُمَّ عَذِّبْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ، وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: دوسرے لوگوں نے دعائے قنوت کے یہ کلمات نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے! اے اللہ! ہم تیرے ہی لیے نماز ادا کرتے ہیں اور تیرے لیے سجدہ کرتے ہیں' تیری ہی عبادت کرتے ہیں' تیرے ہی لیے نماز ادا کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں' تیری ہی طرف دوڑ کر آتے ہیں' تیری فرمانبرداری کرتے ہیں' تیری رحمت کی اُمید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں تک پہنچ جائے گا' اے اللہ! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں' تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں' تیری تعریف کرتے ہیں' تیرا کفر نہیں کرتے ہیں' تجھ پر ایمان رکھتے ہیں' جو شخص تیری نافرمانی کرتا ہے اُس سے لاتعلق ہو جاتے ہیں اور اُسے چھوڑ دیتے ہیں' اے اللہ! تو ہماری جانوں کو اپنی طرف

سے سلامتی عطا فرما اور ہمارے چہروں کو اپنی طرف پھیر دے' ہماری پشتوں کو اپنی طرف سے پناہ نصیب فرما' جو تیری بارگاہ میں رغبت رکھتے ہوئے اور تیری بارگاہ سے ڈرتے ہوئے ہو' تیرے مقابلہ میں تیرے علاوہ اور کوئی جائے پناہ اور جائے نجات نہیں ہے' میں تیری اُس کتاب پر ایمان لایا' جسے تُو نے نازل کیا ہے اور تیرے اُس رسول پر ایمان لایا جسے تُو نے مبعوث کیا ہے' اے اللہ! مؤمن مردوں مؤمن عورتوں' مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی مغفرت کر دے' اُن کے درمیان اتفاق پیدا کر دے' اُن کے دلوں میں اُلفت پیدا کر دے' اُن کے دلوں میں ایمان اور حکمت رکھ دے' اُنہیں اس بات کی توفیق نصیب فرما کہ وہ اُس عہد کو پورا کریں جو عہد تُو نے اُن سے لیا تھا اور اُنہیں اپنے نبی کے دین پر موت نصیب کرنا اور تُو اپنے اور اُن کے دشمنوں کے خلاف اُن کی مدد کرنا' اے حقیقی معبود! اے اللہ! تُو کافروں کو عذاب دے اور اُن کے دلوں میں رعب ڈال دے اور اُن کے اتفاق کے درمیان اختلاف پیدا کر دے' اُن پر اپنی سزا اور اپنا عذاب نازل کر دے' اے اللہ! اہلِ کتاب کافروں پر عذاب نازل کر جنہوں نے تیرے رسولوں کو جھوٹا قرار دیا' وہ تیرے راستے سے روکتے ہیں' اے اللہ! تُو ہماری مغفرت فرما دے' ہم پر رحم فرما دے اور ہم سے راضی ہو جا''۔

4990 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، قَنَتَ فِي الْوِتْرِ بَعْدَ الرُّكُوعِ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ وتر میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

4991 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنِ النَّخَعِيِّ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقْنُتُ السَّنَةَ كُلَّهَا فِي الْوِتْرِ "

✵✵ نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پورا سال وتر میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

4992 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرَّكْعَةِ

✵✵ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

4993 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْقُنُوتُ فِي الْوِتْرِ مِنَ السَّنَةِ كُلِّهَا قَبْلَ الرَّكْعَةِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پورا سال وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی جائے گی۔

4994 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، اَنَّ الْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِيْنَ كَانَا يَقْنُتَانِ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرَّكْعَةِ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: يُكَبِّرُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ اَيْضًا اِذَا خَرَّ، وَبِهِ نَاْخُذُ

٭٭ ہشام نقل کرتے ہیں: حسن بصری اور ابن سیرین وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔
امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: جب آدمی رکوع سے سر اُٹھائے گا تو تکبیر کہے گا' پھر جب وہ جھکے گا تو دوبارہ تکبیر کہے گا' ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

4995 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا قُنُوتَ فِي السَّنَةِ كُلِّهَا إِلَّا فِي النِّصْفِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ مَعْمَرٌ: وَإِنِّي لَأَقْنُتُ السَّنَةَ كُلَّهَا إِلَّا النِّصْفَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ، فَإِنِّي لَا أَقْنُتُهُ، وَكَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ الْحَسَنُ، وَذَكَرَهُ عَنْهُ قَتَادَةُ وَغَيْرُهُ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: پورے سال میں دعائے قنوت نہیں پڑھی جائے گی' صرف رمضان کے آخری نصف حصہ میں پڑھی جائے گی۔
معمر بیان کرتے ہیں: میں تو پورا سال دعائے قنوت پڑھتا ہوں' البتہ رمضان کے ابتدائی نصف حصہ میں نہیں پڑھتا' میں اس حصہ میں دعائے قنوت نہیں پڑھتا' حسن بصری بھی اسی طرح کیا کرتے تھے' قتادہ اور دیگر حضرات نے اُن کے بارے میں یہی بات ذکر کی ہے۔

4996 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ السَّنَةَ كُلَّهَا فِي الْوِتْرِ إِلَّا النِّصْفَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ " قَالَ: وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ لَا يَقْنُتُ مِنَ السَّنَةِ شَيْئًا إِلَّا النِّصْفَ الْآخِرَ مِنْ رَمَضَانَ

٭٭ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ پورا سال وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے تھے' البتہ رمضان کے پہلے نصف حصہ میں وہ دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے۔
راوی بیان کرتے ہیں: ابن سیرین پورا سال دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے' صرف رمضان کے آخری نصف حصہ میں پڑھتے تھے۔

4997 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقُولَ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ بِهَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ، وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِي عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ، اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ، وَنَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِينَ مُلْحَقٌ "

٭٭ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ وتر کی نماز میں ان دو کلمات کے ذریعہ دعائے قنوت پڑھی جائے:

''اے اللہ! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں' تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں' تیری تعریف کرتے ہیں' تیرا کفر نہیں کرتے ہیں' جو تیری نافرمانی کرتا ہے اُس سے لاتعلق ہو جاتے ہیں اور اُسے چھوڑ دیتے ہیں' اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں' تیرے ہی لیے نماز ادا کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں' تیری ہی طرف دوڑ کر آتے ہیں' تیری

فرمانبرداری کرتے ہیں، تیری رحمت کی اُمید رکھتے ہیں، تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں تک پہنچ جائے گا"۔

4998 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَمْ تَكُنْ تُرْفَعُ الْاَيْدِيُ فِي الْوِتْرِ فِي رَمَضَانَ

** زہری فرماتے ہیں: رمضان میں، وتر کی نماز میں رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔

4999 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَمْ تَكُنْ تُرْفَعُ الْاَيْدِيُ فِي الْوِتْرِ فِي رَمَضَانَ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے یہ بات نقل کی ہے: رمضان میں وتر کی نماز میں دونوں ہاتھ بلند نہیں کیے جائیں گے۔

5000 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: دُعَاءُ اَهْلِ مَكَّةَ بَعْدَمَا يَفْرُغُونَ مِنَ الْوِتْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: بِدْعَةٌ قَالَ: اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَمَا يُصْنَعُ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ حَتّٰى اُحْدِثَ حَدِيثًا

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: رمضان کے مہینہ میں اہلِ مکہ جب وتر سے فارغ ہوتے ہیں، تو وہ جو دعا کرتے ہیں (اُس کا حکم کیا ہے؟) عطاء نے جواب دیا: یہ بدعت ہے! میں نے لوگوں کو پایا ہے کہ وہ یہ کام نہیں کرتے تھے، جو مکہ میں کیا جاتا ہے یہاں تک کہ یہ کام بعد میں ایجاد کیا گیا۔

5001 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُكَبِّرُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنَ الْوِتْرِ، ثُمَّ يَقْنُتُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ، ثُمَّ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ كَبَّرَ اَيْضًا، قَالَ الْمُغِيرَةُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ: وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الْوِتْرِ قَالَ: اَلْقِيَامُ فِي الْقُنُوتِ قَدْرُ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَعَنْهُ اَيْضًا، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَتَيْتُ الْاَسْوَدَ وَهُوَ يَشْتَكِي، فَقُمْتُ قَائِمًا وَرَجُلٌ يُسْنِدُهُ، فَاَطَالَ مَخَافَةَ اَنْ يُقَصِّرَ عَمَّا كَانَ يَقْنُتُ.

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: آدمی جب وتر کی آخری رکعت میں تلاوت کر کے فارغ ہوگا، تو پھر وہ دعائے قنوت پڑھے گا اور اُسے بلند آواز میں پڑھے گا، پھر جب وہ رکوع میں جانے لگے گا، تو پھر تکبیر کہے گا۔

مغیرہ نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ وتر میں دونوں ہاتھ بلند کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: دعائے قنوت میں قیام اتنا لمبا ہوگا، جتنی دیر میں سورۂ انشقاق کی تلاوت کی جاتی ہے۔

ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات بھی منقول ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: میں اسود کے پاس آیا، وہ بیمار تھا، میں کھڑا ہوا، ایک شخص نے اُنہیں ٹیک دی تو اُنہوں نے اس اندیشہ کے تحت طول دیا کہ کہیں وہ قنوت میں کوئی کمی نہ کر دیں۔

5002 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی سے منقول ہے۔

5003 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ بِحِذَاءِ صَدْرِهِ إِذَا دَعَا، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ قَالَ: وَرَأَيْتُ مَعْمَرًا يَفْعَلُهُ، قُلْنَا لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: أَتَرْفَعُ يَدَيْكَ إِذَا دَعَوْتَ فِي الْوِتْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ فِي آخِرِهِ قَلِيلًا

** زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب دعا کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ سینے تک بلند کرتے تھے پھر آپ انہیں اپنے سینے پر پھیر لیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے معمر کو بھی ایسے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(کتاب کے راوی بیان کرتے ہیں:) ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: جب آپ وتر کی نماز میں دعا کرتے ہیں تو دونوں ہاتھ بلند کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! آخر میں تھوڑی سی دیر کے لیے بلند کرتا ہوں۔

بَابُ الصَّلَاةِ الَّتِي تُكَفِّرُ

باب: وہ نماز جو کفارہ بن جاتی ہے

5004 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: أَلَا أَهَبُ لَكَ؟ أَلَا أَمْنَحُكَ؟ أَلَا أَحْذُوكَ؟ أَلَا أُوثِرُكَ؟ أَلَا؟ أَلَا؟ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَقْطَعُ لِي مَاءَ الْبَحْرَيْنِ قَالَ: "تُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ أُمَّ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَسُورَةً، ثُمَّ تَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَسُبْحَانَ اللهِ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَعُدَّهَا وَاحِدَةً حَتَّى تَعُدَّ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا وَأَنْتَ رَاكِعٌ، ثُمَّ تَرْفَعُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا وَأَنْتَ رَافِعٌ، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا وَأَنْتَ سَاجِدٌ، ثُمَّ تَرْفَعُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا وَأَنْتَ جَالِسٌ، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا وَأَنْتَ سَاجِدٌ، ثُمَّ تَرْفَعُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا وَأَنْتَ جَالِسٌ، فَتِلْكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ، وَفِي الثَّلَاثِ الْأَوَاخِرِ كَذَلِكَ، فَذَلِكَ ثَلَاثُ مِائَةٍ مَجْمُوعَةٍ، وَإِذَا فَرَّقْتَهَا كَانَتْ أَلْفًا وَمِائَتَيْنِ - وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ السُّورَةَ الَّتِي بَعْدَ أُمِّ الْقُرْآنِ عِشْرِينَ آيَةً فَصَاعِدًا - تَصْنَعُهُنَّ فِي يَوْمِكَ أَوْ لَيْلَتِكَ، أَوْ جُمُعَتِكَ، أَوْ فِي شَهْرٍ، أَوْ فِي سَنَةٍ، أَوْ فِي عُمُرِكَ، فَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُكَ عَدَدَ نُجُومِ السَّمَاءِ، أَوْ عَدَدَ الْقَطْرِ، أَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ، أَوْ عَدَدَ أَيَّامِ الدَّهْرِ لَغَفَرَهَا اللهُ لَكَ"

** حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں کوئی چیز ہبہ نہ کروں! کیا میں تمہیں کوئی تحفہ نہ دوں! کیا میں تمہیں کوئی چیز نہ دوں! کیا میں تمہیں ترجیحی چیز نہ دوں! کیا میں یہ نہ کروں! کیا میں وہ نہ کروں؟ راوی کہتے ہیں: یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ شاید نبی اکرم ﷺ بحرین کا پانی مجھے جاگیر کے طور پر دے دیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم چار رکعت ادا کرو' جن میں سے ہر ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت کرو' پھر الحمد للہ' سبحان اللہ'

اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پڑھو اور تم اسے ایک ایک کر کے گن کے پندرہ مرتبہ پڑھو پھر تم رکوع میں جاؤ اور رکوع کی حالت میں ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھو پھر تم اُٹھو اور ان کلمات کو بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھو پھر تم سجدہ میں جاؤ اور سجدہ کی حالت میں ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھو پھر تم اُٹھو اور بیٹھ کر ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھو تو یہ پچھتر ہو جائیں گے بعد والی تین رکعت بھی اسی طرح ادا کرو تو یہ مجموعی طور پر تین سو کلمات ہو جائیں گے اور جب تم انہیں الگ الگ کرو گے تو یہ کلمات مجموعی طور پر ایک ہزار دو سو (یعنی بارہ سو) ہو جائیں گے"۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت تلاوت کی جائے اُس میں بیس آیات یا اس سے زیادہ کی تلاوت کی جائے۔

(نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا:) تم یہ نماز رات میں ادا کر لو یا دن میں ادا کر لو یا ہفتہ بعد ادا کر لو یا مہینہ میں ایک مرتبہ ادا کر لو یا سال میں ایک مرتبہ ادا کر لو یا زندگی میں ایک مرتبہ ادا کر لو اگر تمہارے گناہ آسمان کے ستاروں کی تعداد جتنے ہوں یا بارش کے قطروں کی تعداد جتنے ہوں یا ریت کے ذرّوں کی تعداد جتنے ہوں یا زمانہ کے دنوں کی تعداد جتنے ہوں تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے گا۔

بَابُ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ

باب: جو شخص نماز کو چھوڑ دیتا ہے

5005 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي مَلِيحِ بْنِ اُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ مُتَعَمِّدًا اَحْبَطَ اللّٰهُ عَمَلَهُ

** حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص جان بوجھ کر عصر کی نماز کو ترک کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے عمل کو ضائع کر دیتا ہے"۔

5006 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ بَيْنَ اَحَدِكُمْ وَبَيْنَ اَنْ يَكْفُرَ اِلَّا اَنْ يَدَعَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً

** حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں سے کسی ایک شخص کے اور اُس کے کفر کرنے کے درمیان صرف یہ فرق ہے کہ وہ فرض نماز کو ترک کر دے"۔

5007 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ اِلَّا اَنْ يَتْرُكَ الصَّلَاةَ

** حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ اور شرک کے درمیان (فرق) صرف یہ ہے کہ نماز کو ترک کردے''۔

5008 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ مَكْحُوْلًا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ الْكَلَاعِيِّ، اَنَّ مَكْحُوْلًا اَخْبَرَهٗ مِثْلَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ: يَا اَبَا وَهْبٍ مَنْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ

✵✵ مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر نماز کو ترک کردیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کا ذمہ اُس سے لاتعلق ہوجاتا ہے''۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مکحول کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: راوی نے اُن سے کہا: اے ابووہب! جس شخص سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ لاتعلق ہوجائے' وہ شخص کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

5009 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَرْكُ الصَّلَاةِ شِرْكٌ

✵✵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کو ترک کرنا' شرک ہے''۔

5010 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ: لَا حَظَّ فِي الْاِسْلَامِ لِاَحَدٍ تَرَكَ الصَّلَاةَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایسے کسی شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے' جو نماز کو ترک کردے''۔

5011 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: "بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى ثَمَانِيَةِ اَسْهُمٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَالْجِهَادِ، وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَقَدْ خَابَ مَنْ لَا سَهْمَ لَهٗ"

✵✵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلام کی بنیاد آٹھ چیزوں پر ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' نماز قائم کرنا' زکوٰۃ دینا' بیت اللہ کا حج کرنا' رمضان کے مہینہ میں روزے رکھنا' جہاد کرنا' نیکی کا حکم دینا' بُرائی سے منع کرنا اور ایسا شخص رسوائی کا شکار ہوجاتا ہے (یا برباد ہوجاتا ہے) جس کا کوئی حصہ نہ ہو۔

5012 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَوَارِيُّ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ شَابٌّ، فَقَالَ: أَلَا تُجَاهِدُ؟ فَسَكَتَ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ عَادَ فَسَكَتَ وَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: "إِنَّ الْإِسْلَامَ بُنِيَ عَلَى أَرْبَعِ دَعَائِمَ: إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ لَا تُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا، وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، وَإِنَّ الْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ مِنَ الْعَمَلِ الْحَسَنِ"

✵✵ حواری بن زیاد بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ایک نوجوان اُن کے پاس آیا اور بولا: آپ جہاد میں حصہ کیوں نہیں لیتے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خاموش رہے' پھر اُنہوں نے اُس شخص سے منہ پھیر لیا' اُس شخص نے اپنا سوال دُہرایا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خاموش رہے' اُنہوں نے اُس شخص سے منہ پھیر لیا' اُس شخص نے اُن سے پھر یہ سوال کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسلام کی بنیاد چار ستونوں پر ہے: نماز قائم کرنا' زکوٰۃ دینا' تم ان دونوں کے درمیان فرق نہ کرو' رمضان کے روزے رکھنا اور جو شخص وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو' اُس کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا' بے شک جہاد اور صدقہ اچھے اعمال میں سے ہیں۔

5013 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، قَالَا لِرَجُلٍ: صَلِّ الصَّلَاةَ الَّتِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكَ لِوَقْتِهَا، فَإِنَّ فِي تَفْرِيطِهَا الْهَلَكَةَ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص سے فرمایا: تم اُس نماز کو اُس کے وقت پر ادا کرو' جو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض قرار دی ہے' کیونکہ اس کو وقت پر ادا نہ کرنا ہلاکت ہے۔

5014 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: أَيُّ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْأَعْمَالُ الصَّلَوَاتُ لِوَقْتِهِنَّ، وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ، وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' میں نے عرض کی: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال میں (سب سے زیادہ فضیلت والا عمل) نمازوں کو اُن کے اوقات پر ادا کرنا' والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

بَابُ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ أَذَانٌ وَإِقَامَةٌ

باب: کیا خواتین پر اذان دینا اور اقامت کہنا لازم ہے؟

5015 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تُقِيمُ الْمَرْأَةُ لِنَفْسِهَا إِذَا أَرَادَتْ أَنْ تُصَلِّيَ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ طَاوُسٌ: كَانَتْ عَائِشَةُ تُؤَذِّنُ وَتُقِيمُ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: خاتون اپنے لیے اقامت کہے گی جب وہ نماز ادا کرنے کا ارادہ کرے گی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اذان بھی دیتی تھیں اور اقامت بھی کہتی تھیں۔

5016 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ تُؤَذِّنُ وَتُقِيمُ

٭٭ طاؤس بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اذان بھی دیتی تھیں اور اقامت بھی کہتی تھیں۔

5017 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ إِقَامَةٌ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: خواتین پر اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔

5018 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا كَانَ مَعَ النِّسَاءِ رَجُلٌ فَلَا يُمْنَعُ لَهُنَّ أَنْ يُؤَذِّنَّ وَأَنْ يُقِمْنَ حِينَئِذٍ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب خواتین کے ساتھ ایک مرد موجود ہو تو پھر اُن کے لیے اذان دینے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہو گی اُس موقع پر وہ اقامت بھی کہیں گی۔

5019 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ إِقَامَةٌ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: خواتین پر اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔

5020 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَا: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ أَذَانٌ وَلَا إِقَامَةٌ

٭٭ حسن بصری اور سعید بن مسیب فرماتے ہیں: خواتین پر اذان دینا یا اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔

5021 - اقوالِ تابعین: الثَّوْرِيُّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ أَذَانٌ وَلَا إِقَامَةٌ، وَذَكَرَهُ عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: خواتین پر اذان دینا یا اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔

عثمان نامی راوی نے بھی یہ روایت اپنی سند کے ساتھ ابراہیم نخعی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

5022 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ أَذَانٌ وَلَا إِقَامَةٌ

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: خواتین پر اذان دینا یا اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔

5023 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ إِقَامَةٌ

** حسن بصری فرماتے ہیں: خواتین پر اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔

5024 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ اَذَانٌ وَلَا اِقَامَةٌ

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خواتین پر اذان دینا یا اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔

5025 - آثارِ صحابہ: مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مِثْلَهُ

** عکرمہ کے حوالے سے بھی اس کی مانند منقول ہے۔

بَابٌ فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْاَةُ مِنَ الثِّيَابِ

باب: عورت کتنے کپڑوں میں نماز ادا کرے گی؟

5026 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِي دِرْعٍ وَّخِمَارٍ

** حسن بصری فرماتے ہیں: عورت قمیص اور اوڑھنی میں نماز ادا کرے گی۔

5027 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اُمِّ الْحَسَنِ قَالَتْ: رَاَيْتُ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُصَلِّي فِي دِرْعٍ وَّخِمَارٍ

** اُم حسن بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو قمیص اور اوڑھنی میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

5028 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اُمِّهِ، اَنَّهَا سَاَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْاَةُ؟ قَالَتْ: فِي الْخِمَارِ وَالدِّرْعِ السَّابِغِ الَّذِي يُغَيِّبُ ظُهُورَ قَدَمَيْهَا

** محمد بن ابوبکر اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: عورت کتنے کپڑوں میں نماز ادا کرے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: اوڑھنی میں اور اتنی لمبی قمیص میں، جو اُس کے پاؤں کو چھپا لے۔

5029 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَمَّنْ سَاَلَ عَائِشَةَ: فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْاَةُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَتْ لَهُ: سَلْ عَلِيًّا، ثُمَّ ارْجِعْ اِلَيَّ فَاَخْبِرْنِي بِالَّذِي يَقُولُ لَكَ قَالَ: فَاَتَى عَلِيًّا فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: فِي الْخِمَارِ وَالدِّرْعِ السَّابِغِ، فَرَجَعَ اِلَى عَائِشَةَ فَاَخْبَرَهَا، فَقَالَتْ: صَدَقَ

** مکحول نے اُس شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ سوال کیا کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز ادا کرے گی؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس سے فرمایا: تم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کرو اور پھر میرے پاس واپس آ کر مجھے یہ بتانا' جو اُنہوں نے تمہیں جواب دیا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اُن سے دریافت کیا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اوڑھنی اور لمبی قمیص میں۔ وہ شخص سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس گیا اور سیدہ عائشہ کو بتایا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے

فرمایا: اُنہوں نے سچ کہا ہے۔

5030 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أُمِّ ثَوْرٍ، عَنْ زَوْجِهَا بِشْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ؟ قَالَ: فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ

٭٭ بشر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: عورت کتنے کپڑوں میں نماز ادا کرے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: قمیص اور اوڑھنی میں۔

5031 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي لَيْلَى بِنْتُ سَعْدٍ أَنَّهَا رَأَتْ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تُصَلِّي فِي الدَّارِ مُؤْتَزِرَةً، وَدِرْعٌ وَخِمَارٌ كَثِيفٌ لَيْسَ عَلَيْهَا غَيْرُ ذَلِكَ

٭٭ لیلیٰ بنت سعد بیان کرتی ہیں: اُنہوں نے اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو گھر میں تہبند قمیص اور چادر میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا جو موٹی چادر تھی' اس کے علاوہ اُن کے جسم پر کوئی اور (اضافی) لباس نہیں تھا۔

5032 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي حُكَيْمَةُ، عَنْ أُمَيَّةَ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّتْ فِي دِرْعٍ وَإِزَارٍ تَقَنَّعَتْهُ حَتَّى مَسَّ الْأَرْضَ وَلَمْ تَتَزِرْهُ، وَلَيْسَ عَلَيْهَا خِمَارٌ "

٭٭ اُمیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے قمیص اور تہبند میں نماز ادا کی جسے اُنہوں نے سر سے لے کر پورے جسم تک لپیٹا ہوا تھا' وہ زمین کے ساتھ مَس ہو رہا تھا' سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اُس وقت تہبند نہیں باندھا تھا اور اُن کے سر پر (الگ سے) چادر نہیں تھی۔

5033 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَوْ أَخَذَتِ الْمَرْأَةُ ثَوْبًا فَتَقَنَّعَتْ بِهِ حَتَّى لَا يُرَى مِنْ شَعْرِهَا شَيْءٌ أَجْزَأَ عَنْهَا مَكَانَ الْخِمَارِ

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: اگر کوئی عورت بڑا کپڑا لے کر اُسے سر پر لے' یہاں تک کہ اُس کے بالوں میں سے کوئی چیز نظر نہ آئے' تو یہ چادر کی جگہ اُس کے لیے کفایت کر جائے گا۔

5034 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: سُئِلَ عِكْرِمَةُ: أَتُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا لَمْ يَكُنْ شَفَّافًا

٭٭ یحییٰ بن کثیر بیان کرتے ہیں: عکرمہ سے سوال کیا: کیا کوئی عورت قمیص اور چادر میں نماز ادا کر سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ باریک نہ ہو۔

5035 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: " يَكْفِيهَا دِرْعُهَا إِذَا كَانَ سَابِغًا، لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: مَعَ الْخِمَارِ "

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عورت کے لیے اُس کی قمیص کافی ہوگی جبکہ وہ لمبی ہو۔ (راوی

کہتے ہیں:) میرا خیال ہے اُنہوں نے ساتھ چادر کا بھی ذکر کیا تھا۔

5036 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِي دِرْعِهَا وَخِمَارِهَا وَإِزَارِهَا، وَاَنْ تَجْعَلَ الْجِلْبَابَ اَحَبُّ اِلَيَّ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ دِرْعُهَا وَخِمَارُهَا رَقِيقًا اَحَدُهُمَا؟ قَالَ: فَالْجِلْبَابُ اِذًا عَلٰى ذٰلِكَ مِنْ اَجْلِ الْمَلَائِكَةِ اَنَّهَا مَعَهَا، قُلْتُ: دِرْعُهَا اِلَى الرُّكْبَتَيْنِ قَالَ: لَا حَتّٰى يَكُوْنَ سَابِغًا كَثِيفًا قَالَ: وَلْتَاْتَزِرِ الْاِزَارَ وَتَشُدُّ بِهٖ عَلٰى حَقْوَيْهَا

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: عورت قمیص' چادر اور تہبند میں نماز ادا کرے گا اور اگر وہ اوپر مزید بڑی چادر لے لیتی ہے تو یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اُس کی قمیص یا چادر میں سے کوئی ایک چیز باریک ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: تو ایسی صورت میں اُس عورت کو بڑی چادر اوپر لینی پڑے گی اور یہ اُس کے ساتھ موجود فرشتوں کی وجہ سے ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اگر اُس کی قمیص گھٹنوں تک آتی ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب تک وہ لمبی اور موٹی نہیں ہوتی' ورنہ پھر عورت کو تہبند لے کر اُسے اپنے زیریں جسم پر باندھنا پڑے گا۔

5037 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا تَزْهَدُنَّ فِي اِخْفَاءِ الْحَقْوِ فَاِنَّهُ اِنْ يَكُ مَا تَحْتَ الْحَقْوِ خَافِيًا فَهُوَ اَسْتَرُ، فَاِنْ يَكُ فِيهِ شَيْءٌ فَهُوَ اَخْفَى لَهُ

✵✵ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اپنے پہلو کو پوشیدہ رکھنے کے معاملہ میں لاتعلقی اختیار نہ کرو کیونکہ اگر پہلو کے نیچے کوئی اور چیز جو پردہ کے لیے ہوتی ہے' وہ پہنی ہوگی تو اس سے زیادہ ستر ہو جائے گا

5038 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا جَارِيَةٍ حَاضَتْ فَلَمْ تَخْتَمِرْ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهَا صَلَاةً

✵✵ حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی لڑکی حائضہ ہو جائے اور پھر وہ چادر نہ لے' تو اللہ تعالیٰ اُس کی نماز قبول نہیں کرتا''۔

5039 - اقوالِ تابعین: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا تَخْرُجُ الْمَرْاَةُ اِلَّا مُنْتَطِقَةً، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: كَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: عورت چادر لیے بغیر باہر نہیں نکلے گی۔

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے (عورت چادر لیے بغیر باہر نہیں نکلے گی)۔

5040 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا صَلَّتِ الْحُرَّةُ الَّتِي قَدْ حَاضَتْ بِغَيْرِ خِمَارٍ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهَا صَلَاةً

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: جب آزاد عورت جو بالغ ہو چکی ہو وہ چادر کے بغیر نماز ادا کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی نماز کو قبول نہیں کرتا۔

5041 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ اخْتَمَرَتْ وَاجِبٌ عَلَيْهَا مَا عَلٰى اُمِّهَا

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب عورت حیض والی ہو جائے (یعنی بالغ ہو جائے) تو اُس پر چادر لینا واجب ہو جائے گا' یہ اُس کی ماں پر لازم نہیں رہے گا۔

5042 - اقوالِ تابعین: ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ: يُقَالُ: اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ يُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ حَتّٰى تَخْتَمِرَ وَتُوَارِيَ رَاْسَهَا

٭٭ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ جب عورت کو حیض آ جائے' تو اُس کی نماز اُس وقت تک قبول نہیں ہوتی' جب تک وہ چادر نہیں لیتی اور اپنے سر کو ڈھانپ نہیں لیتی۔

5043 - حدیث نبوی: مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ امْرَاَةً سَقَطَتْ عَنْ دَابَّتِهَا، فَكُشِفَتْ عَنْهَا ثِيَابُهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِيْبًا مِنْهَا فَاَعْرَضَ عَنْهَا، فَقِيْلَ: اِنَّ عَلَيْهَا سَرَاوِيْلَ، فَقَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُتَسَرْوِلَاتِ

٭٭ مجاہد بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ ایک عورت اپنی سواری سے گر گئی' اُس کے کپڑے بکھر گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے قریب موجود تھے' آپ نے اُس سے منہ پھیر لیا' عرض کی گئی: اس نے شلوار پہنی ہوئی ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شلوار پہننے والی عورتوں پر رحم کرے!

5044 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، كَانَ يَكْرَهُ اَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْاَةُ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهَا قِلَادَةٌ، قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَ: لِاَنْ لَا تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ

٭٭ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ عورت جب نماز ادا کرے تو اُس کی گردن میں کوئی ہار موجود نہ ہو۔ میں نے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: کیونکہ وہ مردوں کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتی ہے۔

5045 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَجُلٍ، يُقَالُ لَهُ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ: كَتَبَتْ اُمُّ الْفَضْلِ ابْنَةُ غَيْلَانَ وَهِيَ ابْنَةُ يَزِيْدَ بْنِ الْمُهَلَّبِ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: هَلْ تُصَلِّي الْمَرْاَةُ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهَا قِلَادَةٌ؟ قَالَ: فَكَتَبَ اِلَيْهَا: لَا تُصَلِّي الْمَرْاَةُ اِلَّا وَفِيْ عُنُقِهَا قِلَادَةٌ قَالَ: وَاِنْ لَمْ تَجِدْ اِلَّا سَيْرًا

٭٭ تیمی کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے ایک صاحب' جن کا نام ابراہیم تھا' اُن کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ غیلان کی صاحبزادی اُم فضل نے جو یزید بن مہلب کی صاحبزادی ہیں اُس خاتون نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ کیا

کوئی عورت ایسی حالت میں نماز ادا کرسکتی ہے؟ جبکہ اُس کی گردن میں کوئی ہار نہ ہو؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اُسے جوابی خط میں لکھا: عورت ایسی حالت میں نماز ادا نہ کرے کہ جب اُس کی گردن میں ہار موجود نہ ہو۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: اگر اُسے صرف تسمہ ملتا ہے تو اُسے ہی پہن کر نماز ادا کرے۔

5046 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَتْ بِالْمَدِينَةِ امْرَاَةٌ يُقَالُ لَهَا: شَرٌّ، وَاسْمُهَا دَمْلَمَكَةُ، فَاَمَرَهَا عُمَرُ اَنْ تَضَعَ الْجِلْبَابَ

❊❊ حسن بن محمد بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں ایک خاتون تھی جسے شر کہا جاتا تھا' حالانکہ اُس کا نام دملمکہ تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے یہ ہدایت کی تھی کہ وہ بڑی چادر اتار دے۔

5047 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْجَارِيَةُ الَّتِي لَمْ تَحِضْ وَهِيَ تُصَلِّي قَالَ: حَسْبُهَا اِزَارُهَا

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس لڑکی کو ابھی حیض نہیں آیا اور وہ نماز ادا کرتی ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: اُس کے لیے تہبند کافی ہے (یعنی سر پر چادر لینے کی ضرورت نہیں ہے)۔

5048 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ: اَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الَّتِي لَمْ تَحِضْ خُمْرَةٌ وَلَا جِلْبَابٌ

❊❊ ابن جریج نے کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جس لڑکی کو ابھی حیض نہیں آیا' اُس پر دوپٹہ یا بڑی چادر لینا لازم نہیں ہے۔

5049 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ الْحَنَفِيِّ، عَنْ اَبِي زَيْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِنَّمَا الْخِمَارُ مَا وَارَى الشَّعْرَ وَالْبَشَرَ

❊❊ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: خمار (اوڑھنی یا دوپٹہ) وہ ہوتا ہے' جو بالوں اور جلد کو چھپا دے۔

5050 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ وَهْبٍ، مَوْلَى اَبِي اَحْمَدَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ " اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ: لَيَّةٌ لَا لَيَّتَيْنِ

❊❊ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے' وہ اُس وقت سر پر کپڑا باندھ رہی تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک پیچ رکھنا' دو نہیں۔

5051 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، كَرِهَ اَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْاَةُ وَاُذُنُهَا خَارِجَةٌ مِنَ الْخِمَارِ

❊❊ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ جب کوئی عورت نماز ادا کرے' تو اُس کے کان دوپٹہ سے باہر ہوں۔

بَابُ الْخِمَارِ

باب: دوپٹہ کا بیان

5052 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا اَدْنَى مَا تَكْفِي الْاَمَةَ مِنَ الثِّيَابِ؟ قَالَ: نَقُوْلُ فِيْهَا مَا قَالَ عُمَرُ: " اَلْقَتْ فِرْوَتَهَا وَرَاءَ الدَّارِ، فَيَكْفِيْهَا اِزَارُهَا وَدِرْعُهَا قَالَ: وَتَجْعَلُ بَعْضَ دِرْعِهَا عَلٰى رَاْسِهَا، قُلْتُ: فَكَانَتْ نَاكِحَةً عَبْدًا؟ قَالَ: وَكَذٰلِكَ اَمَةٌ عِنْدَ عَبْدٍ، قُلْتُ: فَكَانَتْ نَاكِحَةً حُرًّا؟ قَالَ: فَلْتَلَفَّفْ ذٰلِكَ مِنْهَا لِتُصَلِّ فِيْ اِزَارِهَا وَدِرْعِهَا وَخِمَارِهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کنیز کے لیے کتنے کپڑے کافی ہوں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہم اس بارے میں وہی کہتے ہیں' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اپنے کوٹ کو گھر میں رکھ دے گی اور اُس کے لیے اُس کا تہبند اور قمیص کافی ہوں گے۔ اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے: وہ اپنی قمیص کا کچھ حصہ اپنے سر پر ڈال لے گی۔ میں نے دریافت کیا: اگر اُس نے کسی غلام کے ساتھ نکاح کیا ہوا ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: اگر وہ کنیز کسی غلام کے نکاح میں ہو' اُس کا بھی یہی حکم ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر اُس کنیز نے کسی آزاد شخص کے ساتھ نکاح کیا ہوا ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: اس صورت میں وہ اپنے سر پر کپڑا لپیٹے گی اور اپنے تہبند میں' قمیص میں اور دوپٹہ میں نماز ادا کرے گی۔

5053 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَاْمُرُ الْاَمَةَ اِذَا تَزَوَّجَتْ عَبْدًا اَوْ حُرًّا اَنْ تَخْتَمِرَ قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرَى عَلَى الْاَمَةِ خِمَارًا اِلَّا اَنْ تَتَزَوَّجَ اَوْ يَطَاهَا سَيِّدُهَا

٭٭ معمر نے اُس شخص کا بیان نقل کیا ہے: جس نے حسن بصری کو ایک کنیز کو یہ ہدایت دیتے ہوئے سنا کہ وہ چادر لے' اُس کنیز نے کسی غلام کے ساتھ یا کسی آزاد شخص کے ساتھ شادی کر لی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری کے نزدیک کنیز پر سر پر دوپٹہ لینا لازم نہیں ہے' البتہ اگر وہ شادی کر لیتی ہے' یا اُس کا آقا اُس کے ساتھ صحبت کرتا ہے (تو اُس پر دوپٹہ لینا لازم ہوگا)۔

5054 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِيْ دُرَّاعَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، اُخْبِرْتُ اَنَّ الْاِمَاءَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبَعْدَهُ كُنَّ لَا يُصَلِّيْنَ حَتّٰى تَجْعَلَ اِحْدَاهُنَّ اِزَارَهَا عَلٰى رَاْسِهَا مُتَقَنِّعَةً، اَوْ خِمَارًا اَوْ خِرْقَةً يُغَيَّبُ فِيْهَا رَاْسُهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی عورت دراعہ (مخصوص قسم کی قمیص) میں نماز ادا کر سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اور اس کے بعد بھی کنیزیں اُس وقت تک نماز ادا نہیں کرتی تھیں جب تک وہ اپنی چادر کا کچھ حصہ سر پر نہیں لیتی تھیں' یا سر پر باقاعدہ چادر نہیں لیتی تھیں' یا کپڑے کا کوئی ٹکڑا سر پر باندھ نہیں لیتی تھیں۔

5055 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كُنَّ الْاِمَاءُ اِذَا صَلَّيْنَ

تُلْقِينَ عَلٰى رُءُ وسِهِنَّ خِرْقَةً، كَذٰلِكَ كُنَّ يَفْعَلْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: کنیزیں جب نماز ادا کریں گی تو وہ اپنے سر پر کپڑے کا کوئی ٹکڑا باندھ لیں گی۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں کنیزیں اسی طرح کیا کرتی تھیں۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو ابن جریج کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

5056 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: تُصَلِّي الْاَمَةُ بِغَيْرِ خِمَارٍ تُصَلِّي كَمَا تَخْرُجُ

٭٭ قاضی شریح بیان کرتے ہیں: کنیز سر پر چادر لیے بغیر نماز ادا کر سکتی ہے' جس طرح وہ چادر لیے بغیر گھر سے باہر جا سکتی ہے۔

5057 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتُصَلِّي الْاَمَةُ الَّتِي قَدْ حَاضَتْ بِغَيْرِ خِمَارٍ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کوئی کنیز جب بالغ ہو چکی ہو تو کیا وہ چادر کے بغیر نماز ادا کر سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

5058 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ اَشْيَاخٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ اَنَّ الْخُمُرَ عَلَى الْاِمَاءِ اِذَا حِضْنَ، وَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ الْجَلَابِيبُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اہلِ مدینہ کے بعض بزرگوں کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: جب کنیزیں بالغ ہو جائیں تو اُن پر چادر لینا لازم ہوگا' وہ بڑی چادریں نہیں لیں گی جو آزاد عورتوں کی نشانی ہوتی ہیں۔

5059 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَنْهَى الْاِمَاءَ مِنَ الْجَلَابِيبِ اَنْ يَتَشَبَّهْنَ بِالْحَرَائِرِ "، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحُدِّثْتُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ عَقِيلَةَ اَمَةَ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ فِي الْجِلْبَابِ اَنْ تَجَلْبَبَ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کنیزوں کو بڑی چادریں لینے سے منع کرتے تھے کہ کہیں وہ آزاد عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کر لیں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی کنیز کی اس بات پر پٹائی کی تھی کہ اُس نے بڑی چادر لی ہوئی تھی۔

5060 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَجَلْبَبُ الْمَرْاَةُ وَلَا خِمَارَ عَلَيْهَا"

قَالَ: لَا يَضُرُّ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی عورت محض بڑی چادر لے گی جبکہ اُس نے چھوٹی چادر نہ لی ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

5061 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عُمَرَ، رَاَى جَارِيَةً خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِ حَفْصَةَ مُتَزَيِّنَةً عَلَيْهَا جِلْبَابٌ، اَوْ مِنْ بَيْتِ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عُمَرُ الْبَيْتَ فَقَالَ: مَنْ هٰذِهِ الْجَارِيَةُ؟ فَقَالُوا: اَمَةٌ لَنَا، اَوْ قَالُوا: اَمَةٌ لِآلِ فُلَانٍ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: اَتُخْرِجُونَ اِمَاءَكُمْ بِزِينَتِهَا تَفْتِنُونَ النَّاسَ

❋❋ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کنیز کو دیکھا جو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے آراستہ ہو کر نکلی اُس نے بڑی چادر لی ہوئی تھی۔ (راوی کو شک ہے) یا شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی اور زوجہ محترمہ کے گھر سے نکلی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس گھر میں داخل ہوئے اور دریافت کیا: یہ لڑکی کون تھی؟ اُنہوں نے کہا: ہماری کنیز تھی۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُنہوں نے کہا: فلاں خاندان کی کنیز تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن پر غصہ کا اظہار کیا اور بولے: کیا تم اپنی کنیزوں کو اس طرح آراستہ کر کے باہر نکالتے ہو کہ وہ لوگوں کو آزمائش کا شکار کریں۔

5062 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِي عُبَيْدٍ، حَدَّثَتْهُ اَنَّ عُمَرَ رَاَى وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ اَمَةً خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِ حَفْصَةَ تَجُوسُ النَّاسَ مُلْتَبِسَةً لِبَاسَ الْحَرَائِرِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ ابْنَةِ عُمَرَ، فَقَالَ: مَنِ الْمَرْاَةُ الَّتِي خَرَجَتْ مِنْ عِنْدِكِ تَجُوسُ الرِّجَالَ؟ قَالَتْ: تِلْكَ جَارِيَةٌ، جَارِيَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: فَمَا يَحْمِلُكِ اَنْ تُلْبِسِي جَارِيَةَ اَخِيكِ لِبَاسَ الْحَرَائِرِ؟ فَقَدْ دَخَلْتُ عَلَيْكِ، وَلَا اَرَاهَا، اِلَّا حُرَّةً فَاَرَدْتُ اَنْ اُعَاقِبَهَا

❋❋ صفیہ بنت ابوعبید بیان کرتی ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دینے کے دوران ایک کنیز کو دیکھا کہ وہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر نکلی اور اُس نے لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کروائی کیونکہ اُس نے آزاد عورتوں کا سا لباس پہنا ہوا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب خطبہ دے کر فارغ ہوئے تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے' اُنہوں نے دریافت کیا: وہ عورت کون تھی جو تمہارے ہاں سے نکلی تھی اور مردوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کروا رہی تھی؟ تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ ایک کنیز تھی جو عبدالرحمٰن کی کنیز تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی کی کنیز کو آزاد عورتوں کا سا لباس کیوں پہنایا؟ جب میں تمہارے ہاں آیا تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے وہ کوئی آزاد عورت ہے' میں نے تو یہ ارادہ کیا تھا کہ میں اُس پر سختی کا اظہار کروں گا۔

5063 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا صَلَّتْ اَمَةٌ غَيَّبَتْ رَاْسَهَا بِخِمَارِهَا، اَوْ خِرْقَةٍ كَذٰلِكَ كُنَّ يَصْنَعْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَهُ، وَكَذٰلِكَ رَاَيْتُهُ فِي كِتَابِ الثَّوْرِيِّ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب کوئی کنیز نماز ادا کرے گی' تو وہ چھوٹی چادر یا کپڑے کے ٹکڑے کے ذریعہ اپنے سر کو ڈھانپ لے گی' نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں اور اس کے بعد کنیزیں اسی طرح کیا کرتی تھیں۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) میں نے سفیان ثوری کی کتاب میں اسی طرح روایت دیکھی ہے۔

5064 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ عُمَرَ، ضَرَبَ اَمَةً لِآلِ اَنَسٍ رَآهَا مُتَقَنِّعَةً قَالَ: اكْشِفِي رَاْسَكِ، لَا تَشَبَّهِينَ بِالْحَرَائِرِ

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے خاندان کی ایک کنیز کی اس بات پر پٹائی کی تھی کہ اُنہوں نے اُسے سر ڈھانپ کر چلتے ہوئے دیکھا تھا۔ اُنہوں نے فرمایا تھا: تم اپنے سر سے کپڑا اُتار دو اور آزاد عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔

5065 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَنْهَى الْإِمَاءَ اَنْ يَلْبَسْنَ الْجَلَابِيبَ "

٭٭ حسن بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کنیزوں کو اس بات سے منع کرتے تھے کہ وہ بڑی چادریں اوڑھیں۔

بَابُ تَكْبِيرِ الْمَرْاَةِ بِيَدَيْهَا، وَقِيَامِ الْمَرْاَةِ وَرُكُوعِهَا وَسُجُودِهَا

باب: عورت کا دونوں ہاتھوں کے ساتھ تکبیر کرنا' عورت کا قیام کرنا' اُس کا رکوع کرنا اور اُس کا سجدہ کرنا

5066 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتُشِيرُ الْمَرْاَةُ بِيَدَيْهَا كَالرِّجَالِ بِالتَّكْبِيرِ قَالَ: لَا تَرْفَعُ بِذَلِكَ يَدَيْهَا كَالرِّجَالِ، وَاَشَارَ فَخَفَضَ يَدَيْهِ جِدًّا وَجَمَعَهُمَا اِلَيْهِ وَقَالَ: اِنَّ لِلْمَرْاَةِ هَيْئَةً لَيْسَتْ لِلرَّجُلِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا عورت بھی تکبیر کہتے ہوئے مردوں کی طرح دونوں ہاتھوں کے ذریعہ اشارہ کرے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: عورت مردوں کی طرح زیادہ ہاتھ بلند نہیں کرے گی' اُنہوں نے اشارہ کر کے بتایا اور دونوں ہاتھ خاصے نیچے رکھیں' اُنہوں نے اُن دونوں کو ملا دیا تھا' اُنہوں نے یہ فرمایا کہ عورت کی جسامت ایسی ہوتی ہے جو مردوں کی نہیں ہوتی۔

5067 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَجْمَعُ الْمَرْاَةُ يَدَيْهَا فِي قِيَامِهَا مَا اسْتَطَاعَتْ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: عورت قیام کے دوران' جہاں تک ہو سکے گا دونوں ہاتھ ملا کے رکھے گی۔

5068 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِذَا سَجَدَتِ الْمَرْاَةُ فَاِنَّهَا

تَنْضَمُّ مَا اسْتَطَاعَتْ، وَلَا تَتَجَافَى لِكَيْ لَا تَرْفَعَ عَجِيزَتَهَا

✵✵ حسن بصری اور قتادہ فرماتے ہیں: جب عورت سجدہ میں جائے گی تو جہاں تک ہو سکے وہ جسم کو سمیٹ کے رکھے گی اور بازو کھلے نہیں رکھے گی اور اپنی پشت کو اونچا نہیں رکھے گی۔

5069 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَجْتَمِعُ الْمَرْاَةُ اِذَا رَكَعَتْ تَرْفَعُ يَدَيْهَا اِلَى بَطْنِهَا، وَتَجْتَمِعُ مَا اسْتَطَاعَتْ، فَاِذَا سَجَدَتْ فَلْتَضُمَّ يَدَيْهَا اِلَيْهَا، وَتَضُمَّ بَطْنَهَا وَصَدْرَهَا اِلَى فَخِذَيْهَا، وَتَجْتَمِعُ مَا اسْتَطَاعَتْ "

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: عورت جب رکوع میں جائے گی تو خود کو سمیٹ کے رکھے گی وہ اپنے ہاتھ اپنے پیٹ کی طرف بلند رکھے گی اور جہاں تک ہو سکے گا خود کو سمیٹ کے رکھے گی جب وہ سجدہ میں جائے گی تو دونوں بازو اپنے ساتھ ملا کے رکھے گی وہ اپنے پیٹ اور سینہ کو زانوں کے ساتھ ملا کے رکھے گی اور جہاں تک ہو سکے گا سمٹ کے رہے گی۔

5070 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْاَةُ بِرَاْسِهَا شَيْئًا

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر ناراضگی کا اظہار کیا تھا کہ عورت اپنے سر پر کوئی چیز رکھ کر نماز ادا کرے۔

5071 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَتْ تُؤْمَرُ الْمَرْاَةُ اَنْ تَضَعَ ذِرَاعَهَا وَبَطْنَهَا عَلَى فَخِذَيْهَا اِذَا سَجَدَتْ، وَلَا تَتَجَافَى كَمَا يَتَجَافَى الرَّجُلُ، لِكَيْ لَا تَرْفَعَ عَجِيزَتَهَا

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: خواتین کو اس بات کا حکم دیا جاتا تھا کہ وہ اپنی کلائیاں اور اپنا پیٹ زانوں کے ساتھ ملا کے رکھیں جب وہ سجدہ کریں اور وہ اپنی کہنیوں کو یوں کھلا نہ رکھیں جس طرح مرد کھلا رکھتے ہیں اور وہ اپنی پشت کو اونچا نہ کریں۔

5072 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا سَجَدَتِ الْمَرْاَةُ فَلْتَحْتَفِزْ، وَلْتُلْصِقْ فَخِذَيْهَا بِبَطْنِهَا

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عورت سجدہ کرے گی تو وہ سمٹ کے رہے گی اور اپنی زانوں کو اپنے پیٹ کے ساتھ ملا کے رکھے گی۔

5073 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا رَفَعَتْ رَاْسَهَا مِنَ السُّجُوْدِ فِي غَيْرِ مَثْنَى فَاِنَّهَا لَا تُقْعِي، وَلٰكِنَّهَا تَجْلِسُ كَمَا تَجْلِسُ فِي مَثْنَى

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جب عورت سجدہ سے سر اٹھائے گی تو "اقعاء" کے طور پر نہیں بیٹھے گی بلکہ ٹانگیں بچھا کر بیٹھے گی۔

بَابُ جُلُوْسِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کے بیٹھنے کا طریقہ

5074 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ اَبِیْ عُبَيْدٍ اِذَا جَلَسَتْ فِیْ مَثْنٰی اَوْ اَرْبَعٍ تَرَبَّعَتْ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: سیدہ صفیہ بنت عبید جب بیٹھی تھیں' تو دوزانوں بیٹھتی تھیں یا چارزانوں بیٹھتی تھیں۔

5075 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: جُلُوْسُ الْمَرْاَةِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ مُتَوَرِّكَةً عَلٰی شِقِّهَا الْاَيْسَرِ، وَجُلُوْسُهَا لِلتَّشَهُّدِ مُتَرَبِّعَةً

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: دوسجدوں کے درمیان عورت کے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہوگا کہ وہ بائیں پہلو کے بل تورک کے طور پر بیٹھے گی اور جب وہ تشہد میں بیٹھے گی تو چارزانو بیٹھے گی۔

5076 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: جُلُوْسُ الْمَرْاَةِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ كَجُلُوْسِهَا مَثْنٰی

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: دوسجدوں کے درمیان عورت کے بیٹھنے کا طریقہ اسی طرح ہوگا' جس طرح وہ دوزانو بیٹھتی ہے۔

5077 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: تُؤْمَرُ الْمَرْاَةُ فِی الصَّلَاةِ فِیْ مَثْنٰی اَنْ تَضُمَّ فَخِذَيْهَا مِنْ جَانِبٍ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: عورت کو اس بات کی ہدایت کی جائے گی کہ وہ نماز میں دوزانوں بیٹھے اور اپنے زانوں کو پہلو سے ملا کے رکھے۔

5078 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَجْلِسُ الْمَرْاَةُ فِیْ مَثْنٰی كَيْفَ شَاءَتْ اِذَا اجْتَمَعَتْ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: عورت دوزانوں ہو کر جیسے چاہے گی بیٹھ سکتی ہے جب تک وہ خود کو سمیٹ کے رکھے۔

5079 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: تَجْلِسُ الْمَرْاَةُ فِیْ مَثْنٰی كَيْفَ تَيَسَّرَ عَلَيْهَا

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: عورت دوزانوں جیسے چاہے بیٹھ سکتی ہے جو اُس کے لیے آسان ہو۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تَؤُمُّ النِّسَاءَ

باب: عورت کا خواتین کی امامت کرنا

5080 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: تَؤُمُّ الْمَرْاَةُ النِّسَاءَ مِنْ غَيْرِ اَنْ تَخْرُجَ اَمَامَهُنَّ،

وَلٰكِنْ تُحَاذِي بِهِنَّ فِي الْمَكْتُوبَةِ، وَالتَّطَوُّعِ قُلْتُ: وَإِنْ كَثُرْنَ حَتَّى يَكُنَّ صَفَّيْنِ اَوْ اَكْثَرَ؟ قَالَ: وَاَنْ تَقُومَ وَسَطَهُنَّ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: خاتون عورتوں کی امامت کرسکتی ہے البتہ وہ اُن سے آگے کھڑی نہیں ہوگی بلکہ فرض نماز میں دیگر خواتین کے برابر کھڑی ہوگی اور نفل میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اگر خواتین کی تعداد زیادہ ہو؟ یہاں تک کہ اُن کی دو یا دو سے زیادہ صفیں ہوں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ امام عورت اُن کے درمیان کھڑی ہوگی۔

5081 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَطَاءٍ، قَالَا: تَؤُمُّ الْمَرْاَةُ النِّسَاءَ فِي الْفَرِيضَةِ، وَالتَّطَوُّعِ تَقُومُ وَسَطَهُنَّ

٭٭ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کا اور عطاء کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عورت فرض یا نفل نماز میں جب دیگر خواتین کی امامت کرے گی تو اُن کے درمیان کھڑی ہوگی۔

5082 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ حُجَيْرَةَ بِنْتِ حُصَيْنٍ، قَالَتْ: اَمَّتْنَا اُمُّ سَلَمَةَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ قَامَتْ بَيْنَنَا

٭٭ حجیرہ بنت حصین بیان کرتی ہیں: سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عصر کی نماز میں ہماری امامت کی تو وہ ہمارے درمیان کھڑی ہوئیں۔

5083 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَؤُمُّ الْمَرْاَةُ النِّسَاءَ تَقُومُ فِي وَسَطِهِنَّ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خاتون جب عورتوں کی امامت کرے گی تو وہ اُن کے درمیان کھڑی ہوگی۔

5084 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَالشَّعْبِيِّ، قَالَا: لَا بَاْسَ اَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْاَةُ بِالنِّسَاءِ فِي رَمَضَانَ، تَقُومُ فِي وَسَطِهِنَّ

٭٭ ابراہیم نخعی اور امام شعبی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ عورت رمضان کے مہینہ میں دیگر خواتین کو نماز پڑھائے وہ اُن کے درمیان کھڑی ہوگی۔

5085 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: تَؤُمُّ الْمَرْاَةُ النِّسَاءَ فِي رَمَضَانَ وَتَقُومُ مَعَهُنَّ فِي الصَّفِّ قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: عورت رمضان میں دیگر خواتین کی امامت کرے گی اور اُن کے ساتھ صف میں کھڑی ہوگی۔
معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے عکرمہ کو اس کی مانند بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

5086 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ النَّهْدِيِّ، عَنْ رِيطَةَ الْحَنَفِيَّةِ اَنَّ

عَائِشَةَ اَمَّتْهُنَّ وَقَامَتْ بَيْنَهُنَّ فِي صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ

** ریطہ حنفیہ بیان کرتی ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرض نماز میں اُن کی امامت کی تو وہ اُن خواتین کے درمیان کھڑی ہوئیں۔

5087 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَؤُمُّ النِّسَاءَ فِي التَّطَوُّعِ، تَقُومُ مَعَهُنَّ فِي الصَّفِّ

** یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نفل نماز میں خواتین کی امامت کرتی تھیں' وہ اُن کے ساتھ صف میں کھڑی ہوتی تھیں۔

بَابُ اِذَا كَانَتِ الْمَرْاَةُ اَقْرَاَ مِنَ الرِّجَالِ، وَصَلَاةِ الْمَرْاَةِ عَلَيْهَا وِحَاءٌ

باب: جب عورت مردوں سے زیادہ قرأت جانتی ہو اور ایسی عورت کا نماز ادا کرنا جس پر وگ ہو

5088 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ لَا يَقْرَاُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ فَاِنَّهُ يَؤُمُّ، وَتَقُومُ الْمَرْاَةُ مِنْ خَلْفِهِ، وَتُصَلِّي هِيَ بِصَلَاتِهِ

** عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: جب کوئی مرد بالکل بھی قرآن نہ پڑھ سکتا ہو تو وہی امامت کرے گا اور عورت اُس کے پیچھے کھڑی ہوگی' اور وہ عورت اُس مرد کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کرے گی۔

5089 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ لَا يَقْرَاُ مَعَ نِسَاءٍ تَقَدَّمَ، وَقَرَاَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ وَرَائِهِ، فَاِذَا كَبَّرَ رَكَعَ، وَرَكَعَتْ بِرُكُوعِهِ، وَسَجَدَتْ بِسُجُودِهِ

** قتادہ فرماتے ہیں: جب کوئی مرد جو تلاوت نہیں کرسکتا وہ خواتین کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے تو مرد آگے کھڑے ہوگا' خاتون اُس کے پیچھے تلاوت کرے گی' جب وہ مرد تکبیر کہہ کے رکوع میں جائے گا تو خاتون اُس کے رکوع کی پیروی میں رکوع میں جائے گی اور اُس کے سجدہ کی پیروی میں سجدہ کرے گی۔

5090 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، عَنِ الشَّعْرِ الَّذِي يُوصَلُ فِي الرَّاْسِ وَالْوَحَا فِي الشَّعْرِ الَّذِي يُجْعَلُ عَلَى الرَّاْسِ؟ فَاِنْ شَاءَتِ الْمَرْاَةُ وَضَعَتْ عَلٰى رَاْسِهَا قَالَ: اَمَّا الْوَصْلُ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ قَالَ اَنَسٌ حِينَئِذٍ: وَآكِلَ الرِّبَا، وَمُوكِلَهُ، وَالشَّاهِدَ، وَالْكَاتِبَ، وَالْوَاشِمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَالْعَاضِهَةَ، وَالْمُسْتَعْضِهَةَ، قَالَ عَطَاءٌ: قَدْ سَمِعْنَا ذٰلِكَ قَالَ: وَكُنَّ نِسَاءُ الْعَرَبِ يَشِمْنَ اَيْدِيَهُنَّ قَالَ: وَاَمَّا هَاتَيْنِ فَهُوَ شَيْءٌ اَحْدَثْتُمُوهُ، وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَضَعْهُ الْمَرْاَةُ عِنْدَ الصَّلَاةِ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ كُلَّ وَشْمٍ تَزِيدُ بِهِ الْمَرْاَةُ حُسْنًا؟ قَالَ: لَا خَيْرَ فِيهِ، قُلْتُ: وَشْمُهَا شَفَتَيْهَا ثُمَّ تَسِفُّهَا اِثْمِدًا؟ قَالَ: لَا خَيْرَ فِيهِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے اُس بال کے بارے میں دریافت کیا جسے بالوں میں مصنوعی طور پر لگایا جاتا ہے اور بال میں وگ کے بارے میں دریافت کیا جو سر پر لگایا جاتا ہے' تو اگر عورت چاہے تو اُسے اپنے سر پر رکھ سکتی ہے؟ عطاء نے فرمایا: جہاں تک مصنوعی بال لگانے کا تعلق ہے تو نبی اکرم ﷺ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی خواتین پر لعنت کی ہے۔ اس موقع پر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے سود کھانے والے اور اُسے کھلانے والے پر اور گواہ بننے والے پر اور لکھنے والے پر اور جسم گودنے والی عورت اور گدوانے والی عورت اور بہتان لگانے والی اور لگوانے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

عطاء کہتے ہیں: ہم نے بھی یہ روایت سنی ہوئی ہے' اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ عربوں کی خواتین ہاتھ پر گدوایا کرتی تھیں جہاں تک ان دو قسموں کا تعلق ہے تو یہ ایک ایسی چیز ہے جو لوگوں نے بعد میں ایجاد کی ہے' یہ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں نہیں ہوتی تھی' تاہم عورت نماز کے وقت اُسے اتار دے گی۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ہر ایسا گودنا جس کے نتیجہ میں عورت کی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہو (اُس کا حکم کیا ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: اُس کا اپنے ہونٹوں کو گدوا کر اُس پر اثمد لگالینا؟ اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

5091 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: "إِذَا وَضَعَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى رَأْسِهَا شَعْرًا بِغَيْرِ وَصْلٍ؟ قَالَ: فَلْتَضَعْهُ إِذَا قَامَتْ لِلصَّلَاةِ فَإِنَّهُ مُحْدَثٌ

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: جب کوئی عورت اپنے بالوں کے اندر مصنوعی بال ملائے بغیر صرف بال سر پر رکھتی ہے (یعنی وِگ استعمال کرتی ہے) تو عطاء فرماتے ہیں: وہ عورت نماز کے لیے کھڑی ہوگی تو اُسے اُتار دے گی کیونکہ یہ ایک نئی ایجاد شدہ چیز ہے۔

5092 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ تَضَعَ الْمَرْأَةُ عَلَى رَأْسِهَا الشَّعْرَ بِغَيْرِ وَصْلٍ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ عورت اپنے سر پر ایسے بال رکھ لے' جو ساتھ ملے ہوئے نہ ہوں (یعنی وِگ استعمال کر لے)۔

5093 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْمَدِينَةِ، وَفِي يَدِهِ قُصَّةٌ "، ثُمَّ قَالَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ الْآنَ

✽✽ ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا' اُن کے ہاتھ میں ایک وِگ تھی' پھر اُنہوں نے کوئی بات ارشاد فرمائی' جو مجھے اب یاد نہیں ہے۔

5094 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ رَأَى مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَفِي يَدِهِ قُصَّةٌ مِنْ شَعْرٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ وَصْلِ هَذَا، وَقَالَ: إِنَّمَا عُذِّبَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَتْ، إِنَّمَا

عُذِّبَتْ بَنُو اِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَتْ نِسَاؤُهُمْ هٰذِهٖ

⁂ حمید بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا' اُن کے ہاتھ میں بالوں سے بنی ہوئی وِگ تھی' میں نے اُنہیں یہ فرماتے ہوئے سنا: اے اہلِ مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کے بال لگانے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: بنی اسرائیل کو اُس وقت عذاب دیا گیا جب اُن لوگوں نے اسے اختیار کیا' بنی اسرائیل کو اُس وقت عذاب دیا گیا جب اُن کی خواتین نے اسے اختیار کیا۔

5095 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ، وَفِي يَدِهٖ قُصَّةٌ مِنْ شَعْرٍ يَقُولُ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذَا وَيَقُولُ: اِنَّمَا عُذِّبَتْ بَنُو اِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَتْ نِسَاؤُهُمْ هٰذِهٖ

⁂ حمید بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو سنا اُن کے ہاتھ میں بالوں سے بنی ہوئی وِگ تھی' اُنہوں نے یہ فرمایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب آپ نے اس چیز کو استعمال کرنے سے منع کیا' آپ نے یہ فرمایا: بنی اسرائیل کو اُس وقت عذاب دیا گیا جب اُن کی خواتین نے اسے استعمال کرنا شروع کیا۔

5096 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ تَصِلَ الْمَرْاَةُ بِرَاْسِهَا شَيْئًا

⁂ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عورت اپنے سر میں مصنوعی بال لگائے۔

5097 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ، اَنَّ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا اَنْكَحْنَا جُوَيْرِيَةً لَنَا، وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَتَمَرَّقَ رَاْسُهَا اَفَنَصِلُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

⁂ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے اپنی ایک لڑکی کی شادی کی وہ بیمار تھی' اُس کے سر کے بال جھڑ گئے تھے تو کیا ہم اُسے مصنوعی بال لگا دیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

5098 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يُكْرَهُ الْوَصْلُ بِالصُّوفِ

⁂ حسن بصری فرماتے ہیں: اُون کے بال' مصنوعی بال لگانے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

5099 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّهٗ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ نِسَاءَ بَنِي اِسْرَائِيلَ وَصَلْنَ اَشْعَارَهُنَّ فَلَعَنَهُنَّ اللّٰهُ، وَمَنَعَهُنَّ اَنْ يَدْخُلْنَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بنی اسرائیل کے خواتین اپنے مصنوعی بال لگایا کرتی تھیں تو اللہ تعالیٰ نے اُن پر لعنت کی اور اُنہیں اس بات سے منع کر دیا کہ وہ بیت المقدس کے اندر جائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے اور لگوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

5100 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: آكِلُ الرِّبَا، وَمُوكِلُهُ، وَكَاتِبُهُ، وَشَاهِدُهُ اِذَا عَلِمُوا بِهِ، وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ، وَلَاوِي الصَّدَقَةِ، وَالْمُتَعَدِّي فِيهَا، وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَالْمُرْتَدُّ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ هِجْرَتِهِ، مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سود کھانے والے اُسے کھلانے والے اُسے تحریر کرنے والے اُس کے گواہ بننے والے جبکہ وہ اس سے واقف بھی ہوں (ان کے علاوہ) جسم گودنے والی عورت اور گدوانے والی عورت صدقہ دینے میں ٹال مٹول کرنے والا اور اُس میں زیادتی کرنے والا شخص باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص اور ایسا دیہاتی جو ہجرت کرنے کے بعد واپس چلا جائے ان سب پر قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کی زبانی لعنت کی جائے گی۔

5101 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لُعِنَ اَرْبَعٌ: الْوَاشِمَةُ، وَالْوَاشِرَةُ، وَالنَّامِصَةُ، وَالْوَاصِلَةُ "

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: چار خواتین پر لعنت کی گئی ہیں: جسم گودنے والی دانت کے درمیان سوراخ کرنے والی بال اکھیڑنے والی اور مصنوعی بال لگانے والی۔

5102 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الْوَشْمِ؟ فَقَالَ: مِنْ زِيِّ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے جسم گودنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ اہلِ جاہلیت کا معمول ہے۔

5103 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: " لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ، وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ، وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاَةً مِنْ بَنِي اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا: اُمُّ يَعْقُوبَ، فَقَالَتْ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بَلَغَنِي اَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ قَالَ: وَمَا لِي لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَتْ: اِنِّي لَاَقْرَاُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ وَمَا اَجِدُهُ قَالَ: اِنْ كُنْتِ قَارِئَةً لَقَدْ وَجَدْتِيهِ اَمَا قَرَاْتِ (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ

فَانْتَهُوا) (الحشر: 7) قَالَتْ: بَلٰى قَالَ: فَإِنَّهُ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: إِنِّي لَأَظُنُّ أَهْلَكَ يَفْعَلُونَ بَعْضَ ذٰلِكَ قَالَ: فَاذْهَبِي وَانْظُرِي قَالَ: "فَدَخَلَتْ فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا شَيْئًا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَوْ كَانَتْ كَذٰلِكَ لَمْ تُجَامِعْنَا، قُلْنَا لِأَبِي بَكْرٍ: مَا النَّامِصَةُ؟ قَالَ: الَّتِي تَنْتِفُ شَعْرَهَا

٭٭ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے جسم گودنے والی اور گدوانے والی اور بال اکھیڑنے والی حُسن میں اضافہ کی خاطر اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو تبدیل کرنے والی عورتوں پرلعنت کی ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس بات کی اطلاع بنواُسید سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کو ملی جس کا نام اُم یعقوب تھا' اُس کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! مجھ یہ بات پتا چلی ہے کہ آپ نے فلاں فلاں عورتوں پر لعنت کی ہے! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا: میں اُس پرلعنت کیوں نہ کروں جس پر اللہ کے رسول نے لعنت کی ہے اور جس کا ذکر اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ اُس عورت نے کہا: میں نے پورا قرآن پڑھا ہوا ہے مجھے تو یہ آیت نہیں ملی۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم نے واقعی پڑھا ہوتا تو تمہیں یہ آیت مل جاتی' کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی:

''رسول تمہیں جو کچھ دے اُسے حاصل کرلو اور جس سے منع کرے اُس سے باز آ جاؤ''۔

اُس عورت نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔ اُس خاتون نے کہا: آپ کی بیوی کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ وہ بھی ایسا ہی کرتی ہے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جا کر خود جائزہ لے لو۔ راوی کہتے ہیں: وہ خاتون حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر گئی لیکن اُسے اپنے مطلب کی کوئی چیز نظر نہیں آئی' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میری بیوی اس طرح کرتی ہوتی (جس طرح تم الزام لگا رہی ہو) تو وہ ہمارے ساتھ رہ ہی نہیں سکتی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: لفظ ''نامصا'' کا مطلب کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: بالوں کو اُکھیڑنا۔

5104 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ امْرَأَةِ ابْنِ أَبِي الصَّقْرِ، أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَسَأَلَتْهَا امْرَأَةٌ؟ فَقَالَتْ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ فِي وَجْهِي شَعَرَاتٌ أَفَأَنْتِفُهُنَّ أَتَزَيَّنُ بِذٰلِكَ لِزَوْجِي؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَمِيطِي عَنْكِ الْأَذَى، وَتَصَنَّعِي لِزَوْجِكِ كَمَا تَصَنَّعِينَ لِلزِّيَارَةِ، وَإِذَا أَمَرَكِ فَلْتُطِيعِيهِ، وَإِذَا أَقْسَمَ عَلَيْكِ فَأَبِرِّيهِ، وَلَا تَأْذَنِي فِي بَيْتِهِ لِمَنْ يَكْرَهُ

٭٭ ابواسحاق نے ابن ابوصقر کی اہلیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھیں' ایک خاتون نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا' اُس نے عرض کی: اے اُم المومنین! میرے چہرے میں کچھ بال ہیں' تو کیا اُنہیں اُکھیڑ دوں؟ تاکہ میں اپنے شوہر کے لیے آراستہ ہو جاؤں؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم اپنے آپ سے گندگی کو صاف کرلو اور اپنے شوہر کے لیے اس طرح تیار رہو' جس طرح کسی سے ملنے کے لیے تیار ہوا جاتا ہے' جب وہ تمہیں کوئی حکم دے تو تم اُس کی

فرمانبرداری کرو جب وہ تمہیں کوئی قسم دے تو تم اُسے پورا کرواؤ اور تم اپنے گھر میں کسی ایسے کو آنے نہ دو جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔

بَابُ شُهُودِ النِّسَاءِ الْجَمَاعَةَ

باب: خواتین کا جماعت کے ساتھ نماز میں شریک ہونا

5105 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَيْتَ مَنْ تَخْرُجُ مِنَ النِّسَاءِ بِالنَّهَارِ اِذَا سَمِعَتِ الْاَذَانَ اَيَحِقُّ عَلَيْهَا حُضُورُ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: اِنْ اَحَبَّتْ اَنْ تَاْتِيَهَا، وَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَلَا حَرَجَ قُلْتُ: قَوْلُهُ (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ) (الجمعة: 9) اَلَيْسَتْ لِلنِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: لَا

✱✱ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جو عورت دن کے وقت گھر سے باہر نکلتی ہے جب وہ اذان سنتی ہے تو کیا اُس پر یہ لازم ہوگا کہ وہ باجماعت نماز میں شریک ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: اگر وہ عورت اس بات کی خواہشمند ہو تو باجماعت نماز میں شریک ہو جائے' ورنہ نہ ہو' اگر نہیں ہوگی' تو کوئی حرج بھی نہیں ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے کیا مراد ہے:

''اے ایمان والو! جب قیامت کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے''۔

(میں نے دریافت کیا:) کیا اس حوالے سے خواتین بھی مردوں کے ساتھ شامل نہیں ہوں گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

5106 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَيَحِقُّ عَلَى النِّسَاءِ اِذَا سَمِعْنَ الْاَذَانَ اَنْ يُجِبْنَ كَمَا هُوَ حَقٌّ عَلَى الرِّجَالِ؟ قَالَ: لَا لَعَمْرِي

✱✱ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا خواتین پر یہ بات لازم ہے کہ جب وہ اذان سنیں تو اُس کا جواب دیں (یعنی باجماعت نماز میں شریک ہوں)' جس طرح یہ مردوں پر لازم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میری زندگی کی قسم!

5107 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَمْنَعُوا اِمَاءَ اللّٰهِ اَنْ يُصَلِّينَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ: اِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ قَالَ: فَسَبَّهُ سَبًّا شَدِيدًا وَقَالَ: نُحَدِّثُكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ: اِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ

✱✱ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اللہ کی کنیزوں کو اس بات سے نہ روکو کہ وہ مسجد میں نماز ادا کریں''۔

اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے نے کہا: ہم تو اُن خواتین کو ضرور روکیں گے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے

اُسے سخت سست کہتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے حدیث بیان کر رہا ہوں اور تم یہ کہہ رہے ہو کہ ہم اُنہیں روکیں گے۔

5108 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ ابْنُهُ: وَاللّٰهِ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ فَيَتَّخِذْنَ ذٰلِكَ دَغَلًا قَالَ: فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ، تَسْمَعُنِي اَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَقُولُ اَنْتَ: لَا؟ قَالَ لَيْثٌ فِي حَدِيْثِهِ: لِيَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ عَلَيْهِنَّ خُلْقَانٌ شَعِثَاتٍ بِغَيْرِ دُهْنٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"خواتین کو رات کے وقت مسجد تک جانے کی اجازت دو"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اُن خواتین کو اجازت نہیں دیں گے ورنہ وہ اسے مزید خرابی کا ذریعہ بنالیں گی۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ یہ کرے اور وہ کرے! تم نے مجھے سنا کہ میں نے یہ بات کہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے اور تم پھر بھی یہ کہہ رہے ہو کہ جی نہیں!

لیث نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جب وہ خواتین نکلیں تو خوشبو لگائے بغیر نکلیں اور اُنہوں نے پرانے سے کپڑے پہنے ہوئے ہوں اور اُنہوں نے تیل بھی نہ لگایا ہوا ہو۔

5109 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ، اَخُو الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَوْلَاةٍ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ كَانَ مِنْكُنَّ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا تَرْفَعْ رَاْسَهَا حَتّٰى نَرْفَعَ رُءُوسَنَا كَرَاهِيَةَ اَنْ تَرَيْنَ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ لِقِصَرِ اُزُرِهِمْ، وَكَانُوا اِذْ ذَاكَ يَتَرَدَّوْنَ هٰذِهِ النُّمُرَ

✵✵ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"تم خواتین میں سے جو بھی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے وہ اپنا سر (رکوع یا سجدہ) سے اُس وقت تک نہ اُٹھائے جب تک ہم (مرد) اُٹھ نہیں جاتے"۔

نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا تھا کہ خواتین مردوں میں سے کسی ایک کی شرمگاہ کو دیکھ لیں کیونکہ مردوں کے تہبند چھوٹے ہوتے تھے اور وہ لوگ اُن دنوں میں چمڑے بھی استعمال کرتے تھے۔

5110 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: هَلْ كُنَّ النِّسَاءُ يَشْهَدْنَ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: اِيْهَا اللّٰهِ، اِذًا فَلِمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ، وَشَرُّ صُفُوفِ النِّسَاءِ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ، وَخَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ، وَشَرُّ صُفُوفِ الرِّجَالِ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ

٭٭ ابان بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا خواتین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز باجماعت میں شریک ہوتی تھیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! یہی وجہ ہے ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیوں ارشاد فرمانا تھا: خواتین کی سب سے بہتر صف سب سے پیچھے والی ہے اور خواتین کی سب سے کم بہتر صف سب سے آگے والی ہے مردوں کی سب سے بہتر صف سب سے آگے والی ہے اور مردوں کی سب سے کم بہتر صف سب سے پیچھے والی ہے۔

5111 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عَاتِكَةَ بِنْتَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، وَكَانَتْ تَحْتَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَكَانَتْ تَشْهَدُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ، وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لَهَا: وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَتَعْلَمِينَ مَا اُحِبُّ هٰذَا، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِي حَتّٰى تَنْهَانِي قَالَ: اِنِّي لَا اَنْهَاكِ قَالَتْ: فَلَقَدْ طُعِنَ عُمَرُ يَوْمَ طُعِنَ، وَاِنَّهَا لَفِي الْمَسْجِدِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: سیدہ عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں وہ مسجد میں باجماعت نماز میں شریک ہوتی تھیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن سے یہ فرمایا کرتے تھے: اللہ کی قسم! تم یہ بات جانتی ہو کہ مجھے یہ پسند نہیں ہے۔ تو وہ فرماتی تھیں: اللہ کی قسم! میں اس سے اُس وقت تک باز نہیں آؤں گی جب تک آپ مجھے باقاعدہ منع نہیں کرتے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے: میں تمہیں منع نہیں کرتا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا گیا اُس وقت وہ خاتون بھی مسجد میں موجود تھیں۔

5112 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَوْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى النِّسَاءَ الْيَوْمَ مَنَعَهُنَّ الْخُرُوجَ

٭٭ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آج کے زمانہ کی خواتین کو دیکھ لیتے تو انہیں (گھر سے) باہر نکلنے سے منع کر دیتے۔

5113 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَوْ رَاَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ بَعْدَهُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسَاجِدَ، كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي اِسْرَائِيلَ قَالَ: قُلْتُ: اَيْ هَنْتَاهُ، اَوَمُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي اِسْرَائِيلَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ

٭٭ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس چیز کو ملاحظہ کر لیتے جو آپ کے بعد خواتین نے طرزِ عمل اختیار کیا ہے تو انہیں مساجد میں جانے سے روک دیتے' جس طرح بنی اسرائیل کی خواتین کو منع کر دیا گیا تھا۔ راوی خاتون کہتی ہیں: میں نے کہا: اے اچھی خاتون! کیا بنی اسرائیل کی خواتین کو منع کر دیا گیا تھا؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں!

5114 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ نِسَاءُ بَنِي اِسْرَائِيلَ يَتَّخِذْنَ اَرْجُلًا مِنْ خَشَبٍ، يَتَشَرَّفْنَ لِلرِّجَالِ فِي الْمَسَاجِدِ فَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِنَّ الْمَسَاجِدَ، وَسُلِّطَتْ عَلَيْهِنَّ الْحَيْضَةُ

❊❊ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بنی اسرائیل کی خواتین نے لکڑی سے بنی ہوئی ٹانگیں بنوائیں' وہ اس کے ذریعہ مسجد کی طرف جاتے ہوئے مردوں کے سامنے نمایاں ہوتی تھیں' تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے مسجد جانا حرام قرار دے دیا اور اُن پر حیض کو مسلط کر دیا۔

5115 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ يُصَلُّوْنَ جَمِيعًا، فَكَانَتِ الْمَرْاَةُ لَهَا الْخَلِيْلُ تَلْبَسُ الْقَالَبَيْنِ تَطَوَّلُ بِهِمَا لِخَلِيلِهَا، فَاُلْقِيَ عَلَيْهِنَّ الْحَيْضُ، فَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: اَخِّرُوهُنَّ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ، فَقُلْنَا لِاَبِي بَكْرٍ: مَا الْقَالَبَيْنِ؟ قَالَ: رَفِيصَيْنِ مِنْ خَشَبٍ

❊❊ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنی اسرائیل میں مرد اور خواتین اکٹھے نماز ادا کرتے تھے' تو بعض اوقات کوئی عورت اپنی کسی سہیلی کے ساتھ جاتے ہوئے لکڑی کی (اونچی ایڑھی والی جوتی) پہن لیتی تھی جس کے ذریعہ وہ اپنی سہیلی سے زیادہ قدآور محسوس ہوتی تھی تو اُن خواتین پر حیض کو مسلط کر دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُن خواتین کو پیچھے رکھو جس طرح اللہ تعالیٰ نے اُنہیں پیچھے رکھا ہے۔

(کتاب کے راوی بیان کرتے ہیں:) ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: لفظ ''قالبین'' سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: لکڑی کی بنی ہوئی جوتی۔

5116 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: صَلَاةُ الْمَرْاَةِ فِيْ بَيْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيمَا سِوَاهَا ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا خَرَجَتْ تَشَوَّفَ لَهَا الشَّيْطَانُ

❊❊ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورت کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا' گھر کے علاوہ اور کسی بھی جگہ نماز ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' پھر اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: جب عورت (گھر سے باہر) نکلتی ہے' تو شیطان اُسے جھانک کر دیکھتا ہے۔

5117 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: كَانَ يُقَالُ: صَلَاةُ الْمَرْاَةِ فِيْ بَيْتِهَا خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ دَارِهَا، فَقَالَ لَهُ اَبُو عَمْرٍو: وَلِمَ تُطَوِّلُ؟ سَمِعْتُ رَبَّ هٰذِهِ الدَّارِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ - يَحْلِفُ فَيَبْلُغُ فِي الْيَمِينِ: مَا مُصَلًّى لِامْرَاَةٍ خَيْرٌ مِنْ بَيْتِهَا، اِلَّا فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ اِلَّا امْرَاَةٌ قَدْ يَئِسَتْ مِنَ الْبُعُولَةِ فَهِيَ فِيْ مَنْقَلَيْهَا، قِيلَ: مَا مِنْقَلَيْهَا؟ قَالَ اَبُو بَكْرٍ: امْرَاَةٌ عَجُوزٌ قَدْ تَقَارَبَ خَطْوُهَا

❊❊ ابوعمرو شیبانی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص آیا اور بولا: یہ بات کہی جاتی ہے کہ عورت کے لیے اپنے کمرے کے اندر نماز ادا کرنا کمرے سے باہر نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ تو ابوعمرو نے اُسے جواب دیا: تم اتنا طول کیوں دے رہے ہو' میں نے اس گھر کے مالک کو' یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس بات پر قسم اُٹھاتے ہوئے سنا ہے: کسی بھی

عورت کے لیے اُس کے گھر (یا کمرے) سے زیادہ اچھی جائے نماز اور کوئی نہیں ہے البتہ حج یا عمرہ کا معاملہ مختلف ہے اور اُس عورت کا معاملہ مختلف ہے جو عمر رسیدہ ہو چکی ہو وہ چھوٹے قدم اُٹھاتی ہے۔

امام عبدالرزاق سے دریافت کیا گیا: لفظ ''متقلیبا'' سے مراد کیا ہے؟ امام عبدالرزاق نے جواب دیا: بوڑھی عورت کا (بڑھاپے کی وجہ سے) چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھانا۔

5118 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُنَّ لَهُ ثَلَاثُ نِسْوَةٍ مَا صَلَّتْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ فِي مَسْجِدِ الْحَيِّ

٭٭ اعمش نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن کی تین بیویاں تھیں اور اُن میں سے کوئی ایک بھی قبیلہ کی مسجد میں نماز ادا نہیں کرتی تھی۔

5119 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ خُرُوجِ النِّسَاءِ؟ فَقَالَ: يَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ

٭٭ اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے خواتین کے (گھر سے باہر) نکلنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے فرمایا: جب وہ نکلیں گی' تو خوشبو لگائے بغیر ہوں گی۔

5120 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: يَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی کنیزوں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد میں جانے سے منع نہ کرو اور وہ خواتین جب نکلیں تو خوشبو لگائے بغیر ہوں''۔

5121 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَمْنَعُوا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ، وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا وَهُنَّ تَفِلَاتٍ

٭٭ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کی بیوی اُس سے مسجد جانے کے لیے اجازت مانگے تو وہ شخص اُس عورت کو منع نہ کرے''۔

5122 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اسْتَاْذَنَتْ اَحَدَكُمُ امْرَاَتُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ: اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا جَعْفَرٍ بِخَبَرٍ مِثْلِ ذٰلِكَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ نَافِعٌ: مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ بِاللَّيْلِ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع نے یہ کہا تھا کہ یہ حکم رات کے بارے میں ہے۔

5123 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعَطَاءٍ، قَالَا: لَا بَأْسَ بِأَنْ يَؤُمَّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ

** امام شعبی اور عطاء فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مرد خواتین کی امامت کرے۔

5124 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، أَمَرَ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ أَنْ يَؤُمَّ النِّسَاءَ فِي مُؤَخِّرِ الْمَسْجِدِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، قَالَ سُفْيَانُ: وَأَصْحَابُنَا يَكْرَهُونَ ذَلِكَ، وَيَقُولُونَ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْدَثَ فَمَنْ يُقَدِّمُ؟ وَيَقُولُونَ: التَّطَوُّعُ أَيْسَرُ

** ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن ابوحثمہ کو یہ حکم دیا کہ وہ رمضان کے مہینہ میں مسجد کے پیچھے والے حصہ میں خواتین کی امامت کریں۔

سفیان کہتے ہیں: ہمارے اصحاب نے اسے مکروہ قرار دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ آپ نے اس بات کا جائزہ نہیں لیا کہ (اس طرح کی صورت حال میں) اگر امام کو حدث لاحق ہو جائے تو پھر وہ آگے کسے کرے گا؟ یہ حضرات یہ بھی فرماتے ہیں: نفل نماز ادا کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے۔

5125 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَمْرٍو الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَرْفَجَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَأْمُرُ النَّاسَ بِالْقِيَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، وَيَجْعَلُ لِلرِّجَالِ إِمَامًا وَلِلنِّسَاءِ إِمَامًا " قَالَ: فَأَمَرَنِي فَأَمَمْتُ النِّسَاءَ

** عرفجہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو رمضان کے مہینہ میں نوافل ادا کرنے کا حکم دیتے تھے وہ مردوں کے لیے ایک امام مقرر کرتے تھے اور خواتین کے لیے ایک امام مقرر کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے مجھے حکم دیا تو میں نے خواتین کی امامت کی۔

بَابُ تَزْيِينِ الْمَسَاجِدِ وَالْمَمَرِّ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مساجد کو آراستہ کرنا اور مسجد میں سے گزرنا

5126 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: كَانَتِ الْمَسَاجِدُ تُبْنَى جُمًّا، وَكَانَتِ الْمَدَائِنُ تُشَرَّفُ

** عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: مساجد کو سادہ بنائی جاتی تھیں اور شہروں کو آراستہ کیا جاتا تھا۔

5127 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، وَكَانَ ابْنَ خَالَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَا وَاللَّهِ لَتُزَخْرِفُنَّهَا

❊❊ یزید بن اصم' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے خالہ زاد بھائی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے مساجد کو آراستہ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! تم ضرور انہیں آراستہ کرو گے۔

5128 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي فَزَارَةَ، عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِينِ قَالَ: " كَانَ عَلِيٌّ يَمُرُّ عَلَى مَسْجِدٍ لِتَيْمٍ مُشَرَّفٍ، فَيَقُولُ: هَذِهِ بِيعَةُ التَّيْمِ "

❊❊ مسلم بطین بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ تیم قبیلہ کی آراستہ مسجد سے گزرے' تو انہوں نے فرمایا: یہ تیم قبیلہ کا گرجا گھر ہے۔

5129 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ سَمْعَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ مَسْجِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِلَبِنٍ، وَكَانَ اُسْطُوَانُهُ خَشَبًا، وَكَانَ سَقْفُهُ جَرِيدًا، فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِيَ اَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يُحَرِّكْهُ حَتَّى مَاتَ، ثُمَّ وَلِيَ عُمَرُ فَزَادَ فِيهِ وَجَعَلَ اُسْطُوَانَهُ الْخَشَبَ كَمَا كَانَ، وَسَقْفَهُ بِالْجَرِيدِ، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ زَادَ فِيهِ فَبَنَاهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَسَقْفَهُ بِالسَّاجِ

❊❊ نافع نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد اینٹوں سے بنی ہوئی تھی اور اُس کے ستون لکڑی کے بنے ہوئے تھے' اُس کی چھت کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے' تو انہوں نے انتقال تک اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی' پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے اس مسجد میں توسیع کی' انہوں نے اس توسیع میں لکڑی کے ستون رہنے دیے' جس طرح پہلے تھے اور اس کی چھت کھجور کی شاخوں کی رہنے دی' لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور انہوں نے اس میں توسیع کی' تو انہوں نے نقش و نگار والے پتھروں کے ذریعہ اسے تعمیر کیا اور اس کی چھت ساگوان کی لکڑی کی تھی۔

5130 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ سَمْعَانَ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّهُ اُوحِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اتَّخِذْ مَسْجِدًا عَرْشًا كَعَرْشِ مُوسَى يَبْلُغُ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ

❊❊ ابن سمعان بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ بات وحی کی گئی کہ آپ مسجد کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چھپر کی طرح چھپر کے طور پر بنائیں جو ایک بالشت اونچا تھا۔

5131 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ اَشْيَاخِنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُزَخْرَفُ مَسَاجِدُكُمْ كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى بِيَعَهَا

❊❊ حسین بن عبیداللہ بن یسار بیان کرتے ہیں: ہمارے بعض مشائخ نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا ہے:

''تمہاری مساجد کو اس طرح آراستہ کیا جائے گا' جس طرح یہود و نصاریٰ اپنے عبادت خانوں کو آراستہ کرتے ہیں''۔

5132 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِى عُثْمَانَ الْقُرَشِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَلْحَةَ، عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ: اِذَا حَلَّيْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ، وَزَخْرَفْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ فَالدَّبَارُ عَلَيْكُمْ

٭٭ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب تم اپنے مصاحف (یعنی قرآن مجید) پر زیورات لگاؤ اور اپنی مساجد کو آراستہ کرو' تو پھر تم پر بربادی نازل ہوگی۔

5133 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، اَيْضًا، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ حَوْشَبٍ الطَّائِيِّ قَالَ: مَا اَسَاءَتْ اُمَّةٌ اَعْمَالَهَا اِلَّا زَخْرَفَتْ مَسَاجِدَهَا، وَمَا هَلَكَتْ اُمَّةٌ قَطُّ اِلَّا مِنْ قِبَلِ عُلَمَائِهَا

٭٭ حوشب طائی فرماتے ہیں: کسی بھی اُمت کے اعمال اُس وقت تک خراب نہیں ہوتے' جب تک وہ مساجد کو آراستہ کرنا نہیں شروع کرتی اور کوئی بھی اُمت اُس وقت تک ہلاکت کا شکار نہیں ہوتی' جب تک یہ ہلاکت اُن کے علماء کی طرف سے نہیں آتی۔

5134 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، اَوْ غَيْرِهٖ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: اِنَّ الْقَوْمَ اِذَا زَيَّنُوا مَسَاجِدَهُمْ فَسَدَتْ اَعْمَالُهُمْ

٭٭ ابراہیم بن مہاجر بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب لوگ اپنی مساجد کو آراستہ کریں گے' تو اُن کے اعمال خراب ہو جائیں گے۔

5135 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، وَغَيْرِهٖ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ. اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، وَاَبَا الدَّرْدَاءِ، ذَرَعَا الْمَسْجِدَ، ثُمَّ اَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالذِّرَاعِ قَالَ: بَلْ عَرِيشٌ كَعَرِيشِ مُوسَى، ثُمَامٌ وَخَشَبَاتٌ، فَالْاَمْرُ اَعْجَلُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَبَلَغَنَا اَنَّ عَرْشَ مُوسَى اِذَا قَامَ مَسَّ رَاْسَهُ

٭٭ خالد بن معدان بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما نے مسجد کی پیمائش کی' پھر وہ دونوں اس پیمائش کو ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چھپر کی طرح کا چھپر ہوگا' جس میں گھاس اور لکڑی ہوگی اور قیامت نے جلدی ہی آجانا ہے۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چھپر اتنا اونچا تھا کہ جب وہ کھڑے ہوتے تھے تو اُن کا سر اُس سے جا لگتا تھا۔

5136 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَابُوسَ، عَنْ اَبِى ظَبْيَانَ قَالَ: دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكْعَةً، فَقِيلَ لَهُ: فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ تَطَوُّعٌ فَمَنْ شَاءَ زَادَ، وَمَنْ شَاءَ نَقَصَ، كَرِهْتُ أَنْ أَتَّخِذَهُ طَرِيقًا

* * ابوظبیان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اُنہوں نے ایک رکعت ادا کی اُن سے دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ نفل نماز ہے جو شخص چاہے وہ زیادہ ادا کرلے اور جو شخص چاہے وہ کم ادا کرلے مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں اسے راستہ بنالوں۔

5137 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَرَكَعَ فَمَرَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ رَاكِعٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ لِلْمَعْرِفَةِ، وَتُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا، وَأَنْ تَغْلُوَ النِّسَاءُ الْخَيْلَ، وَأَنْ تَرْخُصَ فَلَا تَغْلُو إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَأَنْ يَتَجَرَّدَ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ جَمِيعًا

* * عبدالاعلیٰ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا وہ رکوع میں گئے ایک شخص اُن کے پاس سے گزرا وہ اُس وقت رکوع کی حالت میں تھے اُس شخص نے اُنہیں سلام کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ اور اُس کے رسول نے سچ کہا ہے! جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو اُنہوں نے فرمایا: یہ بات کہی جاتی ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ایک شخص جان پہچان کے شخص کو ہی سلام کرے گا اور مساجد کو راستہ بنالیا جائے گا اور خواتین گھوڑوں سے مہنگی ہوں گی اور اور؟ ھر سستی ہونگی اور قیامت تک کبھی مہنگی نہیں ہونگی اور مرد وعورت برہنہ ہوکر اکٹھے رہیں گے۔

5138 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ عُلُوُّ صَوْتِ الْفَاسِقِ فِي الْمَسَاجِدِ، وَمَطَرٌ وَلَا نَبَاتٌ، وَأَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا، وَأَنْ تَظْهَرَ أَوْلَادُ الزُّنَاةِ

* * عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: قیامت کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ مساجد میں فاسق لوگوں کی آواز بلند ہوگی بارشیں ہوں گی لیکن پیداوار نہیں ہوگی مساجد کو راستہ بنالیا جائے گا اور زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اولاد زیادہ ہو جائے گی۔

5139 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: أَمَا تَكْرَهُ أَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا يُصَلِّي فِيهِ؟ قَالَ: بَلَى

* * ابن تیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کو مکروہ نہیں سمجھتے ہیں کہ آدمی مسجد سے گزرے اور اُس میں نماز ادا نہ کرے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

5140 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، أَوْ غَيْرِهِ: أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَمُرَّ الْمَارُّ بِمَسْجِدٍ فَلَا يَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، وَأَنْ يَبْعَثَ الصَّبِيُّ مِنَ الصِّبْيَانِ الشَّيْخَ بَرِيدًا بَيْنَ

الْاُفُقَيْنِ، وَاَنْ يَكُوْنَ السَّلَامُ لِلْمَعْرِفَةِ، وَاَنْ يَكُوْنَ رُعَاةُ الْغَنَمِ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ فِي بُيُوتِ الْمَدَرِ

✸✸ ابواسحاق یا کسی اور نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت کی نشانیوں میں یہ بات شامل ہے کہ آدمی مسجد میں سے گزرے گا اور وہاں دو رکعت ادا نہیں کرے گا اور ایک بچہ کسی بزرگ کو دو اُفق کے درمیان ایک برید کے فاصلہ پر بھیج دے گا اور سلام دعا صرف جان پہچان والے شخص کے ساتھ ہوگی اور بکریوں کے چرواہے جن کے پاس مناسب جوتے نہیں ہوتے اور مناسب لباس نہیں ہوتے' وہ اینٹوں کے بنے ہوئے گھروں میں رہیں گے۔

5141 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: اُرْسِلَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، فَاُمِرَ اَنْ يُحَدِّثَ قَوْمَهُ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ، وَاَنْ يَضْرِبَ لَهُنَّ اَمْثَالًا، فَاَعْجَبْنَهُ فَاَمْسَكَهُنَّ لِنَفْسِهِ، فَقِيلَ لِعِيسَى: ائْتِ يَحْيَى فَاْمُرْهُ فَلْيُبَلِّغِ الْكَلِمَاتِ الَّتِي اُمِرَ بِهِنَّ، وَاِلَّا فَتُبَلِّغُهُنَّ اَنْتَ، فَلَمَّا اَتَاهُ قَالَ: اَنَا اُبَلِّغُهُنَّ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ: اِنَّ مَثَلَ الشِّرْكِ بِاللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا مِنْ مَالِهِ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِ وَاَعْتَقَهُ، وَقَالَ: اذْهَبْ فَانْطَلِقْ، فَاَصَابَ مَعْرُوفًا فَجَعَلَ مَعْرُوفَهُ، وَنَيْلَهُ لِرَجُلٍ غَيْرَ الَّذِي اَعْتَقَهُ، فَذٰلِكَ مَثَلُ الشِّرْكِ بِاللّٰهِ، وَالصَّلَاةُ مَثَلُهَا كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتَى سُلْطَانًا مَهِيبًا لَا يَرْجُو اَنْ يُمَكِّنَهُ مِنَ الْكَلَامِ فَاَتَاهُ فَاَمْكَنَهُ يَقُولُ: مَا شَاءَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الْمُصَلِّي اِذَا كَانَ فِي صَلَاةٍ يُعْطِيهِ اللّٰهُ مِنْ دُعَائِهِ مَا اَحَبَّ، وَالزَّكَاةُ مَثَلُهَا كَمَثَلِ رَجُلٍ اَخَذَهُ الْعَدُوُّ، فَقَالَ: اقْتُلُوهُ مَا تَنْتَظِرُونَ بِهِ، فَقَالَ: مَا تَصْنَعُونَ بِقَتْلِي؟ قَالَ بَلْ تُنَجِّمُونَ عَلَيَّ نُجُومًا فَاُوَدِّي اِلَيْكُمْ ثَمَنَ رَقَبَتِي فَنَجَّمُوا عَلَيْهِ نُجُومًا كُلَّمَا اَدَّى نَجْمًا فَكَّ مِنْ رِقِّهِ حَتَّى عَتَقَ، فَكَذٰلِكَ الصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الْخَطَايَا، وَمَثَلُ الصَّوْمِ كَمَثَلِ رَجُلٍ شَهِدَ الْبَاْسَ فَاَخَذَ السِّلَاحَ حَتَّى رَاَى اَنَّهُ لَنْ يَخْلُصَ اِلَيْهِ شَيْءٌ، فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّوْمِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ، وَالْقُرْآنُ مَثَلُهُ كَمَثَلِ قَوْمٍ فِي حِصْنٍ حَصِينٍ، لَا يَاْتِيهِمُ الْعَدُوُّ اِلَّا وَجَدَهُمْ حَذِرِينَ كَذٰلِكَ، مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ مِنَ الشَّيْطَانِ "

قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي يَحْيَى ابْنُ اَبِي كَثِيرٍ نَحْوًا مِنْ هٰذَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَاَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ: بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ الْاِسْلَامَ مِنْ رَاْسِهِ حَتَّى يُرَاجِعَ، وَمَنْ دَعَا دَعْوَةً جَاهِلِيَّةً فَاِنَّهُ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ " فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَاِنْ صَلَّى وَصَامَ قَالَ: نَعَمْ، وَلٰكِنْ تَسَمَّوْا بِاسْمِ اللّٰهِ الَّذِي سَمَّاكُمْ مُسْلِمِينَ مُؤْمِنِينَ

✸✸ عمارہ بن عبد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ اپنی قوم کو پانچ کلمات کے بارے میں بتائیں اور اُن کے سامنے مثال کے ذریعہ اسے واضح کریں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو یہ کلمات اچھے لگے' اُنہوں نے یہ اپنے لیے رکھے (لوگوں کے سامنے بیان نہیں کیے) تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا: آپ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پاس جائیں اور اُنہیں کہیں کہ وہ ان کلمات کی تبلیغ کریں' جن کے بارے میں اُنہیں حکم دیا گیا ہے' اگر وہ نہیں کرتے تو آپ اس کی تبلیغ کر دیں۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام' حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو حضرت

یحییٰ علیہ السلام نے کہا: میں ان کی تبلیغ کر دیتا ہوں۔

پھر انہوں نے اپنی قوم سے کہا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینے کی مثال اس طرح ہے' جیسے کوئی شخص اپنے مال میں سے کسی غلام کو خرید ے' اُس کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور اُسے آزاد کر دے اور پھر بولے: تم جاؤ! تو غلام چلا جائے' پھر اُسے کچھ بھلائی حاصل ہو تو وہ اُس بھلائی اور آمدن کو کسی دوسرے شخص کے لیے مقرر کر دے جو اُسے آزاد کرنے والے کے علاوہ ہو' تو یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینے کی مثال ہے۔

جہاں تک نماز کا تعلق ہے تو اس کی مثال یوں ہے جیسے کوئی شخص کسی ہیبت والے سلطان کے پاس آئے اور وہ یہ اُمید نہ رکھتا ہو کہ سلطان اُسے اپنے ساتھ بات چیت کرنے کا موقع دے گا' لیکن جب وہ سلطان کے پاس آئے تو وہ اُسے موقع دیدے اور یہ کہے کہ وہ جو چاہے (کہہ سکتا ہے)' تو یہ نمازی کی مثال ہوگی کہ جب وہ نماز ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے یہ حق دیتا ہے کہ وہ جو چاہے دعا کرے۔

زکوٰۃ کی مثال یوں ہے کہ جس طرح کسی شخص کو کوئی دشمن پکڑ لیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ تم اسے قتل کر دو! تم کس چیز کا انتظار کر رہے ہو' وہ شخص کہتا ہے: مجھے مار کر تمہیں کیا مل جائے گا' بلکہ تم مجھ پر کوئی ادائیگی طے کر دو' جو میں اپنی جان کے بدلہ میں قسطوں میں تمہیں ادا کرتا رہوں گا' تو وہ لوگ اُس کے لیے قسطوں میں ادائیگی مقرر کر دیتے ہیں' وہ شخص جب بھی کوئی قسط ادا کرتا ہے تو اُس کو کچھ آزادی نصیب ہو جاتی ہے یہاں تک کہ وہ مکمل آزاد ہو جاتا ہے۔ تو صدقہ کی مثال بھی اسی طرح ہے وہ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

روزے کی مثال ایسے شخص کی طرح ہے جو جنگ میں حصہ لیتا ہے' وہ ہتھیار حاصل کر لیتا ہے لیکن پھر وہ اس بات کا جائزہ لیتا ہے کہ اُس کے لیے بچاؤ کی کوئی چیز نہیں ہے تو یہ روزہ کی مثال ہے کیونکہ روزہ جہنم کے لیے ڈھال ہے اور قرآن کی مثال ایسے لوگوں کی مانند ہے جو ایک مضبوط قلعے میں ہوں جن تک دشمن نہ پہنچ سکتا ہو تو یہ قرآن کے عالم کی شیطان کے مقابلہ میں مثال ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن ابوکثیر نے یہ روایت بیان کرنے کے بعد یہ بات نقل کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں: اطاعت و فرمانبرداری کرنے' ہجرت کرنے' جماعت کے ساتھ رہنے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا' جو شخص (مسلمانوں کی) جماعت سے ایک بالشت نکلتا ہے تو وہ اپنے سر سے اسلام (کے پٹے) کو اُتار دیتا ہے اور جو شخص زمانۂ جاہلیت کی طرف بلاتا ہے (یا دعویٰ کرتا ہے) تو وہ شخص جہنم میں جائے گا''۔

ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ نماز ادا کرتا ہو اور روزہ رکھتا ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! لیکن تم لوگ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ نام کے مطابق نام رکھو جو اُس نے تمہارا نام مقرر کیا ہے یعنی مسلمان یا مؤمن۔

5142 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ حُذَيْفَةَ: اَنَّهُ قَالَ: خَلَوْتُ يَوْمًا وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَجْتَهِدَ فِي الثَّنَاءِ عَلٰى رَبِّي وَالدُّعَاءِ فَارْتَجْتُ، فَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ: وَلَا اَرٰى اَحَدًا قُلِ: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهُ، وَبِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ،

وَإِلَيْكَ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ عَلَانِيَتُهُ وَسِرُّهُ، أَهْلٌ أَنْ تُحْمَدَ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جَمِيعَ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِي، وَاعْصِمْنِي فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي، وَارْزُقْنِي أَعْمَالًا زَاكِيَةً تَرْضَى بِهَا عَنِّي قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ذٰلِكَ مَلَكٌ عَلَّمَكَ الثَّنَاءَ عَلٰى رَبِّكَ وَالدُّعَاءَ

✵✵ حفص بن میسرہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ فرماتے ہیں: ایک دن میں اکیلا تھا' میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں اپنے پروردگار کی تعریف کرنے میں خوب اہتمام کروں گا اور خوب اہتمام سے دعا کروں گا۔ تو میں نے کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا لیکن میں نے کسی کو دیکھا نہیں' اُس نے کہا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! ہر طرح کی حمد تیرے لیے ہی مخصوص ہے اور ہر طرح کی بادشاہی تیرے ہی لیے مخصوص ہے' تیرے دستِ قدرت میں ہر قسم کی بھلائی ہے' معاملہ تیری ہی طرف لوٹتا ہے' ہر معاملہ خواہ وہ اعلانیہ ہو یا پوشیدہ ہو' تو اس بات کا اہل ہے کہ تیری حمد بیان کی جائے' بے شک تُو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے' اے اللہ! میرے جتنے بھی گناہ گزر چکے ہیں اُن کے حوالے سے میری مغفرت کر دے اور میری عمر کا جو حصہ باقی ہے اُس میں مجھے (گناہوں سے) محفوظ رکھنا' تو مجھے ایسے پاکیزہ اعمال عطا کر دے جن کے ذریعہ تُو مجھ سے راضی ہو جائے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایک فرشتہ تھا' جس نے تمہیں' تمہارے پروردگار کی تعریف کرنے اور اُس سے دعا مانگنے کا طریقہ تعلیم دیا تھا۔

5143 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: جُفُوفُ الْأَرْضِ طُهُورُهَا،

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: زمین کا خشک ہو جانا' ہی اُس کا پاک ہونا ہے' اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر برکتیں درود نازل کرے!



كِتَابُ الْجُمُعَةِ

کتاب: جمعہ کے بارے میں روایات

بَابُ اَوَّلِ مَنْ جَمَّعَ

باب: سب سے پہلے جمعہ کس نے قائم کیا؟

5144 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: " جَمَّعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَبْلَ اَنْ يُقْدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الْجُمُعَةُ وَهُمُ الَّذِينَ سَمَّوْهَا الْجُمُعَةَ، فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلْيَهُودِ: يَوْمٌ يَجْتَمِعُونَ فِيهِ كُلَّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ، وَلِلنَّصَارٰى اَيْضًا مِثْلُ ذٰلِكَ، فَهَلُمَّ فَلْنَجْعَلْ يَوْمًا نَجْتَمِعُ وَنَذْكُرُ اللّٰهَ وَنُصَلِّي وَنَشْكُرُهُ فِيهِ، اَوْ كَمَا قَالُوا: فَقَالُوا: يَوْمُ السَّبْتِ لِلْيَهُودِ، وَيَوْمُ الْاَحَدِ لِلنَّصَارٰى، فَاجْعَلُوهُ يَوْمَ الْعُرُوبَةِ، وَكَانُوا يُسَمُّونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْعُرُوبَةِ، فَاجْتَمَعُوا اِلٰى اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَصَلّٰى بِهِمْ، يَوْمَئِذٍ وَذَكَّرَهُمْ فَسَمَّوْهُ الْجُمُعَةَ، حَتّٰى اجْتَمَعُوا اِلَيْهِ، فَذَبَحَ اَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ لَهُمْ شَاةً فَتَغَدَّوْا وَتَعَشَّوْا مِنْ شَاةٍ وَّاحِدَةٍ، وَذٰلِكَ لِقِلَّتِهِمْ "، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ بَعْدَ ذٰلِكَ: (اِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ) (الجمعة: 9)

✱✱ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: اہلِ مدینہ نے نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے اور جمعہ کا باقاعدہ حکم نازل ہونے سے پہلے جمعہ کی نماز ادا کرنا شروع کردی تھی۔ وہ لوگ اسے جمعہ کا نام دیتے تھے انصار نے یہودیوں کے بارے میں کہا کہ ہفتہ میں ایک دن ایسا ہے جس میں یہ لوگ اکٹھے ہوتے ہیں یہی بات اُنہوں نے عیسائیوں کے بارے میں کہی تو آؤ! کیوں نہ ہم بھی ایک دن مخصوص کرلیں جس میں ہم اکٹھے ہوا کریں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کریں نماز ادا کیا کریں اور اس نماز میں اُس کا شکر کیا کریں یا جیسے بھی اُنہوں نے کہا' پھر اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ ہفتہ کا دن یہودیوں کے لیے مخصوص ہے اتوار کا دن عیسائیوں کے لیے مخصوص ہے تو اُنہوں نے "عروبہ" کے دن کو اپنے لیے مخصوص کرلیا' وہ لوگ جمعہ کے دن کو "عروبہ" کا دن کہتے تھے وہ لوگ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوتے تھے وہ اُنہیں اُس دن نماز پڑھایا کرتے تھے اور اُنہیں وعظ ونصیحت کرتے تھے' تو ان لوگوں نے اس دن کا نام جمعہ رکھا۔ جب وہ لوگ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوتے تھے' تو حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ اُن کے لیے بکری ذبح کرتے تھے اور ایک ہی بکری کے ذریعہ اُن کے صبح اور شام کے کھانے کا انتظام کرتے تھے اس کی

وجہ یہ تھی کہ اُن لوگوں کی تعداد کم تھی۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں آیت نازل کی:

''جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر (یعنی نماز) کی طرف جلدی کرو''۔

5145 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَنْ اَوَّلُ مَنْ جَمَّعَ؟ قَالَ: رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ زَعَمُوا، قُلْتُ: اَبِاَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَمَهْ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: سب سے پہلے جمعہ پڑھانے کا آغاز کس نے کیا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ بنوعبدالدار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے کیا تھا۔ میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت؟ اُنہوں نے جواب دیا: تو اور کیا!

5146 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرِ بْنِ هَاشِمٍ اِلٰى اَهْلِ الْمَدِينَةِ لِيُقْرِئَهُمُ الْقُرْآنَ، فَاسْتَاْذَنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُجَمِّعَ بِهِمْ، فَاَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يَوْمَئِذٍ بِاَمِيرٍ، وَلٰكِنَّهُ انْطَلَقَ يُعَلِّمُ اَهْلَ الْمَدِينَةِ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَقُولُ: حَيْثُمَا كَانَ اَمِيرٌ، فَاِنَّهُ يَعِظُ اَصْحَابَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ

✸✸ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو اہلِ مدینہ کی طرف بھیجا' تاکہ وہ اُن لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیں تو اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ اجازت مانگی کہ وہ اُن لوگوں کو اکٹھا کرلیا کریں' نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اجازت دی' اس وقت وہ امیر نہیں تھے لیکن اہلِ مدینہ کی تعلیم وتربیت کے لیے جانے لگے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری فرماتے ہیں: جہاں بھی امیر موجود ہوگا' وہ جمعہ کے دن اپنے ساتھیوں کو وعظ ونصیحت کرے گا اور اُنہیں دو رکعت پڑھائے گا۔

بَابُ الْاِمَامِ يُجَمِّعُ حَيْثُ كَانَ

باب: امام کا جمعہ پڑھانا' خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہو

5147 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ سَعْدٍ الْمَكِّيُّ اَنَّهُ كَانَ مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ مُتَبَدٍّ بِالسُّوَيْدَاءِ، وَهُوَ فِي اِمَارَتِهِ عَلَى الْحِجَازِ قَالَ: " فَحَضَرَتِ الْجُمُعَةُ فَهَيَّئُوا لَهُ مَجْلِسًا مِنَ الْبَطْحَاءِ، ثُمَّ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ، فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَجَلَسَ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ، ثُمَّ اَذَّنُوا اَذَانًا آخَرَ، ثُمَّ خَطَبَهُمْ، ثُمَّ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، وَاَعْلَنَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ: اِنَّ الْاِمَامَ يُجَمِّعُ حَيْثُ كَانَ

✸✸ صالح بن سعد مکی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جو سویدہ کے مقام پر

ویرانہ میں مقیم تھے' یہ اُن دنوں کی بات ہے جب وہ حجاز کے گورنر تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جمعہ کے وقت ہوا تو اُن لوگوں نے کھلے میدان میں اُن کے لیے محفل مقرر کی' پھر مؤذن نے نماز کے لیے اذان دی تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کے پاس تشریف لے گئے' وہ اُس محفل میں تشریف فرما ہوئے' پھر اُن لوگوں نے دوسری اذان دی تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اُنہیں خطبہ دیا' پھر نماز کھڑی ہوئی تو اُنہوں نے اُنہیں دو رکعت پڑھائی' جس میں اُنہوں نے بلند آواز میں قرأت کی' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو اُنہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: امام جہاں کہیں بھی ہوگا وہ جمعہ پڑھائے گا۔

5148 - اقوالِ تابعین: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: قَدِمَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مَكَّةَ فِي حَجٍّ، اَوْ عُمْرَةٍ فَجَمَّعَ بِهِمْ وَهُوَ مُسَافِرٌ**

✽ ✽ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز حج یا عمرہ کے موقع پر مکہ تشریف لائے تو اُنہوں نے لوگوں کو جمعہ پڑھایا حالانکہ وہ مسافر تھے۔

5149 - اقوالِ تابعین: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ مَسْلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ كَتَبَ اِلَيْهِ: اِنِّي فِي قَرْيَةٍ فِيهَا اَمْوَالٌ كَثِيرٌ، وَاَهْلٌ وَنَاسٌ اَفَاُجَمِّعُ بِهِمْ وَلَسْتُ بِاَمِيرٍ؟ فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اِنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ اسْتَاْذَنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ يُجَمِّعَ بِاَهْلِ الْمَدِينَةِ، فَاَذِنَ لَهُ فَجَمَّعَ بِهِمْ وَهُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ، فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تَكْتُبَ اِلٰى هِشَامٍ حَتّٰى يَاْذَنَ لَكَ فَافْعَلْ "**

✽ ✽ زہری بیان کرتے ہیں: مسلمہ بن عبدالملک نے اُنہیں خط میں لکھا کہ میں ایک ایسی بستی میں رہتا ہوں جہاں اموال اور گھر اور لوگ بہت زیادہ ہیں' تو کیا میں اُن لوگوں کو جمعہ پڑھاؤں حالانکہ میں امیر نہیں ہوں؟ تو اُنہوں نے جواب میں لکھا کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے یہ اجازت مانگی تھی کہ وہ اہلِ مدینہ کو اکٹھا کر لیا کریں' نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں اجازت دی تھی تو وہ اُن لوگوں کو اکٹھا کرتے تھے کیونکہ اُن دنوں مسلمانوں کی تعداد کم تھی' اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تم اس بارے میں ہشام کو خط لکھو اور وہ تمہیں اجازت دیدے تو پھر ایسا کر لو۔

5150 - اقوالِ تابعین: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: تُؤْتَى الْجُمُعَةُ مِنْ فَرْسَخَيْنِ**

✽ ✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جمعہ کی ادائیگی کے لیے دو فرسخ کے فاصلہ سے بھی آیا جائے گا۔

بَابُ مَنْ يَجِبُ عَلَيْهِ شُهُودُ الْجُمُعَةِ

باب: کس شخص پر جمعہ میں شرکت واجب ہوتی ہے؟

5151 - حدیث نبوی: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ اَهْلَ ذِي الْحُلَيْفَةِ كَانُوا يُجَمِّعُونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَذٰلِكَ سِتَّةُ اَمْيَالٍ، قَالَ مَعْمَرٌ، وَقَالَ قَتَادَةُ. فَرْسَخَيْنِ**

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ذوالحلیفہ کے رہنے والے لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں جمعہ میں شریک ہوتے تھے۔

زہری بیان کرتے ہیں: یہ چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ معمر نقل کرتے ہیں: قتادہ یہ فرماتے ہیں: یہ دو فرسخ کے فاصلہ پر ہے۔

5152 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَا: تَجِبُ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ رَاجِعًا اِلٰى اَهْلِهِ

✽✽ قتادہ اور حسن بصری بیان کرتے ہیں: جمعہ کی ادائیگی ہر ایسے شخص پر لازم ہوگی جو (جمعہ ادا کرنے کے بعد) رات ہونے تک اپنے گھر واپس جا سکتا ہو۔

5153 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً: "مِنْ اَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ؟ قَالَ: فَقَالَ: عَشَرَةُ اَمْيَالٍ اِلٰى بَرِيْدٍ"

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جمعہ کے لیے کتنی دور سے آیا جائے گا؟ تو انہوں نے جواب دیا: دس میل سے لے کر ایک برید تک (کے فاصلہ سے)۔

5154 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَنْزِلُوْنَ اِلَى الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعَةِ اَمْيَالٍ اَوْ سِتَّةٍ

✽✽ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: پہلے زمانہ میں لوگ جمعہ کے دن نماز کی ادائیگی کے لیے چار میل یا چھ میل کے فاصلہ سے آیا کرتے تھے۔

5155 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: سُئِلَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ وَاَنَا اَسْمَعُ: مِنْ اَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ؟ قَالَ: مِنْ مَدِّ الصَّوْتِ

✽✽ داؤد بن قیس بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب سے سوال کیا گیا' میں اُس وقت یہ بات سن رہا تھا کہ جمعہ کے لیے کتنے فاصلہ سے آیا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جہاں تک (مؤذن کی) آواز جاتی ہے۔

5156 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَسْلَمَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهُ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ الْمُسَيِّبِ يَسْاَلُهُ: عَلٰى مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ؟ قَالَ: عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ

✽✽ عثمان بن محمد کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے سعید بن مسیب کو پیغام بھیج کر ان سے دریافت کیا کہ کس شخص پر جمعہ کی ادائیگی واجب ہوتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جو شخص اذان کی آواز سنتا ہے۔

5157 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتْ: كَانَ اَبِيْ يَكُوْنُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى سِتَّةِ اَمْيَالٍ اَوْ ثَمَانِيَةٍ، فَكَانَ رُبَّمَا يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ بِالْمَدِيْنَةِ وَرُبَّمَا لَمْ يَشْهَدْهَا "

✽✽ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی عائشہ بیان کرتی ہیں: میرے والد مدینہ منورہ سے چھ یا شاید آٹھ

میل کے فاصلہ پر رہتے تھے تو بعض اوقات مدینہ منورہ میں جمعہ کی نماز میں شریک ہوتے تھے اور بعض اوقات شریک نہیں ہوتے تھے۔

5158 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: كَانَ اَنَسٌ يَكُوْنُ فِي اَرْضِهِ، وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَصْرَةِ ثَلَاثَةُ اَمْيَالٍ، فَيَشْهَدُ الْجُمُعَةَ بِالْبَصْرَةِ

❊❊ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی زمین میں ہوتے تھے اُن کے اور بصرہ کے درمیان تین میل کا فاصلہ تھا تو وہ بصرہ میں جمعہ کی نماز میں شریک ہوتے تھے۔

5159 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، يَكُوْنُ بِالْوَهْطِ، فَلَا يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ مَعَ النَّاسِ بِالطَّائِفِ، وَاِنَّمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّائِفِ اَرْبَعَةُ اَمْيَالٍ اَوْ ثَلَاثَةٌ

❊❊ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ "وہط" کے مقام پر موجود ہوتے تھے تو وہ لوگوں کے ساتھ طائف میں جمعہ میں شریک نہیں ہوتے تھے اُن کے اور طائف کے درمیان چار یا شاید تین میل کا فاصلہ تھا۔

5160 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِي مَيْمُوْنَةَ الْاَسَدِيِّ قَالَ: كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَكُوْنُ عَلٰى رَاْسِ خَمْسَةِ اَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَيُجَمِّعُ وَيَنْزِلُ

❊❊ ابومیمونہ اسدی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے پانچ میل کے فاصلہ سے آ کر جمعہ میں شریک ہوتے تھے اور (مدینہ منورہ میں) پڑاؤ کرتے تھے۔

5161 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى اَنَّ مُعَاوِيَةَ، كَانَ يَدْعُو النَّاسَ اِلٰى شُهُوْدِ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِدِمَشْقَ، فَيَقُوْلُ: اشْهَدُوا الْجُمُعَةَ يَا اَهْلَ كَذَا، يَا اَهْلَ كَذَا، حَتّٰى يَدْعُوَ اَهْلَ مَاتِرِيْنَ، وَاَهْلَ فَائِنَ حِيْنَئِذٍ مِنْ دِمَشْقَ عَلٰى اَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ مِيْلًا، فَيَقُوْلُ: اشْهَدُوا يَا اَهْلَ فَائِنَ

❊❊ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ دمشق میں منبر پر لوگوں کو جمعہ میں شریک ہونے کی طرف بلایا کرتے تھے وہ فرماتے تھے: اے فلاں علاقہ کے رہنے والو! اے فلاں علاقہ کے رہنے والو! تم لوگ جمعہ میں شریک ہو جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ ماترین اور فائن کے رہنے والوں کو بھی بلاتے تھے جو اُس وقت دمشق سے چوبیس میل کے فاصلہ پر تھا۔ یہ فرماتے ہیں: اے فائن کے رہنے والو! تم بھی شریک ہو۔

5162 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدَةُ بْنُ اَبِي لُبَابَةَ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، كَانَ يَقُوْمُ عَلٰى مِنْبَرِهِ فَيَقُوْلُ: يَا اَهْلَ قُرْدَا، وَيَا اَهْلَ دَامِرَةَ، قَرْيَتَيْنِ مِنْ قُرَى دِمَشْقَ، اِحْدَاهُمَا عَلٰى اَرْبَعِ فَرَاسِخَ، وَالْاُخْرٰى عَلٰى خَمْسَةٍ، اِنَّ الْجُمُعَةَ لَزِمَتْكُمْ، وَاَنْ لَا جُمُعَةَ اِلَّا مَعَنَا

❊❊ عبدہ بن ابولبابہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اپنے منبر پر کھڑے ہو کر یہ فرماتے تھے: اے قردہ کے

رہنے والو! اے دامرہ کے رہنے والو! یہ دمشق کے دونواحی گاؤں ہیں' جن میں سے ایک چار فرسخ کے فاصلہ پر ہے اور دوسرا پانچ فرسخ کے فاصلہ پر ہے' جمعہ تم پر لازم ہوگیا ہے اور جمعہ صرف ہمارے ساتھ ہی ادا کیا جا سکتا ہے۔

5163 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ رِجَالًا، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدُوا بَدْرًا، اُصِيبَتْ اَبْصَارُهُمْ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَهُ، فَكَانُوا لَا يَتْرُكُونَ شُهُودَ الْجُمُعَةِ، فَلَا نَرَى اَنْ يَتْرُكَ الْجُمُعَةَ مَنْ وَجَدَ اِلَيْهَا سَبِيلًا

✵✵ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے بعض حضرات جنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے' اُن کی بینائی نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس یا شاید اُس کے بعد رخصت ہو گئی تو یہ حضرات جمعہ کو ترک نہیں کرتے تھے' اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کی ادائیگی کے لیے آ سکتا ہو وہ جمعہ ترک نہیں کر سکتا۔

5164 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ) (الجمعة: 9) اَلَيْسَتِ النِّسَاءُ مَعَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: لَا، وَسَاَلْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ: مِنْ اَيْنَ يُسْتَحَبُّ مِنْ اَنْ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ؟ فَقَالَ: مِنْ قَرْيَةِ الرَّحْبَةِ اِلَى صَنْعَاءَ وَمِثْلُ هٰذَا وَمَا كَانَ اَبْعَدَ مِنْ ذٰلِكَ، فَاِنْ شَاءُوا حَضَرُوا وَاِنْ شَاءُوا لَمْ يَحْضُرُوا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

"اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے"۔

تو کیا اس میں خواتین مردوں کے ساتھ شریک نہیں ہوں گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

(کتاب کے ناقل کہتے ہیں:) ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: کتنے فاصلہ سے جمعہ میں شریک ہونے کے لیے آنا مستحب ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: رحبہ نامی گاؤں سے لے کر صنعاء جتنے فاصلہ تک' یا اس کی مانند اور جو لوگ اس سے زیادہ دور ہوں وہ اگر چاہیں تو جمعہ میں شریک ہو جائیں اور اگر چاہیں تو شریک نہ ہوں۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَشْهَدِ الْجُمُعَةَ

باب: جو شخص جمعہ میں شریک نہیں ہوتا

5165 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَمِعَ الْاَذَانَ ثَلَاثَ جُمُعَاتٍ ثُمَّ لَمْ يَحْضُرْ كُتِبَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ

✵✵ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان' نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب کا بیان نقل کرتے ہیں' اور میرے علم

کے مطابق انہوں نے اسے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تین جمعوں تک اذان کی آواز سننے کے باوجود (باجماعت نماز میں) شامل نہیں ہوتا اُس کا نام منافقین میں نوٹ کرلیا جاتا ہے''۔

5166 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي يَزِيدَ، اَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ عَلٰى اَحَدِكُمْ اَنْ يَتَّخِذَ الضَّيْعَةَ مِنَ الْغُمْرِ عَلٰى رَاْسِ الْمِيلَيْنِ مِنَ الْمَدِينَةِ اَوِ الثَّلَاثَةِ، ثُمَّ يَاْتِي الْجُمُعَةَ فَلَا يَشْهَدُهَا، ثُمَّ يَاْتِي الْجُمُعَةَ فَلَا يَشْهَدُهَا، فَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ.

✵✵ محمد بن عباد بن جعفر روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مدینہ منورہ سے دو یا تین میل کے فاصلہ پر رہائش اختیار کرتا ہے' پھر جمعہ کا دن آتا ہے تو وہ اُس میں شریک نہیں ہوتا' پھر جمعہ کا دن آتا ہے تو وہ اُس میں شریک ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے''۔

5167 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

5168 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِينَاءَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى اَعْوَادِ الْمِنْبَرِ: لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ تَخَلُّفِهِمْ عَنِ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيَطْبَعَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَلَيُكْتَبُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ، قَالَ مَعْمَرٌ: رُبَّمَا قَالَ: الْحَكَمُ بْنُ مِينَاءَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَوْ اَحَدِهِمَا

✵✵ حضرت عبداللہ بن میناء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے منبر کی لکڑیوں پر موجود رہتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا:

''یا تو کچھ لوگ جمعہ میں شریک نہ ہونے سے باز آ جائیں گے یا پھر اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں پر ضرور مہر لگا دے گا اور اُن کا نام غافل لوگوں میں نوٹ کر لے گا''۔

معمر نامی راوی نے بعض اوقات اس روایت کو حکم بن میناء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے یا ان دونوں میں سے کسی ایک سے نقل کیا ہے۔

5169 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَوْفٌ الْعَبْدِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ اَبِي الْحَسَنِ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ اَرْبَعَ جُمَعٍ مُتَوَالِيَاتٍ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ، فَقَدْ نَبَذَ الْاِسْلَامَ وَرَاءَ ظَهْرِهٖ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص کسی عذر کے بغیر مسلسل چار جمعے ترک کر دیتا ہے تو وہ اسلام کو

پس پشت ڈال دیتا ہے۔

5170 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ رَجُلًا اَنْ يُّصَلِّىَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ اَنْطَلِقَ فَاُحْرِقَ عَلٰى قَوْمٍ بُيُوْتَهُمْ لَا يَشْهَدُوْنَ الْجُمُعَةَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے یہ ارادہ کیا کہ کسی شخص کو ہدایت کروں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور پھر میں جا کر اُن لوگوں کے گھر جلا دوں جو جمعہ میں شریک نہیں ہوئے''۔

5171 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَذْكُرُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: آمُرُ فِتْيَانِىْ فَيَجْمَعُوْنَ حِزَمًا مِنْ حَطَبٍ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''میں کچھ نوجوانوں کو حکم دوں وہ لکڑیوں کے گٹھے اکٹھے کریں''۔

5172 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَخَلَّفَ يَوْمًا عَنِ الْجُمُعَةِ، فَقِيْلَ لَهٗ، فَقَالَ: مَنَعَنِىْ هٰذَا الطِّيْنُ وَالرَّدْغُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُوْلُ: لَاَنْ اَلْقَى النَّاسَ رَاجِعِيْنَ مِنَ الْحَجِّ فَقَدْ فَاتَنِىْ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ اَلْقَاهُمْ رَاجِعِيْنَ مِنَ الْجُمُعَةِ

٭٭ معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ وہ جمعہ کی نماز میں شریک نہیں ہوئے' اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے کہا: میں مٹی اور کیچڑ کی وجہ سے نہیں آ سکا۔

معمر کہتے ہیں: قتادہ یہ فرماتے ہیں: میں حج سے واپس جانے والے لوگوں سے ایسے عالم میں ملاقات کروں کہ میرا حج فوت

5170-صحيح مسلم - كتاب البساجد ومواضع الصلاة' باب فضل صلاة الجماعة - حديث:1078' صحيح ابن خزيمة - كتاب الجمعة البختصر من البختصر من البسند على الشرط الذى ذكرنا' ابواب الصلاة قبل الجمعة - باب التغليظ فى التخلف عن شهود الجمعة' حديث:1737' مستخرج ابى عوانة - مبتدا كتاب الجمعة' والتشديد فى ترك حضورها - حديث:2036' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' فصل فى فضل الجماعة - ذكر الخبر البدحض قول من زعم ان العلة فى هؤلاء الذين' حديث:2122'البستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الجمعة' واما حديث حسان بن عطية - حديث:1017' مصنف ابن ابى شيبة - كتاب الجمعة' فى تفريط الجمعة وتركها - حديث:5459' شرح معانى الآثار للطحاوى - باب الصلاة الوسطى اى الصلوات ؟' حديث:597' مشكل الآثار للطحاوى - باب بيان مشكل ما روى عن عبد الله بن مسعود ' حديث:5125' مسند احمد بن حنبل ' مسند عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه - حديث:3635' مسند الطيالسى - ما اسند عبد الله بن مسعود رضى الله عنه' حديث:310' مسند ابى يعلى البوصلى - مسند عبد الله بن مسعود' حديث:5207' البعجم الاوسط للطبرانى - باب السين' من اسمه سهل - حديث:3720' البعجم الصغير للطبرانى - من اسمه سهل' حديث:480

ہو چکا ہو یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں اُن لوگوں کو جمعہ سے واپس جاتے ہوئے ملوں (اور میرا جمعہ رہ گیا ہو)۔

5173 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ يَوْمًا وَاحِدًا لَمْ تَكُنْ لَهُ كَفَّارَةٌ دُوْنَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

* * حکم بیان کرتے ہیں: جو شخص ایک جمعہ ترک کر دیتا ہے تو قیامت سے پہلے تک اس کا کوئی کفارہ نہیں ہے۔

5174 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ: اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: لَاَنْ اَشْرَبَ كَاْسًا مِنْ خَمْرٍ اَوْ قَالَ: اُوقِيَّةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ تَرْكِ الْجُمُعَةِ مُتَعَمِّدًا

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں شراب کا پیالہ پی لوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اوقیہ پی لوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں جان بوجھ کر جمعہ ترک کروں۔

بَابُ الْقُرَى الصِّغَارِ

باب: چھوٹی بستیوں کا حکم

5175 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيقَ اِلَّا فِيْ مِصْرٍ جَامِعٍ

* * حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صرف جامع شہر کے اندر جمعہ اور تشریق ادا کیے جاسکتے ہیں۔

5176 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَابِرٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، مِثْلَ ذٰلِكَ، وَزَادَ: وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ منقول ہے:

''اور صرف کسی جامع مسجد میں اعتکاف کیا جاسکتا ہے''۔

5177 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيقَ اِلَّا فِيْ مِصْرٍ جَامِعٍ وَّكَانَ يَعُدُّ الْاَمْصَارَ: الْبَصْرَةَ، وَالْكُوفَةَ، وَالْمَدِيْنَةَ، وَالْبَحْرَيْنِ، وَمِصْرَ، وَالشَّامَ، وَالْجَزِيرَةَ، وَرُبَّمَا قَالَ: الْيَمَنَ وَالْيَمَامَةَ "،

* * حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ اور تشریق کسی جامع شہر میں ادا کیے جاسکتے ہیں وہ بصرہ کوفہ مدینہ منورہ بحرین مصر شام جزیرہ کو شہر شمار کرتے تھے بعض اوقات اُنہوں نے یمن اور یمامہ کا بھی نام لیا ہے۔

5178 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: وَاسِطٌ مِصْرٌ

* * مجاہد فرماتے ہیں: واسط، شہر ہے۔

5179 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا الْقَرْيَةُ الْجَامِعَةُ؟ قَالَ: ذَاتُ الْجَمَاعَةِ، وَالْاَمِيرِ، وَالْقِصَاصِ، وَالدُّورِ الْمُجْتَمِعَةِ غَيْرِ الْمُفْتَرِقَةِ، الْاٰخِذِ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ كَهَيْئَةِ جُدَّةَ قَالَ: وَالْقِصَاصُ قَالَ: فَجُدَّةُ جَامِعَةٌ وَالطَّائِفُ قَالَ: وَإِذَا كُنْتَ فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ فَنُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَحَقٌّ عَلَيْكَ اَنْ تَشْهَدَهَا اِنْ سَمِعْتَ الْاَذَانَ اَوْ لَمْ تَسْمَعْهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جامع بستی کون سی ہوتی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جہاں (مسلمانوں کی) جماعت موجود ہو امیر ہو قصاص لیا جاتا ہو ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے گھر اور محلے ہوں جو ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ ہوں جیسے جدہ شہر ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ وہاں قصاص لیا جا سکتا ہو۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ جدہ اور طائف شہر ہیں۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا کہ جب تم کسی ایسی جامع بستی میں موجود ہو اور وہاں جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو تم پر لازم ہے کہ تم اُس نماز میں شریک ہو خواہ تم وہ اذان سنتے ہو یا نہیں سنتے ہو۔

5180 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهُ اَمَرَ اَهْلَ قُبَا، وَاَهْلَ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَاَهْلَ الْقُرَى الصِّغَارِ حَوْلَهُ، اَنْ لَا تُجَمِّعُوا، وَاَنْ تَشْهَدُوا الْجُمُعَةَ بِالْمَدِينَةِ "

٭٭ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے اہلِ قباء کو اور ذوالحلیفہ کے رہنے والوں کو اور اُس کے آس پاس کی چھوٹی بستی کے رہنے والوں کو یہ حکم دیا تھا کہ تم لوگ (اپنے علاقہ میں) جمعہ ادا نہ کرو بلکہ تم مدینہ منورہ میں جمعہ کی نماز میں شریک ہو۔

5181 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، كَتَبَ اِلَى اَهْلِ الْمِيَاهِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ اَنْ تُجَمِّعُوا، فَقَالَ عَطَاءٌ عِنْدَ ذَلِكَ: فَقَدْ بَلَغَنَا اَنْ لَا جُمُعَةَ اِلَّا فِي مِصْرٍ جَامِعٍ

٭٭ ایوب بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے مکہ اور مدینہ کے درمیان موجود چشموں کے پاس کی آبادی کو یہ خط لکھا کہ تم لوگ جمعہ (اپنے علاقہ میں) ادا نہ کرو اس موقع پر عطاء نے یہ کہا کہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جمعہ صرف کسی جامع شہر میں ادا کیا جا سکتا ہے۔

5182 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَّعَ بِاَصْحَابِهِ فِي سَفَرٍ، وَخَطَبَهُمْ مُتَوَكِّئًا عَلَى قَوْسٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران اپنے اصحاب کو جمعہ پڑھایا کرتے تھے آپ کمان کے ساتھ ٹیک لگا کر اُن لوگوں کو خطبہ دیتے تھے۔

5183 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْنَا اَنْ لَا جُمُعَةَ اِلَّا فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ بات سن رکھی ہے کہ جمعہ صرف جامع بستی میں ادا کیا جا سکتا ہے۔

5184 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ يَقُولُ: إِذَا كَانَ الْمَسْجِدُ يُجَمَّعُ فِيهِ الصَّلَاةُ فَلْتُصَلِّ فِيهِ الْجُمُعَةَ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: جب مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کی جاتی ہو تو وہاں جمعہ ادا کیا جائے گا۔

5185 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى اَهْلَ الْمِيَاهِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ يُجَمِّعُونَ فَلَا يَعِيبُ عَلَيْهِمْ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ اور مدینہ کے درمیان پانی کے آس پاس کی چھوٹی آبادیوں کو جمعہ ادا کرتے ہوئے دیکھتے تھے اور اُن پر اعتراض نہیں کرتے تھے۔

5186 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَتْ عَرَفَةُ، وَلَا الظَّهْرَانُ، وَلَا سَرِفُ، وَلَا اَهْلُ وَادِيْنَا هٰذِهِ بِجَامِعَةٍ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: عرفہ' ظہران' سرف اور ہماری یہ وادیاں' یہ جامع (شہر) نہیں ہیں۔

5187 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا كُنْتَ فِي قَرْيَةٍ غَيْرِ جَامِعَةٍ، فَجَمَّعَ اَهْلُهَا فَإِنْ شِئْتَ تُجَمِّعُ مَعَهُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَلَا إِلَّا اَنْ تَسْمَعَ النِّدَاءَ، فَإِنْ جَمَّعْتَ مَعَهُمْ فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ فِي رَكْعَتَيْنِ فَزِدْ رَكْعَتَيْنِ وَلَا تَقْصُرْ مَعَهُمْ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تم کسی غیر جامع بستی میں موجود ہو اور وہاں کے رہنے والے جمعہ ادا کریں تو اگر تم چاہو تو اُن کے ساتھ جمعہ ادا کرلو اور اگر چاہو تو ادا نہ کرو' البتہ اگر تم اذان کی آواز سن لیتے ہو تو حکم مختلف ہوگا' جب تم اُن کے ساتھ جمعہ ادا کرو تو جب امام دو رکعات پڑھنے کے بعد سلام پھیرے تو تم مزید دو رکعات پڑھ لو' تم اُن لوگوں کے ساتھ کمی نہ کرو۔

5188 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "سَاَلْتُهُ عَنِ الْقَرْيَةِ غَيْرِ الْجَامِعَةِ يُجَمِّعُونَ وَيَقْصُرُوْنَ الصَّلَاةَ قَالَ: قُلْتُ: اُجَمِّعُ مَعَهُمْ وَاَقْصُرُ قَالَ: نَعَمْ"

✵✵ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ہم نے اُن سے ایسی بستی کے بارے میں دریافت کیا جو جامع نہ ہو لیکن وہاں کے لوگ جمعہ ادا کرتے ہوں اور نماز کو قصر کرتے ہوں (یعنی جمعہ کی دو رکعات ادا کرتے ہوں' فرض کی چار رکعات ادا نہ کرتے ہوں) تو میں نے دریافت کیا: کیا میں اُن لوگوں کے ساتھ جمعہ ادا کرتے ہوئے نماز کو مختصر ادا کروں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

5189 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: لَا جُمُعَةَ، وَلَا اَضْحَى، وَلَا فِطْرَ، إِلَّا مَنْ حَضَرَ الْإِمَامَ

✱✱ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: جمعہ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی نماز صرف وہاں ادا کی جائے گی جہاں امام موجود ہو۔

5190 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اَهْلَ الْبَصْرَةِ لَا يَسَعُهُمُ الْمَسْجِدُ الْاَكْبَرُ كَيْفَ يَصْنَعُونَ؟ قَالَ: لِكُلِّ قَوْمٍ مَسْجِدٌ يُجَمِّعُونَ فِيهِ، ثُمَّ يُجْزِءُ ذٰلِكَ عَنْهُمْ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَاَنْكَرَ النَّاسُ ذٰلِكَ اَنْ يُجَمِّعُوا اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ الْاَكْبَرِ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ نے اہلِ بصرہ کو دیکھا ہے کہ سب سے بڑی مسجد میں وہ سارے پورے نہیں آتے تو پھر وہ کیا کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: ہر قوم کی الگ مسجد ہوگی جس میں وہ جمعہ ادا کریں گے یہ چیز اُن کے لیے کفایت کر جائے گی۔ ابن جریج بیان کرتے ہیں: لیکن لوگوں نے اُن کی یہ بات نہیں مانی اور وہ یہی سمجھتے تھے کہ صرف بڑی مسجد میں جمعہ ادا کیا جاسکتا ہے۔

بَابُ الْاِمَامِ لَا يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمْ يُصَلِّي

باب: جب امام جمعہ کے دن خطبہ نہ دے تو وہ کتنی رکعات ادا کرے گا؟

5191 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَجُلٍ صَلَاةَ الْجُمُعَةِ فَلَمْ يَخْطُبْ، وَصَلّٰى اَرْبَعًا، فَخَطَّاْتُهُ، فَلَمَّا سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ؟ اِذَا هُوَ قَدْ اَصَابَ

✱✱ ایوب نے ابن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ایک شخص کی اقتداء کی جمعہ کی نماز ادا کی اُس نے خطبہ نہیں دیا تھا اُس نے چار رکعات ادا کیں۔ میں نے اُسے غلط قرار دیا لیکن جب میں نے اس بارے میں تحقیق کی تو پتا چلا کہ اُس نے ٹھیک کیا ہے۔

5192 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: صَلّٰى مَعَ اِمَامٍ لَمْ يَخْطُبْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَصَلَّى الْاِمَامُ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: فَقَامَ الضَّحَّاكُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا قَضَى الصَّلَاةَ جَعَلَهُنَّ اَرْبَعًا، قَالَ سُفْيَانُ، وَقَالَ غَيْرُهُ: اسْتَقْبَلَ الصَّلَاةَ اَرْبَعًا، وَلَا يَعْتَدُّ بِمَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ

✱✱ زبیر بیان کرتے ہیں: ضحاک بن مزاحم نے جمعہ کے دن امام کی اقتداء میں نماز ادا کی اس امام نے خطبہ نہیں دیا اور صرف دو رکعات پڑھائیں راوی کہتے ہیں: تو ضحاک کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے امام کی نماز ختم ہونے کے بعد دو رکعات مزید ادا کیں اور اُنہوں نے اپنی نماز کو چار رکعات کر لیا۔

سفیان اور دیگر راویوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ آدمی نئے سرے سے چار رکعات ادا کرے گا وہ امام کے ساتھ ادا کی گئی نماز کو شمار نہیں کرے گا۔

5193 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَرِهَ لِاِمَامٍ قَرْيَةٍ غَيْرِ جَامِعَةٍ اَنْ يَخْطُبَ

ثُمَّ يُصَلِّيَ اَرْبَعًا قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ اِذَا لَمْ يَخْطُبِ الْاِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّى اَرْبَعًا

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ غیر جامع شہر کی بستی کے امام کے لیے انہوں نے یہ بات مکروہ قرار دی ہے کہ وہ خطبہ دینے کے بعد چار رکعات ادا کرے۔

عطاء یہ فرماتے ہیں: جب جمعہ کے دن امام خطبہ نہیں دے گا تو وہ چار رکعات ادا کرے گا۔

5194 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اِذَا لَمْ يَخْطُبِ الْاِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّى اَرْبَعًا

✵✵ ابومعشر' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: جب امام جمعہ کے دن خطبہ نہیں دے گا تو وہ چار رکعات ادا کرے گا۔

5195 - اقوالِ تابعین: قَالَ سَعِيدٌ وَاَخْبَرَنَاهُ قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ قَالَ: يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ عَلَى كُلِّ حَالٍ

✵✵ قتادہ نے حسن بصری کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایسا امام ہر حال میں دو رکعات ادا کرے گا۔

بَابُ مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ

باب: کس شخص پر جمعہ لازم ہوتا ہے؟

5196 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ وَالْعَبِيدِ جُمُعَةٌ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: خاتون اور غلام پر جمعہ لازم نہیں ہے۔

5197 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ جُمُعَةٌ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مسافر پر جمعہ لازم نہیں ہے۔

5198 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ لَا يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السَّفَرِ، وَكَانَ يَقُولُ: لَيْسَ لِلْمُسَافِرِ جُمُعَةٌ

✵✵ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ سفر کے دوران جمعہ کے دن غسل نہیں کرتے تھے وہ یہ فرماتے تھے: مسافر پر جمعہ لازم نہیں ہے۔

5199 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْمُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمَرْاَةِ، وَلَا عَلَى الْمَمْلُوكِ، وَلَا عَلَى الْمُسَافِرِ، وَلَا عَلَى الصَّبِيِّ جُمُعَةٌ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: خاتون پر' غلام پر' مسافر پر اور نابالغ بچے پر جمعہ لازم نہیں ہے۔

5200 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مَنْ كَانَ عَلَى حَرَامٍ فَرَغِبَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَوَّلَهُ مِنْهُ اِلَى غَيْرِهِ اَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُ، وَمَنْ

اَحْسَنَ مِنْ مُحْسِنٍ مُؤْمِنٍ اَوْ كَافِرٍ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ فِيْ عَاجِلِ دُنْيَاهُ، اَوْ آجِلِ آخِرَتِهٖ، وَمَنْ صَلّٰى صَلَاةً صُلِّيَتْ عَلَيْهِ عَشْرَةٌ، وَمَنْ دَعَا لِي دَعْوَةً حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ، وَالْجُمُعَةُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَوْ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ فَالْجُمُعَةُ حَقٌّ عَلَيْهِ اِلَّا عَبْدًا اَوِ امْرَاَةً اَوْ صَبِيٍّ اَوْ مَرِيضٍ، فَمَنِ اسْتَغْنَى بِلَهْوٍ اَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ

✵✵ محمد بن کعب قرظی روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حرام پر عمل پیرا ہو اور پھر اللہ تعالیٰ اُسے اس سے بے رغبت کر کے اُسے دوسری چیز کی طرف پھیر دے اور جو شخص کسی اچھائی کرنے والے شخص کے ساتھ اچھائی کرے خواہ وہ دوسرا شخص مؤمن ہو یا کافر ہو تو اُس شخص کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ لازم ہو جاتا ہے' جو دنیا میں جلدی ملے گا یا آخر کار آخرت میں مل جائے گا' اور جو شخص (مجھ پر) ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' اُس پر دس مرتبہ رحمت نازل ہوتی ہے اور جو میرے لیے ایک مرتبہ دعا کرتا ہے اُس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور جمعہ ہر مسلمان پر لازم ہے''۔

(راوی کو شک ہے' شاید آپ نے یہ فرمایا:)

''جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو تو اُس پر جمعہ ادا کرنا لازم ہو گا' البتہ غلام' عورت' بچے اور بیمار کا حکم مختلف ہے' جو لوگ دلچسپی کی کسی چیز یا تجارت کی وجہ سے اس میں شریک نہیں ہو پاتے تو اللہ تعالیٰ اُن سے بے نیاز ہے' اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور لائق حمد ہے''۔

5201 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، اَنَّهُ رَاَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ يُخْرِجُ النِّسَاءَ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَيَقُوْلُ: اخْرُجْنَ اِلٰى بُيُوْتِكُنَّ خَيْرٌ لَكُنَّ

✵✵ ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے مسجد سے خواتین کو نکال دیا اور فرمایا: تم نکل کر اپنے گھر چلی جاؤ' وہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہیں۔

5202 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا لَا يُجَمِّعُوْنَ فِيْ سَفَرٍ، وَلَا يُصَلُّوْنَ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ سفر کے دوران جمعہ ادا نہیں کرتے تھے اور صرف دو رکعات ہی ادا کرتے تھے۔

5203 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ جُمُعَةٌ

✵✵ حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''مسافر پر جمعہ لازم نہیں ہے''۔

5204 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اَيُّمَا عَبْدٍ كَانَ يُؤَدِّي

الْخَرَاجَ فَعَلَيْهِ اَنْ يَّشْهَدَ الْجُمُعَةَ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ خَرَاجٌ اَوْ شَغَلَهُ عَمَلُ سَيِّدِهٖ فَلَا جُمُعَةَ عَلَيْهِ

✽✽ قتادہ فرماتے ہیں: جو بھی غلام خراج ادا کرتا ہو اُس پر یہ لازم ہوگا کہ وہ جمعہ میں شریک ہو اور اگر کسی غلام پر خراج کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی' یا کسی غلام کے آقا کا کام اُسے مصروف رکھتا ہے تو اُس پر جمعہ کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

5205 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الْمُسَافِرِ، يَمُرُّ بِقَرْيَةٍ فَيَنْزِلُ فِيهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: إِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ فَلْيَشْهَدِ الْجُمُعَةَ

✽✽ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے مسافر شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی بستی سے گزرتا ہے اور جمعہ کے دن وہاں پڑاؤ کر لیتا ہے۔ تو زہری نے فرمایا: جب وہ اذان کی آواز سنے گا تو جمعہ میں شریک ہوگا۔

5206 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ جُمُعَةٌ

✽✽ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: مسافر پر جمعہ ادا کرنا لازم نہیں ہے۔

5207 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ وَالْعَبِيْدِ جُمُعَةٌ

✽✽ محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''خواتین اور غلاموں پر جمعہ لازم نہیں ہے''۔

بَابُ وَقْتِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کا وقت

5208 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: " كُلُّ عِيْدٍ حِيْنَ يَشْتَدُّ الضُّحَى: الْجُمُعَةُ وَالْاَضْحَى وَالْفِطْرُ " كَذٰلِكَ بَلَغَنَا

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: ہر عید اُس وقت ادا کی جائے گی جب دن چڑھ چکا ہو' جمعہ' عید الاضحیٰ اور عید الفطر' ہم تک یہی روایت پہنچی ہے۔

5209 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: هَجَّرْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ خَرَجَ عُمَرُ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَاَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِيْ اَذَانِهٖ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جمعہ کے دن میں جلدی آ گیا' جب سورج ڈھلا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے' وہ منبر پر بیٹھے تو مؤذن نے اذان دینا شروع کی۔

5210 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

سِيدَانَ قَالَ: شَهِدْتُ الْجُمُعَةَ مَعَ اَبِي بَكْرٍ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَخُطْبَتَهُ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ، ثُمَّ شَهِدْتُ الْجُمُعَةَ مَعَ عُمَرَ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَخُطْبَتَهُ مَعَ زَوَالِ الشَّمْسِ

** عبداللہ بن سیدان بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمعہ میں شریک ہوا' تو اُنہوں نے نصف النہار سے پہلے ہی اپنی نماز اور خطبہ کو مکمل کرلیا' پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمعہ میں شریک ہوا تو اُنہوں نے سورج ڈھلنے کے ساتھ ہی اپنی نماز اور خطبہ کو مکمل کرلیا۔

5211 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْجُمُعَةَ مَعَ عُثْمَانَ فَنَرْجِعُ فَنَقِيلُ

** ابان بن عثمان فرماتے ہیں: ہم لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمعہ ادا کرنے کے بعد واپس آ کر قیلولہ کرتے تھے۔

5212 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ عُثْمَانَ، كَانَ يُجَمِّعُ ثُمَّ يَقِيلُ النَّاسُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جمعہ پڑھا لیتے تھے تو لوگ اُس کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔

5213 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ، يُخْبِرُ الْوَلِيدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فِي الْحِجْرِ فَقَالَ عَطَاءٌ: قَدْ بَلَغَنَا ذٰلِكَ

** مصعب بن شیبہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عمر بن عبداللہ کو ولید بن عبدالملک کو یہ بتاتے ہوئے سنا: ہم نافع بن عبدالملک کے ساتھ "حجر" میں جمعہ ادا کرتے تھے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: ہم تک بھی اس بارے میں روایت پہنچی ہے۔

5214 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ قَالَ: قَدِمَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مِنَ الشَّامِ فَوَجَدَ اَهْلَ مَكَّةَ يُصَلُّونَ الْجُمُعَةَ فِي الْحِجْرِ، فَنَهَرَهُمْ اَنْ يُصَلُّوهَا حَتّٰى تَفِيءَ الْكَعْبَةُ مِنْ وَجْهِهَا، وَذٰلِكَ الزَّوَالُ

** یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ شام سے تشریف لائے تو اُنہوں نے اہلِ مکہ کو حطیم کے اندر جمعہ کی نماز ادا کرتے ہوئے پایا' تو اُنہیں اس بات پر ڈانٹا اور یہ کہا کہ وہ اُس وقت نماز ادا کریں کہ جب خانۂ کعبہ کا سایہ اُس کے سامنے ہو' یہ زوال کے وقت کی بات ہے۔

5215 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ اَدْرَكَ

عُتْبَةَ بْنَ اَبِىْ سُفْيَانَ يُجَمِّعُ بِالنَّاسِ فِى الْحِجْرِ شَدَّ النَّهَارِ قَائِمًا بِالْاَرْضِ لَيْسَ تَحْتَهٗ شَىْءٌ "

٭٭ سعید بن جعفر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے عتبہ بن ابوسفیان کو حطیم کے اندر لوگوں کو جمعہ پڑھاتے ہوئے پایا' جبکہ دن پوری طرح زمین پر قائم تھا اور اُن کے نیچے کوئی چیز (چادر یا چٹائی وغیرہ) نہیں تھی۔

5216 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُمَيْعٍ الْحَنَفِيِّ، عَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ قَالَ: " كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ، ثُمَّ نَنْصَرِفُ فَيَكُوْنُ الْفَىْءُ اَحْيَانًا، وَاَحْيَانًا لَا يَكُوْنُ لَا نَرَاهُ يَقُوْلُ: نَرَاهُ اَحْيَانًا، وَاَحْيَانًا لَا نَرَاهُ "

٭٭ ابورزین بیان کرتے ہیں: ہم حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمعہ ادا کرتے تھے' پھر ہم واپس آتے تھے تو بعض اوقات سایہ ہوتا تھا اور بعض اوقات ہمیں سایہ نظر نہیں آتا تھا۔ وہ فرماتے ہیں: بعض اوقات ہم اسے دیکھ لیتے تھے اور بعض اوقات ہم اسے نہیں دیکھتے تھے۔

5217 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُمَيْعٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ قَالَ: كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، فَمَا اَدْرِىْ اَزَالَتِ الشَّمْسُ، اَمْ لَمْ تَزَلْ

٭٭ اسماعیل بن سمیع نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمعہ ادا کرتے تھے تو یہ پتا نہیں چلتا تھا کہ کیا سورج ڈھل چکا ہے یا نہیں ڈھلا ہے؟

5218 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا نَوَى الصَّلَاةَ قَالَ: الْعَزِيْمَةُ عِنْدَ التَّذْكِرَةِ، كَانَ - يَعْنِىْ اِذَا خَطَبَ -

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: جب آدمی نماز کی نیت کرے گا تو وہ یہ کہے گا: نصیحت کے وقت عزیمت اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ خطبہ دے رہا ہو۔

5219 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: اِذَا نُوْدِىَ لِلصَّلَاةِ قَالَ: هُوَ الْوَقْتُ

٭٭ مسروق فرماتے ہیں: جب نماز کے لیے اذان دی جائے تو یہی نماز کا وقت ہے۔

5220 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَقِيْلُ

٭٭ زید بن وہب فرماتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمعہ ادا کرکے واپس آنے کے بعد قیلولہ کرتے تھے۔

5221 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا رَجُلٌ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ بِنَا الْجُمُعَةَ اِذَا سَقَطَ اَدْنَى الْفَىْءِ

** محمد بن کعب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں جمعہ کی نماز اُس وقت پڑھاتے تھے جب تھوڑا سا سایہ ڈھل چکا ہوتا تھا۔

5222 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، إِذَا أَذَّنَ الْإِمَامُ الْأَوَّلُ، فَإِنَّهُ يَحْرُمُ الصِّنَاعَاتُ كُلُّهَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْبَيْعِ

** عطاء فرماتے ہیں: جب پہلی اذان ہوگی تو ہر طرح کا کام حرام ہو جائے گا اور اس کا حکم بھی خرید وفروخت کی مانند ہو گا۔

5223 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، حَرُمَ الْبَيْعُ

** ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے جب سورج ڈھل جائے تو پھر خرید وفروخت حرام ہو جاتی ہے۔

5224 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الْأَذَانُ الَّذِي يَحْرُمُ فِيهِ الْبَيْعُ الْأَذَانُ عِنْدَ خُرُوجِ الْإِمَامِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَرَى أَنْ يُتْرَكَ الْبَيْعُ الْآنَ عِنْدَ الْأَذَانِ الْأَوَّلِ

** زہری فرماتے ہیں: وہ اذان جس کے ہونے کے وقت خرید وفروخت حرام ہو جاتی ہے یہ وہ اذان ہے جو امام کے آنے کے وقت دی جاتی ہے۔

زہری بیان کرتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب پہلی اذان کے ساتھ ہی خرید وفروخت ترک کر دینی چاہیے۔

5225 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، حَرُمَ الشِّرَاءُ وَالْبَيْعُ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو خرید وفروخت حرام ہو جاتی ہے۔

5226 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: إِنِ ابْتَاعَ رَجُلٌ بَعْدَ الزَّوَالِ فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ وَكَانَ يَقُولُ: كُلُّ عَامِلٍ بِيَدِهِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَعْمَلَ

** عبدالکریم بن ابوامیہ بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص زوال کے بعد کوئی چیز خریدتا ہے تو یہ بیع فاسد شمار ہوگی۔ وہ یہ فرماتے ہیں: ہاتھ کے ذریعہ کام کرنے والا ہر کاریگر جب (جمعہ کے دن) سورج ڈھل جائے تو اُس کے لیے کام کرنا جائز نہیں ہو گا۔

5227 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: خَرَجْتُ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَلَقِيَنِي مُسْلِمُ بْنُ نَوْفَلٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: أَصَلَّيْتُمْ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: لَقَدْ صَلَّيْتُهَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَوَضَعَ الْمِنْبَرَ فِي الْحِجْرِ

٭٭ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن میں مسجد سے باہر نکلا تو مسلم بن نوفل کی مجھ سے ملاقات ہوئی' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! اُنہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں یہ نماز ادا کی تھی تو اُنہوں نے منبر حطیم میں رکھا تھا۔

5228 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: إِذَا كَانَتْ قَرْيَةٌ غَيْرَ جَامِعَةٍ لَمْ يَنْبَغِ لَهُمْ أَنْ يُصَلُّوا الْجُمُعَةَ حَتَّى تَزِيغَ الشَّمْسُ، وَتَرْتَفِعَ فِي الظُّهْرِ حِينَئِذٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب کوئی بستی جامع نہ ہو تو کیا وہاں کے لوگوں کے لیے جمعہ ادا کرنا جائز ہوگا' جب سورج ڈھل جائے اور وہ ظہر میں بھی تھوڑا سا زیادہ وقت ہونے کا انتظار کریں گے۔

5229 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ تَعْلَمُ مِنْ شَيْءٍ يَحْرُمُ إِذَا أُذِّنَ بِالْأُولَى سِوَى الْبَيْعِ قَالَ: نَعَمْ، الصِّنَاعَاتُ قُلْتُ: فَكِتَابٌ أَرَادَ إِنْسَانٌ أَنْ يَكْتُبَهُ حِينَئِذٍ؟ قَالَ: وَلَا شَيْئًا، قُلْتُ: فَمَتَاعٌ أَرَادَ أَنْ يُجَهِّزَهُ؟ قَالَ: وَلَا، قُلْتُ: فَأَرَادَ إِنْسَانٌ أَنْ يَقِيلَ حِينَئِذٍ قَالَ: فَلَا الرُّقَادُ، وَلَا أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ حِينَئِذٍ إِذَا أُذِّنَ بِالْأُولَى قُلْتُ: إِذَا أُذِّنَ بِالْأُولَى وَجَبَ سَاعَتَئِذٍ الرَّوَاحُ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: مِنْ أَجْلِ قَوْلِهِ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ: نَعَمْ فَلْيَدَعْ حِينَئِذٍ كُلَّ شَيْءٍ وَلْيَرُحْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ کو کسی ایسی چیز کا علم ہے جو پہلی اذان ہونے کے بعد حرام ہو جائے اور خرید و فروخت کے علاوہ ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کاریگری کے کام۔ میں نے دریافت کیا: اگر آدمی اُس وقت میں کوئی خط لکھنے کا ارادہ رکھتا ہو (تو اُس کا کیا حکم ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے دریافت کیا: اگر آدمی کوئی ساز و سامان ٹھیک کر رہا ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ بھی نہیں! میں نے دریافت کیا: اگر کوئی انسان اُس وقت میں قیلولہ کرنا چاہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ایسے وقت میں سویا نہیں جا سکتا اور اس وقت میں جب پہلی اذان ہو چکی ہو تو آدمی اپنی بیوی کے پاس بھی نہیں جا سکتا۔ میں نے دریافت کیا: کیا پہلی اذان جب ہوتی ہے تو اُسی وقت (مسجد کی طرف) جانا لازم ہو جاتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے''۔

اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُس وقت میں آدمی ہر چیز چھوڑ دے گا اور (مسجد کی طرف) چلا جائے گا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن قرأت کرنا

5230 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَسُنَّةٌ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا جمعہ کے دن بلند آواز میں تلاوت کرنا سنت ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

5231 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ قَالَ: كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُصَلِّي بِنَا الْجُمُعَةَ فَيَقْرَاُ بِنَا فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ، وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَاَدْرَكْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعْتُكَ تَقْرَاُ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ يَقْرَاُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ، قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ بِهِمَا، وَبِهِ يَاْخُذُ اَبُو بَكْرٍ

** امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے عبیداللہ بن ابورافع کا یہ بیان نقل کرتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں جمعہ کی نماز پڑھایا کرتے تھے وہ ہمیں پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ کی تلاوت کر کے سناتے تھے اور دوسری رکعت میں سورۂ منافقون کی تلاوت سناتے تھے۔ عبیداللہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد اُن کے پاس موجود تھا میں نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ! میں آپ کو یہ دو سورتیں تلاوت کرتے ہوئے سنتا ہوں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں (جمعہ کی نماز میں) تلاوت کیا کرتے تھے۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان دو کی تلاوت کرتے تھے۔

امام عبدالرزاق نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے (یعنی جمعہ کے دن ان دو سورتوں کی تلاوت سنت ہے)۔

5232 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، اَنَّ عَلِيًّا، كَانَ يَقْرَاُ فِي الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ، وَاِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

** امام جعفر صادق اپنے والد کے حوالے سے ابورافع کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز میں) سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون کی تلاوت کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس کا تذکرہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

5233 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَجِّعُ بِهَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ فِي الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَاِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ

** حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کی نماز میں ان دو سورتوں کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے ہوئے سنا ہے: سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون۔

5234 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مِخْوَلٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْفَجْرِ بِتَنْزِيلُ السَّجْدَةَ، وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ؟ وَكَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۂ تنزیل السجدہ اور سورۂ الدھر کی تلاوت کرتے تھے اور آپ جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون کی تلاوت کرتے تھے۔

5235 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

✽✽ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نماز میں سورۂ الاعلیٰ اور سورۂ الغاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔

5236 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: " كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَسْأَلُهُ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَعَ سُورَةِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: بِ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ "

✽✽ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر اُن سے دریافت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورۂ جمعہ کے ہمراہ (دوسری رکعت میں) کون سی سورت کی تلاوت کرتے تھے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: سورۂ الغاشیہ کی۔

5237 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَيَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ "

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورۂ جمعہ کی اور سورۂ طلاق کی تلاوت کرتے تھے۔

5238 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الم تَنْزِيلُ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ کی اور سورۂ الاعلیٰ کی تلاوت کرتے تھے جبکہ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں سورۂ الم تنزیل اور سورۂ ملک کی تلاوت کرتے تھے۔

5239 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْفَجْرِ بِ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ، وَبِ هَلْ أَتَى عَلَى

الْإِنْسَانِ "، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبِهِ نَأْخُذُ

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۂ الم تنزیل السجدہ اور سورۂ دہر کی تلاوت کرتے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

5240 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ بِ الم تَنْزِيلُ وَسُورَةٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ، وَرُبَّمَا قَالَ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں سورۂ الم تنزیل اور مفصل سورتوں سے تعلق رکھنے والی کسی سورت کی تلاوت کرتے تھے (بعض اوقات راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) اور سورۂ دہر کی تلاوت کرتے تھے۔

بَابُ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کا مقام

5241 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْبَرِي عَلَى رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَمَنْ حَلَفَ عِنْدَهُ عَلَى سِوَاكٍ أَخْضَرَ كَاذِبًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ

٭٭ عمر بن عطاء بن ابوخوار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میرا منبر جنت کے ایک باغ پر ہے' جو شخص اس کے پاس کسی سبز مسواک کے بارے میں بھی جھوٹی قسم اُٹھائے گا' تو وہ جہنم میں اپنے ٹھکانہ تک پہنچنے کے لیے تیار رہے' موجود لوگ غیر موجود لوگوں تک اس کی تبلیغ کردیں''۔

5242 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ.

5242-صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب - ذكر رجاء نوال الجنان للمرء ' حديث:3809' السنن للنسائي - كتاب المساجد' فضل مسجد النبي صلى الله عليه وسلم والصلاة فيه - حديث:693' السنن الكبرى للنسائي - كتاب المساجد فضل مسجد النبي صلى الله عليه وسلم والصلاة فيه - حديث:761' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:2411' السنن الكبرى للبيهقي - جماع ابواب وقت الحج والعمرة' جماع ابواب الهدي - باب منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث:9667' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' مسند النساء - حديث ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:25932' مسند الحميدي - احاديث ام سلمة زوجة النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:285' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث 6816 المعجم الكبير للطبراني - باب الياء' ما اسندت ام سلمة - عمار الدهني ' حديث:19415

اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ قَوَائِمَ مِنْبَرِی رَوَاتِبُ فِی الْجَنَّةِ

❊❊ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میرے منبر کے پائے جنت میں گڑے ہوئے ہیں''۔

5243 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِی وَبَيْنَ مِنْبَرِی رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِی عَلٰى حَوْضِی

❊❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کا ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا''۔

5244 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَسْلَمَ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ اَنَّ بَاقُولَ، مَوْلَى الْعَاصِ بْنِ اُمَيَّةَ صَنَعَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْبَرَهُ مِنْ طَرْفَاءَ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ فَلَمَّا قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ زَادَ فِيهِ فَكُسِفَتِ الشَّمْسُ حِينَئِذٍ

❊❊ صالح' جوتوامہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: عاص بن اُمیہ کے غلام باقول نے نبی اکرم ﷺ کے لیے آپ کا منبر جنگل کی لکڑیوں سے تیار کیا تھا' جس میں تین درجے تھے' جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ تشریف لائے تو اُنہوں نے اس میں اضافہ کیا تو اُس دن سورج گرہن ہوگیا۔

5245 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِی بَكْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا بَيْنَ مِنْبَرِی وَبَيْتِی رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

❊❊ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میرے منبر اور میرے گھر کے درمیان کی جگہ جنت کا ایک باغ ہے''۔

5243-صحيح البخاری - كتاب الجمعة' ابواب تقصير الصلاة - باب فضل ما بين القبر والمنبر' حديث:1153' صحيح مسلم - كتاب الحج' باب ما بين القبر والمنبر روضة من رياض الجنة - حديث:2544' صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب - ذكر رجاء نوال المرء المسلم بالطاعة روضة من رياض الجنة اذا' حديث:3810'موطا مالك - كتاب القبلة' باب ما جاء فی مسجد النبی صلى الله عليه وسلم - حديث:464' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الفضائل' باب ما اعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم - حديث:31021' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:2414' السنن الكبرٰی للبيهقی - جماع ابواب وقت الحج والعمرة' جماع ابواب الهدی - باب فی الروضة' حديث:9658' مسند احمد بن حنبل 'مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث:7064' مسند الحارث - كتاب الحج' باب فی فضل مدينة سيدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فيما بين القبر والمنبر' حديث:395

بَابُ اعْتِمَادِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَصَا

باب: نبی اکرم ﷺ کا عصا کے ساتھ ٹیک لگانا

5246 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: "اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ إِذَا خَطَبَ عَلَى عَصًا؟ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ يَعْتَمِدُ عَلَيْهَا اعْتِمَادًا، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اتَّخَذَ عَسِيبًا مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، يُسَكِّتُ بِهِ النَّاسَ، وَيُشِيرُ بِهِ، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ: يَا مُحَمَّدُ، لِمَ تَكْسِرُ قُرُونَ رَعِيَّتِكَ؟ فَأَلْقَاهُ، فَجَاءَهُ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ، فَقَالَ مِيكَائِيلُ: إِنَّ رَبَّكَ يُخَيِّرُكَ أَنْ تَكُونَ مَلِكًا نَبِيًّا، أَوْ نَبِيًّا عَبْدًا، فَنَظَرَ إِلَى جِبْرِيلَ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ تَوَاضَعْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ نَبِيٌّ عَبْدٌ فَقَالَ جِبْرِيلُ: فَإِنَّكَ سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ، وَإِنَّكَ أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، وَأَوَّلُ مَنْ يَشْفَعُ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو عصا کے ساتھ ٹیک لگاتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ اُس کے ساتھ ٹیک لگاتے تھے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمر بن عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ نے کھجور کی ایک شاخ کی چھڑی بنوائی تھی' جس کے ذریعہ آپ لوگوں کو خاموش کروایا کرتے تھے اور اُس کے ذریعہ اشارہ بھی کیا کرتے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف یہ وحی کی کہ اے محمد! تم اپنی رعایا کے سینگوں کو کیوں توڑتے ہو۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُس چھڑی کو رکھ دیا' پھر حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل علیہما السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' حضرت میکائیل علیہ السلام نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ کے پروردگار نے آپ کو یہ اختیار دیا ہے کہ یا تو آپ ایک بادشاہ نبی بن جائیں' یا عبد نبی جائیں! نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف دیکھا تو اُنہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کیا کہ آپ تواضع اختیار کریں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں عبد نبی بننا چاہوں گا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: آپ اولادِ آدم کے سردار ہیں اور آپ وہ پہلے شخص ہوں گے' جن کے لیے (قیامت کے دن) زمین کو شق کیا جائے گا اور وہ پہلے شخص ہوں گے' جو شفاعت کریں گے۔

5247 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَكٌ فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يُخَيِّرُكَ بَيْنَ أَنْ تَكُونَ نَبِيًّا عَبْدًا، أَوْ نَبِيًّا مَلِكًا، فَنَظَرَ إِلَى جِبْرِيلَ كَالْمُسْتَشِيرِ لَهُ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ تَوَاضَعْ، فَقَالَ: بَلْ نَبِيٌّ عَبْدٌ فَمَا رُئِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ مُتَّكِئًا بَعْدَ ذٰلِكَ "، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَلَمْ يَأْتِهِ الْمَلَكُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَلَا بَعْدُ

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: ایک فرشتہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: آپ کے پروردگار نے آپ کو یہ اختیار دیا ہے کہ یا تو آپ عبد نبی بن جائیں' یا بادشاہ نبی بن جائیں! تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف مشورہ طلب انداز میں دیکھا تو اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی طرف اشارہ کیا کہ آپ تواضع اختیار کریں' تو نبی اکرم ﷺ

نے فرمایا: میں عبد نبی بننا چاہوں گا! اُس کے بعد کبھی بھی نبی اکرم ﷺ کو ٹیک لگا کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: وہ فرشتہ اُس سے پہلے یا اُس کے بعد کبھی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا۔

5248 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَتَخَصَّرُ بِعُرْجُوْنٍ مِنْ بَنَاتِ طَابٍ، قَالَ سُفْیَانُ: وَهُوَ عُرْجُوْنٌ مُسْتَقِیْمٌ، وَیَكُوْنُ فِیْهِ عِوَجٌ فَیُقَامُ قَالَ: فَاَصَابَ بِذٰلِكَ الْعُرْجُوْنِ سَوَادَةَ بْنَ غَزِیَّةَ الْاَنْصَارِیَّ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الْقَوَدُ، فَقَالَ: نَعَمْ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَی النَّاسِ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهٗ مُحْتَاجٌ اِنَّمَا اَرَادَ اَنْ تُعْطِیَهٗ شَیْئًا، فَاَمْكَنَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَوَدِ فَقَبَّلَ بَیْنَ عَیْنَیْهِ، فَرَضَخَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَاَمَّا مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنَا عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ قَالَ: سَوَادَةُ بْنُ عَمْرٍو

** امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کھجور کی ایک شاخ کے ذریعہ ٹیک لگایا کرتے تھے۔ سفیان کہتے ہیں: وہ بالکل سیدھی شاخ تھی اور اُس میں تھوڑا سا بل تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وہ شاخ حضرت سوادہ بن غزیہ انصاری رضی اللہ عنہ کو ماری تو اُنہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کا بدلہ ہوگا! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے! لوگوں کو یہ بات بہت گراں گزری! اُنہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ شخص محتاج ہے اور یہ چاہتا ہے کہ آپ اُسے کچھ دے دلا کے (فارغ کر دیں)' لیکن نبی اکرم ﷺ نے اُسے بدلہ لینے کا موقع دیا' تو اُس نے نبی اکرم ﷺ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اُس کے بعد اُسے کچھ عطیات بھی دیے۔

حسن بصری کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: اُس صحابی کا نام حضرت سوادہ بن عمرو رضی اللہ عنہ تھا۔

5249 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ یُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِیْلُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمَا اَوْ مَلَكٌ وَمَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضِیْبٌ قَالَ: لَا تَكْسِرْ قُرُوْنَ اُمَّتِكَ

** حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' یا شاید کوئی اور فرشتہ حاضر ہوا' نبی اکرم ﷺ کے پاس اُس وقت ایک چھڑی تھی' تو اُس فرشتے نے کہا: آپ اپنی اُمت کے سینگ نہ توڑیں!

5250 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ عَسِیْبًا مِنْ نَخْلٍ یُسَكِّتُ بِهِ النَّاسَ، فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ: یَا مُحَمَّدُ لَا تَكْسِرْ قُرُوْنَ اُمَّتِكَ، فَمَا رُئِیَ الْعَسِیْبُ مَعَهٗ بَعْدُ

** حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کھجور کی ایک چھڑی بنوائی ہوئی تھی' جس کے ذریعہ آپ لوگوں کو خاموش کروایا کرتے تھے' تو نبی اکرم ﷺ کی طرف اللہ تعالیٰ نے یہ وحی کی۔ اے محمد! تم اپنی اُمت کے سینگوں کو نہ توڑو۔ اُس کے بعد نبی اکرم ﷺ کے پاس کبھی وہ چھڑی نہیں دیکھی گئی۔

5251 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِیْ جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصًا، وَهُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ كَانَ يَخْطُبُ اِلَى الْجِذْعِ، فَلَمَّا صَنَعَ الْمِنْبَرَ قَامَ عَلَيْهِ، وَتَوَكَّأَ عَلَى الْعَصَا اَيْضًا

٭٭ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عصا سے ٹیک لگایا کرتے تھے جب آپ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے ہوتے تھے پہلے آپ کھجور کے تنے کے ساتھ لگ کر خطبہ دیتے تھے جب آپ نے منبر بنایا تو آپ اُس پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے پھر بھی آپ عصا کے ساتھ ٹیک لگایا کرتے تھے۔

5252 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ اَبِیْ جَابِرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُنَيْسٍ السُّلَمِيَّ عَصًا، فَقَالَ: خُذْ هٰذِهٖ فَتَخَصَّرْ بِهَا وَاعْلَمْ اَنَّ الْمُخْتَصِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَلِيْلٌ قَالَ: فَلَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ دُفِنَتْ تِلْكَ الْعَصَا مَعَهُ

٭٭ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن انیس سلمی رضی اللہ عنہ کو عصا دے دیا اور فرمایا: تم یہ لو اور اس کے ساتھ ٹیک لگا لیا کرو اور یہ بات یاد رکھنا کہ قیامت کے دن ٹیک لگانے والے لوگ تھوڑے ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو وہ عصا اُن کے ساتھ دفن کیا گیا۔

بَابُ الْخُطْبَةِ قَائِمًا

باب: کھڑے ہو کر خطبہ دینا

5253 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، سَمَّاهُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ مَنْصُوْبٍ فِي الْمَسْجِدِ فَيَخْطُبُ، حَتّٰى بَدَا لَهٗ اَنْ يَتَّخِذَ الْمِنْبَرَ، فَاسْتَشَارَ ذَوِي الرَّاْيِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَرَاَوْا اَنْ يَتَّخِذَهٗ، فَاتَّخَذَ مِنْبَرًا، فَلَمَّا جَاءَتِ الْجُمُعَةُ، اَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَمْشِي حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمَّا فَقَدَهُ الْجِذْعُ حَنَّ حَنِيْنًا اَفْزَعَ النَّاسَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَجْلِسِهٖ، حَتّٰى جَاءَهٗ فَقَامَ اِلَيْهِ فَمَسَحَهُ فَهَدَا فَلَمْ يُسْمَعْ مِنْهُ حَنِيْنٌ بَعْدَ ذٰلِكَ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُوْلُ: فَلَوْلَا مَا فَعَلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن کھجور کی ایک ٹہنی کے ساتھ لگ کر کھڑے ہوتے تھے جسے مسجد میں گاڑا گیا تھا پھر آپ خطبہ دیتے تھے یہاں تک کہ آپ کو یہ مناسب لگا کہ آپ منبر بنوالیں آپ نے اس بارے میں سمجھدار مسلمانوں سے مشورہ لیا تو اُن لوگوں کا خیال تھا کہ آپ منبر بنوالیں تو آپ نے منبر بنوالیا جب جمعہ کا دن آیا تو نبی اکرم ﷺ چلتے ہوئے اُس منبر پر تشریف فرما ہوئے جب کھجور کے تنے نے آپ کو غیر موجود پایا تو وہ رونے لگا جس سے لوگ

گھبرا گئے تو نبی اکرم ﷺ اپنی جگہ سے اُٹھے آپ اُس تنے کے پاس تشریف لائے آپ اُس کے پاس آ کر کھڑے ہوئے آپ نے اُس پر ہاتھ پھیرا تو اُسے سکون آیا اور پھر اُس کے رونے کی آواز آنی بند ہوگئی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اگر نبی اکرم ﷺ اُس کے ساتھ یہ طرزِ عمل اختیار نہ کرتے تو وہ قیامت کے دن تک روتا رہتا۔

5254 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اسْتَسْنَدَ اِلٰى جِذْعٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ مِنْبَرُهُ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ اضْطَرَبَتْ تِلْكَ السَّارِيَةُ كَحَنِينِ النَّاقَةِ حَتّٰى سَمِعَهَا اَهْلُ الْمَسْجِدِ حَتّٰى نَزَلَ اِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَنَقَهَا فَسَكَتَتْ

** حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دیتے تھے تو مسجد کے ستونوں میں سے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگا لیتے تھے جب آپ کا منبر بنا دیا گیا تو آپ اُس پر تشریف فرما ہوئے تو وہ ستون یوں رونے لگا جس طرح کوئی اونٹنی روتی ہے یہاں تک کہ اُس کی آواز اہلِ مسجد نے سنی تو نبی اکرم ﷺ اپنی جگہ سے نیچے اُتر کر اُس کے پاس تشریف لے گئے آپ نے اُسے گلے سے لگایا تو وہ خاموش ہوا۔

5255 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ مَا فَعَلَ الْجِذْعُ الَّذِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ اِلَيْهِ اِذَا خَطَبَ؟ قَالَ: دُفِنَ فِي الْمَسْجِدِ

** معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اہلِ مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے سوال کیا: کھجور کے تنے کا کیا بنا؟ جس کے پاس نبی اکرم ﷺ خطبہ دیتے ہوئے کھڑا ہوا کرتے تھے؟ اُس نے جواب دیا: اُسے مسجد میں دفن کر دیا گیا۔

5256 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَخْطُبُ، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا، وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا، وَيَقْرَاُ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ عَلَى الْمِنْبَرِ

** حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن دو خطبوں کے درمیان بیٹھتے تھے پھر آپ خطبہ دیتے تھے آپ کی نماز درمیانی ہوتی تھی اور آپ کا خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا آپ منبر پر قرآن کی کچھ آیات کی تلاوت بھی کرتے تھے۔

5257 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا، ثُمَّ يَقْعُدُ فَلَا يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ خُطْبَةً اُخْرٰى فَمَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ قَاعِدًا فَقَدْ كَذَبَ

** حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دیتے ہوئے

دیکھا' پھر آپ تشریف فرما ہوئے اس دوران آپ نے کوئی کلام نہیں کیا' پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے دوسرا خطبہ ارشاد فرمایا' جو شخص تمہیں یہ بات بیان کرے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے تو اُس نے غلط بیانی کی ہوگی۔

5258 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَخْطُبُوْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قِيَامًا، ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ عُثْمَانُ حَتّٰى شَقَّ عَلَيْهِ الْقِيَامُ فَكَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا، ثُمَّ يَجْلِسُ، ثُمَّ يَقُوْمُ اَيْضًا فَيَخْطُبُ، فَلَمَّا كَانَ مُعَاوِيَةُ خَطَبَ الْاُوْلٰى جَالِسًا، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ الْاٰخِرَةَ قَائِمًا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے' اُس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا کہ جب اُن کے لیے کھڑے ہو کر خطبہ دینا مشکل ہوا تو وہ خطبہ کھڑے ہو کر دیتے تھے' پھر بیٹھ جاتے تھے پھر دوبارہ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو وہ پہلا خطبہ بیٹھ کر دیتے تھے' پھر دوسرا خطبہ بیٹھ کر دیتے تھے۔

5259 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَخْطُبُوْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قِيَامًا لَا يَقْعُدُوْنَ، اِلَّا فِي الْفَصْلِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ "، وَاَوَّلُ مَنْ جَلَسَ مُعَاوِيَةُ، فَلَمَّا كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ خَطَبَ قَائِمًا، وَضَرَبَ بِرِجْلِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَالَ: " هٰذِهِ السُّنَّةُ، فَلَمَّا طَالَ عَلَيْهِ الْاَمْرُ جَلَسَ بَعْدُ

✵✵ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' یہ حضرات بیٹھ کر خطبہ نہیں دیتے تھے البتہ دو خطبوں کے درمیان فصل پیدا کرنے کے لیے بیٹھ جاتے تھے' سب سے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیٹھ کر خطبہ دیا' جب عبدالملک کا زمانہ آیا تو اُس نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا' اُس نے اپنے پاؤں کے ذریعہ منبر پر مارا اور بولا: یہ سنت ہے! لیکن جب اُس کی عمر زیادہ ہوگئی تو وہ بھی بیٹھنے لگ پڑا۔

5260 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: " كَانَتْ خُطْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا مَرَّتَيْنِ بَيْنَهُمَا جَلْسَةٌ، قُلْتُ: بَلَغَكَ ذٰلِكَ مِنْ ثِقَةٍ قَالَ: نَعَمْ مَا شِئْتَ "

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جو خطبہ دیتے تھے وہ کھڑے ہو کر دیتے تھے' جس میں آپ دو مرتبہ خطبہ دیتے تھے' آپ اُن کے درمیان بیٹھ جاتے تھے۔ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا یہ روایت کسی ثقہ راوی کے حوالے سے آپ تک پہنچی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! جتنا تم چاہتے ہو (اتنا ثقہ راوی ہے)۔

5261 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَرَّتَيْنِ بَيْنَهُمَا جَلْسَةٌ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن دو مرتبہ خطبہ دیتے تھے جن کے درمیان

آپ بیٹھتے تھے۔

5262 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو قَزَعَةَ قَالَ: اَخَذَ عُثْمَانَ ارْتِعَاشٌ فَكَانَ اِذَا قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَرَاحَ سَاعَةً، ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ

✻✻ ابوقزعہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ارتعاش محسوس ہوا تو جب وہ منبر پر کھڑے ہوتے تھے تو پہلے کچھ دیر کے لیے آرام کرتے تھے (یعنی بیٹھ جاتے تھے) پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔

5263 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذَا اسْتَوَى عَلَى الْمِنْبَرِ يَجْلِسُ، فَاِذَا جَلَسَ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُوْنَ، فَاِذَا سَكَتُوا قَامَ يَخْطُبُ، فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْخُطْبَةِ الْاُوْلٰى جَلَسَ، ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ الْخُطْبَةَ الْاٰخِرَةَ

✻✻ محمد بن عمر بن علی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جب منبر پر چڑھتے تھے تو آپ بیٹھ جاتے تھے' جب آپ بیٹھ جاتے تھے تو مؤذن اذان دیتا تھا' جب مؤذن خاموش ہوتا تھا تو آپ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' جب آپ پہلے خطبہ سے فارغ ہوتے تھے تو بیٹھ جاتے تھے' پھر آپ کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ دیتے تھے۔

5264 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ مُعَاوِيَةُ اسْتَاْذَنَ النَّاسَ فِي الْجُلُوْسِ فِيْ اِحْدَى الْخُطْبَتَيْنِ، وَقَالَ: اِنِّي قَدْ كَبِرْتُ، وَقَدْ اَرَدْتُ اَجْلِسُ اِحْدَى الْخُطْبَتَيْنِ فَجَلَسَ فِي الْخُطْبَةِ الْاُوْلٰى

✻✻ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دو خطبوں میں سے کسی ایک میں بیٹھنے کی لوگوں سے اجازت مانگی تو اُنہوں نے کہا: اب میری عمر زیادہ ہوگئی ہے' اب میں چاہتا ہوں کہ دو خطبوں میں سے کسی ایک میں بیٹھ جایا کروں' تو وہ پہلے خطبہ میں بیٹھ جایا کرتے تھے۔

5265 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: مَا جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِنْبَرٍ حَتّٰى مَاتَ، مَا كَانَ يَخْطُبُ اِلَّا قَائِمًا، فَكَمْ تُحِبُّوْنَ اَنْ يُحِسَّ النَّاسُ اِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، يَرْتَقِي اَحَدُهُمْ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَيَقُوْمُ هُوَ قَائِمًا لَا يَجْلِسُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتّٰى يَرْتَقِيَ عَلَيْهِ، وَلَا يَجْلِسُ عَلَيْهِ بَعْدُ حَتّٰى يَنْزِلَ، وَاِنَّمَا خُطْبَتُهُ جَمِيْعًا، وَهُوَ قَائِمٌ وَاِنَّمَا كَانُوْا يَتَشَهَّدُوْنَ مَرَّةً وَّاحِدَةً الْاُوْلٰى، وَلَمْ يَكُنْ مِنْبَرٌ اِلَّا مِنْبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ اِذْ حَجَّ بِمِنْبَرِهٖ فَتَرَكَهٗ فَلَمْ يَزَالُوْا يَخْطُبُوْنَ عَلَى الْمَنَابِرِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرمانے تک کبھی بھی (خطبہ دینے کے دوران) منبر پر تشریف فرما نہیں ہوئے' آپ ہمیشہ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' تو تم اس بات کو کتنا پسند کرتے ہو کہ لوگ محسوس کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اُن میں سے کوئی ایک جب منبر پر چڑھتا تھا تو وہ کھڑے ہو کر خطبہ دیتا تھا' وہ

منبر پر بیٹھتا نہیں تھا اور خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد بھی منبر پر نہیں بیٹھتے تھے بلکہ نیچے آ جاتے تھے' اُن کا خطبہ ایک جیسا ہوتا تھا' وہ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' ایک مرتبہ وہ پہلے خطبہ میں تشہد کے کلمات پڑھتے تھے' اُس وقت صرف نبی اکرم ﷺ کا ہی منبر موجود تھا یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کرنے کے لیے آئے تو انہوں نے اپنا منبر بنوایا اور پہلے والا منبر ترک کر دیا' اُس کے بعد لوگ منبر پر بیٹھ کر ہی خطبہ دیتے تھے۔

5266 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَنْ اَوَّلُ مَنْ جَعَلَ فِي الْخُطْبَةِ جُلُوْسًا؟ قَالَ: عُثْمَانُ فِي آخِرِ زَمَانِهِ حِيْنَ كَبِرَ وَاَخَذَتْهُ رِعْدَةٌ، فَكَانَ يَجْلِسُ هُنَيْهَةً ثُمَّ يَقُوْمُ، قُلْتُ: وَكَانَ يَخْطُبُ اِذَا جَلَسَ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ دینے کا آغاز کس نے کیا؟ اُنہوں نے جواب دیا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت کے آخری زمانہ میں ایسا کیا' جب اُن کی عمر زیادہ ہو گئی اور اُن کا جسم کپکپانے لگا تو وہ تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ جاتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: جب وہ بیٹھتے تھے تو اس دوران خطبہ دیتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

5267 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو اِسْحَاقَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ اَبِي اِلَى الْجُمُعَةِ وَاَنَا غُلَامٌ، فَلَمَّا خَرَجَ عَلِيٌّ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، قَالَ اَبِي: اَيْ عَمْرُو، قُمْ فَانْظُرْ اِلَى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ: فَقُمْتُ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَاِذَا هُوَ اَبْيَضُ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ، عَلَيْهِ اِزَارٌ وَرِدَاءٌ، لَيْسَ عَلَيْهِ قَمِيْصٌ قَالَ فَمَا رَاَيْتُهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتّٰى نَزَلَ عَنْهُ، قُلْتُ لِاَبِي اِسْحَاقَ: فَهَلْ قَنَتَ؟ قَالَ: لَا

** ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لیے گیا' میں کمسن لڑکا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے' آپ منبر پر چڑھے' تو میرے والد نے کہا: اے عمرو! تم اُٹھو اور امیر المؤمنین کی زیارت کر لو! راوی کہتے ہیں: میں کھڑا ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے تھے' اُن کے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو چکے تھے' اُنہوں نے تہبند باندھا ہوا تھا اور چادر لپیٹی ہوئی تھی' قمیص نہیں پہنی ہوئی تھی۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں نے اُنہیں منبر پر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا' وہ منبر سے نیچے اُتر آئے (یعنی خطبہ مکمل کرنے کے بعد نیچے آ گئے)۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابواسحاق سے دریافت کیا: کیا اُنہوں نے دعائے قنوت پڑھی تھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

5268 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ؟ قَالَ: كَانَ يَجْلِسُ فَيَخْطُبُ جَالِسًا، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ اَيْضًا، وَكَانَ جُلُوْسُهُ اَكْثَرَ ذٰلِكَ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کیسے خطبہ دیتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ پہلے بیٹھ جاتے تھے اور بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے پھر کھڑے ہو جاتے تھے اور کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' ان

کا بیٹھنے والا حصہ زیادہ ہوتا تھا۔

5269 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ رَأَيْتُ اَبَا مَحْذُورَةَ حِيْنَ يَطْلُعُ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ مِنْ بَابِ بَنِي مَخْزُومٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، يُؤَذِّنُ سَاعَةَ يَطْلُعُ، فَلَا يَأْتِي خَالِدٌ مَقَامَهُ الَّذِي يَخْطُبُ فِيهِ، إِلَّا وَقَدْ فَرَغَ اَبُو مَحْذُورَةَ قَالَ: وَكَذٰلِكَ كَانَ يَصْنَعُ مَنْ مَضَى

❋❋ ابن جریج نے عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب خالد بن سعید بنومخزوم کے دروازہ سے جمعہ کے دن سامنے آتا تو جیسے ہی وہ سامنے آتا تو حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ اذان دے دیتے تھے ابھی خالد اپنی اُس جگہ پر نہیں پہنچا ہوتا تھا جہاں بیٹھ کر اُس نے خطبہ دینا تھا' کہ اس دوران حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ اذان دے کر فارغ ہو چکے ہوتے تھے۔ وہ یہ فرماتے تھے: پہلے زمانہ کے لوگ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

5270 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: رَاَيْتُ خَالِدَ بْنَ الْعَاصِ يَخْطُبُ قَائِمًا بِالْاَرْضِ مُسْتَنِدًا اِلَى الْبَيْتِ لَيْسَ بَيْنَ ذٰلِكَ جُلُوسٌ، لَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ، خُطْبَةً وَاحِدَةً، حَتّٰى سَقِمَ خَالِدٌ فَكَانَ يَجْلِسُ عَلٰى سُلَّمٍ قَالَ: وَكَذٰلِكَ كَانُوا يَخْطُبُونَ قِيَامًا بِالْاَرْضِ اِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِنْبَرِهِ

❋❋ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے خالد بن العاص کو زمین پر کھڑے ہو کر اور گھر کے ساتھ (یا بیت اللہ کے ساتھ) ٹیک لگا کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے وہ درمیان میں بیٹھتا نہیں تھا' نہ پہلے اور نہ بعد میں' اور وہ ایک ہی خطبہ دیتا تھا' یہاں تک کہ جب خالد بیمار ہو گیا تو وہ سیڑھی پر بیٹھ جاتا تھا۔ اُس نے یہ بات بیان کی کہ پہلے لوگ زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے' صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔

5271 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: " خَطَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ قَرِيبًا مِنْ سَنَةٍ قِيَامًا، ثُمَّ قِيلَ لَهُ: تَطْلُبُ بِدَمِ عُثْمَانَ وَتُخَالِفُهُ، فَخَطَبَ قَائِمًا وَقَاعِدًا "

❋❋ عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے تقریباً ایک سال تک کھڑے ہو کر خطبہ دیا' پھر اُن سے کہا گیا کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے طلبگار ہیں اور اُن کے برخلاف بھی کرتے ہیں۔ تو اُس کے بعد وہ کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے۔

بَابُ اسْتِلَامِ الْاِمَامِ اِذَا نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ

باب: امام جب منبر سے نیچے اُترے تو اُس کا استلام کرنا

5272 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَى الْاَئِمَّةَ اِذَا نَزَلُوا عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَلَمُوا الرُّكْنَ قَبْلَ اَنْ يَاْتُوا الْمَقَامَ، اَبَلَغَكَ فِيهِ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اَتَسْتَحِبُّهُ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنَّ اسْتِلَامَ

الرُّكْنِ مَا أَكْثَرْتَ مِنْهُ فَهُوَ خَيْرٌ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے حکمرانوں کو دیکھا کہ جب وہ منبر سے نیچے اُترتے ہیں تو وہ مقامِ ابراہیم کے پاس آنے سے پہلے حجرِ اسود کا استلام کرتے ہیں' تو کیا آپ کو اس بارے میں کوئی روایت پہنچی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ اسے مستحب قرار دیتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ حجرِ اسود کا جتنا زیادہ استلام کیا جائے اُتنا ہی زیادہ بہتر ہوتا ہے۔

بَابُ كَمْ تُصَلِّي الْمَرْاَةُ اِذَا شَهِدَتِ الْجُمُعَةَ

باب: جب کوئی خاتون جمعہ کی نماز میں شریک ہو تو وہ کتنی رکعات ادا کرے گی؟

5273 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ عَنْتَرَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ، عَنِ امْرَاَةٍ مِنْهُمْ قَالَتْ: جَاءَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: اِذَا صَلَّيْتُنَّ مَعَ الْاِمَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَصَلِّيْنَ رَكْعَتَيْنِ، وَاِذَا صَلَّيْتُنَّ فِي بُيُوْتِكُنَّ فَصَلِّيْنَ اَرْبَعًا قَالَ سُفْيَانُ: وَالْعَبْدُ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ،

❋❋ ہارون بن عنترہ نے بنوفزارہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے اُن کے قبیلہ کی ایک خاتون کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن ہمارے پاس آتے تھے اور فرماتے تھے: جب تم امام کے ساتھ جمعہ کے دن نماز ادا کرلو تو دو رکعتیں ادا کرو اور جب تم اپنے گھر میں نماز ادا کرو تو چار رکعات ادا کرو۔

سفیان کہتے ہیں: غلام کے لیے بھی یہی حکم ہے۔

5274 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الْفَزَارِيِّ، عَنِ امْرَاَةٍ، مِنْهُمْ مِثْلَهُ، وَزَادَ فِيْهِ قَالَ: وَلَا يَاْتِي عَلَيْكُنَّ عَامٌ، اِلَّا وَهُوَ شَرٌّ مِنَ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ، وَلَمَوْتُ اَهْلِ بَيْتِي اَهْوَنُ عَلَيَّ مَوْتًا مِنْ عَدَدِهِنَّ مِنَ الْجُعْلَانِ، وَلَا تُؤْتَوْنَ اِلَّا مِنْ قِبَلِ اُمَرَائِكُمْ، وَبِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا اِنْ كَذَبْتُ

❋❋ حمید فزاری نے اپنے قبیلہ کی ایک خاتون کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''تم پر جو بھی سال آئے گا وہ پہلے والے سے زیادہ بُرا ہوگا اور میرے اہلِ خانہ کی موت میرے نزدیک اتنی ہی تعداد میں؟ تنگوں کے مرجانے سے زیادہ ہلکی ہوگی اور تم لوگ حکمرانوں کی طرف سے آؤ گے اور عبداللہ اگر جھوٹ بولے تو وہ بہت بُرا آدمی ہو''۔

5275 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا شَهِدْنَ النِّسَاءُ الْجُمُعَةَ فَاِنَّهُنَّ يُصَلِّيْنَ رَكْعَتَيْنِ

❋❋ معمر نے قتادہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: خواتین جب جمعہ کی نماز میں شریک ہوں گی تو وہ دو رکعات ادا کریں گی۔

5276 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: النِّسَاءُ يَقْضُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِنْ كُنَّ فِي الْكِوَاءِ الَّتِي تَلِي الْمَسْجِدَ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: خواتین جمعہ کے دن کی قضاء کریں گی اگرچہ وہ اُس روشندان کے نیچے ہوں جو مسجد کے ساتھ ہوتا ہے۔

5277 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ دعا کرتے ہوئے ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے۔

5278 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: حَدَثٌ، وَأَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ

٭٭ معمر نے زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے جمعہ کے دن دونوں ہاتھ بلند کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ بدعت ہے اور اس کا آغاز عبدالملک نے کیا تھا۔

5279 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ: رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ رَافِعًا يَدَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَسَبَّهُ وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَقُولُ: إِلَّا هٰكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ

٭٭ حصین بن عبدالرحمٰن حضرت عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے جمعہ کے دن بشر بن مروان (نامی گورنر) کو ہاتھ بلند کیے ہوئے دیکھا تو اُسے بُرا کہتے ہوئے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے (کہ آپ جمعہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے) صرف اس طرح اشارہ کرتے تھے۔ حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے شہادت کی انگلی کے ذریعہ اشارہ کر کے یہ بات فرمائی۔

5280 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: رَآهُمْ رَافِعِينَ أَيْدِيَهُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اقْطَعْ أَيْدِيَهُمْ

٭٭ عبداللہ بن مرہ نے مسروق کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے لوگوں کو جمعہ کے دن اپنے ہاتھ بلند کیے ہوئے دیکھا' امام اُس وقت خطبہ دے رہا تھا تو اُنہوں نے فرمایا: اے اللہ! ان کے ہاتھ کاٹ دے۔

بَابُ تَسْلِيمِ الْإِمَامِ إِذَا صَعِدَ

باب: جب امام (منبر پر) چڑھ جائے تو اُس کا سلام کرنا

5281 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا

صَعِدَ الْمِنبَرَ اَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب منبر پر چڑھتے تھے تو لوگوں کی طرف رُخ کرنے کے بعد السلام علیکم ارشاد فرماتے تھے۔

5282 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي اُسَامَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ مُجَالِدًا يُحَدِّثُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَعِدَ الْمِنبَرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ وَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالَ: فَكَانَ اَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب منبر پر چڑھتے تھے تو لوگوں کی طرف رُخ کر کے السلام علیکم ارشاد فرماتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ عَلَى الْمِنبَرِ

باب: منبر پر قرأت کرنا

5283 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ عَنْتَرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنبَرِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ جمعہ کے دن منبر پر سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔

5284 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ "اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ، قَرَاَ عَلَى الْمِنبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ثُمَّ نَزَلَ فَسَجَدَ

✵✵ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن منبر پر سورۂ انشقاق کی تلاوت کرتے تھے' پھر وہ منبر سے نیچے اُتر کر سجدۂ تلاوت کرتے تھے۔

5285 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ قَرَاَ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ، فَقَالَ: قَدِ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ، وَقَدِ انْشَقَّ الْقَمَرُ فَالْيَوْمَ الْمِضْمَارُ، وَغَدًا السِّبَاقُ

✵✵ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: میں نے جمعہ کے دن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو سنا وہ منبر پر موجود تھے' اُنہوں نے سورۂ اقتربت الساعۃ کی تلاوت کی اور پھر اُنہوں نے کہا: قیامت قریب آ چکی ہے! چاند دو ٹکڑے ہو چکا ہے! آج کا دن مقابلے کا ہے اور کل منزل تک پہنچنے کا ہوگا۔

5286 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ الَّتِي فِيهَا نَزَلَ فَسَجَدَ، فَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ

✽✽ عبداللہ بن ابوبکر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (جمعہ کے دن) منبر پر سورۂ اذا السماء انشقت کی تلاوت کی' جب آپ اُس آیت پر پہنچے جس میں سجدۂ تلاوت ہے تو آپ منبر سے نیچے اُترے اور سجدۂ تلاوت کیا تو لوگوں نے بھی سجدۂ تلاوت کیا۔

بَابُ الْقُنُوتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن دعائے قنوت پڑھنا

5287 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: لَيْسَ فِي الْجُمُعَةِ قُنُوتٌ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ

✽✽ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: جمعہ کی نماز میں قنوت نہیں ہوگی۔

معمر بیان کرتے ہیں: اُس شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو بھی اس کی مانند کہتے ہوئے سنا ہے۔

5288 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: الْقُنُوتُ فِي رَكْعَتَيِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: لَمْ أَسْمَعْ بِالْقُنُوتِ فِي الْمَكْتُوبَةِ إِلَّا فِي الصُّبْحِ، وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ فِي الْجُمُعَةِ قُنُوتٌ

✽✽ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا جمعہ کی دو رکعت میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نے فرض نمازوں میں سے صرف صبح کی نماز میں دعائے قنوت سنی ہے۔ اُنہوں نے اس بات کا انکار کیا کہ جمعہ کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی جائے۔

5289 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، سَمَّاهُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: رَفْعُ الْيَدَيْنِ، وَالْقُنُوتُ فِي الْجُمُعَةِ بِدْعَةٌ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جمعہ کی نماز میں دونوں ہاتھ بلند کرنا اور دعائے قنوت پڑھنا بدعت ہے۔

بَابُ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالطِّيبِ وَالسِّوَاكِ

باب: جمعہ کے دن غسل کرنا' خوشبو لگانا اور مسواک استعمال کرنا

5290 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے جو شخص جمعہ ادا کرنے کے لیے آئے اُسے غسل کر لینا چاہیے''۔

52[redacted] - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

5292 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، بَيْنَا هُوَ قَائِمٌ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ عُمَرُ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ؟ فَقَالَ: اِنِّي شُغِلْتُ الْيَوْمَ فَلَمْ اَنْقَلِبْ اِلٰى اَهْلِي حَتّٰى سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَلَمْ اَزِدْ عَلٰى اَنْ تَوَضَّاْتُ. فَقَالَ عُمَرُ: وَالْوُضُوْءُ اَيْضًا، وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ، قَالَ مَعْمَرٌ: الرَّجُلُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

✵✵ زہری نے سالم کے حوالے سے اُن کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب مسجد میں آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں بلند آواز میں پکارا: یہ آنے کا کون سا وقت ہے؟ اُنہوں نے کہا: آج میں مصروف تھا' اپنے گھر واپس گیا' جیسے ہی میں نے اذان کی آواز سنی تو وضو کر کے فوراً ادھر آ گیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: صرف وضو کرنا بھی غلط ہے' آپ یہ بات جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ کے دن) غسل کرنے کا حکم دیتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: وہ صاحب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

5293 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: بَيْنَا عُمَرُ يَخْطُبُ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا حَبَسَكَ؟ قَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَا زِدْتُ حِيْنَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ اَنْ تَوَضَّاْتُ، ثُمَّ اَقْبَلْتُ، فَلَمَّا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ، قَالَ لَهُ: ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: اَمَا اِنَّهُ قَدْ عَلِمَ اَنَّا قَدْ اُمِرْنَا بِالْغُسْلِ قَالَ: قُلْتُ: الْمُهَاجِرُوْنَ خَاصَّةً اَمِ النَّاسُ عَامَّةً؟ قَالَ: لَا اَدْرِي

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے اسی دوران ایک شخص (مسجد میں) داخل ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کہاں رہ گئے تھے؟ اُنہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! جیسے ہی میں نے اذان سنی ہے وضو کر کے فوراً آ گیا ہوں۔ جب نماز ختم ہوئی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن سے دریافت کیا: امیر المؤمنین! کیا آپ نے وہ بات نہیں سنی جو اُن صاحب نے کہی تھی؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ صاحب جانتے ہیں کہ ہمیں (جمعہ کے دن) غسل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا یہ بطورِ خاص مہاجرین کو حکم ہے یا سب لوگوں کے لیے عمومی طور پر ہے؟ اُستاد نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

5294 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ

عَبَّاسٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ عُثْمَانَ جَاءَ وَعُمَرُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَانْتَحَى عُمَرُ نَاحِيَةَ الرَّجُلُ يَجْلِسُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الذِّكْرِ، فَقَالَ عُثْمَانُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ الْاُولٰى فَتَوَضَّاْتُ، وَخَرَجْتُ، فَقَالَ عُمَرُ: لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هُوَ بِالْوُضُوْءِ

✽✽ عکرمہ جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (مسجد میں) آئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس دن جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا خطبہ روک کر ان کی طرف رخ کر کے (ان سے تاخیر کا سبب دریافت کیا) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں نے جیسے ہی پہلی اذان سنی تو میں وضو کر کے گھر سے نکل آیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ یہ بات جانتے ہیں کہ صرف وضو نہیں ہوتا' جمعہ کے دن غسل کرنا چاہیے۔

5295 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ قَدْ بَلَغَ الْحُلُمَ اَنْ يَتَطَهَّرَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا لِلّٰهِ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا فَلْيَغْسِلْ رَاْسَهُ وَجِلْدَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ الثَّوْرِيُّ لِرَجُلٍ: خُذْ مِنْ اَظْفَارِكَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: الْجُمُعَةُ غَدًا آخُذُهُ، فَقَالَ الثَّوْرِيُّ: خُذْهُ الْآنَ اِنَّ السُّنَّةَ لَا تُخَلَّفُ

✽✽ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر مسلمان شخص جو بالغ ہو چکا ہو' اُس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ ہفتہ میں ایک دن اللہ تعالیٰ کے لیے اچھی طرح طہارت حاصل کرے' اگر وہ جنبی نہ ہو تو اپنے سر اور جسم کو جمعہ کے دن دھولے''۔

سفیان ثوری نے ایک شخص سے کہا: تم اپنے ناخن تراش لو! اُس شخص نے کہا: جمعہ کل ہے' کل میں ایسا کرلوں گا۔ تو سفیان ثوری نے کہا: تم یہ ابھی تراش لو کیونکہ سنت کو مؤخر نہیں کیا جاسکتا۔

5296 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَغْتَسِلَ كُلَّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاَنْ يَسْتَنَّ، وَاَنْ يُصِيبَ مِنْ طِيبِ اَهْلِهِ وَهٰذَا اَحَبُّ الْقَوْلَيْنِ اِلٰى سُفْيَانَ يَقُولُ: وَاجِبٌ هُوَ

✽✽ عمر بن عبدالعزیز نے ایک صحابی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''ہر مسلمان پر یہ بات لازم ہے کہ وہ ہفتہ میں ایک دن یعنی جمعہ کے دن غسل کرے' وہ دانت صاف کرے اور اپنے گھر میں موجود خوشبو استعمال کرے''۔

سفیان کے نزدیک زیادہ پسندیدہ قول یہ ہے کہ ایسا کرنا واجب ہے۔

5297 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، وَرُبَّمَا قَالَ: عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بِحَقٍّ عَلٰى كُلِّ حَالِمٍ اَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا، يَغْسِلُ رَاْسَهُ، وَسَائِرَ جَسَدِهِ

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر بالغ پر یہ بات واجب ہے کہ وہ ہفتہ میں ایک مرتبہ غسل کرے وہ سر اور اپنے جسم کو دھوئے۔

5298 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاؤسًا يَقُوْلُ: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِیْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا فَيَغْسِلُ كُلَّ شَیْءٍ مِنْهُ، وَيَمَسُّ طِيْبًا اِنْ كَانَ لِاَهْلِهِ

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر مسلمان پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ مسلمان ہفتہ میں ایک دن (یعنی جمعہ کے دن) غسل کرے اور اپنے جسم کے ہر حصہ کو دھوئے اور اگر اُس کے پاس موجود ہو تو خوشبو لگائے۔

5299 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ لَيْلٰى اَوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ: اَدْرَكْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ مِنْهُمْ بَدْرًا، اَوْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَاَرَادَ اَحَدُهُمْ اَنْ يَّرُوْحَ اغْتَسَلَ، كَمَا يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَلَبِسَ صَالِحَ ثِيَابِهِ، وَمَسَّ طِيْبًا اِنْ كَانَ لَهُ

✸✸ ابولیلیٰ یا شاید عبدالرحمٰن بن ابزیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو پایا ہے جنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے' یا بیعت رضوان میں شرکت کا شرف حاصل ہے' (اُن کا یہ معمول تھا) کہ جب جمعہ کا دن ہوتا اور اُن میں سے کوئی شخص جمعہ کے لیے جانے کا ارادہ کرتا تو وہ پہلے غسل کرتا تھا جس طرح غسلِ جنابت کیا جاتا ہے' پھر وہ عمدہ کپڑے پہنتا تھا اور اگر اُس کے پاس موجود ہوتی تھی تو خوشبو لگاتا تھا۔

5300 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ قَالَ: مَنْ قَلَّمَ اَظْفَارَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَقَصَّ شَارِبَهُ وَاسْتَنَّ، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْجُمُعَةَ

✸✸ محمد بن ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: جو شخص جمعہ کے دن اپنے ناخن تراشتا ہے' مونچھیں چھوٹی کرتا ہے اور مسواک کرتا ہے تو وہ جمعہ کو مکمل کر لیتا ہے۔

5301 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ، لَا اَتَّهِمُ، عَنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ يَوْمِ جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ، اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِيْدًا لِلْمُسْلِمِيْنَ فَاغْتَسِلُوْا فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طِيْبٌ فَلَا يَضُرُّهُ اَنْ يَّمَسَّ مِنْهُ، وَعَلَيْكُمْ بِهٰذَا السِّوَاكِ

✸✸ زہری بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس پر میں تہمت نہیں لگاتا کہ اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے حوالے سے یہ بات سنی ہے کہ ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے دن منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے مسلمانوں کے گروہ! بے شک اس دن کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے عید بنایا ہے تو تم اس دن میں پانی کے ذریعہ غسل کرو اور جس شخص کے پاس خوشبو موجود ہو تو اُسے کوئی نقصان نہیں ہوگا اگر وہ اُس خوشبو میں سے کچھ لگا لے

اور تم پر مسواک کرنا لازم ہے"۔

5302 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يُسْاَلُ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: اغْتَسِلْ، وَاِنْ كَانَ عِنْدَ اَهْلِكَ طِيبٌ فَلَا يَضُرُّكَ اَنْ تُصِيبَ مِنْهُ قَالَ عَطَاءٌ: مِنْ غَيْرِ اَنْ يُؤْثَمَ مَنْ تَرَكَهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَكْرَهُ اَنْ تَدَعَهُ يَوْمَئِذٍ اِذَا وَجَدْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

✳✳ عطاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا جن سے جمعہ کے دن غسل کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: تم غسل کرو اور اگر تمہاری بیوی کے پاس خوشبو موجود ہو تو تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا کہ اگر تم وہ خوشبو بھی لگالو۔ عطاء بیان کرتے ہیں: جو شخص اسے ترک کردیتا ہے اُسے بھی کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ جب آدمی کو جمعہ کے دن خوشبو مل رہی ہو؛ وہ پھر بھی اُسے ترک کردے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

5303 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: وَيَمَسُّ طِيبًا اَوْ دُهْنًا اِنْ كَانَ لِاَهْلِهِ؟ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ

✳✳ طاؤس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے جمعہ کے دن غسل کرنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذکر کیا تو میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: اگر آدمی کی بیوی کے پاس خوشبو یا تیل موجود ہو تو کیا وہ اُسے بھی لگائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

5304 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً فَقُلْتُ لَهُ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا' میں نے کہا: کیا جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

5305 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: اَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: لَا، وَغَضِبَ

✳✳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے جس طرح غسلِ جنابت کیا جاتا ہے۔ ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا: کیا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اور انہوں نے غصہ کا اظہار بھی کیا۔

5306 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ لَا يَرُوحُ اِلَى الْجُمُعَةِ اِلَّا ادَّهَنَ، وَتَطَيَّبَ اِلَّا اَنْ يَكُونَ حَرَامًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص جمعہ کی ادائیگی کے لیے جاتا ہے وہ پہلے تیل لگائے اور خوشبو استعمال کرے البتہ اگر اُس نے احرام باندھا ہوا ہو (تو خوشبو یا تیل استعمال نہیں کرے گا)۔

5307 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اَوْجَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم قرار دیا ہے۔

5308 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، لِشَيْءٍ يَقُولُهُ: لَاَنَا اِذًا اَعْجَزُ مِمَّنْ لَا يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

✵✵ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کسی چیز کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس صورت میں تو میں اسے عاجز قرار دوں گا کہ اگر وہ جمعہ کے دن غسل نہ کرے۔

5309 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: "اِنِّي لَاُحِبُّ اَنْ اَغْتَسِلَ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْحَمَّامِ، وَالْجَنَابَةِ، وَالْحِجَامَةِ، وَالْمَوَاسِي، وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ" قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: مَا كَانُوا يَرَوْنَ غُسْلًا وَاجِبًا اِلَّا غُسْلَ الْجَنَابَةِ، وَكَانُوا يَسْتَحِبُّونَ غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں پانچ کاموں کے بعد غسل کروں: حمام (سے باہر آنے کے بعد)' جنابت کے بعد' پچھنے لگوانے کے بعد' اُسترا استعمال کرنے کے بعد اور جمعہ کے دن۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم نخعی سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: پہلے لوگ ان میں سے صرف جنابت کے غسل کو لازم قرار دیتے تھے اور وہ لوگ جمعہ کے دن غسل کرنے کو مستحب قرار دیتے تھے۔

5310 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَلَّمَ اَظْفَارَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَخْرَجَ اللّٰهُ مِنْهُ الدَّاءَ، وَاَدْخَلَ عَلَيْهِ الدَّوَاءَ

✵✵ حضرت ابوحمید حمیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن ناخن تراشتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے جسم سے بیماری نکال دیتا ہے اور اُس میں دوائی داخل کر دیتا ہے''۔

5311 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ، وَمَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ اَفْضَلُ

* * حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن وضو کر لیتا ہے تو یہ بھی ٹھیک ہے' لیکن جو غسل کرتا ہے تو یہ فضیلت رکھتا ہے''۔

5312 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبَانَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ، وَمَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ اَفْضَلُ

* * حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن وضو کرتا ہے تو یہ کافی ہے اور اچھا ہے' لیکن جو غسل کر لے تو یہ فضیلت رکھتا ہے''۔

5313 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

* * حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں۔

5314 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: مَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَسْتَوْغِلْ، يَعْنِي يَغْسِلُ مَرَاقَّهُ

* * عکرمہ فرماتے ہیں: جو شخص جمعہ کے دن غسل نہیں کرتا' اُسے دھونا چاہیے' یعنی اپنی بغلوں کو دھو لینا چاہیے۔

5315 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِنَّمَا كَانَ النَّاسُ عُمَّالَ اَنْفُسِهِمْ فَقِيلَ: لَوِ اغْتَسَلْتُمْ

* * سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پہلے لوگ خود کام کاج کیا کرتے تھے تو اُن سے کہا گیا: اگر تم لوگ غسل کر لیا کرو (تو یہ مناسب ہوگا)۔

5316 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ وَبَرَةَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سُنَّةٌ

* * حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے۔

5317 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْتَسِلُ لِلْجَنَابَةِ، وَالْجُمُعَةِ، غُسْلًا وَاحِدًا "

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنابت کے لیے اور جمعہ کے لیے ایک ہی طرح غسل کرتے تھے۔

5318 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ ثَلَاثٌ هُنَّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، الْغُسْلُ، وَالسِّوَاكُ، وَيَمَسُّ طِيبًا اِنْ وَجَدَ

* * ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جمعہ کے دن تین کام ہر

مسلمان پر لازم ہیں: غسل کرنا' مسواک کرنا اور اگر میسر ہو تو خوشبو لگانا۔

بَابُ الْغُسْلِ اَوَّلَ النَّهَارِ

باب: دن کے ابتدائی حصہ میں غسل کر لینا

5319 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، وَيَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ لِلرَّجُلِ اِذَا اغْتَسَلَ اَوَّلَ النَّهَارِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ اَحْدَثَ اَنْ يُحْدِثَ غُسْلًا آخَرَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ

✵✵ زہری نے قتادہ اور یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ پہلے لوگ آدمی کے لیے یہ بات مستحب سمجھتے تھے کہ وہ جمعہ کے دن' دن کے ابتدائی حصہ میں غسل کر لے' اور پھر اگر اُسے حدث لاحق ہو تو وہ دوبارہ غسل کرے۔ زہری فرماتے ہیں: اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''تم میں سے جو شخص جمعہ کے لیے آئے اُسے غسل کرنا چاہیے''۔

5320 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كَانَ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُحْدِثَ غُسْلًا يُصَلِّي بِهِ الْجُمُعَةَ

وَقَالَ هِشَامٌ، وَقَالَ الْحَسَنُ: اِذَا اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَجْزَاَهُ لِلْجُمُعَةِ، فَاِنْ اَحْدَثَ فَلْيَتَوَضَّاْ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: یہ بات مستحب قرار دی جاتی ہے کہ آدمی نئے سرے سے غسل کرے جس کے ذریعہ وہ جمعہ کی نماز ادا کرے۔

ہشام اور حسن فرماتے ہیں: جب آدمی جمعہ کے دن صبح صادق ہو جانے کے بعد غسل کر لے تو یہ جمعہ کے دن کے غسل کے لیے کفایت کر جائے گا' اگر آدمی کو حدث لاحق ہو جاتا ہے تو وہ صرف وضو کر لے۔

5321 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا اغْتَسَلَ اَوَّلَ النَّهَارِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الرَّوَاحِ، ثُمَّ اَحْدَثَ فَاِنَّمَا يَكْفِيهِ الْوُضُوْءُ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جب آدمی جمعہ کے دن (مسجد کی طرف) جانے سے پہلے دن کے ابتدائی حصہ میں غسل کر چکا ہو' پھر اُسے حدث لاحق ہو جائے تو صرف وضو کرنا اُس کے لیے کافی ہو گا۔

5322 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا اغْتَسَلَ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، فَقَدْ اَجْزَاَ عَنْهُ، وَاِنْ اَحْدَثَ تَوَضَّاَ

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: جب آدمی جمعہ کے دن صبح صادق ہو جانے کے بعد غسل کر لے تو یہ اُس کی طرف سے کافی ہو گا'

اگر اُسے حدث لاحق ہوتا ہے تو وہ وضو کر لے گا۔

5323 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِى لُبَابَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبْزَى، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يُحْدِثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ فَيَتَوَضَّأُ وَلَا يُعِيدُ الْغُسْلَ

✽✽ سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر جمعہ کے دن اُنہیں غسل کرنے کے بعد حدث لاحق ہو جاتا تو وہ وضو کر لیتے تھے وہ غسل کو دُہراتے نہیں تھے۔

بَابُ غُسْلِ الْمُسَافِرِ

باب: مسافر کا غسل کرنا

5324 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَغْتَسِلُ فِي السَّفَرِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ سفر کے دوران جمعہ کے دن غسل نہیں کرتے تھے۔

5325 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السَّفَرِ، وَلَا يُصَلِّي الضُّحَى فِي السَّفَرِ

✽✽ علقمہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ سفر کے دوران جمعہ کے دن غسل نہیں کرتے تھے اور سفر کے دوران چاشت کی نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

5326 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا رَاَيْتُهُ مُغْتَسِلًا قَطُّ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

✽✽ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُنہیں کبھی بھی سفر کے دوران جمعہ کے دن غسل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

5327 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ اَمَرَنِي فَسَتَرْتُهُ فَاغْتَسَلَ، وَقَالَ: اسْتُرْنِي مِنْ نَحْوِ الْقِبْلَةِ قَالَ: ثُمَّ سَتَرَنِي فَاغْتَسَلْتُ

✽✽ زیاد بن حدیر بیان کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ سفر کے دوران حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' جب جمعہ کا دن آیا تو اُنہوں نے مجھے ہدایت کی' میں نے اُن کے لیے پردہ کیا' اُنہوں نے غسل کیا' اُنہوں نے فرمایا: قبلہ کی سمت کی طرف سے میرے لیے پردہ تاننا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُنہوں نے میرے لیے پردہ کیا تو میں نے غسل کیا۔

5328 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَعَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ كَانُوا يَغْتَسِلُونَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ " قَالَ: لَيْثٌ: وَاَخْبَرَنِي رَجُلٌ: اَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانَ يَغْتَسِلُ فِي السَّفَرِ حَيْثُ جِيءَ بِهِ اَسِيرًا

❋❋ تیمی کے صاحبزادے نے لیث کے حوالے سے طاؤس' عطاء اور مجاہد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ یہ حضرات جمعہ کے دن سفر کے دوران غسل کر لیتے تھے۔

لیث بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے بتایا ہے کہ سعید بن جبیر سفر کے دوران غسل کرتے تھے جب اُنہیں قید کر کے لایا گیا تھا۔

بَابُ اللُّبُوسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن (صاف) لباس پہننا

5329 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَمَا يَتَّخِذُ اَحَدُكُمْ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ جُمُعَتِهِ سِوَى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ قَالَ: وَكَانُوا يَلْبَسُونَ النُّمُرَ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَبِعْتُ نَمِرَةً كَانَتْ لِي، وَاشْتَرَيْتُ مُعَقَّدَةً، يَعْنِي ثِيَابَ الْبَحْرَيْنِ

❋❋ محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا کوئی شخص اپنے عام کام کاج کے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے دن کے لیے دو کپڑے مخصوص نہیں کرتا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ چمڑے پہن لیتے تھے۔

عبداللہ بن سلام بیان کرتے ہیں: میں نے اپنا چمڑا فروخت کیا اور اُس کے ذریعہ معقدہ نامی کپڑا خریدا' یہ بحرین کا کپڑا ہوتا ہے۔

5330 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَاْتُونَ الْجَمَاعَةَ، وَعَلَى اَحَدِهِمُ النَّمِرَةُ وَالنَّمِرَتَانِ، كَانَ يَعْقِدُهُمَا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عَلَى اَحَدِكُمْ، اَوْ مَا عَلَيْكُمْ اِذَا وَجَدَ اَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ جُمُعَتِهِ سِوَى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ

❋❋ محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ جماعت میں حصہ لینے کے لیے آتے تھے' تو کسی نے ایک چمڑا پہنا ہوا ہوتا تھا' کسی نے دو چمڑے پہنے ہوئے ہوتے تھے' وہ اُنہیں باندھ لیتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا کہ اگر کسی شخص کے پاس اپنے عام کام کاج کے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے دن کے لیے دو کپڑے حاصل کرنے کی سہولت ہو (تو وہ اُنہیں استعمال کرے)۔

5331 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ فِي كُلِّ يَوْمِ عِيدٍ بُرْدًا لَهُ، مِنْ حِبَرَةٍ

✵✵ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر عید کے موقع پر اپنی یمنی چادر پہنا کرتے تھے۔

5332 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سُنَّةُ الْجُمُعَةِ الْغُسْلُ وَالسِّوَاكُ وَالطِّيبُ وَتَلْبَسُ اَنْقَى ثِيَابَكَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جمعہ کے دن غسل کرنا‘ مسواک کرنا‘ خوشبو لگانا اور صاف ترین کپڑے پہننا سنت ہے۔

5333 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ) (الأعراف: 31) قَالَ: هِيَ الثِّيَابُ قَالَ: وَقَالَ طَاوُسٌ: هِيَ الشَّمْلَةُ مِنَ الزِّينَةِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر مسجد کے قریب اپنی زینت کو اختیار کرو''۔

اُنہوں نے فرمایا: اس سے مراد کپڑے ہیں۔ طاؤس کہتے ہیں: یہ لباس زینت کا حصہ ہے۔

بَابُ الرَّوَاحِ فِي الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے لیے جانا

5334 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: إِذَا رُحْتُ بُكْرَةً يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَدَعُ نِصْفَ النَّهَارِ؟ قَالَ: إِذَا كَانَ الشِّتَاءُ فَلَا، وَإِنْ كَانَ الصَّيْفُ فَنَعَمْ، حَتَّى يَفِيءَ الْاَفْيَاءُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میں جمعہ کے دن جلدی چلا جاتا ہوں‘ تو کیا میں نصف النہار کو ترک کر دوں گا؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر سردی کا موسم ہو تو پھر نہیں اور اگر گرمی کا موسم ہو تو جی ہاں! جب تک سایہ نہیں بن جاتا۔

5335 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: يَوْمُ الْجُمُعَةِ صَلَاةٌ كُلُّهُ يَقُولُ: يُصَلِّي نِصْفَ النَّهَارِ لِلّٰهِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَمْ اَزَلْ اَسْمَعُ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِهِ يَقُولُونَ: صَلَاةٌ إِلَى الْعَصْرِ

✵✵ طاؤس فرماتے ہیں: جمعہ کے دن پورا دن نماز ادا کی جا سکتی ہے‘ وہ یہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے لیے نصف النہار کے وقت بھی نماز ادا کی جائے گی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں دوسرے لوگوں کو ہمیشہ یہی کہتے ہوئے سنتا آیا ہوں کہ عصر تک (کوئی بھی نفل) نماز ادا کی جا سکتی

ہے۔

5336 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: يَوْمُ الْجُمُعَةِ صَلَاةٌ كُلُّهُ

✻✻ طاؤس فرماتے ہیں: جمعہ کے دن پورا دن نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

5337 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: " اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَفْضَلَ مَنْ تَوَجَّهَ اِلَيْكَ، وَاَقْرَبَ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيْكَ، وَاَنْجَحَ مَنْ سَاَلَكَ وَطَلَبَ اِلَيْكَ قَالَ: وَكَانَ يُقَالُ: اَفْضَلُ النَّاسِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَكْثَرُهُمْ صَلَاةً عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

✻✻ عبید بن ابوبکرہ بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ جب کوئی شخص جمعہ کے دن مسجد میں آئے تو وہ یہ پڑھے:

''اے اللہ! تو مجھے اُن میں سب سے زیادہ فضیلت والا بنادے جو تیری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اُن میں سب سے زیادہ مقرب بنادے جنہیں تیری بارگاہ میں قرب حاصل ہوتا ہے اور اُن میں سب سے زیادہ کامیاب بنادے جو تجھ سے سوال کرتے ہیں اور تجھ سے طلب کرتے ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ جمعہ کے دن سب سے زیادہ فضیلت والا شخص وہ ہوتا ہے جو نبی اکرم ﷺ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہے۔

5338 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَكْثِرُوْا عَلَيَّ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

✻✻ ابوعمران جونی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود بھیجو''۔

بَابُ الْاَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن اذان دینا

5339 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، لَعَلَّهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَوِ ابْنِ الْاَعْرَابِيِّ شَكَّ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَطَاءٌ قَالَ: اِنَّمَا كَانَ الْاَذَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيمَا مَضَى وَاحِدًا قَطُّ ثُمَّ الْاِقَامَةُ، فَكَانَ ذٰلِكَ الْاَذَانُ يُؤَذَّنُ بِهِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْاِمَامُ فَلَا يَسْتَوِي الْاِمَامُ قَائِمًا حَيْثُ يَخْطُبُ حَتّٰى يَفْرُغَ الْمُؤَذِّنُ اَوْ مَعَ ذٰلِكَ، وَذٰلِكَ حِيْنَ يَحْرُمُ الْبَيْعُ، وَذٰلِكَ حِيْنَ يُؤَذِّنُ الْاَوَّلُ، فَاَمَّا الْاَذَانُ الَّذِي يُؤَذَّنُ بِهِ الْاٰنَ قَبْلَ خُرُوجِ الْاِمَامِ وَجُلُوْسِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَاَوَّلُ مَنْ اَحْدَثَهُ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ

* عطاء فرماتے ہیں: جمعہ کے دن اذان پہلے زمانہ میں صرف ایک ہوتی تھی پھر اُس کے بعد اقامت کہی جاتی ہے اور یہ اذان اُس وقت دی جاتی تھی جب امام آ جاتا تھا' تو امام کے خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہونے سے پہلے یا اُس کے ساتھ ہی مؤذن اذان دے کر فارغ ہوتا تھا' یہ وہ وقت ہوتا تھا جس میں خرید و فروخت حرام ہو جاتی ہے' اور یہ وہ وقت تھا جس میں پہلی اذان دیتا تھا' جہاں تک اُس اذان کا تعلق ہے جو آج کل امام کے آنے سے اور اُس کے منبر پر بیٹھنے سے پہلے دی جاتی ہے تو یہ باطل ہے' اس کا آغاز حجاج بن یوسف نے کیا تھا۔

5340 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: اَوَّلُ مَنْ زَادَ الْاَذَانَ بِالْمَدِينَةِ عُثْمَانُ، قَالَ عَطَاءٌ: كَلَّا اِنَّمَا كَانَ يَدْعُو النَّاسَ دُعَاءً، وَلَا يُؤَذِّنُ غَيْرَ اَذَانٍ وَاحِدٍ

* سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں اضافی اذان دینے کا رواج حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ عطاء بیان کرتے ہیں: وہ صرف لوگوں کو بلایا کرتے تھے ورنہ اذان صرف ایک ہی ہوتی تھی۔

5341 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ عُثْمَانَ، اَوَّلُ مَنْ زَادَ الْاَذَانَ الْاَوَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ زَادَهُ، فَكَانَ يُؤَذَّنُ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ قَالَ: وَاَمَّا اَوَّلُ مَنْ زَادَهُ بِبِلَادِنَا فَالْحَجَّاجُ

* عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن پہلی اذان کا اضافہ کیا' جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو اُنہوں نے اس کا اضافہ کیا' یہ اذان زوراء کے مقام پر دی جاتی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے علاقوں میں اس اذان کا سب سے پہلے آغاز حجاج بن یوسف نے کیا۔

5342 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: " كَانَ الْاَذَانُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ اَذَانًا وَاحِدًا حَتّٰى يَخْرُجَ الْاِمَامُ، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ كَثُرَ النَّاسُ فَزَادَ الْاَذَانَ الْاَوَّلَ، وَاَرَادَ اَنْ يَتَهَيَّاَ النَّاسُ لِلْجُمُعَةِ

* سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جمعہ کے دن صرف ایک ہی اذان دی جاتی تھی یہاں تک کہ امام آ جاتا تھا' جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو اُنہوں نے پہلے والی اذان کا اضافہ کیا' اُنہوں نے یہ ارادہ کیا کہ اس کے ذریعہ لوگوں کو جمعہ کے لیے تیار کروائیں۔

5343 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَذَانًا وَاحِدًا، حِيْنَ يَخْرُجُ الْاِمَامُ. ثُمَّ تُقَامُ الصَّلَاةُ بَعْدَ الْخُطْبَةِ

* مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں جمعہ کے دن ایک ہی اذان دی جاتی تھی جب امام آ جاتا تھا اور پھر خطبہ کے بعد نماز کھڑی ہو جاتی تھی۔

5344 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ لَا يُؤَذَّنُ لَهُ حَتَّى يَجْلِسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَلَا يُؤَذَّنُ لَهُ إِلَّا أَذَانًا وَاحِدًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اُن کے لیے اذان اُس وقت دی جاتی تھی جب وہ منبر پر بیٹھ جاتے تھے اور اُن کے لیے جمعہ کے دن صرف ایک ہی اذان دی جاتی تھی۔

5345 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ جَاءَ وَقَدْ صَلَّى الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ: يُقِيمُ الصَّلَاةَ لِأَنَّهُ يُصَلِّي غَيْرَ صَلَاةِ الْإِمَامِ

✵✵ امام عبدالرزاق نے ایسے شخص کے بارے میں سفیان ثوری کا قول نقل کیا ہے جو آتا ہے اور امام جمعہ کے دن نماز ادا کر چکا ہوتا ہے' تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: وہ نماز کے لیے اقامت کہے گا کیونکہ اُس نے امام کی نماز کے علاوہ نماز ادا کی ہے۔

بَابُ السَّعْيِ إِلَى الصَّلَاةِ

باب: نماز کے لیے تیزی سے جانا

5346 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: فِي حَرْفِ ابْنِ مَسْعُودٍ: فَامْضُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَهِيَ كَقَوْلِهِ: (إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى) (الليل: 4)، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَهُ يَقُولُ: إِذَا كُنْتَ فِيهَا فَأَنْتَ فِيهَا يَقُولُ: إِذَا كُنْتَ فِيهَا تَتَهَيَّأُ لَهَا، فَأَنْتَ تَسْعَى إِلَيْهَا

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تلاوت میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ کے ذکر کی طرف جاؤ''۔

یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی مانند ہے:

''بے شک تمہاری کوشش مختلف قسم کی ہوتی ہے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے دیگر حضرات کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ تم جس بھی صورتِ حال میں ہو اور جہاں کہیں بھی ہو' تو تم اُس کے لیے تیار ہو جاؤ اور اُس کی طرف تیزی سے جاؤ۔

5347 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَوْلُهُ: (فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ (الجمعة: 9) قَالَ: الذَّهَابُ الْمَشْيُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف جلدی سے جاؤ''۔

تو عطاء نے فرمایا: اس سے مراد پیدل چل کر جانا ہے۔

5348 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَغَيْرِهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَقَدْ

تُوُفِّيَ عُمَرُ، وَمَا يَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ الَّتِيْ فِيْ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ اِلَّا: فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

✽✽ سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو وہ سورۂ جمعہ میں موجود یہ آیت تلاوت کیا کرتے تھے:

''اللہ کے ذکر کی طرف چلو''۔

5349 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَوْ قَرَاْتُهَا فَاسْعَوْا لَسَعَيْتُ حَتّٰى يَسْقُطَ رِدَائِيْ، وَكَانَ يَقْرَاُهَا فَامْضُوْا

✽✽ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف تیزی سے جاؤ۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں اسے یہ تلاوت کرتا کہ تم تیزی سے جاؤ تو میں بھی تیزی سے چلتا ہوا جاتا یہاں تک کہ میری چادر گر جاتی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اسے یوں پڑھا کرتے تھے:

''تم لوگ جاؤ''۔

5350 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقْرَؤُهَا فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

✽✽ سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس آیت کو یوں پڑھتے تھے:

''اللہ کے ذکر کی طرف جاؤ''۔

بَابُ جُلُوْسِ النَّاسِ حِيْنَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ

باب: جب امام آجائے تو لوگوں کا بیٹھنا

5351 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: خُرُوْجُ الْإِمَامِ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، كَلَامُهُ يَقْطَعُ الْكَلَامَ

✽✽ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: امام کا آنا نماز کو منقطع کردے گا اور امام کی گفتگو لوگوں کی بات چیت کو منقطع کردے گی۔

5352 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ثَعْلَبَةُ بْنُ اَبِيْ مَالِكٍ الْقُرَظِيُّ قَالَ: قَدْ كَانَ عُمَرُ يَجِيْءُ فَيَجْلِسُ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَالْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ، وَنَحْنُ نَتَحَدَّثُ، فَاِذَا قَضَى الْمُؤَذِّنُ اَذَانَهُ انْقَطَعَ حَدِيْثُنَا

✽✽ ثعلبہ بن ابومالک قرظی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لاتے تھے اور منبر پر بیٹھ جاتے تھے مؤذن اذان

دیتا تھا' ہم بات چیت کر رہے ہوتے تھے' جب مؤذن اذان ختم کرتا تھا تو ہماری بات چیت منقطع ہو جاتی تھی۔

5353 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَالْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ كَلَامِ النَّاسِ حِيْنَ يَنْزِلُ الْإِمَامُ وَقَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ، وَكَانَ إِنْسَانٌ عِنْدَهُ أَنكَرَ ذَلِكَ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلَّمُ حِيْنَ يَنْزِلُ مِنَ الْخُطْبَةِ

❊❊ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے امام کے آنے کے بعد اور نماز سے پہلے لوگوں کے بات چیت کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ زہری کے پاس موجود ایک شخص نے اُن کی اس بات کا انکار کیا تو زہری نے کہا: نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دے کر نیچے آتے تھے تو آپ کے ساتھ بات چیت کی جاتی تھی۔

5354 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَطَاءً يَتَكَلَّمُ حِيْنَ يَنْزِلُ الْإِمَامُ، وَقَبْلَ الصَّلَاةِ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو اُس وقت کلام کرتے ہوئے دیکھا ہے جب امام (خطبہ دے کر منبر سے) نیچے آجاتا اور ابھی اُس نے نماز شروع نہیں کی ہوتی۔

5355 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَالْتُ عَلْقَمَةَ: مَتَى يُكْرَهُ الْكَلَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: إِذَا خَطَبَ الْإِمَامُ، أَوْ قَالَ: إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ شَكَّ قُلْتُ: كَيْفَ تَرَى فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ؟ قَالَ: لَعَلَّ ذَلِكَ لَا يَضُرُّهُ

❊❊ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: میں نے علقمہ سے دریافت کیا: جمعہ کے دن کلام کرنا کب مکروہ ہوتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب امام خطبہ دے رہا ہو۔ (یہاں پر راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جب امام آجائے۔ میں نے دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو دل میں تلاوت کرتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: شاید یہ چیز اُسے نقصان نہیں دے گی۔

5356 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْإِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ، وَقَبْلَ الصَّلَاةِ، وَقَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ أَنَّهُ كَلَّمَ طَاوُسًا بَعْدَ نُزُوْلِ الْإِمَامِ وَقَبْلَ الصَّلَاةِ فَكَلَّمَهُ

❊❊ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ امام کے منبر سے نیچے آنے کے بعد اور نماز ادا کرنے سے پہلے بات چیت کرنے سے منع کرتے تھے' وہ یہ فرماتے تھے: ابراہیم بن میسرہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ اُنہوں نے امام کے منبر سے نیچے آنے کے بعد اور نماز شروع کرنے سے پہلے طاؤس کے ساتھ کلام کیا تھا اور طاؤس نے بھی اُن کے ساتھ کلام کیا تھا۔

5357 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ أَنَّ طَاوُسًا كَلَّمَهُمْ بَعْدَ نُزُوْلِ

سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

✽✽ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: طاؤس نے سلیمان بن عبدالملک کے جمعہ کے دن منبر سے نیچے آنے کے بعد لوگوں کے ساتھ بات چیت کی تھی۔

5358 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَسَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ، تَكَلَّمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَمَا خَرَجَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَخْطُبَ وَهُمَا إِلَى جَنْبِ الْمِنْبَرِ وَعُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ

✽✽ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہم جمعہ کے دن امام کے آ جانے اور اُس کے خطبہ شروع کرنے سے پہلے بات چیت کر لیتے تھے' حالانکہ یہ دونوں حضرات منبر کے پاس موجود ہوتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہوتے تھے۔

5359 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِالْكَلَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَالْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: يُسْتَحَبُّ السُّكُوتُ

✽✽ قتادہ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن اُس وقت کلام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جب امام منبر پر بیٹھا ہوا ہو اور مؤذن اذان دے رہا ہو۔ معمر بیان کرتے ہیں: اُس شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ایسے موقع پر خاموشی مستحب ہے۔

5360 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَأَنْتَ تُصَلِّي فَلَا تَجْلِسْ حَتَّى يَجْلِسَ الْإِمَامُ قَالَ: قُلْتُ: فَخَرَجَ الْإِمَامُ وَأَنَا أُصَلِّي قَائِمًا، فَهَلْ يَضُرُّنِي أَنْ لَا أَجْلِسَ مَا كَانَ يَمْشِي إِذَا لَمْ يَجْلِسْ وَأَنَا قَائِمٌ؟ قَالَ: لَا

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: جب امام جمعہ کے دن آئے اور تم اُس وقت نماز ادا کر رہے ہو تو تم اُس وقت تک نہ بیٹھو جب تک امام نہ بیٹھے۔ میں نے دریافت کیا: اگر امام آ جاتا ہے اور میں اُس وقت کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہوتا ہوں تو کیا یہ چیز مجھے نقصان دے گی کہ اگر میں نہیں بیٹھتا' جب تک امام چلتا رہتا ہے اور بیٹھتا نہیں ہے' میں اس دوران کھڑا رہ سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

5361 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِالْكَلَامِ وَالْإِمَامُ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَالْمُؤَذِّنُونَ يُؤَذِّنُونَ، لَا يَجِبُ الْإِنْصَاتُ حَتَّى يَتَكَلَّمَ الْإِمَامُ

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: ایسے موقع پر بات چیت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جب امام منبر پر بیٹھا ہوا اور مؤذن اذان دے رہے ہوں خاموشی اُس وقت لازم ہوتی ہے جب امام کلام شروع کرتا ہے۔

5362 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَدْخُلَانِ

الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ: يَتَكَلَّمَانِ فِي الْمَسْجِدِ مَا لَمْ يَجْلِسَا

❋❋ زہری اور قتادہ دو ایسے آدمیوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جو مسجد میں داخل ہوتے ہیں تو امام اُس وقت جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہوتا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ دونوں آدمی اُس وقت تک مسجد میں بات چیت رکھ سکتے ہیں جب تک یہ بیٹھتے نہیں ہیں۔

5363 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ

❋❋ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابن شہاب سے منقول ہے۔

5364 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي اُمَيَّةَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِذَا تَحَيَّنَ خُرُوجُ الْإِمَامِ قَعَدَ قَبْلَ خُرُوجِهِ

❋❋ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ کے دن نماز ادا کرتے رہتے تھے جب امام کے آنے کا وقت ہوتا تھا تو وہ اُس کے آنے سے پہلے ہی بیٹھ جاتے تھے۔

5365 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: " النَّاسُ فِي الْجُمُعَةِ ثَلَاثٌ: رَجُلٌ شَهِدَهَا بِسُكُونٍ، وَوَقَارٍ، وَإِنْصَاتٍ، وَذٰلِكَ الَّذِي يُغْفَرُ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ " قَالَ: حَسِبْتُ قَالَ: وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ قَالَ: وَشَاهِدٌ شَهِدَهَا بِلَغْوٍ فَذٰلِكَ حَظُّهُ مِنْهَا، وَرَجُلٌ صَلَّى بَعْدَ خُرُوجِ الْإِمَامِ فَلَيْسَتْ بِسُنَّةٍ، اِنْ شَاءَ اَعْطَاهُ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُ

❋❋ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جمعہ کے دن لوگوں کی تین قسمیں ہیں: ایک وہ شخص جو سکون اور وقار اور خاموشی کے ساتھ اس میں شریک ہوتا ہے یہ وہ شخص ہے جس کے دو جمعوں کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا:) مزید تین دنوں کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ایک وہ شخص ہے جو لغو کام کے ہمراہ اس میں شریک ہوتا ہے تو جمعہ میں سے اُس کا حصہ صرف وہ لغو کام ہی ہوتا ہے اور ایک وہ شخص ہے جو امام کے آنے کے بعد نماز ادا کرتا ہے تو یہ چیز سنت نہیں ہے اگر وہ چاہے گا تو اُسے عطا کر دے گا اور اگر وہ چاہے گا تو اُسے (اجر و ثواب) نہیں دے گا"۔

5366 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عَلَا الْمِنْبَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ: اجْلِسُوا فَسَمِعَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ، وَهُوَ بِالطَّرِيقِ لَمْ يَدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَجَلَسَ فِي بَنِي غَنْمٍ قَالَ: فَلَمَّا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ دَخَلَ الرَّجُلُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا رُحْتَ؟، فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرًا، زَعَمُوا اَنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ

✵✵ حضرت ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جمعہ کے دن منبر پر تشریف فرما ہوتے تھے تو آپ فرماتے تھے: تم لوگ بیٹھ جاؤ! انصار کے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا' وہ راستہ میں تھا' وہ ابھی مسجد میں داخل نہیں ہوا تھا' وہ بنوغنم کے درمیان بیٹھ گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب نماز کھڑی ہوئی تو وہ شخص مسجد کے اندر آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم پہلے نہیں آئے تھے؟ اُس شخص نے آپ کو پوری صورتِ حال بتائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: یہ اچھا ہے!

راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ تھے۔

5367 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ ابْنَ رَوَاحَةَ، سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالطَّرِيقِ يَقُولُ: اجْلِسُوا فَجَلَسَ فِي الطَّرِيقِ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: مَا شَانُكَ؟ قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقُولُ: اجْلِسُوا فَجَلَسْتُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَادَكَ اللّٰهُ طَاعَةً

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے' راستہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ بیٹھ جاؤ! تو وہ راستہ میں ہی بیٹھ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس سے گزرے' آپ نے اُن سے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ' تو میں بیٹھ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری اطاعت وفرمانبرداری میں اضافہ کرے!

5368 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ قَالَ: اجْلِسُوا فَسَمِعَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَجَلَسَ بِبَابِ الْمَسْجِدِ فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ بیٹھ جاؤ! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو مسجد کے دروازہ کے درمیان میں بیٹھ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے عبداللہ! آگے آ جاؤ!

بَابُ مَا اَوْجَبَ الْإِنْصَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن کون سی چیز خاموشی کو لازم کرتی ہے؟

5369 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا اَوْجَبَ الْإِنْصَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: قَوْلُهُ: (إِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا) (الأعراف: 204) قَالَ: كَذَلِكَ زَعَمُوا فِي الصَّلَاةِ وَفِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ: قُلْتُ: وَالْإِنْصَاتُ لِمَنْ يَسْتَمِعُ الْخُطْبَةَ كَالْإِنْصَاتِ لِمَنْ يَسْتَمِعُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کون سی چیز جمعہ کے دن خاموشی کو لازم کرتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

''جب قرآن کی تلاوت کی جائے تو اُسے غور سے سنو اور خاموش رہو''۔

اُنہوں نے بتایا: لوگ نماز کے بارے میں اسی طرح بیان کرتے ہیں اور جمعہ کے دن کے بارے میں بھی اسی طرح بیان کرتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا: کیا خاموشی کا حکم اُس شخص کے لیے ہوگا جو خطبہ کی آواز سنتا ہے جس طرح خاموشی کا حکم اس شخص کے لیے ہے جو قرآن کی تلاوت سنتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

5370 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أُسَبِّحُ وَأُهَلِّلُ فِي الْجُمُعَةِ، وَأَنَا أَعْقِلُ الْخُطْبَةَ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا الشَّيْءَ الْيَسِيرَ، وَاجْعَلْهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ نَفْسِكَ قِيلَ لَهُ: أَيَذْكُرُ الْإِنْسَانُ اللَّهَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ عَرَفَةَ أَوْ يَوْمَ الْفِطْرِ وَهُوَ يَعْقِلُ قَوْلَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: لَا، كُلُّ ذَلِكَ عِيدٌ، فَلَا تَكَلَّمُوا إِلَّا أَنْ يَذْهَبَ الْإِمَامُ فِي غَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں جمعہ میں تسبیح اور تہلیل پڑھ سکتا ہوں جبکہ مجھے خطبہ کی سمجھ بھی آ رہی ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ معمولی سی کوئی چیز پڑھ سکتے ہو اور اُسے تم اپنے اور اپنے نفس کے درمیان رکھو گے (یعنی دل میں پڑھو گے)۔ اُن سے دریافت کیا: جب امام عرفہ کے دن یا عیدالفطر کے دن خطبہ دے رہا ہو تو کیا اس دوران انسان اللہ کا ذکر کر سکتا ہے جبکہ اُسے امام کی بات سمجھ بھی آ رہی ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ سب عید کے مواقع ہیں، تم اُس وقت تک کلام نہیں کرو گے جب تک امام اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ کوئی اور بات چیت نہیں کرتا۔

5371 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا اسْتَسْقَى الْإِمَامُ فَادْعُ، هُوَ يَأْمُرُكَ حِينَئِذٍ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب امام پانی مانگے تو تم دعا کرلو وہ اس وقت تمہیں حکم دے سکتا ہے۔

5372 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ: أَجْرُ الْمُنْصِتِ الَّذِي لَا يَسْمَعُ الْخُطْبَةَ، كَأَجْرِ الْمُنْصِتِ الَّذِي يَسْمَعُ الْخُطْبَةَ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص خطبہ کی آواز نہیں سنتا اور پھر بھی خاموش رہتا ہے اُسے اُسی طرح اجر ملتا ہے جو خطبہ کی آواز سن کر خاموش رہتا ہے۔

5373 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ: قَلَّ مَا يَدَعُ أَنْ يَخْطُبَ بِهِ الْإِمَامُ إِذَا قَامَ: اسْتَمِعُوا وَأَنْصِتُوا فَإِنَّ الْمُنْصِتَ الَّذِي لَا يَسْمَعُ مِنَ الْخُطْبَةِ، مِثْلَ مَا لِلْمُسْتَمِعِ الْمُنْصِتِ، فَإِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ فَاعْدِلُوا الصُّفُوفَ، وَحَاذُوا بِالْمَنَاكِبِ، فَإِنَّ اعْتِدَالَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ لَا يُكَبِّرُ حَتَّى يَأْتِيَهُ رِجَالٌ، وَكَّلَهُمْ بِتَسْوِيَةِ

الصُّفُوفُ، فَيُخْبِرُوهُ أَنَّهَا قَدِ اسْتَوَتْ فَيُكَبِّرُ

✲✲ مالک بن ابو عامر نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ خطبہ میں یہ فرماتے تھے اور بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ وہ کسی خطبہ میں اسے ترک کرتے تھے' جب وہ کھڑے ہوتے تھے تو یہ کہتے تھے: غور سے سنو اور خاموش رہو! کیونکہ ایسا شخص جو خطبہ کی آواز نہیں سنتا اور پھر بھی خاموش رہتا ہے اُسے اُس شخص کی مانند اجر ملتا ہے جو خطبہ کی آواز سن رہا ہوتا ہے اور خاموش رہتا ہے' پھر جب نماز کھڑی ہو تو تم صفیں درست رکھو' کندھے برابر رکھو' کیونکہ صفیں درست رکھنا نماز کی تکمیل کا حصہ ہے' پھر وہ اُس وقت تک تکبیر نہیں کہتے تھے جب تک لوگ آ کر انہیں بتا نہیں دیتے تھے کہ صفیں درست ہو چکی ہے' جب لوگ انہیں بتا دیتے تھے کہ صفیں درست ہو چکی ہیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اُس وقت تکبیر کہتے تھے۔

5374 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ إِنِّي لَأَقْرَأُ جُزْئِي إِذَا لَمْ أَسْتَمِعِ الْخُطْبَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

✲✲ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے: جمعہ کے دن جب میں خطبہ کی آواز نہیں سنتا تو اُس وقت میں اپنے جزء (یعنی قرآن مجید کے مخصوص حصہ) کی تلاوت کر لیتا ہوں۔

5375 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنِ التَّسْبِيحِ، وَالتَّكْبِيرِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ: " كَانَ يُؤْمَرُ بِالصَّمْتِ قَالَ: قُلْتُ: ذَهَبَ الْإِمَامُ فِي غَيْرِ ذِكْرِ اللهِ فِي الْجُمُعَةِ؟ " قَالَ: تَكَلَّمْ إِنْ شِئْتَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَ قَتَادَةُ: إِنْ أَحْدَثُوا فَلَا تُحْدِثْ

✲✲ معمر بیان کرتے ہیں: زہری سے امام کے خطبہ کے دوران تسبیح پڑھنے یا تکبیر پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر امام جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ کوئی اور موضوع چھیڑ دیتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: پھر اگر تم چاہو تو کلام کر سکتے ہو۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ بات کہی ہے: اگر وہ کوئی نیا کام کرتے ہیں تو تم نیا کام نہ کرو۔

5376 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: إِذَا كُنْتُ لَا أَسْمَعُ الْإِمَامَ أُهَلِّلُ وَأُكَبِّرُ وَأُسَبِّحُ وَأَدْعُو اللهَ وَأَدْعُو لِأَهْلِي أُسَمِّيهِمْ وَأُسَمِّي غَرِيمِي؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ الْإِمَامُ لَمْ يَدْعُ؟ قَالَ: نَعَمْ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب میں ایسی جگہ پر موجود ہوں جہاں مجھے امام کی آواز نہیں آ رہی تو کیا میں لا الہ الا اللہ' اللہ اکبر' سبحان اللہ وغیرہ پڑھ سکتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر سکتا ہوں اور کیا میں اپنے اہلِ خانہ کا نام لے کر اُن کے لیے دعا کر سکتا ہوں اور اپنے کسی عزیز یا قرض خواہ کا نام لے سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اگر امام دعا نہیں کرتا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

5377 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَحْرُمُ الْكَلَامُ مَا كَانَ الْإِمَامُ عَلَى

الْمِنْبَرِ، وَإِنْ ذَهَبَ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ ذُكِرَ اللّٰهُ

** عطاء فرماتے ہیں: جب تک امام منبر پر موجود ہے کلام کرنا حرام ہوگا' جب وہ وہاں سے چلا جائے گا (یا نیچے اُتر آئے گا) تو اللہ کا ذکر کیا جاسکتا ہے۔

5378 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُولُ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَا يَدْعُو اَحَدٌ بِشَيْءٍ، وَلَا يَذْكُرُ اللّٰهَ اِلَّا اَنْ يَذْكُرَ الْإِمَامُ

** ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب جمعہ کا دن ہو اور امام منبر پر خطبہ دے رہا ہو تو کوئی بھی شخص کوئی دعا نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے' البتہ اگر امام ذکر کرے (تو حکم مختلف ہے)۔

بَابُ الْعَبَثِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب: امام کے خطبہ کے دوران کوئی فضول حرکت کرنا

5379 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَرِهَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ الْعَبَثَ وَالتَّحْرِيكَ وَالتَّثَاؤُبَ قَالَ: وَلَا يَسْتَطِيعُ النَّاسُ اِلَّا ذٰلِكَ الْجُمُعَةَ لِطُولِ الْخُطْبَةِ

** عطاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ جمعہ کے دن اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ جب امام منبر پر موجود ہو تو کوئی عبث حرکت کی جائے' یا حرکت کی جائے' یا جماہی لی جائے۔ وہ یہ فرماتے تھے: لوگ اس طرح کی حرکت صرف اُس وقت کرتے ہیں' جب جمعہ کے دن طویل خطبہ ہو جائے۔

5380 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ، يَنْهَى عَنْ تَقْلِيبِ الْحَصَى، وَعَنْ تَفْقِيعِ الْاَصَابِعِ فِي الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

** عکرمہ' امام کے خطبہ کے دوران کنکریوں کو اُلٹنے پلٹنے اور انگلیوں کو چٹخانے سے منع کرتے تھے۔

5381 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صَوْحَانَ قَالَ: إِذَا اَتَيْتَ الْجُمُعَةَ فَاَنْصِتْ، وَلَا تَعْبَثْ بِالْحَصَى، وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ مِنْكَ قَرِيبًا يَتَكَلَّمُ فَاغْمِزْهُ، وَاِنْ كَانَ بَعِيدًا فَاَشِرْ اِلَيْهِ

** زید بن صوحان بیان کرتے ہیں: جب تم جمعہ کے لیے آؤ تو خاموش رہو اور کنکریوں کے ساتھ فضول نہ کھیلو' اگر کوئی شخص تمہارے قریب موجود ہو اور کلام کر رہا ہو' تو تم آنکھ کے ذریعہ اشارہ کرو اور اگر وہ دور ہو' تو اُس کو باقاعدہ اشارہ کرو۔

بَابُ يُكَلِّمُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي غَيْرِ الذِّكْرِ

باب: امام کا جمعہ کے دن منبر پر رہتے ہوئے' ذکر و اذکار کے علاوہ بات چیت کرنا

5382 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا قَتَلَ عَبْدُ

اللّٰہِ بْنُ عَتِیکٍ الْاَنْصَارِیُّ وَاَصْحَابُهٗ سَلَّامَ بْنَ اَبِی الْحُقَیْقِ الْاَعْوَرَ مِنْ یَهُوْدَ دَخَلُوا الْمَسْجِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَلَمَّا رَاٰهُمْ قَالَ: اَفْلَحَتِ الْوُجُوْهُ

٭٭ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عتیک انصاری رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے یہودیوں سے تعلق رکھنے والے سلام بن ابوحقیق ''کانے'' کو قتل کر دیا تو یہ لوگ مسجد میں داخل ہوئے' نبی اکرم ﷺ اس وقت جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے جب انہیں ملاحظہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: یہ کامیاب چہرے ہیں۔

5383 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ: وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ: "اَمْلِكُوا الْعَجِیْنَ فَاِنَّهٗ خَیْرُ الرَّیْعَیْنِ، اَوْ قَالَ: خَیْرُ الطَّحِیْنَیْنِ، قَالَ هِشَامٌ: رَاٰی عَلَیْهِ حَقًّا اَنْ یَّاْمُرَهُمْ بِمَا كَانَ یَاْمُرُ اَهْلَهٗ

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر ارشاد فرمایا:

''تم لوگ آٹے کے مالک بناؤ' کیونکہ یہ بہترین اناج ہے''۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ بہترین پسی ہوئی چیز ہے۔

ہشام کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے ذمہ یہ بات لازم سمجھتے تھے کہ وہ لوگوں کو بھی اُسی بات کا حکم دیں' جس بات کا حکم وہ اپنے اہل خانہ کو دیتے تھے۔

5384 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَیْمِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قَیْسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُوْسَی بْنَ طَلْحَةَ یَقُوْلُ: رَاَیْتُ عُثْمَانَ جَالِسًا عَلَی الْمِنْبَرِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْمُؤَذِّنُوْنَ یُؤَذِّنُوْنَ، وَهُوَ یَسْاَلُ النَّاسَ عَنْ اَسْعَارِهِمْ؟ وَاَخْبَارِهِمْ؟

٭٭ محمد بن قیس بیان کرتے ہیں: انہوں نے موسیٰ بن طلحہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن منبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا' مؤذن اذان دے رہے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لوگوں سے قیمتیں دریافت کر رہے تھے اور ان کے حالات دریافت کر رہے تھے۔

5385 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَكَانُوْا یَتَوَقَّوْنَ اَنْ یَّخْلِطُوا الْخُطْبَةَ بِشَیْءٍ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَكَانُوْا یَتَشَهَّدُوْنَ فِی الْخُطَبِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَلَمَّا سُمِّیْنَا الْحَامِدِیْنَ؟ قَالَ: نَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، قُلْتُ: وَالِاسْتِسْقَاءُ اَوِ الِاسْتِشْفَاءُ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا پہلے لوگ اس بارے میں احتیاط کرتے تھے کہ وہ خطبہ کے ساتھ خلط ملط کر دیں ماسوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا وہ لوگ

جمعہ کے دن خطبہ کے دوران تشہد کے کلمات پڑھتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: پھر ہمارا نام حمد کرنے والے کیوں رکھا گیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: کیونکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ میں نے دریافت کیا: (جمعہ کے خطبے کے دوران) بارش کی دعا مانگنے یا شفا کی دعا مانگنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

5386 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ قَالَهُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ، إِنْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ، بَيْعٌ، أَوِ ابْتِيَاعٌ، أَوْ مِكْيَالٌ، أَوْ مَوْزُونٌ، فَهُوَ ذِكْرٌ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء فرماتے ہیں: امام منبر پر جو کچھ کہتا ہے اُس کے بعد جبکہ اُس نے نیکی کا حکم دیا ہو یا بُرائی سے منع کیا ہو تو ہر چیز یا تو خرید و فروخت یا ماپنا یا وزن کرنا یہ سب ذکر ہے۔

5387 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيُؤَمِّنُ النَّاسُ قَالَ: وَقَدْ قَالَ عَطَاءٌ: هُوَ حَدَثٌ، وَهُوَ حَسَنٌ

❋❋ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن منبر پر دعا کرتے تھے اور لوگ آمین کہا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے: یہ ایک نئی چیز ہے اور اچھی ہے۔

5388 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ أَبِي الصَّعْبَةِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لِرَجُلٍ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: "هَلِ اشْتَرَيْتَ لَنَا؟ وَهَلْ أَتَيْتَ لَنَا بِهٰذَا؟ وَأَشَارَ بِأُنْمُلَةٍ مِنْ أَصَابِعِهِ، يَعْنِي حَبًّا

❋❋ ابوصعبہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن منبر پر ایک شخص سے فرمایا: کیا تم ہمارے لیے خرید لو گے؟ کیا تم ہمارے پاس یہ چیز لے آؤ گے؟ اُنہوں نے اپنے ہاتھ میں موجود کچھ دانوں کی طرف اشارہ کر کے یہ بات فرمائی۔

5389 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَلَامُ النَّاسِ الْأَمِيرَ، وَهُوَ يَخْطُبُ يَخُصُّهُ بِحَدِيثٍ أَوْ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الذِّكْرِ؟ قَالَ: أَكْرَهُ ذٰلِكَ قَالَ: قُلْتُ: فَكَلَامُ النَّاسِ الْإِمَامَ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يُثْنُونَ عَلَيْهِ؟ قَالَ: وَأَكْرَهُهُ، إِنَّمَا الْجُمُعَةُ ذِكْرٌ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: لوگوں کا حاکم وقت سے کلام کرنا جبکہ وہ خطبہ دے رہا ہو اُسے یہ کہنا کہ وہ بطورِ خاص کسی موضوع پر بات چیت کرے یا ذکر کے حوالے سے کسی چیز کے بارے میں اس سے سوال کرنا (اس کا حکم کیا ہوگا؟) عطاء نے جواب دیا: میں اسے مکروہ قرار دیتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا: لوگوں کا امام کے ساتھ بات چیت کرنے کا کیا حکم ہوگا جبکہ وہ منبر پر موجود ہو اور لوگ اُس کی تعریف کر رہے ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں اسے بھی مکروہ قرار دیتا ہوں کیونکہ جمعہ میں صرف ذکر اذکار (یا وعظ و نصیحت ہوتی ہے)۔

بَابُ اسْتِقْبَالِ النَّاسِ

باب: لوگوں کا رُخ کرنا

5390 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ اسْتِقْبَالِ النَّاسِ الْإِمَامَ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: كَذَلِكَ كَانُوا يَفْعَلُونَ

✱✱ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے لوگوں کے جمعہ کے دن امام کی طرف رُخ کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: پہلے لوگ ایسا ہی کرتے تھے۔

5391 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَسْتَقْبِلُ الْإِمَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ "

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ جمعہ کے دن امام کی طرف رُخ کر کے بیٹھتے تھے۔

5392 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ تَوْبَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ شُرَيْحًا كَانَ يَسْتَقْبِلُ الْإِمَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

✱✱ امام شعبی بیان کرتے ہیں: قاضی شریح جمعہ کے دن امام کی طرف رُخ کرتے تھے۔

5393 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اسْتِقْبَالُ النَّاسِ الْإِمَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْقَاصَّ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا يَدَعُونَ الْبَيْتَ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي حِينَئِذٍ عَمَّنْ أَخْبَرَهُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ جَاءَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ يَقُصُّ هَا هُنَا، وَأَشَارَ إِلَى نَاحِيَةِ بَنِي مَخْزُومٍ، وَسِنَانُ بْنُ يَعْلَى أَوْ سَعِيدُ بْنُ يَعْلَى مُسْتَقْبِلُ الْبَيْتِ فَدَعَاهُ يَعْلَى، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ اسْتَقْبِلِ الذِّكْرَ، فَقَالَ حِينَئِذٍ عَبَّادُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ: هُوَ سِنَانُ بْنُ يَعْلَى

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جمعہ کے دن لوگوں کا امام کی طرف رُخ کرنا' یا مکہ میں واعظ کی طرف رُخ کرنا اور بیت اللہ کی طرف رُخ نہ کرنا (اس کا کیا حکم ہے؟) اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر اُس وقت اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ حضرت یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ عبید بن عمیر یہاں وعظ کر رہے تھے' اُنہوں نے بنو مخزوم کے ایک کنارے کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی اور سنان بن یعلیٰ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) سعید بن یعلیٰ بیت اللہ کی طرف رُخ کر کے بیٹھے ہوئے تھے تو یعلیٰ نے اُنہیں بلایا اور کہا: تم نے ایسا کیوں کیا ہے' تم ذکر کی طرف رُخ کرو۔

اُس موقع پر عباد بن ابو عباد نامی راوی نے یہ کہا: اُن کا نام سنان بن یعلیٰ تھا۔

5394 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمَنْ كَانَ حَذْوَ الْمِنْبَرِ، يَسْتَقْبِلُ الْإِمَامَ وَيَدَعُ الْبَيْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، يَسْتَقْبِلُ الْبَيْتَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص منبر کے برابر موجود ہوگا وہ امام کی طرف رُخ کرے گا اور بیت اللہ کو ترک کردے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ بیت اللہ کی طرف رُخ کرے گا۔

5395 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، وَالنَّاسُ يَسْأَلُونَهُ وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ يَقُصُّ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: خَلُّوا بَيْنَنَا، وَبَيْنَ مُذَكِّرِنَا

✵✵ ازرق بن قیس بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' لوگ اُن سے سوالات کر رہے تھے' جبکہ عبید بن عمیر اُس وقت وعظ کر رہے تھے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہمارے اور ہمیں نصیحت کرنے والے کے درمیان جگہ چھوڑ دو۔

5396 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدَةُ بْنُ اَبِي لُبَابَةَ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَصَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ الْعَصْرَ، ثُمَّ جَلَسَ، وَحَلَّقَ عَلَيْهِ اَصْحَابُهُ، وَجَعَلَ ظَهْرَهُ نَحْوَ الْقَاصِّ قَالَ: ثُمَّ اَفَاضَ بِالْحَدِيثِ قَالَ: فَرَفَعَ الْقَاصُّ يَدَهُ يَدْعُو فَلَمْ يَرْفَعِ ابْنُ عُمَرَ يَدَهُ

✵✵ عبدہ بن ابولبابہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا' میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ عصر کی نماز ادا کی' پھر وہ بیٹھ گئے' اُن کے ساتھیوں نے اُن کے گرد حلقہ بنالیا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی پشت کی طرف ایک قصہ گو شخص (یا واعظ) نے وعظ شروع کیا' اُس نے بات چیت شروع کی' تو اُس نے اپنا ہاتھ بلند کیا تاکہ دعا کرے' لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ بلند نہیں کیا۔

5397 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَقَصَصُ الْقَاصِّ هٰذَا غَيْرُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَاَذْكُرُ اللّٰهَ وَاَنَا اَسْمَعُهُ وَاَعْقِلُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاجْلِسْ مَعَهُ مَا شِئْتَ وَقُمْ اِذَا شِئْتَ وَارْفَعْ صَوْتَكَ بِبَعْضِ الذِّكْرِ، قُلْتُ: فَعَطَسَ اِنْسَانٌ فَحَمِدَ، شَمِّتْهُ؟ قَالَ: اَيْ لَعَمْرِي قُلْتُ: اَفَنَحَدِّثُ اَنَا وَاِنْسَانٌ وَنَحْنُ نَسْمَعُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاَنْ تُسَبِّحَ وَتَذْكُرَ اَحَبُّ اِلَيَّ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: یہ وعظ' واعظوں کی تقریریں جو امام کے جمعہ کے دن کے خطبہ کے علاوہ ہوتی ہیں' کیا اس کے دوران میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتا ہوں؟ جبکہ میں وہ تقریر سن بھی رہا ہوں اور وہ بات مجھے سمجھ بھی آ رہی ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تم اُس واعظ کے ساتھ جب تک چاہو بیٹھے رہو' جب چاہو اُٹھ جاؤ' اور ذکر کے دوران تم اپنی آواز بلند بھی کر سکتے ہو۔ میں نے دریافت کیا: ایک شخص کو اس دوران چھینک آتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے تو کیا میں اُسے جواب دے سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! میں نے دریافت کیا: جب ہم لوگ اُس واعظ کی تقریر سن رہے ہوں تو میں اور کوئی اور شخص آپس میں بات چیت کر سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن اگر

تم صرف تسبیح پڑھو اور ذکر کرو تو یہ چیز میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔

5398 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَبَلَغَكَ اَنَّهُ لَا يَجِبُ الْإِنْصَاتُ عِنْدَ الزَّحْفِ؟ قَالَ: اَیْ لَعَمْرِی، اِنَّهُ لَوَاجِبٌ، ثُمَّ تَلَا (اِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْاَدْبَارَ) (الأنفال: 15)، (وَاذْكُرُوْا) (الأنفال: 45) قَالَ: فَوَجَبَ الذِّكْرُ يَوْمَئِذٍ قَالَ: وَلَا حَدِيثَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الذِّكْرُ، قُلْتُ: اَتَجْهَرُوْنَ بِالذِّكْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ تک اس بارے میں کوئی روایت پہنچی ہے کہ لڑائی کے وقت خاموش رہنا واجب نہیں رہتا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! یہ بات واجب ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور جب تمہارا کافروں سے سامنا ہو تو تم پیٹھ نہ پھیر لینا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اس موقع پر ذکر کرنا واجب ہو جاتا ہے اور اس موقع پر ذکر کے علاوہ اور کوئی بات چیت نہیں ہوتی۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ لوگ بلند آواز میں ذکر کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ فَصْلِ مَا بَيْنَ الْخُطْبَةِ وَمَا قَبْلَهَا

باب: خطبہ اور اس کے ماقبل کے درمیان فصل پیدا کرنا

5399 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَافْصِلْ بِكَلَامٍ قَبْلَ اَنْ يَخْطُبَ قُلْتُ: سَلَّمَ الْإِمَامُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ اَيَكُوْنُ ذٰلِكَ فَصْلًا؟ قَالَ: اِنِّي اُحِبُّ اَنْ تَزِيْدَ اَيْضًا كَلَامَ السَّلَامِ فِي الْقُرْآنِ

* عطاء فرماتے ہیں: جب امام جمعہ کے دن آ جائے تو خطبہ دینے سے پہلے کلام کے ذریعہ فصل پیدا کر لے۔ میں نے کہا: امام اگر سلام کرتا ہے اور میں اُسے جواب دے دیتا ہوں تو کیا یہ فصل ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ تم مزید کلام کچھ کرو، سلام کا ذکر تو قرآن میں بھی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْقُصَّاصِ

باب: واعظین کا تذکرہ

5400 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: " اَوَّلُ مَنْ قَصَّ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ، اسْتَاذَنَهُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَقَامًا فَاَذِنَ لَهُ، فَكَانَ يَقُوْمُ قَالَ: ثُمَّ اسْتَزَادَهُ مَقَامًا آخَرَ فَزَادَهُ، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ اسْتَزَادَهُ مَقَامًا آخَرَ، فَكَانَ يَقُصُّ فِي الْجُمُعَةِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ "، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ غَيْرَ الزُّهْرِيِّ يَقُوْلُ: كَانَ عُمَرُ اِذَا مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَقُصُّ اَمَرَّ عَلٰى حَلْقِهِ السَّيْفَ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے قصہ گوئی شروع کی' اُنہوں نے ہر جمعہ کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت لینی کہ وہ کسی جگہ پر کھڑے ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں اجازت دے دیتے تھے' وہ کھڑے ہوتے تھے اور پھر یہ کہتے تھے: تھوڑی سی جگہ اور دے دیں! اس طرح اُنہیں اور جگہ مل جاتی تھی۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو اُنہوں نے تھوڑی سی جگہ اور مانگی تو وہ ہر جمعہ کے دن تین مرتبہ قصہ بیان کرتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کے علاوہ راوی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب اُن کے پاس سے گزرتے تھے اور وہ قصہ بیان کر رہے ہوتے تھے' تو وہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اپنا ہاتھ اپنی تلوار کے قبضہ پر پھیرتے تھے۔

5401 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيَلْقَاهُ الرَّجُلُ، فَيَقُوْلُ: مَا شَأْنُكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ فَيَقُوْلُ: اَخْرَجَنِي الْقَاصُّ، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَقَدْ كَانَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ يَسْمَعُهُمْ يَقْرَءُ وْنَ السَّجْدَةَ، فَلَا يَسْجُدُ، وَيَقُوْلُ: اِنِّي لَمْ اَجْلِسْ اِلَيْهِمْ

✵✵ سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد سے باہر نکلے تو ایک شخص اُنہیں ملا' اُس نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کا کیا معاملہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس قصہ گو نے مجھے باہر نکلوا دیا ہے۔ معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے یہ بات بیان کی ہے: سعید بن مسیب ان قصہ گو لوگوں کو آیت سجدہ تلاوت کرتے ہوئے سنتے تھے تو سجدۂ تلاوت نہیں کرتے تھے' وہ یہ فرماتے: میں ان کے لیے نہیں بیٹھا ہوا۔

5402 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ: دَخَلَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلَتْ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: اَنَا عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَتْ: عُمَيْرُ بْنُ قَتَادَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، يَا اُمَّتَاهُ قَالَتْ: اَمَا بَلَغَنِي اَنَّكَ تَجْلِسُ، وَيُجْلَسُ اِلَيْكَ؟ قَالَ: بَلٰى يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: فَاِيَّاكَ وَتَقْنِيطَ النَّاسِ وَاِهْلَاكَهُمْ

✵✵ عبداللہ بن عیاض بیان کرتے ہیں: عبید بن عمیر' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں عبید بن عمیر ہوں' سیدہ عائشہ نے دریافت کیا: عمیر بن قتادہ! (تمہارے والد ہیں؟) اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اے امی جان! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہارے بارے میں مجھے پتا چلا ہے کہ تم بیٹھتے ہو (اور تقریر کرتے ہو) اور لوگ تمہارے پاس بیٹھتے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! اے اُم المؤمنین! تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم لوگوں کو مایوس کروانے اور اُنہیں ہلاکت کا شکار کروانے سے بچنا۔

5403 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُصُّ يَقُوْلُ فِي قَصَصِهِ: صَدَقَ الَّذِي يَقُوْلُ:

لَيْسَ مَنْ مَاتَ فَاسْتَرَاحَ بِمَيْتٍ ۔ اِنَّمَا الْمَيْتُ مَيِّتُ الْاَحْيَاءِ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَرَاَيْتُ عَطَاءَ الْخُرَاسَانِيَّ يَقُصُّ بِالسُّنَنِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو وعظ کے دوران یہ کہتے ہوئے سنا

اُس شخص نے سچ کہا ہے جس نے یہ (شعر) کہا ہے:

''ایسا نہیں۔ ہے کہ جو شخص مر جاتا ہے وہ مرنے کی وجہ سے راحت حاصل کر لیتا ہے اصل میں مرنا تو زندوں کا مرنا ہوتا ہے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء خراسانی کو دیکھا ہے کہ وہ سنتوں کے بارے میں وعظ کیا کرتے تھے۔

5404 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، لَمْ يَكُنْ يَجْلِسُ مَعَ الْقُصَّاصِ، اِلَّا قَاصَّ الْجَمَاعَةِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما واعظین کے ساتھ نہیں بیٹھا کرتے تھے البتہ جماعت کے واعظ کا معاملہ مختلف ہے۔

5405 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيْدَ وَغَيْرِهٖ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ الْقَاصِّ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَرَاَيْتُهٗ، يَعْنِي مَعْمَرًا، يَفْعَلُهٗ

٭٭ عبیداللہ بن ابویزید اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ ایک واعظ کے پاس دونوں ہاتھ بلند کیے ہوئے بیٹھے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے اُنہیں یعنی معمر کو دیکھا ہے وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

5406 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عَائِشَةَ، اَرْسَلَتْ اِلٰى مَرْوَانَ تَشْكُو السَّائِبَ وَكَانَ قَاصًّا، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اُكَلِّمَ خَادِمِي فَنَهَاهُ مَرْوَانُ، فَعَادَ فَشَكَتْهُ اَيْضًا، فَلَقِيَهٗ مَرْوَانُ اَيْضًا فَصَكَّهٗ، اَوْ قَالَ: لَطَمَهٗ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مروان کو پیغام بھجوایا اور سائب کی شکایت کی جو ایک واعظ تھا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اپنے خادم کے ساتھ بھی بات نہیں کر پاتی۔ مروان نے اُس واعظ کو منع کر دیا' اُس واعظ نے دوبارہ تقریر کی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر شکایت بھجوائی' جب مروان کی اُس واعظ سے ملاقات ہوئی تو اُس نے اُسے مکا مارا یا چانٹا رسید کیا۔

5407 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ عَلِيًّا، مَرَّ بِقَاصٍّ، فَقَالَ: اَتَعْرِفُ النَّاسِخَ مِنَ الْمَنْسُوْخِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: هَلَكْتَ وَاَهْلَكْتَ قَالَ: وَمَرَّ بِآخَرَ قَالَ: مَا كُنْيَتُكَ؟ قَالَ: اَبُو يَحْيٰى قَالَ: بَلْ اَنْتَ اَبُو اعْرِفُوْنِي

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک واعظ کے پاس سے گزرے تو دریافت کیا: کیا تم منسوخ کے مقابلہ میں ناسخ کی پہچان رکھتے ہو؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بھی ہلاکت کا شکار ہو اور دوسروں کو بھی ہلاکت کا شکار کرو گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک اور واعظ کے پاس سے

گزرے اور دریافت کیا: تمہاری کنیت کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: ابویحییٰ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم ''ابواعرفونی'' ہو (یعنی یہ کہنے والے ہو کہ لوگو مجھے پہچانو)۔

5408 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ قَالَ: ذُكِرَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ قَاصٌّ يَجْلِسُ بِاللَّيْلِ وَيَقُوْلُ لِلنَّاسِ: قُوْلُوْا: كَذَا، قُوْلُوْا: كَذَا، فَقَالَ: إِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَخْبِرُوْنِي، فَاَخْبَرُوْهُ قَالَ: فَجَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ مُتَقَنِّعًا، فَقَالَ: مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، تَعْلَمُوْنَ اَنَّكُمْ لَاَهْدَى مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِهٖ، وَاِنَّكُمْ لَمُتَعَلِّقُوْنَ بِذَنَبِ ضَلَالَةٍ

❊❊ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک واعظ کا ذکر کیا گیا جو رات کے وقت بیٹھ کر لوگوں سے یہ کہتا تھا: تم لوگ کہو تم لوگ یہ کہو تم لوگ وہ کہو۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب جب تمہیں وہ نظر آئے تو مجھے بتانا۔ لوگوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بتایا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سر ڈھانپ کر آئے اور دریافت کیا: جو شخص مجھے جانتا ہے وہ مجھے جانتا ہے اور جو نہیں جانتا تو میں عبداللہ بن مسعود ہوں تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے اصحاب سے زیادہ ہدایت پر ہو حالانکہ تم لوگ گمراہی کی دُم کے ساتھ لٹکے ہوئے ہو۔

5409 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ: لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: بَلَغَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّ قَوْمًا يَقْعُدُوْنَ مِنَ الْمَغْرِبِ اِلَى الْعِشَاءِ، يُسَبِّحُوْنَ يَقُوْلُوْنَ: قُوْلُوْا كَذَا، قُوْلُوْا كَذَا، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: "اِنْ قَعَدُوْا فَآذِنُوْنِي بِهِمْ، فَلَمَّا جَلَسُوْا آذَنُوْهُ، فَانْطَلَقَ اِذْ آذَنُوْهُ، فَدَخَلَ، فَجَلَسَ مَعَهُمْ، وَعَلَيْهِ بُرْنُسٌ فَاَخَذُوْا فِي تَسْبِيْحِهِمْ فَحَسَرَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ رَاْسِهِ الْبُرْنُسَ، وَقَالَ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، فَسَكَتَ الْقَوْمُ، فَقَالَ: لَقَدْ جِئْتُمْ بِبِدْعَةٍ ظَلْمَاءَ، اَوْ لَقَدْ فَضَلْتُمْ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلْمًا " قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ: مَا جِئْنَا بِبِدْعَةٍ ظَلْمَاءَ وَمَا فَضَلْنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلْمًا، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ قَالَ: فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّتَفَرَّقُوْا، وَرَاَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَلْقَتَيْنِ فِي مَسْجِدِ الْكُوْفَةِ، فَقَالَ: " اَيَّتُكُمَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا، فَقَالَتْ اِحْدَاهُمَا: نَحْنُ، قَالَ لِلْاُخْرَى: تَحَوَّلُوْا اِلَيْهِمْ، فَجَعَلَهَا وَاحِدَةً"

❊❊ عطاء بن سائب نے ابوبختری کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ کچھ لوگ مغرب سے عشاء تک بیٹھ کر تسبیح پڑھتے تھے اور وہ کہتے: تم لوگ یہ کہو تم لوگ وہ کہو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب جب وہ بیٹھیں گے تو مجھے اُن کے بارے میں بتانا۔ جب وہ بیٹھے تو لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بتایا جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو لوگوں نے بتایا تو وہ وہاں تشریف لے گئے اُن کے پاس گئے اور اُن کے ساتھ جا کر بیٹھ گئے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سر پر ٹوپی لی ہوئی تھی وہ لوگ تسبیح پڑھنے لگے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے سر سے ٹوپی ہٹائی اور بولے: میں عبداللہ بن مسعود ہوں! تو لوگ خاموش ہو گئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک تاریک بدعت لے کے آئے ہو یا پھر تم علمی طور پر حضرت

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

5416 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: اَنْصِتْ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَدْ لَغَوْتَ"

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم نے اپنے ساتھی کو یہ کہا: خاموش ہو جاؤ' اور امام اس وقت جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو' تو تم نے لغو حرکت کی''۔

5417 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ الْاَوَّلِ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبید اللہ بن عبد اللہ کے حوالے سے منقول ہے۔

5418 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قُلْتَ لِلنَّاسِ اَنْصِتُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُمْ يَنْطِقُونَ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ کے دن جب لوگ بات چیت کر رہے ہوں اور تم ان سے یہ کہو: تم لوگ خاموش ہو جاؤ' جبکہ امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو تم نے بذاتِ خود لغو حرکت کی''۔

5419 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا قَالَ: صَهْ، فَقَدْ لَغَا، وَاِذَا لَغَا فَقَدْ قَطَعَ جُمُعَتَهُ"

** عطاء خراسانی روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ کہے: چپ۔ تو اس نے لغو حرکت کی' اور جب اس نے لغو حرکت کی تو اس نے اپنا جمعہ منقطع کر لیا''۔

5420 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ الْخُطْبَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ الْجُمُعَةَ، وَمَنْ لَمْ يُدْرِكِ الْخُطْبَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ، وَمَنْ دَنَا مِنَ الْاِمَامِ فَاسْتَمَعَ، وَاَنْصَتَ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَمِعْ، وَلَمْ يُنْصِتْ، كَانَ عَلَيْهِ كِفْلَانِ مِنَ الْوِزْرِ وَمَنْ قَالَ: صَهْ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَا، وَمَنْ لَغَا فَلَا جُمُعَةَ لَهُ، اَوْ قَالَ: فَلَا شَيْءَ لَهُ

** یحییٰ بن ابو کثیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص خطبہ کو پا لے وہ جمعہ کو پا لیتا ہے اور جو شخص خطبہ نہ پائے وہ صرف نماز کو پاتا ہے۔ جو شخص امام کے قریب ہو کر بیٹھے اور غور سے خطبہ سنے اور خاموش رہے' اسے اجر کے دو ڈھیر ملتے ہیں اور جو شخص غور سے نہیں سنتا' اور خاموش نہیں رہتا' اسے گناہ کے دو ڈھیر ملتے ہیں اور جو شخص کہے: چپ۔ جبکہ امام اس وقت خطبہ

دے رہا ہو تو اس شخص نے لغو حرکت کی۔ اور جس نے لغو حرکت کی اس کا جمعہ نہیں ہوتا۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) اسے کچھ نہیں ملتا۔

5421 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو، وَغَیْرُهُ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ آیَةَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: یَا اُبَیُّ بْنَ کَعْبٍ اَهٰکَذَا تَقْرَؤُهَا؟ فَصَمَتَ عَنْهُ اُبَیٌّ، وَکَانُوْا فِی الْجُمُعَةِ، فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اُبَیٌّ: لِابْنِ مَسْعُوْدٍ: لَمْ تُجَمِّعِ الْیَوْمَ، فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ اُبَیٌّ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (جمعہ کے دن خطبہ کے دوران) جمعہ کے حکم والی آیت تلاوت کی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے اُبی بن کعب! آپ اسے اسی طرح پڑھتے ہیں؟ تو حضرت اُبی جواب میں خاموش رہے۔ یہ لوگ جمعہ کی ادائیگی کے لئے (مسجد میں موجود) تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ (نماز جمعہ کی ادائیگی سے) فارغ ہوئے تو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ نے آج جمعہ ادا نہیں کیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُبی نے سچ کہا ہے۔

5422 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ تَعْلَمُ مِنْ شَیْءٍ یَقْطَعُ جُمُعَةَ الْاِسْلَامِ حَتّٰی تَجِبَ عَلَیْهِ اَنْ یُصَلِّیَ اَرْبَعًا مِنْ کَلَامٍ، اَوْ تَخَطِّی رِقَابِ النَّاسِ، اَوْ غَیْرِ ذٰلِکَ؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ کلام کرنے' لوگوں کی گردنیں پھلانگنے یا اس کے علاوہ کسی اور ایسے عمل سے واقف ہیں' جو فرض جمعہ کو منقطع کر دے اور آدمی پر چار رکعات ادا کرنا لازم ہو جائے' تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

5423 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: یُقَالُ: مَنْ تَکَلَّمَ فَکَلَامُهُ حَظُّهُ مِنَ الْجُمُعَةِ یَقُوْلُ: مِنْ اَجْرِ الْجُمُعَةِ، فَاَمَّا اَنْ یُوَفِّیَ اَرْبَعًا فَلَا

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے' جو شخص (جمعہ کے دن خطبے کے دوران) کلام کرتا ہے' تو جمعہ میں سے اس کا حصہ یہی ہوتا ہے۔ عطا فرماتے ہیں: اس سے مراد جمعے کا اجر ہے۔ جہاں تک چار رکعات ادا کرنے کا تعلق ہے تو وہ نہیں ہوگا۔

5424 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ شُرَیْحٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: بَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ، اِذْ قَرَاَ آیَةً فَسَمِعَهَا اَبُوْ ذَرٍّ، فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ: مَتٰی اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ؟ فَاَنْصَتَ عَنْهُ اُبَیٌّ ثَلَاثًا، کُلُّ ذٰلِکَ یُنْصِتُ عَنْهُ، حَتّٰی اِذَا نَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اُبَیٌّ: لِاَبِیْ ذَرٍّ: لَیْسَ لَکَ مِنْ جُمُعَتِکَ اِلَّا مَا قَدْ مَضٰی مِنْهَا، فَسَاَلَ اَبُوْ ذَرٍّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ عَنْ ذٰلِکَ، فَقَالَ: صَدَقَ اُبَیٌّ

✻✻ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے ایک آیت تلاوت کی۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے وہ سنی تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: یہ آیت کب نازل ہوئی ہے؟ تو جواب میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ ایسا تین مرتبہ ہوا۔ ہر مرتبہ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ جب نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے جمعہ میں سے آپ کو صرف وہی اجر ملے گا' جو پہلے گزر چکا ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُبی نے سچ کہا ہے۔

5425 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ: اِنَّهٗ لَيَرَى لَغْوًا اَنْ يُشِيْرَ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ بِيَدِهٖ، اَنِ اسْكُتْ اِذَا تَكَلَّمَ

✻✻ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے طاؤس کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ اس چیز کو بھی لغو حرکت شمار کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص کلام کرے تو آدمی اُسے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے یہ کہے: تم خاموش ہو جاؤ۔

5426 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، حَصَبَ رَجُلَيْنِ كَانَا يَتَكَلَّمَانِ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ،

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دو ایسے آدمیوں کو کنکریاں ماری تھیں' جو جمعہ کے دن امام کے خطبے کے دوران بات چیت کر رہے تھے۔

5427 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلُ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَتَكَلَّمَانِ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

5428 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، رَاَى سَائِلًا يَسْاَلُ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَحَصَبَهٗ

✻✻ ایوب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ دینے کے درمیان ایک سائل کو مانگتے ہوئے دیکھا تو اُسے کنکریاں ماریں۔

5429 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّهٗ رَاَى ابْنَ عُمَرَ يُشِيْرُ اِلَى رَجُلٍ فِي الْجُمُعَةِ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر کو دیکھا کہ انہوں نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ دینے کے دوران ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا۔

5430 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ رَاَى سَائِلًا، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

فَاَوْمَاَ بِيَدِهٖ اَنِ اسْكُتْ "

✵✵ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔انہوں نے امام کے خطبہ دینے کے دوران ایک شخص کو مانگتے ہوئے دیکھا تو اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا کہ خاموش ہو جاؤ۔

5431 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ: رَاَيْتُهٗ يُشِيرُ اِلٰى مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ وَّالْحَجَّاجُ يَخْطُبُ، وَكَانَ يَتَكَلَّمُ فَاَشَارَ اِلَيْهِ اَنِ اسْكُتْ

✵✵ مسلم نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُنہیں محمد بن سعد کو اشارہ کرتے ہوئے دیکھا جبکہ حجاج اُس وقت خطبہ دے رہا تھا اور محمد بن سعد کوئی بات کر رہے تھے تو عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے اُن کی طرف اشارہ کیا کہ تم خاموش ہو جاؤ۔

5432 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْمُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: رَاَيْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ، وَاَبَا بُرْدَةَ " يَتَكَلَّمَانِ: وَالْحَجَّاجُ يَخْطُبُ حِينَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْكَذَّابِينَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ، فَقُلْتُ: اَتَتَكَلَّمَانِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ؟ قَالَا: اِنَّا لَمْ نُؤْمَرْ اَنْ نُنْصِتَ لِهٰذَا

✵✵ مجالد بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے عامر شعبی اور ابو بردہ کو آپس میں بات چیت کرتے ہوئے دیکھا جبکہ حجاج اُس وقت خطبہ دے رہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا: اللہ تعالیٰ جھوٹوں پر لعنت کرے اور اللہ تعالیٰ لعنت کرے (فلاں قسم کے لوگوں پر) تو میں نے ان دونوں حضرات سے کہا: کیا آپ لوگ امام کے خطبہ کے دوران کلام کر رہے ہیں؟ تو ان دونوں نے جواب دیا: ہمیں اس آدمی کے لیے خاموش رہنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

5433 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ قَالَ: رَاَيْتُ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ يُكَلِّمُ رَجُلًا، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ زَمَنَ الْحَجَّاجِ

✵✵ اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی کو ایک شخص کے ساتھ کلام کرتے ہوئے سنا جبکہ امام اُس وقت جمعہ کے دن خطبہ دے رہا تھا' یہ حجاج کے زمانہ کی بات ہے۔

5434 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: يَشْرَبُ الرَّجُلُ الْمَاءَ اِذَا عَطِشَ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

✵✵ طاؤس بیان کرتے ہیں: جب آدمی کو پیاس لگے گی تو وہ پانی پی لے گا جبکہ امام اُس وقت جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو۔

بَابُ الْعُطَاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

باب: جمعہ کے دن چھینک آ جانا جبکہ امام اُس وقت خطبہ دے رہا ہو

5435 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا عَطَسَ اِنْسَانٌ فِي الْجُمُعَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ،

وَاَنْتَ تَسْمَعُهُ، وَتَسْمَعُ الْخُطْبَةَ فَلَا تُشَمِّتْهُ، وَاِنْ لَمْ تَسْمَعِ الْخُطْبَةَ اَيْضًا فَلَا تُشَمِّتْهُ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب کسی شخص کو جمعہ کے دن چھینک آ جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اور تم اس بات کو سن لو اور تم خطبہ بھی سن رہے ہو تو تم اُس شخص کو چھینک کا جواب نہ دو‘ لیکن اگر تم خطبہ نہیں سن رہے تو بھی تم اُسے چھینک کا جواب دو۔

5436 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا عَطَسَ اِنْسَانٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَنْتَ تَسْمَعُهُ، وَتَسْمَعُ الْخُطْبَةَ، فَشَمِّتْهُ فِي نَفْسِكَ، فَاِنْ كُنْتَ لَا تَسْمَعُ الْخُطْبَةَ فَشَمِّتْهُ، وَاَسْمِعْهُ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو جمعہ کے دن چھینک آ جائے اور امام اُس وقت خطبہ دے رہا ہو اور وہ شخص اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اور تم اُسے سن لو اور تم خطبہ بھی سن رہے ہو تو تم دل میں اُسے جواب دو‘ اور اگر تم خطبہ نہیں سن رہے تو تم جواب دو اور اُس کی آواز اُس شخص تک پہنچاؤ۔

5437 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ: فَشَمِّتْهُ

٭٭ ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن چھینکتا ہے‘ تو ابراہیم فرماتے ہیں: تم اُسے جواب دو۔

5438 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِي عَزَّةَ قَالَ: شَهِدْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ يُشَمِّتُ الْعَاطِسَ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

٭٭ عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں امام عامر شعبی کے پاس موجود تھا‘ اُنہوں نے چھینکنے والے شخص کو جواب دیا جبکہ امام اُس وقت جمعہ کے دن خطبہ دے رہا تھا۔

5439 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ قَالَ: اَرْسَلَنِي اَبِي اِلَى ابْنِ الْمُسَيِّبِ اَسْاَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَعْطِسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ الْجُمُعَةَ اُشَمِّتُهُ؟ فَقَالَ: لَا

٭٭ عبداللہ بن سعید بن ابوہند بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے سعید بن مسیب کے پاس بھیجا تا کہ میں اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کروں‘ جسے جمعہ کے دن چھینک آ جاتی ہے جبکہ اُس وقت امام جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو تو کیا میں اُس شخص کو چھینک کا جواب دوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

بَابُ رَدِّ السَّلَامِ فِي الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دوران سلام کا جواب دینا

5440 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ عَلَى الرَّجُلِ، وَهُوَ

فِي الْخُطْبَةِ، قَالَا: يَرُدُّ عَلَيْهِ وَيُسْمِعُهُ

** حسن بصری اور قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی دوسرے شخص کو سلام کرتا ہے اور دوسرا شخص اُس وقت خطبہ سن رہا ہوتا ہے تو ان دونوں حضرات کا یہ کہنا ہے: کہ وہ شخص اُسے سلام کا جواب دے گا اور اُس تک آواز پہنچائے گا۔

5441 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا يَرُدُّ الرَّجُلُ السَّلَامَ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

** عیسیٰ بن ابوعزہ نے امام شعبی کا یہ قول نقل کیا ہے: آدمی سلام کا جواب نہیں دے گا جب امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو۔

5442 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَا: يَرُدُّ السَّلَامَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، قَالَ جَابِرٌ: وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: تَرُدُّ السَّلَامَ فِي نَفْسِكَ وَبِهِ يَأْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

** امام شعبی اور سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں: امام کے خطبہ کے دوران آدمی سلام کا جواب دے گا۔ جابر روایت کرتے ہیں: قاسم بن محمد نے یہ بات بیان کی ہے کہ تم دل میں سلام کا جواب دو گے۔ امام عبدالرزاق نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

5443 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا سَلَّمَ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَإِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ الْخُطْبَةَ، فَارْدُدْ عَلَيْهِ فِي نَفْسِكَ، وَإِنْ كُنْتَ لَا تَسْمَعُ الْخُطْبَةَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ وَأَسْمِعْهُ

** ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب کوئی شخص جمعہ کے دن سلام کرے اور امام اُس وقت خطبہ دے رہا ہو تو اگر تو تم خطبہ کی آواز سن رہے ہو تو تم دل میں اُسے سلام کا جواب دو اور اگر تم خطبہ کی آواز نہیں سن رہے تو تم اُسے جواب دیتے ہوئے اُس تک آواز پہنچاؤ۔

بَابُ قِرَاءَةِ الصُّحُفِ فِي الْجُمُعَةِ، وَكَانُوا يَقْرَءُونَ قَبْلَ الصَّلَاةِ

باب: جمعہ کے دن قرآن مجید کی تلاوت کرنا' لوگ نماز سے پہلے تلاوت کیا کرتے تھے

5444 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا قُرِئَتِ الصُّحُفُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَا تُكَلِّمْ أَحَدًا، إِنْ أَحْدَثُوا فَلَا تُحْدِثْ

** قتادہ فرماتے ہیں: جب جمعہ کے دن قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہو تو تم کسی کے ساتھ بات نہ کرو' اگر وہ لوگ بات چیت کرتے ہیں تو تم اس میں حصہ نہ لو۔

5445 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ كَرِهَ قِرَاءَةَ الصُّحُفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ: فَإِنْ قُرِئَتْ فَلَا تُكَلِّمْ قَالَ: " وَقِرَاءَةُ الصُّحُفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَدَثٌ أَحْدَثُوهُ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے جمعہ کے دن قرآن مجید کی تلاوت کو مکروہ قرار دیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر اس کی تلاوت کی جائے تو پھر تم کلام نہ کرو۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں: جمعہ کے دن قرآن مجید کی تلاوت کرنا ایک نئی چیز ہے جسے لوگوں نے بعد میں ایجاد کیا ہے۔

5446 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانَ يَتَكَلَّمُ اِذَا قُرِئَتِ الصُّحُفُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

٭٭ ابن جریج نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب جمعہ کے دن قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی تھی تو سعید بن جبیر اس دوران کلام کر لیتے تھے۔

5447 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ: اِنْ قُرِئَتِ الصُّحُفُ وَاَنَا عِنْدَ الْمِنْبَرِ، اَسْمَعُ قِرَاءَتَهَا اُسَبِّحُ، وَاُهَلِّلُ، وَاَذْكُرُ اللّٰهَ فِي نَفْسِي، وَاَدْعُو لِاَهْلِي اُسَمِّيهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ، وَاَقُولُ: اللّٰهُمَّ اسْتَخْرِجْ لِي مِنْ غَرِيمِي اُسَمِّيهِ بِاسْمِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اگر قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہو اور میں منبر کے پاس موجود ہوں اور میں اُس تلاوت کو سن رہا ہوں تو کیا میں دل میں سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ پڑھ سکتا ہوں' یا اللہ کا ذکر کر سکتا ہوں' یا اپنے اہلِ خانہ کا نام لے کر اُن کے لیے دعا کر سکتا ہوں اور یہ کہہ سکتا ہوں کہ اے اللہ! میرے لیے میرے مقروض سے یہ یہ چیز نکلوا دے اور میں مقروض کا نام بھی لے لوں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

(شاید یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امام عبدالرزاق نے ابن جریج سے یہ مسئلہ دریافت کیا اور ابن جریج نے جواب دیا: جی ہاں!)

بَابُ الْاِتِّكَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

باب: جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو تو کسی چیز سے ٹیک لگانا

5448 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، كَرِهَ اَنْ يَتَّكِءَ الرَّجُلُ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اِلَّا مِنْ عِلَّةٍ، اَوْ كِبَرٍ، اَوْ سَقَمٍ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ جب جمعہ کے دن امام خطبہ دے رہا ہو تو آدمی کسی چیز سے ٹیک لگائے' البتہ کسی بیماری کی وجہ سے' یا عمر رسیدگی کی وجہ سے' یا کمزوری کی وجہ سے ایسا کرنے کا حکم مختلف ہے۔

5449 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا طَوَّلَ الْاِمَامُ الْخُطْبَةَ، اتَّكَاَ عَلَيَّ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مجھ سے ٹیک لگا لیا کرتے تھے جب امام خطبہ طویل کر دیتا تھا۔

5450 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَسْلَمَ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ: اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَتَّكِءُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ "

** صالح، جو توامہ کے غلام ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران اُن کے ساتھ ٹیک لگا لیتے تھے۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَسْمَعِ الْخُطْبَةَ

باب: جو شخص خطبہ نہیں سنتا

5451 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ، لِمَنْ لَمْ يَحْضُرِ الْخُطْبَةَ فَسَمِعَهَا جُمُعَةٌ، فَجَلَسَ فِي الظِّلِّ، وَاعْتَزَلَ الْمُذَكِّرَ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، نَعَمْ، وَمَا لَهُ لَا يَكُوْنُ لَهُ جُمُعَةٌ، خَرَجَ اِلَى اللّٰهِ لَا يُرِيْدُ اِلَّا اللّٰهَ قَالَ عَطَاءٌ: وَاِنْ دَنَا مِنْهُ، فَهُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ، اِنْ صَبَرَ عَلَى الشَّمْسِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص خطبہ میں شامل نہیں ہوتا، لیکن جمعہ میں شریک ہوتا ہے، وہ سایہ میں بیٹھ جاتا ہے اور وعظ و نصیحت کرنے والے شخص سے الگ رہتا ہے۔ تو عطاء نے جواب دیا: سبحان اللہ! جی ہاں! اُس کا جمعہ کیوں نہیں ہوگا جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف گیا تھا اور اُس کی مراد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول تھی۔ عطاء کہتے ہیں: اگر وہ شخص امام کے زیادہ قریب ہو کر بیٹھتا ہے تو یہ چیز میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے خواہ اُسے دھوپ برداشت کرنی پڑے، یہ اُس کے حق میں زیادہ بہتر ہے۔

5452 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: " الْمُؤَذِّنُوْنَ يَجْلِسُوْنَ فِي الْمَنَارِ عَلَى الْمَسْجِدِ، وَلَا يَجْلِسُوْنَ مَعَ النَّاسِ اَيَقْصُرُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَاَلْتُ مَعْمَرًا عَنْهُ، فَقَالَ: يُقْصِرُوْنَ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر اذان دینے والے لوگ مسجد کے مینارے پر بیٹھ جاتے ہیں، وہ لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھتے تو کیا وہ قصر کریں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے معمر سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بھی فرمایا: وہ قصر کریں گے (یعنی جمعہ کی دو رکعات ادا کریں گے)۔

بَابُ هَلْ لِمَنْ لَمْ يَحْضُرِ الْمَسْجِدَ جُمُعَةٌ؟

باب: جو شخص مسجد میں موجود نہیں ہوتا، کیا اُس پر جمعہ لازم ہوگا؟

5453 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ لَمْ يُصَلِّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا جُمُعَةَ لَهُ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَاِنِ اضْطُرَّ، فَاِنَّ الْحَسَنَ كَانَ لَا يَرَى بَاْسًا اَنْ يُصَلِّيَهَا فِي الطَّرِيْقِ، اَوْ فِي فِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُمَا اضْطُرَّ مِنْ ضِيْقٍ، اَوْ زِحَامٍ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ:

فَتَقُوْلُ لِلْحَسَنِ: "اِنَّهَا اَرْوَاثُ الدَّوَابِّ، فَيَقُوْلُ: يُصَلِّي

✽✽ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص مسجد میں جمعہ کی نماز ادا نہیں کرتا اُس کا جمعہ نہیں ہوتا۔

معمر بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص اضطراری حالت میں ہو تو حسن بصری کے نزدیک وہ راستہ میں یا مسجد کے صحن میں نماز ادا کر لے خواہ وہ تنگی کی وجہ سے اضطراری حالت میں ہو یا ہجوم کی وجہ سے وہ دو رکعات ادا کرلے گا۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے حسن بصری سے کہا: راستہ میں تو جانوروں کی لید بھی ہوتی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ پھر بھی نماز ادا کرلے گا۔

5454 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: جِئْتُ أنا وَاَبِي مَرَّةً فَوَجَدْنَا الْمَسْجِدَ قَدِ امْتَلَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَنُصَلِّي بِصَلَاةِ النَّاسِ فِي بَيْتٍ عِنْدَ الْمَسْجِدِ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ " قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: فِي دَارِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

✽✽ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور میرے والد آئے ہم نے مسجد کو پایا کہ وہ جمعہ کے دن بھر چکی تھی تو ہم نے مسجد کے قریب موجود ایک گھر میں لوگوں کے ساتھ نماز ادا کی جبکہ مسجد اور اُس گھر کے درمیان راستہ بھی موجود تھا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے یہ بات بھی بیان کی تھی کہ ہم نے حمید بن عبدالرحمٰن کے گھر میں نماز ادا کی تھی۔

5455 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ رَاَى اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ صَلَّى الْجُمُعَةَ فِي دَارِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِصَلَاةِ الْاِمَامِ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ

✽✽ صالح بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے امام کی اقتداء میں حمید بن عبدالرحمٰن کے گھر میں جمعہ کی نماز ادا کی جبکہ مسجد اور اُن کے گھر کے درمیان راستہ موجود تھا۔

بَابُ الْقَوْمِ يَاْتُوْنَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ انْصِرَافِ النَّاسِ

باب: جب کچھ لوگ جمعہ کے دن لوگوں کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد مسجد میں آئیں

5456 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: صَلَّيْتُ اَنَا وَزِرٌّ، فَاَمَّنِي، وَفَاتَتْنِي الْجُمُعَةُ، فَسَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ؟ فَقَالَ: فَعَلَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بِعَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَرُبَّمَا فَعَلْتُهُ اَنَا وَالْاَعْمَشُ

✽✽ حسن بن عبیداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے اور زر نے نماز ادا کی اُنہوں نے میری امامت کی میری جمعہ کی نماز فوت ہوگئی تھی میں نے ابراہیم سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے علقمہ اور اسود کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا تھا۔ سفیان کہتے ہیں: بعض اوقات میں اور اعمش بھی ایسا کرلیتے ہیں۔

5457 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اِذَا لَمْ يُدْرِكْ قَوْمٌ الْجُمُعَةَ، اَنْ يُصَلُّوا الْجَمَاعَةَ وَقَوْلُ سُفْيَانَ اَحَبُّ اِلَيَّ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبِهِ نَاْخُذُ

** حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ جب کچھ لوگ جمعہ میں شامل نہ ہو سکے ہوں تو وہ باجماعت نماز ادا کریں' جبکہ سفیان کا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

5458 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يُصَلُّوا الْجُمُعَةَ جَمَاعَةً وَّبِهٖ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَيْضًا

** ابوقلابہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ جمعہ کے دن جماعت کے ساتھ (ظہر کی نماز) ادا کی جائے۔ امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

5459 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، اَتَى الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَقِيَ النَّاسَ مُنْصَرِفِيْنَ فَدَخَلَ دَارًا فَصَلّٰى فِيْهَا، فَقِيْلَ لَهٗ: هَلَّا اَتَيْتَ الْمَسْجِدَ؟ قَالَ: اِنَّ مَنْ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ النَّاسِ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ اللّٰهِ

** محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن مسجد میں آئے' اُن کی لوگوں سے ملاقات ہوئی تو لوگ واپس جا رہے تھے تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے گھر گئے اور اُنہوں نے گھر میں نماز ادا کی' اُن سے دریافت کیا گیا: آپ مسجد کیوں نہیں گئے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جو شخص لوگوں سے حیاء نہیں کرتا' وہ اللہ تعالیٰ سے بھی حیاء نہیں کرتا۔

5460 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كَانَ يَاْمُرُ مَنْ فَاتَتْهُ الْجُمُعَةُ اَنْ يَمْضِيَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّيَ فِيْهِ

** ایوب نے ابن سیرین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جس شخص کا جمعہ فوت ہو جائے' وہ اُسے یہ حکم دیتے تھے کہ وہ مسجد جائے اور وہاں (ظہر کی نماز) ادا کرے۔

5461 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، اَنَّ رَجُلًا لَقِيَ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَدِ انْصَرَفُوْا، فَقَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ: تَنَكَّبَ سُنَنَ النَّاسِ، فَاِنَّهٗ لَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا حَيَاءَ فِيْهِ

** ابن شبرمہ فرماتے ہیں: جو شخص جمعہ کے دن لوگوں سے ملے کہ وہ نماز پڑھ کر واپس آ رہے ہوں تو ایسے شخص کے بارے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا کہ تم لوگوں کے طریقے سے الگ ہو رہے ہو؟ کیونکہ جس شخص میں حیاء نہیں اُس میں کوئی بھلائی نہیں۔

بَابُ مَنْ حَضَرَ الْجُمُعَةَ فَزَحَمَ فَلَمْ يَسْتَطِعْ يَرْكَعُ مَعَ الْاِمَامِ

باب: جو شخص جمعہ میں موجود ہو اور ہجوم زیادہ ہو اور وہ امام کے ساتھ رکوع نہ کر سکے

5462 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُصَلِّيَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنَ

الزِّحَامِ، فَإِنَّهُ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ إِذَا زَحَمُوا فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرْكَعَ وَلَا يَسْجُدَ قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ فَإِنَّهُ قَدْ دَخَلَ مَعَهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ

❋❋ قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص جمعہ کے دن ہجوم کی کثرت کی وجہ سے نماز ادا نہ کرسکے تو وہ چار رکعات ادا کرے گا' جبکہ وہ ہجوم اتنا زیادہ ہو کہ وہ شخص رکوع اور سجدہ نہ کرسکا ہو۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایسا شخص دو رکعات ہی ادا کرے گا کیونکہ وہ لوگوں کے ساتھ اُن کی نماز میں شریک ہوا تھا۔

5463 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِنْ شِئْتَ فَاسْجُدْ عَلَى ظَهْرِ الرَّجُلِ وَإِنْ شِئْتَ فَإِذَا قَامَ الْإِمَامُ فَاسْجُدْ وَبِهِ يَأْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

❋❋ حسن بصری فرماتے ہیں: اگر تم چاہو تو دوسرے آدمی کی پشت پر سجدہ کرسکتے ہو اور اگر چاہے تو جب امام کھڑا ہو جائے اُس وقت سجدہ کرو۔ امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

5464 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: يَسْجُدُ الرَّجُلُ عَلَى ظَهْرِ الرَّجُلِ إِذَا لَمْ يَجِدْ مَكَانًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ

❋❋ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: آدمی دوسرے آدمی کی پشت پر سجدہ کرلے گا' اگر اُسے سجدہ کرنے کے لیے جگہ نہیں ملتی ہے۔

5465 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عُمَرَ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الزِّحَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَسْجُدْ أَحَدُكُمْ عَلَى ظَهْرِ أَخِيهِ

❋❋ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: جب جمعہ کے دن ہجوم زیادہ ہو تو کوئی شخص اپنے بھائی کی پشت پر سجدہ کرلے۔

5466 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: إِذَا آذَى أَحَدَكُمُ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَسْجُدْ عَلَى ثَوْبِهِ

❋❋ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو جمعہ کے دن گرمی اذیت دے رہی ہو تو وہ اپنے کپڑے پر سجدہ کرلے۔

5467 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الزِّحَامُ فَاسْجُدْ عَلَى رِجْلِ الرَّجُلِ، قَالَ سُفْيَانُ: فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَسْجُدَ عَلَى رِجْلِ الرَّجُلِ، فَقُمْ حَتَّى يَقُومَ النَّاسُ، ثُمَّ سَجَدْتَ

❋❋ مجاہد بیان کرتے ہیں: جب ہجوم زیادہ ہو تو تم کسی شخص کے پاؤں پر سجدہ کرلو۔ سفیان کہتے ہیں: اگر تم کسی شخص کے

پاؤں پرسجدہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تو تم کھڑے ہو جاؤ' یہاں تک کہ جب لوگ کھڑے ہو جائیں گے تو پھر تم سجدہ کر لینا۔

5468 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا ازْدَحَمَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَزُحِمَ الرَّجُلُ فَلَمْ يَرْكَعْ وَلَمْ يَسْجُدْ، وَهُوَ قَائِمٌ فَإِذَا اسْتَمْكَنَ فَإِنَّمَا عَلَيْهِ أَنْ يَرْكَعَ، وَيَسْجُدَ، وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ النَّائِمِ، وَتُجْزِيهِ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ

** سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب جمعہ کے دن لوگوں کا ہجوم زیادہ ہو اور کوئی شخص ہجوم میں پھنس کر رکوع نہ کر سکے یا سجدہ نہ کر سکے تو وہ کھڑا رہے گا' اگر اُس کے لیے ممکن ہوا تو وہ رکوع اور سجدہ کر لے گا اور اُس کی مثال سوئے ہوئے شخص کی طرح ہو گی اور امام کی قرأت اُس کے لیے کافی ہوگی۔

5469 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنِ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيُصَلِّ عَلَى ثَوْبِهِ، وَمَنْ زَحَمَهُ النَّاسُ فَلْيَسْجُدْ عَلَى ظَهْرِ أَخِيهِ

** مسیب بن رافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: جمعہ کے دن جس شخص کو مسجد میں شدید گرمی لگ رہی ہو وہ اپنے کپڑے پر نماز ادا کرے اور جو شخص لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے پھنسا ہوا ہو' وہ اپنے بھائی کی پشت پر سجدہ کرلے۔

بَابُ مَنْ فَاتَتْهُ الْخُطْبَةُ؟

باب: جس شخص کا خطبہ رہ جائے

5470 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَصِيفٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِذَا أَدْرَكَ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً صَلَّى إِلَيْهَا رَكْعَةً أُخْرَى

** سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص جمعہ کے دن ایک رکعت پالے تو وہ اُس کے ساتھ دوسری رکعت ادا کرلے۔

5471 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: إِذَا أَدْرَكَ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً صَلَّى إِلَيْهَا رَكْعَةً أُخْرَى، فَإِنْ وَجَدَهُمْ جُلُوسًا صَلَّى أَرْبَعًا. وَبِهِ يَأْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کوئی شخص جمعہ کے دن ایک رکعت پالے تو وہ اُس کے ساتھ دوسری رکعت ادا کرلے اور اگر وہ اُن لوگوں کو بیٹھا ہوا پائے' تو چار رکعات ادا کرے۔ امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

5472 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ وَبِهِ نَأْخُذُ أَيْضًا.

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

5473 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ،

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

5474 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

✽✽ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

5475 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ مِثْلَهُ اَيْضًا.

✽✽ بعض دیگر اسناد کے ساتھ علقمہ اور اسود کے حوالے سے بھی اسی کی مانند منقول ہے۔

5476 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ مِثْلَهُ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ

✽✽ زہری اور قتادہ کے حوالے سے بھی اس کی مانند منقول ہے اور حسن بصری سے بھی اس کی مانند منقول ہے۔

5477 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ الْجُمُعَةَ، وَمَنْ لَمْ يُدْرِكِ الرَّكْعَةَ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص ایک رکعت کو پالیتا ہے وہ جمعہ کو پالیتا ہے اور جو شخص ایک رکعت کو بھی نہیں پاتا وہ چار رکعات ادا کرے گا۔

5478 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ

5478-صحيح البخاري - كتاب مواقيت الصلاة' باب من ادرك من الصلاة ركعة - حديث:564' صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة - حديث:986' صحيح ابن خزيمة - كتاب الإمامة في الصلاة ' جماع ابواب قيام الماموين خلف الإمام وما فيه من السنن - باب ذكر الوقت الذي فيه الماموم مدركا للركعة إذا ركع إمامه' حديث:1502' صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' باب مواقيت الصلاة - ذكر خبر اوهم غير المتبحر في صناعة العلم ان المدرك ركعة' حديث:1501' موطا مالك - كتاب وقوت الصلاة' باب من ادرك ركعة من الصلاة - حديث:14' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب من ادرك ركعة من صلاة فقد ادرك - حديث:1248' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' تفريع ابواب الجمعة - باب من ادرك من الجمعة ركعة' حديث:959' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء فيمن ادرك من الجمعة ركعة - حديث:1118' السنن للنسائي - كتاب المواقيت' من ادرك ركعة من الصلاة - حديث:553' السنن الكبرى للنسائي - مواقيت الصلوات' من ادرك ركعة من الصلاة - حديث:1519' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:1921

اَبِیْ هُرَیْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ قَالَ: الزُّهْرِیُّ: فَالْجُمُعَةُ مِنَ الصَّلَاةِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز کی ایک رکعت کو پا لے وہ نماز کو پا لیتا ہے''۔

زہری فرماتے ہیں: جمعہ بھی ایک نماز ہے۔

5479 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ هُبَیْرَةَ بْنِ یَرِیْمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَةُ الْاٰخِرَةُ فَلْیُصَلِّ اَرْبَعًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کی دوسری رکعت بھی رہ جائے تو وہ چار رکعات ادا کرے گا۔

5480 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِذَا اَدْرَكَهُمْ جُلُوْسًا فِیْ آخِرِ الصَّلَاةِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلّٰی رَكْعَتَیْنِ، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ: یُصَلِّیْ اَرْبَعًا، فَقِیْلَ لِقَتَادَةَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَاءَهُمْ جُلُوْسًا فِیْ آخِرِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ: اجْلِسُوْا اَدْرَكْتُمْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ قَتَادَةُ: انفای یَقُوْلُ: اَدْرَكْتُمُ الْاَجْرَ

✵✵ حماد فرماتے ہیں: جب آدمی لوگوں کو جمعہ کے دن نماز کے آخر میں قعدہ میں بیٹھے ہوئے پائے' تو وہ دو رکعت ادا کرے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ بات کہی ہے کہ وہ چار رکعات ادا کرے گا۔ قتادہ سے کہا گیا: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لوگوں کے پاس آئے' وہ نماز کے آخر میں بیٹھے ہوئے تھے تو اُنہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم لوگ بیٹھ جاؤ! اگر اللہ نے چاہا تو تم نماز کو پا چکے ہو۔ اس پر قتادہ نے کہا: اُن کی مراد یہ ہوگی کہ تمہیں اجر مل گیا ہے۔

5481 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِذَا اَدْرَكَ الرَّجُلُ الْاِمَامَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ جَالِسٌ لَمْ یُسَلِّمْ فَلْیُصَلِّ بِصَلَاتِهٖ رَكْعَتَیْنِ هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسَافِرِ، قَالَ الثَّوْرِیُّ: وَالْاَرْبَعُ اَعْجَبُ اِلَیْنَا لِاَنَّهٗ قَدْ فَاتَتْهُ الْجُمُعَةُ

✵✵ حماد فرماتے ہیں: جب کوئی شخص امام کو جمعہ کے دن بیٹھے ہوئے پائے اور امام نے ابھی سلام نہ پھیرا ہو تو وہ امام کی اقتداء میں دو رکعت ادا کرے' یہ شخص مسافر کے حکم میں ہوگا۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: چار رکعات ادا کرنا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ اُس شخص کا جمعہ فوت ہو چکا ہے۔

5482 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَیْنِ، فَقَالَ: رَجُلٌ قَدْ فَاتَتْهُ الْجُمُعَةُ كَمْ یُصَلِّیْ؟ قَالَ عِمْرَانُ: وَلِمَ تَفُوْتُهُ الْجُمُعَةُ؟ فَلَمَّا وَلَّی الرَّجُلُ قَالَ عِمْرَانُ: اَمَا اِنَّهٗ لَوْ فَاتَتْنِی الْجُمُعَةُ صَلَّیْتُ اَرْبَعًا

** ابونضرہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: ایک شخص کا جمعہ رہ جاتا ہے تو وہ کتنی رکعات ادا کرے گا؟ حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اُس کا جمعہ کیوں رہ گیا؟ جب وہ شخص چلا گیا تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرا جمعہ رہ گیا ہوتا تو میں چار رکعات ادا کرتا۔

5483 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا غَالِبٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ، صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَامَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَيَكْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَنَازِلِهِمُ الْاَوَّلَ، فَاِنْ تَاَخَّرَ رَجُلٌ مِنْهُمْ عَنْ مَنْزِلِهِ دَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ، يَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مَرِيضًا فَاشْفِهِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ فَاقْضِ لَهُ حَاجَتَهُ فَلَا يَزَالُوْنَ كَذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ ثُمَّ خُتِمَتْ، فَمَنْ جَاءَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْاِمَامِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُدْرِكِ الْجُمُعَةَ "

** ابوغالب بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور لوگوں کے نام اُن کی آمد کے حساب سے درجہ بدرجہ نوٹ کرتے جاتے ہیں اگر کوئی شخص اُن میں سے اپنی جگہ سے پیچھے رہ جاتا ہے تو فرشتے اُس کے لیے دعا کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں: اے اللہ! اگر وہ بیمار ہے تو اُسے شفاء دے! اے اللہ! اگر اُسے کوئی کام ہے تو اُسے پورا کر دے! وہ لوگ اسی طرح دعا کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب امام آتا ہے تو صحیفے لپیٹ دیئے جاتے ہیں اور اُن پر مہر لگا دی جاتی ہے جو شخص امام کے آنے کے بعد آتا ہے وہ نماز تو پالیتا ہے لیکن وہ جمعہ کو نہیں پاتا ہے۔

5484 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ الْخُطْبَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ

** یحییٰ بن ابوکثیر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص خطبہ کو پالیتا ہے وہ نماز کو پالیتا ہے''۔

5485 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَلْخُطْبَةُ مَوْضِعُ الرَّكْعَتَيْنِ، مَنْ فَاتَتْهُ الْخُطْبَةُ صَلّٰى اَرْبَعًا

** عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے:

''خطبہ دو رکعات کی جگہ ہے جس شخص کا خطبہ رہ جائے وہ چار رکعات ادا کرے''۔

5486 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا الَّذِي اِذَا اَدْرَكَهُ الْاِنْسَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَصَرَ، وَاِلَّا اَوْفَى الصَّلَاةَ؟ قَالَ: اَلْخُطْبَةُ قَالَ: قُلْتُ: فَلَمْ اَجْلِسْ حَتّٰى نَزَلَ الْاِمَامُ؟ قَالَ: لَمْ يُدْرِكِ الْاِمَامَ قَالَ: قُلْتُ: فَجَلَسْتُ قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ؟ قَالَ: حَسْبُكَ، قَدْ اَدْرَكْتَ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: وہ کون سی چیز ہے کہ جسے انسان جمعہ کے دن پالے تو وہ نماز کو

قصر کرے گا (یعنی دو رکعات ہی ادا کرے گا؟) ورنہ پھر وہ مکمل نماز (یعنی ظہر کی چار رکعات) ادا کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: خطبہ! میں نے کہا: اگر میں اُس وقت نہیں بیٹھتا' یہاں تک کہ امام آ جاتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: ایسے شخص نے امام کو نہیں پایا۔ میں نے دریافت کیا: اگر میں اُس کے آنے سے پہلے بیٹھ جاتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: یہ تمہارے لیے کافی ہے' تم اسے پالو گے۔

5487 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: لَمْ اُدْرِكِ الْخُطْبَةَ اِلَّا وَهُوَ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ؟ قَالَ: قَدْ اَمَرَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ، فَذٰلِكَ مِنَ الذِّكْرِ فَاقْصُرْ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: میں خطبہ تک نہیں پہنچ سکا' میں اُس وقت پہنچا جب وہ (یعنی امام) ناپ تول کا ذکر کر رہا تھا تو عطاء نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس بات کا حکم دیا ہے اور یہ چیز نصیحت کرنے کے لیے ہے' تم اس پر اکتفاء کرو۔

5488 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ، قَالَا: فَمَنْ لَمْ يُدْرِكِ الْخُطْبَةَ صَلَّى اَرْبَعًا

** عطاء اور مجاہد فرماتے ہیں: جو شخص خطبہ کو نہیں پاتا' وہ چار رکعات ادا کرے گا۔

5489 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ رَعَفَ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَامَ فَتَوَضَّاَ فَلَمْ يَرْجِعْ حَتّٰى صَلَّى الْاِمَامُ وَفَرَغَ قَالَ: يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَدْ حَضَرَ الْخُطْبَةَ

** ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: امام کے خطبہ کے دوران جس شخص کی نکسیر پھوٹ پڑے تو وہ شخص کھڑا ہو اور جا کر وضو کرے اور اُس وقت تک واپس نہ آئے' جب تک امام نماز پڑھا کر فارغ نہیں ہو جاتا۔

عطاء کہتے ہیں: وہ شخص دو رکعات ادا کرے گا کیونکہ وہ خطبہ میں شریک ہوا تھا۔

5490 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: يُصَلِّي اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: يُصَلِّي اَرْبَعًا، وَبِهِ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

** قتادہ فرماتے ہیں: ایسا شخص چار رکعات ادا کرے گا۔ سفیان ثوری بھی یہ کہتے ہیں: وہ چار رکعات ادا کرے گا۔ امام عبدالرزاق نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

5491 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ لَمْ يَشْهَدِ الْخُطْبَةَ وَجَاءَ حِينَ قَامَ الْاِمَامُ فِي الصَّلَاةِ فَاَحْدَثَ الْاِمَامُ فَاَرَادَ اَنْ يُقَدِّمَهُ قَالَ: لَا يَتَقَدَّمُ اِلَّا مَنْ شَهِدَ الْخُطْبَةَ، فَاِنْ كَانَ قَدْ صَلَّى مَعَ الْاِمَامِ بَعْضَ صَلَاتِهِ فَلَا بَاْسَ اَنْ يُقَدِّمَهُ فَلْيُصَلِّ تَمَامَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْاِمَامُ الَّذِي اَحْدَثَ، ثُمَّ رَجَعَ فَاِنْ كَانَ قَدْ تَكَلَّمَ صَلَّى اَرْبَعًا، وَاِنْ كَانَ لَمْ يَتَكَلَّمْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَاِنْ قَدَّمَ الْاِمَامُ رَجُلًا لَمْ يَشْهَدْ مَعَ الْاِمَامِ شَيْئًا مِنْ خُطْبَتِهِ وَلَا صَلَاتِهِ صَلَّى اَرْبَعًا

** سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو خطبہ میں شریک نہیں ہوتا اور اُس وقت آتا ہے جب امام

نماز میں کھڑا ہو چکا ہوتا ہے پھر امام کو حدث لاحق ہو جاتا ہے اور وہ اُس شخص کو آگے کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ تو سفیان ثوری فرماتے ہیں: آگے وہ شخص ہو سکتا ہے جو خطبہ میں موجود رہا ہو اگرچہ وہ شخص امام کے ساتھ نماز کے کچھ حصہ میں شریک ہو چکا ہو پھر بھی اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ امام اُسے آگے کر دے پھر وہ دو رکعات پڑھا دے گا اور وہ جسے امام حدث لاحق ہوا تھا اگر وہ آ جاتا ہے تو اگر تو اُس نے کلام کیا تھا تو وہ چار رکعات ادا کرے گا اور اگر اُس نے کلام نہیں کیا تھا تو وہ دو رکعات ادا کرے گا' اگر امام کسی ایسے شخص کو آگے کر دیتا ہے جو امام کے ساتھ خطبہ یا نماز میں سے کسی میں بھی شریک نہیں ہوا تھا تو وہ چار رکعات ادا کرے گا۔

5492 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ رَكْعَةً يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ اَحْدَثَ فَانْصَرَفَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، يَتَوَضَّأُ وَيُتِمُّ مَا بَقِيَ، فَإِنْ تَكَلَّمَ صَلَّى اَرْبَعًا

٭٭ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کرتا ہے پھر اُسے حدث لاحق ہوتا ہے جب وہ واپس آتا ہے تو اس دوران اُس نے کوئی کلام نہیں کیا تھا۔ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ وضو کرے گا اور باقی رہ جانے والی نماز کو مکمل کرے گا' لیکن اگر اُس نے درمیان میں کلام کر لیا تو پھر وہ چار رکعات ادا کرے گا۔

بَابُ قِيَامِ الْمَرْءِ مِنْ عِنْدِ الْمِنْبَرِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب: جب امام خطبہ دے رہا ہو' تو کسی شخص کا منبر کے پاس کھڑے ہونا

5493 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كُنْتَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَاسْتُصْرِخْتَ عَلَى وَلَدٍ، اَكُنْتَ قَائِمًا اِلَيْهِ وَتَارِكًا الْجُمُعَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَوَلَدٌ وَاَخٌ وَابْنُ عَمٍّ؟ قَالَ: لَمْ اَقُمْ اِلَّا فِي خَيْرٍ اَوْ صِلَةٍ، وَلَمْ تُلْهِنِي عَنِ الْجُمُعَةِ الدُّنْيَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ منبر کے پاس موجود ہوں اور امام اُس وقت خطبہ دے اور پھر آپ کو پکار کر کسی بچے کی طرف بلایا جائے' تو کیا آپ اُس بچے کی طرف جائیں گے اور جمعہ کو ترک کر دیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اس بارے میں بچہ کا' بھائی کا اور چچازاد بھائی کا حکم برابر ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: میں صرف بھلائی یا صلہ رحمی کے لیے ہی اُٹھوں گا' ورنہ دنیا کی کوئی چیز مجھے جمعہ سے غافل نہیں کر سکتی۔

5494 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اسْتُصْرِخَ عَلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَخَرَجَ اِلَيْهِ لَمْ يُجَمِّعْ يَوْمَئِذٍ

٭٭ ایوب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جمعہ کے دن' دن چڑھ جانے کے بعد حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کے انتقال کا اعلان سنا' تو وہ اُن کے گھر چلے گئے' اُنہوں نے اُس دن جمعہ ادا نہیں کیا۔

5495 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي ذُوَيْبٍ الْاَسَدِيِّ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، دُعِيَ اِلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ يَمُوتُ وَابْنُ عُمَرَ يَسْتَجْمِرُ قَائِمًا لِلْجُمُعَةِ، فَذَهَبَ اِلَيْهِ وَتَرَكَ

الْجُمُعَةَ.

✵✵ اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن ابوذویب اسدی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے انتقال کی اطلاع ملی' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُس وقت جمعہ کے لیے جانے کے لیے تیار تھے' لیکن وہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے گھر چلے گئے اور اُنہوں نے جمعہ ترک کر دیا۔

5496 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَحْوَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

5497 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُ اسْتُصْرِخَ عَلٰى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَمَا ارْتَفَعَ الضُّحٰى، فَاَتَاهُ ابْنُ عُمَرَ بِالْعَقِيقِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جمعہ کے دن' دن چڑھ جانے کے بعد حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے انتقال کی اطلاع ملی' تو حضرت عبداللہ بن عمر اُن کے گھر ''عقیق'' چلے گئے۔

بَابُ تَخَطِّي رِقَابِ النَّاسِ، وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

باب: جب امام خطبہ دے رہا ہو' تو لوگوں کی گردنیں پھلانگنا

5498 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَهُ وَصَلَاتَهُ قَالَ: يَا فُلَانُ، اَجَمَّعْتَ الْيَوْمَ؟ قَالَ: اَمَا رَاَيْتَنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: قَدْ رَاَيْتُكَ وَآذَيْتَ وَآنَيْتَ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت خطبہ دے رہے تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ اور نماز مکمل کر لی' تو آپ نے فرمایا: اے فلاں! کیا آج تم نے جمعہ ادا نہیں کیا؟ اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ نے مجھے دیکھا نہیں تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں دیکھا تھا کہ تم نے اذیت پہنچائی اور تم دیر سے آئے۔

5499 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

5500 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِنْ رَاَيْتَ فُرْجَةً اَمَامَكَ، قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ الْاِمَامُ، فَلَا بَاْسَ اَنْ تَاْتِيَهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ تُؤْذِيَ اَحَدًا

✵✵ حسن بصری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: اگر تم اپنے سامنے کشادگی دیکھو اور یہ امام کے آنے سے پہلے کی بات ہو' تو

اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم کسی کو اذیت پہنچائے بغیر وہاں تک پہنچ جاؤ۔

5501 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: إِنْ رَأَيْتُ أَمَامِي فَجْوَةً دُونَهَا النَّاسُ أَتَخَطَّاهُمْ إِلَيْهَا؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ تَخَلَّلْتُهُمْ إِلَيْهَا تَخَلُّلًا؟ قَالَ: وَكَيْفَ؟ قُلْتُ: كَانَ يَكُونَ الرَّجُلَانِ لَا يَتَمَاسَّانِ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ كُنْتَ لَا تَتَخَطَّى أَحَدًا، قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ: فَكَانَ إِنْسَانَانِ يَتَمَاسَّانِ رُكْبَتَيْهِمَا فَأَتَخَطَّى رُكْبَتَيْهِمَا؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میں اپنے آگے اور لوگوں کے درمیان کشادگی دیکھتا ہوں' تو کیا میں لوگوں کو پھلانگ کر وہاں تک جا سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اُن لوگوں کے درمیان کوئی خلل ڈال دوں؟ انہوں نے کہا: وہ کیسے؟ میں نے کہا: دو آدمی ہیں' جو ایک دوسرے سے مس نہیں ہوئے ہیں (یعنی اُن کے درمیان جگہ خالی ہے' تو اُس میں سے' بیچ میں سے گزر سکتا ہوں؟) انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر تم کسی شخص کی گردن نہیں پھلانگتے (تو ایسا کر سکتے ہو)۔ ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا: دو آدمی ایک دوسرے کے ساتھ گھٹنے ملا کر بیٹھے ہوئے ہیں' تو کیا میں گھٹنوں کے اوپر سے گزر جاؤں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

5502 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَفَأَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ جُلُوسًا لَمْ يَخْرُجِ الْإِمَامُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَكَانُوا قِيَامًا يُصَلُّونَ وَلَمْ يَخْرُجِ الْإِمَامُ أَتَخَلَّلُ النَّاسَ؟ قَالَ: إِنْ كُنْتَ لَا تَرْفَعُ أَحَدًا وَلَا تُؤْذِيهِ وَلَا تَضِيقُ عَلَى أَحَدٍ فَنَعَمْ، وَإِنْ كَانَ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَلَا تُؤْذِي أَحَدًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں ایسے موقع پر بیٹھے ہوئے لوگوں کی گردن پھلانگ سکتا ہوں' جب امام ابھی نہ آیا ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: اگر لوگ کھڑے ہوئے ہوں اور نماز ادا کر رہے ہوں اور امام ابھی نہ آیا ہو' تو میں لوگوں کے درمیان میں سے گزر سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: اگر تم کسی کو اُٹھاتے نہیں ہو اور کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتے ہو اور کسی کو تنگ نہیں کرتے' تو ٹھیک ہے' اور اگر اس میں سے کچھ بھی ہوتا ہے' تو تم کسی کو اذیت نہ پہنچاؤ۔

5503 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ: الصَّفُّ الْأَوَّلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالصَّفُّ الْمُقَدَّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، مَنْ زَحَلَ رَجُلًا مِنْ مَكَانِهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ

٭٭ مکحول فرماتے ہیں: جمعہ کے دن پہلی صف اور اللہ کی راہ میں (جہاد کی) پہلی صف' ایک دوسرے کی مانند ہیں۔ جو شخص کسی کو اُس کی جگہ سے الگ کرتا ہے' تو اُس کا اجر اُسے ملے گا۔

5504 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: لَأَنْ أُجَمِّعَ بِالرَّوْحَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

٭٭ عبدالعزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں: انہوں نے سعید بن مسیب کو کہتے ہوئے سنا ہے: میں ''روحاء'' کے مقام پر

جمعہ ادا کرلوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگ کے جاؤں۔

5505 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنَّ لِی حُمْرَ النَّعَمِ، وَاَنِّی تَرَكْتُ الْجُمُعَةَ، وَلَاَنْ اُمْلِيَهَا بِظَهْرِ الْحَرَّةِ اَحَبُّ مِنْ اَنْ اَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ اِذَا اَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ جمعہ ترک کرنے کے بدلے میں مجھے سرخ اونٹ مل جائیں اور میں پتھریلی سرزمین پر اسے ادا کرلوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ جب لوگ بیٹھ چکے ہوں تو میں اُن کی گردنیں پھلانگوں۔

5506 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ

✵✵ ابن عجلان نے سعید مقبری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

بَابُ الْاِسْتِيذَانِ

باب: اجازت مانگنا

5507 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ مَكْحُولًا، وَاَنَا اَسْمَعُ وَهُوَ جَالِسٌ مَعَ عَطَاءٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ: (اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ) (النور: 62) حَتّٰى قَوْلِهِ (وَاِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلٰى اَمْرٍ جَامِعٍ) (النور: 62) هٰذِهِ الْاٰيَةُ، فَقَالَ مَكْحُولٌ يُعْمَلُ بِهَا الْاٰنَ، فَيَنْبَغِی اَنْ لَا يَذْهَبَ اَحَدٌ فِی يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَلَا فِی الزَّحْفِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ الْاِمَامَ قَالَ: وَكَذٰلِكَ فِی اَمْرٍ جَامِعٍ، اَلَا تَرَاهُ يَقُولُ: وَاِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلٰى اَمْرٍ جَامِعٍ، فَقَالَ عَطَاءٌ عِنْدَ ذٰلِكَ: قَدْ اَدْرَكْتُ لَعَمْرِی النَّاسَ فِيمَا مَضٰى يَسْتَاْذِنُونَ الْاِمَامَ اِذَا قَامُوا وَهُوَ يَخْطُبُ، قُلْتُ: كَيْفَ رَاَيْتَهُمْ يَسْتَاْذِنُونَ؟ قَالَ: يُشِيرُ الرَّجُلُ بِيَدِهِ، فَاَشَارَ لِی عَطَاءٌ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى، قُلْتُ: يُشِيرُ وَلَا يَتَكَلَّمُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: الْاِمَامُ اِذَا اَذِنَ؟ قَالَ: يُشِيرُ وَلَا يَتَكَلَّمُ، قُلْتُ: وَلَا يَضَعُ الْاِنْسَانُ يَدَهُ عَلٰى اَنْفِهِ وَلَا عَلٰى ثَوْبِهِ؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مکحول سے سوال کیا' میں یہ بات سن رہا تھا اور مکحول اُس وقت عطاء کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' (اُس شخص نے) اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''بے شک ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں''۔ یہ آیت یہاں تک ہے: ''اور جب وہ لوگ اُس کے ساتھ کسی جامع معاملہ پر ہوں''۔

تو مکحول نے کہا: اس پر ابھی عمل کیا جاتا ہے' مناسب یہ ہے کہ کوئی بھی شخص جمعہ میں شرکت کے لیے یا جنگ میں شرکت کے لیے اُس وقت تک نہ جائے' جب تک امام سے اجازت نہیں لیتا۔ اُس نے دریافت کیا: کیا جمع ہونے والے معاملہ سے مراد بھی

ہے؟ کیا آپ نے انہیں یہ کہتے ہوئے نہیں سنا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اور جب وہ لوگ اُس کے ساتھ کسی جامع معاملہ پر ہوں''۔

اس موقع پر عطاء نے یہ کہا: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! میں نے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو پایا ہے کہ جب امام کھڑا ہو کر خطبہ دے رہا ہوتا تھا تو وہ امام سے اجازت لیتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: آپ نے اُن لوگوں کو کیسے اجازت حاصل کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک شخص اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کرتا تھا۔ پھر عطاء نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کر کے مجھے بتایا۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ اشارہ کرتا تھا' کلام نہیں کرتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: تو کیا امام اجازت دے دیتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: وہ بھی اشارہ کرتا تھا کلام نہیں کرتا تھا۔ میں نے دریافت کیا: کیا انسان اپنے ناک پر یا کپڑے پر بھی ہاتھ نہیں رکھے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

5508 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي قَوْلِهِ: (وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ) (النور: 62) قَالَ: فِي الْجُمُعَةِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَدْ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ: فِي الْجُمُعَةِ، وَفِي الْغَزْوِ أَيْضًا

* * زہری نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

''اور جب وہ اُس کے ساتھ کسی جامع معاملہ پر ہوں''۔

کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ یہ جمعہ کے بارے میں ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ جمعہ کے بارے میں اور جنگ میں حصہ لینے کے بارے میں ہے۔

5509 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: " كَانَ النَّاسُ يَسْتَأْذِنُونَ فِي الْجُمُعَةِ، وَيَقُولُونَ: هَكَذَا، يُشِيرُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ، فَلَمَّا كَانَ زِيَادٌ كَثُرُوا عَلَيْهِ فَاغْتَمَّ، فَقَالَ: مَنْ أَمْسَكَ عَلَى أَنْفِهِ فَهُوَ إِذْنُهُ

* * ابن سیرین بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ جمعہ کے دوران اجازت لیا کرتے تھے' وہ اشارہ کے ذریعہ اس طرح کرتے تھے' یعنی تین انگلیوں کے ذریعہ اشارہ کرتے تھے' جب زیاد کا زمانہ آیا اور لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو اُس نے اس حوالے سے پریشان ہو کر یہ کہا: جو شخص اپنی ناک کو پکڑ لے گا' تو یہ اُس کے لیے اجازت ہوگی۔

5510 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْكَلْبِيِّ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ فِي جُمُعَةٍ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَأَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ، وَأَعْجَلَهُ شَيْءٌ، وَضَعَ يَدَهُ عَلَى أَنْفِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ

* * کلبی بیان کرتے ہیں: پہلے کسی شخص کو جمعہ کے دن کوئی کام ہوتا تھا اور امام اُس وقت خطبہ دے رہا ہوتا تھا اور وہ شخص باہر جانا چاہتا تھا اور اُسے اس بارے میں جلدی ہوتی تھی' تو وہ اپنا ہاتھ ناک پر رکھتا تھا اور پھر باہر چلا جاتا تھا۔

5511 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: (وَإِذَا كَانُوا

مَعَهُ عَلَى اَمْرٍ جَامِعٍ) (النور: 62) قَالَ: فِي الْغَزْوِ، وَفِي الْجُمُعَةِ، وَاِذْنُ الْاِمَامِ فِي الْجُمُعَةِ اَنْ يُشِيرَ بِيَدِهِ

✵✵ مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ''اور جب وہ اُس کے ساتھ کسی جامع معاملہ پر ہوں''۔ یہ کہا ہے: یہ جنگ کے بارے میں اور جمعہ کے بارے میں ہے اور جمعہ میں امام کی اجازت یہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کردے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَجِيءُ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

باب: آدمی کا ایسے وقت میں آنا' جب امام خطبہ دے رہا ہو

5512 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو سَعْدٍ الْاَعْمَى، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَكَعْتَ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

✵✵ ابوسعد نابینا نے یہ بات بیان کی ہے: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جمعہ کے دن آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت خطبہ دے رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے رکعات ادا کی ہیں؟ اُس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دو رکعات ادا کرلو۔

5513 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ: اَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَارْكَعْ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَقُولُ اَنَا: لَيْسَتْ تَانِكَ الرَّكْعَتَانِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِامْرِءٍ قَطَعَ لَهُ الْاِمَامُ خُطْبَتَهُ وَاَمَرَهُ بِذٰلِكَ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے دریافت کیا: کیا تم نے دو رکعات ادا کی ہیں؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ادا کرلو۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ ان دو رکعات کو ادا کرنا' صرف اُسی شخص کے لیے درست ہوگا' جس کے لیے امام نے اپنا خطبہ منقطع کر کے اُسے انہیں ادا کرنے کا حکم دیا ہو۔

5514 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ سُلَيْكٌ مِنْ غَطَفَانَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا سُلَيْكُ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

✵✵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب آئے جن کا نام ''سلیک'' تھا' اُن کا تعلق غطفان قبیلہ سے تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے سلیک! تم اُٹھو اور دو مختصر رکعات ادا کرلو۔

5515 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: رَأَيْتُهُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

* * ربیع نے حسن بصری کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُنہیں دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا جبکہ امام اُس وقت جمعہ کے دن خطبہ دے رہا تھا۔

5516 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي سَعْدٍ الْاَعْمَى

* * حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت منقول ہے' جو ابوسعد نابینا سے منقول ہے۔

5517 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَهِيكٍ، عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَاَلُوهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ؟ قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ كُلُّهُمْ كَانَ حَسَنًا؟

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: لوگوں نے اُن سے دریافت کیا: جب امام خطبہ دے رہا ہو' تو آدمی نماز ادا کرے گا؟ اُنہوں نے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر سب لوگ ہی ایسا کرنے لگیں' تو کیا یہ اچھی بات ہوگی؟

5518 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ تَوْبَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ اَتَى الْمَسْجِدَ فَاِنْ كَانَ الْاِمَامُ لَمْ يَخْرُجْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَاِنْ كَانَ قَدْ خَرَجَ لَمْ يُصَلِّ، وَاحْتَبَى، وَاسْتَقْبَلَ الْاِمَامَ، وَلَمْ يَلْتَفِتْ يَمِينًا، وَلَا شِمَالًا

* * قاضی شریح کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب جمعہ کا دن ہوتا اور وہ مسجد آتے' تو اگر امام ابھی نہ آیا ہوتا تو وہ دو رکعت ادا کر لیتے اور اگر امام آ چکا ہوتا' تو وہ دو رکعت ادا نہیں کرتے' بلکہ احتباء کے طور پر بیٹھ جاتے تھے' امام کی طرف رُخ کر لیتے تھے' وہ دائیں بائیں نہیں دیکھتے تھے۔

5519 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ قَتَادَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَاْتِي وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى، اَيُصَلِّي؟ فَقَالَ: اَمَّا اَنَا فَكُنْتُ جَالِسًا

* * معمر بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو اُس وقت آتا ہے جب امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہوتا ہے' اور اُس شخص نے ابھی نماز ادا نہیں کی ہوتی' تو کیا وہ نماز ادا کرے گا؟ تو قتادہ نے جواب دیا: جہاں تک میرا تعلق ہے' میں ایسی صورتِ حال میں بیٹھ جاؤں گا (اور تحیۃ المسجد کی نماز ادا نہیں کروں گا)۔

5520 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جِئْتَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَتَرْكَعُ؟ قَالَ: اَمَّا وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلَمْ اَكُنْ لِاَرْكَعَ

* * ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا: آپ آتے ہیں اور امام

اُس وقت جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہوتا ہے (تو کیا آپ تحیۃ المسجد کی نماز ادا کریں گے؟) اُنہوں نے جواب دیا: اگر تو امام خطبہ دے رہا ہوگا' تو پھر میں ادا نہیں کروں گا۔

بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا

باب: جمعہ سے پہلے یا اس کے بعد نماز ادا کرنا

5521 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: بَلَغَنِي اَنَّكَ تَرْكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، فَمَا بَلَغَكَ فِي ذٰلِكَ؟ قَالَ: اَخْبَرَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ ابْنَةُ اَبِي سُفْيَانَ عَنْبَسَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَكَعَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

❁❁ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ جمعہ سے پہلے بارہ رکعات ادا کرتے ہیں' آپ تک اس کے بارے میں کیا روایت پہنچی ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: سیدہ اُم حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا نے (اپنے بھائی) حضرت عنبسہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''جو شخص بارہ رکعات ادا کرے''۔ (اس کے بعد کے الفاظ روایات میں منقول نہیں ہیں۔)

5522 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ قَالَ: فَيَمَازُ قَلِيلًا عَنْ مُصَلَّاهُ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَمْشِي اَنْفَسَ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ يَرْكَعُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ

❁❁ عطاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جمعہ کے بعد نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ عطاء بیان کرتے ہیں: وہ اپنے جائے نماز سے تھوڑا سا ہٹ گئے اور پھر اُنہوں نے دو رکعت ادا کیں' اور پھر وہ کچھ اور پرے چلے گئے اور اُنہوں نے چار رکعات ادا کیں۔

5523 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، وَالزُّبَيْرِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، تَقَدَّمَ مِنْ مُصَلَّاهُ قَلِيلًا فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَقَدَّمَ اَيْضًا فَرَكَعَ اَرْبَعًا

❁❁ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ جب وہ جمعہ کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو وہ اپنی جائے نماز سے تھوڑا سا آگے ہوئے اور اُنہوں نے دو رکعات ادا کیں' پھر وہ تھوڑا سا اور آگے ہوئے اور اُنہوں نے چار رکعات ادا کیں۔

5524 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَبَعْدَهَا اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ "، قَالَ اَبُو اِسْحَاقَ: وَكَانَ عَلِيٌّ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ سِتَّ رَكَعَاتٍ، وَبِهِ يَاْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

❁❁ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے اور اُس کے بعد چار

رکعات ادا کرتے تھے۔

ابواسحاق بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن چھ رکعات ادا کرتے تھے۔

امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

5525 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَاْمُرُنَا اَنْ نُصَلِّيَ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا، وَبَعْدَهَا اَرْبَعًا، حَتّٰى جَاءَنَا عَلِيٌّ فَاَمَرَنَا اَنْ نُصَلِّيَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَرْبَعًا

** ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہمیں یہ حکم دیتے تھے کہ ہم جمعہ سے پہلے چار رکعات ادا کریں اور اُس کے بعد چار رکعات ادا کریں' یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور اُنہوں نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم جمعہ کے دن دو رکعات ادا کریں اور پھر چار رکعات ادا کریں۔

5526 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ

** نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن دو رکعت اپنے گھر میں ادا کیا کرتے تھے۔

5527 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اسی کی مانند منقول ہے۔

5528 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ صَلَّى الْجُمُعَةَ، ثُمَّ رَكَعَ عَلٰى اِثْرِهَا رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ فَنَهَاهُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: اَمَّا الْاِمَامُ فَلَا، اِذَا صَلَّيْتَ فَانْقَلِبْ فَصَلِّ فِيْ بَيْتِكَ مَا بَدَا لَكَ، اِلَّا اَنْ تَطُوْفَ، وَاَمَّا النَّاسُ فَاِنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ

** عطاء بیان کرتے ہیں: عمرو بن شعیب نے جمعہ کی نماز ادا کی' پھر اُس کے بعد اُنہوں نے مسجد میں دو رکعت ادا کیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُنہیں ایسا کرنے سے منع کیا اور یہ فرمایا: جہاں تک امام کا تعلق ہے تو وہ ایسا نہیں کرے گا' جب تم نماز ادا کرلو تو واپس جاؤ اور اپنے گھر میں جتنی چاہو نماز ادا کرو' البتہ اگر تم طواف کر کے فارغ ہوتے ہو (تو اُس کے بعد دو رکعت مسجد میں ادا کرو گے) جہاں تک لوگوں کا تعلق ہے تو وہ مسجد میں (فرائض کے بعد کی) نماز ادا کر سکتے ہیں۔

5529 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جس شخص نے جمعہ کے دن نماز ادا کرنی ہو تو وہ چار رکعات ادا کرے''۔

5530 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، صَلَّى مَعَ زِيَادٍ الْجُمُعَةَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بَعْدَهَا أَرْبَعًا، فَقَالَ النَّاسُ: لَمْ يَعْتَدَّ بِصَلَاةِ زِيَادٍ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عِمْرَانَ، فَقَالَ: لَأَنْ تَخْتَلِفَ الْخَنَاجِرُ فِي جَوْفِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ، فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْآخِرَةُ صَلَّى مَعَهُ الْجُمُعَةَ، ثُمَّ جَلَسَ، وَلَمْ يُصَلِّ شَيْئًا حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ

** محمد بن سیرین یا شاید کسی اور راوی نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے زیاد کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کی پھر وہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے اس کے بعد چار رکعت ادا کیں' تو کچھ لوگوں نے یہ کہا: انہوں نے زیاد کے ساتھ ادا کی ہوئی اپنی نماز کو کچھ شمار نہیں کیا۔ اس بات کی اطلاع حضرت عمران رضی اللہ عنہ کو ملی تو اُنہوں نے فرمایا: میرے پیٹ میں خنجر گھونپ دیئے جائیں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایسا کروں (یعنی حاکمِ وقت کے خلاف کروں) جب اگلا جمعہ آیا تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے زیاد کی اقتداء میں جمعہ کی نماز ادا کی پھر وہ بیٹھ گئے اور اُنہوں نے عصر کی نماز ادا کرنے تک اور کوئی نماز ادا نہیں کی۔

5531 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: أَقَاضِيَتَانِ رَكْعَتَا الْجُمُعَةِ مِمَّا سِوَاهُمَا؟ قَالَ: نَعَمْ

** مسلم بن عیاض بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا جمعہ کی دو رکعت ان کے علاوہ کے لیے کفایت کر جائیں گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

5532 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَمَسَابُ الْإِمَامِ الْمَسْجِدَ، فَلْيُصَلِّ فِيهِ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا؟ قَالَ: نَعَمْ، حَسَنٌ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: امام کا مسجد میں رکنا' اور اُس میں رات کے وقت یا دن کے وقت (نفل) نماز ادا کرنا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ اچھا ہے۔

بَابُ فَصْلِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ وَمَا قَبْلَهَا

باب: جمعہ اور اُس سے پہلے کی نماز میں فصل کرنا

5533 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، حَتَّى تَفْصِلَ بَيْنَهُمَا بِتَحَوُّلٍ أَوْ كَلَامٍ

** عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب تم جمعہ کی نماز ادا کر لو تو اُس کے ساتھ دو مختصر رکعات نہ ملاؤ جب تک تم اپنی جگہ سے منتقل ہو کر یا کلام کر کے فصل پیدا نہیں کرتے۔

5534 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ اَبِي الْخُوَارِ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ، اَرْسَلَهُ اِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ يَسْاَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِي مَقَامِي وَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَيَّ، فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ، اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَتَكَلَّمَ، اَوْ اَنْ تَخْرُجَ؛ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِذٰلِكَ، وَبِهِ نَاْخُذُ

٭٭ عمر بن عطاء بن ابوخوار بیان کرتے ہیں: نافع بن جبیر نے اُنہیں سائب بن یزید کے پاس بھیجا تاکہ اُن سے اُس چیز کے بارے میں دریافت کریں جو اُنہوں نے نماز کے بارے میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں دیکھی تھی۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقصورہ میں جمعہ کی نماز ادا کی' جب اُنہوں نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہوا' میں نے نماز ادا کی' جب میں داخل ہوا تو اُنہوں نے پیغام دے کر مجھے بلوایا اور فرمایا: تم نے جو کیا ہے دوبارہ نہ کرنا' جب تم جمعہ کی نماز ادا کرلو تو اُس کے ساتھ کوئی اور نماز اُس وقت تک ادا نہ کرنا جب تک تم کوئی کلام نہیں کرتے یا نکل نہیں جاتے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

5535 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: رَاَى ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي فِي مَقَامِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْجُمُعَةَ فَنَهَاهُ عَنْهُ، وَقَالَ: اَلَا اَرَاكَ تُصَلِّي فِي مَقَامِكَ، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ الْمُسَيِّبِ فَقَالَ: اِنَّمَا يُكْرَهُ ذٰلِكَ لِلْاِمَامِ يَوْمٌ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو اُسی جگہ نماز ادا کرتے دیکھا جہاں اُس نے جمعہ کی نماز ادا کی تھی' تو اُنہوں نے اُس شخص کو ایسا کرنے سے منع کیا اور فرمایا: کیا میں تمہیں دیکھ نہیں رہا ہوں کہ تم اپنی اُسی جگہ پر نماز ادا کررہے ہو۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ فرماتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ سعید بن مسیب سے کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: امام' جو امامت کرتا ہے اُس کے لیے یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے۔

بَابُ السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن سفر کرنا

5536 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَوْ غَيْرِهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَاَى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابُ سَفَرٍ بَعْدَمَا قَضَى الْجُمُعَةَ، فَقَالَ: مَا شَاْنُكَ؟ قَالَ: اَرَدْتُ سَفَرًا فَكَرِهْتُ اَنْ اَخْرُجَ حَتَّى اُصَلِّيَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِنَّ الْجُمُعَةَ لَا تَمْنَعُكَ السَّفَرَ مَا لَمْ يَحْضُرْ وَقْتُهَا "

✱✱ ابن سیرین یا شاید کسی اور شخص نے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص پر سفر کا لباس دیکھا' یہ جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد کی بات ہے تو دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اُس نے کہا: میں سفر پر جانا چاہ رہا تھا لیکن مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں نماز ادا کرنے سے پہلے نکل جاؤں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: بے شک جمعہ تمہیں سفر پر نکلنے سے نہیں روکتا' جب تک نماز کا وقت نہیں ہوتا۔

5537 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اَبْصَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلًا عَلَيْهِ اُهْبَةُ السَّفَرِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ جُمُعَةٍ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَخَرَجْتُ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ الْجُمُعَةَ لَا تَحْبِسُ مُسَافِرًا، فَاخْرُجْ مَا لَمْ يَحِنِ الرَّوَاحُ

✱✱ اسود بن قیس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص پر سفر کا لباس کو دیکھ کر (اس بارے میں دریافت کیا) تو اُس شخص نے کہا: آج جمعہ کا دن ہے' اگر یہ نہ ہوتا تو میں روانہ ہو چکا ہوتا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کسی مسافر کو روکتا نہیں ہے' تم روانہ ہو جاتے جبکہ (جمعہ کی نماز کا) وقت نہیں ہوا تھا۔

5538 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: خَرَجَ اَبُو عُبَيْدَةَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ بُكْرَةً يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلَمْ يَنْتَظِرِ الصَّلَاةَ

✱✱ صالح بن کیسان بیان کرتے ہیں: حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کسی سفر پر جمعہ کے دن صبح کے وقت ہی روانہ ہو گئے' اُنہوں نے نماز کا انتظار نہیں کیا۔

5539 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

✱✱ عبیداللہ بن عمر نے سالم بن عبداللہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ جمعہ کے دن مکہ سے روانہ ہو گئے۔

5540 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَافِرًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ضُحًى قَبْلَ الصَّلَاةِ

✱✱ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سفر پر چاشت کے وقت روانہ ہوئے' یہ نماز سے پہلے کی بات ہے۔

5541 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ اَبِي كَثِيرٍ: هَلْ يَخْرُجُ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ فَكَرِهَهُ، فَجَعَلْتُ اُحَدِّثُهُ بِالرُّخْصَةِ فِيهِ، فَقَالَ لِي: قَلَّ مَا خَرَجَ رَجُلٌ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، اِلَّا رَاَى مَا كَرِهَ، وَلَوْ نَظَرْتَ فِي ذٰلِكَ، وَجَدْتَهُ كَذٰلِكَ

✱✱ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن ابوکثیر سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص جمعہ کے دن روانہ ہو سکتا ہے؟ تو اُنہوں نے اس بات کو مکروہ قرار دیا۔ میں نے اُنہیں اس بارے میں رخصت کے بارے میں منقول حدیث بیان کرنا شروع کی تو

انہوں نے مجھ سے فرمایا: کم ایسا ہوا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن (جمعہ کی ادائیگی سے پہلے) سفر پر روانہ ہو گیا ہو تو اس نے ناپسندیدہ چیز نہ دیکھی ہو، اگر تم خود بھی اس کا جائزہ لو گے تو یہ صورتِ حال پا لو گے۔

5542 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ: اِذَا سَافَرَ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دَعَا عَلَيْهِ النَّهَارُ اَلَّا يُعَانَ عَلٰى حَاجَتِهٖ، وَلَا يُصَاحَبَ فِيْ سَفَرِهٖ، قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ: السَّفَرُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

* حسان بن عطیہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص جمعہ کے دن سفر پر روانہ ہو تو دن اُس کے خلاف دعائے ضرر کرتا ہے کہ اُ... کام کے سلسلہ میں اُس کی مددنہ کی جائے اور اُس کے سفر میں کوئی اُس کا ساتھی نہ بنے۔

سعید بن مسیّب کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن سفر پر نماز کے بعد روانہ ہوا جائے گا۔

5543 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ: اَبَلَغَكَ اَنَّهٗ كَانَ، يُقَالُ: اِذَا اَمْسٰى فِيْ قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ مِنْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ، فَلَا يَذْهَبْ حَتّٰى يُجَمِّعَ؟ قَالَ: اِنَّ ذٰلِكَ لَيُكْرَهُ، قُلْتُ: فَمِنْ يَوْمِ الْخَمِيسِ؟ قَالَ: لَا، ذٰلِكَ النَّهَارُ فَلَا يَضُرُّهٗ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا آپ تک کوئی روایت پہنچی ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ جب کوئی شخص شب جمعہ میں کسی بڑے شہر میں پڑاؤ کر لے تو وہ جمعہ ادا کرنے سے پہلے وہاں سے روانہ نہ ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس بات کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔ میں نے دریافت کیا: جمعرات کے دن کے بارے میں کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ مکروہ نہیں ہے کیونکہ یہ تو دن کی بات ہے اس لیے یہ چیز اُسے نقصان نہیں پہنچائے گی۔

5544 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ، عَنْ بَعْضِ بَنِيْ سَعْدٍ، اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَزْعُمُ، اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ: كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ يَرْكَبُ اِلٰى قَصْرِهٖ بِالْعَقِيْقِ وَلَا يُجَمِّعُ، وَبَيْنَ ذٰلِكَ دُوْنَ الْبَرِيْدِ، اَوْ نَحْوٌ مِنْهُ

* ابو بکر نامی راوی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے کسی صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن مدینہ منورہ میں صبح کی نماز ادا کرتے تھے پھر وہ سوار ہو کر عقیق نامی مقام پر موجود اپنے گھر چلے جاتے تھے وہ جمعہ ادا نہیں کرتے تھے حالانکہ اُن کے گھر کا فاصلہ ایک برید سے کم تھا یا اس سے قریب تھا۔

بَابُ النُّعَاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن اونگھ آ جانا

5545 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، اَنَّهٗ كَانَ يُقَالُ: اِذَا نَعَسَ الْاِنْسَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَقُمْ مِنْ مَجْلِسِهٖ، ذٰلِكَ فَلْيَجْلِسْ مَجْلِسًا غَيْرَهٗ، اَوْ لِيَضْرِبْ رَاْسَهٗ ثَلَاثًا، فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنْ

الشَّيْطَانِ، فَأَشَارَ فَإِذَا هُوَ يَجْمَعُ كَفَّهُ، ثُمَّ يَضْرِبُ مِنَ الْكَفِّ بِأَطْرَافِ الْأَصَابِعِ، وَكَفٌّ بَعْدُ مَقْبُوضُ الْأَظَافِرِ مَجْمُوعٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ بات کہی جاتی ہے: جب کسی شخص کو جمعہ کے دن اونگھ آ جائے تو وہ اپنی جگہ سے اُٹھ جائے اور کسی دوسری جگہ جا کر بیٹھ جائے یا اپنے سر پر تین مرتبہ ہاتھ مارے کیونکہ یہ اونگھ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ پھر اُنہوں نے اشارہ کر کے بتایا' اُنہوں نے اپنی ہتھیلی کو بند کیا پھر اپنی انگلیوں کے کناروں کو بند کیا اور پھر اُس کے بعد بند ناخنوں والی ہتھیلی کے مجموعہ کو (سر پر مار کر دکھایا)۔

5546 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَبِي سَهْمٍ، أَنَّهُ نَعَسَ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ: فَإِمَّا أَشَارَ إِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ، وَإِمَّا أَوْمَا إِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَقَامِهِ ذٰلِكَ فَيُؤَخِّرَ مِنْهُ

٭٭ مالک بن ابوسہم کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ انہیں اونگھ آ گئی' اُس وقت امام خطبہ دے رہا تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے اشارہ کیا کہ تم اپنی اُس جگہ سے اُٹھ جاؤ اور اُس سے کچھ پیچھے ہو جاؤ!

5547 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ كَانَ يُقَالُ: إِذَا نَعَسَ الرَّجُلُ فِي الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَإِنَّهُ مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ فَلْيَقُمْ مِنْهُ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ جب کسی شخص کو جمعہ میں اونگھ آ جائے اور امام اُس وقت خطبہ دے رہا ہو تو وہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہو گی' آدمی کو وہاں سے اُٹھ جانا چاہیے۔

5548 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: إِذَا نَعَسَ الرَّجُلُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَإِنَّهُ يُؤْمَرُ أَنْ يَقُومَ فَيَجْلِسَ فِي غَيْرِ مَجْلِسِهِ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو جمعہ میں اونگھ آ جائے اور امام اُس وقت خطبہ دے رہا ہو تو ایسے شخص کے بارے میں یہ حکم ہے کہ وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر کسی دوسری جگہ جا کر بیٹھ جائے۔

5549 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: "إِذَا نَعَسَ الْإِنْسَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، خَرَجَ عَنْ مَجْلِسِهِ، فَأَمَّا التَّخَطِّي فَلَا، وَلٰكِنْ لِيَتَزَحْزَحْ، وَلْيُوقِظْهُ مَنْ حَوْلَهُ، وَبِهِ يَأْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب کسی شخص کو جمعہ کے دن اونگھ آ جائے تو وہ اپنی جگہ سے اُٹھ جائے' البتہ وہ گردن پھلانگ کر نہیں جائے گا بلکہ ویسے گزر جائے گا اور اپنے آس پاس موجود لوگوں کو بھی بیدار کر دے گا۔

امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

5550 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْصِبُ الَّذِينَ يَنَامُونَ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَبَلَغَنِي عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا نَعَسَ الْإِنْسَانُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَقْعَدِهِ ذٰلِكَ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سونے والے لوگوں کو کنکریاں مارا کرتے تھے جبکہ امام اُس وقت خطبہ دے رہا ہوتا تھا۔

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب جمعہ کے دن کسی شخص کو اونگھ آجائے تو وہ اپنی جگہ سے اُٹھ جائے''۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحْتَبِي، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب: آدمی کا امام کے خطبہ کے دوران احتباء کے طور پر بیٹھنا

5551 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَحْتَبِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى جَنْبِ الْمَقْصُورَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

✽✽ زہری بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب کو جمعہ کے دن مقصورہ کے پہلو میں احتباء کے طور پر بیٹھے ہوئے دیکھا امام اُس وقت خطبہ دے رہا تھا۔

5552 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، أَنَّهُ رَأَى الْحَسَنَ يَحْتَبِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

✽✽ ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حسن بصری کو جمعہ کے دن احتباء کے طور پر بیٹھے ہوئے دیکھا جبکہ امام اُس وقت خطبہ دے رہا تھا۔

5553 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَطَاءً يَحْتَبِي، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو احتباء کے طور پر بیٹھے ہوئے دیکھا جبکہ امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا تھا۔

5554 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ تَوْبَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ كَانَ يَحْتَبِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَسْتَقْبِلُ الْإِمَامَ، وَلَا يَلْتَفِتُ يَمِينًا، وَلَا شِمَالًا

✽✽ امام شعبی بیان کرتے ہیں: قاضی شریح جمعہ کے دن احتباء کے طور پر بیٹھتے تھے وہ امام کی طرف رُخ کر لیتے تھے اور

دائیں اور بائیں توجہ نہیں کرتے تھے۔

5555 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی جمعہ کے دن احتباء کے طور پر بیٹھے جبکہ امام اُس وقت خطبہ دے رہا ہو۔

بَابُ عِظَمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن کی عظمت کا بیان

5556 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَا مِنْ يَوْمٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيهِ قَضَى اللّٰهُ خَلْقَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا خَافَ الْبَرُّ وَالْبَحْرُ وَالْحِجَارَةُ وَالشَّجَرُ، وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ يُحَدِّثُ نَحْوًا مِنْ هٰذَا لَا اَعْلَمُهُ، اِلَّا رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان کرتے ہیں: کوئی بھی دن اللہ کی بارگاہ میں جمعہ سے زیادہ عظمت والا نہیں ہے اسی دن میں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کی تخلیق کا فیصلہ کیا' اسی دن میں قیامت قائم ہوگی' جمعہ کے دن جب سورج نکلتا ہے تو خشکی اور سمندر' پتھر اور درخت اور اللہ تعالیٰ نے جو چیز بھی پیدا کی ہے' سوائے دو گروہوں کے (یعنی انسانوں اور جنات کے علاوہ ہر چیز) اس بات سے خوفزدہ رہتی ہے (کہ کہیں آج قیامت نہ آجائے) اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ جس میں جو مسلمان اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کر دیتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن محمد نے بھی یہ حدیث اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے اور اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

5557 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَاْثِرُ حَدِيثًا عَنْ كَعْبٍ، اَوْ بَعْضَهُ: مَا خَلَقَ اللّٰهُ يَوْمًا اَعْظَمَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيهِ قُضِيَ خَلْقُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اِلَّا فَزِعَ لِمَطْلَعِهَا الْبَرُّ، وَالْبَحْرُ، وَالْحِجَارَةُ، وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ، وَاَنَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ فِيهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کعب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' یا شاید اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن سے زیادہ عظمت والا اور کوئی دن پیدا نہیں کیا' اسی دن میں آسمانوں اور زمین کی تخلیق کا فیصلہ ہوا' اسی دن میں قیامت قائم ہوگی' جمعہ کے دن جب سورج نکلتا ہے تو اُس کے طلوع ہونے کے وقت خشکی اور سمندر میں موجود ہر چیز اور پتھر اور اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق خوفزدہ رہتے ہیں (کہ کہیں قیامت نہ آ جائے) صرف دو گروہوں کا معاملہ مختلف ہے (یعنی انسان اور جنات خوفزدہ نہیں ہوتے) جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کر دیتا ہے''۔

5558 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اجْتَمَعَ اَبُو هُرَيْرَةَ وَكَعْبٌ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اِنَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيهَا خَيْرًا اِلَّا آتَاهُ اِيَّاهُ

فَقَالَ كَعْبٌ: اَلَا اُحَدِّثُكَ عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ كَعْبٌ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَزِعَتِ السَّمَوَاتُ وَالْاَرْضُ، وَالْبَرُّ وَالْبَحْرُ، وَالشَّجَرُ وَالثَّرَى، وَالْمَاءُ وَالْخَلَائِقُ، كُلُّهَا اِلَّا ابْنَ آدَمَ وَالشَّيْطَانَ قَالَ: وَتَحُفُّ الْمَلَائِكَةُ بِاَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَيَكْتُبُونَ مَنْ جَاءَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ، فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ، فَمَنْ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ جَاءَ بِحَقِّ اللّٰهِ، وَلِمَا كُتِبَ عَلَيْهِ، وَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ حَالِمٍ يَغْتَسِلُ فِيهِ كَغُسْلِهِ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَلَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ وَلَمْ تَغْرُبْ مِنْ يَوْمٍ اَعْظَمَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَالصَّدَقَةُ فِيهِ اَعْظَمُ مِنْ سَائِرِ الْاَيَّامِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هٰذَا حَدِيثُ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَكَعْبٍ وَاَرَى اَنَا اِنْ كَانَ لِاَهْلِهِ طِيبٌ اَنْ يَمَسَّ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ اور حضرت کعب رضی اللہ عنہما ایک جگہ اکٹھے ہوئے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں مسلمان شخص اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کر دیتا ہے۔ تو کعب نے کہا: کیا میں آپ کو جمعہ کے دن کے بارے میں نہ بتاؤں! پھر کعب نے بتایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو آسمان اور زمین' خشکی اور سمندر' درخت اور گھاس پھوس' پانی اور تمام مخلوقات یہ سب چیزیں' صرف انسانوں اور شیطان کے علاوہ ہر چیز خوفزدہ ہوتی ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ فرشتے مسجد کے دروازوں پر آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور درجہ بدرجہ پہلے آنے والے لوگوں کے نام نوٹ کرتے ہیں' جب امام آ جاتا ہے تو وہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے تھے' اُس کے بعد جو شخص آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حق اور اپنے اوپر لازم فرض کی ادائیگی کے لیے آتا ہے' ہر بالغ شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ جمعہ کے دن میں اسی طرح غسل کرے جس طرح غسلِ جنابت کرتا ہے' سورج کسی بھی ایسے دن پر طلوع یا غروب نہیں ہوتا جو جمعہ کے دن سے زیادہ عظمت والا ہو اور اس دن میں صدقہ کرنا دیگر تمام ایام کی بہ نسبت زیادہ عظمت رکھتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت کعب رضی اللہ عنہما کی روایت ہے' البتہ میں اس بات کے قائل ہوں کہ اگر آدمی کے پاس خوشبو موجود ہو تو اس دن وہ خوشبو بھی استعمال کرے۔

5559 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاَيَّامُ فَرَاَيْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَاَعْجَبَنِي بَهَاؤُهُ وَنُورُهُ، وَرَاَيْتُ فِيهِ كَهَيْئَةِ نُكْتَةٍ سَوْدَاءَ، فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ؟ فَقِيلَ: فِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ"

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میرے سامنے مختلف دن پیش کیے گئے تو میں نے جمعہ کے دن کو دیکھا' اُس کی روشنی اور چمک مجھے اچھی لگی' میں نے اُس میں ایک سیاہ نکتے کی مانند کوئی چیز دیکھی تو میں نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ تو بتایا گیا کہ اس دن میں قیامت قائم ہوگی''۔

5560 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاَيَّامُ وَعُرِضَ عَلَيَّ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِي مِرْآةٍ - اَوْ قَالَ: مِثْلَ الْمِرْآةِ - فَرَاَيْتُ فِيهِ نُكْتَةً سَوْدَاءَ، فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ؟ فَقِيلَ: فِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ"

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میرے سامنے مختلف دن پیش کیے گئے اور میرے سامنے جمعہ کا دن ایک آئینہ میں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک آئینہ کی مانند پیش کیا گیا' میں نے اُس میں ایک سیاہ نکتہ دیکھا تو میں نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ تو بتایا گیا کہ اس دن میں قیامت قائم ہوگی''۔

5561 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِسَلْمَانَ: اَتَدْرِي مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟ فِيهِ جُمِعَ اَبُوكَ آدَمُ - اَيْ جُمِعَتْ طِينَتُهُ -

✵✵ اعمش بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو کہ جمعہ کا دن کیا چیز ہے! اس دن میں تمہارے جدِ امجد حضرت آدم علیہ السلام کو جمع کیا گیا (راوی کہتے ہیں: یعنی اُن کے خمیر کو اکٹھا کیا گیا)۔

5562 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْاَغَرُّ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ، صَاحِبُ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ جَلَسَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَيَكْتُبُونَ مَنْ جَاءَ اِلَى الْجُمُعَةِ، فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَتِ الْمَلَائِكَةُ الصُّحُفَ وَدَخَلَتْ تَسْمَعُ الذِّكْرَ قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُهَجِّرُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً، ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً، فَكَالْمُهْدِي شَاةً، ثُمَّ كَالْمُهْدِي دَجَاجَةً، ثُمَّ كَالْمُهْدِي - حَسِبْتُهُ قَالَ - بَيْضَةً

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور وہ جمعہ کے لیے آنے والے لوگوں کے نام نوٹ کرتے ہیں' جب امام آجاتا ہے تو فرشتے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور بیٹھ کر خطبہ سننے لگتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ کے لیے جلدی آنے والا شخص ایسے ہے' جیسے اونٹ صدقہ کرتا ہے' پھر ایسے ہے جیسے گائے صدقہ کرتا ہے' پھر

ایسے ہے جیسے بکری صدقہ کرتا ہے' پھر ایسے ہے جیسے مرغی صدقہ کرتا ہے' پھر ایسے ہے جیسے انڈہ صدقہ کرتا ہے"۔

(راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت کے آخر میں یہی الفاظ ہیں)۔

5563 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِسْحَاقَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَلَا تَغْرُبُ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا يَفْزَعُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ اِلَّا هٰذَيْنِ الثَّقَلَيْنِ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ، عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكَانِ يَكْتُبَانِ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ، فَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ طَائِرًا، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً، فَاِذَا قَعَدَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ

* حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سورج کسی بھی ایسے دن پر طلوع یا غروب نہیں ہوتا جو جمعہ کے دن سے زیادہ فضیلت والا ہو اور جمعہ کے دن ہر چوپایہ خوفزدہ ہوتا ہے' صرف یہ دو گروہ یعنی انسان اور جنات خوفزدہ نہیں ہوتے (جمعہ کے دن) مسجد کے ہر دروازہ پر دو فرشتے تعینات ہوتے ہیں جو درجہ بدرجہ پہلے آنے والے لوگوں کے نام نوٹ کرتے ہیں' تو ایک شخص کی مثال ایسے ہے جیسے وہ اونٹ صدقہ کرے' ایک شخص کی مثال یوں ہے جیسے وہ گائے صدقہ کرے' ایک شخص کی مثال یوں ہے جیسے وہ بکری صدقہ کرے' ایک شخص کی مثال یوں ہے جیسے وہ پرندہ صدقہ کرے' ایک شخص کی مثال یوں ہے جیسے وہ انڈہ صدقہ کرے' جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں''۔

5564 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أبيه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، فَكَتَبُوا النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ رَوَاحِهِمْ، فَاِذَا قَعَدَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَانْقَطَعَتِ الْفَضَائِلُ، فَمَنْ جَاءَ حِيْنَئِذٍ فَاِنَّمَا يَاْتِي لِحَقِّ الصَّلَاةِ، فَفَضْلُهُمْ كَفَضْلِ صَاحِبِ الْجَزُوْرِ عَلٰى صَاحِبِ الْبَقَرَةِ وَعَلٰى صَاحِبِ الشَّاةِ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَاَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ قَالَ: " وَكَانَ يُقَالُ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ مَنَازِلِهِمْ، فَمَنْ جَاءَ قَبْلَ اَنْ يَقْعُدَ الْاِمَامُ كَتَبُوا فُلَانٌ مِنَ السَّابِقِيْنَ، وَفُلَانٌ مِنَ السَّابِقِيْنَ، فَاِذَا قَعَدَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَقَعَدُوا مَعَ النَّاسِ، فَمَنْ جَاءَ بَعْدَمَا يَقْعُدُ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ كُتِبَ: فُلَانٌ شَهِدَ الْخُطْبَةَ، فَمَنْ جَاءَ بَعْدَمَا تُقَامُ الصَّلَاةُ كُتِبَ: فُلَانٌ شَهِدَ الْجُمُعَةَ، فَكَذٰلِكَ هُمْ مَنَازِلُ مَا بَيْنَ الْجَزُوْرِ اِلَى الْبَعُوْضَةِ، وَرُبَّمَا غَابَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ يُهَجِّرُ اِلَى الْجُمُعَةِ فَيَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: مَا غَيَّبَ فُلَانًا، فَيَشُقُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: تَعَالَوْا نَدْعُ لَهُ، فَيَقُوْلُوْنَ: اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ حَبَسَ فُلَانًا ضَلَالَةٌ فَاهْدِهِ، اَوْ فَقْرٌ فَاَغْنِهِ، اَوْ مَرَضٌ فَاشْفِهِ "

* طاؤس اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور وہ لوگوں کی آمد کے حساب سے اُن کے نام نوٹ کرتے ہیں' جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں اور فضائل منقطع ہو جاتے ہیں' اُس کے بعد جو شخص آتا ہے وہ نماز کے حق کی ادائیگی کے لیے آتا ہے اور اُن لوگوں کو اسی طرح فضیلت حاصل ہوتی ہے جس طرح اونٹ والے شخص کو گائے والے شخص پر' یا بکری والے شخص پر حاصل ہوتی ہے''۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ولید نے مجھے یہ بات بتائی ہے: یہ بات کہی جاتی ہے کہ جب جمعہ کے دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کی آمد کے حساب سے اُن کے نام نوٹ کرتے ہیں' جو شخص امام کے بیٹھنے سے پہلے آجاتا ہے تو فرشتے نوٹ کرتے ہیں: فلاں شخص سبقت لے جانے والوں میں ہے! فلاں شخص سبقت لے جانے والوں میں ہے! جب امام بیٹھ جاتا ہے تو فرشتے اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں' امام کے بیٹھنے کے بعد جو شخص آتا ہے تو اُس کے لیے یہ نوٹ کیا جاتا ہے کہ فلاں شخص خطبہ میں شریک ہوا! جو شخص نماز کھڑی ہونے کے بعد آتا ہے تو یہ نوٹ کیا جاتا ہے: فلاں شخص جمعہ میں شریک ہوا! تو اسی طرح اُن لوگوں کے مراتب ہوتے ہیں جو اونٹ سے لے کر اور مچھر تک کے درمیان ہوتے ہیں' بعض اوقات کوئی ایسا شخص جو جمعہ کے لیے جلدی آیا کرتا تھا وہ غیر موجود ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: فلاں شخص کیوں نہیں آیا؟ اُنہیں یہ بات بہت گراں گزرتی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: آؤ! ہم اُسے کے لیے دعا کریں! پھر وہ یہ کہتے ہیں: اے اللہ! اگر فلاں شخص گمراہی کی وجہ سے نہیں آیا تو تُو اُسے ہدایت نصیب کر' اگر غربت کی وجہ سے نہیں آیا تو تُو اُسے خوشحال کر دے' اگر بیماری کی وجہ سے نہیں آیا تو تُو اُسے شفاء دیدے۔

5565 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَاغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ كَمَا يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ غَدَا اِلَى اَوَّلِ سَاعَةٍ فَلَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ الْجَزُوْرِ، وَاَوَّلُ السَّاعَةِ وَآخِرُهَا سَوَاءٌ، ثُمَّ السَّاعَةُ الثَّانِيَةُ مِثْلُ الثَّوْرِ وَاَوَّلُهَا وَآخِرُهَا سَوَاءٌ، ثُمَّ الثَّالِثَةُ مِثْلُ الْكَبْشِ الْاَقْرَنِ اَوَّلُهَا وَآخِرُهَا سَوَاءٌ، ثُمَّ السَّاعَةُ الرَّابِعَةُ مِثْلُ الدَّجَاجَةِ وَاَوَّلُهَا وَآخِرُهَا سَوَاءٌ، ثُمَّ مِثْلُ الْبَيْضَةِ، فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَجَاءَتِ الْمَلَائِكَةُ تَسْمَعُ الذِّكْرَ، ثُمَّ غُفِرَ لَهُ اِذَا اسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب جمعہ کا دن ہو تو کوئی شخص اُسی طرح غسل کرے جس طرح غسلِ جنابت کرتا ہے' پھر وہ ابتدائی گھڑی میں

5565-صحيح البخاري - كتاب الجمعة' باب فضل الجمعة - حديث:855' صحيح مسلم - كتاب الجمعة' باب الطيب والسواك يوم الجمعة - حديث:1448' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب صلاة الجمعة - ذكر البيان بان هذا الفضل إنما يكون لمن اتى الجمعة مغتسلا' حديث:2822' موطا مالك - كتاب الجمعة' باب العمل في غسل يوم الجمعة - حديث:224' سنن ابي داود - كتاب الطهارة' باب في الغسل يوم الجمعة - حديث:300' السنن للنسائي - كتاب الجمعة' وقت الجمعة - حديث:1378' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجمعة' وقت الجمعة - حديث:1677

(نماز کی ادائیگی کے لیے) چلا جائے تو اُسے اس طرح اجر ملتا ہے جس طرح اونٹ (صدقہ کرنے کا اجر ہوتا ہے)' اس کی ابتدائی اور آخری گھڑی برابر ہوتی ہے' پھر دوسری گھڑی میں بیل صدقہ کرنے کا سا ثواب ملتا ہے' یہ گھڑی کا ابتدائی حصہ اور آخری حصہ برابر ہوتے ہیں' پھر تیسری گھڑی میں سینگ والے ذبیحے کو صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے اس گھڑی کا ابتدائی اور آخری حصہ برابر ہوتے ہیں' پھر چوتھی گھڑی میں مرغی صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے' اس کا ابتدائی اور آخری حصہ برابر ہوتے ہیں' پھر انڈہ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے' جب امام بیٹھ جاتا ہے تو تختے چڑھ جاتے ہیں اور فرشتے آ کر خطبہ سننے لگتے ہیں' پھر اُس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے جو غور سے خطبہ سنتا ہے اور خاموش رہتا ہے' اس کی دو جمعوں کے درمیان کی اور مزید تین دنوں کی (مغفرت ہوتی ہے)''۔

5566 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْاَسَدِيِّ، عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَغَسَلَ اَحَدُكُمْ رَاْسَهُ، ثُمَّ اغْتَسَلَ، ثُمَّ غَدَا وَابْتَكَرَ، ثُمَّ دَنَا فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا كَصِيَامِ سَنَةٍ وَّقِيَامِ سَنَةٍ

* * حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جب جمعہ کا دن ہو اور کوئی شخص اپنے سر کو دھوئے اور پھر غسل کرے اور پھر جائے اور جلدی جائے' پھر (امام کے) قریب ہو کر بیٹھے اور غور سے خطبہ سنے اور خاموش رہے تو اُسے اُس کے اُٹھائے ہوئے ہر ایک قدم کے عوض میں ایک سال کے (نفلی) روزوں اور قیام کا ثواب ملتا ہے''۔

5567 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ، عَنِ ابْنِ دَارَةَ، مَوْلَى عُثْمَانَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَ السَّبْتِ، وَلَا يَوْمَ الْاَحَدِ، وَلَا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَلَا يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَلَا يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ، وَلَا يَوْمَ الْخَمِيسِ، ثُمَّ سَكَتَ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قیامت ہفتہ کے دن' اتوار کے دن' پیر کے دن' منگل کے دن' بدھ کے دن یا جمعرات کے دن قائم نہیں ہوگی' پھر وہ خاموش ہو گئے۔

5568 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَقُومُ الْقِيَامَةُ

* * عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے عبید بن عمیر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت جمعہ کے دن قائم ہو گی۔

5569 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: " ذٰلِكَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَّا خَلَقَ آدَمَ نَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ

فَسَارَ فِيهِ، ثُمَّ نَفَخَ فِيهِ أُخْرَى، فَاسْتَوَى جَالِسًا فَعَطَسَ فَأَلْقَى اللَّهُ عَلَى لِسَانِهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَحِمَكَ اللَّهُ

* * عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: جس دن میں سورج طلوع ہوتا ہے اُس میں سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے' اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' اسی دن میں قیامت قائم ہوگی' جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اُن میں روح کو پھونکا تو وہ ان میں سرایت کرگئی پھر اُس نے اُن میں دوسری مرتبہ پھونکا تو وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور اُنہیں چھینک آئی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی زبان پر الحمدللہ رب العالمین کے کلمات جاری ہوئے' تو فرشتوں نے کہا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے!

5570 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ، وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَأَنْصَتَ كَانَ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا صِيَامُ سَنَةٍ وَقِيَامُهَا، وَذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ

* * حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص غسل کرے اور مکمل غسل کرے اور جلدی چلا جائے اور امام کے قریب ہو کر بیٹھے اور خاموش رہے تو اُس کو اُس کے اُٹھائے ہوئے ہر ایک قدم کے عوض میں ایک سال کے (نفلی) روزوں اور نوافل کا ثواب ملتا ہے اور یہ چیز اللہ تعالیٰ کے لیے آسان ہے''۔

بَابُ السَّاعَةِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن کی مخصوص گھڑی

5571 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ کے دن میں ایک مخصوص گھڑی ہے' جس میں کوئی مسلمان اگر نماز ادا کر رہا ہو تو اس دوران وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کرتا ہے''۔

5572 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: إِنَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةً - وَأَشَارَ بِكَفِّهِ كَأَنَّهُ يُقَلِّلُهَا - لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَشَارَ إِلَيْنَا كَيْفَ أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَلْصَقَ أَصَابِعَهُ بَعْضَهَا إِلَى بَعْضٍ وَحَنَاهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَبَضَهَا وَلَمْ يَبْسُطْهَا

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے' آپ نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ اشارہ کر کے بتایا کہ وہ بہت تھوڑی دیر کے لیے ہوتی ہے' اُس گھڑی میں جو بھی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کر دیتا ہے''۔

راوی کہتے ہیں: پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے اشارہ کر کے دکھایا کہ کس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا تھا' انہوں نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا لیا تھا اور اُنہیں تھوڑا سا موڑ لیا تھا' پھر اُنہوں نے اُنہیں بند کیا اور پھر اُنہیں پھیلایا نہیں۔

5573 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيهَا مُسْلِمٌ شَيْئًا وَهُوَ يُصَلِّي اِلَّا اَعْطَاهُ . قَالَ: وَيَقُولُ اَبُو هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا. قَالَ عَطَاءٌ: اَيْضًا عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ هِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقِيلَ لَهُ: فَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّمَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ

❊❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے کہ جس میں مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے' جبکہ وہ بندہ اس دوران نماز ادا کر رہا ہو' تو اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کر دیتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اشارہ کر کے بتایا کہ وہ گھڑی تھوڑی سی دیر کے لیے ہوتی ہے۔

عطاء نے بعض اہلِ علم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ گھڑی عصر کے بعد ہوتی ہے' اُن سے کہا گیا: عصر کے بعد تو کوئی نماز ادا نہیں کی جاتی۔ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب تک آدمی اپنے جائے نماز پر موجود ہوتا ہے اور وہاں سے اُٹھتا نہیں ہے' تو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔

5574 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَتَحَرَّى السَّاعَةَ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ. قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: وَمَاتَ اَبِي فِي سَاعَةٍ كَانَ يُحِبُّهَا، مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

❊❊ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اُس گھڑی کا اہتمام کیا کرتے تھے' جس گھڑی میں دعا' جمعہ کے دن قبول ہوتی ہے اور جو عصر کے بعد ہوتی ہے۔

طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد کا انتقال بھی اُسی گھڑی میں ہوا' جسے وہ پسند کرتے تھے' اُن کا انتقال جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد ہوا۔

5575 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: مَا سَمِعْتُ فِيهَا بِشَيْءٍ اُحَدِّثُهُ اِلَّا، اَنَّ كَعْبًا كَانَ يَقُولُ: لَوْ قَسَّمَ اِنْسَانٌ جُمُعَةً

فِيْ جُمَعٍ اَتَى عَلٰى تِلْكَ السَّاعَةِ

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے اُس گھڑی کے بارے میں دریافت کیا' جس میں جمعہ کے دن دعا قبول ہوتی ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے اس بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے' جسے میں بیان کروں' البتہ کعب احبار یہ کہا کرتے تھے: اگر انسان اپنے جمعہ کو مختلف حصوں میں تقسیم کرے' تو وہ اُس گھڑی تک پہنچ سکتا ہے۔

5576 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: " كَانَ رَجُلٌ يَلْتَمِسُ السَّاعَةَ الَّتِيْ يُسْتَجَابُ فِيْهَا الدُّعَاءُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَنَعَسَ نَعْسَةً يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَاُتِيَ فِي النَّوْمِ، فَقِيْلَ: انْتَبِهْ فَاِنَّ هٰذِهِ السَّاعَةُ الَّتِيْ كُنْتَ تَلْتَمِسُ، وَذٰلِكَ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ "، وَكَانَ الْحَسَنُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَحَرَّاهَا عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

✽✽ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ایک آدمی اُس گھڑی کو تلاش کر رہا تھا' جس میں دعا مستجاب ہوتی ہے اور وہ گھڑی جو جمعہ کے دن میں ہوتی ہے۔ تو جمعہ کے دن اُسے اونگھ آ گئی' خواب میں اُس کے پاس کوئی شخص آیا اور اُس سے کہا گیا: تم بیدار ہو جاؤ' کیونکہ یہ وہ گھڑی ہے جسے تم تلاش کر رہے تھے' تو یہ سورج کے ڈھلنے کے وقت کی بات ہے۔

اُس کے بعد حسن بصری سورج کے ڈھلنے کے وقت کا اہتمام کیا کرتے تھے۔

5577 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: السَّاعَةُ الَّتِيْ تَقُوْمُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ کے دن میں موجود مخصوص گھڑی عصر سے لے کر سورج غروب ہونے تک کے درمیان میں ہوتی ہے۔

5578 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالنَّاسُ خَلْفَهُ اِذْ سَنَحَ كَلْبٌ يَمُرُّ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ، فَخَرَّ الْكَلْبُ، فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يَمُرَّ، فَلَمَّا اَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَوَجَّهَ عَلَى الْقَوْمِ وَقَالَ: اَيُّكُمْ دَعَا عَلٰى هٰذَا الْكَلْبِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا دَعَوْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعَوْتَ عَلَيْهِ فِيْ سَاعَةٍ يُسْتَجَابُ فِيْهِنَّ الدُّعَاءُ

✽✽ عبداللہ بن ابوطلحہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن عصر کی نماز ادا کر رہے تھے' لوگ آپ کے پیچھے موجود تھے' اسی دوران ایک کتا اُن لوگوں کے آگے سے گزرنے لگا' پھر اچانک وہ کتا گرا اور مر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا: تم میں سے کس نے اس کتے کے خلاف دعا کی تھی؟ ایک شخص نے عرض کی: میں نے اس کے خلاف دعا کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ایک ایسی گھڑی میں اس کے خلاف دعا کی' جس میں دعا مستجاب ہوتی ہے۔

5579 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ حَدَّثَنِيْ: مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ يَقُوْلُ: كَالنَّهَارِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً، وَالسَّاعَةُ الَّتِیْ يُذْكَرُ فِيْهَا مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَا يُذْكَرُ آخِرَ سَاعَاتِ النَّهَارِ

قَالَ: وَحَدَّثَنِیْ مُوْسَى اَيْضًا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ: كَيْفَ زَعَمُوْا اَنَّهَا هِیَ وَالْاِنْسَانُ لَا يُصَلِّیْ فِيْهَا؟ فَقَالَ الْاٰخَرُ: اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ الْاِنْسَانُ فِیْ صَلَاةٍ مَا لَمْ يَقُمْ مِنْ مُصَلَّاهُ اَوْ تَحَدَّثَ

✻✻ موسیٰ بن عقبہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے عبداللہ بن سلام کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: دن میں بارہ گھڑیاں ہوتی ہیں اور جمعہ کے دن کے بارے میں جس گھڑی کا ذکر کیا جاتا ہے وہ دن کی آخری گھڑی ہوتی ہے۔

موسیٰ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا: لوگ یہ بات کیسے کہتے ہیں کہ یہ گھڑی وہ ہوتی ہے (جو سورج غروب ہونے کے قریب ہو) حالانکہ اُس وقت آدمی نماز ادا کر نہیں کرسکتا۔ تو دوسرے شخص نے کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: آدمی جب تک اپنی جائے نماز سے اُٹھتا نہیں ہے یا بات چیت نہیں کرتا' اُس وقت تک وہ مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔

5580 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَحَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ نَحْوَهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسُئِلَ عَنْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَقَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَخَلَقَهُ مِنْ اَدِيْمِ الْاَرْضِ كُلِّهَا اَحْمَرِهَا وَاَسْوَدِهَا وَطَيِّبِهَا وَخَبِيْثِهَا، وَلِذٰلِكَ كَانَ فِیْ وَلَدِهِ الْاَسْوَدُ وَالْاَحْمَرُ وَالطَّيِّبُ وَالْخَبِيْثُ، فَاَسْجَدَ لَهُ مَلَائِكَتَهُ، وَاَسْكَنَهُ جَنَّتَهُ، فَلِلّٰهِ مَا اَمْسٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى عَصَاهُ فَاَخْرَجَهُ مِنْهَا

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے اُس گھڑی کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد پیدا کیا تھا' اللہ تعالیٰ نے اُنہیں تمام روئے زمین سے (حاصل ہونے والی مٹی کے ذریعہ) پیدا کیا تھا' جس میں سرخ بھی تھی' سیاہ بھی تھی' پاکیزہ بھی تھی' خراب بھی تھی' یہی وجہ ہے کہ اُن کی اولاد میں سے کوئی سیاہ فام ہوتا ہے' کوئی سفید فام ہوتا ہے' کوئی پاکیزہ ہوتا ہے' کوئی خراب ہوتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے اُنہیں سجدہ کروایا اور اپنی جنت میں ٹھہرایا' تو اُس دن کی شام وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رہے' یہاں تک کہ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی' تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں وہاں سے نکال دیا۔

5581 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: حَدَّثَنِیْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اَبَا عَبَّاسٍ، السَّاعَةُ الَّتِیْ تُذْكَرُ فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ مَرَّاتٍ، خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ فِیْ آخِرِ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ، فَخَلَقَهُ مِنْ اَدِيْمِ الْاَرْضِ كُلِّهَا اَحْمَرِهَا وَاَسْوَدِهَا وَطَيِّبِهَا وَخَبِيْثِهَا وَحَزْنِهَا وَسَهْلِهَا، فَلِذٰلِكَ فِیْ وَلَدِهِ الطَّيِّبُ وَالْخَبِيْثُ وَالْاَحْمَرُ وَالْاَسْوَدُ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ، ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُوْحِهِ، وَاَسْكَنَهُ جَنَّتَهُ، وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَهُ، وَعَهِدَ اِلَيْهِ عَهْدًا فَنَسِیَ فَسُمِّیَ الْاِنْسَانَ، فَلِلّٰهِ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ ذٰلِكَ

الْيَوْمِ حَتَّى اَخْرَجَهُ مِنْهَا

✽✽ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: اے ابوعباس! جمعہ کے دن میں جس گھڑی کا ذکر کیا جاتا ہے (تو وہ کون سی ہے؟) تو اُنہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے (اُنہوں نے کئی مرتبہ یہ کلمہ دُہرایا پھر فرمایا:) اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کی آخری گھڑی میں پیدا کیا تھا' اللہ تعالیٰ نے ان (کے خمیر کو) تمام روئے زمین سے حاصل ہونے والی مٹی کے ذریعہ پیدا کیا' جس میں سرخ' سیاہ' پاکیزہ' خراب' سخت' نرم (ہر قسم کی) مٹی شامل تھی یہی وجہ ہے کہ اُن کی اولاد میں کوئی پاکیزہ ہوتا ہے' کوئی خراب ہوتا ہے' کوئی سفید فام ہوتا ہے' کوئی سیاہ فام ہوتا ہے' کوئی نرم ہوتا ہے' کوئی سخت ہوتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اُن میں اپنی روح پھونکی اور اُنہیں اپنی جنت میں ٹھہرایا اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا' پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے عہد لیا' پھر وہ بھول گئے تو اُن کا نام انسان رکھا گیا' اس دن میں سورج غروب ہونے تک وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں وہاں سے نکال دیا۔

5582 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ، اَنَّ طَاوُسًا، اَخْبَرَهُ اَنَّ السَّاعَةَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ الَّتِي تَقُومُ فِيهَا السَّاعَةُ وَالَّتِي اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهَا آدَمَ، وَالَّتِي لَا يَدْعُو اللّٰهَ فِيهَا الْمُسْلِمُ بِدَعْوَةٍ صَالِحَةٍ اِلَّا اسْتُجِيبَ لَهُ مِنْ حِينِ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ اِلَى اَنْ تَغْرُبَ

✽✽ طاؤس بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن میں وہ گھڑی موجود ہے' جس میں قیامت قائم ہوگی اور یہی وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو نازل کیا تھا اور یہ وہ گھڑی ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے جو بھی مسلمان جو نیک دعا کرتا ہے تو اُس کی وہ دعا مستجاب ہوتی ہے' یہ گھڑی سورج کے زرد ہونے سے لے کر سورج غروب ہونے تک رہتی ہے۔

5583 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ وَحَدَّثَنِي، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: انْطَلَقَ اَبُو هُرَيْرَةَ اِلَى الشَّامِ فَالْتَقَى هُوَ وَكَعْبٌ، فَيُحَدِّثُ اَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَحَدَّثَ كَعْبٌ. عَنِ التَّوْرَاةِ حَتَّى مَرَّ بِالسَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ فِيهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَقَالَ كَعْبٌ: وَلٰكِنْ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَاحِدَةٍ مِنَ السَّنَةِ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: لَا، فَقَالَ كَعْبٌ: هَاهْ، صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ، ثُمَّ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَالْتَقَى هُوَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَذَكَرَ لَهُ اَبُو هُرَيْرَةَ مَا قَالَ كَعْبٌ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: كَذَبَ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اِنَّهُ قَدْ رَجَعَ

✽✽ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ شام تشریف لے گئے' وہاں اُن کی ملاقات حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے ہوئی' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے احادیث بیان کیں اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے تورات کے بارے میں روایات بیان کیں' یہاں تک کہ ان حضرات کی گفتگو میں اُس گھڑی کا بھی ذکر آیا' جو جمعہ کے دن میں موجود ہوتی ہے۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے' جس میں مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کر دیتا ہے''۔

کعب نے کہا: یہ سال میں صرف ایک ہی جمعہ میں ہوتی ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! تو کعب نے کہا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول نے ہر جمعہ کے بارے میں یہ فرمایا ہے اور سچ فرمایا ہے' پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مدینہ آ گئے' پھر اُن کی اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی' جو کعب نے جمعہ کے دن کے بارے میں بیان کی تھی تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُنہوں نے غلط کہا ہے! تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اُنہوں نے رجوع کر لیا تھا۔

5584 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَهِیَ بَعْدَ الْعَصْرِ

✽✽ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے' جس میں مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جس بھی بھلائی کے بارے میں دعا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کر دیتا ہے اور یہ گھڑی عصر کے بعد ہوتی ہے''۔

5585 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَابْنِ سَلَامٍ اَنَّهُ قَالَ: اِنِّی لَاَعْلَمُ تِلْكَ السَّاعَةَ، قُلْتُ لَهُ: يَا اَخِی مَا اَنَا بِالرَّجُلِ تَنْفَسُهَا عَلَيْهِ حَدِّثْنِیْ بِهَا قَالَ: هِیَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ "، قُلْتُ: اَوَلَيْسَ قَدْ قُلْتَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَنْ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ فِیْ صَلَاةٍ وَلَيْسَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ صَلَاةً قَالَ: اَوَلَسْتَ قَدْ سَمِعْتَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى ثُمَّ جَلَسَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ لَمْ يَزَلْ فِیْ صَلَاتِهِ حَتّٰى تَاْتِيَهُ الصَّلَاةُ الْاُخْرَى الَّتِیْ تَلِيهَا قَالَ: وَفِيهَا خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهَا اُهْبِطَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَفِيهَا تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهَا قُبِضَ وَفِيهَا تَقُومُ السَّاعَةُ

✽✽ حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے اُس گھڑی کا علم ہے' میں نے اُن سے دریافت کیا: اے میرے بھائی! میں ایسا شخص نہیں ہوں' جس سے آپ اس چیز کو چھپائیں' آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیں! تو اُنہوں نے کہا کہ یہ جمعہ کے دن سورج غروب سے پہلے کی آخری گھڑی ہوتی ہے۔ میں نے کہا: کیا آپ نے یہ بات نہیں کی ہے کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اُس گھڑی میں جو بھی مسلمان بندہ نماز ادا کر رہا ہو''

تو اس وقت میں تو نماز ادا نہیں کی جاتی۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: کیا ایسا نہیں ہے کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص نماز ادا کرنے کے بعد بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا ہے' وہ مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے' یہاں تک کہ وہ اگلی نماز ادا کر لیتا ہے''۔

اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' اسی دن میں اُنہیں جنت سے اُتارا گیا' اسی دن میں اُن کی توبہ قبول ہوئی' اسی دن میں اُن کا انتقال ہوا اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی۔

5586 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ اَبِي عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُحَنِّسَ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِي هُرَيْرَةَ: زَعَمُوْا اَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَدْ رُفِعَتْ قَالَ: كَذَبَ مَنْ قَالَ كَذٰلِكَ؟، قُلْتُ: فَهِيَ فِي كُلِّ شَهْرِ رَمَضَانَ اَسْتَقْبِلُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: هَلْ زَعَموا اَنَّ السَّاعَةَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَا يَدْعُو فِيهَا مُسْلِمٌ اِلَّا اسْتُجِيبَ لَهُ قَدْ رُفِعَتْ؟ قَالَ: كَذَبَ مَنْ قَالَ، قُلْتُ: فَهِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ اَسْتَقْبِلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ

❋❋ عبداللہ بن یحنس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ شبِ قدر کو اُٹھا لیا گیا ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا: جو شخص ایسا کہتا ہے وہ غلط کہتا ہے۔ میں نے کہا: کیا یہ ہر رمضان کے مہینہ میں ہوتی ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! میں نے کہا: لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن میں جو گھڑی موجود ہے' جس میں مسلمان دعا کرتا ہے' تو وہ دعا مستجاب ہوتی ہے' وہ گھڑی اُٹھالی گئی ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: جو شخص یہ کہتا ہے وہ غلط کہتا ہے۔ میں نے کہا: کیا یہ ہر جمعہ میں موجود ہوتی ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں!

5587 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ رَبِيعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: سَمِعْتُ

5587-صحيح البخاري - كتاب الجمعة' باب الساعة التي في يوم الجمعة - حديث:907' صحيح مسلم - كتاب الجمعة' باب في الساعة التي في يوم الجمعة - حديث:1451' صحيح ابن خزيمة - كتاب الجمعة المختصر من المختصر من المسند على الشرط الذى ذكرنا' جماع ابواب فضل الجمعة - باب ذكر بعض ما خص به يوم الجمعة من الفضيلة ' حديث:1629' مستخرج ابي عوانة - مبتدا كتاب الجمعة' باب بيان فضل الجمعة والترغيب في الدعاء والصلاة فيها - حديث:2048' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب صلاة الجمعة - ذكر البيان بان الله جل وعلا إنما يستجيب دعاء الداعي في' حديث:2820' موطا مالك - كتاب الجمعة' باب ما جاء في الساعة التي في يوم الجمعة - حديث:238' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب الساعة التي تذكر في الجمعة - حديث:1582' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في الساعة التي ترجى في الجمعة - حديث:1133' السنن للنسائي - كتاب الجمعة' ذكر الساعة التي يستجاب فيها الدعاء يوم الجمعة - حديث:1421' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجمعة' الساعة التي يستجاب فيها الدعاء يوم الجمعة - حديث:1730' مسند احمد بن حنبل ' مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث:6992' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند ابي هريرة' حديث:5918' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' من بقية من اول اسمه ميم من اسمه موسى - حديث:8331' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - ابو هريرة ' حديث:13782

اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ يُصَلِّي اَوْ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ يَدْعُو اللّٰهَ فِيهَا بِشَيْءٍ اِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ

* * عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے جس میں جو بندہ نماز ادا کر رہا ہو' یا نماز کا انتظار کر رہا ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس دوران جو بھی دعا مانگتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُس کی دعا کو مستجاب کرتا ہے''۔

بَابُ الْكَفَّارَةِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن کا کفارہ ہونا

5588 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ اَنَسًا يَقُولُ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْجُمُعَةَ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ، وَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَتُكَفِّرُ الْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ قَالَ: نَعَمْ، وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

* * حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک کے لیے کفارہ بن جاتا ہے اور پانچ نمازیں درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں' جبکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے''۔

راوی کہتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک کا کفارہ بنتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اور مزید تین دنوں کا بھی (کفارہ بنتا ہے)۔

5589 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَدِيعَةَ بْنِ خِدَامٍ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: وَسَمِعْتُ عَبْدَ الْوَهَّابِ بْنَ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَحْسَنَ غُسْلَهُ، وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، وَمَسَّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ طِيبِ اَهْلِهِ اَوْ دُهْنِهِ، ثُمَّ رَاحَ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

* * حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اچھی طرح غسل کرے اور عمدہ لباس پہنے اور اللہ تعالیٰ نے جو اُس کے نصیب میں لکھا ہو' وہ خوشبو یا تیل لگائے' پھر وہ جمعہ کے لیے جائے اور دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ ڈالے' تو اُس شخص کے دو جمعوں کے درمیان کی اور مزید تین دن کے (گناہوں کی) مغفرت ہو جاتی ہے۔

5590 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: مَنِ اسْتَنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ اغْتَسَلَ كَمَا يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ،

ثُمَّ مَسَّ مِنْ طِيبٍ، ثُمَّ لَبِسَ ثَوْبَيْهِ، ثُمَّ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ، فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ، وَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَقُومَ الْإِمَامُ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ

✸✸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جمعہ کے دن مسواک کرتا ہے' پھر غسلِ جنابت کی طرح غسل کرتا ہے' پھر خوشبو لگاتا ہے' پھر لباس پہنتا ہے اور پھر مسجد کی طرف جاتا ہے اور دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہیں ڈالتا اور امام کے کھڑے ہونے تک کوئی کلام نہیں کرتا' تو اُس شخص کے دو جمعوں کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

بَابُ اِقَامَةِ الرَّجُلِ اَخَاهُ ثُمَّ يَخْتَلِفُ فِيْ مَجْلِسِهِ

باب: آدمی کا اپنے بھائی کو اُس کی جگہ سے اُٹھا کر خود وہاں بیٹھنا

5591 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُقِمْ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيُخَالِفُهُ اِلَى مَقْعَدِهِ، وَلَكِنْ لِيَقُلْ: افْسَحُوا"

✸✸ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص اپنے بھائی کو اُٹھا کر خود اُس کی جگہ پر نہ بیٹھے' بلکہ اُسے یہ کہنا چاہیے: تم لوگ کشادگی اختیار کرو''۔

5592 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُقِمْ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَخْلُفُهُ قُلْتُ اَنَا لَهُ: اَوَفِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا، قَالَ نَافِعٌ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُومُ لَهُ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ فَلَا يَجْلِسُ فِيهِ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص اپنے بھائی کو اُس کی جگہ سے اُٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے''۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یہ حکم جمعہ کے بارے میں ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ جمعہ کے بارے میں بھی ہے اور جمعہ کے علاوہ کے بارے میں بھی ہے۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے جب کوئی شخص اُٹھتا تھا' تو وہ اُس کی جگہ پر نہیں بیٹھتے تھے۔

5593 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُقِمْ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَيَجْلِسَ فِي مَكَانِهِ. فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُومُ لِابْنِ عُمَرَ مِنْ بَيْتِهِ فَلَا يَجْلِسُ فِي مَجْلِسِهِ.

✸✸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''کوئی شخص اپنے بھائی کو اُس کی جگہ سے اُٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے''۔

اگر کوئی شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے اپنی جگہ سے اُٹھتا تھا' تو وہ اُس کی جگہ پر نہیں بیٹھتے تھے۔

5594 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. قَالَ: وَلٰكِنْ يَقُوْلُ: افْسَحُوا وَتَوَسَّعُوا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند منقول ہے' تاہم اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم لوگ کشادگی اختیار کرو اور گنجائش پیدا کرو۔

بَابُ مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جو شخص جمعہ کے دن انتقال ہو جائے

5595 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَاتَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ - اَوْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ - بَرِءَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ اَوْ قَالَ: وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ، وَكُتِبَ شَهِيدًا

✵✵ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص شب جمعہ میں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جمعہ کے دن انتقال کر جائے' وہ قبر کی آزمائش سے بچ جاتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) قبر کی آزمائش سے بچا لیا جاتا ہے اور اُس کا نام شہید کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے''۔

5596 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَرِءَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ.

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''وہ قبر کی آزمائش سے بچ جاتا ہے''۔

5597 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

كِتَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

کتاب: عیدین کی نماز کے بارے میں روایات

بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ وَبَعْدَ الْخُطْبَةِ

باب: امام کے آنے سے پہلے اور خطبہ کے بعد (نفل) نماز ادا کرنا

5598 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ الدَّبَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ الصَّلَاةِ قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ مِنْ يَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ: اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلِّ.

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے عیدالفطر کے دن امام کے آنے سے پہلے (نفل) نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: جب سورج طلوع ہو جائے تو تم نماز ادا کر لو۔

5599 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ مُجَاهِدًا كَانَ يُصَلِّي بَيْنَهُمَا

** حسن بن مسلم بیان کرتے ہیں: مجاہد ان دونوں (یعنی سورج طلوع ہونے اور عید کی نماز ادا کرنے) کے درمیان نماز ادا کر لیتے تھے۔

5600 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ اَنَسٌ، وَاَبُو هُرَيْرَةَ، وَالْحَسَنُ، وَاَخُوهُ سَعِيدٌ، وَجَابِرُ بْنُ زَيْدٍ يُصَلُّونَ قَبْلَ خُرُوجِ الْاِمَامِ وَبَعْدَهُ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حسن بصری' اُن کے بھائی سعید اور جابر بن زید' امام کے آنے سے پہلے اور اُس کے بعد نماز ادا کر لیتے تھے۔

5601 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَّالْحَسَنَ يُصَلِّيَانِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِيدِ

** ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حسن بصری کو دیکھا ہے کہ وہ عید کی نماز سے پہلے نماز ادا کر لیتے تھے۔

5602 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَالْحَسَنَ، وَاَخَاهُ

سَعِيدًا، وَجَابِرَ بْنَ زَيْدٍ اَبَا الشَّعْثَاءِ يُصَلُّوْنَ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ

٭٭ تیمی کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حسن بصری، ان کے بھائی سعید اور جابر بن زید ابوشعثاء کو دیکھا ہے کہ وہ عید کے دن امام کے آنے سے پہلے نماز ادا کر لیتے تھے۔

5603 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: صَلَاةُ الْاَضْحٰى مِثْلُ صَلَاةِ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ

٭٭ زہری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: عیدالاضحیٰ کی نماز میں بھی عیدالفطر کی طرح دو دو رکعت ادا کی جائیں گی۔

5604 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ فَصَلَّوْا، وَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ، فَلَمْ يُصَلِّ، فَقَالَ الرَّجُلُ لِابْنِ عُمَرَ: جَاءَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّوْا، وَجِئْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بِرَادٍّ عَلٰى عَبْدٍ اِحْسَانًا، اَحْسِبُهُ

٭٭ ازرق بن قیس ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہمارے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگ عید کے دن آئے، یہ امام کے آنے سے پہلے کی بات ہے تو انہوں نے نماز ادا کی، پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے نماز ادا نہیں کی، ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ دیگر صحابہ کرام آئے، تو انہوں نے نماز ادا کی لیکن آپ آئے تو آپ نے نماز ادا نہیں کی۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بھی انسان کی ہوئی نیکی کو مسترد نہیں کرتا، میرا تو یہی گمان ہے۔

5605 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ: خَرَجَ عَلِيٌّ يَوْمَ عِيدٍ فَوَجَدَ النَّاسَ يُصَلُّوْنَ قَبْلَ خُرُوجِهِ، فَقِيلَ لَهُ: لَوْ نَهَيْتَهُمْ، فَقَالَ: "مَا اَنَا بِالَّذِي اَنْهٰى عَبْدًا اِنْ صَلَّاهَا، وَلٰكِنْ سَاُخْبِرُكُمْ بِمَا شَهِدْنَا - اَوْ قَالَ -: بِمَا حَضَرْنَا"

٭٭ علاء بن زید بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ عید کے دن تشریف لائے، انہوں نے لوگوں کو اپنی آمد سے پہلے نماز ادا کرتے ہوئے پایا، تو ان سے کہا گیا: آپ اگر انہیں منع کر دیں، تو یہ مناسب ہوگا۔ انہوں نے فرمایا: میں ایسا بندہ نہیں بننا چاہتا جو نماز ادا کرنے والے بندہ کو (نماز کی ادائیگی سے) روکتا ہے، البتہ میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتا دیتا ہوں جس میں ہم موجود تھے۔ (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) جس میں ہم حاضر تھے۔

5606 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، وَحُذَيْفَةَ، كَانَا يَنْهَيَانِ النَّاسَ - اَوْ قَالَ -: يُجْلِسَانِ مَنْ رَاَيَاهُ يُصَلِّي قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما لوگوں کو منع کیا کرتے تھے (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) جس شخص کو عید کے دن امام کے آنے سے پہلے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے تھے، اسے بٹھا دیا کرتے تھے۔

5607 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: سُئِلَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ الصَّلَاةِ قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ، فَقَالَ: كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلُّونَ قَبْلَهَا قَالَ السَّائِلُ: اَرَاَيْتَ قَدْ صَلَّيْتُ؟ قَالَ: قَدْ اَخْبَرْتُكَ عَنْ فِعْلِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنْتَ اَعْلَمُ

٭٭ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: علقمہ بن قیس سے عید کے دن امام کے آنے سے پہلے نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اس سے پہلے نماز ادا نہیں کرتے تھے۔ سائل نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں نماز ادا کر لیتا ہوں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے تمہیں صحابہ کرام کے طرزِ عمل کے بارے میں بتا دیا ہے' باقی تم بہتر جانتے ہو۔

5608 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَهُ فِيْ يَوْمِ عِيدٍ، فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ اَنَا وَمَسْرُوقٌ وَشُرَيْحٌ اِلَى الْجَبَّانَةِ نُصَلِّهَا قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا . قَالَ اِسْمَاعِيلُ: وَقَامَ رَجُلٌ يُصَلِّي يَوْمَ الْعِيدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَنَهَاهُ عَامِرٌ وَلَمْ يَدَعْهُ يُصَلِّي بَعْدَهَا

٭٭ اسماعیل بن ابوخالد نے امام شعبی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں عید کے دن اُن کے ساتھ نکلا تو انہوں نے نمازِ عید سے پہلے' یا اُس کے بعد کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی' پھر ایک مرتبہ مسروق اور قاضی شریح کے ساتھ ''جبانہ'' کی طرف گیا' تو ہم نے (نمازِ عید) سے پہلے یا بعد میں کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی۔

اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: ایک شخص عید کے دن نماز کے بعد نماز ادا کرنے لگا' تو امام شعبی نے اُسے منع کیا اور اُسے نمازِ عید کے بعد (نفل) نماز ادا نہیں کرنے دی۔

5609 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانَ لَا يُصَلِّي قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ "

٭٭ سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ امام کے آنے سے پہلے (نفل) نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

5610 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ، اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا لَا يُصَلُّونَ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ عبدالکریم بن ابومخارق بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اُس وقت تک نماز ادا نہیں کرتے تھے جب تک نبی اکرم ﷺ تشریف نہیں لے آتے تھے (یعنی نبی اکرم ﷺ کے تشریف لانے سے پہلے کوئی نفل نماز ادا نہیں کرتے تھے)۔

5611 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَلَا بَعْدَهُمَا شَيْئًا،

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ عیدین سے پہلے یا بعد میں کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

5612 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَه. وَزَادَ قَالَ: كَانَ لَا يُصَلِّي يَوْمَئِذٍ حَتَّى يَتَحَوَّلَ النَّهَارُ.

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ بات زائد ہے:

''وہ اُس دن میں' دن کے ڈھلنے سے پہلے کوئی اور نماز ادا نہیں کرتے تھے''۔

5613 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ،

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

5614 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ. وَزَادَ قَالَ: كَانَ يُصَلِّي الْغَدَاةَ يَوْمَ الْعِيدِ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ ثُمَّ يَغْدُو اِلَى الْمُصَلَّى

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''وہ عید کے دن فجر کی نماز ادا کرتے تھے' پھر انہوں نے جو کپڑے پہنے ہوئے ہوتے تھے' اُنہی کپڑوں میں عید گاہ کی طرف تشریف لے جاتے تھے''۔

5615 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: مَا عَلِمْنَا اَحَدًا كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ وَلَا بَعْدَهُ.

✻✻ زہری بیان کرتے ہیں: ہمیں ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے عید کے دن امام کے آنے سے پہلے یا اُس کے بعد کوئی (نفل) نماز ادا کی ہو۔

5616 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ يَاْمُرُنَا اَنْ لَا نُصَلِّيَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا

✻✻ امام عبدالرزاق نے طائف سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ عبداللہ بن عبدالرحمٰن کا یہ بیان نقل کیا ہے: عمرو بن شعیب ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ ہم اس (نمازِ عید) سے پہلے یا بعد میں کوئی (نفل) نماز ادا نہ کریں۔

5617 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، وَغَيْرِهِ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: اَنْبَاَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرٍ - اَوْ اَضْحَى - فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا

✻✻ سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن

تشریف لے گئے' آپ نے دو رکعت پڑھائیں' آپ نے ان سے پہلے یا ان کے بعد کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی۔

5618 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي عَيَّاشٍ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يُصَلِّ قَبْلَ صَلَاةِ الْفِطْرِ وَلَا بَعْدَهَا، وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ صَلَّى قَبْلَ صَلَاةِ الْاَضْحَى وَلَا بَعْدَهَا شَيْئًا "

❊❊ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالفطر کی نماز سے پہلے' یا بعد میں کوئی اور نماز ادا نہیں کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالاضحیٰ کی نماز سے پہلے' یا اس کے بعد کوئی اور نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

5619 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كَانَ لَا يُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدَيْنِ شَيْئًا وَيُصَلِّي بَعْدَهُمَا اَرْبَعًا

❊❊ علقمہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ عیدین کی نماز سے پہلے کوئی نفل نماز ادا نہیں کرتے تھے' البتہ وہ ان کے بعد چار رکعات ادا کرتے تھے۔

5620 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يُصَلِّي بَعْدَ الْعِيدَيْنِ اَرْبَعًا

❊❊ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عیدین کی نماز کے بعد چار رکعات ادا کرتے تھے۔

5621 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، وَقَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَهَا اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَوْ ثَمَانٍ، وَكَانَ لَا يُصَلِّي قَبْلَهَا

❊❊ ابن سیرین اور قتادہ نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عید کی نماز کے بعد چار یا آٹھ رکعات ادا کرتے تھے' وہ اس سے پہلے کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

5622 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِي عَزَّةَ قَالَ: رَاَيْتُ عَامِرًا يُصَلِّي بَعْدَ الْعِيدَيْنِ رَكْعَتَيْنِ

❊❊ عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام عامر شعبی کو عیدین کی نماز کے بعد دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

5623 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ بَلَغَكَ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ كَانَ يُسَبَّحُ بِهِ بَعْدَ صَلَاةِ الْفِطْرِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اِلَّا بِمَ كَثْرَتَ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ تک اس بارے میں کوئی روایت پہنچی ہے کہ عید الفطر کی نماز کے بعد کوئی نفل نماز ادا کی جائے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: البتہ (نماز کی) کثرت آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

5624 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي، عَنْ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا يُصَلَّى قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَرَأَيْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ وَمَعْمَرًا لَا يُصَلِّيَانِ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کی جائے گی۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ابن جریج اور معمر کو دیکھا ہے کہ وہ اس سے پہلے یا اس کے بعد کوئی (نفل) نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

5625 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ حَدِيثًا رُفِعَ إِلَى الشَّعْبِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ: لَا صَلَاةَ قَبْلَ الْأَضْحَى وَلَا بَعْدَهَا، وَلَا قَبْلَ صَلَاةِ الْفِطْرِ وَلَا بَعْدَهَا حَتَّى تَزِيغَ الشَّمْسُ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: امام شعبی کے بارے میں یہ بات مجھے بتائی گئی ہے کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: عیدالاضحیٰ کی نماز سے پہلے یا اس کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی اور عیدالفطر کی نماز سے پہلے یا اس کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی جب تک سورج ڈھل نہیں جاتا۔

5626 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَجُلٍ، قَدْ سَمَّاهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي يَوْمِ عِيدٍ إِلَى الْجَبَّانَةِ فَرَأَى نَاسًا يُصَلُّونَ قَبْلَ صَلَاةِ الْإِمَامِ، فَقَالَ كَالْمُتَعَجِّبِ: أَلَا تَرَوْنَ هَؤُلَاءِ يُصَلُّونَ؟ فَقُلْنَا: أَلَا تَنْهَاهُمْ؟ فَقَالَ: أَكْرَهُ أَنْ أَكُونَ كَالَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى قَالَ: ثُمَّ بَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا

✽✽ منہال بن عمرو نے ایک شخص 'جس کا اُنہوں نے نام بھی بیان کیا تھا' اُس کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم لوگ عید کے دن حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ جبانہ (نامی عیدگاہ) کی طرف گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو امام کے نماز ادا کرنے سے پہلے (نفل) نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' تو آپ نے حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: کیا تم لوگ دیکھ رہے ہو یہ لوگ نماز ادا کر رہے ہیں؟ ہم نے کہا: آپ انہیں منع کیوں نہیں کرتے؟ اُنہوں نے فرمایا: میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میں اُس شخص کی مانند ہو جاؤں' جو بندہ کو نماز ادا کرنے سے روکتا ہے (جس کا ذکر قرآن میں بھی ہے)۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی' اُنہوں نے اس نماز سے پہلے یا اس کے بعد کوئی اور (نفل) نماز ادا نہیں کی۔

بَابُ الْأَذَانِ لَهُمَا

باب: ان دونوں کے لیے اذان دینا

5627 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَا: لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَضْحَى ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ حِينٍ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَنِي قَالَ:

اَخْبَرَنِىْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىّ اَنْ لَا اَذَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِيْنَ يَخْرُجُ الْإِمَامُ، وَلَا بَعْدَ اَنْ يَخْرُجَ وَلَا اِقَامَةَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَىْءَ قَالَ: وَلَا نِدَاءَ يَوْمَئِذٍ، وَلَا اِقَامَةَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن اذان نہیں دی جاتی تھی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: بعد میں' میں نے اس بارے میں عطاء سے دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بات بتائی ہے: عیدالفطر کے دن جب امام آ جائے' یا امام کے آنے کے بعد عیدالفطر کی نماز کے لیے اذان نہیں دی جائے گی' نہ اقامت کہی جائیگی' نہ اعلان کیا جائے گا' نہ کچھ اور کیا جائے گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اُس دن نہ اعلان کیا جائے گا' نہ اقامت کہی جائے گی۔

5628 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَطَاءٌ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ اَوَّلَ مَا بُوِيعَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ فَلَا تُؤَذِّنْ لَهَا قَالَ: فَلَمْ يُؤَذِّنْ لَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ يَوْمَئِذٍ وَاَرْسَلَ اِلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ: اِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَاِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ قَالَ: فَصَلَّى ابْنُ الزُّبَيْرِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، فَسَاَلَهُ اَصْحَابُهُ، ابْنُ صَفْوَانَ وَاَصْحَابٌ لَهُ قَالُوْا: هَلْ لَا آذَنْتَنَا؟ فَاتَتْهُمُ الصَّلَاةُ يَوْمَئِذٍ، فَلَمَّا سَاءَ الَّذِىْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمْ يَعُدِ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِاَمْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا' یہ اُس وقت کی بات ہے' جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی بیعت کی گئی تھی' کہ عیدالفطر کے دن نماز کے لیے اذان نہیں دی جاتی تو آپ اس کے لیے اذان نہ دلوایئے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اُس موقع پر نمازِ عید کے لیے اذان نہیں دلوائی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بھی پیغام بھیجا تھا کہ خطبہ نماز کے بعد ہوتا ہے' اور ایسا ہی کیا جاتا تھا' تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے خطبہ سے پہلے نماز ادا کی' اُن کے ساتھیوں نے اُن سے سوال کیا' یعنی ابن صفوان اور اُس کے ساتھیوں نے اُن سے سوال کیا' اُنہوں نے کہا: آپ نے ہمیں کیوں نہیں بتایا؟ وہ اُس دن نماز کے وقت اُن کے پاس آئے تھے۔

جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان اختلافات ہوئے' اُس کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ہدایت کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

5629 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ، مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّهُ شَهِدَ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِىٍّ فَكُلُّهُمْ صَلَّى بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

٭٭ ابوسعید' جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے ساتھ نمازِ عید میں شریک ہوئے ہیں' یہ تمام حضرات اذان اور اقامت کے بغیر نمازِ عید ادا کرتے تھے۔

5630 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: بَلَغَنِىْ اَنَّهُ شَهِدَ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ فِىْ يَوْمِ

عِيدٍ فَصَلَّى بِهِمْ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ، ثُمَّ جَاءَ يُقَادُ بِهِ عَلٰى بَعِيرِهٖ حَتّٰى خَطَبَ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلٰى بَعِيرِهٖ

✽✽ سماک بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک شخص حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کی نماز میں شریک ہوا حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دینے سے پہلے اذان اور اقامت کے بغیر اُن لوگوں کو نماز پڑھائی' پھر اُن کے اونٹ کو لایا گیا تو انہوں نے نماز کے بعد اونٹ پر بیٹھ کر خطبہ دیا۔

بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ سے پہلے نماز ادا کرنا

5631 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى فَبَدَاَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَزَلَ فَاَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى بِلَالٍ، وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهٗ يُلْقِيْنَ فِيْهِ النِّسَاءُ صَدَقَةً. قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَزَكَاةُ يَوْمِ الْفِطْرِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهٗ صَدَقَةٌ يَتَصَدَّقْنَ بِهَا حِيْنَئِذٍ، تُلْقِي الْمَرْاَةُ فَتْخَتَهَا، وَيُلْقِيْنَ وَيُلْقِيْنَ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَرٰى حَقًّا عَلَى الْاِمَامِ الْاٰنَ حَتّٰى يَاْتِيَ النِّسَاءَ حِيْنَ يَفْرُغُ فَيُذَكِّرَهُنَّ؟ قَالَ: اَيْ لَعَمْرِيْ، اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ، وَمَا لَهُمْ لَا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ؟

✽✽ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کھڑے ہوئے' آپ نے خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی' پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے فارغ ہوئے تو آپ نیچے اُترے' آپ خواتین کے پاس تشریف لائے' آپ نے اُنہیں وعظ و نصیحت کی' آپ اُس وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑے کو پھیلایا ہوا تھا اور خواتین صدقہ کی چیزیں اُس میں ڈال رہی تھیں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا یہ صدقۂ فطر تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ یہ وہ صدقہ ہے' جو اُس موقع پر اُن خواتین نے کیا تھا' اُنہوں نے اپنی انگوٹھیاں اُس میں ڈالی تھیں اور یہ چیز ڈالی تھی اور وہ چیز ڈالی تھی۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کی کیا رائے ہے' کیا امام پر یہ بات لازم ہے کہ ایسے موقع پر وہ (خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد) خواتین کے پاس آئے اور اُنہیں وعظ و نصیحت کرے؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں! مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! ان لوگوں پر یہ بات لازم ہے اور وہ لوگ ایسا کیوں نہ کریں!

5632 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدْتُ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفِطْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ كُلُّهُمْ يُصَلِّيْهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ قَالَ: نَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ حِيْنَ يَجْلِسُ

الرِّجَالُ بِيَدِهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى جَاءَ النِّسَاءَ مَعَهُ بِلَالٌ، فَقَالَ: (يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا) (الممتحنة:12) فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْهَا: اَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ، فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَمْ تُجِبْهُ غَيْرُهَا مِنْهُنَّ: نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ - لَا يَدْرِي حَسَنٌ مَنْ هِيَ - قَالَ: فَتَصَدَّقْنَ. قَالَ: فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ، ثُمَّ قَالَ: هَلُمَّ لَكُنَّ فِدًا لَكُنَّ اَبِيْ وَاُمِّيْ. فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ، قُلْنَا لَهُ: مَا الْفَتَخُ؟ قَالَ: خَوَاتِيمُ مِنْ عِظَامٍ كُنَّ يُلْبَسْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں عیدالفطر کے موقع پر نمازِ عید میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بھی شریک ہوا ہوں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی شریک ہوا ہوں' یہ سب حضرات خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کرتے تھے اور پھر اُس کے بعد خطبہ دیتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نیچے اُترے' یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے' آپ اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ اشارہ کر کے لوگوں کو بٹھا رہے تھے' پھر آپ ان کے درمیان سے گزرتے ہوئے خواتین کے پاس آئے' نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے' آپ نے ارشاد فرمایا: (یعنی آپ نے یہ آیت تلاوت کی:)

''اے نبی! جب تمہارے پاس مؤمن خواتین آئیں' تا کہ تمہاری بیعت کریں' اس بات پر کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت مکمل تلاوت کی' آپ اسے پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: تم خواتین اسی حالت میں رہنا۔ تو ایک خاتون نے عرض کی' اُس کے علاوہ کسی اور نے عرض نہیں کی: جی ہاں! اے اللہ کے نبی!

حسن بن مسلم نامی راوی کو یہ نہیں پتا کہ وہ خاتون کون تھیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم خواتین صدقہ کرو! راوی کہتے ہیں: تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑے کو پھیلا لیا' پھر اُنہوں نے فرمایا: تم لوگ شروع کرو! میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں! تو اُن خواتین نے اپنی (ہڈی سے بنی ہوئی) انگوٹھیاں اور دوسری انگوٹھیاں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنا شروع کیں۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے اپنے استاد سے دریافت کیا: لفظ فتخ سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہڈی سے بنی ہوئی انگوٹھیاں جو زمانۂ جاہلیت کی خواتین پہنا کرتی تھیں۔

5633 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْعِيدِ، ثُمَّ خَطَبَ فَظَنَّ اَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَاَتَاهُنَّ فَوَعَظَهُنَّ، وَقَالَ: تَصَدَّقْنَ قَالَ: فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِي الْخَاتَمَ وَالْخُرْصَ وَالشَّيْءَ، ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَجَعَلَهُ فِيْ ثَوْبٍ حَتّٰى اَمْضَاهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں عید کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھا' آپ نے نمازِ عید ادا کی' پھر آپ نے خطبہ دیا' آپ نے یہ محسوس کیا کہ شاید آپ کی آواز خواتین تک نہیں پہنچی ہے تو آپ اُن کے پاس آئے اور اُنہیں وعظ و نصیحت کی اور ارشاد فرمایا: تم لوگ صدقہ کرو! راوی کہتے ہیں: تو خواتین نے اپنی انگوٹھیاں اور بالیاں اور دیگر چیزیں

ڈالنا شروع کیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے یہ سب چیزیں ایک کپڑے میں اکٹھی کیں اور پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے۔

5634 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيدِ وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيُصَلِّي تِيْنِكَ الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ، فَيَقُومُ فَيَسْتَقْبِلُ النَّاسَ وَهُمْ جُلُوسٌ حَوْلَهُ فَيَقُولُ: تَصَدَّقُوا، تَصَدَّقُوا فَكَانَ اَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ بِالْخَاتَمِ وَالْقُرْطِ وَالشَّيْءِ، فَاِنْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَةٌ فِي اَنْ يَضْرِبَ عَلَى النَّاسِ بَعْثًا ذَكَرَهُ وَاِلَّا انْصَرَفَ

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عید کے دن یعنی عید الفطر کے دن تشریف لاتے تھے اور صرف یہ دو رکعات ادا کرتے تھے' پھر آپ سلام پھیرتے تھے' پھر آپ کھڑے ہو کر لوگوں کی طرف رُخ کرتے تھے' لوگ آپ کے اردگرد بیٹھے ہوئے ہوتے تھے' نبی اکرم ﷺ یہ فرماتے تھے: تم لوگ صدقہ کرو! تم لوگ صدقہ کرو! تو خواتین زیادہ تر انگوٹھیاں اور بالیاں اور دیگر چیزیں صدقہ کیا کرتی تھیں۔ اگر نبی اکرم ﷺ کو کوئی مہم درپیش ہوتی تھی تو آپ لوگوں کے سامنے اس کا ذکر کرتے تھے' ورنہ آپ تشریف لے جاتے تھے۔

5635 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْدَاُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ يَخْطُبُ فَيَكُونُ فِي خُطْبَتِهِ الْاَمْرُ بِالْبَعْثِ وَبِالسَّرِيَّةِ "

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کرتے تھے' پھر آپ خطبہ دیتے تھے اور آپ اپنے خطبہ کے دوران کسی جنگی مہم کو روانہ کرنے کے بارے میں ذکر کیا کرتے تھے۔

5636 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ، مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: اَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَصَلّٰى قَبْلَ اَنْ يَخْطُبَ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ، ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ، اَمَّا اَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَعِيدِكُمْ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيَوْمٌ تَاْكُلُونَ فِيهِ نُسُكَكُمْ قَالَ: ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عُثْمَانَ وَذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَصَلّٰى قَبْلَ اَنْ يَخْطُبَ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ، اَمَّا اَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَعِيدِكُمْ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيَوْمٌ تَاْكُلُونَ فِيهِ نُسُكَكُمْ قَالَ: ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عُثْمَانَ، وَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَصَلّٰى قَبْلَ اَنْ يَخْطُبَ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ اجْتَمَعَ لَكُمْ عِيدَانِ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مِنْ اَهْلِ الْعَوَالِي فَقَدْ اَذِنَّا لَهُ فَلْيَرْجِعْ،

وَمَنْ شَاءَ فَلْيَشْهَدِ الصَّلَاةَ قَالَ: ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عَلِيٍّ فَصَلَّى قَبْلَ اَنْ يَّخْطُبَ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ، ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَدْ نَهٰى اَنْ تَاْكُلُوْا نُسُكَكُمْ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَا تَاْكُلُوهَا بَعْدَهُ

✵✵ ابوعبید جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نمازِ عید میں شریک ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی جو کسی اذان اور اقامت کے بغیر تھی' پھر اُنہوں نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک اللہ کے رسول نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے' اُن میں سے ایک دن وہ ہے' جس میں تم روزہ رکھنا ترک کرتے ہو اور عید الفطر کرتے ہو اور دوسرا دن وہ ہے جس میں تم اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں عید کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی شریک ہوا' اُس دن جمعہ بھی تھا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خطبہ دینے سے پہلے کسی اذان اور اقامت کے بغیر نمازِ عید ادا کی' پھر اُنہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے' اُن میں سے ایک دن وہ ہے جس میں تم اپنے روزے رکھنا ترک کرتے ہو اور عید الفطر کرتے ہو اور دوسرا دن وہ ہے جس میں تم اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوا' اُس دن جمعہ تھا تو اُنہوں نے خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی اور اذان اور اقامت کے بغیر ادا کی' پھر اُنہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! آج کے دن تمہارے لیے دو عیدیں اکٹھی ہوگئی ہیں' تو تم میں سے نواحی علاقوں کے رہنے والے جو لوگ چاہیں' تو ہم اُنہیں اجازت دیتے ہیں وہ واپس چلے جائیں اور جو چاہے' وہ نمازِ جمعہ میں شریک ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نمازِ عید میں شریک ہوا' اُنہوں نے خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی جو کسی اذان اور اقامت کے بغیر تھی' پھر اُنہوں نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! بے شک اللہ کے رسول نے اس بات سے منع کیا ہے کہ تم لوگ تین دن کے بعد اپنی قربانی کا گوشت کھاؤ' تو تم اس کے بعد اُسے نہ کھاؤ''۔

5637 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ شَهِدَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ فِي يَوْمِ عِيدٍ صَلَّى بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ، ثُمَّ جَاءَ يُقَادُ بِهِ بَعِيرُهُ حَتّٰى خَطَبَ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلٰى بَعِيرِهِ

✵✵ سماک بن حرب بیان کرتے ہیں: وہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کے موقع پر موجود تھے' اُنہوں نے اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کی' پھر اُن کے اونٹ کو ہانک کر لایا گیا تو اُنہوں نے نماز کے بعد اپنے اونٹ پر بیٹھ کر خطبہ دیا۔

5638 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ زِيَادُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ، اَنَّهُ شَهِدَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ صَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ رَكِبَ بُخْتِيًّا لَهُ فَخَطَبَهُمْ، فَلَمَّا فَرَغَ دَفَعَهُ

٭٭ زیاد بن ابومریم بیان کرتے ہیں: وہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوئے اُنہوں نے خطبہ سے پہلے نماز ادا کی پھر وہ اپنے بختی اونٹ پر سوار ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیا جب وہ اس سے فارغ ہوئے تو واپس تشریف لے گئے۔

5639 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ اَبِی بَكْرٍ يَوْمَ عِيدٍ فَبَدَاَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ، ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عُمَرَ فَبَدَاَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ، ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عُثْمَانَ فَبَدَاَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

٭٭ وہب بن کیسان ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں عید کے موقع پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوا تو انہوں نے خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی جو اذان اور اقامت کے بغیر تھی پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوا تو اُنہوں نے بھی خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی جو اذان اور اقامت کے بغیر تھی پھر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوا تو اُنہوں نے بھی خطبہ سے پہلے نماز ادا کی جو اذان اور اقامت کے بغیر تھی۔

بَابُ الْاِنْصَاتِ لِلْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ

باب: عید کے دن خطبہ کے لیے خاموش رہنا

5640 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَذْكُرُ اللّٰهَ الْاِنْسَانُ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ عَرَفَةَ اَوْ يَوْمَ الْفِطْرِ وَهُوَ يَعْقِلُ قَوْلَ الْاِمَامِ؟ قَالَ: لَا، كُلُّ عِيدٍ فَلَا يَتَكَلَّمُ فِيهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب امام عرفہ کے دن یا عیدالفطر کے دن خطبہ دے رہا ہو تو کیا انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرسکتا ہے جبکہ اُسے امام کی بات سمجھ بھی آ رہی ہو؟ تو عطاء نے جواب دیا: جی نہیں! کسی بھی عید کے موقع پر (خطبہ کے دوران) کلام نہیں کیا جائے گا۔

5641 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "السُّكُوتُ فِي اَرْبَعَةِ مَوَاطِنَ: الْجُمُعَةِ، وَالْعِيدَيْنِ، وَالِاسْتِسْقَاءِ"

٭٭ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے: چار مواقع پر خاموشی اختیار کی جائے گی: جمعہ کے دن دونوں عیدوں کے موقع پر اور نماز استسقاء میں۔

5642 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "وَجَبَ الْاِنْصَاتُ فِي اَرْبَعَةِ مَوَاطِنَ: الْجُمُعَةِ، وَالْفِطْرِ، وَالْاَضْحَى، وَالِاسْتِسْقَاءِ"

٭٭ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''چار مواقع پر خاموشی اختیار کرنا واجب ہے: جمعہ میں' عیدالفطر میں' عیدالاضحیٰ میں (یعنی ان کے خطبہ میں) اور استسقاء میں (دعا مانگنے کے دوران)''۔

بَابُ اَوَّلِ مَنْ خَطَبَ ثُمَّ صَلّٰى

باب: سب سے پہلے کس نے پہلے خطبہ دیا اور پھر نماز ادا کی؟

5643 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ تَدْرِي اَوَّلَ مَنْ خَطَبَ يَوْمَ الْفِطْرِ ثُمَّ صَلّٰى؟ قَالَ: لَا اَدْرِي، اَدْرَكْتُ النَّاسَ عَلٰى ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ جانتے ہیں کہ عیدالفطر کے دن سب سے پہلے' کس نے پہلے خطبہ دیا اور پھر نماز ادا کی؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! لیکن میں نے لوگوں کو ایسا کرتے ہوئے پایا ہے۔

5644 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ بَدَاَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، لَمَّا رَاَى النَّاسَ يَنْقُصُونَ فَلَمَّا صَلّٰى حَبَسَهُمْ فِي الْخُطْبَةِ.

٭٭ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے یوسف بیان کرتے ہیں: عیدالفطر کے دن نماز سے پہلے خطبہ دینے کا آغاز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کیا تھا' جب اُنہوں نے لوگوں کو دیکھا کہ اُن کی تعداد کم ہے' تو اُنہوں نے خطبہ میں انہیں روک لیا۔

5645 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ يُوسُفَ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ یوسف سے منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تھا۔

5646 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اَوَّلُ مَنْ بَدَاَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مُعَاوِيَةُ

٭٭ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: نماز سے پہلے خطبہ دینے کا آغاز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔

5647 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ اَوَّلَ مَنْ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ فِي الْعِيدِ اَوْ عُثْمَانُ فِي آخِرِ خِلَافَتِهِ - شَكَّ مَعْمَرٌ - قَالَ: وَبَلَغَنِي اَيْضًا اَنَّ عُثْمَانَ فَعَلَ ذٰلِكَ، كَانَ لَا يُدْرِكُ عَامَّتُهُمُ الصَّلَاةَ، فَبَدَاَ بِالْخُطْبَةِ حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ عید کے دن پہلے خطبہ دینے کا آغاز حضرت معا

شاید حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت کے آخر میں کیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تھا' کیونکہ اُنہوں نے لوگوں کو نماز میں غیر موجود پایا' تو پہلے خطبہ دے دیا تا کہ لوگ اکٹھے ہو جائیں۔

5648 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ فِي يَوْمِ عِيدِ فِطْرٍ - اَوْ اَضْحَى - هُوَ بَيْنِي وَبَيْنَ اَبِي مَسْعُودٍ حَتَّى اَفْضَيْنَا اِلَى الْمُصَلَّى، فَاِذَا كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ الْكِنْدِيُّ قَدْ بَنَى لِمَرْوَانَ مِنْبَرًا مِنْ لَبِنٍ وَّطِينٍ، فَعَدَلَ مَرْوَانُ اِلَى الْمِنْبَرِ حَتَّى حَاذَى بِهِ فَجَاذَبْتُهُ لِيَبْدَاَ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ: يَا اَبَا سَعِيدٍ، تُرِكَ مَا تَعْلَمُ، فَقَالَ: كَلَّا وَرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَا تَاْتُونَ بِخَيْرٍ مِمَّا نَعْلَمُ ثُمَّ بَدَاَ بِالْخُطْبَةِ "

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں عید الفطر یا شاید عید الاضحیٰ کے موقع پر مروان کے ساتھ (عیدگاہ) آیا' وہ میرے اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے درمیان تھا یہاں تک کہ جب ہم عیدگاہ پہنچے تو وہاں کثیر بن صلت کندی نے مروان کے لیے اینٹوں اور مٹی سے ایک منبر بنوایا تھا' مروان منبر کی طرف جانے لگا' جب وہ اُس کے قریب پہنچا تو میں نے اُسے کھینچا کہ وہ پہلے نماز ادا کرے' تو اُس نے کہا: اے ابوسعید! آپ جو طریقہ جانتے تھے وہ متروک ہو چکا ہے۔ تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: ہرگز نہیں! مشرقوں اور مغربوں کے پروردگار کی قسم ہے! اُنہوں نے یہ کلمات تین مرتبہ کہے اور پھر فرمایا: ہمیں جس کا علم ہے' تم اُس سے بہتر طریقہ اختیار نہیں کر سکتے۔ پھر مروان نے پہلے خطبہ دیا۔

5649 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ الْخُطْبَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْعِيدِ مَرْوَانُ، فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ، فَقَالَ مَرْوَانُ: يَا فُلَانُ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ، فَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضَى الَّذِي عَلَيْهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ رَاَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ اَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيَفْعَلْ، فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَاِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيمَانِ

✽✽ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: عید کے دن نماز سے پہلے خطبہ دینے کا آغاز مروان نے کیا۔ تو ایک شخص اُس کے سامنے کھڑا ہوا اور بولا: اے مروان! تم سنت کے برخلاف کر رہے ہو! مروان نے کہا: اے فلاں! یہاں وہ طریقہ ترک کر دیا گیا ہے۔ تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' تو اس نے اپنے ذمہ لازم فرض کو ادا کر دیا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے جو شخص کوئی منکر چیز دیکھے اور اگر اُسے اپنے ہاتھ کے ذریعہ ختم کر سکتا ہو تو ایسا کر لے' اگر وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتا' تو اپنی زبان کے ذریعہ (اُس کی مخالفت کرے) اور اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا' تو اپنے دل کے ذریعہ (اُسے بُرا سمجھے) اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے''۔

بَابُ خُرُوجِ مَنْ مَضَى وَالْخُطْبَةَ وَفِي يَدِهِ عَصًا

باب: جس نے (نمازِ عید کی ادائیگی کے لیے) جانا ہے اُس کے نکلنے (کا وقت) اور ہاتھ میں عصا پکڑ کر خطبہ دینا

5650 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَتَى كَانَ مَنْ مَضَى يَخْرُجُ اَحَدُهُمْ مِنْ بَيْتِهِ يَوْمَ الْفِطْرِ لِلصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: كَانُوا يَخْرُجُونَ حَتَّى يَمْتَدَّ الضُّحَى فَيُصَلُّونَ، ثُمَّ يَخْطُبُونَ قَلِيلًا سُوَيْعَةً، يُقَلِّلُ خُطْبَتَهُمْ؟ قَالَ: لَا يَحْبِسُونَ النَّاسَ شَيْئًا قَالَ: ثُمَّ يَنْزِلُونَ فَيَخْرُجُ النَّاسُ؟ قَالَ: مَا جَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِنْبَرٍ حَتَّى مَاتَ، مَا كَانَ يَخْطُبُ اِلَّا قَائِمًا، فَكَيْفَ يُخْشَى اَنْ يَحْبِسُوا النَّاسَ؟ وَاِنَّمَا كَانُوا يَخْطُبُونَ قِيَامًا لَا يَجْلِسُونَ اِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَرْتَقِي اَحَدُهُمْ عَلَى الْمِنْبَرِ فَيَقُومُ كَمَا هُوَ قَائِمًا لَا يَجْلِسُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتَّى يَرْتَقِيَ عَلَيْهِ، وَلَا يَجْلِسُ عَلَيْهِ بَعْدَمَا يَنْزِلُ؟ وَاِنَّمَا خُطْبَتُهُ جَمِيعًا وَهُوَ قَائِمٌ، اِنَّمَا كَانُوا يَتَشَهَّدُونَ مَرَّةً وَّاحِدَةً الْاُولٰى قَالَ: لَمْ يَكُنْ مِنْبَرٌ اِلَّا مِنْبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى جَاءَ مُعَاوِيَةُ حِينَ حَجَّ بِالْمِنْبَرِ فَتَرَكَهُ قَالَ: فَلَا يَزَالُونَ يَخْطُبُونَ عَلَى الْمَنَابِرِ بَعْدُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس شخص نے نمازِ عید کے لیے عید الفطر کے دن جانا ہوتا تھا وہ کس وقت نکلتا تھا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: پہلے لوگ دن چڑھنے کے بعد نکلا کرتے تھے اور نماز ادا کرتے تھے' پھر وہ خطبہ سنتے تھے جو مختصر ہوتا تھا۔ وہ خطبہ مختصر دیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: وہ لوگوں کو روک کر نہیں رکھتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ لوگ (یعنی حکمران) منبر سے نیچے اُترتے تھے تو لوگ چلے جاتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے وصال تک (عید الفطر کے خطبہ میں) کبھی منبر پر تشریف فرما نہیں ہوئے' آپ ہمیشہ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے' تو اس بات کا اندیشہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ لوگوں کو روک لیں گے' پہلے لوگ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے وہ بیٹھتے نہیں تھے' نبی اکرم ﷺ ' حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ان میں سے کوئی ایک منبر پر چڑھتا تھا اور کھڑے ہو کر خطبہ دیتا تھا' منبر پر بیٹھتا نہیں تھا صرف اُس پر چڑھتا تھا اور اُس سے اُترنے کے بعد بھی اُس پر نہیں بیٹھتا تھا' ان کا پورا خطبہ کھڑے ہو کر ہوتا تھا' یہ لوگ ایک مرتبہ آغاز میں شہادت کے کلمات پڑھا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: منبر صرف نبی اکرم ﷺ کا منبر ہوتا تھا یہاں تک کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آئے' یعنی جب حج کے موقع پر آئے تو اُنہوں نے اُس منبر کو ترک کر دیا' اُس کے بعد حکمرانوں نے ہمیشہ منبر پر بیٹھ کر خطبہ دیا۔

5651 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي يَحْيَى، عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ قَالَ: كَتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حِينَ وَجَّهَهُ اِلَى نَجْرَانَ: اَنْ اَخِّرِ الْفِطْرَ، وَذَكِّرِ النَّاسَ، وَعَجِّلِ الْاَضْحَى

٭٭ ابوحویرث بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو جب نجران کی طرف بھیجا تو اُنہیں خط میں لکھا کہ تم عیدالفطر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا اور عیدالاضحیٰ کی نماز جلدی ادا کرنا۔

5652 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَتْ مَرَّتَيْنِ قَائِمًا. قَالَ مَعْمَرٌ: قُلْتُ فَبَلَغَكَ ذٰلِكَ مِنْ ثِقَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَا شِئْتَ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن نبی اکرم ﷺ کا خطبہ دو مرتبہ کھڑے ہو کر ہوتا تھا۔ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا کسی ثقہ راوی کے حوالے سے آپ تک یہ روایت پہنچی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جیسا (ثقہ راوی) تم چاہتے ہو!

5653 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَخْطُبُوْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خُطْبَتَيْنِ بَيْنَهُمَا جَلْسَةٌ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پہلے لوگ جمعہ کے دن دو خطبے دیتے تھے جن کے درمیان وہ بیٹھتے تھے۔

5654 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ يَسْتَنِدُ اِلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ اضْطَرَبَ تِلْكَ السَّارِيَةُ كَحَنِيْنِ النَّاقَةِ حَتّٰى سَمِعَهَا اَهْلُ الْمَسْجِدِ حَتّٰى نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاعْتَنَقَهَا فَسَكَتَتْ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دیتے تھے تو مسجدوں کے ستونوں میں سے ایک کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا لیتے تھے' جب منبر بنایا گیا اور آپ اُس پر تشریف فرما ہوئے تو وہ ''تنا'' اونٹنی کی طرح رونے لگا یہاں تک کہ اہلِ مسجد نے اُس کی آواز سنی' نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اُترے' آپ نے اُسے گلے لگایا تو وہ خاموش ہوا۔

5655 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبَانُ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى يَخْطُبُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ بَعْدَ الصَّلَاةِ قَالَ: يَتَشَهَّدُ، ثُمَّ يَقْرَاُ بِسُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ، يَدْعُوْ بِدَعَوَاتٍ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن نبی اکرم ﷺ نماز کے بعد اپنی سواری پر بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ شہادت کے کلمات پڑھتے تھے پھر آپ قرآن کی کسی سورت کی تلاوت کرتے تھے پھر دعائیں کرتے تھے' پھر تشریف لے جاتے تھے۔

5656 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ شَهِدَ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ صَلّٰى بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ، ثُمَّ جَاءَ يُقَادُ بِهٖ بَعِيْرُهٗ حَتّٰى خَطَبَ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلٰى بَعِيْرِهٖ

✵✵ سماک بن حرب بیان کرتے ہیں: وہ عیدالفطر کے دن حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوئے تو انہوں نے اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کی' پھر اُن کے اونٹ کو ہانک کر لایا گیا تو انہوں نے نماز کے بعد اپنے اونٹ پر بیٹھ کر خطبہ دیا۔

5657 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَنَّهُ شَهِدَ الْمُغِيرَةَ صَلَّى فِيهِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ رَكِبَ بُخْتِيًّا لَهُ، ثُمَّ خَطَبَهُمْ، فَلَمَّا فَرَغَ دَفَعَهُ

✵✵ زیاد بن ابومریم بیان کرتے ہیں: وہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے' انہوں نے خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی' پھر وہ اپنے بختی اونٹ پر سوار ہوئے اور انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا' جب وہ اس سے فارغ ہوئے تو تشریف لے گئے۔

5658 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي جَنَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاَضْحَى اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَقِيعَ، فَنُوِّلَ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ

✵✵ یزید بن براء بن عازب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عیدالاضحیٰ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میدان میں تشریف لائے' آپ کے سامنے کمان پیش کی گئی تو آپ نے اُس سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا۔

5659 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: رَاَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ وَفِي يَدِهِ عَصًا

✵✵ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا' اُن کے ہاتھ میں عصا تھا۔

5660 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَكُنْ لَهُ يُخْرِجُ مِنْبَرًا وَلَا لِاَصْحَابِهِ فِي يَوْمِ عِيدٍ، وَاَوَّلُ مَنْ اَخْرَجَ الْمِنْبَرَ مَرْوَانُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَكُنْ يَخْرُجُ، وَبَدَاْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ يَفْعَلُ، وَجَلَسْتَ فِي الْخُطْبَةِ وَلَمْ يَكُنْ يَجْلِسُ قَالَ: اِنَّ تِلْكَ السُّنَّةَ قَدْ تُرِكَتْ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے لیے اصحاب کے لیے عید کے دن منبر (عیدگاہ میں) نہیں لایا جاتا تھا' سب سے پہلے مروان نے (عیدگاہ میں) منبر رکھوایا' ایک شخص نے اُس سے کہا: تم منبر لے آئے ہو! حالانکہ یہ نہیں لایا جاتا اور تم نے نماز سے پہلے خطبہ دے دیا ہے حالانکہ ایسا نہیں کیا جاتا' اور تم نے بیٹھ کر خطبہ دیا ہے حالانکہ اس میں بیٹھا نہیں جاتا۔ تو مروان نے کہا: یہ ایک ایسا طریقہ ہے جسے ترک کردیا گیا ہے۔

5661 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مَعَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ بِعَنَزَةٍ فَيَرْكُزُهَا فِي الْمُصَلَّى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي اِلَيْهَا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عیدالفطر کے دن نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نیزہ لے جایا جاتا ہے اُسے عیدگاہ میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے گاڑ دیا جاتا تھا اور آپ اُس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔

5662 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ بَعْضَ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَطَبَ اعْتَمَدَ عَلٰى عَصَاهُ اعْتِمَادًا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے بعض اہلِ مدینہ کو یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دیتے ہوئے عصا کے ساتھ ٹیک لگایا کرتے تھے۔

بَابُ الرُّكُوبِ فِي الْعِيدَيْنِ وَفَضْلُ صَلَاةِ الْفِطْرِ

باب: عیدین کے دن سوار ہونا اور عیدالفطر کی نماز کی فضیلت

5663 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ رَجُلٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: رَاَيْتُهُ يَاْتِي الْعِيدَ مَاشِيًا

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: راوی کہتے ہیں: میں نے اُنہیں عید کے دن پیدل آتے ہوئے دیکھا ہے۔

5664 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ: كَتَبَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُرَغِّبُهُمْ فِي الْعِيدَيْنِ: مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّاْتِيَهُمَا مَاشِيًا فَلْيَفْعَلْ

٭٭ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے لوگوں کو خط لکھا جو عیدین کے بارے میں اُنہیں ترغیب دینے کے بارے میں تھا' (اُس میں اُنہوں نے یہ لکھا:) تم میں سے جو شخص پیدل آ سکتا ہو وہ ایسا ہی کرے۔

5665 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الرُّكُوبَ فِي الْعِيدِ وَالْجُمُعَةِ

٭٭ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ عید اور جمعہ کے دن سوار ہو کر آنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

5666 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ: خُرُوجُ يَوْمِ الْفِطْرِ يَعْدِلُ عُمْرَةً، وَخُرُوجُ يَوْمِ الْاَضْحَى يَعْدِلُ حَجَّةً

٭٭ حضرت مخنف بن سلیم' جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' وہ بیان کرتے ہیں: عیدالفطر کے دن جانا عمرہ کرنے کے برابر ہے اور عیدالاضحیٰ کے دن جانا حج کرنے کے برابر ہے۔

5667 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَاْتِيَ الْمُصَلّٰى يَوْمَ الْعِيدِ مَاشِيًا

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ تم عید کے دن پیدل عید گاہ آؤ۔

بَابُ الْخُرُوجِ بِالسِّلَاحِ وَوُجُوبِ الْخُطْبَةِ

باب: ہتھیار لے کر نکلنا اور خطبہ کا واجب ہونا

5668 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يُخْرَجَ بِالسِّلَاحِ يَوْمَ الْعِيدِ.

٭٭ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عید کے دن ہتھیار لے کر نکلا جائے۔

5669 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ مِثْلَهُ، وَزَادَ فِيهِ: إِلَّا أَنْ يَخَافُوا عَدُوًّا فَيَخْرُجُوا

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ضحاک سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: اگر لوگوں کو دشمن کا خوف ہو تو پھر وہ (ہتھیاروں سمیت) آئیں گے۔

5670 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: إِذَا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَنْتَظِرِ الْخُطْبَةَ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيَذْهَبْ. قَالَ: فَكَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ: لَيْسَ عَلَى النَّاسِ حُضُورُ الْخُطْبَةِ يَوْمَئِذٍ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں:
''جب ہم نماز مکمل کر لیں تو جو شخص چاہے وہ خطبہ کا انتظار کرے اور جو شخص چاہے وہ چلا جائے''۔
راوی بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: اس موقع پر لوگوں کے لیے خطبہ میں شریک ہونا لازم نہیں ہے۔

بَابُ التَّكْبِيرِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ میں تکبیر کہنا

5671 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَّهُ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدِ تِسْعًا وَسَبْعًا

٭٭ اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ وہ عید میں نو اور سات تکبیریں کہا کرتے تھے۔

5672 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ قَالَ: يُكَبِّرُ الْإِمَامُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْطُبَ تِسْعًا حِينَ يُرِيدُ الْقِيَامَ وَسَبْعًا فِي. عَالَجْتُهُ عَلَى أَنْ يُفَسِّرَ لِي أَحْسَنَ مِنْ هَذَا فَلَمْ يَسْتَطِعْ - فَظَنَنْتُ أَنَّ قَوْلَهُ -: حِينَ يُرِيدُ الْقِيَامَ

فِي الْخُطْبَةِ الْآخِرَةِ"

** عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود فرماتے ہیں: امام عیدالفطر میں خطبہ دینے سے پہلے نو مرتبہ تکبیریں کہے گا جب وہ کھڑے ہونے کا ارادہ کرے گا اور سات مرتبہ (دوسری رکعت میں تکبیریں کہے گا)۔

راوی کہتے ہیں: میں نے یہ کوشش کی کہ میرا اُستاد میرے سامنے اس کی وضاحت کردے لیکن یہ نہیں ہوسکا تو میں نے یہ گمان کیا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب امام دوسرا خطبہ دینے کے لیے کھڑا ہوگا تو ایسا کرے گا۔

5673 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: السُّنَّةُ التَّكْبِيرُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْعِيدِ، يَبْدَأُ خُطْبَتَهُ الْاُولٰى بِتِسْعِ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ اَنْ يَخْطُبَ، وَيَبْدَأُ الْآخِرَةَ بِسَبْعٍ

** عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ عید کے دن منبر پر تکبیر کہی جائے' پہلے خطبہ میں نو تکبیریں کہی جائیں جو خطبہ دینے سے پہلے ہوں اور دوسرے خطبہ سے پہلے سات تکبیریں کہی جائیں۔

5674 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ نَحْوَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے منقول ہے۔

5675 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ: بَيْنَ كُلِّ تَكْبِيرَتَيْنِ صَلَاةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

** مکحول فرماتے ہیں: ہر دو تکبیروں کے درمیان نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا جائے گا۔

بَابُ التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ الْعِيدِ

باب: عید کے دن نمازِ عید میں تکبیر کہنا

5676 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: "التَّكْبِيرُ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً يُكَبِّرُهُنَّ وَهُوَ قَائِمٌ: سَبْعَةٌ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى: مِنْهُنَّ تَكْبِيرَةُ الْاِسْتِفْتَاحِ لِلصَّلَاةِ، وَمِنْهُنَّ تَكْبِيرَةُ الرَّكْعَةِ، وَمِنْهُنَّ سِتٌّ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، وَمِنْهُنَّ وَاحِدَةٌ بَعْدَهَا، وَفِي الْاُخْرَى سِتُّ تَكْبِيرَاتٍ: مِنْهُنَّ تَكْبِيرَةُ لِلرَّكْعَةِ، وَمِنْهُنَّ خَمْسٌ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، وَوَاحِدَةٌ بَعْدَهَا" قُلْتُ لَهُ: اِنَّ يُوسُفَ بْنَ مَاهَكَ، اَخْبَرَنِي اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ لَا يُكَبِّرُ اِلَّا اَرْبَعًا فِي كُلِّ رَكْعَةٍ سَوَاءً يُكَبِّرُهُنَّ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، سَمِعْنَا ذٰلِكَ مِنْهُ، فَقَالَ عَطَاءٌ: اِنَّ الَّذِي اَحْدَثَ هٰذَا الْحَدِيثَ عِنْدَهُ هُوَ وَاللّٰهِ اَعْلَمُ مِنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، قُلْتُ: مَنْ؟ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ

** عطاء فرماتے ہیں: عید کے دن نماز میں تیرہ تکبیریں کہی جائیں گی' آدمی قیام کی حالت میں یہ سب تکبیریں کہے گا'

سات تکبیریں پہلی رکعت میں ہوں گی جن میں سے ایک تکبیر نماز کے آغاز کے لیے ہوگی اور ایک تکبیر رکوع میں جانے کے لیے ہو گی ان میں سے چھ تکبیریں تلاوت سے پہلے ہوں گے اور ایک تکبیر تلاوت کے بعد ہوگی جبکہ دوسری رکعت میں چھ تکبیریں کہی جائیں گی جن میں سے ایک تکبیر رکوع کے لیے ہوگی اور پانچ تکبیریں تلاوت سے پہلے ہوں گی اور ایک تکبیر تلاوت کے بعد ہوگی۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے اُن سے کہا: یوسف بن ماہک نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بتایا ہے کہ ہر رکعت میں چار تکبیریں کہی جائیں گی اور دونوں رکعت میں برابر کی تکبیریں کہی جائیں گی ہم نے یہ بات اُن سے سنی ہے۔ تو عطاء نے جواب دیا: میں نے یہ روایت اُس شخصیت سے حاصل کی ہے جو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے زیادہ علم رکھتی ہے! باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: وہ شخصیت کون ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔

5677 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ يَوْمَ الْفِطْرِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولٰى سَبْعًا، ثُمَّ قَرَاَ فَكَبَّرَ تَكْبِيرَةَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ كَبَّرَ فِي الْاُخْرٰى خَمْسًا، ثُمَّ قَرَاَ، ثُمَّ كَبَّرَ، ثُمَّ رَكَعَ

✽✽ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہتے تھے پھر آپ تلاوت کرتے تھے پھر آپ رکوع میں جانے والی تکبیر کہتے تھے پھر آپ دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے تھے پھر تلاوت کرتے تھے پھر تکبیر کہہ کے رکوع میں چلے جاتے تھے۔

5678 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي يَحْيٰى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: عَلِيٌّ يُكَبِّرُ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ وَالِاسْتِسْقَاءِ سَبْعًا فِي الْاُولٰى، وَخَمْسًا فِي الْاُخْرٰى، وَيُصَلِّي قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَيَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ

✽✽ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ عید الاضحیٰ عید الفطر اور نماز استسقاء میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے تھے وہ خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کرتے تھے اور بلند آواز میں تلاوت کرتے تھے۔

امام باقر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

5679 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي يَحْيٰى، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، - اَحْسِبُهُ قَدْ بَلَغَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "اَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ سَبْعًا فِي الْاُولٰى، وَخَمْسًا فِي الْاٰخِرَةِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ آپ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔

5680 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ يُكَبِّرُ فِي الْاُولَى سَبْعًا، وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ.

* * نافع بیان کرتے ہیں: میں عید کی نماز میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں شریک ہوا تو انہوں نے پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں تلاوت سے پہلے کہی تھیں۔

5681 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ.

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

5682 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

5683 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: التَّكْبِيرُ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ سَبْعًا وَخَمْسًا

* * زہری فرماتے ہیں: عید کے دن تلاوت سے پہلے سات اور پانچ تکبیریں کہی جائیں گی۔

5684 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ رَبِيعَةَ، وَاَبِي الزِّنَادِ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَغَيْرِهِمْ، اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحَى وَالِاسْتِسْقَاءِ تَكْبِيرًا وَاحِدًا، سَبْعًا فِي الْاُولَى وَخَمْسًا فِي الْاُخْرَى

* * ابوبکر بن محمد بن ابوسبرہ نے ربیعہ' ابوزناد اور عبداللہ بن محمد اور دیگر راویوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر' عیدالاضحیٰ اور نمازِ استسقاء میں ایک ہی جتنی تکبیریں کہتے تھے' آپ پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے تھے۔

5685 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، فِي الْاُولَى خَمْسُ تَكْبِيرَاتٍ بِتَكْبِيرَةِ الرَّكْعَةِ وَبِتَكْبِيرَةِ الِاسْتِفْتَاحِ، وَفِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرَى اَرْبَعَةٌ بِتَكْبِيرَةِ الرَّكْعَةِ

* * اسود بن یزید' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے تھے جن میں سے ایک رکوع میں جانے کے لیے اور ایک تکبیر نماز کے آغاز کے لیے ہوتی تھی' جبکہ دوسری رکعت میں چار تکبیریں کہتے تھے' جن میں سے ایک تکبیر رکوع میں جانے کے لیے ہوتی تھی۔

5686 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ " كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ تِسْعًا تِسْعًا: اَرْبَعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ، وَفِي الثَّانِيَةِ يَقْرَاُ فَاِذَا فَرَغَ كَبَّرَ اَرْبَعًا، ثُمَّ رَكَعَ "

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ دونوں عیدوں میں نو نو تکبیریں کہتے تھے چار تکبیریں تلاوت سے پہلے ہوتی تھیں پھر وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جاتے تھے' پھر وہ دوسری رکعت میں تلاوت کرتے تھے جب وہ اُس سے فارغ ہوتے تھے تو چار تکبیریں کہتے تھے پھر رکوع میں جاتے تھے۔

5687 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَالِسًا وَعِنْدَهُ حُذَيْفَةُ وَاَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ. فَسَاَلَهُمَا سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ عَنِ التَّكْبِيْرِ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحَى فَجَعَلَ هٰذَا يَقُوْلُ: سَلْ هٰذَا، وَهٰذَا يَقُوْلُ: سَلْ هٰذَا، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: سَلْ هٰذَا - لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ - فَسَاَلَهُ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: يُكَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ يَقْرَاُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فِي الثَّانِيَةِ فَيَقْرَاُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا بَعْدَ الْقِرَاءَةِ

✽✽ ابواسحاق نے علقمہ اور اسود بن یزید کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے ان کے پاس حضرت حذیفہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ سعید بن العاص نے اُن سے نمازِ عید الفطر اور نمازِ عید الاضحیٰ میں تکبیر کہنے کے بارے میں دریافت کیا تو ان میں سے ہر صاحب نے یہی کہا کہ ان سے پوچھلو! دوسرے نے کہا: ان سے پوچھلو! تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے سعید سے کہا: تم ان سے پوچھو! یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ اُس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امام چار تکبیریں کہے گا' پھر تلاوت کرے گا' پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے گا' پھر دوسری رکعت میں کھڑا ہو کر تلاوت کرے گا' پھر تلاوت کرنے کے بعد چار تکبیریں کہے گا۔

5688 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، ذَكَرَ اَنَّ زِيَادًا، سَاَلَ مَسْرُوْقًا عَنْ تَكْبِيْرِ الْاِمَامِ قَالَ: يُكَبِّرُ الْاِمَامُ وَاحِدَةً ثُمَّ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا، ثُمَّ يَقْرَاُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ، ثُمَّ يَسْجُدُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فِي الْاٰخِرَةِ فَيَقْرَاُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ ثَلَاثًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَاحِدَةً يَرْكَعُ بِهَا. قَالَ قَتَادَةُ: وَبَلَغَنِيْ مِثْلُ هٰذَا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

✽✽ قتادہ بیان کرتے ہیں: زیاد نے مسروق سے امام کے تکبیر کہنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: امام ایک جتنی تکبیریں کہے گا' (پہلی رکعت میں) وہ چار تکبیریں کہے گا' پھر تلاوت کرے گا' پھر تکبیر کہے گا' پھر سجدہ میں جائے گا' پھر دوسری رکعت میں تلاوت کرے گا' پھر تین تکبیریں کہے گا' پھر وہ ایک تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے گا۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی اس کی مانند روایت مجھ تک پہنچی ہے۔

5689 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي الْوَلِيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَبَّرَ فِيْ صَلَاةِ الْعِيْدِ بِالْبَصْرَةِ تِسْعَ تَكْبِيْرَاتٍ، وَالَى بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ قَالَ: وَشَهِدْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ فَعَلَ ذٰلِكَ اَيْضًا. فَسَاَلْتُ خَالِدًا كَيْفَ فَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ؟ فَفَسَّرَ لَنَا كَمَا صَنَعَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وَالثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ سَوَاءً

✽✽ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز میں شریک ہوا'

اُنہوں نے بصرہ میں عید کی نماز میں نو تکبیریں کہیں۔ اُنہوں نے دو قراتوں کے درمیان یہ کہی تھیں' راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز میں شرکت کی تو اُنہوں نے بھی ایسا ہی کیا' میں نے خالد سے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کیسے کیا تھا؟ تو اُنہوں نے ہمارے سامنے وضاحت کی: جس طرح کا طرزِ عمل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اختیار کیا تھا' جس کا ذکر معمر اور سفیان ثوری کی ابواسحاق سے نقل کردہ روایت میں ہے۔

5690 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فِي الْاَضْحَى يَوْمَئِذٍ عَلَى اَهْلِ الْاٰفَاقِ سُنَّةٌ مَسْنُوْنَةٌ فِيْ شَيْءٍ يَصْنَعُوْنَهُ؟ قَالَ: صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ كَالْفِطْرِ، وَلَا تَجِبُ اِلَّا فِيْ جَمَاعَتِهَا رَكْعَتَانِ قَطُّ، وَذَبْحٌ اِنْ شَاءَ، وَقَالَ: حَقٌّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَحْضُرُوْهَا كَمَا حَقٌّ عَلَيْهِمْ حُضُوْرُ صَلَاةِ الْفِطْرِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عیدالاضحیٰ کے دن تمام علاقہ کے رہنے والے لوگوں کے لیے کیا طریقہ مسنون ہے' جس پر وہ عمل کریں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: یہ نماز ایک ہی طریقہ سے ادا کی جاتی ہے جس طرح نمازِ عیدالفطر ادا کی جاتی ہے اور اس نماز میں صرف دو رکعت ادا کرنا فرض ہے اور قربانی کی جاتی ہے' اگر آدمی چاہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ لوگوں پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اس نماز میں شرکت کریں جس طرح اُن لوگوں پر یہ بات بھی لازم ہے کہ وہ نمازِ عیدالفطر میں شرکت کریں۔

5691 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى اَنَّ فِي الْاَضْحَى، عِنْدَهُمْ مِنَ التَّكْبِيْرِ مِثْلَمَا يَكُوْنُ عِنْدَهُمْ فِي الْفِطْرِ "

٭٭ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: علماء کے نزدیک عیدالاضحیٰ کی نماز میں بھی اُتنی ہی تکبیریں کہی جائیں گی جتنی تکبیریں اُن کے نزدیک عیدالفطر کی نماز میں کہی جائیں گی۔

5692 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى اَنَّ فِي الْاَضْحَى عِنْدَهُمْ مَا فِي الْفِطْرِ "

٭٭ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: علماء کے نزدیک عیدالاضحیٰ کی نماز میں بھی اُتنی ہی تکبیریں کہی جائیں گی جتنی عیدالفطر میں کہی جائیں گی۔

5693 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: اِنِّي لَا اَكْرَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ التَّكْبِيْرِ فِيْ يَوْمِ الْاَضْحَى مِثْلَمَا فِيْ يَوْمِ الْفِطْرِ، وَمَا بَلَغَنِيْ ذٰلِكَ عَنْ اَحَدٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: عیدالاضحیٰ کی نماز کی دونوں رکعات میں' میں اُتنی تکبیروں کو مکروہ قرار نہیں دوں گا' جتنی تکبیریں عیدالفطر میں کہی جاتی ہیں اور اس حوالے سے کسی سے بھی مجھ تک یہ روایت نہیں پہنچی ہے۔

5694 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: التَّكْبِيْرُ فِيْ يَوْمِ الْعِيْدِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى اَرْبَعًا، وَفِي الْاٰخِرَةِ ثَلَاثًا، فَالتَّكْبِيْرُ سَبْعٌ سِوَى تَكْبِيْرِ الصَّلَاةِ

** حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عید کے دن پہلی رکعت میں چار تکبیریں اور دوسری رکعت میں تین تکبیریں کہی جائیں گی تو یہ سات تکبیریں ہوں گی' جو نماز کی تکبیروں کے علاوہ ہوں گی۔

5695 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: سُنَّةُ الْاَضْحٰى سُنَّةُ الْفِطْرِ اِلَّا الذَّبْحَ قَالَ: وَسَوَاءٌ فِي الْخُرُوجِ وَالْخُطْبَةِ وَالتَّكْبِيرِ اِلَّا الذَّبْحَ

** عبدالکریم فرماتے ہیں: قربانی کے علاوہ عیدالاضحیٰ کا طریقہ بھی وہی ہے جو عیدالفطر کا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: (نماز کی ادائیگی کے لئے) نکلنے' خطبہ ہونے' تکبیر کہنے کے حوالے سے دونوں کا حکم برابر ہے' صرف قربانی کا معاملہ مختلف ہے۔

بَابُ كَمْ بَيْنَ كُلِّ تَكْبِيرَتَيْنِ

باب: دو تکبیروں کے درمیان کتنا فاصلہ ہوگا؟

5696 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: يَقُومُ الْاِمَامُ فَيُكَبِّرُ لِاسْتِفْتَاحِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ يَمْكُثُ سَاعَةً يَدْعُو وَيَذْكُرُ فِي نَفْسِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُونَ بَلَغَهُمْ قَوْلٌ مَعْلُومٌ وَلَا مِنْ دُعَاءٍ وَلَا مِنْ غَيْرِهِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ يَمْكُثُ كَذٰلِكَ سَاعَةً يَدْعُو فِي نَفْسِهِ وَيُكَبِّرُ، ثُمَّ كَذٰلِكَ بَيْنَ كُلِّ تَكْبِيرَتَيْنِ سَاعَةً يَدْعُو وَيَذْكُرُ فِي نَفْسِهِ حَتّٰى يُكَبِّرَ سِتًّا بِتَكْبِيرَةِ الْاِسْتِفْتَاحِ، ثُمَّ يَقْرَاُ، فَاِذَا خَتَمَ كَبَّرَ السَّابِعَةَ لِلرَّكْعَةِ، ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ، فَاِذَا اسْتَوٰى قَائِمًا كَبَّرَ ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً يَدْعُو فِي نَفْسِهِ وَيَذْكُرُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُكَبِّرَ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، فَاِذَا خَتَمَ كَبَّرَ السَّادِسَةَ فَتِلْكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً، كُلُّهُنَّ يُكَبِّرُ الْاِمَامُ وَهُوَ قَائِمٌ. قَالَ ذٰلِكَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا يُحْتَسَبُ فِي ذٰلِكَ بِتَكْبِيرَةِ السُّجُودِ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: امام کھڑا ہو کر نماز کے آغاز کے لیے تکبیر کہے گا' پھر وہ کچھ دیر ٹھہرا رہے گا اور پست آواز میں دعا کرے گا اور ذکر کرے گا' یوں صورت ہوگی کہ لوگوں تک کوئی متعین قول' یا اُس کی دعا کا کوئی حصہ' یا کوئی اور چیز نہ پہنچے (یعنی اُس کی آواز نہ جائے) پھر وہ دوسری مرتبہ تکبیر کہے گا' پھر وہ کچھ ٹھہرا رہے گا' اس دوران وہ پست آواز میں دعا کرے گا' پھر وہ تکبیر کہے گا' اسی طرح وہ ہر دو تکبیروں کے درمیان کچھ دیر کے لیے ٹھہر کر دعا کرے گا اور پست آواز میں ذکر کرے گا' یہاں تک کہ تکبیر تحریمہ سمیت جب وہ چھ تکبیریں کہہ دے گا' تو پھر وہ تلاوت شروع کرے گا' جب وہ تلاوت ختم کرے گا' تو رکوع میں جانے کے لیے ساتویں مرتبہ تکبیر کہے گا' پھر وہ دوسری رکعت میں کھڑا ہوگا تو جب وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا تو تکبیر کہے گا' پھر وہ تھوڑی دیر ٹھہرا رہے گا' جس میں وہ پست آواز میں دعا کرے گا اور ذکر کرے گا' پھر وہ دوسری تکبیر کہے گی' پھر اسی طرح وہ پانچ تکبیریں کہے گا جو تلاوت سے پہلے ہوں گی' جب وہ تلاوت ختم کرے گا تو وہ (رکوع میں جانے کے لیے) چھٹی تکبیر کہے گا' یہ کل تیرہ تکبیریں ہو جائیں گی' امام یہ تمام تکبیریں قیام کی حالت میں کہے گا۔

اُنہوں نے کئی مرتبہ یہ بات کہی کہ ان تکبیروں میں سجدہ میں جانے والی تکبیریں شامل نہیں ہوں گی۔

5697 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ بَيْنَ كُلِّ تَكْبِيرَتَيْنِ قَدْرَ كَلِمَةٍ "

* * علقمہ اور اسود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: دو تکبیروں کے درمیان اتنا فرق ہوگا' جتنی دیر میں کوئی کلمہ (پڑھا جا سکے)۔

5698 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ مِنْ تَهْلِيلٍ اَوْ تَسْبِيحٍ اَوْ حَمْدٍ، يُقَالُ يَوْمَئِذٍ كَمَا يُقَالُ التَّكْبِيرُ، فَيَحِقُّ اَنْ يُعْمَلَ بِهِ فِي الصَّلَاةِ اَوْ بَعْدَهَا اَوْ قَبْلَهَا اَوْ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ: لَمْ يَبْلُغْنِي

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس دن جس طرح تکبیر کہی جاتی ہے' اُس طرح کیا لا الٰہ الا اللہ یا سبحان اللہ' یا الحمد للہ بھی کہا جا سکتا ہے؟ اور کیا یہ بات لازم ہوگی کہ یہ کام نماز میں کیا جائے' یا اُس کے بعد کیا جائے' یا اس سے پہلے کیا جائے' یا منبر پر کیا جائے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے۔

بَابُ التَّكْبِيرِ بِالْيَدَيْنِ

باب: دونوں ہاتھوں کے ذریعہ تکبیر کہنا (یعنی تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرنا)

5699 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يَرْفَعُ الْاِمَامُ يَدَيْهِ كُلَّمَا كَبَّرَ هَذِهِ التَّكْبِيرَةَ الزِّيَادَةَ فِي صَلَاةِ الْفِطْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَيَرْفَعُ النَّاسُ اَيْضًا

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عید الفطر کی نماز میں یہ اضافی تکبیریں کہتے ہوئے امام ہر مرتبہ رفع یدین کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور لوگ بھی رفع یدین کریں گے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ الْعِيدِ

باب: عید کے دن نمازِ عید میں تلاوت کرنا

5700 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ تُسْمِعُ مَنْ يَلِيكَ

* * حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ عیدین کی نماز میں وہ اپنے پاس موجود لوگ تک آواز بلند پہنچاتے تھے (یعنی بلند آواز میں تلاوت کرتے تھے)۔

5701 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ: كَانَ يُقْرَاُ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ " قَالَ: وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا ذَكَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

* * ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ عید الفطر کے دن نماز میں سورۂ

اقتربت الساعۃ کی تلاوت کی جاتی تھی۔ راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق طاؤس نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ذکر کی تھی۔

5702 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقْرَاُ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ الْعِيدِ ق وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ

✱✱ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عید کے دن نماز عید میں سورۂ ق اور سورۂ اقتربت الساعۃ کی تلاوت کرتے تھے۔

5703 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ يَقُوْلُ: خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ يَوْمِ عِيدٍ فَسَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ: بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ الْعِيدِ؟ فَقَالَ: بِقَافٍ، وَاقْتَرَبَتْ

✱✱ عبیداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عید کے دن تشریف لائے تو انہوں نے حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ عید کے دن نماز میں کون سی سورت کی تلاوت کرتے تھے؟ ابوواقد نے جواب دیا: سورۂ ق اور سورۂ اقتربت کی۔

5704 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الصَّلَاةِ يَوْمَ الْعِيدِ بِـ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ:

✱✱ عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عید کے دن نماز عید میں سورۂ الاعلیٰ اور سورۂ الغاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔

5705 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَفِي الْاٰخِرَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عیدین میں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورۂ الاعلیٰ کی اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ الغاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔

5706 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَفِي الْعِيدَيْنِ بِـ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

✱✱ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن اور عیدین کی نمازوں میں سورۂ الاعلیٰ اور سورۂ الغاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔

بَابُ وُجُوبِ صَلاةِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى

باب: عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نماز کا واجب ہونا

5707 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَاْتِيَ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْعِيدِ

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ بات سنت ہے کہ تم عید کے دن نمازِ عید ادا کرنے کے لیے آؤ۔

5708 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَوَاجِبَةٌ صَلَاةُ يَوْمِ الْفِطْرِ عَلَى النَّاسِ اَجْمَعِينَ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا فِي الْجَمَاعَةِ قَالَ: مَا الْجُمُعَةُ بِاَنْ يُوتَى اَوْجَبُ بِذٰلِكَ مِنْهَا اِلَّا فِي الْجَمَاعَةِ فَكَيْفَ فِي الْفِطْرِ؟ " قَالَ عَطَاءٌ: لَا يَتِمَّانِ اَرْبَعًا فِي جَمَاعَةٍ وَلَا غَيْرِهَا قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَحَقٌّ عَلَى اَهْلِ الْقَرْيَةِ اَنْ يَحْضُرُوا صَلَاةَ الْفِطْرِ كَمَا حَقَّ عَلَيْهِمْ حُضُورُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: ذٰلِكَ تَرَى وَقَدْ كَانَ قَالَ لِي مَرَّةً اُخْرَى قَبْلَ هٰذِهِ: حَقَّ ذٰلِكَ، فَاَمَّا كَحَقِّ الْجُمُعَةِ فَلَا، اُمِرُوا بِالْجُمُعَةِ، ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ يَوْمٍ اَعْظَمُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، هُوَ اَعْظَمُ الْاَيَّامِ كُلِّهَا، اَعْظَمُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَيَوْمِ الْفِطْرِ، وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ لَا بَرٌّ وَلَا بَحْرٌ وَلَا شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ لَا يَزَالُ يَدْعُو يَوْمَئِذٍ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اِلَّا الثَّقَلَانِ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ

❁❁ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا عیدالفطر کے دن نمازِ عید ادا کرنا' سب لوگوں پر واجب ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! صرف باجماعت ادا کی جاسکتی ہے۔ ابن جریج نے دریافت کیا: پھر کیا وجہ ہے کہ جمعہ میں شریک ہونا اس کے مقابلہ میں زیادہ واجب ہے' البتہ جماعت کا حکم مختلف ہے' تو عیدالفطر کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہو گی؟ عطاء کہتے ہیں: وہ جماعت کے ساتھ یا جماعت کے بغیر چار رکعات مکمل ادا نہیں کرے گا' ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا بستی کے رہنے والوں پر یہ بات لازم ہے کہ وہ عیدالفطر کی نماز میں شریک ہوں جس طرح اُن پر یہ لازم ہے کہ وہ جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز میں) شریک ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ابن جریج نے کہا: یہ تو آپ اب کہہ رہے ہیں! حالانکہ اس سے پہلے وہ یہ بات کہہ چکے تھے کہ یہ بات لازم ہے لیکن یہ جمعہ کی طرح لازم نہیں ہے' لوگوں کو جمعہ کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے' پھر اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ جمعہ کے دن سے زیادہ عظیم دن اور کوئی نہیں ہے' وہ تمام دنوں میں سب سے زیادہ عظمت والا ہے' وہ عرفہ کے دن اور عیدالفطر کے دن سے بھی زیادہ عظمت رکھتا ہے اور ہم تک یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ خشکی اور سمندر' درخت اور پتھر اس (جمعہ کے) دن میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے' جو سورج طلوع ہونے کے وقت دعا نہ کرتی ہو (کیونکہ اُنہیں یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں آج قیامت نہ آ جائے) صرف دو فریقوں کا معاملہ مختلف ہے' جنات اور انسانوں کا۔

5709 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: " مَا رَاَيْتُ الْجُمُعَةَ اِلَّا اَوْجَبَ عِنْدَهُمْ مِنَ الْفِطْرِ، يَقُولُونَ: هٰذِهِ فَرِيضَةٌ، وَهٰذِهِ سُنَّةٌ "

** معمر فرماتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ جمعہ جن لوگوں پر لازم ہوتا ہے اُن پر عیدالفطر کی نماز بھی واجب ہوتی ہے، تاہم لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ (جمعہ) فرض ہے اور وہ (عید) سنت ہے۔

5710 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: صَلَاةُ الْاَضْحَى مِثْلُ صَلَاةِ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ

** زہری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: عیدالاضحیٰ کی نماز عیدالفطر کی طرح ہوتی ہے یہ دونوں دو دو رکعت ادا کی جاتی ہیں۔

بَابُ مَنْ صَلَّاهَا غَيْرَ مُتَوَضِّءٍ وَّمَنْ فَاتَهُ الْعِيدَانِ

باب: جو شخص وضو کیے بغیر یہ نماز ادا کرلے گا' یا جس کی عیدین کی نماز فوت ہو جائے

5711 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفِطْرِ غَيْرَ مُتَوَضِّءٍ فَذَكَرْتُ بَعْدَ مَا فَرَغَ الْإِمَامُ؟ قَالَ: تُعِيدُهَا. وَقَالَ لِي ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں بے وضو حالت میں عیدالفطر کی نماز ادا کرلیتا ہوں اور امام کے فارغ ہونے کے بعد مجھے یہ بات یاد آتی ہے (کہ میں نے وضو کیا ہی نہیں تھا)؟ تو عطاء نے فرمایا: تم اُس نماز کو دُہراؤ گے۔ عمرو بن دینار نے بھی مجھے یہی بات کہی تھی۔

5712 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَكْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا خَشِيتَ فِي الْعِيدَيْنِ اَنْ تَفُوتَكَ الصَّلَاةُ وَاَنْتَ حَاقِنٌ فَبُلْ ثُمَّ تَيَمَّمْ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تمہیں عیدین کی نماز میں یہ اندیشہ ہو کہ تمہاری نماز رہ جائے گی اور تم اُس وقت پیشاب کو روکے ہوئے ہو' تو تم پیشاب کرلو اور پھر تیمم کر کے (نماز ادا کرلو)۔

5713 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَنْ فَاتَهُ الْعِيدَانِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا

** امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کی عید کی نماز فوت ہو جائے' وہ چار رکعات ادا کرے۔

5714 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ يَفُوتُهُ رَكْعَةٌ مِنَ الْعِيدِ قَالَ: يُصَلِّي مَعَ الْإِمَامِ، ثُمَّ يَقْضِي الرَّكْعَةَ الَّتِي فَاتَتْهُ، وَيُكَبِّرُ كَمَا يُكَبِّرُ الْإِمَامُ وَلَوْ وَجَدَ الْإِمَامَ يَقْرَاُ كَبَّرَ كَمَا يُكَبِّرُ الْإِمَامُ

** سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جس کی عید کی نماز کی ایک رکعت رہ جاتی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: وہ امام کے ساتھ نماز ادا کرے گا' پھر اُس ایک رکعت کو قضاء کرے گا جو پہلے گزر گئی تھی اور وہ اسی طرح تکبیر کہے گا جس طرح امام نے تکبیر کہی تھی اور اگر وہ امام کو تلاوت کرتے ہوئے پاتا ہے' تو اُسی طرح تکبیر کہے گا جس طرح امام نے تکبیر کہی تھی۔

5715 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعِيدِ مَعَ الْاِمَامِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ تَكْبِيرٌ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جس شخص کی عید کی نماز امام کے ساتھ رہ گئی ہو تو اُس پر تکبیر کہنا لازم نہیں ہوگا۔

5716 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَنْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ يَوْمَ الْفِطْرِ صَلَّى كَمَا يُصَلِّي الْاِمَامُ. قَالَ مَعْمَرٌ: اِنْ فَاتَتْ اِنْسَانًا الْخُطْبَةُ اَوِ الصَّلَاةُ يَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحَى ثُمَّ حَضَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِنَّهُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: جس شخص کی عید الفطر کے دن نمازِ عید رہ جائے' تو وہ اُسے اُسی طرح ادا کرے گا' جس طرح امام نے ادا کی تھی۔

معمر بیان کرتے ہیں: اگر کسی شخص کا عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن خطبہ یا نمازِ عید رہ جائے اور وہ اُس کے بعد وہاں آئے تو وہ دو رکعت ادا کر لے۔

بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ فِي الْقُرَى الصِّغَارِ

باب: چھوٹی بستیوں میں عیدین کی نماز ادا کرنا

5717 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي يَحْيَى، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى قُرًى عَرَبِيَّةٍ، فَدَكَ وَيَنْبُعَ وَنَحْوِهَا مِنَ الْقُرَى عَلَى مَسِيرَةِ ثَلَاثٍ مِنَ الْمَدِينَةِ اَنْ يُجَمِّعُوا وَاَنْ يُصَلُّوا الْعِيدَيْنِ

٭٭ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دور دراز کی بستیوں کی طرف لوگوں کو بھجوایا' جیسے فدک ہے' ینبع ہے یا اس طرح کی دیگر بستیاں ہیں' جو مدینہ منورہ سے تین دن کے فاصلہ پر ہیں' (نبی اکرم ﷺ نے یہ پیغام بھجوایا) کہ وہ لوگ جمعہ قائم کریں اور وہ لوگ عیدین کی نماز ادا کریں۔

5718 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، وَغَيْرِهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: كَانَ اَبُو عِيَاضٍ وَّمُجَاهِدٌ مُتَوَارِيَيْنِ زَمَنَ الْحَجَّاجِ، وَكَانَ يَوْمُ فِطْرٍ فَكُلِّمَ اَبُو عِيَاضٍ وَّدَعَا لَهُمْ وَاَمَّهُمْ بِرَكْعَتَيْنِ. قَالَ: وَاَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ

٭٭ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: ابو عیاض اور مجاہد' حجاج کے زمانہ میں پوشیدہ طور پر رہ رہے تھے' عید الفطر کا دن آیا' ابو عیاض سے اس بارے میں بات کی گئی تو انہوں نے لوگوں کو بلوایا اور انہیں دو رکعت پڑھائیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: شعبہ نے عکرمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بھی یہی رائے رکھتے تھے۔

5719 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا جُمُعَةَ وَلَا

تَشْرِیقَ اِلَّا فِیْ مِصْرٍ جَامِعٍ. قَالَ مَعْمَرٌ: یَعْنِیْ بِالتَّشْرِیقِ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی الْخُرُوجَ اِلَی الْجَبَّانَۃِ

* * حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جمعہ اور تشریق صرف کسی جامع شہر میں ادا کیے جا سکتے ہیں۔

معمر بیان کرتے ہیں: تشریق سے مراد عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن ''جبانہ'' (نامی جگہ کی طرف) جانا ہے (یعنی نمازِ عید کی ادائیگی کے لیے جانا ہے)۔

5720 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ: لَیْسَ عَلَی الْمُسَافِرِ صَلَاۃُ الْاَضْحٰی وَلَا صَلَاۃُ الْفِطْرِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ فِیْ مِصْرٍ اَوْ قَرْیَۃٍ فَیَشْهَدَ مَعَهُمُ الصَّلَاۃَ

* * زہری فرماتے ہیں: مسافر شخص پر عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نماز ادا کرنا لازم نہیں ہے البتہ اگر وہ کسی شہر یا بستی میں موجود ہو تو وہاں کے لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوگا۔

بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِی الصَّلَاۃِ

باب: نمازِ عید کے لیے خواتین کا جانا

5721 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَۃَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ، اَنَّ امْرَاَۃً حَدَّثَتْهَا قَالَتْ: غَزَا زَوْجِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اثْنَتَیْ عَشْرَۃَ غَزْوَۃً، فَخَرَجْتُ مَعَہٗ فِیْ خَمْسٍ مِنْهُنَّ، فَکُنَّا نَقُوْمُ عَلَی الْمَرْضٰی، وَنُدَاوِی الْکَلْمٰی، وَاُمِرْنَا فِی الْعِیْدَیْنِ اَنَّ مَنْ لَمْ یَکُنْ لَهَا جِلْبَابٌ اَنْ یُلْبِسَهَا صَاحِبَتُهَا مَعَهَا مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَتْ حَفْصَۃُ: " فَقَدِمَتْ عَلَیْنَا اُمُّ عَطِیَّۃَ الْاَنْصَارِیَّۃُ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَهَا، فَقَالَتْ: نَعَمْ بِاَبِیْ هُوَ وَاُمِّیْ اَمَرَنَا اَنْ نُخْرِجَ فِی الْعِیْدَیْنِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَالْحُیَّضِ قَالَتْ: فَاَمَّا الْحُیَّضُ فَیَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰی وَیَشْهَدْنَ الْخَیْرَ وَدَعْوَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ.

* * حفصہ بنت سیرین بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے انہیں یہ بتایا: میرے شوہر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی ہے، جن میں سے پانچ غزوات میں، میں بھی شریک ہوئی ہوں، ہم خواتین بیماروں کی دیکھ بھال کرتی تھیں زخمیوں کو دوا دیا کرتی تھیں، عیدین کے موقع پر ہم خواتین کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ جس عورت کے پاس بڑی چادر نہ ہو اُس کی سہیلی اپنی چادر اُسے بھی اوڑھنے کے لیے دیدے اور وہ دونوں ایک چادر میں آ جائیں۔

حفصہ بنت سیرین بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ سیدہ اُم عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا ہمارے ہاں آئیں، میں نے اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میرے ماں باپ اُن پر قربان ہوں! (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں!) آپ ہمیں یہ حکم دیتے تھے کہ ہم عیدین کے موقع پر جوان، پردہ دار، حیض والی خواتین کو بھی ساتھ لے کے جائیں۔ سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: جہاں تک حیض والی خواتین کا تعلق ہے، تو وہ نماز سے الگ رہتی تھیں، البتہ بھلائی میں اور مسلمانوں کی اجتماعی دعا میں شریک ہوتی تھیں۔

5722 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حفصہ بنت سیرین سے منقول ہے۔

5723 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَتِ امْرَاَةُ عَلْقَمَةَ جَلِيلَةً، وَكَانَتْ تَخْرُجُ فِي الْعِيدَيْنِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: علقمہ کی اہلیہ بڑی جلیل القدر تھیں' لیکن وہ عیدین کے موقع پر تشریف لے جاتی تھیں۔

5724 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ كَانَ لَا يُخْرِجُ نِسَاءَهُ فِي الْعِيدِ "

✵✵ عبیداللہ بن عمر نے نافع کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ عید کے موقع پر اپنی خواتین کو (عیدگاہ) لے جایا کرتے تھے۔

بَابُ اجْتِمَاعِ الْعِيدَيْنِ

باب: عیدین کا اجتماع (یعنی جمعہ کے دن' عید ہونا)

5725 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِنِ اجْتَمَعَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَيَوْمُ الْفِطْرِ فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَلْيَجْمَعْهُمَا فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَطُّ حَيْثُ يُصَلِّي صَلَاةَ الْفِطْرِ ثُمَّ هِيَ هِيَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ اَخْبَرَنِي عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ: " اجْتَمَعَ يَوْمُ فِطْرٍ وَّيَوْمُ جُمُعَةٍ فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ فِي زَمَانِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: عِيدَانِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَجَمَعَهُمَا جَمِيعًا بِجَعْلِهِمَا وَاحِدًا، وَصَلَّى يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ بُكْرَةً صَلَاةَ الْفِطْرِ، ثُمَّ لَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ ." قَالَ: فَاَمَّا الْفُقَهَاءُ فَلَمْ يَقُولُوا فِي ذٰلِكَ، وَاَمَّا مَنْ لَمْ يَفْقَهْ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ . قَالَ: وَلَقَدْ اَنْكَرْتُ اَنَا ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَصَلَّيْتُ الظُّهْرَ يَوْمَئِذٍ. قَالَ: حَتّٰى بَلَغَنَا بَعْدُ اَنَّ الْعِيدَيْنِ كَانَا اِذَا اجْتَمَعَا كَذٰلِكَ صُلِّيَا وَاحِدَةً، وَذُكِرَ ذٰلِكَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اُخْبِرَ اَنَّهُمَا كَانَا يَجْمَعَانِ اِذَا اجْتَمَعَا. قَالَا: اِنَّهُ وَجَدَهُ فِي كِتَابٍ لِعَلِيٍّ، زَعَمَ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: اگر جمعہ کا دن اور عید الفطر کا دن ایک ہی دن میں آ جائیں' تو آدمی ان دونوں نمازوں کو جمع کر لے گا اور وہ صرف دو رکعت ادا کرے گا' اُس وقت جب وہ نمازِ عید الفطر ادا کرے گا' پھر وہ ایسے ہی رہے گا یہاں تک کہ عصر کا وقت آ جائے۔ اُس موقع پر اُنہوں نے یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں عید الفطر اور جمعہ کا دن ایک ہی دن آ گئے' تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک ہی دن میں دو عیدیں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان دونوں کو ملایا اور ان دونوں کو ایک ہی قرار دیا' پھر اُنہوں نے دن کے وقت جمعہ کے دن عید الفطر کی نماز ادا کی اور پھر عصر کی نماز تک مزید کوئی اور نماز ادا نہیں کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: جہاں تک فقہاء کا تعلق ہے تو وہ اس بات کے قائل نہیں ہیں اور جہاں تک اُس شخص کا تعلق ہے جو سمجھ

بوجھ نہیں رکھتا'' اس کا انکار کرتا ہے۔

عطاء نے یہ بھی کہا: میں خود اس بات کا انکار کرتا ہوں اور میں اُس دن میں ظہر کی نماز بھی ادا کروں گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ بعد میں مجھ تک یہ روایت پہنچی کہ جب دو عیدیں اکٹھی ہو جائیں' تو اسی طرح ایک مرتبہ نماز ادا کی جائے گی۔

پھر یہ بات امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ذکر کی گئی کہ اُنہوں نے یہ بات بتائی ہے: جب دو عیدیں اکٹھی ہو جائیں تو ان دونوں کو جمع کر لیا جائے گا' ان دونوں حضرات کا یہ کہنا تھا: یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تحریر میں موجود ہے۔

5726 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، فِي جَمْعِ ابْنِ الزُّبَيْرِ بَيْنَهُمَا يَوْمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا قَالَ: سَمِعْنَا ذٰلِكَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: اَصَابَ عِيدَانِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ

❋❋ ابوزبیر نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے دونوں عیدوں کو ایک ساتھ جمع کرنے کے بارے میں یہ فرمایا ہے: کہ ہم نے یہ بات سن رکھی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب دو عیدیں ایک ہی دن میں اکٹھی ہو گئیں' تو اُنہوں نے ٹھیک کیا۔

5727 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُجْزِءُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا عَنْ صَاحِبِهِ

❋❋ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ان دونوں میں سے ایک (نماز) دوسری کی جگہ کفایت کر جائے گی۔

5728 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ ذَكْوَانَ قَالَ: اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِطْرٌ وَجُمُعَةٌ - اَوْ اَضْحَى وَجُمُعَةٌ - قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّكُمْ قَدْ اَصَبْتُمْ ذِكْرًا وَخَيْرًا، وَاِنَّا مُجَمِّعُونَ، مَنْ اَرَادَ اَنْ يُجَمِّعَ فَلْيُجَمِّعْ، وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ

❋❋ ذکوان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں دو عیدیں اکٹھی ہو گئیں' یعنی عید الفطر اور جمعہ کا دن' یا شاید عید الاضحیٰ اور جمعہ کا دن۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے ذکر بھی کیا اور بھلائی میں بھی شریک ہوئے' ہم جمعہ ادا کریں گے' جو شخص جمعہ ادا کرنا چاہتا ہو' وہ جمعہ ادا کرے اور جو شخص بیٹھنا چاہتا ہو' وہ بیٹھا رہے۔ (یعنی اپنے گھر میں بیٹھا رہے)

5729 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي بَعْضُ اَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْهُمْ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعَ فِي زَمَانِهِ يَوْمُ جُمُعَةٍ وَّيَوْمُ فِطْرٍ اَوْ يَوْمُ جُمُعَةٍ وَّاَضْحَى فَصَلَّى بِالنَّاسِ الْعِيدَ الْاَوَّلَ ثُمَّ خَطَبَ فَاَذِنَ لِلْاَنْصَارِ فِي الرُّجُوعِ اِلَى الْعَوَالِي وَتَرْكِ الْجُمُعَةِ، فَلَمْ يَزَلِ الْاَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ بَعْدُ "، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَحُدِّثْتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَعَنْ اَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعَ فِي زَمَانِهِ يَوْمُ جُمُعَةٍ وَّيَوْمُ فِطْرٍ فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمٌ قَدِ اجْتَمَعَ فِيهِ عِيدَانِ، فَمَنْ اَحَبَّ فَلْيَنْقَلِبْ،

وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْتَظِرَ فَلْيَنْتَظِرْ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: بعض اہلِ مدینہ نے مجھے کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں جمعہ کا دن اور عیدالفطر کا دن' یا شاید جمعہ کا دن اور عیدالاضحیٰ کا دن اکٹھے ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو عید کی نماز پڑھائی' پھر آپ نے خطبہ دیتے ہوئے انصار کو اس بات کی اجازت دی کہ وہ اپنے نواحی علاقوں کی طرف واپس چلے جائیں اور جمعہ ترک کر دیں' اُس کے بعد ہمیشہ یہی معمول رہا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز اور ابوصالح زیات کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں جمعہ کا دن اور عیدالفطر کا دن اکٹھے آ گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج ایک ایسا دن ہے' جس میں دو عیدیں اکٹھی ہوئی ہیں' تو جو شخص واپس جانا چاہتا ہو (وہ چلا جائے) اور جو شخص انتظار کرنا چاہتا ہو وہ انتظار کرے۔

5730 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَنَّهُمَا اجْتَمَعَا وَعَلِيٌّ بِالْكُوفَةِ فَصَلَّى ثُمَّ صَلَّى الْجُمُعَةَ، وَقَالَ حِينَ صَلَّى الْفِطْرَ: مَنْ كَانَ هَاهُنَا فَقَدْ اَذِنَّا لَهُ كَاَنَّهُ لِمَنْ حَوْلَهُ يُرِيدُ الْجُمُعَةَ

* امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ یہ دونوں عیدیں ایک دن میں اکٹھی ہو گئیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دنوں کوفہ میں تھے تو اُنہوں نے پہلے عید کی نماز ادا کی اور پھر جمعہ کی نماز ادا کی' جب اُنہوں نے عیدالفطر کی نماز ادا کر لی' تو پھر یہ فرمایا: جو بھی شخص یہاں موجود ہے' ہم اُسے اجازت دیتے ہیں' اُن کی مراد یہ تھی کہ جو لوگ آس پاس کے علاقوں سے آئے ہوئے ہیں اور جمعہ پڑھنے کا ارادہ رکھتے تھے (وہ اگر جانا چاہیں' تو چلے جائیں)۔

5731 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمٍ، فَقَالَ: مَنْ اَرَادَ اَنْ يُجَمِّعَ فَلْيُجَمِّعْ، وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ. قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي يَجْلِسُ فِي بَيْتِهِ

* حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ (اُن کے عہدِ خلافت میں) ایک ہی دن میں دو عیدیں اکٹھی ہو گئیں (یعنی جمعہ کے دن عید آ گئی) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ان دونوں کو جمع کرنا چاہے' وہ ان دونوں کو جمع کر لے (یعنی بعد میں جمعہ کی نماز بھی ادا کرے) اور جو شخص بیٹھا رہنا چاہے' وہ بیٹھا رہے۔

سفیان کہتے ہیں: یعنی وہ شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔

5732 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ، مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ وَاجْتَمَعَ فِطْرٌ وَجُمُعَةٌ، فَخَطَبَ عُثْمَانُ النَّاسَ بَعْدَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هٰذَيْنِ الْعِيدَيْنِ قَدِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ، فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْعَوَالِي فَاَحَبَّ اَنْ يَّمْكُثَ حَتّٰى يَشْهَدَ الْجُمُعَةَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْصَرِفَ قَدْ اَذِنَّا لَهُ

✽✽ ابوعبید جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا' عیدالفطر اور جمعہ کا دن اکٹھا آ گیا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نماز کے بعد لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ دونوں عیدیں ایک ہی دن میں اکٹھی ہوگئی ہیں' تو نواحی علاقوں سے تعلق رکھنے والا جو شخص یہ چاہے کہ وہ ٹھہر جائے' تاکہ جمعہ میں شریک ہو' اور جو شخص واپس جانا چاہے تو ہم اُسے اجازت دیتے ہیں۔

5733 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ اِذَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ صَلَّى فِي اَوَّلِ النَّهَارِ الْعِيدَ وَصَلَّى فِي آخِرِ النَّهَارِ الْجُمُعَةَ

✽✽ معمر نے اپنے ساتھی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک ہی دن میں دو عیدیں اکٹھی ہوگئیں' تو اُنہوں نے دن کے ابتدائی حصہ میں عید کی نماز ادا کی اور دن کے آخری حصہ میں جمعہ کی نماز ادا کی۔

بَابُ الْاَكْلِ قَبْلَ الصَّلَاةِ

باب: نماز سے پہلے کچھ کھانا

5734 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: اِنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا يَغْدُوَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ فَلْيَفْعَلْ قَالَ: فَلَمْ اَدَعْ اَنْ آكُلَ قَبْلَ اَنْ اَغْدُوَ مُنْذُ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَآكُلُ مِنْ طَرَفِ الصَّرِيفَةِ، قُلْنَا لَهُ: مَا الصَّرِيفَةُ؟ قَالَ: خُبْزُ الرِّقَاقِ الْاَكْلَةُ، اَوْ اَشْرَبُ مِنَ اللَّبَنِ اَوِ النَّبِيذِ اَوِ الْمَاءِ، قُلْتُ: فَعَلَامَ تُؤَوِّلُ هٰذَا؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ قَالَ: اَظُنُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانُوا لَا يَخْرُجُونَ حَتّٰى يَمْتَدَّ الضُّحٰى، فَيَقُولُونَ نَطْعَمُ لِاَنْ لَا نَعْجَلَ عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ: وَرُبَّمَا غَدَوْتُ وَلَمْ اَذُقْ اِلَّا الْمَاءَ، ابْنُ عَبَّاسٍ الْقَائِلُ

✽✽ عطاء بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر تم سے ہو سکے تو عیدالفطر کی نماز کے لیے جانے سے پہلے کچھ کھا کر جاؤ۔

وہ (یعنی عطاء) یہ فرماتے ہیں: جب سے میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی زبانی یہ بات سنی ہے تب سے میں نے کبھی یہ بات ترک نہیں کی کہ نمازِ عید کے لیے جانے سے پہلے کچھ کھالوں' یہاں تک کہ میں صریفہ کا کنارہ کھا لیتا ہوں۔ ہم نے ان سے دریافت کیا: صریفہ کیا ہوتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: پتلی روٹی ہوتی ہے' یا پھر میں دودھ پی لیتا ہوں' نبیذ پی لیتا ہوں' یا پانی لیتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا: آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ تو اُنہوں نے بتایا: میں نے اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے اور میرا خیال ہے اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں صحابہ کرام اُس وقت تک (نمازِ عید کی ادائیگی کے لیے) نہیں جاتے تھے' جب تک دن چڑھ نہیں جاتا تھا' وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ ہم کچھ کھا لیتے ہیں' تاکہ ہم نماز کے حوالے سے جلدی نہ کریں۔

وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ بعض اوقات میں چلا جاتا ہوں اور میں نے صرف پانی پیا ہوتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

5735 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَانَ يُؤْمَرُ الْإِنْسَانُ اَنْ يَاْكُلَ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ الْإِمَامُ إِلَى الْمُصَلَّى. قَالَ مَعْمَرٌ: فَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَاْكُلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَغْدُوَ، وَلَا يَاْكُلُ يَوْمَ النَّحْرِ حَتّٰى يَنْحَرُوا

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: پہلے آدمی کو یہ حکم دیا جاتا تھا کہ وہ عیدالفطر کے دن امام کے عیدگاہ آنے سے پہلے کچھ کھالے۔

معمر بیان کرتے ہیں: زہری عیدالفطر کے دن (نمازِ عید کی ادائیگی کے لیے) جانے سے پہلے کچھ کھالیتے تھے' البتہ وہ قربانی کے دن اُس وقت تک کچھ نہیں کھاتے تھے' جب تک لوگ قربانی نہیں کر لیتے تھے۔

5736 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَكَانَ يَاْكُلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَغْدُوَهُ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ عیدالفطر کے دن (نمازِ عید کے لیے) جانے سے پہلے کچھ کھالیتے تھے۔

5737 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ - اَوْ عَمَّنْ، سَمِعَ عَلِيًّا - اَنَا اَشُكُّ - عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ، كَانَ يَاْمُرُ بِذٰلِكَ "

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ عیدالفطر کے دن اُس وقت تک روانہ نہیں ہوتے تھے جب تک کچھ کھا نہیں لیتے تھے اور وہ ایسا کرنے کا حکم بھی دیتے تھے۔

5738 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ اَنْ يَاْكُلُوا يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجُوا اِلَى الْمُصَلّٰى

✵✵ امام ابوحنیفہ نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: پہلے لوگ اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ وہ عیدالفطر کے دن عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھالیں۔

5739 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِي عَزَّةَ قَالَ: " رَاَيْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ يَوْمَ الْفِطْرِ وَنَحْنُ مَعَهُ، وَاجْتَمَعَ اِلَيْهِ جِيرَانُهُ فَخَرَجَ وَفِي يَدِهِ رَغِيفٌ فَاَعْطَى كُلَّ اِنْسَانٍ كِسْرَةً فَاَكَلَهَا، ثُمَّ انْطَلَقَ اِلَى الْمَسْجِدِ - اَوْ قَالَ: اِلَى الْمُصَلّٰى - "

✵✵ عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام عامر شعبی کو عیدالفطر کے دن دیکھا' ہم اُن کے ساتھ تھے' اُن کے پڑوسی ان کے گھر اکٹھے ہوئے' وہ باہر آئے تو اُن کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا' انہوں نے ہر شخص کو کوئی نہ کوئی ٹکڑا دیا' جسے اُس نے

کھالیا' پھر وہ مسجد کی طرف گئے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) عیدگاہ کی طرف گئے۔

5740 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اَكَلَ شَيْئًا

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عیدالفطر کے دن (عیدگاہ کی طرف) مسجد سے ہی روانہ ہو جاتے تھے اور میرے علم کے مطابق اُنہوں نے کچھ کھایا نہیں ہوتا تھا۔

5741 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَاْكُلُوْنَ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجُوا

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ عیدالفطر کے دن (نمازِ عید کے لیے) نکلنے سے پہلے کچھ کھالیتے تھے۔

5742 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَا تَاْكُلُوْا قَبْلَ اَنْ تَخْرُجُوا يَوْمَ الْفِطْرِ اِنْ شِئْتُمْ

** علقمہ اور اسود نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگ اگر چاہو' تو عیدالفطر کے دن نکلنے سے پہلے کچھ نہ کھاؤ۔

5743 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَاْكُلُ يَوْمَ الْفِطْرِ "

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عیدالفطر کے دن (نمازِ عید کے لیے جانے سے پہلے) کچھ نہیں کھاتے تھے۔

بَابُ الْاِسْتِنَانِ

باب: مسواک کرنا

5744 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ قَالَ: السِّوَاكُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سُنَّةٌ

** سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جمعہ کے دن مسواک کرنا سنت ہے۔

5745 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ سَبْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: ذَاكَرْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَوْمَ نُزُوْلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنِ الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَوْلَهُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ نَسِيْتُ السِّوَاكَ، فَنَزَلَ فَاسْتَنَّ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ عُمَرُ: اَمَا اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِى السِّوَاكِ يَوْمَ الْعِيْدِ كَهَيْئَتِهِ فِىْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ، وَاَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ قَالَ: السِّوَاكُ فِىْ يَوْمِ الْعِيْدِ

سُنَّۃٌ

✱✱ ابوبکر بن عبداللہ بن ابوسبرہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ اُس بارے میں بات چیت کر رہا تھا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب جمعہ کے دن منبر سے نیچے اُتر آئے تھے اور اُنہوں نے یہ کہا تھا: اے لوگو! میں مسواک کرنا بھول گیا تھا' پھر وہ منبر سے نیچے آئے اُنہوں نے مسواک کی' پھر وہ واپس منبر پر گئے۔ تو اس واقعہ کے بارے میں عمر بن عبدالعزیز نے یہ کہا: عید کے دن مسواک کرنا بھی اُسی طرح سنت ہے' جس طرح جمعہ کے دن مسواک کرنا سنت ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب یہ فرماتے ہیں: عید کے دن مسواک کرنا سنت ہے۔

5746 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الِاسْتِنَانُ فِي يَوْمِ الْفِطْرِ؟ قَالَ: "لَمْ يَبْلُغْنِي أَنَّهُ كَانَ يُؤْمَرُ بِهِ يَوْمَ الْفِطْرِ فَيَخُصُّ، وَلَكِنَّهُ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عید الفطر کے دن مسواک کرنے کا حکم کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے کہ عید الفطر کے دن مسواک کرنے کا حکم دیا گیا ہو اور اسے عید الفطر کے دن کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہو' تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں اُنہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

بَابُ الِاغْتِسَالِ فِي يَوْمِ الْعِيدِ

باب: عید کے دن غسل کرنا

5747 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ

✱✱ علقمہ بیان کرتے ہیں: عید الفطر کے دن روانگی سے پہلے غسل کیا جائے گا۔

5748 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِالِاغْتِسَالِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَقُولُ: لَيْسَ بِوَاجِبٍ وَلَكِنَّهُ حَسَنٌ مُسْتَحَبٌّ

✱✱ قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ عید الفطر کے دن غسل کرنے کا حکم دیتے تھے اور یہ فرماتے تھے: یہ واجب نہیں ہے' لیکن عمدہ اور مستحب ہے۔

5749 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: قَالَ: الِاغْتِسَالُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَسَنٌ لِأَنَّهُ يَوْمُ عِيدٍ،

وَلَسْتُ اَنْ اَدَعَ اَنْ اَغْتَسِلَ فِي يَوْمِ الْفِطْرِ قُلْتُ: اَفَيَتَحَرَّى الْغُسْلَ فِيهِ كَمَا يُتَحَرَّى الْغُسْلُ فِي الْجَنَابَةِ؟ قَالَ: لَا

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عید الفطر کے دن غسل کرنا اچھی بات ہے' کیونکہ یہ عید کا دن ہے اور میں عید الفطر کے دن غسل کرنے کو ترک نہیں کروں گا۔ میں نے دریافت کیا: کیا عید الفطر کے دن بھی اُسی طرح اہتمام کے ساتھ غسل کیا جائے گا؟ جس طرح غسلِ جنابت اہتمام کے ساتھ کیا جاتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

5750 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَنَضْرَةَ قَالُوْا: اَلْغُسْلُ فِي يَوْمِ الْعِيدَيْنِ سُنَّةٌ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ

❊❊ عمرو بن سلیم نے سعید بن میسّب اور نضرہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: لوگ یہ کہتے ہیں: عیدین کے موقع پر غسل کرنا سنت ہے' راوی یہ بھی بیان کرتے ہیں: سعید بن میسّب فرماتے ہیں: یہ غسلِ جنابت کی طرح ہوگا۔

5751 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَسْلَمَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحَى قَبْلَ اَنْ يَغْدُوَ

❊❊ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ عید الفطر اور عید الاضحی کے دن (نمازِ عید کے لیے) روانگی سے پہلے غسل کرتے تھے۔

5752 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ، وَزَادَ وَيَتَطَيَّبُ

❊❊ نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بھی اس کی مانند روایت نقل کی ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: وہ خوشبو لگاتے تھے۔

5753 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَغْدُوَ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَنَا اَفْعَلُهُ

❊❊ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید الفطر کے دن روانگی سے پہلے غسل کرتے تھے۔

امام عبد الرزاق بیان کرتے ہیں: میں بھی ایسا ہی کرتا ہوں۔

5754 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: مَا رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اغْتَسَلَ لِلْعِيدِ قَطُّ، كَانَ يَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ لَيْلَةَ الْفِطْرِ، ثُمَّ يَغْدُو مِنْهُ اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَلَا يَاْتِي مَنْزِلَهُ

❊❊ نافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کبھی بھی عید کے لیے غسل کرتے ہوئے نہیں دیکھا' وہ عید الفطر کی رات مسجد میں گزارتے تھے' پھر صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد وہیں سے (نمازِ عید کی ادائیگی کے لیے) روانہ ہو جاتے تھے وہ اپنے گھر نہیں آتے تھے۔

5755 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يُصَلُّونَ

الصُّبحَ عَلَيهِمْ ثِيَابُهُمْ، ثُمَّ يَغْدُونَ اِلَى الْمُصَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ. قَالَ سُفْيَانُ: مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَّغْتَسِلَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ صبح کی نماز جن کپڑوں میں ادا کرتے تھے وہی کپڑے پہن کر عیدالفطر کے دن عیدگاہ کی طرف چلے جاتے تھے۔

سفیان کہتے ہیں: جو شخص ایسا کرنا چاہتا ہو تو میرے نزدیک اُس کے لیے زیادہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ وہ صبح صادق ہونے سے پہلے غسل کر لے۔

5756 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، عَنْ اَبِي سِنَانٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنِّي لَاَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ، وَيَوْمَ النَّحْرِ، وَيَوْمَ عَرَفَةَ، وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَمِنَ الْجَنَابَةِ وَالِاحْتِلَامِ، وَمِنَ الْحَمَّامِ، وَاِذَا احْتَجَمْتُ

٭٭ شیبانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں عیدالفطر کے دن عیدالاضحیٰ کے دن عرفہ کے دن جمعہ کے دن جنابت کے بعد احتلام کے بعد حمام سے آنے کے بعد اور پچھنے لگانے کے بعد غسل کروں گا۔

بَابُ مَا تُؤَدّٰى بِهِ الزَّكَاةُ مِنَ الْمَكَايِلِ يَوْمَ الْفِطْرِ

باب: عیدالفطر کے دن ماپنے کے حوالے سے کتنی زکوٰۃ (یعنی صدقۂ فطر) ادا کیا جائے گا؟

5757 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنِّي لَاُحِبُّ اَنْ اُعْطِيَ زَكَاةَ الْفِطْرِ بِمِكْيَالِ الْيَوْمِ، مِكْيَالٍ نَاْخُذُ بِهِ، وَنَقْتَاتُ بِهِ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں صدقۂ فطر آج کے پیمانے کے حساب سے ادا کروں وہ پیمانہ جس کے حساب سے ہم وصول کرتے ہیں اور جس کے حساب سے ہم ادائیگی کرتے ہیں۔

5758 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يُعْطِي زَكَاةَ الْفِطْرِ بِالْمُدِّ الَّذِي يَقُوتُ بِهِ اَهْلَهُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ صدقۂ فطر اُس مُد کے حساب سے ادا کرتے تھے جس کے ذریعے وہ اپنے اہلِ خانہ کو اناج فراہم کرتے تھے۔

5759 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: "قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ كُنْتُ بِمِصْرٍ غَيْرِ مِصْرِي فَكَانَ مِكْيَالُهُمْ اَكْبَرَ مِنْ مِكْيَالِي فَاُؤَدِّي الْفِطْرَ بِهِ - اَوْ اُؤَدِّي - بِمِكْيَالِ مِصْرِي؟ قَالَ: مَا عَلَيْكَ اِلَّا ذٰلِكَ، وَزِيَادَةُ الْخَيْرِ خَيْرٌ قَالَ: كَمْ بَلَغَكَ بَيْنَ الْمِكْيَالِ الْيَوْمَ وَالْمِكْيَالِ الَّذِي كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي غَيْرَ اَنَّ ذٰلِكَ الْمِكْيَالَ اَصْغَرُ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جب میں اپنے شہر کے بجائے کسی اور شہر میں ہوں اور اُن لوگوں کا پیمانہ میرے پیمانہ سے بڑا ہو تو کیا میں اُن کے پیمانہ کے مطابق صدقۂ فطر ادا کروں گا؟ یا میں اپنے شہر کے پیمانہ کے مطابق صدقۂ فطر ادا کروں گا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: تم پر صرف یہی بات لازم ہے اور بھلائی میں اضافہ بھلائی ہی ہوتی ہے۔ اُنہوں نے دریافت کیا: آج کے پیمانہ کے درمیان اور وہ پیمانہ جو نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ہوتا تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوتا تھا' اس کے درمیان فرق کے بارے میں آپ تک کیا روایت پہنچی ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! البتہ یہ پتا ہے کہ وہ پیمانہ (ہمارے آج کل کے پیمانے سے) چھوٹا ہوتا تھا۔

5760 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ مُدَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُلُثُ الْمُدِّ الَّذِي جَعَلَهُ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَاَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ قَالَ: "عِنْدَنَا اَرْبَعَةُ اَرْطَالٍ وَّنِصْفٌ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَنَّهُ كَانَ يُلْقِي زَكَاتَهُ بِالْمُدِّ الَّذِي كَانَ يَاْكُلُ بِهِ، وَمُدُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْخَذُ بِهِ الصَّدَقَاتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِطْلٌ وَّنِصْفٌ"

** ہشام بن عروہ نے عروہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ کا مُد اُس مُد کا ایک تہائی ہوتا تھا جسے مروان بن حکم نے (ہمارے زمانہ میں) مقرر کیا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوبکر نامی راوی نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ہمارے نزدیک چار رطل اور نصف رطل (یعنی ساڑھے چار رطل) ہوگا۔ ابن جریج کہتے ہیں: ہشام بن عروہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ اپنا صدقۂ فطر اُس مُد کے حساب سے ادا کرتے ہیں' جس کے حساب سے وہ خوراک حاصل کرتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس کا وہ مُد جس کے حساب سے نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں صدقۂ فطر وصول کیا جاتا تھا' وہ ڈیڑھ رطل کا ہوتا تھا۔

بَابُ زَكَاةِ الْفِطْرِ

باب: صدقۂ فطر کا بیان

5761 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: "زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ وَّعَبْدٍ، ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى: صَغِيرٍ وَّكَبِيرٍ، غَنِيٍّ وَّفَقِيرٍ، صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ، اَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ". قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي، اَنَّ الزُّهْرِيَّ، كَانَ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صدقۂ فطر کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام' مذکر اور مؤنث' چھوٹے اور بڑے'

خوشحال اور غریب شخص پر ہوگی' جو کھجور کا ایک صاع' یا گندم کا نصف صاع ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: زہری نے اسے نبی اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

5762 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ، فَعَدَلَهُ النَّاسُ بَعْدُ بِمُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَكَانَ يُعْجِبُهُ اَنْ يُعْطِيَ التَّمْرَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صدقۂ فطر کی ادائیگی ہر مذکر اور مؤنث' آزاد اور غلام شخص پر مقرر کی ہے' جو کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بعد میں لوگوں نے گندم کے دو مُد کو اس کے برابر قرار دے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات پسند تھی کہ وہ کھجور کی شکل میں ادائیگی کریں۔

5763 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ حُرٍّ، عَبْدٍ مُسْلِمٍ، صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ، صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ. قَالَ ابْنُ اَبِي لَيْلَى فِي حَدِيثِهِ عَنْ نَافِعٍ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَعَدَلَهُ النَّاسُ بَعْدُ بِمُدَّيْنِ مِنْ بُرٍّ.

✽✽ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے صدقۂ فطر کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام مسلمان پر لازم قرار دیا ہے' خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو' یہ صدقۂ فطر کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع ہوگا۔

5762-صحیح البخاری - کتاب الزکاۃ' ابواب صدقۃ الفطر - باب فرض صدقۃ الفطر' حدیث:1442' صحیح مسلم - کتاب الزکاۃ' باب زکاۃ الفطر علی المسلمین من التمر والشعیر - حدیث:1688' صحیح ابن خزیمۃ - کتاب الزکاۃ' جماع ابواب صدقۃ الفطر فی رمضان - باب ذکر فرض زکاۃ الفطر' حدیث:2226' صحیح ابن حبان - کتاب الزکاۃ' باب صدقۃ الفطر - ذکر البیان بان ہذہ اللفظۃ " من المسلمین " لم یکن' حدیث:3361' المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الزکاۃ' واما حدیث محمد بن ابی حفصۃ - حدیث:1430' موطا مالک - کتاب الزکاۃ' باب مکیلۃ زکاۃ الفطر - حدیث:626' سنن الدارمی - کتاب الصلاۃ' باب فی زکاۃ الفطر - حدیث:1665' السنن للنسائی - کتاب الزکاۃ' فرض زکاۃ رمضان علی المسلمین دون المعاہدین - حدیث:2469' مصنف ابن ابی شیبۃ - کتاب الزکاۃ' فی صدقۃ الفطر من قال : نصف صاع بر - حدیث:10182' السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الزکاۃ' فرض زکاۃ رمضان - حدیث:2251' شرح معانی الآثار للطحاوی - کتاب الزکاۃ' باب مقدار صدقۃ الفطر - حدیث:2000' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن قیس بن سعد بن عبادۃ' حدیث:1894'سنن الدارقطنی - کتاب زکاۃ الفطر' حدیث:1816' السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب الجنائز' جماع ابواب زکاۃ الفطر - باب من قال : لا یخرج من الحنطۃ فی صدقۃ الفطر' حدیث:7251' مسند احمد بن حنبل ' مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما - حدیث:4342' مسند الشافعی - ومن کتاب الزکاۃ من اولہ إلا ما کان معادا' حدیث:385

ابن ابولیلیٰ نے نافع کے حوالے سے نقل کردہ اپنی روایت میں یہ بات بیان کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: بعد میں لوگوں نے گندم کے دو مُد کو اس کے برابر قرار دے دیا۔

5764 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

5765 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ عَبْدٍ اَوْ حُرٍّ اَوْ حُرَّةٍ اَوْ مَمْلُوكَةٍ، وَالنَّاسُ فِي ذٰلِكَ سَوَاءٌ الصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ اِلَّا اَعْبُدٌ يُدَارُونَ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ، اَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ اَوْ تَمْرٍ. قَالَ عَطَاءٌ: فَاطْرَحْ عَنْ عَبْدِكَ، وَاِنْ طَرَحَ الْعَبْدُ عَنْ نَفْسِهِ كَفٰى سَيِّدَهُ

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: ہر غلام اور آزاد شخص' آزاد عورت اور کنیز پر (صدقۂ فطر کی ادائیگی لازم ہے) اس بارے میں چھوٹے اور بڑے تمام لوگ برابر کی حیثیت رکھتے ہیں' البتہ اُن غلاموں کا حکم مختلف ہے جو گھمائے جاتے ہیں (یہ صدقۂ فطر) گندم کے دو مُد یا جَو یا کھجور کا ایک صاع ہوگا۔

عطاء فرماتے ہیں: تم اپنے غلام کی طرف سے ادائیگی کرو گے' اگر غلام اپنی طرف سے خود ادائیگی کر دیتا ہے تو یہ چیز اُس کے آقا کے لیے کفایت کر جائے گی۔

5766 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: زَكَاةُ الْفِطْرِ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ، اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيرٍ، الْحُرُّ وَالْعَبْدُ سَوَاءٌ

✽✽ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ صدقۂ فطر میں گندم کے دو مُد' یا کھجور یا جَو کا ایک صاع دیا جائے گا' اس بارے میں آزاد اور غلام برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

5767 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ حُرٍّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ، مَنْ اَدّٰى زَبِيبًا قُبِلَ مِنْهُ، وَمَنْ اَدّٰى تَمْرًا قُبِلَ مِنْهُ، وَمَنْ اَدّٰى شَعِيرًا قُبِلَ مِنْهُ، وَمَنْ اَدّٰى سُلْتًا قُبِلَ مِنْهُ صَاعًا صَاعًا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: صدقۂ فطر کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام' چھوٹے اور بڑے پر لازم ہے' جو شخص کشمش ادا کرے گا وہ اُس کی طرف سے قبول کی جائے گی' جو شخص کھجور ادا کرے گا وہ اُس کی طرف سے قبول کی جائے گی' جو شخص جَو ادا کرے گا' وہ اُس کی طرف سے قبول کیے جائیں گے' جو شخص سلت (جَو کی ایک مخصوص قسم) ادا کرے گا وہ اُس کی طرف سے قبول کیے جائیں گے' جبکہ یہ ایک' ایک صاع ہوں۔

5768 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: وَبَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: زَكَاةُ الْفِطْرِ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيرٍ

** عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: صدقہ فطر میں گندم کے دو مُد یا کھجور یا جَو کا ایک صاع ادا کیا جائے گا۔

5769 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی عَبْدُ الْكَرِيمِ اَبُو اُمَيَّةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ، اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيرٍ

** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گندم کے دو مُد ہوں گے یا کھجور یا جَو کا ایک صاع ہوگا۔

5770 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ، اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ، وَالذُّرَةُ ضِعْفُ الْقَمْحِ

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: اس کی ادائیگی ہر آزاد اور غلام شخص پر ہوگی' جو گندم کے دو مُد ہوں گے' یا کھجور کا ایک صاع ہوگا اور ذرہ' گندم کا دگنا ہوگا۔

5771 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ سِوَى الْحِنْطَةِ صَاعٌ، وَالْحِنْطَةُ نِصْفُ صَاعٍ

** مجاہد فرماتے ہیں: گندم کے علاوہ' ہر چیز کا ایک صاع ادا کیا جائے گا' جبکہ گندم کا نصف صاع ادا کیا جائے گا۔

5772 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ وَّكَبِيرٍ عَبْدٌ اَوْ حُرٌّ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ، اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ، اَوْ شَعِيرٍ

** حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: صدقہ فطر کی ادائیگی ہر چھوٹے بڑے مسلمان پر لازم ہے' خواہ وہ غلام ہو یا آزاد ہو' یہ گندم کے دو مُد ہوں گے' یا کھجور یا جَو کا ایک صاع ہوگا۔

5773 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: عَلَى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ نَفَقَتُكَ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ، اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ

** حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس کے خرچ کی ذمہ داری تم پر ہو' تو گندم کا نصف صاع یا کھجور کا ایک صاع ادا کرنا ہوگا۔

5774 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: اَنْبَاَنِي رَجُلٌ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، اَلْحَقَ اِلَيْهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ بَيْنَ رَجُلَيْنِ

** ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے بتایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گندم کا نصف صاع دو آدمیوں کو دے دیا تھا۔

5775 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی اَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، اَنَّ نَافِعًا، اَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ . قَالَ

عَبْدُ اللّٰهِ فَجَعَلَ النَّاسُ مُدَّيْنِ حِنْطَةً عِدْلَهُ

** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر میں کھجور کے ایک صاع یا جو کے ایک صاع کا حکم دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: لوگوں نے گندم کے دو مُد کو اس کے برابر قرار دے دیا۔

5776 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: اَنْبَانِي مَنْ اَدّٰى اِلٰى اَبِي بَكْرٍ، نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ بَيْنَ رَجُلَيْنِ

** ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دو آدمیوں کی طرف سے گندم کے نصف صاع کی ادائیگی کی تھی۔

5777 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اَخْرَجَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مُدَّيْنِ

** معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صدقہ فطر میں دو مُد ادائیگی کرتے تھے۔

5778 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلٰى كُلِّ اثْنَيْنِ دِرْهَمٌ - يَعْنِي زَكَاةَ الْفِطْرِ - قَالَ مَعْمَرٌ: هٰذَا عَلٰى حِسَابِ مَا يُعْطٰى مِنَ الْكَيْلِ

** معمر بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے ہر دو آدمیوں پر ایک درہم کی ادائیگی مقرر کی ہے یعنی صدقہ فطر کے طور پر۔ معمر بیان کرتے ہیں: یہ اُس حساب سے ہوگا' جو ماپنے کے حوالے سے ادائیگی کی جاتی ہے (یعنی اُس کی قیمت یہ بنے گی)۔

5779 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: "كُنَّا نُخْرِجُ اِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ، حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا - اَوْ مُعْتَمِرًا - فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَهُمْ بِهِ اَنْ قَالَ: اَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ فَاَخَذَ النَّاسُ مُدَّيْنِ ."قَالَ اَبُو سَعِيدٍ: فَاَمَّا اَنَا فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ اُخْرِجُهُ اَبَدًا

** حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے' تو ہم ہر چھوٹے اور بڑے' غلام اور آزاد کی طرف سے صدقہ فطر میں پنیر کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع ادا کرتے تھے' ہم اسی طرح ادائیگی کرتے رہے' یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (اپنے عہد خلافت میں) حج یا شاید عمرہ کرنے کے لیے آئے' اُنہوں نے منبر پر بیٹھ کر لوگوں سے اس بارے میں بات چیت کی تو اور اس بات چیت کے نتیجہ میں اُنہوں نے یہ کہا: شام کی گندم کے دو مُد کے بارے میں' میری یہ رائے ہے کہ وہ ایک صاع کھجور کے برابر بنتے ہیں۔ تو لوگوں نے دو مُد کے قول کو اختیار

فرمایا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے تو میں ہمیشہ اُسی طرح ادائیگی کرتا رہوں گا جس طرح میں پہلے ادا کرتا رہا ہوں۔

5780 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: كَانَتْ زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ، صَاعًا مِنْ اَقِطٍ، فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ جَاءَتِ السَّمْرَاءُ فَرَاٰى اَنَّ مُدَّيْنِ تَعْدِلُ مُدًّا

* * حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں صدقۂ فطر کھجور کا ایک صاع' یا جَو کا ایک صاع' یا کشمش کا ایک صاع' یا پنیر کا ایک صاع ہوتا تھا' جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آئے اور گندم آنے لگی تو انہوں نے دو مُد کو ایک مُد کے برابر قرار دیا۔

5781 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ، حَتّٰى كَانَ مُعَاوِيَةُ وَكَثُرَ بُدُّ الْحِنْطَةِ فَاَخْرَجْتُ

* * حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم کھجور کا ایک صاع' جَو کا ایک صاع' یا کشمش کا ایک صاع صدقۂ فطر کے طور پر ادا کرتے تھے' یہاں تک کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور گندم کی ضرورت زیادہ ہوئی' تو اس کی ادائیگی کی جانے لگی۔

5782 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: كَانَ يُؤْمَرُ اَنْ يُلْقِيَ الرَّجُلُ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ

* * ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: پہلے یہ حکم دیا جاتا تھا کہ آدمی (نمازِ عید کی ادائیگی کے لیے) جانے سے پہلے کھجور کا ایک صاع' یا گندم کا نصف صاع ادا کردے۔

5783 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُعْطِيَ التَّمْرَ "

* * ابومجلز بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ وہ کھجور کی ادائیگی کریں۔

5784 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَاَلْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ اِطْعَامِ الْفِطْرِ، فَقَالَا: صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، اَوْ مُدٌّ مِنْ قَمْحٍ

* * خلاد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن جبیر سے صدقۂ فطر دینے کے بارے میں

دریافت کیا‘ تو اُن دونوں نے جواب دیا: یہ کھجور کا ایک صاع‘ یا جَو کا ایک صاع‘ یا گندم کا ایک مد ہوگا۔

5785 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ - اَوْ يَوْمَيْنِ - فَقَالَ: اَدُّوْا صَاعًا مِنْ بُرٍّ، اَوْ قَمْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ، اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ اَحَدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ

✹✹ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر سے ایک دن یا دو دن پہلے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم لوگ گندم کا ایک صاع‘ دو آدمیوں کے درمیان‘ یا کھجور کا ایک صاع‘ یا جَو کا ایک صاع ادا کرو جو ہر ایک چھوٹے اور بڑے کی طرف سے ہو۔

5786 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلٰى مَنْ صَامَ مُدَّانِ مِنْ حِنْطَةٍ، اَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: لَا زَكَاةَ اِلَّا عَلٰى مَنْ صَامَ اَوْ صَلّٰى

✹✹ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جس شخص نے روزے رکھے ہوں‘ اُس پر صدقۂ فطر کی ادائیگی میں گندم کے دو مد یا کھجور کا ایک صاع لازم ہوگا۔

معمر بیان کرتے ہیں: اُس شخص نے مجھے یہ بتایا ہے جس نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: صدقۂ فطر کی ادائیگی اُس شخص پر لازم ہوتی ہے‘ جو روزہ رکھتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے۔

5787 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: "كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَلَاثَةِ اَصْنَافٍ: مِنَ الشَّعِيْرِ، وَالْاَقِطِ، وَالتَّمْرِ." قَالَ عِيَاضٌ: قُلْتُ لَهُ: مَا شَاْنُ الْحِنْطَةِ؟ قَالَ: كَثُرَتْ بَعْدُ فَاُخْرِجَتْ عَلٰى عَهْدِ مُعَاوِيَةَ

✹✹ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم صدقۂ فطر میں تین قسم کی چیزیں ادا کیا کرتے تھے: جَو‘ پنیر اور کھجور۔

عیاض بن عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: پھر یہ گندم کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: بعد میں جب اس کی کثرت ہوگئی‘ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اس کی ادائیگی کی جانے لگی۔

بَابُ هَلْ يُزَكّٰى عَلَى الْحَبَلِ

باب: کیا (عورت کے) پیٹ میں موجود بچہ کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کیا جائے گا؟

5788 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ: كَانَ يُعْجِبُهُمْ اَنْ يُعْطُوْا

زَكَاةَ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ حَتَّى عَلَى الْحَبَلِ فِي بَطْنِ أُمِّهِ

✽✽ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: لوگوں کو یہ بات پسند تھی کہ وہ ہر چھوٹے اور بڑے کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کریں یہاں تک کہ ماں کے پیٹ میں موجود بچہ کی طرف سے بھی ادا کریں۔

5789 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: " قُلْتُ لِعَطَاءٍ: جَنِينٌ لَيْسَ يَتَحَرَّكُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أُزَكِّي عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا، لِأَنَّكَ لَا تَدْرِي أَيَتِمُّ أَمْ لَا؟ أَيَخْرُجُ مَيِّتًا أَمْ حَيًّا؟ "

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ماں کے پیٹ میں موجود ایسا بچہ جو ماں کے پیٹ میں حرکت نہیں کرتا (یعنی حمل ابھی تھوڑے عرصہ کا ہے) تو کیا میں اُس کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کروں گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ تم یہ نہیں جانتے کہ کیا یہ مکمل ہوگا یا نہیں ہوگا' کیا یہ زندہ باہر آئے گا' یا مردہ آئے گا؟

5790 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْحَبَلِ، هَلْ يُزَكَّى عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

✽✽ سلیمان بن یسار کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص نے اُن سے پیٹ میں موجود بچہ کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اُس کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کیا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ هَلْ يُؤَدِّيهَا أَهْلُ الْبَادِيَةِ

باب: کیا دیہاتی علاقوں کے رہنے والے لوگ بھی اسے ادا کریں گے؟

5791 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ يُسْتَحَبُّ لِأَهْلِ الْبَادِيَةِ أَنْ يَخْرُجُوا يَوْمَ الْعِيدِ فَيَؤُمُّهُمْ أَحَدُهُمْ، وَيُخْرِجُونَ زَكَاةَ الْفِطْرِ

✽✽ زہری فرماتے ہیں: دیہاتی علاقوں کے رہنے والوں کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ عید کے دن نکلیں' اُن میں سے کوئی ایک شخص اُن کی امامت کرے اور وہ لوگ صدقۂ فطر بھی ادا کریں۔

5792 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ زَمْعَةَ، عَنْ صَالِحٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ يُحَنِّسَ، عَنْ خَالِهِ أَبِي الْعَبَّاسِ الْمُدْلِجِيِّ قَالَ: جَلَسَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ - أَوْ يَوْمَيْنِ -، فَقَالَ: زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ فَلْيُؤَدِّ الرَّجُلُ عَنْ نَفْسِهِ، وَعَنْ وَلَدِهِ، وَعَنْ رَقِيقِهِ قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ: فَقُلْتُ: وَعَلَى أَهْلِ الْبَادِيَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَلَا كَانُوا مُسْلِمِينَ وَلَا إِخَالُهُمْ - يَعْنِي إِلَّا مُسْلِمِينَ -.

✽✽ ابوعباس مدلجی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے منبر پر تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے فرمایا: صدقۂ فطر کی ادائیگی ہر مسلمان پر لازم ہے جو گندم کے دو مُد ہوں گے' یا کھجور کا ایک صاع ہوگا' ہر شخص اپنی ذات کی طرف سے' اپنی اولاد کی طرف سے اور اپنے غلام کی طرف سے بھی ادائیگی کرے۔

ابوعباس بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا دیہاتی علاقوں کے رہنے والوں پر یہ ادائیگی لازم ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کیا وہ لوگ مسلمان نہیں ہیں؟ میں تو انہیں مسلمان ہی سمجھتا ہوں۔

5793 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

5794 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: " قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَوْدِيَتُنَا مَرٌّ، وَنَخْلَةُ، وَعَرَفَةُ. عَلَيْهِمْ زَكَاةُ الْفِطْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَعِنْدَنَا اَمْ عِنْدَهُمْ؟ قَالَ: بَلْ عِنْدَنَا

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ہماری چھوٹی آبادیاں جیسے مر'نخلہ' عرفہ تو کیا وہ بھی صدقۂ فطر کی ادائیگی لازم ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا ہمارے ہاں (ادائیگی لازم) ہوں یا اُن کے ہاں ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ ہمارے ہاں ہوگی۔

5795 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، اَنَّ ابْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ: عَلَى اَهْلِ الْبَوَادِي: (قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى) (الأعلى: 14)، قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ قَتَادَةُ: (قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى) (الأعلى: 14) قَالَ: بِعَمَلٍ صَالِحٍ

** سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: چھوٹے علاقوں کے رہنے والوں پر بھی ادائیگی لازم ہوگی (کیونکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''جس شخص نے تزکیہ کیا وہ کامیاب ہوگیا''۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے یہ آیت پڑھی:

''جس شخص نے تزکیہ کیا وہ کامیاب ہوگیا''۔

قتادہ فرماتے ہیں: اس سے مراد نیک عمل ہے۔

5796 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: " قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ قَوْلَهُ (قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى) (الأعلى: 14) لِلْفِطْرِ؟ قَالَ: هِيَ فِي الصَّدَقَةِ كُلِّهَا

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے:

''وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے تزکیہ کیا''۔

کیا یہ صدقۂ فطر کے بارے میں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ ہر قسم کے صدقہ کے بارے میں ہے۔

5797 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: عَلَى اَهْلِ الْبَادِيَةِ مِنْ زَكَاةٍ؟ قَالَ: لَا، لَمْ اَسْمَعْ بِهَا اِلَّا عَلَى اَهْلِ الْقُرَى

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا دیہاتی علاقوں کے رہنے والوں پر بھی زکوٰۃ (یعنی صدقۂ فطر کی ادائیگی) لازم ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے اس کے بارے میں صرف یہی سنا ہے کہ یہ صرف شہروں کے رہنے والوں پر لازم ہوگی۔

5798 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: هُمْ اَهْلُ الْبَادِيَةِ هُمْ اَنْفُسُهُمْ رِعَاءُ مَاشِيَتِهِمْ وَعُمَّالُهَا - يَعْنِي اَهْلَ الْعَمُودِ -

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: دیہاتی علاقوں کے رہنے والے خود ہی اپنے جانوروں کی دیکھ بھال کرتے ہیں' خود ہی کام کاج کرتے ہیں۔

5799 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: زَكَاةُ الْفِطْرِ سُنَّةٌ هِيَ عَلَى اَهْلِ الْبَوَادِي

* زہری فرماتے ہیں: صدقۂ فطر کی ادائیگی دیہاتی علاقوں کے رہنے والوں پر بھی سنت ہے۔

بَابُ وُجُوبِ زَكَاةِ الْفِطْرِ

باب: صدقۂ فطر کا واجب ہونا

5800 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: كَانَتِ الْقَسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي الدَّمِ وَفِي الرَّجُلِ يُولَدُ عَلَى فِرَاشِهِ فَيَدَّعِيهِ رَجُلٌ آخَرُ، فَيُقْسِمُونَ عَلَيْهِ خَمْسُونَ يَمِينًا كَقَسَامَةِ الدَّمِ فَيَذْهَبُونَ بِهِ، فَلَمَّا اَنْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: اِنَّ فُلَانًا ابْنِي وَنَحْنُ مُقْسِمُونَ عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ بَعَثَ صَارِخًا يَصْرُخُ فِي اَهْلِ مَكَّةَ: اَلَا اِنَّ زَكَاةَ الْفِطْرِ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ مِنْ ذَكَرٍ وَاُنْثَى حُرٍّ، اَوْ عَبْدٍ صَغِيرٍ اَوْ كَبِيرٍ، حَاضِرٍ اَوْ بَادٍ، مُدَّانِ مِنْ حِنْطَةٍ، اَوْ صَاعٌ مِمَّا سِوَى ذٰلِكَ مِنَ الطَّعَامِ، اَلَا وَاِنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْاَثْلَبُ - يَعْنِي الْحَجَرَ -، فَاَقَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَامَةَ الدَّمِ كَمَا كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

* عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں: زمانۂ جاہلیت میں قسامت خون کے اعتبار سے ہوتی تھی' ایک شخص کے ہاں بچہ کی پیدائش ہوتی تھی پھر ایک اور شخص اُس کے بارے میں دعویٰ کر دیتا تھا' تو وہ لوگ پچاس قسمیں اُٹھوایا کرتے تھے جس طرح قتل کے بارے میں قسامت ہوتی ہے اور پھر اُسے بچہ کو لے جایا کرتے تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ حج کے لیے تشریف لائے' تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اُن کی خدمت میں عرض کی: کہ فلاں شخص میرا بیٹا ہے اور ہم اُس پر قسامت کے لیے تیار ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بچہ صاحبِ فراش کا ہوتا ہے اور زنا کرنے والے کو محرومی ملتی ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک اعلان کرنے والے کو بھیجا' جس نے اہلِ مکہ کے درمیان یہ اعلان کیا: صدقۂ فطر کی ادائیگی حق ہے اور ہر مسلمان پر لازم ہے' خواہ وہ مذکر ہو یا مؤنث ہو' آزاد ہو یا غلام ہو' نابالغ ہو یا بالغ ہو' شہری ہو یا دیہاتی ہو' یہ ادائیگی گندم کے دو مُد یا اس کے علاوہ کسی بھی اناج

کا ایک صاع ہوگی' اور خبردار! بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے اور زنا کرنے والے کو محرومی ملتی ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو نبی اکرم ﷺ نے قتل کی قسامت کے حکم کو اُسی طرح برقرار رکھا جس طرح یہ زمانۂ جاہلیت میں تھا۔

5801 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ اَبِي عَمَّارٍ قَالَ: سَاَلْنَا سَعْدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ زَكَاةِ الْفِطْرِ، فَقَالَ: اَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الزَّكَاةُ، فَلَمَّا نَزَلَتِ الزَّكَاةُ لَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا، وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ

✻✻ ابوعمار بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت سعد بن قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے صدقۂ فطر کے بارے میں دریافت کیا' انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے ہمیں اس کے بارے میں ہدایت کی تھی' جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوگیا' تو آپ نے نہ ہی ہمیں اس کا حکم دیا' اور نہ ہی اس سے منع کیا' لیکن ہم ایسا کرتے ہیں۔

بَابُ مَنْ يُلْقَى عَلَيْهِ الزَّكَاةُ

باب: کن لوگوں کو صدقہ دیا جائے گا؟

5802 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا كَانَ عِنْدَ اَحَدٍ عَبِيدٌ يُدَارُونَ فَلَا يَطْرَحَنَّ عَلَيْهِمْ. وَقَالَهُ الثَّوْرِيُّ

✻✻ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب کسی شخص کے پاس ایسے غلام ہوں' جو گھمائے جاتے ہوں' تو وہ ان کی طرف سے صدقۂ فطر ادا نہیں کرے گا' یہ بات سفیان ثوری نے بیان کی ہے۔

5803 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنْ صَامُوا عِنْدَكَ رَمَضَانَ حَتَّى يُفْطِرُوا فَاَطْعِمْهُمْ عَنْهُمْ

✻✻ قتادہ فرماتے ہیں: اگر وہ غلام رمضان کے مہینہ میں تمہارے ہاں رہ کر روزے رکھتے ہیں' یہاں تک کہ عید الفطر بھی تمہارے ہاں کرتے ہیں' تو تم اُن کی طرف سے کھانا کھلاؤ گے۔

5804 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اطْرَحْ عَنْ عَبْدِكَ فَاِنْ طَرَحَ الْعَبْدُ عَنْ نَفْسِهِ كَفَى سَيِّدَهُ، وَاِنْ كَانَ مُكَاتَبًا، فَطَرَحَ عَنْ نَفْسِهِ فَقَدْ كَفَى سَيِّدَهُ، وَاِنْ لَمْ يَطْرَحْ عَنْ نَفْسِهِ فَلْيَطْرَحْ عَنْهُ سَيِّدُهُ، فَاِنَّهُ عَبْدٌ حَتَّى يُعْتَقَ، فَاِنْ كُنْتَ غَائِبًا يَوْمَ الْفِطْرِ فَاِذَا قَدِمْتَ فَزَكِّ عَنْ نَفْسِكَ، فَاِنْ كَانَ لَكَ اَعْبُدٌ نَصَارَى لَا يُدَارُونَ فَزَكِّ عَنْهُمْ وَاطْرَحْ عَنْ عَبْدِكَ الْمُسَافِرِ "

✻✻ عطاء فرماتے ہیں: تم اپنے غلام کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرو گے' اگر غلام اپنی طرف سے صدقۂ فطر ادا کر دیتا ہے' تو یہ اُس کے آقا کی طرف سے کفایت کر جائے گا اور اگر کوئی مکاتب غلام ہو اور وہ اپنی طرف سے صدقۂ فطر ادا کر دیتے تو یہ اس

کے آقا کی طرف سے کفایت کر جائے گا' لیکن اگر وہ خود اپنی طرف سے صدقۂ فطر ادا نہیں کرتا' تو اُس کا آقا اُس کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرے گا' کیونکہ جب تک وہ آزاد نہیں ہوتا اُس وقت تک غلام شمار ہوگا' اگر تم عید الفطر کے موقع پر موجود نہیں ہوتے' تو جب تم آؤ گے' تو اپنی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرو گے اور اگر تمہارے کچھ عیسائی غلام ہوں جو گھمائے نہ جاتے ہوں' تو تم اُن کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرو اور تم اپنے مسافر غلام کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرو۔

5805 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ لِابْنِ عُمَرَ مُكَاتَبَانِ فَكَانَ لَا يُؤَدِّي عَنْهُمَا زَكَاةَ الْفِطْرِ.

❊❊ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے دو مکاتب غلام تھے تو وہ اُن دونوں کی طرف سے صدقۂ فطر ادا نہیں کرتے تھے۔

5806 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ مِثْلَهُ

❊❊ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نافع سے منقول ہے۔

5807 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ: لَا يُؤَدِّي الرَّجُلُ عَنْ مُكَاتَبِهِ زَكَاةَ الْفِطْرِ اِنْ شَاءَ

❊❊ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: آدمی اگر چاہے تو اپنے مکاتب غلام کی طرف سے صدقۂ فطر ادا نہ کرے۔

5808 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ فِي رَقِيقٍ نَصَارَى قَالَ: لَا يُدَارُونَ قَالَ: هُمْ مَالٌ فَلْيُطْرَحْ عَنْهُمْ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: يُدَارُونَ بِالتِّجَارَةِ

❊❊ عبدالکریم جزری نے عیسائی غلاموں کے بارے میں یہ فرمایا ہے: جو گھمائے نہیں جاتے' وہ فرماتے ہیں: یہ مال ہیں اُن کی طرف سے ادائیگی کی جائے گی۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ تجارت کے سلسلہ میں آتے جاتے ہیں۔

5809 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَقَالَهُ الْحَسَنُ، اَيْضًا قَالَ: لَا تَطْرَحْ اِلَّا عَلَى مَنْ صَلَّى وَصَامَ

❊❊ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن مسیب سے منقول ہے' حسن بصری نے بھی یہی کہا ہے کہ تم صرف اُس کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرو' جو نماز پڑھتا ہے اور روزہ رکھتا ہے۔

5810 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: "يُطْعِمُ الرَّجُلُ عَنْ عَبْدِهِ وَاِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا"

❊❊ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: آدمی اپنے غلام کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرے گا' خواہ وہ غلام عیسائی ہو۔

5811 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُطْعِمُ

الرَّجُلُ عَنْ عَبْدِهٖ، وَإِنْ كَانَ مَجُوسِيًّا

✱✱ عطاء فرماتے ہیں: آدمی اپنے غلام کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرے گا' خواہ وہ غلام مجوسی ہو۔

5812 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَسْلَمَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يُخْرِجُ الرَّجُلُ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَنْ مُكَاتَبِهٖ، وَعَنْ كُلِّ مَمْلُوكٍ لَهٗ، وَاِنْ كَانَ يَهُودِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: آدمی اپنے مکاتب غلام کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرے گا اور اپنے ہر غلام کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرے گا' خواہ وہ غلام یہودی ہو' یا عیسائی ہو۔

5813 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَسْلَمَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ نَعُولُهَا، وَاِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا

✱✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ہر اُس شخص کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرتے تھے' جو ہمارے زیر کفالت ہوتا تھا' خواہ وہ کوئی عیسائی ہو۔

5814 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ كَانَ لِعَبْدِكَ بَنُونَ صِغَارٌ اَحْرَارٌ فَلَا يُزَكِّي عَنْهُمْ اَبُوهُمْ اِلَّا بِاِذْنِ سَيِّدِهٖ

✱✱ عطاء فرماتے ہیں: اگر تمہارے کسی غلام کے بچے نابالغ ہوں اور آزاد ہوں' تو اُن بچوں کا باپ اپنے آقا کی اجازت کے بغیر اُن کی طرف سے صدقۂ فطر ادا نہیں کرے گا۔

5815 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَطْرَحُ عَنْهُمْ اِلَّا بِاِذْنِ سَيِّدِهٖ

✱✱ زہری سے بھی عطاء کے اس قول کی مانند منقول ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: وہ غلام اُن بچوں کی طرف سے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر صدقۂ فطر ادا نہیں کرے گا۔

بَابُ هَلْ يُؤَدِّيهَا الْمُحْتَاجُ

باب: کیا محتاج شخص بھی صدقۂ فطر ادا کرے گا؟

5816 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِيُؤَدِّ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْكُمْ صَغِيرٌ اَوْ كَبِيرٌ، حُرٌّ اَوْ مَمْلُوكٌ، مِسْكِينٌ اَوْ غَنِيٌّ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ، اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، فَاَمَّا مِسْكِينُنَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ اِلَيْهِ اَكْثَرُ مِمَّا اَخَذُوا مِنْهُ، وَاَمَّا غَنِيُّنَا فَيُوجَدُ

✱✱ عباس بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے ہر ایک شخص اسے ادا کرے گا' خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو' آزاد ہو یا غلام ہو' غریب ہو یا خوشحال ہو' یہ گندم کا نصف صاع یا کھجور کا ایک صاع ہو گا' جہاں تک ہمارے غریبوں کا تعلق ہے' تو اُن سے جو وصولی ہوئی ہے اس سے زیادہ اُن کی طرف واپس آ جائے گا اور جہاں تک خوشحال شخص کا تعلق ہے' تو اُس کے ہاں تو پہلے ہی گنجائش ہے''۔

5817 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ غَنِيٍّ وَفَقِيرٍ

** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صدقۂ فطر کی ادائیگی ہر خوشحال اور غریب شخص پر لازم ہو گی۔

5818 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: يُلْقِي زَكَاةَ الْفِطْرِ عَنْهُ وَعَنْ عِيَالِهِ اَيَاْخُذُ مِنْهَا اِذَا قُسِمَتْ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنْ كَانَ مُحْتَاجًا

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے کہا: ایک شخص اپنی طرف سے اور اپنے اہلِ خانہ کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کر دیتا ہے' تو جب وہ صدقۂ فطر تقسیم کرے گا' تو کیا وہ اُس صدقۂ فطر میں سے وصولی کر سکتا ہے؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں! اگر وہ محتاج ہو۔

5819 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْسَانٌ فَقِيرٌ مُحْتَاجٌ وَهُوَ مَدِينٌ اَيُلْقِي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: اِنْسَانٌ اَيَاْخُذُ مِنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص فقیر اور محتاج ہے اور وہ مقروض بھی ہے' تو کیا وہ ادائیگی کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ابن جریج نے دریافت کیا: کیا کوئی شخص اُس میں سے حاصل کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

5820 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُعْطَى الْمِسْكِينُ زَكَاةَ الْفِطْرِ وَاِنْ اَخَذَهَا

** حسن بصری فرماتے ہیں: غریب شخص بھی صدقۂ فطر ادا کرے گا' اگرچہ وہ بعد میں اسے وصول بھی کر لے۔

5821 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا كَانَ الْفَقِيرُ يَاْخُذُ الزَّكَاةَ يَوْمَ الْفِطْرِ لَمْ يَطْرَحْ عَنْ نَفْسِهِ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب غریب شخص عید الفطر کے دن صدقۂ فطر وصول کرے گا' تو پھر وہ اپنی طرف سے ادائیگی نہیں کرے گا۔

5822 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ فَقِيرًا لَا يَجِدُهَا اَيَسْاَلُ حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا؟ قَالَ: لَا، لَيْسَتْ اِلَّا عَلٰى مَنْ وَجَدَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: غریب شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جسے صدقۂ فطر کی ادائیگی کے لیے کچھ نہیں ملتا' تو کیا وہ مانگ کر صدقۂ فطر ادا کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ صرف اس پر لازم ہوتا ہے' جس کے پاس اس کی ادائیگی کی گنجائش موجود ہو۔

5823 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِنْ كَانَ الْفَقِيرُ يَاْخُذُ الزَّكَاةَ يَوْمَ الْفِطْرِ لَمْ يَطْرَحْ عَنْ نَفْسِهِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر غریب شخص عید الفطر کے موقع پر صدقۂ فطر وصول کر لیتا ہے' تو پھر وہ اپنی طرف سے اس کی ادائیگی نہیں کرے گا۔

5824 - اقوالِ تابعین: وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی سے منقول ہے۔

بَابُ رَقِيقِ الْمَاشِيَةِ

باب: جانوروں کی دیکھ بھال کرنے والے غلام کا حکم

5825 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: "سُئِلَ عَطَاءٌ: هَلْ عَلَى غُلَامٍ فِي حَائِطٍ اَوْ مَاشِيَةٍ زَكَاةٌ؟ قَالَ: لَا، مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ قَدْ صَدَّقَ الْمَالَ الَّذِي هُوَ فِيهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے دریافت کیا گیا: کیا ایسے غلام پر صدقۂ فطر کی ادائیگی لازم ہوگی جو باغ کی دیکھ بھال کے لیے' یا جانوروں کی دیکھ بھال کے لیے ہوتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اس کی وجہ یہ ہے کہ اُس نے اس مال کا صدقہ ادا کرنا ہے' جس میں وہ موجود ہے۔

5826 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اُمَيَّةُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ، عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ، اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَلْقَمَةَ فِي الْعَبْدِ يَكُونُ فِي الْمَاشِيَةِ وَالْحَائِطِ لَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةُ الْفِطْرِ مِنْ اَجْلِ اَنَّ الْحَائِطَ وَالْمَاشِيَةَ الَّذِي هُوَ فِيهَا اِنَّمَا صُدِّقَتْ بِهِ"

٭٭ اُمیہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: عبدالملک بن مروان نے غلام کے بارے میں ابن علقمہ کو خط لکھا' جو غلام جانوروں کی' یا باغ کی دیکھ بھال کے لیے ہوتا ہے کہ اُس پر صدقۂ فطر کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ باغ اور وہ جانور' جن میں وہ غلام موجود ہے' اُنہی میں سے صدقۂ فطر ادا کیا جائے گا۔

5827 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يُزَكِّي - اَوْ قَالَ يُلْقِي - عَنْ عُمَّالِ اَرْضِهِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ اپنی زمین پر کام کاج کرنے والوں

کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرتے تھے۔

5828 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُؤَدِّي زَكَاةَ الْفِطْرِ بِالْمَدِينَةِ عَنْ رَقِيقِهِ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ فِي اَرْضِهِ وَعَنْ رَقِيقِ امْرَاَتِهِ وَعَنْ كُلِّ اِنْسَانٍ يَعُولُهُ

⁕⁕ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ منورہ میں اُن لوگوں کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرتے تھے اُن کے جو غلام اُن کی زمین پر کام کاج کرتے تھے اور وہ اپنی بیوی کے غلام کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرتے تھے اور وہ اپنے ہر زیرِ کفالت شخص کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرتے تھے۔

5829 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يُزَكِّي عَنْ رَقِيقِهِ الَّذِي فِي اَرْضِهِ وَمَاشِيَتِهِ

⁕⁕ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ اپنے اُس غلام کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرتے تھے' جو اُن کی زمین پر کام کرتا تھا' یا اُن کے جانوروں کی دیکھ بھال کرتا تھا۔

5830 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: هِيَ عَلَى الرِّعَاءِ

⁕⁕ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ چرواہوں پر بھی لازم ہوگا۔

5831 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ، اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَقِيقِ الرَّجُلِ فِي مَاشِيَتِهِ فَقَالُوا: لِيُطْعِمْ عَنْهُمْ

⁕⁕ یزید بن قسیط بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے سعید بن مسیب' عروہ بن زبیر اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے آدمی کے ایسے غلام کے بارے میں دریافت کیا جو اُس کے جانوروں کی دیکھ بھال کے لیے ہوتا ہے' تو اُن حضرات نے جواب دیا: آدمی ایسے غلاموں کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرے گا۔

5832 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَسْلَمَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَابْنَ مَسْعُوْدٍ، قَالَا: لَيْسَ عَلَى عُمَّالِ الْحَرْثِ وَالرِّعَاءِ زَكَاةُ الْفِطْرِ . وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: " هِيَ عَلَى الرِّعَاءِ اَيْ: عَلَى عُمَّالِ الرَّقِيقِ الْمَاشِيَةِ "

⁕⁕ مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کھیت میں کام کاج کرنے والے اور جانوروں کی دیکھ بھال کرنے والے غلاموں کی طرف سے صدقۂ فطر کی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: چرواہوں پر اس کی ادائیگی لازم ہوگی یعنی وہ غلام' جو جانوروں کی دیکھ بھال کرتے

ہیں۔

5[redacted]33 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَطْرَحُ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ عَبْدٍ لَهُ حَاضِرٍ اَوْ غَائِبٍ اَوْ فِي مَزْرَعَةٍ حَتّٰى لَعَلَّهُ اَنْ يَطْرَحَ، عَنْ سِتِّينَ - اَوْ سَبْعِينَ - قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَعَلَى الْاَعْرَابِ اللَّبَنُ - يَعْنِي فِي الزَّكَاةِ - "

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے ہر غلام کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرتے تھے' خواہ وہ وہاں موجود ہو' یا نہ ہو' خواہ وہ کھیت میں ہو' یہاں تک کہ وہ ساٹھ یا ستر افراد کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرتے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: دیہاتیوں پر صدقۂ فطر میں دودھ کی ادائیگی لازم ہوگی۔

بَابُ مَتٰى تُلْقَى الزَّكَاةُ

باب: صدقۂ فطر کب ادا کیا جائے گا؟

5834 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: اِنِ اسْتَطَعْتُمْ فَاَلْقُوا زَكَاتَكُمْ اَمَامَ الصَّلَاةِ اَوْ بَيْنَ يَدَيِ الصَّلَاةِ - يَعْنِي صَلَاةَ الْفِطْرِ

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر تم سے ہو سکے تو تم نمازِ عید ادا کرنے سے پہلے یا نمازِ عید ادا کرنے کے درمیان صدقۂ فطر ادا کر دو۔

5835 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَتٰى تَاْمُرُ بِطَعَامِكَ؟ قَالَ: اَغْدُو سَحَرًا فَاٰمُرُ بِهٖ فَيَخْرُجُ بَعْدِي قَبْلَ الصَّلَاةِ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ اپنے کھانے (یعنی صدقۂ فطر کی ادائیگی) کے بارے میں کب ہدایت کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں صبح کے وقت جاتا ہوں اور اس کے بارے میں ہدایت کر دیتا ہوں' تو نمازِ عید سے پہلے اسے ادا کر دیا جاتا ہے۔

5836 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّهُ يُقَالُ: مُرْ بِطَعَامِكَ اِذَا خَرَجْتَ لِلصَّلَاةِ فَلْيُنْطَلَقْ بِهٖ

** عطاء فرماتے ہیں: ہم نے یہ بات سن رکھی ہے کہ یہ بات کہی جاتی ہے: جب تم نماز کے لیے نکلنے لگو' تو تم کھانے کے بارے میں حکم دے دو کہ وہ ادا کر دیا جائے۔

5837 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْعَثُ صَدَقَةَ رَمَضَانَ حِينَ يَجْلِسُ الَّذِينَ يَقْبِضُونَهَا، وَذٰلِكَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنا صدقۂ فطر اُس وقت بھجوا دیتے تھے جب وہ لوگ آ کر بیٹھنا

شروع ہوتے تھے' جنہوں نے اسے وصول کرنا ہوتا تھا اور یہ عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے ہوتا تھا۔

5838 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: إِنْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْعَثُ صَدَقَةَ رَمَضَانَ حِينَ يَجْلِسُ الَّذِينَ يَقْبِضُونَهَا، وَذٰلِكَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنا صدقۂ فطر اُس وقت بھجوا دیتے تھے' جب وہ لوگ آ کر بیٹھنا شروع ہوتے تھے' جنہوں نے اسے وصول کرنا ہوتا تھا اور یہ عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے ہوتا تھا۔

5839 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: إِنْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْمُصَلَّى حِينَ يَجْلِسُ الَّذِينَ يَقْبِضُونَهَا، وَذٰلِكَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دیتے تھے' اس وقت جب اسے لینے والے لوگ آ کر بیٹھ جاتے تھے اور یہ عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے ہوتا تھا۔

5840 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ يُؤْمَرُ أَنْ تُلْقَى الزَّكَاةُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْمُصَلَّى

✻✻ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: اس بات کا حکم دیا جاتا تھا کہ عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دیا جائے۔

5841 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ تُؤَدُّوا زَكَاةَ الْفِطْرِ قَبْلَهُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ أَوْ بَعْدَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ قَالَ: وَكَانَ يُخْرِجُهَا هُوَ قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ

✻✻ زہری بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آپ عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے یا عید الفطر سے ایک یا دو دن بعد صدقۂ فطر ادا کریں۔ راوی کہتے ہیں: وہ خود نمازِ عید کے لیے جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دیتے تھے۔

5842 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ فِي ذٰلِكَ حَرَجٌ إِنْ أَخَّرْتُهَا حَتّٰى تَكُونَ بَعْدَ الْفِطْرِ؟ قَالَ: لَا

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا اس میں کوئی حرج ہوگا کہ اگر میں صدقۂ فطر کی ادائیگی کو مؤخر کر دوں' یہاں تک کہ اُسے عید الفطر کے بعد ادا کروں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

5843 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَدْرَكْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَغَيْرَهُ مِنْ عُلَمَائِنَا وَأَشْيَاخِنَا، فَلَمْ يَكُونُوا يُخْرِجُونَهَا إِلَّا حِينَ يَغْدُو

✻✻ عبیداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ اور اُن کے علاوہ اپنے دیگر علماء اور مشائخ کو پایا ہے کہ یہ حضرات صدقۂ فطر اُسی وقت ادا کرتے تھے' جب یہ (نمازِ عید کی ادائیگی کے لیے) روانہ ہوتے تھے۔

5844 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

✻✻ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے خود بھی عبیداللہ بن عمر کی زبانی یہ روایت سنی ہے۔

5845 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے عیدگاہ جانے سے پہلے صدقۂ فطر کی ادائیگی کا حکم دیتے تھے۔

5846 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ "اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يُخْرِجُوْهَا قَبْلَ اَنْ يَخْرُجُوا اِلَى الْمُصَلّٰى سُنَّةً

✻✻ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ نے لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ صدقۂ فطر عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے ادا کر دیں' یہ سنت ہے۔

5847 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُلْقُوْنَ زَكَاتَهُمْ وَيَاْكُلُوْنَ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجُوا اِلَى الْمُصَلّٰى

✻✻ عکرمہ بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دیتے تھے اور کچھ کھا پی لیتے تھے۔

بَابُ يُلْقِي الزَّكَاةَ اِذَا جَاءَ اَوَانُهَا

باب: صدقۂ فطر اُس وقت ادا کرنا' جب اُس کا وقت آئے

5848 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْ زَكَاةِ الْفِطْرِ، فَاَمَرَنَا بِاِخْرَاجِهَا، قِيْلَ: فَاِنَّهُمْ يَقْتَضُوْنَهَا قَالَ: فَلَا تُبَلِّغُوْهُمْ اِيَّاهَا وَلَا تُنْعِمُوْهُمْ عَيْنًا

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری سے صدقۂ فطر کے بارے میں سوال کیا گیا' تو اُنہوں نے ہمیں اس کی ادائیگی کی ہدایت کی۔ اُن سے دریافت کیا گیا: کچھ لوگ اس کا تقاضا کرتے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: تم اُن لوگوں کو یہ نہ دو اور تم ان لوگوں کو نہ دو۔

5849 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ: اَنَّ اَبَا اِسْحَاقَ، اَخْبَرَهُمَا، اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُرَحْبِيْلَ كَانَ يَجْمَعُ زَكَاةَ الْفِطْرِ فِيْ مَسْجِدِ حَيِّهِ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اِلَى الرُّهْبَانِ. قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَكَانَ غَيْرُهُ يُعْطِيْهَا الْمُسْلِمِيْنَ

✻✻ عمرو بن شرحبیل کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اپنے محلّہ کی مسجد میں صدقۂ فطر جمع کرتے تھے اور پھر اُسے راہبوں کو دیدیتے تھے۔ سفیان ثوری کہتے ہیں: دیگر لوگ اسے مسلمانوں کو دیا کرتے تھے۔

5850 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: كَانَ اَيُّوْبُ يَبْعَثُ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ اِلَى جِيْرَانِهِ فِيْ

الْاَطْبَاقِ

✽✽ ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: ایوب اپنا صدقۂ فطر تھال میں رکھ کر اپنے پڑوسیوں کو بھجوا دیتے تھے۔

5851 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّهُ كَانَ يُرَخِّصُ لِلنَّاسِ لَا يَكُونُونَ قَرِيبًا مِنْ مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ بِالْبَصْرَةِ اَنْ يُعْطُوا زَكَاتَهُمْ زَكَاةَ الْفِطْرِ اَهْلَ الْحَاجَةِ مِنْ اَقَارِبِهِمْ. قُلْنَا لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: اَتَطْرَحُ اَنْتَ فِي مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ؟ قَالَ: اِذَا كَانُوا لَا يَخْزِنُونَهَا فَنَعَمْ، فَاِذَا عَلِمْتُ اَنَّهُمْ يَخْزِنُونَهَا قَسَمْتُهَا فِي جِيرَانِي قُلْنَا لَهُ: فَكَانَ مَعْمَرٌ يَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَسْجِدِ، وَكَانُوا اِذْ ذَاكَ لَا يَخْزِنُونَهَا

✽✽ قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اُن لوگوں کو یہ رخصت دیتے تھے' جو بصرہ میں جامع مسجد کے قریب نہیں رہتے تھے کہ وہ لوگ اپنا صدقۂ فطر اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے ضرورتمند لوگوں کو دے دیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: کیا آپ اپنا صدقۂ فطر جامع مسجد میں ادا کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: اگر وہ لوگ اسے خزانہ کے طور پر اکٹھا نہیں کرتے ہیں' تو پھر ٹھیک ہے' لیکن اگر مجھے یہ پتا چل جائے کہ وہ لوگ خود اسے جمع کرتے ہیں' تو میں اُس صدقۂ فطر کو اپنے پڑوسیوں میں تقسیم کر دوں گا۔

ہم نے اُن سے دریافت کیا: معمر تو اپنا صدقۂ فطر مسجد بھجوایا کرتے تھے' لیکن وہ لوگ اُسے جمع نہیں کرتے تھے۔

بَابُ هَلْ يُصَلِّيهَا اَهْلُ الْبَادِيَةِ

باب: کیا دیہاتی علاقوں کے رہنے والے لوگ نمازِ عید ادا کریں گے؟

5852 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ يُسْتَحَبُّ لِاَهْلِ الْبَادِيَةِ اَنْ يَخْرُجُوا يَوْمَ الْعِيدِ فَيَؤُمُّهُمْ اَحَدُهُمْ

✽✽ زہری فرماتے ہیں: دیہاتی علاقوں کے رہنے والے لوگوں کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ عید کے دن آئیں اور اُن میں سے کوئی ایک شخص اُن کی امامت کرے۔

5853 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ شَاءَ اَهْلُ الْبَادِيَةِ لَمْ يُصَلُّوا صَلَاةَ الْفِطْرِ اِلَّا فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: اگر دیہاتی علاقوں کے رہنے والے لوگ نمازِ عید الفطر ادا کرنا چاہتے ہیں' تو وہ کسی بڑے شہر میں آ کر ادا کریں گے۔

5854 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَسْلَمَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قُرَى عُرَيْنَةَ، وَفَدَكَ، وَيَنْبُعَ وَنَحْوِهَا مِنَ الْقُرَى مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنَ الْمَدِينَةِ اَنْ يُجَمِّعُوا وَيَشْهَدُوا الْعِيدَيْنِ

** زہری فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عرینہ فدک' ینبع اور اس جیسے دیگر بستیوں کی طرف لوگوں کو بھیجا' جو مدینہ منورہ سے تین دن کی مسافت پر تھیں (آپ نے یہ پیغام بھجوایا) کہ وہ لوگ جمعہ بھی ادا کریں اور عیدین کی نمازوں میں بھی شریک ہوں۔

5855 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ جَدِّهِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّهُ كَانَ يَكُوْنُ فِی مَنْزِلِهٖ بِالزَّاوِيَةِ، فَاِذَا لَمْ يَشْهَدِ الْعِيدَ بِالْبَصْرَةِ جَمَعَ اَهْلَهُ وَوَلَدَهُ وَمَوَالِيَهُ، ثُمَّ يَاْمُرُ مَوْلَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ عُتْبَةَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ

** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ''زاویہ'' میں اپنی رہائش گاہ میں موجود ہوتے تھے اور بصرہ میں نمازِ عید میں شرکت نہیں کرتے تھے۔ وہ اپنے اہلِ خانہ' اپنی اولاد اور اپنے غلاموں کو جمع کرتے تھے' پھر وہ اپنے غلام عبداللہ بن ابوعتبہ کو حکم دیتے تھے' تو وہ اُن لوگوں کو دو رکعت پڑھا دیتا تھا۔

بَابُ الزِّينَةِ يَوْمَ الْعِيدِ

باب: عید کے دن زیب وزینت اختیار کرنا

5856 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ حُمَيْدٍ، اَنَّ طَاوُسًا كَانَ لَا يَدَعُ جَارِيَةً لَهُ سَوْدَاءَ وَلَا غَيْرَهَا اِلَّا اَمَرَهُنَّ فَيَخْضِبْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَاَرْجُلَهُنَّ لِيَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْاَضْحٰى يَقُوْلُ: يَوْمُ عِيدٍ

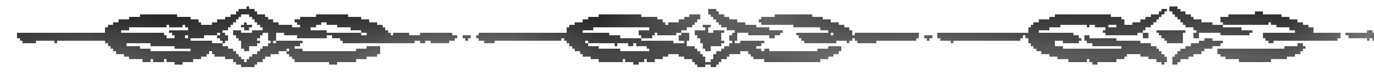
** علی بن ابوحمید بیان کرتے ہیں: طاؤس اپنی ہر ایک کنیز کو' خواہ وہ سیاہ فام ہو' یا سیاہ فام نہ ہو' اُسے یہ ہدایت کرتے تھے کہ اپنے ہاتھوں پر مہندی لگائے اور پاؤں پر مہندی لگائے' ایسا عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر ہوتا تھا۔ (بعض اوقات راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) عید کے موقع پر ہوتا تھا۔

5857 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْتَضِبْنَ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلَى الصُّبْحِ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد اور صبح سے پہلے (عید کے موقع پر) مہندی لگاتی تھیں۔

5858 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ، فَقُلْتُ: بَلَغَنِیْ اَنَّكَ حَدَّثْتَ عَنْ اَبِيكَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ لِكُلِّ عِيدَيْنِ بُرْدًا، فَقَالَ: لَمْ اَقُلْ ذٰلِكَ، وَلٰكِنِّیْ اُخْبِرْتُ عَنْ اَبِیْ اَنَّهُ قَالَ: لَبِسَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ عَرَفَةَ حُلَّةً - اَوْ بُرْدًا -

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے امام جعفر صادق سے دریافت کیا' میں نے کہا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ دونوں عیدوں کے موقع پر مخصوص قسم کی چادر پہنتے تھے۔ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے یہ نہیں کہا' بلکہ مجھے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے دن حلہ پہنا تھا' یا مخصوص قسم کی چادر پہنی تھی۔



كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

کتاب: قرآن مجید کے فضائل کے بارے میں روایات

بَابُ كَمْ فِي الْقُرْآنِ مِنْ سَجْدَةٍ

باب: قرآن مجید میں کتنے سجدۂ تلاوت ہیں؟

5859 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " سُجُودُ الْقُرْآنِ عَشْرٌ: الْاَعْرَافُ، وَالنَّحْلُ، وَالرَّعْدُ، وَبَنِي اِسْرَائِيلَ، وَمَرْيَمُ، وَالْحَجُّ، وَالْفُرْقَانُ، وَطس الْوُسْطَى، وَالم تَنْزِيلُ، وَحم السَّجْدَةَ " فَقُلْتُ: وَلَمْ يَكُنِ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ فِي ص سَجْدَةٌ؟ قَالَ: لَا

** عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: قرآن مجید میں دس سجدہ ہائے تلاوت ہیں: سورۂ اعراف میں، سورۂ نحل میں، سورۂ رعد میں، سورۂ بنی اسرائیل میں، سورۂ مریم میں، سورۂ حج میں، سورۂ فرقان میں، سورۂ طس (درمیانی والی) میں، سورۂ الم تنزیل میں اور سورۂ حم السجدہ میں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت نہیں کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

5860 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَابْنَ عُمَرَ يَعُدَّانِ كَمْ فِي الْقُرْآنِ مِنْ سَجْدَةٍ، فَقَالَا: الْاَعْرَافُ، وَالنَّحْلُ، وَالرَّعْدُ، وَبَنُو اِسْرَائِيلَ، وَمَرْيَمُ، وَالْحَجُّ اَوَّلُهَا، وَالْفُرْقَانُ، وَطس، وَالم تَنْزِيلُ، وَص، وَحم السَّجْدَةَ، اِحْدَى عَشْرَةَ

** عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر نے انہیں یہ بتایا کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کو شمار کرتے ہوئے سنا کہ قرآن مجید میں کتنے سجدہ ہائے تلاوت ہیں؟ تو ان دونوں حضرات نے یہ فرمایا: سورۂ اعراف میں، سورۂ نحل میں، سورۂ رعد میں، سورۂ بنی اسرائیل میں، سورۂ مریم میں، سورۂ حج کے آغاز میں، سورۂ فرقان میں سورۂ طس میں، سورۂ الم تنزیل میں، سورۂ ص میں، سورۂ حم السجدہ میں، تو یہ گیارہ ہو گئے۔

5861 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: فِي

الْقُرْآنِ اِحْدٰى عَشْرَةَ سَجْدَةً فَعَدَّهُنَّ. كَمَا ذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

✽✽ ابوجمرہ ضبعی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن مجید میں گیارہ سجدہ ہائے تلاوت ہیں' پھر انہوں نے انہیں شمار کیا' تو اسی طرح کی روایت نقل کی' جس طرح کی روایت سعید بن جبیر کے حوالے سے گزر چکی ہے۔

5862 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، اَنَّ مُجَاهِدًا، اَخْبَرَهُ: اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ اَفِي ص سُجُوْدٌ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ تَلَا (وَوَهَبْنَا لَهُ) (الأنعام: [redacted]) حَتّٰى بَلَغَ (فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ) (الأنعام: [redacted]) قَالَ: هُوَ مِنْهُمْ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: رَاَيْتُ عُمَرَ قَرَاَ ص عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ فِيهَا ثُمَّ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ

✽✽ سلیمان احول بیان کرتے ہیں: مجاہد نے انہیں بتایا کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور ہم نے اسے ہبہ کیا'' انہوں نے یہ آیت یہاں تک تلاوت کیا: ''تو تم ان لوگوں کی ہدایت کی پیروی کرو''۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ ان حضرات میں شامل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے منبر پر سورۂ ص کی تلاوت کی پھر وہ منبر سے نیچے اترے' انہوں نے سجدۂ تلاوت کیا' پھر دوبارہ منبر پر چڑھ گئے۔

5863 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، وَذَكَرَهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ، اَيْضًا، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: " الْعَزَائِمُ اَرْبَعٌ: الم تَنْزِيلُ، وَحم السَّجْدَةَ، وَالنَّجْمُ، وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْاَعْلَى الَّذِي خَلَقَ." قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَنَا اَسْجُدُ فِي الْعَزَائِمِ كُلِّهَا - يَعْنِي الْعَزَائِمَ: عُزِمَ عَلَيْكَ اَنْ تَسْجُدَ فِيهَا. قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَاَنَا اَسْجُدُ فِيهَا، وَفِي جَمِيعِ السُّجُوْدِ اِذَا كُنْتُ وَحْدِي

✽✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عزائم چار ہیں (یعنی سجدۂ ہائے تلاوت چار ہیں) الم تنزیل میں' حم السجدہ میں' سورۂ نجم میں' سورۂ اقرا باسم ربک الذی خلق میں۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں ان تمام عزائم میں سجدۂ تلاوت کرتا ہوں۔ یہاں عزائم سے مراد یہ ہے کہ تم پر اس موقع پر سجدۂ تلاوت کرنا لازم قرار دیا گیا ہے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: میں ان مواقع پر سجدۂ تلاوت کرتا ہوں اور جب میں اکیلا ہوں' تو دیگر تمام مقامات سجدہ پر سجدۂ تلاوت کرتا ہوں۔

5864 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: رَاَيْتُ عُثْمَانَ سَجَدَ فِي ص

✽✽ سائب بن یزید فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

5865 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ ص، وَلَيْسَتْ ص مِنَ الْعَزَائِمِ

⁕⁕ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے' لیکن سورۂ ص کا سجدۂ تلاوت لازم نہیں ہے۔

5866 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ ص عَلَى الْمِنْبَرِ، فَنَزَلَ فَسَجَدَ "

⁕⁕ حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر سورۂ ص کی تلاوت کی' پھر آپ منبر سے اُترے اور آپ نے سجدۂ تلاوت کیا۔

5867 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، سَجَدَ فِيْ ص

⁕⁕ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ابو معبد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

5868 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، سُئِلَ فِيْ ص سَجْدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، (اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَاهُمُ اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ)

⁕⁕ عبیداللہ بن ابو یزید بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا کہ اُن سے سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (اور اس کی دلیل یہ آیت ہے:)

''یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا کی' تو تم ان لوگوں کی ہدایت کی پیروی کرو''۔

5869 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُزَنِيِّ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَاَيْتُ كَاَنَّ رَجُلًا يَكْتُبُ الْقُرْآنَ وَشَجَرَةٌ حِذَاءَهُ، فَلَمَّا مَرَّ بِمَوْضِعِ السَّجْدَةِ الَّتِيْ فِيْ ص سَجَدَتْ وَقَالَتْ: اللّٰهُمَّ اَحْدِثْ لِيْ بِهَا شُكْرًا، وَاَعْظِمْ لِيْ بِهَا اَجْرًا، وَاحْطُطْ بِهَا وِزْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَحْنُ اَحَقُّ مِنَ الشَّجَرَةِ

⁕⁕ بکر بن عبداللہ بن مزنی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے دیکھا' جیسے ایک شخص قرآن پاک تحریر کر رہا ہے اور اُس کے مدمقابل ایک درخت ہے' جب وہ شخص سورۂ ص میں موجود آیتِ سجدہ پر پہنچا' تو اُس درخت نے سجدہ کیا اور اُس درخت نے یہ کہا:

''اے اللہ! تو اس کی وجہ سے مجھے شکر کی دولت عطا کر اور اس کی وجہ سے میرے اجر میں اضافہ کر دے اور اس کی وجہ سے میرے گناہوں کو ختم کر دے!''

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم (یہ کلمات کہنے کے) درخت کے مقابلہ میں زیادہ حقدار ہیں۔

5870 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَجْدَةِ ص: سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً، وَسَجَدْتُهَا شُكْرًا

** عمر بن ذر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سورۂ ص کے سجدۂ تلاوت کے بارے میں یہ فرمایا ہے: حضرت داؤد علیہ السلام نے توبہ کے طور پر یہ سجدہ کیا تھا اور ہم شکر کے طور پر یہ سجدہ کرتے ہیں۔

5871 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَسْجُدُ فِيْ ص

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت کرتے تھے۔

5872 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ اَبِيْ لُبَابَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ فِيْ ص سَجْدَةٌ

** عبدہ بن ابولبابہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت ہے۔

5873 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: اِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ ذُكِرَتْ. فَكَانَ لَا يَسْجُدُ فِيْهَا - يَعْنِيْ ص -

** مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہاں ایک نبی کی توبہ کا ذکر ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس موقع پر سجدۂ تلاوت نہیں کرتے تھے یعنی سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت نہیں کرتے تھے۔

5874 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سَعِيْدٍ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَسْجُدُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ حم وَهُمْ لَا يَسْاَمُوْنَ

** مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دوسری کے آخر میں وَهُمْ لَا يَسْاَمُوْنَ پر سجدۂ تلاوت کرتے تھے۔

5875 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ. قَالَ لِرَجُلٍ سَجَدَ فِي الْاُوْلٰى: "(اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ) (البقرة: 172): عَجِلْتَ"

** شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک شخص سے یہ فرمایا: تم نے جلدی کی ہے' اس شخص نے پہلی سورت میں اس آیت پر سجدۂ تلاوت کیا تھا۔

5876 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: "اَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي الْاٰخِرَةِ (وَهُمْ لَا يَسْاَمُوْنَ) (فصلت: 38)"

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آخری سورت میں یہاں سجدۂ تلاوت کرتے تھے: (وَهُمْ لَا يَسْأَمُوْنَ) (فصلت 38)

5877 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِيْهَا (وَهُمْ لَا يَسْاَمُوْنَ) (فصلت: 38) "

** ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس مقام پر سجدۂ تلاوت کرتے تھے: (وَهُمْ لَا يَسْاَمُوْنَ) (فصلت: 38)

5878 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يَسْجُدُ فِي الْاُوْلٰى (اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ) (البقرة: 172) "

** قتادہ بیان کرتے ہیں: حسن بصری پہلی میں سجدۂ تلاوت کرتے تھے: (اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ) (البقرة: 172)

5879 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ عَنْ بَعْضِهِمْ " اَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي الْاُوْلٰى (اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ) (البقرة: 172) "

** ابواسحاق نے بعض حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ پہلی سورت میں اس مقام پر سجدۂ تلاوت کرتے تھے: (اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ) (البقرة: 172)

5880 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ عُمَرَ، سَجَدَ فِي النَّجْمِ، قَامَ فَوَصَلَ اِلَيْهَا سُوْرَةً

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سورۂ نجم میں سجدۂ تلاوت کیا' پھر وہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے اس کے ساتھ ایک اور سورت ملا کر پڑھی۔

5881 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَدَاعَةَ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي النَّجْمِ فَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ. قَالَ الْمُطَّلِبُ: وَلَمْ اَسْجُدْ مَعَهُمْ - هُوَ يَوْمَئِذٍ مُشْرِكٌ - قَالَ الْمُطَّلِبُ: فَلَا اَدَعُ اَنْ اَسْجُدَ فِيْهَا اَبَدًا وَبِهِ نَاْخُذُ

** حضرت مطلب بن ابووداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے سورۂ نجم میں سجدۂ تلاوت کیا تو آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی سجدۂ تلاوت کیا۔ حضرت مطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان لوگوں کے ساتھ سجدۂ تلاوت نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں: اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اُن دنوں مشرک تھے۔ حضرت مطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اب میں اس سورت میں سجدۂ تلاوت کو کبھی ترک نہیں کروں گا۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

5882 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ سَبْرَةَ.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَرَاَ فِي الْفَجْرِ بِيُوسُفَ، فَرَكَعَ، ثُمَّ قَرَاَ فِي الثَّانِيَةِ بِالنَّجْمِ، قَامَ فَسَجَدَ، ثُمَّ قَرَاَ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا

✵✵ حصین بن سبرہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اُنہوں نے فجر کی نماز میں سورۂ یوسف کی تلاوت کی' پھر وہ رکوع میں گئے' پھر اُنہوں نے دوسری رکعت میں سورۂ نجم کی تلاوت کی اور وہ قیام سے سجدہ میں چلے گئے' پھر اُنہوں نے سورۂ زلزال کی تلاوت کی۔

5883 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، اَنَّ عَمَّارًا، سَجَدَ فِي اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

✵✵ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے سورۂ انشقاق میں سجدۂ تلاوت کیا۔

5884 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ وَعَبْدَ اللّٰهِ يَسْجُدَانِ فِي اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ - ثُمَّ قَالَ: اَوْ اَحَدَهُمَا، وَبِهِ نَاْخُذُ -

✵✵ اسود بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کو سورۂ انشقاق میں سجدۂ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (پھر اُنہوں نے یہ کہا) کہ شاید ان میں سے کسی ایک شخص کو دیکھا ہے۔

(امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

5885 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَسْجُدُ فِي اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ "

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سورۂ انشقاق میں سجدۂ تلاوت کیا کرتے تھے۔

5886 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، كَانَ يَسْجُدُ فِيهَا، وَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس میں سجدۂ تلاوت کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سورت میں سجدۂ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

5887 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَا، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورۂ انشقاق اور سورۂ العلق میں سجدۂ تلاوت کیا ہے۔

5888 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِي عَزَّةَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَسْجُدُ

فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

** امام عامر شعبی بیان کرتے ہیں: میں سورۂ انشقاق میں سجدۂ تلاوت کروں گا۔

5889 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ، اَنَّهُ حَضَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَرَاَ عَلَى الْمِنْبَرِ سُورَةَ النَّحْلِ حَتَّى اِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ، نَزَلَ فَسَجَدَ، وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ، حَتَّى اِذَا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةُ قَرَاَهَا حَتَّى اِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّمَا نَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ اَصَابَ وَاَحْسَنَ، وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ: "وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَزَادَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ: لَمْ يُفْرَضِ السُّجُودُ عَلَيْنَا اِلَّا اَنْ نَشَاءَ

** ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر بیان کرتے ہیں: وہ جمعہ کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' جنہوں نے منبر پر سورۂ نحل کی تلاوت کی' جب وہ سجدہ کے مقام پر آئے' تو وہ منبر سے نیچے اُترے' اُنہوں نے سجدۂ تلاوت کیا' اُن کے ساتھ لوگوں نے بھی سجدۂ تلاوت کیا' جب اگلا جمعہ آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر اس سورت کی تلاوت کی یہاں تک کہ سجدہ والی آیت پر پہنچے' تو اُنہوں نے فرمایا: اے لوگو! ہم سجدہ والی آیت سے گزرنے لگے ہیں' تو جو شخص سجدۂ تلاوت کرے گا تو وہ ٹھیک کرے گا اور اچھا کرے گا اور جو شخص نہیں کرے گا تو اُس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدۂ تلاوت نہیں کیا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات مزید نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: ہم پر سجدۂ تلاوت فرض نہیں ہے' البتہ اگر ہم چاہیں (تو کر سکتے ہیں)۔

5890 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عُمَرَ، وَابْنَ عُمَرَ كَانَا يَسْجُدَانِ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ سَجَدْتُ فِيهَا وَاحِدَةً كَانَتِ السَّجْدَةُ الْاٰخِرَةُ اَحَبَّ اِلَيَّ قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِنَّ هٰذِهِ السُّورَةَ فُضِّلَتْ بِسَجْدَتَيْنِ

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سورۂ حج میں' دو مرتبہ سجدۂ تلاوت کرتے تھے۔ وہ یہ بھی روایت کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر میں اس سورت میں ایک سجدہ کروں' تو دوسرے والا سجدہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بھی فرماتے ہیں: اس سورت کو اس اعتبار سے فضیلت دی گئی ہے کہ اس میں دو سجدے ہیں۔

5891 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْجُدُ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ

** عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سورۂ حج میں' دو جگہ سجدۂ تلاوت کرتے

ہوئے دیکھا ہے۔

5892 - آثارِ صحابہ: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فِي سُورَةِ الْحَجِّ الْاُولَى عَزِيمَةٌ وَالْاٰخِرَةُ تَعْلِيمٌ، وَكَانَ لَا يَسْجُدُ فِيهَا**

✻✻ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سورۂ حج میں پہلا سجدہ عزیمت کے طور پر ہے (یعنی لازم ہے) اور دوسرا تعلیم دینے کے لیے ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دوسرا سجدہ نہیں کرتے تھے۔

5893 - آثارِ صحابہ: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا قَرَاَ النَّجْمَ يَسْجُدُ فِيهَا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَاِنْ لَمْ يَسْجُدْ رَكَعَ "**

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب سورۂ نجم کی تلاوت کرتے تھے تو وہ اس میں سجدۂ تلاوت کرتے تھے خواہ وہ نماز ادا کر رہے ہوں اور اگر وہ نماز میں سجدے میں نہیں جاتے تھے تو رکوع میں چلے جاتے تھے۔

5894 - آثارِ صحابہ: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فُضِّلَتْ سُورَةُ الْحَجِّ بِسَجْدَتَيْنِ**

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سورۂ حج کو دو سجدوں کے ساتھ فضیلت عطا کی گئی ہے۔

5895 - آثارِ صحابہ: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَنْبَاَنِي مَنْ رَاَى، عُمَرَ بِالْجَابِيَةِ، سَجَدَ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ**

✻✻ سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ''جابیہ'' کے مقام پر سورۂ حج میں دو مرتبہ سجدۂ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا۔

5896 - آثارِ صحابہ: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَسْجُدُ فِي اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ "**

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سورۂ اذا السماء انشقت میں سجدۂ تلاوت کرتے تھے۔

5897 - آثارِ صحابہ: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا قَرَاَ بِالنَّجْمِ سَجَدَ، وَاِذَا قَرَاَ بِـ اسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَكَعَ وَسَجَدَ، وَاِذَا قَرَاَ بِهَا فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ سَجَدَ فِيهِمَا "**

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب سورۂ نجم کی تلاوت کرتے تھے تو سجدۂ تلاوت بھی کرتے تھے اور جب سورۂ اقراء باسم ربک الذی خلق کی تلاوت کرتے تھے تو وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں جاتے تھے اور سجدہ کرتے تھے لیکن جب وہ نماز کے علاوہ اس سورت کی تلاوت کرتے تھے تو وہ ان دونوں سورتوں میں سجدۂ تلاوت کرتے تھے۔

5898 - اقوالِ تابعین: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: اِذَا سَجَدْتَ**

فِيْ سَجْدَةٍ فَلَا تَرْكَعْ حَتّٰى تَقْرَاَ بَعْدَهَا آيَاتٍ

✱✱ سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں: جب تم آیتِ سجدہ تلاوت کرو' تو اُس وقت تک سجدہ میں نہ جاؤ' جب تک اس کے بعد بھی کچھ آیات تلاوت نہیں کر لیتے۔

5899 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّهُ سَالَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ النَّجْمِ، اَفِيْهَا سَجْدَةٌ؟ قَالَ زَيْدٌ: قَرَاْتُهَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْجُدْ

✱✱ عطاء بن یسار کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سورۂ نجم کے بارے میں دریافت کیا: کیا اس میں سجدۂ تلاوت ہے؟ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ سورت تلاوت کی تھی' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدۂ تلاوت نہیں کیا تھا۔

5900 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ فِي الْمُفَصَّلِ سَجْدَةٌ.

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کسی بھی مفصل سورت میں سجدۂ تلاوت نہیں ہے۔

5901 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

5902 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ اَنَسًا، وَالْحَسَنَ، يَقُوْلَانِ: لَيْسَ فِي الْمُفَصَّلِ سَجْدَةٌ

✱✱ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حسن بصری فرماتے ہیں: کسی مفصل سورت میں سجدۂ تلاوت نہیں ہے۔

5903 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

✱✱ عطاء سے بھی اس کی مانند روایت منقول ہے۔

5904 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَمَّنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يُحَدِّثُ قَالَ: سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُفَصَّلِ اِذْ كَانَ بِمَكَّةَ يَقُوْلُ: ثُمَّ لَمْ يَسْجُدْ بَعْدُ

✱✱ عکرمہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تھے' تو مفصل سورت میں سجدہ تلاوت کرتے تھے' اُس کے بعد آپ نے یہ سجدۂ تلاوت نہیں کیا۔

بَابُ السَّجْدَةِ عَلٰى مَنِ اسْتَمَعَهَا

باب: (آیتِ سجدہ کو) سننے والے شخص کو سجدۂ تلاوت لازم ہونا

5905 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَلسُّجُوْدُ وَاجِبٌ؟ قَالَ: لَا، بَلَغَنِيْ

اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَا هُوَ يَقْرَأُ سُورَةً فِيهَا سَجْدَةٌ فَسَجَدَ مَنْ حَوْلَهُ، فَقَالَ: لَوْلَا اَنَّكُمْ سَجَدْتُمْ مَا سَجَدْتُ، وَلَيْسَ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا سجدۂ تلاوت لازم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک ایسی سورت کی تلاوت کی' جس میں سجدۂ تلاوت تھا' تو اُن کے آس پاس موجود لوگوں نے سجدۂ تلاوت کیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم لوگوں نے سجدہ نہ کیا ہوتا' تو میں یہ سجدہ نہ کرتا' کیونکہ یہ نماز میں نہیں ہے۔

5906 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُثْمَانَ، مَرَّ بِقَاصٍّ فَقَرَاَ سَجْدَةً لِيَسْجُدَ مَعَهُ عُثْمَانُ، فَقَالَ عُثْمَانُ: اِنَّمَا السُّجُودُ عَلَى مَنِ اسْتَمَعَ ثُمَّ مَضَى وَلَمْ يَسْجُدْ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَقَدْ كَانَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ يَجْلِسُ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ وَيَقْرَأُ الْقَاصُّ السَّجْدَةَ فَلَا يَسْجُدُ مَعَهُ، وَيَقُولُ: اِنِّي لَمْ اَجْلِسْ لَهَا

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا گزر ایک واعظ کے پاس سے ہوا' جس نے آیتِ سجدہ تلاوت کی' تا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اُس کے ساتھ سجدۂ تلاوت میں شریک ہوں' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سجدۂ تلاوت اُس شخص پر لازم ہوتا ہے' جو توجہ سے آیت کو سنتا ہے۔ پھر وہ تشریف لے گئے اور اُنہوں نے سجدۂ تلاوت نہیں کیا۔

زہری بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب مسجد کے گوشے میں بیٹھے ہوئے ہوتے تھے' کوئی واعظ آیتِ سجدہ تلاوت کر لیتا تھا لیکن سعید بن مسیب اُس کے ساتھ سجدۂ تلاوت نہیں کرتے تھے' وہ یہ فرماتے ہیں: میں اس کے لیے نہیں بیٹھا ہوا ہوں۔

5907 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ: قَرَاْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ السَّجْدَةَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: مَا تَنْظُرُ اَنْتَ قَرَاْتَهَا، فَاِنْ سَجَدْتَ سَجَدْنَا

٭٭ سلیم بن حنظلہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے آیتِ سجدہ تلاوت کی تو اُن کی طرف دیکھا' اُنہوں نے دریافت کیا: تم کیا دیکھ رہے ہو؟ تلاوت تم کر رہے ہو' اگر تم سجدہ کرو گے تو ہم بھی سجدہ کر لیں گے۔

5908 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى مَنْ جَلَسَ لَهَا، فَاِنْ مَرَرْتَ فَسَجَدُوا فَلَيْسَ عَلَيْكَ سُجُودٌ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سجدۂ تلاوت اُس شخص پر لازم ہوتا ہے جو تلاوت کے لیے بیٹھا ہوا ہو' اگر تم گزر رہے ہو اور لوگ سجدۂ تلاوت کرتے ہیں' تو تم پر سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔

5909 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: مَرَّ سَلْمَانُ عَلَى قَوْمٍ قُعُودٍ فَقَرَءُوا السَّجْدَةَ فَسَجَدُوا، فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ: لَيْسَ لَهَا غَدَوْنَا

٭٭ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو بیٹھے ہوئے تھے' اُنہوں نے آیتِ سجدہ تلاوت کی تو سجدہ بھی کیا' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: ہم اس کے لیے

نہیں آئے ہیں۔

5910 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَوْ غَيْرِهٖ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ الْحُصَيْنِ، مَرَّ بِقَاصٍّ فَقَرَاَ الْقَاصُّ سَجْدَةً فَمَضٰى عِمْرَانُ وَلَمْ يَسْجُدْ مَعَهٗ، وَقَالَ: اِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلٰى مَنْ جَلَسَ لَهَا

✵✵ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ اُن کا گزر ایک واعظ کے پاس سے ہوا' اُس واعظ نے آیتِ سجدہ تلاوت کی تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ آگے گزر گئے' اُنہوں نے اُس کے ساتھ سجدۂ تلاوت نہیں کیا' اُنہوں نے فرمایا: سجدہ کرنا اُس شخص پر لازم ہوگا' جو اس تلاوت (کو سننے کے لیے) بیٹھا ہوا ہو۔

5911 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ، فَاِذَا مَرَّ بِسَجْدَةٍ كَبَّرَ وَسَجَدَ فَسَجَدْنَا مَعَهٗ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے' جب آپ آیتِ سجدہ پڑھتے تھے' تو تکبیر کہہ کر سجدہ میں چلے جاتے تھے' آپ کے ساتھ ہم بھی سجدہ کرتے تھے۔

5912 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ، قَرَاَ عَلَى الْمِنْبَرِ سُوْرَةً فِيْهَا سَجْدَةٌ ثُمَّ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهٗ، فَقَرَاَ فِي الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا تِلْكَ السُّوْرَةَ، فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيْبًا مِنَ السَّجْدَةِ تَهَيَّاَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ، فَقَالَ: "اِنَّهَا لَيْسَتْ عَلَيْنَا اِلَّا اَنْ نَشَاءَ، فَقَرَاَهَا وَلَمْ يَسْجُدْ

✵✵ ہشام بن عروہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر ایک سورت تلاوت کی' جس میں سجدہ موجود تھا' پھر وہ منبر سے نیچے اُترے' اُنہوں نے سجدۂ تلاوت کیا' اُن کے ساتھ لوگوں نے بھی سجدۂ تلاوت کیا۔ اُس سے اگلے جمعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسی سورت کی پھر تلاوت کی' جب وہ سجدہ والی آیت کے قریب پہنچے اور لوگ سجدہ کرنے کے لیے تیار ہوئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم نہ چاہیں' تو ہم پر یہ سجدہ کرنا لازم نہیں ہے' پھر اُنہوں نے وہ آیت تلاوت کی اور سجدۂ تلاوت نہیں کیا۔

5911-صحيح البخاری - كتاب الجمعة' ابواب سجود القرآن - باب من سجد لسجود القارء' حديث:1039' صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب سجود التلاوة - حديث:932' صحيح ابن خزيمة - كتاب الصلاة' باب استحباب سجود المستمع لقراء ة القرآن عند قراء ة القارء السجدة إذا - حديث:536' صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة - ذكر ما يستحب لمن سمع تلاوة القرآن ان يسجد عند سجود' حديث:2805' المستدرك على الصحيحين للحاكم - ومن كتاب الإمامة ' واما حديث عبد الوهاب - حديث:754' سنن ابی داود - كتاب الصلاة' باب تفريع ابواب السجود - باب فی الرجل يسمع السجدة وهو راكب ' حديث:1216' السنن الكبرٰی للبيهقی - كتاب الصلاة' جماع ابواب سجود التلاوة - باب من قال يكبر إذا سجد ويكبر إذا رفع ومن قال' حديث:3521' مسند احمد بن حنبل ' مسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - حديث:4531'

5913 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَوَاجِبٌ السُّجُوْدُ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: لَا، فَقَالَ: إِذَا كَانَ وَاجِبًا عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ وَجَبَ عَلَيْكَ فِي الْقِرَاءَةِ، قُلْتُ: اَيُّهُ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: السُّجُوْدُ

✻ ✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا نماز کے دوران سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! پھر اُنہوں نے فرمایا: اگر یہ نماز کے دوران تم پر واجب ہوتا تو تلاوت کے وقت بھی تم پر واجب ہو جاتا۔ میں نے دریافت کیا: آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: سجدہ کر لینا (زیادہ پسندیدہ ہے لیکن یہ واجب نہیں ہے)۔

5914 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: قَرَاَ رَجُلٌ سُورَةً فِيهَا سَجْدَةٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا فِي هٰذِهِ السُّورَةِ سَجْدَةٌ؟ قَالَ: بَلَى، وَلٰكِنَّكَ كُنْتَ اِمَامًا فَلَوْ سَجَدْتَ سَجَدْنَا. وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ

✻ ✻ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں ایک سورت کی تلاوت کی، جس میں آیتِ سجدہ بھی موجود تھی، جب وہ شخص تلاوت کر کے فارغ ہوا تو اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اس سورت میں آیت سجدہ نہیں ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن جب تم امام (یعنی قاری) ہو تو تم سجدہ کرو گے تو ہم سجدہ کریں گے۔

یہ بات ابن جریج نے بھی عطاء کے حوالے سے نقل کی ہے۔

5915 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ وَّغَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ عَنْ سُجُودِ الْقُرْآنِ، فَقَالَتْ: حَقٌّ لِلّٰهِ تُؤَدُّونَهُ اَوْ تَطَوُّعٌ تَطَوَّعُونَهُ، فَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً اَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً لَهُ اَوْ جَمَعَهُمَا لَهُ كِلَيْهِمَا.

✻ ✻ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے قرآن کے سجدہ ہائے تلاوت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے، جسے تم ادا کرتے ہو اور یہ ایک نفلی کام ہے، جسے تم نفلی طور پر سرانجام دیتے ہو، جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے اُس شخص کے درجہ کو بلند کرتا ہے، اُس سجدہ کی وجہ سے اُس شخص کے گناہ کو مٹا دیتا ہے۔ (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان دونوں کا اکٹھے ذکر کیا تھا (یعنی درجہ بھی بلند ہوتا ہے اور گناہ بھی مٹ جاتا ہے)۔

5916 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ زَيْدٍ مِثْلَهُ

✻ ✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

5917 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ: قُلْتُ لِثَوْبَانَ حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ لَعَلَّ اللّٰهَ يَنْفَعُنِي بِهِ قَالَ: قُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا، فَقَالَ: سَمِعْتُ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً

✻✻ خالد بن ابوطلحہ بن معدان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے گزارش کی: آپ مجھے کوئی حدیث سنائیے تاکہ اللہ تعالیٰ اُس کے ذریعہ مجھے نفع عطا کرے! راوی کہتے ہیں: میں نے تین مرتبہ اُن سے یہ گزارش کی' تو اُنہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بندہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے اُس بندہ کو ایک درجہ کو بلند کرتا ہے اور سجدہ کی وجہ سے اُس بندہ کے ایک گناہ کو ختم کر دیتا ہے''۔

5918 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ آخِرَ السُّورَةِ فَارْكَعْ اِنْ شِئْتَ اَوِ اسْجُدْ فَاِنَّ السَّجْدَةَ مَعَ الرَّكْعَةِ. قُلْتُ: مَنْ حَدَّثَكَ هٰذَا يَا اَبَا اِسْحَاقَ؟ قَالَ: اَصْحَابُنَا عَلْقَمَةُ، وَالْاَسْوَدُ، وَالرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ

✻✻ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آیتِ سجدہ سورت کے آخر میں ہو' تو پھر اگر تم چاہو' تو رکوع میں چلے جاؤ' یا سجدہ کرلو' کیونکہ سجدہ رکوع کے ساتھ ہی ہو جائے گا۔

(معمر نامی راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اے ابواسحاق! آپ کو یہ روایت کس نے بیان کی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہمارے ساتھیوں نے' علقمہ نے' اسود نے اور ربیع بن خثیم نے۔

5919 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ خَاتِمَةَ السُّورَةِ فَاِنْ شِئْتَ رَكَعْتَ، وَاِنْ شِئْتَ سَجَدْتَ

✻✻ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سجدہ' سورت کے آخر میں ہو' پھر اگر تم چاہو' تو رکوع میں چلے جاؤ اور اگر چاہو' تو سجدۂ تلاوت کرکے (دوبارہ کھڑے ہوکر کچھ آیات کی تلاوت کرکے رکوع میں جاؤ)۔

5920 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ سَمِعَ امْرَاَةً قَرَاَتْ سَجْدَةً قَالَ: لَا يَتَّخِذُهَا اِمَامًا، وَلٰكِنْ لِيَقْرَاْهَا ثُمَّ يَسْجُدُ

✻✻ ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو کسی عورت کو آیتِ سجدہ تلاوت کرتے ہوئے سنتا ہے' ابراہیم فرماتے ہیں: وہ اُس عورت کو امام نہیں بنا سکتا' لیکن اُسے چاہیے کہ خود اُس سجدہ کی تلاوت کر کے سجدۂ تلاوت کرلے۔

5921 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْاَعْرَافُ، وَبَنِي اِسْرَائِيلَ، وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ، وَالنَّجْمِ، وَاِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، اِنْ شَاءَ رَكَعَ، وَاِنْ شَاءَ سَجَدَ

✻✻ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: سورۂ اعراف' سورۂ بنی اسرائیل' سورۃ العلق' سورۂ نجم اور سورۂ انشقاق میں موجود سجدہ ہائے تلاوت (کے بارے میں حکم یہ ہے) کہ اگر آدمی چاہے' تو رکوع میں چلا جائے اور اگر چاہے' تو سجدہ کرلے۔

5922 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِذَا مَرَرْتَ بِالنَّجْمِ، وَاِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ، وَبَنِي اِسْرَائِيلَ، وَآخِرِ الْاَعْرَافِ، فَاِنْ شِئْتَ سَجَدْتَ ثُمَّ وَصَلْتَ بِهَا شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ، وَاِنْ شِئْتَ رَكَعْتَ

✵✵ ابراہیم نخعی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم سورۂ نجم' یا سورۂ انشقاق' یا سورۂ العلق' یا سورۂ بنی اسرائیل' یا سورۂ اعراف کے آخری حصہ کی تلاوت کرو (جس میں آیت سجدہ موجود ہو) تو اگر تم چاہو' تو سجدہ کرلو' پھر اُس کے بعد قرآن کی کچھ اور آیات تلاوت کرو (اور پھر رکوع میں جاؤ) اور اگر تم چاہو' تو (سجدۂ تلاوت کیے بغیر) رکوع میں چلے جاؤ۔

5923 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا بَلَغْتَ السَّجْدَةَ فَاِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهَا رَكْعَةً. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَقَالَهُ ابْنُ طَاوُسٍ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جب تم سجدۂ تلاوت پر پہنچو تو اگر تم چاہو تو سجدہ کی جگہ رکوع ہی کرلو۔

ابن جریج نے یہ بات نقل کی ہے: طاؤس نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

5924 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، اَنَّ اَبَاهُ رُبَّمَا كَانَ رَكَعَ فِي الم تَنْزِيلُ اِذَا بَلَغَ السَّجْدَةَ، وَكَانَ لَا يَدَعُهَا كُلَّ لَيْلَةٍ اَنْ يَقْرَاَ بِهَا

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُن کے والد بعض اوقات سورۂ الم تنزیل السجدہ میں آیتِ سجدہ پر پہنچتے تھے' تو وہ رکوع میں چلے جاتے تھے' وہ روزانہ رات کے وقت اس سورت کی تلاوت کرتے تھے۔

5925 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: اَيْ رَسُولَ اللّٰهِ، اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ بِالْاَرْضِ اَوَّلَ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْاَقْصَى قَالَ: قُلْتُ: فَكَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: اَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ قَالَ: حَيْثُ اَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ، فَهُوَ مَسْجِدٌ. فَكَانَ التَّيْمِيُّ رُبَّمَا قَرَاَ فِي السَّجْدَةِ وَهُوَ يَمُرُّ فَسَجَدَ كَمَا هُوَ عَلَى الطَّرِيقِ

✵✵ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! زمین میں سب سے پہلی کون سی مسجد بنائی گئی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد حرام! میں نے دریافت کیا: پھر کون سی بنائی گئی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد اقصیٰ! میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا فرق ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس سال کا! پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تمہیں جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے' تم نماز ادا کرلو وہ جگہ جائے نماز ہوگی۔

تیمی نامی راوی بعض اوقات آیتِ سجدہ تلاوت کرتے تھے اور وہ اُس وقت کہیں سے گزر رہے ہوتے تھے' تو وہ راستے میں ہی سجدۂ تلاوت کرلیتے تھے۔

5926 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يَقْرَاُ السَّجْدَةَ فِي

الصَّلَاةِ فَيَسْجُدُ فَيُضِيفُ اِلَيْهَا اُخْرٰى قَالَ: اِذَا فَرَغَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✵✵ ابراہیم نخعی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو نماز کے دوران آیت سجدہ تلاوت کرنے کے بعد سجدۂ تلاوت کرتا ہے پھر مزید تلاوت کرتا ہے وہ فرماتے ہیں: ایسا شخص جب نماز سے فارغ ہوگا تو دو مرتبہ سجدۂ سہو کرے گا۔

5927 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى، وَجَابِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَا: اِذَا قَرَاْتَ السَّجْدَةَ حَوْلَ الْبَيْتِ فَاسْتَقْبِلِ الْبَيْتَ وَاَوْمِ اِيمَاءً

✵✵ ابن ابولیلیٰ نے اور عطاء نے یہ بات بیان کی ہے: جب تم خانۂ کعبہ کے آس پاس آیتِ سجدہ تلاوت کرو تو تم قبلہ کی طرف رُخ کر کے اشارہ کر دو۔

5928 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ السَّجْدَةَ وَهُوَ يَمْشِي فَيُومِءُ اِيمَاءً"

✵✵ ابراہیم نخعی نے اسود کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: اگر وہ چلتے ہوئے سجدۂ تلاوت کرتے تھے تو اشارہ کر دیتے تھے (یعنی اشارہ سے سجدہ کر لیتے تھے)۔

5929 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِي فَاخِتَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا قَرَاَ الْاِمَامُ السَّجْدَةَ فَلَمْ يَسْجُدْ اَوْمَا مَنْ وَرَاءَهُ

✵✵ ثویر بن ابوفاختہ بیان کرتے ہیں: اُن کے والد فرماتے ہیں: جب امام آیتِ سجدہ تلاوت کرے اور سجدہ نہ کرے، تو اُس کے پیچھے موجود شخص اشارہ کے ذریعہ (سجدۂ تلاوت کرلے)۔

بَابُ التَّسْلِيمِ فِي السَّجْدَةِ

باب: سجدۂ تلاوت کرنے کے بعد سلام پھیرنا

5930 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَاَبِي قِلَابَةَ كَانَا اِذَا قَرَءَا بِالسَّجْدَةِ يُكَبِّرَانِ اِذَا سَجَدَا وَيُسَلِّمَانِ اِذَا فَرَغَا"

✵✵ قتادہ نے ابن سیرین اور ابوقلابہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات جب سجدۂ تلاوت سے متعلق آیت پڑھتے تھے، تو تکبیر کہہ کر سجدہ میں جاتے تھے اور سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد سلام پھیرتے تھے۔

5931 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ اَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِي السَّجْدَةِ"

✵✵ حکم بن عتیبہ یہ بات نقل کرتے ہیں: ابواحوص سجدۂ تلاوت کرنے کے بعد سلام پھیرتے تھے۔

5932 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: كَانَ

يَقْرَأُ بِنَا وَنَحْنُ مُتَوَجِّهُونَ إِلَى بَنِي سُلَيْمٍ إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَيَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَيُومِءُ إِيمَاءً ثُمَّ يُسَلِّمُ

❊❊ عطاء بن سائب بیان کرتے ہیں: ابوعبدالرحمٰن ہمیں تلاوت سنایا کرتے تھے' ہم اُس وقت بنوسلیم کی طرف رُخ کیے ہوئے تھے اور ہمارا رُخ قبلہ کی طرف نہیں تھا' اُنہوں نے آیتِ سجدہ تلاوت کی' تو اشارہ کے ذریعہ سجدۂ تلاوت کیا اور پھر سلام پھیرا۔

5933 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ فِي السُّجُودِ تَسْلِيمٌ

❊❊ حسن بصری فرماتے ہیں: سجدۂ تلاوت کے بعد سلام نہیں پھیرا جاتا۔

بَابُ هَلْ تُقْضَى السَّجْدَةُ

باب: کیا سجدۂ تلاوت کی قضاء کی جائے گی؟

5934 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَقَرَأَ قَاصٌّ بِسَجْدَةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ فَصَاحَ عَلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ فَسَجَدَ الْقَاصُّ وَلَمْ يَسْجُدِ ابْنُ عُمَرَ، فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَضَاهَا ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: سَجَدَهَا. وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: تُقْضَى السَّجْدَةُ إِذَا سَمِعْتَهَا وَلَمْ تَسْجُدْهَا

❊❊ مغیرہ بن حکیم بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا' اُن کا گزر ایک واعظ کے پاس سے ہوا تو اُس نے صبح کی نماز کے بعد آیتِ سجدہ تلاوت کی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے بلند آواز میں پکارا لیکن وہ واعظ سجدہ میں چلا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سجدۂ تلاوت نہیں کیا' جب سورج نکل آیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کی قضاء کی۔ وہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وہ سجدہ کیا تھا۔ سفیان ثوری کہتے ہیں: اگر تم آیتِ سجدہ کی تلاوت سننے کے بعد سجدہ نہیں کرتے' تو تم اُس کی قضاء کرو گے۔

5935 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتَ السَّجْدَةَ وَأَنْتَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَتَيَمَّمْ ثُمَّ اسْجُدْ.

❊❊ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم آیتِ سجدہ کی تلاوت سنتے ہو اور تم اُس وقت بے وضو ہوتے ہو' تو تم تیمم کر کے سجدۂ تلاوت کر لو۔

5936 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَمَّادًا يُحَدِّثُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَتَوَضَّأُ وَيَسْجُدُ

❊❊ حماد بیان کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: آدمی وضو کر کے سجدۂ تلاوت کرے گا۔

5937 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصِيحُ عَلَيْهِمْ إِذَا

رَآهُمْ - يَعْنِي الْقُصَّاصَ - يَسْجُدُونَ بَعْدَ الصُّبْحِ قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِيهِ أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ

** سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب واعظین کو صبح کی نماز کے بعد سجدۂ تلاوت کرتے ہوئے دیکھتے تھے' تو اُنہیں بلند آواز میں چیخ کر منع کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نافع سے منقول ہے۔

بَابُ إِذَا سَمِعْتَ السَّجْدَةَ وَأَنْتَ تُصَلِّي وَفِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ

باب: جب آپ نماز ادا کرنے کے بعد آیت سجدہ ن لیں اور کتنے عرصہ میں قرآن مجید کو پڑھنا چاہیے (یعنی مکمل ختم کرنا چاہیے)

5938 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا سَمِعْتَ السَّجْدَةَ وَأَنْتَ تُصَلِّي فَاسْجُدْ، فَإِنْ كُنْتَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا أَجْزَأَكَ مِنَ السَّجْدَةِ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم نماز ادا کرنے کے دوران آیت سجدہ کو سن لو' تو تم سجدہ کر لو' لیکن اگر تم (نماز ادا کرتے ہوئے) رکوع یا سجدہ کی حالت میں ہو' تو یہ سجدۂ تلاوت کی جگہ کافی ہوگا۔

5939 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: إِذَا سَمِعْتَ السَّجْدَةَ وَأَنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَاسْجُدْ إِلَّا أَنْ تَكُونَ سَاجِدًا

** جابر بیان کرتے ہیں: جب تم نماز کے دوران آیت سجدہ کو سنو' تو تم سجدۂ تلاوت کرو' البتہ اگر تم سجدہ کی حالت میں ہو' تو حکم مختلف ہے۔

5940 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا

** طاؤس فرماتے ہیں: (ایسی صورتِ حال میں) نماز خود ایک مشغولیت ہے۔

5941 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَا تُدْخِلْ فِي صَلَاتِكَ مَا لَيْسَ فِيهَا. قَالَ سُفْيَانُ: وَنَقُولُ: اقْضِهَا بَعْدُ

** ابن سیرین فرماتے ہیں: تم اپنی نماز میں وہ چیز داخل نہ کرو' جو نماز کا حصہ نہیں ہے۔

سفیان کہتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں کہ تم بعد میں اس کی قضاء کر لینا۔

5942 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَيُكْرَهُ أَنْ يُحَزِّبَ الْإِنْسَانُ بِسُورَةٍ قَبْلَ سُورَةٍ؟ قَالَ: لَا

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا یہ بات مکروہ قرار دی گئی ہے کہ آدمی کسی ایک سورت سے پہلے' کسی دوسری سورت کو وظیفہ کے طور پر مقرر کر لے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

5943 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ قَالَ: اِنِّي عِنْدَ عَائِشَةَ اِذْ جَاءَهَا عِرَاقِيٌّ فَقَالَ: اَيُّ الْكَفَنِ خَيْرٌ؟ فَقَالَتْ: وَيْحَكَ، وَمَا يَضُرُّكَ؟ قَالَ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَارِيْنِي مُصْحَفَكِ لَعَلِّي اُوَلِّفُ الْقُرْآنَ عَلَيْهِ فَاِنَّا نَقْرَاُهُ غَيْرَ مُؤَلَّفٍ قَالَتْ: "وَمَا يَضُرُّكَ اَيَّهُ قَرَاْتَ قَبْلُ، اِنَّمَا اُنْزِلَ مِنْهُ سُوْرَةٌ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِيْهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، حَتّٰى اِذَا ثَابَ النَّاسُ اِلَى الْاِسْلَامِ نَزَلَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ، وَلَوْ نَزَلَ اَوَّلَ شَيْءٍ لَا تَشْرَبُوا الْخَمْرَ لَقَالُوْا: لَا نَدَعُ الْخَمْرَ اَبَدًا، وَلَوْ نَزَلَ لَا تَقْرَبُوا النِّسَاءَ لَقَالُوْا: لَا نَدَعُ اَبَدًا، لَقَدْ نَزَلَ بِمَكَّةَ. وَاِنِّي لَجَارِيَةٌ اَلْعَبُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اَلسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ، وَمَا نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ اِلَّا وَاَنَا عِنْدَهُ" قَالَ: فَاَخْرَجَتْ لَهُ الْمُصْحَفَ فَاَمْلَتْ عَلَيْهِ آيَ السُّوَرِ

✵✵ یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا' ایک عراقی شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: کون سا کفن زیادہ بہتر ہوتا ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تمہیں کیا نقصان ہے؟ اُس نے عرض کی: اے اُم المؤمنین! آپ اپنا مصحف مجھے دکھائیں' تاکہ میں اُس سے قرآن مجید کو نقل کرلوں' کیونکہ ہم اسے مرتب شدہ انداز میں نہیں پڑھتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا' اگر تم کسی ایک چیز کو پہلے پڑھ لیتے ہو' قرآن مجید میں سے ایک سورت نازل ہوئی' جو مفصل سورتوں میں سے ہے' اُس میں جنت اور جہنم کا ذکر تھا' پھر جب لوگ اسلام کی طرف مائل ہوگئے' تو حرام اور حلال سے متعلق حکم نازل ہوگیا' اگر آغاز میں ہی یہ آیت نازل ہو جاتی کہ تم شراب نہ پیو! تو لوگوں نے یہ کہنا تھا کہ ہم تو شراب کبھی نہیں چھوڑیں گے' اور اگر یہ آیت نازل ہو جاتی کہ تم لوگ عورتوں کے قریب نہ جاؤ! تو لوگوں نے یہی کہنا تھا کہ ہم اسے کبھی ترک نہیں کریں گے' جب مکہ میں قرآن نازل ہوا' تو میں اُس وقت ایک کمسن لڑکی تھی' جو کھیلا کودا کرتی تھی اور اُس میں یہ آیت نازل ہوئی اَلسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ پھر جب سورۂ بقرہ نازل ہوئی' تو میری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شادی ہو چکی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس شخص کے سامنے قرآن مجید نکالا اور اُسے کچھ سورتوں کی کچھ آیات کی املاء کروائی۔

5944 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، اَوْ غَيْرِهِ قَالَ: كَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ، يَقْرَاُ الْقُرْآنَ اَوْرَادًا، ثُمَّ يُضِيْفُ اِلَيْهَا سُوْرَةً اُخْرٰى مِنَ الْقُرْآنِ، حَتّٰى كَانَ رُبَّمَا اَضَافَ اِلَيْهَا سُبُعَ الْقُرْآنِ، وَكَانَ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ فِيْ سَبْعٍ." قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَقْرَاُهُ فِيْ سَبْعٍ

✵✵ ایوب اور دیگر حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: ابن سیرین قرآن مجید کے اَوراد کو پڑھتے تھے (یعنی مختلف حصے متعین کر کے وظیفہ کے طور پر پڑھتے تھے) پھر وہ اُس کے ساتھ قرآن مجید کی کوئی دوسری سورت ملا دیتے تھے' یہاں تک کہ وہ اُس کے ساتھ قرآن مجید کی سات سورتیں ملا دیتے تھے' وہ سات دن میں قرآن پڑھ لیتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ سات دن میں پورا قرآن پڑھتے تھے۔

5945 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، يَقْرَاُ الْقُرْآنَ حَتّٰى كَانَ وَمَا يَسْتَعِيْنُ مِنَ النَّهَارِ اِلَّا بِيَسِيْرٍ

✱✱ عبیداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے' یہاں تک کہ وہ دن میں سے صرف تھوڑے سے حصہ سے مدد حاصل کرتے تھے۔

5946 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فِیْ اَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ فَهُوَ رَاجِزٌ.

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے تین دن سے کم عرصہ میں پورے قرآن میں پڑھ لیا' وہ شخص رجز پڑھنے والا ہے۔

5947 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِیِّ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ بَذِیمَةَ، عَنْ اَبِی عُبَیْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

5948 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا تَقْرَءُوا الْقُرْآنَ فِیْ اَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ، اقْرَءُوْهُ فِیْ سَبْعٍ، وَیُحَافِظُ الرَّجُلُ یَوْمًا وَلَیْلَةً عَلٰی جُزْئِهٖ

✱✱ ابواحوص بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: تین دن سے کم میں' پورا قرآن نہ پڑھو' تم سات دن میں اسے مکمل پڑھو' آدمی باقاعدگی کے ساتھ اپنے معمول کے حصہ کی تلاوت کرے۔

5949 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِیِّ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنْ اَبِی قِلَابَةَ، عَنْ اَبِی الْمُهَلَّبِ قَالَ: سَمِعْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ، اِنَّا لَنَقْرَاُ اَوْ - اِنِّی لَاَقْرَؤُهُ - فِیْ ثَمَانٍ

✱✱ ابومہلب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہم (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں آٹھ دن میں' پورا قرآن پڑھتا ہوں۔

5950 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیرِیْنَ، عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، کَرِهَ اَنْ یَقْرَاَ الْقُرْآنَ فِیْ اَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ

✱✱ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تین دن سے کم میں پورا قرآن پڑھ لینے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

5951 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْاَنْصَارِ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: سَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الرَّجُلِ یَقْرَاُ الْقُرْآنَ فِیْ سَبْعٍ، فَقَالَ: حَسَنٌ، وَلَاَنْ اَقْرَاَهُ فِیْ خَمْسَ عَشْرَةَ - اَوْ عِشْرِیْنَ - اَحَبُّ اِلَیَّ، اَقِفُ فِیْهِ وَاَتَدَبَّرُ

✱✱ یحییٰ بن سعید نے ایک انصاری شخص کے حوالے سے اُس کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت زید بن

ثابت رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا' جو سات دن میں پورا قرآن پڑھ لیتا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: یہ اچھا ہے! لیکن اگر میں پندرہ یا بیس دن میں اسے مکمل کروں' تو یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ میں اسے ٹھہر کر اور اس میں غور وفکر کر کے اس کی تلاوت کروں۔

5952 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ يُحْيِي بِهَا لَيْلَةً." قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَذَكَرَهُ هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ مِثْلَهُ

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ رات کو نوافل ادا کرتے ہوئے' ایک رکعت میں پورے قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ہشام نے ابن سیرین کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

5953 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَاَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ " قَرَاَ الْقُرْآنَ فِي الْكَعْبَةِ فِي رَكْعَةٍ، وَقَرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرَى قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: لَا بَاْسَ اَنْ تَقْرَاَهُ فِي لَيْلَةٍ إِذَا فَهِمْتَ حُرُوفَهُ

✽✽ سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے خانہ کعبہ میں ایک رکعت میں پورے قرآن کی تلاوت کی' پھر انہوں نے دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص کی تلاوت کی۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر تم ایک رات میں پورے قرآن کی تلاوت کر لیتے ہو' جبکہ تمہیں اس کے حروف کی سمجھ آ رہی ہو۔

5954 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَتَيْنِ، وَيَنَامُ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي رَمَضَانَ

✽✽ ابراہیم نخعی نے اسود کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ دوراتوں میں پورا قرآن ختم کر لیتے تھے' وہ رمضان کے مہینہ میں صرف مغرب اور عشاء کے درمیان سوتے تھے۔

5955 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ فِي كُلِّ ثَلَاثٍ فَاِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ قَرَاَهُ فِي لَيْلَتَيْنِ وَاغْتَسَلَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ "

✽✽ مغیرہ نے عمران کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: وہ رمضان کے مہینہ میں تین دن میں پورا قرآن پڑھ لیتے تھے' جب آخری عشرہ آتا' تو وہ دوراتوں میں پورا قرآن پڑھ لیتے تھے' وہ روزانہ رات کے وقت غسل کیا کرتے تھے۔

5956 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَكِيمِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: جَمَعْتُ الْقُرْآنَ فَقَرَاْتُهُ فِي لَيْلَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أَفْرَقُ أَنْ يَّطُولَ عَلَيْكَ الزَّمَانُ وَأَنْ تَمَلَّ، اقْرَأْ بِهِ فِي شَهْرٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعْنِي أَسْتَمْتِعُ مِنْ قُوَّتِي وَمِنْ شَبَابِي قَالَ: اقْرَأْهُ فِي عِشْرِينَ قَالَ: أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ، دَعْنِي أَسْتَمْتِعُ مِنْ قُوَّتِي وَشَبَابِي قَالَ: اقْرَأْهُ فِي عَشَرَةٍ قَالَ: أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ، دَعْنِي أَسْتَمْتِعُ مِنْ قُوَّتِي وَمِنْ شَبَابِي قَالَ: اقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ قُلْتُ: أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ: دَعْنِي أَسْتَمْتِعُ مِنْ قُوَّتِي، فَأَبَى.

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے پورا قرآن یاد کرلیا' میں ایک رات میں اسے پڑھ لیتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم پر طویل زمانہ گزرے گا (یعنی تمہاری عمر زیادہ ہو جائے گی) اور پھر تم اُکتاہٹ کا شکار ہونے لگو گے' تم ایک مہینہ میں قرآن مجید ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اجازت دیجئے کہ میں اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیس دن میں پورا قرآن پڑھ لیا کرو! اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دس دن میں پورا قرآن پڑھ لیا کرو! اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنی قوت اور جوانی سے فائدہ حاصل کرلوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سات دن میں پورا قرآن پڑھ لیا کرو! میں نے عرض کی: آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنی قوت سے فائدہ حاصل کروں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نہیں مانی۔

5957 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَمْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: فِي أَرْبَعِينَ قَالَ: فَإِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: فِي شَهْرٍ قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: فِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثُمَّ قَالَ: فِي عَشْرٍ ثُمَّ قَالَ: فِي سَبْعٍ لَمْ يَنْزِلْ مِنْ سَبْعٍ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کتنے عرصہ میں پورا قرآن پڑھ لیا جانا چاہیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس دن میں! اُنہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مہینہ میں! اُنہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پندرہ دن میں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس دن میں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات دن میں! لیکن آپ نے سات دن سے کم کی اجازت نہیں دی۔

5958 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي كَمْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ فَقَالَ: فِي شَهْرٍ فَقَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ سِمَاكٍ حَتَّى انْتَهَى إِلَى ثَلَاثٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَهُ فِيمَا دُونَ ثَلَاثٍ لَمْ يَفْهَمْهُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي أَنَّهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ فَلَمْ يُسْرِعْ وَلَمْ يُبْطِءْ، وَمَنْ قَرَأَهُ فِي عِشْرِينَ فَهُوَ كَالْجَوَادِ الْمُضَمَّرِ

✱✱ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کتنے عرصہ میں پورا قرآن

پڑھ لیا جانا چاہیے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک ماہ میں! انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں! اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث نقل کی ہے یہاں تک کہ تین دن تک بات آ گئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص تین دن سے کم میں پورا قرآن پڑھ لیتا ہے وہ اُسے سمجھتا ہی نہیں ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: جو شخص ایک ماہ میں پورا قرآن پڑھتا ہے وہ نہ تو زیادہ تیزی سے پڑھتا ہے اور نہ ہی سستی سے پڑھتا ہے اور جو شخص بیس دن میں پورا قرآن پڑھتا ہے تو وہ تربیت یافتہ گھوڑے کی مانند ہوتا ہے۔

5959 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ: وَقَدْ ذَكَرَ مَعْمَرٌ بَعْضَهُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ: لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَاَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ اِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ لَهُمَا: يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَلَا تَفْتَرِقَا، وَتَطَاوَعَا قَالَ اَبُو مُوسَى: اِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ بِاَرْضِنَا مِنَ الْعَسَلِ يُقَالُ الْبِتْعُ وَمِنَ الشَّعِيرِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

قَالَ مُعَاذٌ لِاَبِي مُوسَى: كَيْفَ تَقْرَاُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: اَقْرَؤُهُ فِي صَلَاتِي وَعَلَى رَاحِلَتِي وَمُضْطَجِعًا وَقَاعِدًا اَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا، قَالَ مُعَاذٌ: لَكِنِّي اَنَامُ ثُمَّ اَقُومُ فَاَقْرَؤُهُ - يَعْنِي جُزْاَهُ -. فَاَحْتَسِبُ نَوْمَتِي كَمَا اَحْتَسِبُ قَوْمَتِي، فَكَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَضَلَ عَلَيْهِ

✽✽ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجا تو ان دونوں سے فرمایا: تم دونوں آسانی فراہم کرنا' تنگی کا شکار نہ کرنا' ایک دوسرے سے جدا نہ ہونا' مل جل کے رہنا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہماری سرزمین پر شہد سے ایک مشروب بنایا جاتا ہے جسے "بتع" کہا جاتا ہے اور جو سے بنایا جاتا ہے جسے "مزر" کہا جاتا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ قرآن کی تلاوت کیسے کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں نماز میں بھی اس کی تلاوت کرتا ہے' اپنی سواری پر رہتے ہوئے بھی اس کی تلاوت کرتا ہوں' لیٹ کر بھی اسے پڑھ لیتا ہوں' بیٹھ کر بھی اسے پڑھ لیتا ہوں' میں ہر حال میں اسے پڑھتا ہوں۔ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن میں تو سو جاتا ہوں پھر اُٹھتا ہوں اور اس کی تلاوت کرتا ہوں (یعنی اپنے مخصوص حصہ کی تلاوت کرتا ہوں) تو میں اپنی نیند کے ذریعہ اُسی طرح ثواب کی اُمید رکھتا ہوں' جس طرح اپنے قیام کے ذریعہ ثواب کی اُمید رکھتا ہوں۔ تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اس حوالے سے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ پر فضیلت حاصل ہوئی۔

بَابُ سُجُودِ الرَّجُلِ شُكْرًا

باب: آدمی کا سجدۂ شکر کرنا

5960 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ نَغَّاشٍ يُقَالُ لَهُ: زَنِيمٌ فَخَرَّ سَاجِدًا، ثُمَّ رَفَعَ، فَقَالَ: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ

٭٭ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک پستہ قامت شخص کے پاس سے گزرے جسے "زنیم" کہا جاتا تھا' تو آپ سجدہ میں چلے گئے' پھر آپ نے سر اُٹھایا اور ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

5961 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ تَوْبَتُهُ خَرَّ سَاجِدًا

٭٭ عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے اپنے والد (حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول کی اور اُن کی توبہ قبول ہونے کا حکم نازل ہوا' تو وہ سجدے میں گر گئے۔

5962 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ يَوْمَ النَّهْرَوَانِ، فَقَالَ: الْتَمِسُوا ذَا الثُّدَيَّةِ، فَالْتَمَسُوهُ فَجَعَلُوا لَا يَجِدُوْنَهُ، فَجَعَلَ يَعْرَقُ جَبِيْنُ عَلِيٍّ، وَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ فَالْتَمِسُوهُ قَالَ: فَوَجَدْنَاهُ فِيْ سَاقِيَةٍ - اَوْ جَدْوَلٍ - تَحْتَ قَتْلَى، فَاُتِيَ بِهِ عَلِيٌّ فَخَرَّ سَاجِدًا

٭٭ ابوموسیٰ ہمدانی بیان کرتے ہیں: میں جنگ نہروان کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا' اُنہوں نے دریافت کیا: تم اُبھری ہوئی چھاتی والے شخص کو تلاش کرو! لوگوں نے اُسے تلاش کیا لیکن وہ اُنہیں نہیں ملا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر پسینہ آ گیا' اُنہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! نہ تو میں نے غلط بیانی کی ہے اور نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی ہے' تم لوگ اُسے تلاش کرو۔ راوی کہتے ہیں: تو ہم نے اُسے ایک پانی' یا شاید نالے میں مقتولین کے نیچے پایا' اُسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سجدے میں گر گئے۔

5963 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ قَالَ: سَجَدَ اَبُوْ بَكْرٍ حِيْنَ جَاءَهُ فَتْحُ الْيَمَامَةِ.

٭٭ ابوعون بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس یمامہ فتح ہونے کی اطلاع آئی' تو وہ سجدے میں گر گئے۔

5964 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَرَاَى رَجُلًا نَغَاشِيًّا - وَالنَّغَاشِيُّ - الْقَصِيرُ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ جَابِرٍ

٭٭ ابومحمد بن علی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے پستہ قد شخص کو دیکھا (راوی کہتے ہیں:) نغاشی چھوٹے قد کے شخص کو کہتے ہیں۔ اس کے بعد راوی نے ثوری کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

بَابُ تَعَاهُدِ الْقُرْآنِ وَنِسْيَانِهِ

قرآن کو یاد رکھنا اور اُسے بھول جانا

5965 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: "لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ - اَوْ قَالَ: الْمَعْقُولَةِ - اِلَى عَطَنِهَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْهُ آيَةٌ اِلَّا وَلَهَا ظَهْرٌ وَبَطْنٌ، وَمَا فِيهِ حَرْفٌ اِلَّا وَلَهُ حَدٌّ وَلِكُلِّ حَدٍّ مَطْلَعٌ."

✳✳ حسن بصری فرماتے ہیں: قرآن کو بھلا نہ دینا' اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! یہ بندھے ہوئے اونٹ سے زیادہ تیزی سے چلا جاتا ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ اُس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اس کی ہر ایک آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے اور اس میں موجود ہر حرف کی ایک مخصوص حد ہے اور ہر ایک حد کے لیے ایک راستہ ہے۔

5966 - اقوال تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَحَدَّثْتُ بِهِ مَعْمَرًا قَالَ: امْحُهُ لَا تُحَدِّثْ بِهِ اَحَدًا

✳✳ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت معمر کو بیان کی' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اسے مٹا دو اور تم اسے کبھی بیان نہ کرنا۔

5967 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ، فَاِنَّهُ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صَدْرِ الرَّجُلِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا، بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَقُولَ: اِنِّي نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ"

✳✳ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کی حفاظت کرتے رہنا' کیونکہ یہ انسان کے سینہ سے اس سے زیادہ تیزی سے جاتا ہے' جتنی تیزی سے جانور رسی (کھولنے پر جاتا ہے) اور وہ شخص بہت بُرا ہے' جو یہ کہے: کہ میں فلاں' فلاں آیت بھول گیا' بلکہ وہ اُسے بھلا دی گئی''۔

5968 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، اَوْ اَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهُ وَحْشِيٌّ، لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْإِبِلِ مِنْ عُقُلِهَا، وَلَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ اِنِّي نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ

✳✳ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کی حفاظت کرتے رہنا' کیونکہ یہ سرکش ہے اور یہ اس سے زیادہ تیزی سے جاتا ہے' جتنی تیزی سے اونٹ

رسّی سے نکلتا ہے اور کوئی بھی شخص یہ ہرگز نہ کہے: کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا' بلکہ وہ اُسے بھلا دی گئی''۔

5969 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ، أَنَّ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "بِئْسَمَا لِلرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ سُورَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ"

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''ایسا مرد یا عورت بہت بُرے ہیں' جو یہ کہیں: کہ میں فلاں فلاں سورت کو بھول گیا ہوں' بلکہ وہ اُسے بھلا دی گئی''۔

5970 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ بِغَيْرِ عُذْرٍ حُطَّ عَنْهُ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةٌ وَجَاءَ مَخْصُومًا

✵✵ طلق بن حبیب فرماتے ہیں: جو شخص قرآن کا علم حاصل کرنے کے بعد' پھر کسی عذر کے بغیر اُسے بھول جائے' تو ہر ایک آیت کے عوض میں اُس کے ایک درجہ کو ختم کر دیا جاتا ہے اور جب وہ آئے گا' تو اُس سے حساب لیا جائے گا۔

5971 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْقُرْآنِ إِذَا عَاهَدَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ يَقْرَؤُهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ كَمَثَلِ رَجُلٍ لَهُ إِبِلٌ فَإِنْ عَقَلَهَا حَفِظَهَا وَإِنْ أَطْلَقَ عُقُلَهَا ذَهَبَتْ، وَكَذَلِكَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ.

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:
''قرآن کی مثال' جب قرآن کا عالم شخص رات اور دن میں اسے پڑھ کر اس کی حفاظت کرتا ہے' اُس کی مثال ایک ایسے شخص کی طرح ہے' جس کے پاس اونٹ موجود ہو' اگر وہ اُسے باندھ کر رکھے گا' تو اُس کی حفاظت کر لے گا اور اگر اُس کی رسّی کھول دے گا' تو وہ اونٹ چلا جائے گا' تو قرآن کے عالم کی مثال بھی اسی طرح ہے''۔

5972 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

5971-صحیح البخاری - کتاب فضائل القرآن' باب استذکار القرآن وتعاهده - حدیث:4747' صحیح مسلم - کتاب صلاة المسافرین وقصرها' باب الامر بتعهد القرآن - حدیث:1353' مستخرج ابی عوانة - مبتدا فضائل القرآن' باب ذکر الخبر الموجب لاستذکار القرآن ودراسته - حدیث:3095' صحیح ابن حبان - کتاب الرقائق' باب قراءة القرآن - ذکر تمثیل المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم المواظب علی قراءة القرآن' حدیث:764' موطا مالک - کتاب القرآن' باب ما جاء فی القرآن - حدیث:475' سنن ابن ماجه - کتاب الادب' باب ثواب القرآن - حدیث:3781' السنن للنسائی - کتاب الافتتاح' جامع ما جاء فی القرآن - حدیث:937' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' ما امر به من تعاهد القرآن - حدیث:8438' السنن الکبری للنسائی - العمل فی افتتاح الصلاة' جامع ما جاء فی القرآن - حدیث:997' السنن الکبری للبیهقی - کتاب الصلاة' جماع ابواب القراءة - باب المعاهدة علی قراءة القرآن' حدیث:3770' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنهما - حدیث:4527' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حدیث:308

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

5973 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، ذَكَرَهُ، عَنْ بَعْضِهِمْ قَالَ: مَا ذَنْبٌ يُوَافِي بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَعْدَمَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ اَعْظَمُ مِنْ اَنْ يَنْسَى سُورَةً كَانَ حَفِظَهَا

✽✽ ابان نے بعض حضرات کے حوالے سے یہ بات ذکر کی ہے:

''قیامت کے دن انسان کا کوئی بھی گناہ اتنا بڑا نہیں ہوگا' جتنا بڑا یہ گناہ ہوگا کہ آدمی کوئی سورت یاد کرے اور پھر اس کے بعد اُسے بھول جائے''۔

5974 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ - يَعْنِي الصَّدَقَةَ وَمَا اَشْبَهَهَا - آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ"

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''رشک صرف دو طرح کے آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے' ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کے ساتھ مصروف رہتا ہے اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اُس میں سے خرچ کرتا ہو' یعنی صدقہ وغیرہ کرتا ہو' وہ رات دن ایسا کرتا ہو''۔

5975 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ فُلَانًا رُبَّمَا ذَكَّرَنِي الْآيَةَ وَالْآيَاتِ الَّتِي قَدْ كُنْتُ نُسِّيتُهَا

5974-صحيح البخاري - كتاب فضائل القرآن' باب اغتباط صاحب القرآن - حديث:4741' صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب فضل من يقوم بالقرآن - حديث:1392' مستخرج ابي عوانة - مبتدأ فضائل القرآن' باب حظر الحسد إلا في اثنين : رجل آتاه الله القرآن - حديث:3126' صحيح ابن حبان - كتاب العلم' ذكر إباحة الحسد لمن اوتي كتاب الله تعالى - حديث:125' سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب الحسد - حديث:4207' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب فضائل القرآن' من قال : الحسد في قراءة القرآن - حديث:29670' السنن الكبرى للنسائي - كتاب فضائل القرآن' اغتباط صاحب القرآن - حديث:7808' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله عليه السلام في' حديث:394' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع ابواب صدقة التطوع ' - باب وجوه الصدقة ' حديث:7363' مسند احمد بن حنبل ' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:4412' مسند عبد الله بن المبارك ' حديث:59' مسند الحميدي - احاديث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث:596' مسند عبد بن حميد - احاديث ابن عمر' حديث:730'مسند ابي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن عمر' حديث:5287' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' باب من اسمه إبراهيم - حديث:2741' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله ومما اسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - سالم عن ابن عمر' حديث:12941

✵✵ ہشام اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ فلاں شخص پر رحم کرے کہ وہ بعض اوقات مجھے ایک یا چند ایک وہ آیات یاد کروا دیتا ہے جو مجھے بھلا دی گئی ہوتی ہیں''۔

5976 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حم عسق فَرَدَّدَهَا مِرَارًا حم عسق وَهُوَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ، فَقَالَ: يَا مَيْمُونَةُ، اَمَعَكِ حم عسق؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: فَاَقْرِئِينِيهَا فَلَقَدْ اُنْسِيتُ مَا بَيْنَ اَوَّلِهَا وَآخِرِهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: امام جعفر صادق نے مجھے یہ بتائی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے رات کے وقت سورۂ حم عسق کی تلاوت کی تو آپ بار بار اس سورت کو دہراتے آپ اُس رات سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں موجود تھے پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے میمونہ! کیا تمہیں حم عسق آتی ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مجھے پڑھ کر سناؤ کیونکہ اس کے ابتدائی اور آخری حصہ کا درمیانی حصہ مجھے بھلا دیا گیا ہے۔

5977 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُورُ اُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةَ - اَوِ الْبَعْرَةَ - يُخْرِجُهَا الْاِنْسَانُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ اُمَّتِي فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَكْبَرَ مِنْ آيَةٍ اَوْ سُورَةٍ اُوتِيهَا الرَّجُلُ فَنَسِيَهَا

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''میرے سامنے میری اُمت کے اجر پیش کیے گئے یہاں تک کہ وہ گندگی اور مینگنی بھی پیش کی گئی جسے انسان مسجد سے باہر نکال دیتا ہے اور میرے سامنے میری اُمت کے گناہ بھی پیش کیے گئے تو میں نے اس سے بڑا گناہ اور کوئی نہیں دیکھا کہ ایک آیت یا سورت کا علم کسی شخص کو دیا گیا ہو اور پھر وہ اُسے بھول جائے''۔

5978 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَبَلَغَنِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ قَالَ: لَاَنْ تَخْتَلِفَ النَّيَازِكُ فِي صَدْرِي اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُسْقِطَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا

✵✵ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: نیزے میرے سینہ میں گھونپ دیے جائیں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں قرآن کا کچھ حصہ بھول جاؤں۔

5979 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: اَدِيمُوا النَّظَرَ فِي الْمُصْحَفِ، فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي يَاءٍ وَتَاءٍ فَاجْعَلُوهَا ذَكِّرُونِي الْقُرْآنَ

✵✵ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باقاعدگی سے قرآن کو دیکھ کر تلاوت کیا کرو اور جب تمہیں ''ی'' اور ''ت'' کے بارے میں اختلاف ہو تو اُسے یہ بناؤ مجھے قرآن کی یاد کراؤ۔

5980 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ مَعْقِلٍ، قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ، عَنْ شَدَّادٍ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: لَيُنْتَزَعَنَّ هَذَا الْقُرْآنُ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِكُمْ قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، كَيْفَ يُنْتَزَعُ وَقَدْ أَثْبَتْنَاهُ فِي صُدُورِنَا وَأَثْبَتْنَاهُ فِي مَصَاحِفِنَا؟ قَالَ: "يُسْرَى عَلَيْهِ فِي لَيْلَةٍ فَلَا يَبْقَى فِي قَلْبِ عَبْدٍ مِنْهُ وَلَا مُصْحَفٍ مِنْهُ شَيْءٌ، وَيُصْبِحُ النَّاسُ فُقَرَاءَ كَالْبَهَائِمِ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ (وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا) (الإسراء:86)"

✵✵ شداد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ قرآن تمہارے درمیان سے اُٹھا لیا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! اسے کیسے اُٹھایا جا سکتا ہے؟ جبکہ ہم نے اسے اپنے سینہ میں بھی محفوظ کر لیا ہے اور اپنے مصاحف میں بھی محفوظ کر لیا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک رات ایسی آئے گی' جب کسی بندہ کے دل میں قرآن کا کوئی حصہ نہیں رہے گا اور کسی مصحف میں قرآن کا کوئی حصہ نہیں رہے گا' اگلے دن لوگ جانوروں کی طرف فقیر ہوں گے۔
پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اگر ہم چاہیں' تو ہم اُس چیز کو لے جائیں' جو ہم نے تمہاری طرف وحی کیا ہے اور پھر تم اپنے لیے اس کے حوالے سے ہمارے خلاف کوئی کارساز نہیں پاؤ گے''۔

5981 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمُ الْأَمَانَةَ، وَإِنَّ آخِرَ مَا يَبْقَى مِنْ دِينِكُمُ الصَّلَاةُ، وَلَيُصَلِّيَنَّ الْقَوْمُ الَّذِينَ لَا دِينَ لَهُمْ، وَلَيُنْتَزَعَنَّ الْقُرْآنُ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِكُمْ قَالُوا: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَلَسْنَا نَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَقَدْ أَثْبَتْنَاهُ فِي مَصَاحِفِنَا؟ قَالَ: يُسْرَى عَلَيْهِ لَيْلًا فَيُذْهَبُ بِهِ مِنْ أَجْوَافِ الرِّجَالِ فَلَا يَبْقَى مِنْهُ شَيْءٌ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارے دین میں سے' جو چیز سب سے پہلے ختم ہو جائے گی' وہ امانت ہے اور تمہارے دین میں سے' جو چیز سب سے آخر تک باقی رہے گی' وہ نماز ہے' وہ لوگ بھی نماز ضرور ادا کریں گے جن کا کوئی دین نہیں ہوگا اور اُن کے درمیان سے قرآن کو اُٹھا لیا جائے گا۔ لوگوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا ہم قرآن پڑھتے نہیں ہیں اور کیا ہم نے اسے مصحف میں محفوظ نہیں کیا ہوا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس (قرآن) پر ایک رات ایسی آئے گی کہ جب یہ لوگوں کے اندر سے لے جایا جائے گا اور اس میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔

5982 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَصْبَحَ فَقَالَ: إِنَّهَا كَانَتْ مَعِي سُورَةٌ فَذَهَبْتُ لِأَقْرَأَهَا فَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهُ آخَرُ: وَأَنَا أَيْضًا كَانَتْ مَعِي فَمَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَ: مَا أَدْرِي أَرَجُلَانِ - أَمْ ثَلَاثَةٌ - فَدَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهَا رُفِعَتْ فِي قُرْآنٍ رُفِعَ

✵✵ زہری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صبح کے وقت حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: مجھے

ایک سورت آتی تھی' جو مجھ سے رخصت ہوگئی ہے' اب میں اُسے پڑھنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن نہیں پڑھ سکتا۔ ایک اور شخص نے بھی یہی عرض کی کہ میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے' مجھے ایک سورت آتی ہے' لیکن اب میں اُسے نہیں پڑھ سکتا۔ راوی کہتے ہیں: مجھے یاد نہیں ہے کہ وہ دو آدمی تھے یا تین آدمی تھے۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن میں سے جو اُٹھالیا گیا' وہ اُٹھالیا گیا۔

5983 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، اَنَّ وَفْدًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يُخَلِّيَهُمْ لِحَاجَتِهِمْ، فَقَالَ: اِنِّي فَاتَنِي اللَّيْلَةَ جُزْئِي مِنَ الْقُرْآنِ

✵✵ محمد بن عباد بن جعفر بیان کرتے ہیں: ایک وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مکہ آیا' اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ آپ اُن کی ضرورت کی تکمیل کے لیے اُنہیں کچھ وقت دیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گزشتہ رات میں قرآن کے اپنے معمول کے حصہ کی تلاوت نہیں کرسکا۔

5984 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَمَّنْ، سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ قَدْ قَرَاَهُ صِبْيَانٌ وَعَبِيْدٌ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِتَاْوِيْلِهِ وَلَمْ يَاْتُوا الْاَمْرَ مِنْ قِبَلِ اَوَّلِهِ، وَقَالَ: " (كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوْا آيَاتِهِ)، وَمَا تَدَبُّرُ آيَاتِهِ اِلَّا اتِّبَاعُهُ بِعِلْمِهِ، وَاللّٰهِ مَا هُوَ بِحِفْظِ حُرُوْفِهِ وَاِضَاعَةِ حُدُوْدِهِ، حَتّٰى اَنَّ اَحَدَهُمْ لَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَقَدْ قَرَاْتُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ وَمَا اُسْقِطُ مِنْهُ حَرْفًا وَاحِدًا وَقَدْ اَسْقَطَهُ كُلَّهُ، مَا تَرٰى لَهُ فِي الْقُرْآنِ مِنْ خُلُقٍ وَّلَا عَمَلٍ، وَحَتّٰى اَنَّ اَحَدَهُمْ لَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَقْرَاُ السُّوْرَةَ فِي نَفَسٍ وَّاحِدٍ وَّاللّٰهِ مَا هٰؤُلَاءِ بِالْقُرَّاءِ وَلَا الْعُلَمَاءِ، وَلَا الْحُكَمَاءِ، وَلَا الْوَرَعَةِ، وَمَتٰى كَانَ الْقُرَّاءُ يَقُوْلُوْنَ مِثْلَ هٰذَا؟ لَا كَثَّرَ اللّٰهُ فِي الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ هٰؤُلَاءِ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: اس قرآن کو بچے بھی پڑھیں گے' غلام بھی پڑھیں گے' جنہیں اس کی تفسیر کا علم نہیں ہوگا اور وہ اس کو مکمل طور پر نہیں سمجھیں گے۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

"یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے' یہ برکت والی ہے' تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور و فکر کریں"۔

حسن بصری نے فرمایا: اس کی آیات میں غور و فکر سے مراد یہ ہے کہ اس کے علم کی پیروی کی جائے' اللہ کی قسم! یہ صرف حروف کی حفاظت اور حدود کو ضائع کرنا نہیں ہے' یہاں تک کہ اُن میں سے کوئی ایک شخص یہ کہتا ہے: اللہ کی قسم! میں نے پورا قرآن پڑھ لیا' اس میں سے کوئی ایک حرف بھی نہیں چھوڑا' حالانکہ وہ پورا قرآن چھوڑ چکا ہوتا ہے' تمہیں اُس کے اخلاق اور اُس کے عمل میں قرآن کی کوئی جھلک نظر نہیں آئے گی' یہاں تک کہ اُن لوگوں میں سے ایک شخص یہ کہے گا: اللہ کی قسم! میں نے ایک سورت ایک ہی سانس میں پڑھ لی' حالانکہ اللہ کی قسم! یہ لوگ نہ تو قرآن کے عالم ہیں اور نہ ہی ویسے عالم ہیں' نہ سمجھدار ہیں' نہ پرہیزگار ہیں اور جب اس طرح کے پڑھنے والے قاری ہوں گے تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں اس طرح کے لوگوں کی کثرت نہ کرے۔

5985 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: " لَيْسَ

الْخَطَأُ أَنْ تَقْرَأَ بَعْضَ الْقُرْآنِ فِي بَعْضٍ، وَلَا أَنْ تَخْتِمَ آيَةَ (غَفُورٍ رَحِيمٍ) (البقرة: 173) بِ (عَلِيمٍ حَكِيمٍ) (النساء: 26) أَوْ بِ (عَزِيزٍ حَكِيمٍ) (البقرة: 209) وَلَكِنَّ الْخَطَأَ أَنْ تَقْرَأَ مَا لَيْسَ فِيهِ أَوْ تَخْتِمَ آيَةَ رَحْمَةٍ بِآيَةِ عَذَابٍ "

✴ ابراہیم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ غلطی نہیں ہے کہ تم قرآن کا کچھ حصہ دوسرے حصہ سے ملا کے پڑھ دو اور نہ یہ غلطی ہے کہ تم غفور رحیم والی آیت کو علیم حکیم پر جا کے ختم کر دو یا عزیز حکیم پر ختم کر دو بلکہ غلطی یہ ہے کہ تم اس چیز کو پڑھو جو قرآن میں نہیں ہے یا رحمت کے مضمون والی آیت کو عذاب کے مضمون والی آیت کے ساتھ ملا کے ختم کر دو۔

5986 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّهُ أَقْرَأَ رَجُلًا (شَجَرَةَ الزَّقُّومِ طَعَامُ الْأَثِيمِ) (الدخان: 44) قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: طَعَامُ الْيَتِيمِ قَالَ: فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: الْفَاجِرُ

✴ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایک شخص کو یہ آیت پڑھائی:

''شَجَرَةَ الزَّقُّومِ طَعَامُ الْأَثِيمِ''۔

راوی کہتے ہیں: تو اس شخص نے طَعَامُ الْأَثِيمِ کی بجائے طَعَامُ الْيَتِيمِ پڑھ دیا۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ گناہگار شخص ہے۔

5987 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: أَقْرَأُ النَّاسِ لِهَذَا الْقُرْآنِ الْمُنَافِقُ لَا يَذَرُ مِنْهُ أَلِفًا وَلَا وَاوًا يَلُفُّهُ بِلِسَانٍ كَمَا تَلُفُّ الْبَقَرَةُ الْكَلَا بِلِسَانِهَا

✴ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس قرآن کو سب سے زیادہ پڑھنے والا شخص منافق ہوگا وہ اس کی ہر الف اور واؤ کو زبان موڑ کر ادا کرے گا جس طرح گائے اپنی زبان کے ذریعہ چارہ چباتی ہے۔

5988 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: "إِذَا سَأَلَ أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ: كَيْفَ يَقْرَأُ آيَةَ كَذَا وَكَذَا، فَلْيَسْأَلْهُ عَمَّا قَبْلَهَا "

✴ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص اپنے ساتھی سے دریافت کرے کہ وہ فلاں آیت کیسے کیسے پڑھے؟ تو اُسے اُس سے پہلی والی آیت کے بارے میں سوال کرنا چاہیے۔

5989 - حدیث نبوی: عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ فَائِدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ لَقِيَ اللَّهَ أَجْذَمَ

✴ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قرآن کا علم حاصل کرنے کے بعد اُسے بھول جائے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ اُسے جذام ہوگا''۔

5990 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قَالَ

اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ: کَاَیِّنْ تَقْرَءُوْنَ سُوْرَۃَ الْاَحْزَابِ؟ قَالَ: قُلْتُ: بِضْعًا وَثَمَانِیْنَ آیَۃً قَالَ: "لَقَدْ کُنَّا نَقْرَاُھَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ اَوْ ھِیَ اَکْثَرُ، وَلَقَدْ کُنَّا نَقْرَاُ فِیْھَا آیَۃَ الرَّجْمِ: الشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ فَارْجُمُوْھُمَا اَلْبَتَّۃَ نَکَالًا مِنَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ"

✽✽ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سورۂ احزاب میں کتنی آیتیں تلاوت کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا: اسّی سے کچھ زیادہ۔ اُنہوں نے جواب دیا: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اس سورت کو تقریباً سورۂ بقرہ جتنی بڑی یا اس سے بھی زیادہ بڑی سورت کے طور پر تلاوت کرتے تھے اور ہم اس میں سنگسار کرنے کے حکم سے متعلق آیت تلاوت کرتے تھے جس میں یہ مذکور ہے کہ عمر رسیدہ (یعنی شادی شدہ) مرد اور عمر رسیدہ (یعنی شادی شدہ) عورت کو سنگسار کردو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی سزا ہے اور اللہ تعالیٰ غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

بَابُ تَعْلِیْمِ الْقُرْآنِ وَفَضْلِہٖ

باب: قرآن کی تعلیم دینا اور اس کی فضیلت

5991 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّہٗ شَافِعٌ لِاَصْحَابِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، وَتَعَلَّمُوا الْبَقَرَۃَ وَآلَ عِمْرَانَ، تَعَلَّمُوا الزَّھْرَاوَیْنِ فَاِنَّھُمَا یَاْتِیَانِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّھُمَا غَمَامَتَانِ - اَوْ غَیَایَتَانِ - اَوْ کَاَنَّھُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافٍّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِھِمَا، وَتَعَلَّمُوا الْبَقَرَۃَ فَاِنَّ تَعَلُّمَھَا بَرَکَۃٌ، وَتَرْکَھَا حَسْرَۃٌ: وَلَا یُطِیْقُھَا الْبَطَلَۃُ - یَعْنِی الْبَطَلَۃَ السَّحَرَۃَ -"

✽✽ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کا علم حاصل کرو' کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے عالم کے لیے شفاعت کرنے والا ہوگا' تم سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کا علم حاصل کرو اور تم دو روشن سورتوں کا علم حاصل کرو' کیونکہ جب یہ قیامت کے دن آئیں گی' تو یہ دو بادلوں کی مانند ہوں گی (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) یا یہ دونوں پرندوں کی دوصفوں کی مانند ہوں گی اور یہ اپنے عالم شخص کے حوالے سے بحث کریں گی' تم لوگ سورۂ بقرہ کا علم حاصل کرو' کیونکہ اس کو سیکھنا برکت ہے اور اسے ترک کرنا حسرت ہے اور باطل لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے''۔

(راوی کہتے ہیں:) یہاں باطل لوگوں سے مراد جادوگر ہیں۔

5992 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: لَوْ قِیْلَ لِاَحَدِکُمْ: لَوْ غَدَوْتَ اِلَی الْقَرْیَۃِ کَانَ لَکَ اَرْبَعُ قَلَائِصَ لُبَاتٍ یَقُوْلُ: قَدْ آنَ لِیْ اَنْ اَغْدُوَ. فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ غَدَا فَتَعَلَّمَ آیَۃً مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ لَکَانَتْ خَیْرًا لَہٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَاَرْبَعٍ وَاَرْبَعٍ حَتّٰی عَدَّ شَیْئًا کَثِیْرًا . قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: وَاَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ

اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ اِذَا اَصْبَحَ خَرَجَ اَتَاهُ النَّاسُ اِلٰى دَارِهٖ فَيَقُوْلُ: عَلٰى مَكَانِكُمْ، ثُمَّ يَمُرُّ بِالَّذِيْنَ يُقْرِئُهُمُ الْقُرْآنَ، فَيَقُوْلُ: يَا فُلَانُ بِاَيِّ سُوْرَةٍ اَنْتَ؟ فَيُخْبِرُوْنَهٗ، فَيَقُوْلُ: بِاَيِّ آيَةٍ فَيَفْتَحُ عَلَيْهِ الْاٰيَةَ الَّتِيْ تَلِيْهَا، ثُمَّ يَقُوْلُ تَعَلَّمْهَا فَاِنَّهَا خَيْرٌ لَكَ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالَ: فَيَظُنُّ الرَّجُلُ اَنَّهَا لَيْسَتْ فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ خَيْرٌ مِنْهَا، ثُمَّ يَمُرُّ بِالْاٰخَرِ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَقُوْلَ لِذٰلِكَ كُلِّهِمْ

* * ابواسحاق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی ایک شخص سے یہ کہا جائے: کہ اگر تم فلاں بستی میں جاؤ تو تمہیں چار اونٹنیاں ملیں گی' تو وہ ساری رات یہی سوچنے میں گزار دے گا کہ شاید میرے جانے کا وقت ہو گیا ہے' اگر کوئی شخص صبح کے وقت جا کر اللہ کی کتاب کی ایک آیت کا علم سیکھ لے' تو یہ اُس کے لیے چار اور مزید چار اور مزید چار یہاں تک کہ اُنہوں نے کافی زیادہ تعداد کا ذکر کر کے فرمایا: (اتنی زیادہ اونٹنیاں ملنے) سے زیادہ بہتر ہے۔

ابواسحاق بیان کرتے ہیں: (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے) ابوعبیدہ نے مجھے بتایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کے وقت تشریف لے جاتے تھے' لوگ اُن کے پاس اُن کے گھر آ جاتے تھے' تو وہ فرماتے تھے: تم لوگ اپنی جگہ پر رہو! پھر وہ اُن لوگوں کے پاس سے گزرتے تھے' جنہیں وہ قرآن کی تعلیم دیتے تھے' وہ فرماتے تھے: اے فلاں! تم کون سی سورت پڑھ رہے ہو؟ وہ لوگ اُنہیں بتاتے تھے' پھر وہ دریافت کرتے تھے: تم کون سی آیت پڑھ رہے ہو؟ پھر وہ اُس کے سامنے اُس کے ساتھ والی آیت پڑھ کر سناتے تھے' پھر یہ فرماتے تھے: تم اسے سیکھ لو! کیونکہ یہ تمہارے لیے آسمان اور زمین کے درمیان موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو آدمی یہ سمجھتا تھا کہ قرآن میں اس آیت سے زیادہ بہتر اور کوئی آیت نہیں ہے' پھر وہ ایک اور شخص کے پاس سے گزرتے تھے تو اُسے بھی یہی کہتے تھے یہاں تک کہ وہ اُن تمام افراد کو یہی کہا کرتے تھے۔

5993 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: "مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فَلَهٗ بِكُلِّ آيَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ لَا اَقُوْلُ (الم) (البقرة: 1) عَشْرٌ وَلٰكِنْ اَلِفٌ وَلَامٌ وَمِيْمٌ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً"

* * ابوعبیدہ نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص قرآن کی تلاوت کرتا ہے' تو اُسے ہر ایک آیت کے عوض میں دس نیکیاں ملتی ہیں''۔

میں یہ نہیں کہتا کہ ''الم'' پڑھنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں' بلکہ الف' لام اور میم پڑھنے پر تیس نیکیاں ملتی ہیں۔

5994 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ حُسَيْنٍ يَقُوْلُ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَرْوَانَ: اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَ الْكَلَامَ، فَاخْتَارَ الْقُرْآنَ، فَاخْتَارَ مِنْهُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، وَاخْتَارَ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ آيَةَ الْكُرْسِيِّ، وَاخْتَارَ الْبِلَادَ فَاخْتَارَ الْحَرَمَ، وَاخْتَارَ الْحَرَمَ فَاخْتَارَ الْمَسْجِدَ، وَاخْتَارَ الْمَسْجِدَ فَاخْتَارَ مَوْضِعَ الْبَيْتِ

* * عبداللہ بن مروان فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے کلام کو اختیار کیا' پھر قرآن کو اختیار کیا' پھر اُس میں سے سورۂ بقرہ کو اختیار کیا' پھر سورۂ بقرہ میں سے آیۃ الکرسی کو اختیار کیا' پھر اُس نے شہروں کو اختیار کیا' پھر اُس نے حرم کو اختیار کیا' پھر حرم میں

سے مسجد حرام کو اختیار کیا اور مسجد حرام میں سے اُس جگہ کو اختیار کیا' جہاں خانہ کعبہ موجود ہے۔

5995 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

✵✵ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سب سے زیادہ فضیلت والا شخص وہ ہے' جو قرآن کا علم حاصل کرے اور اُس کی تعلیم دے''۔

5996 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، اَنَّ رَجُلًا، قَالَ لَهُ: اِنَّ اِخْوَانَكَ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَ: وَاَنْتَ فَاَقْرِئْهُمُ السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُمْ فَلْيُعْطُوا الْقُرْآنَ بِخَزَائِمِهِمْ، فَاِنَّهُ سَيَحْمِلُهُمْ عَلَى الْقَصْدِ وَالسُّهُولَةِ، وَيُجَنِّبُهُمُ الْجَوْرَ وَالْحُزُونَةَ - يَعْنِي بِخَزَائِمِهِمْ، يَعْنِي اجْعَلُوا الْقُرْآنَ مِثْلَ الْخِزَامِ فِي اَنْفِ اَحَدِكُمْ - فَاتَّبِعُوهُ وَاعْمَلُوا بِهِ

✵✵ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص نے اُن سے کہا: اہلِ کوفہ سے تعلق رکھنے والے آپ کے بھائیوں نے آپ کو سلام بھیجا ہے! تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اُنہیں بھی سلام کہہ دینا اور تم اُن سے کہنا کہ وہ لوگ قرآن کو اُس کے خزائم دیں' کیونکہ عنقریب لوگ آسانی اور سہولت سے اس کا علم حاصل کریں گے' اور یہ ان سے زیادتی اور سختی کو دور کردے گا۔

یہاں قرآن کے خزام سے مراد یہ ہے کہ تم قرآن کو یوں رکھو' جس طرح کوئی شخص اپنے ناک میں نکیل رکھتا ہے' یعنی تم اس کی پیروی کرو اور اس پر عمل کرو۔

5997 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَاَخَوَاتُهَا: سُورَةُ الْوَاقِعَةِ، وَسُورَةُ الْقِيَامَةِ، وَالْمُرْسَلَاتِ، وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، وَاِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، وَاِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ" قَالَ: وَاَحْسِبُهُ ذَكَرَ سُورَةَ هُودٍ

✵✵ ابواسحاق روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

5995-صحيح البخاري - كتاب فضائل القرآن' باب : خيركم من تعلم القرآن وعلمه - حديث:4744' مستخرج ابي عوانة - مبتدا فضائل القرآن' وما فيه من ذلك فضل القراء على غيرهم - حديث:3073' سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فضل من تعلم القرآن' وعلمه' حديث:209' الجامع للترمذي ' ابواب فضائل القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في تعليم القرآن' حديث:2910' السنن الكبرى للنسائي - كتاب فضائل القرآن' فضل من تعلم القرآن - حديث:7773' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:4471' مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند عثمان بن عفان رضي الله عنه' حديث:404' البحر الزخار مسند البزار - ابو عبد الرحمن السلمي' حديث:378

''سورۂ ھود اور اس جیسی سورتوں نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے' جیسے سورۂ واقعہ' سورۂ قیامۃ' سورۂ مرسلات' سورۂ تکویر' سورۂ انشقاق' سورۂ انفطار''۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے سورۂ ھود کا بھی ذکر کیا تھا۔

5998 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ مَادُبَةُ اللّٰهِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّتَعَلَّمَ مِنْهُ شَيْئًا فَلْيَفْعَلْ، فَاِنَّ اَصْفَرَ الْبُيُوتِ مِنَ الْخَيْرِ الْبَيْتُ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ، وَاِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ خَرِبٌ كَخَرَابِ الْبَيْتِ الَّذِي لَا عَامِرَ لَهٗ، وَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَخْرُجُ مِنَ الْبَيْتِ يَسْمَعُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ تُقْرَاُ فِيهِ

❊❊ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ قرآن اللہ کا دستر خوان ہے' تو جو شخص اس میں سے کچھ سیکھ سکتا ہو' اُسے ایسا کرنا چاہیے' کیونکہ بھلائی سے خالی گھروں میں سے ایک وہ گھر ہے' جس میں اللہ کی کتاب میں سے کوئی چیز نہ ہو اور وہ گھر جس میں اللہ کی کتاب میں سے کوئی چیز نہ ہو' وہ برباد ہے' جس طرح وہ گھر برباد ہوتا ہے' جسے کوئی آباد کرنے والا نہ ہو اور شیطان ایسے گھر سے نکل جاتا ہے' جس میں وہ سورۂ بقرہ کی تلاوت کو سنتا ہے۔

5999 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْبَيْتُ الَّذِي يُقْرَاُ فِيهِ الْقُرْآنُ يَكْثُرُ خَيْرُهٗ، وَيُوَسَّعُ عَلٰى اَهْلِهٖ، وَيَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَيَهْجُرُهُ الشَّيَاطِيْنُ، وَاِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي لَا يُقْرَاُ فِيهِ يُضَيَّقُ عَلٰى اَهْلِهٖ، وَيَقِلُّ خَيْرُهٗ، وَيَهْجُرُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَيَحْضُرُهُ الشَّيَاطِيْنُ، وَاِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي يُقْرَاُ فِيهِ الْقُرْآنُ وَيُتَوَّرُ فِيهِ يُضِيْءُ لِاَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا يُضِيْءُ النَّجْمُ الْاَرْضَ قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِنُوْرٍ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ: اِنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْبَيْتَ الَّذِي يُقْرَاُ فِيهِ الْقُرْآنُ وَيُصَلّٰى فِيهِ كَمَا يَتَرَاءٰى اَهْلُ الدُّنْيَا الْكَوْكَبَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ

❊❊ حضرت عبدالرحمٰن بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''وہ گھر جس میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے' اُس میں بھلائی زیادہ ہوتی ہے اور اُس کے اہلِ خانہ کو زیادہ رزق عطا کیا جاتا ہے' وہاں فرشتے موجود ہوتے ہیں' شیاطین اُس گھر سے دور ہو جاتے ہیں اور وہ گھر جس میں قرآن کی تلاوت نہیں کی جاتی' وہ اپنے اہلِ خانہ کے لیے تنگ ہوتا ہے' اُس میں بھلائی کم ہوتی ہے' فرشتے اُس سے لاتعلق رہتے ہیں' شیاطین وہاں حاضر رہتے ہیں اور جس گھر میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے اور اُس میں اس کے معانی پر بحث کی جاتی ہے' تو اُس کی روشنی اہلِ آسمان کے لیے یوں ہوتی ہے جس طرح ستارے کی روشنی اہلِ زمین کے لیے ہوتی ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تاریکی میں مسجد کی طرف چل کر آنے والوں کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے (ملنے والے) نور کی خوشخبری دے دو''۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اہلِ مدینہ میں سے ایک شخص کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: اہلِ آسمان اُس گھر کو اہتمام سے دیکھتے ہیں جس میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے اور جس میں نماز ادا کی جاتی ہے جس طرح دنیا میں رہنے والے لوگ آسمان میں موجود ستارے کو دیکھتے ہیں۔

6000 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، رَفَعَ الْحَدِيثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "سَيَقْرَاُ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ يَقْرَاُهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَرَجَاءَ ثَوَابِهِ مِنَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ ثَوَابُهُ عَلَى اللّٰهِ، وَرَجُلٌ يَقْرَاُهُ رِيَاءً وَسُمْعَةً لِيَاْكُلَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا لَهُ، وَرَجُلٌ يَقْرَاُهُ فَلَا تُجَاوِزُ قِرَاءَتُهُ - اَوْ قَالَ مِبْقَعَتَهُ تَرْقُوَتَهُ - "

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''تین طرح کے لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے ایک وہ شخص جو اُس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اس کے ثواب کے حصول کا طلبگار ہوگا تو اُس شخص کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا' ایک وہ شخص ہے جو اسے دکھاوے کے لیے اور شہرت کے لیے پڑھے گا' تاکہ اس سے دنیاوی فوائد حاصل کرے' تو اس شخص پر اس کا وبال ہوگا' اُسے کوئی ثواب حاصل نہیں ہوگا' اور ایک وہ شخص ہوگا' جو اسے پڑھے گا لیکن اس کی تلاوت اُس کے گلے سے نیچے نہیں جائے گی (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے اور اس سے مراد حلقوم ہے)''۔

6001 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِى السَّلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ اَعْظَمُ؟ فَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، يُكَرِّرُهَا مِرَارًا، ثُمَّ قَالَ اُبَيٌّ: آيَةُ الْكُرْسِيِّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ اَبَا الْمُنْذِرِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّ لَهَا لَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ تُقَدِّسَانِ لِلْمَلِكِ عِنْدَ سَاقِ الْعَرْشِ

٭٭ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے

6001-صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب فضل سورة الكهف - حديث:1384' مستخرج ابي عوانة - مبتدا فضائل القرآن' باب ذكر الخبر الموجب قراءة البقرة - حديث:3190' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم' ذكر مناقب ابي بن كعب رضي الله عنه - حديث:5295' سنن ابي داود - كتاب الصلاة' باب تفريع ابواب الوتر - باب ما جاء في آية الكرسي' حديث:1261' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث المشايخ عن ابي بن كعب - حديث:20754' مسند الطيالسي - احاديث ابي بن كعب رحمه الله' حديث:546' مسند عبد بن حميد - حديث ابي بن كعب رضي الله عنه' حديث:179' المعجم الكبير للطبراني - صفة ابي بن كعب وكنيته رضي الله عنه' حديث:527

زیادہ عظمت والی ہے؟ تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہی سوال کرتے رہے تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آیۃ الکرسی! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابومنذر! تمہیں اس بات کا علم مبارک ہو! اُس ذات کی قسم ہے! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' اس (آیت) کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں' جن کے ذریعہ یہ عرش کے پائے کے پاس' اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔

6002 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، وَغَيْرِهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، وَشُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ الْعَبْسِيِّ، قَالَا: جَلَسْنَا فِي الْمَسْجِدِ فَثَابَ إِلَيْهِمَا، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: إِنَّهُ لَمْ يُقْدِمْ إِلَيْنَا إِلَّا أَنَا لَنُحَدِّثُهُمْ، فَإِمَّا أَنْ تُحَدِّثَهُمْ فَأُصَدِّقُكَ، وَإِمَّا أَنْ أُحَدِّثَهُمْ وَتُصَدِّقُنِي، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ: أَعْظَمُ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ آيَةُ الْكُرْسِيِّ، قَالَ الْآخَرُ: صَدَقْتَ، قَالَ الْآخَرُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ: " أَجْمَعُ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ (إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ) (النحل: 90) " قَالَ: صَدَقْتَ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: " أَشَدُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ تَفْوِيضًا (وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا) (الطلاق: 2) " قَالَ: قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: " أَكْبَرُ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ فَرَجًا (يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ) (الزمر: 53) " قَالَ: صَدَقْتَ

* * امام شعبی نے مسروق اور شطیر بن شکل عبسی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ہم مسجد میں بیٹھے' اُن میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: اگر وہ ہمارے پاس نہ آئے' تو ہم اُن لوگوں کو حدیث بیان کریں گے' اگر تم حدیث بیان کرو گے تو میں تمہاری تصدیق کروں گا' اگر میں حدیث بیان کروں گا تو تم میری تصدیق کرنا۔ پھر اُن دونوں میں سے ایک نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قرآن مجید میں سب سے عظمت والی آیت ''آیۃ الکرسی'' ہے''

دوسرے صاحب نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے! پھر دوسرے صاحب نے یہ بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے: قرآن کی سب سے جامع آیت یہ ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ عدل اور انصاف کا حکم دیتا ہے''۔

دوسرے صاحب نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے! میں نے اُنہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

''تفویض کے حوالے سے' قرآن کی سب سے شدید ترین آیت یہ ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے''۔

تو دوسرے صاحب نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے! پھر اُنہوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

کشادگی کے اعتبار سے' سب سے بڑی آیت یہ ہے:

''اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا''۔

تو دوسرے صاحب نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

6003 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ

** عمرو بن میمون اودی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قل ھو اللہ احد' ایک تہائی قرآن کے برابر ہے''۔

6004 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ

** حمید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: قل ھو اللہ احد ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

6005 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ مُلَيْكَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ

** عبید بن عمیر فرماتے ہیں: قل ھو اللہ احد ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

6006 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ، اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ

** عطاء بیان کرتے ہیں: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے کہ قل ھو اللہ احد ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

6007 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: مَنْ قَرَاَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ فِیْ لَيْلَةٍ فَقَدْ اَكْثَرَ وَاَطْيَبَ

** حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص رات کے وقت سورۂ کافرون کی تلاوت کر لیتا ہے' تو وہ بہت زیادہ تلاوت کرتا ہے اور بڑا پاکیزہ کام کرتا ہے۔

6008 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

6003-صحیح مسلم - کتاب صلاۃ المسافرین وقصرها' باب فضل قراءة قل هو الله احد - حدیث:1385' مستخرج ابی عوانة - مبتدا فضائل القرآن' باب بیان فضیلة سورة قل هو الله احد وثواب من یقرؤها - حدیث:3196' المستدرك علی الصحیحین للحاکم - کتاب فضائل القرآن' ذکر فضائل سور - حدیث:2017' موطا مالك - کتاب القرآن' باب ما جاء فی قراءة قل هو الله احد وتبارك الذی - حدیث:488' سنن الدارمی - ومن کتاب فضائل القرآن' باب : فی فضل قل هو الله احد - حدیث:3373' سنن ابن ماجه - کتاب الادب' باب ثواب القرآن - حدیث:3785' السنن الکبری للنسائی - کتاب عمل الیوم واللیلة' ذکر الاختلاف علی الربیع بن خثیم فی هذا الحدیث - حدیث:10121' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم' حدیث:1038' مسند احمد بن حنبل - مسند الشامیین' بقیة حدیث ابی مسعود البدری الانصاری - حدیث:16803' البحر الزخار مسند البزار - الربیع بن خثیم حدیث:1645' مسند ابی یعلی الموصلی - من مسند ابی سعید الخدری' حدیث:981

الْمُزَنِيَّ يَقُولُ: إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ نِصْفُ الْقُرْآنِ، وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ رُبُعُ الْقُرْآنِ

٭٭ بکر بن عبداللہ مزنی فرماتے ہیں: سورۂ ''اذا زلزلت الارض'' نصف قرآن ہے اور سورۂ کافرون ایک چوتھائی قرآن ہے۔

6009 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ "أَنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبٌ وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يس وَمَنْ قَرَأَهَا فَإِنَّهَا تَعْدِلُ الْقُرْآنَ - أَوْ قَالَ: تَعْدِلُ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ كُلِّهِ - وَمَنْ قَرَأَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَإِنَّهَا تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ، وَإِذَا زُلْزِلَتْ شَطْرَ الْقُرْآنِ"

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہر چیز کا کوئی دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے' جو شخص اس کی تلاوت کرتا ہے' تو یہ پورا قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پورے قرآن کی تلاوت کرنے کے برابر ہے اور جو شخص سورۂ کافرون کی تلاوت کرتا ہے' تو یہ ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور جو شخص سورۂ زلزال کی تلاوت کرتا ہے تو یہ نصف قرآن کے برابر ہے۔

6010 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، وَغَيْرِهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ الْقُرْآنَ شَافِعٌ وَمُشَفَّعٌ، وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ، فَمَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَهُ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ

٭٭ عبدالرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قرآن شفاعت کرنے والا ایسا فرد ہے' جس کی شفاعت قبول ہوگی اور ایسا بحث کرنے والا ہے' جس کی بات کی تصدیق کی جائے گی' جو شخص اسے اپنے آگے رکھے گا اُسے قرآن' جنت کی طرف لے جائے گا اور جو شخص اسے پس پشت ڈال دے گا' اُسے قرآن جہنم کی طرف بھیج دے گا۔

6011 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ شَافِعٌ وَمُشَفَّعٌ، وَصَادِقٌ مَاحِلٌ

٭٭ حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''یہ قرآن ایسا سفارشی ہے' جس کی سفارش قبول ہوگی اور سچا بحث کرنے والا ہے''۔

6012 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنِ اسْتَمَعَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص اللہ کی کتاب کی ایک آیت غور سے سنتا ہے' تو یہ چیز اُس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگی۔

6013 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبَانَ، عَنْ أَنَسٍ - أَوْ عَنِ الْحَسَنِ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَمَعَ إِلَى آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَةٌ مُضَاعَفَةٌ، وَمَنْ تَعَلَّمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ

كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✻✻ ابان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ یا شاید حسن بصری کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''جو شخص توجہ کے ساتھ اللہ کی کتاب کی ایک آیت سنتا ہے' تو اُس شخص کے لیے ایک نیکی ہوتی ہے' جو دُگنی ہوتی ہے اور جو شخص اللہ کی کتاب کی ایک آیت کا علم حاصل کرتا ہے' تو یہ چیز اُس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگی''۔

6014 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ: بَلَغَنَا " اَنَّ الْقُرْآنَ يَاْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صُورَةِ الشَّاحِبِ الْمُسَافِرِ فَيَقُولُ لِصَاحِبِهِ: تَعْرِفُنِي؟ فَيَقُولُ: مَنْ اَنْتَ؟ فَيَقُولُ: اَنَا خَلِيلُكَ، وَاَنَا ضَجِيعُكَ، وَاَنَا شَفِيقُكَ، وَاَنَا الَّذِي كُنْتُ اُسْهِرُ لَيْلَكَ وَاُنْصِبُ نَهَارَكَ، وَاَزُولُ مَعَكَ حَيْثُمَا زُلْتَ، كَانَ كُلُّ تَاجِرٍ قَدْ اَصَابَ مِنْ تِجَارَتِهِ وَاَنَا الْيَوْمَ لَكَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تَاجِرٍ، فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِينِهِ، وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهِ، وَيُوضَعُ تَاجُ الْوَقَارِ عَلَى رَاْسِهِ، وَيُقَالُ لَهُ: اذْهَبْ فِي نَعِيمٍ مُقِيمٍ، وَيُكْسَى اَبَوَاهُ حُلَّتَيْنِ لَمْ تَقُمْ بِهِمَا الدُّنْيَا، فَيَقُولَانِ: اَنَّى هٰذَا وَلَمْ نَعْمَلْ لَهُ؟ فَيَقُولُ: بِاَخْذِ ابْنِكُمَا الْقُرْآنَ، ثُمَّ يُقَالُ: اقْرَاْ وَارْقَ، فَمَنْ كَانَ يُرَتِّلُهُ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ، وَمَنْ كَانَ يَهُذُّهُ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ

✻✻ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: قیامت کے دن قرآن' کمزور اور نامانوس آدمی کی شکل میں آئے گا اور وہ اپنے عالم سے کہے گا: تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ دریافت کرے گا: تم کون ہو؟ قرآن کہے گا: میں تمہارا ساتھی ہوں' میں تمہارا ہم نشیں ہوں' میں تمہارا مہربان ہوں' میں وہ ہوں' جسے تم رات میں جاگ کر پڑھتے تھے اور جسے تم دن میں مشقت میں پڑھتے تھے' اب تم جہاں جاؤ گے' میں تمہارے ساتھ رہوں گا' پہلے ہر ایک تاجر' اپنی تجارت درست کرتا ہے' تو آج میں تمہارے لیے ہر تاجر سے ماوراء ہوں پھر اُس کے دائیں ہاتھ میں بادشاہی دی جائے گی اور بائیں ہاتھ میں خلد دی جائے گی اور اُس شخص کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا: جنت میں چلے جاؤ! اُس کے ماں باپ کو دو حلّے پہنائے جائیں گے' جس کی قیمت پوری دنیا نہیں ہو سکتی۔ وہ دونوں کہیں گے: یہ کس وجہ سے ہیں؟ ہم نے تو ایسا کوئی عمل نہیں کیا۔ تو پروردگار جواب دے گا: یہ تمہارے بیٹے کے قرآن کا علم حاصل کرنے کی وجہ سے ہیں۔ پھر یہ کہا جائے گا: تم (قرآن کی) تلاوت شروع کرو اور (جنت کے درجات پر) چڑھنا شروع کرو' تم اُسی طرح ٹھہر ٹھہر کے پڑھنا۔ تو اس حساب سے آدمی تیزی سے پڑھے گا (جس طرح وہ دنیا میں اسے پڑھتا تھا) تو اُسی حساب سے (جنت میں اُس کا درجہ ہوگا)۔

6015 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَصْحَابِهِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: نِعْمَ كَنْزُ الصُّعْلُوكِ سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ يَقُومُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَيَقُومُ بِهَا قَالَ: وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَنْ قَرَاَ آلَ عِمْرَانَ فَهُوَ غَنِيٌّ

✻✻ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مفلوک الحال شخص کا بہترین خزانہ سورۂ آل عمران ہے' جسے وہ رات کے آخری حصہ میں نوافل میں ادا کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص سورۂ آل عمران پڑھتا ہے' وہ شخص خوشحال ہے۔

6016 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَاُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ اَجْرَانِ اثْنَانِ

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کو مہارت سے پڑھنے والا شخص معزز نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن پڑھتے ہوئے مشکل کا شکار ہوتا ہوا اُسے دُگنا اجر ملے گا''۔

6017 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: "اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ مَادُبَةُ اللّٰهِ فَتَعَلَّمُوا مِنْ مَادُبَتِهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ، اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الَّذِي اَمَرَ بِهِ، وَهُوَ النُّورُ الْمُبِينُ وَالشِّفَاءُ النَّافِعُ، عِصْمَةٌ لِمَنِ اعْتَصَمَ بِهِ، وَنَجَاةٌ لِمَنْ تَمَسَّكَ بِهِ، لَا يَعْوَجُّ فَيُقَوَّمُ، وَلَا يَزُوغُ فَيُشْعَبُ، وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ رَدٍّ، اتْلُوهُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْجُرُكُمْ لِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، لَمْ اَقُلْ لَكُمْ (الم) (البقرة: 1) وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ"

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا دسترخوان ہے تو تم جہاں تک چاہو اُس دسترخوان سے علم حاصل کرو یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی رسی ہے جس کے بارے میں اُس نے حکم دیا ہے اور یہ وہ روشن کرنے والا نور ہے اور شفاء ہے جو نفع دیتی ہے جو شخص بچنا چاہتا ہے یہ اُس کے لیے بچاؤ کا ذریعہ ہے اور جو شخص اسے پکڑ لیتا ہے اُس کے لیے ذریعہ نجات ہے یہ ٹیڑھا نہیں ہوتا کہ اسے ٹھیک کرنے کی ضرورت پڑے یہ بھٹکتا نہیں ہے کہ اسے ٹھیک کرنا پڑے اس کے عجائبات کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوگا اور نہ ہی یہ بار بار پڑھنے سے پرانا محسوس ہوگا تم اس کی تلاوت کرو اللہ تعالیٰ تمہیں ہر ایک حرف کے عوض میں دس نیکیاں عطا کرے گا' میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔

6018 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي لَبِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ قَوْمًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اَصْغَرَهُمْ، فَذَكَرُوا ذٰلِكَ، فَقَالَ: اِنَّهُ اَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا، وَاِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَجِرَابٍ فِيهِ مِسْكٌ اِنْ فَتَحْتَهُ، اَوْ فُتِحَ فَاحَ رِيحُهُ، وَاِنْ اُوكِيَ اُوكِيَ عَلٰى طِيبٍ

✽✽ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو کسی مہم پر روانہ کیا' تو اُن میں سے سب سے کم عمر شخص کو ان کا امیر مقرر کیا' لوگوں نے اس بات کا ذکر کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کو تم سب کے مقابلہ میں سب سے زیادہ قرآن آتا ہے' قرآن کے عالم کی مثال ایک ایسے مشکیزہ کی طرح ہے' جس میں مشک موجود ہوتی ہے' اگر تم اُسے کھول دیتے ہو' تو اُس کی خوشبو پھیل جاتی ہے اور اگر اُس کا منہ بند رہے' تو وہ ایک پاکیزہ چیز اندر رکھ کے بند ہے۔

6019 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا، وَسَنَامُ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ، وَفِيهِ آيَةٌ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ آيَةُ الْكُرْسِيِّ، لَا تُقْرَاُ فِي بَيْتٍ وَّفِيهِ شَيْطَانٌ اِلَّا خَرَجَ

✳✳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''ہر چیز کی ایک بلندی ہوتی ہے اور قرآن کی بلندی سورۂ بقرہ ہے' اس میں ایک آیت ہے' جو قرآن کی تمام آیتوں کی سردار ہے اور وہ آیۃ الکرسی ہے' جس گھر میں بھی اسے پڑھا جاتا ہے' شیطان اُس سے باہر نکل جاتا ہے''۔

6020 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَاَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ كَفَتَاهُ

✳✳ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت کر لیتا ہے' تو یہ دونوں اُس کے لیے کافی ہوتی ہیں''۔

6021 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَزَادَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَحَدَّثَنِي بِهِ عَلْقَمَةُ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: فَلَقِيتُ اَبَا مَسْعُودٍ فِي الطَّوَافِ فَسَاَلْتُهُ عَنْهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ وَهُوَ يَطُوفُ

✳✳ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ علقمہ نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے طواف کے دوران حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور اُن سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے طواف کرنے کے دوران مجھے یہ حدیث سنائی۔

6022 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: "مَنْ قَرَاَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَمَنْ قَرَاَ آخِرَهَا - اَوْ قَالَ: قَرَاَهَا اِلَى آخِرِهَا - كَانَتْ لَهُ نُورًا مِنْ قَرْنِهِ اِلَى قَدَمِهِ"

✳✳ قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات کی تلاوت کر لیتا ہے' وہ دجال کی آزمائش سے محفوظ رہے گا اور جو شخص اُس کی آخری آیات کی تلاوت کرتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جو شخص اس سورت کو آخر تک (یعنی مکمل) پڑھتا ہے' تو یہ سورت اُس کے لیے سر سے پاؤں تک نور ہوگی۔

6023 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: "مَنْ تَوَضَّاَ، ثُمَّ فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ، خُتِمَ عَلَيْهَا بِخَاتَمٍ فَوُضِعَتْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَلَا تُكْسَرُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ قَرَاَ سُورَةَ الْكَهْفِ كَمَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ اَدْرَكَ الدَّجَّالَ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهِ سَبِيلٌ، وَمَنْ قَرَاَ

خَاتِمَةَ سُورَةِ الْكَهْفِ اَضَاءَ نُوْرُهُ مِنْ حَيْثُ قَرَاَهَا مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَكَّةَ"

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص وضو کرے اور پھر وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھے:

''تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! اور حمد تیرے لیے مخصوص ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

تو ان کلمات پر مہر لگا دی جاتی ہے اور ان کو عرش کے نیچے رکھ دیا جاتا ہے یہ مہر قیامت تک نہیں توڑی جائے گی اور جو شخص سورۂ کہف اسی طرح تلاوت کرے جس طرح یہ نازل ہوئی تھی تو پھر اگر وہ دجال کا زمانہ پالے تو دجال اُس پر غلبہ حاصل نہیں کر سکے گا اور وہ اُس پر قابو نہیں پا سکے گا اور جو شخص سورۂ کہف کی آخری آیات کی تلاوت کرلے تو اُس شخص کے لیے اُس جگہ سے جہاں اس نے اس سورت کو تلاوت کیا ہے وہاں سے لے کر مکہ تک نور روشن ہو جائے گا۔

6024 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَاتَ رَجُلٌ فَجَاءَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَعَدُوا عِنْدَ رَاْسِهِ، فَقَالَ: لَا سَبِيلَ لَكُمْ عَلَيْهِ، قَدْ كَانَ يَقْرَاُ لِي سُورَةَ الْمُلْكِ، فَجَلَسُوا عِنْدَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ: لَا سَبِيلَ لَكُمْ اِنَّهُ كَانَ يَقُومُ عَلَيْنَا يَقْرَاُ سُورَةَ الْمُلْكِ، فَجَلَسُوا عِنْدَ بَطْنِهِ، فَقَالَ: لَا سَبِيلَ لَكُمْ عَلَيْهِ اِنَّهُ اَوْعَى فِيَّ سُورَةَ الْمُلْكِ، فَسُمِّيَتِ الْمَانِعَةَ"

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص کا انتقال ہوا عذاب کے فرشتے آئے اور اُس کے سرہانے آ کر بیٹھے تو سر نے کہا: تم اس پر کوئی قابو نہیں پا سکو گے کیونکہ یہ میری خاطر سورۂ ملک کی تلاوت کرتا تھا وہ فرشتے اُس کے پاؤں کے پاس آ کر بیٹھ گئے تو پاؤں نے کہا: تم اس پر قابو نہیں پا سکتے کیونکہ یہ ہم پر کھڑا ہو کر سورۂ ملک کی تلاوت کرتا تھا فرشتے اُس کے پیٹ کے پاس آ کر بیٹھے تو پیٹ نے کہا: تم اس پر کوئی قابو نہیں پا سکتے کیونکہ اس نے میرے اندر (یعنی دل میں) سورۂ ملک کو محفوظ کیا تھا تو اس سورت کو ''رکاوٹ'' کا نام دیا گیا۔

6025 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: "يُؤْتَى الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ فَتُؤْتَى رِجْلَاهُ فَتَقُوْلَانِ: لَيْسَ لَكُمْ عَلَى مَا قِبَلَنَا سَبِيْلٌ، قَدْ كَانَ يَقْرَاُ عَلَيْنَا سُوْرَةَ الْمُلْكِ، ثُمَّ يُؤْتَى جَوْفُهُ فَيَقُوْلُ: لَيْسَ لَكُمْ عَلَيَّ سَبِيْلٌ كَانَ قَدْ اَوْعَى فِيَّ سُوْرَةَ الْمُلْكِ، ثُمَّ يُؤْتَى رَاْسُهُ فَيَقُوْلُ: لَيْسَ لَكُمْ عَلَى مَا قِبَلِي سَبِيْلٌ كَانَ يَقْرَاُ بِي سُوْرَةَ الْمُلْكِ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَهِيَ الْمَانِعَةُ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَهِيَ فِي التَّوْرَاةِ هَذِهِ سُوْرَةُ الْمُلْكِ وَمَنْ قَرَاَهَا فِي لَيْلَةٍ فَقَدْ اَكْثَرَ وَاَطْيَبَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''قبر میں آدمی کے پاس فرشتے آتے ہیں اور اُس کے پاؤں کے پاس آ کر بیٹھتے ہیں تو پاؤں یہ کہتے ہیں: تم ہماری طرف سے نہیں جا سکتے کیونکہ یہ ہم پر (کھڑا ہو کر) سورۂ ملک کی تلاوت کیا کرتا تھا پھر وہ فرشتے اُس کے پیٹ کے پاس آتے ہیں تو وہ کہتا ہے: تم یہاں سے نہیں جا سکتے کیونکہ اس نے میرے اندر سورۂ ملک کو محفوظ رکھا تھا پھر وہ

فرشتے سر کے پاس آتے ہیں' تو وہ کہتا ہے: تم میری طرف سے نہیں جا سکتے' کیونکہ یہ میرے ذریعہ سورۂ ملک کی تلاوت کرتا تھا''۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: یہ سورت ''رکاوٹ'' ہے' جو قبر کے عذاب کو روک دیتی ہے اور یہ سورۂ ملک ''تورات'' میں بھی موجود تھی' جو شخص رات کے وقت اس کی تلاوت کرتا ہے تو وہ بکثرت اور پاکیزہ (عمدہ کام کرتا ہے)۔

6026 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: مَنْ قَرَاَ فِي لَيْلَةٍ بِمِائَةِ آيَةٍ لَمْ تُحَاجِهِ الْقُرْآنَ

✽✽ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص رات کے وقت ایک سو آیات کی تلاوت کر لے' تو اس سے قرآن کے بارے میں بحث نہیں کی جائے گی۔

6027 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: اِذَا كُنَّا نَتَعَلَّمُ الْعَشْرَ مِنَ الْقُرْآنِ لَمْ نَتَعَلَّمِ الْعَشْرَ الَّتِي بَعْدَهَا حَتّٰى نَتَعَلَّمَ حَلَالَهَا وَحَرَامَهَا وَاَمْرَهَا وَنَهْيَهَا

✽✽ ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: جب ہم قرآن کی دس آیات کا علم حاصل کرتے تھے' تو اگلی دس آیات کا علم اُس وقت تک حاصل نہیں کرتے تھے' جب تک ہم اُن آیات سے متعلق حلال اور حرام' امر اور نہی کا علم حاصل نہیں کر لیتے تھے۔

6028 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنْ قَرَاَ فِي لَيْلَةٍ بِمِائَةِ آيَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ قَرَاَ بِمِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوتُ تِلْكَ اللَّيْلَةِ، وَمَنْ قَرَاَ بِخَمْسِ مِائَةٍ اِلَى الْاَلْفِ اَصْبَحَ لَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْاَجْرِ قَالَ: فَسُئِلَ ابْنُ عُمَرَ كَمِ الْقِنْطَارُ؟ فَقَالَ: سَبْعُونَ اَلْفًا. قَالَ عَمْرٌو، وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَاَلَ كَعْبًا، عَنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا. فَقَالَ كَعْبٌ: لٰكِنِّي اَقُولُ مَنْ صَلَّى الْعَتَمَةَ لِوَقْتِهَا لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جو شخص رات کے وقت ایک سو آیات کی تلاوت کرتا ہے' اُس کا نام غافل لوگوں میں نہیں لکھا جاتا' جو شخص دو سو آیات کی تلاوت کرتا ہے' اُس کا نام اُس رات کی عبادت کرنے والوں میں لکھا جاتا ہے' جو شخص پانچ سو سے لے کر ایک ہزار تک آیات کی تلاوت کرتا ہے' تو اُس کے اجر کا ایک ''قنطار'' مقرر کیا جاتا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: ایک قنطار کتنے کا ہوتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ستر ہزار کا۔

عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: مجھے اُس شخص نے یہ بتایا جس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اس قول کے بارے میں کعب سے سوال کیا تھا تو کعب نے جواب دیا: میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص عشاء کی نماز وقت پر ادا کر لے' اُس کا نام غافل لوگوں میں نہیں لکھا جاتا۔

6029 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ رَجُلَيْنِ فِيمَا مَضَى كَانَ يَلْزَمُ أَحَدُهُمَا تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ، فَجَادَلَتْ عَنْهُ حَتَّى نَجَا، وَأَمَّا صَاحِبُ السَّجْدَةِ الصُّغْرَى فَانْقَسَمَتْ فِي قَبْرِهِ قِسْمَيْنِ: قِسْمٌ عِنْدَ رَأْسِهِ، وَقِسْمٌ عِنْدَ رِجْلَيْهِ حَتَّى نَجَا، فَسُمِّيَتِ الْمُنْقَسِمَةَ "

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ پہلے زمانہ میں دو لوگ تھے اُن میں سے ایک باقاعدگی سے سورۂ ملک کی تلاوت کرتا تھا' تو اس سورت نے اُس شخص کی طرف سے جھگڑا کیا' یہاں تک کہ اُس شخص کو نجات مل گئی اور دوسرا وہ شخص تھا' جو چھوٹی والی سورۂ سجدہ کی تلاوت کرتا تھا' تو وہ سورت اُس کی قبر میں دو حصوں میں تقسیم ہوگئی' ایک حصہ اُس کے سرہانے کی طرف بیٹھ گیا اور ایک حصہ اُس کے پاؤں کی طرف بیٹھ گیا' یہاں تک کہ اُس شخص کو نجات نصیب ہوئی' تو اسی وجہ سے اس سورت کو "منقسمہ" (تقسیم ہونے والی سورت) کا نام دیا گیا۔

6030 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ كَانَ لَا يَأْمُرُ بَنِيهِ بِتَعْلِيمِ الْقُرْآنِ، إِنْ كَانَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مُتَعَلِّمًا فَلْيَتَعَلَّمْ مِنَ الْمُفَصَّلِ فَإِنَّهُ أَيْسَرُ "

٭٭ عاصم بن عمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو قرآن کی تعلیم کی ہدایت نہیں دیتے تھے' (وہ یہ فرماتے تھے:) اگر تم میں سے کسی ایک نے سیکھنا ہی ہے' تو مفصل سورتوں کو پہلے سیکھے' کیونکہ یہ زیادہ آسان ہیں۔

6031 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: آلَ حم دِيبَاجُ الْقُرْآنِ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: سورۂ آلِ حٰم' قرآن مجید کا دیباج (ریشم) ہے۔

6032 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْقُرْآنِ إِذَا عَاهَدَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ فَدَعَا وَقَرَأَ آنَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ لَهُ إِبِلٌ فَإِنْ عَقَلَهَا حَفِظَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَ عُقُلَهَا ذَهَبَتْ، وَكَذَلِكَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قرآن کی مثال' جب اسے پڑھنے والا اس کو باقاعدگی سے پڑھتا رہے اور دعا کرتا رہے اور رات دن تلاوت کرتا رہے' اُس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جس کے پاس اونٹ موجود ہو' اگر وہ اُس اونٹ کو باندھ کر رکھے گا' تو اس کو محفوظ رکھے گا اور اگر اُس کی رسّی کو کھول دے گا' تو وہ اونٹ چلا جائے گا' تو قرآن کے عالم کی مثال بھی اسی طرح ہے"۔

6033 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: "مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاتَّبَعَ مَا فِيهِ هَدَاهُ اللَّهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا، وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْحِسَابَ، وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: (فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى) (طه: 123) "

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور اُس میں موجود احکام کی پیروی کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اُسے گمراہی سے ہدایت نصیب کر دیتا ہے اور قیامت کے دن اُسے حساب سے محفوظ رکھے گا' اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

''جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرتا ہے' وہ گمراہ نہیں ہوتا اور وہ بدبخت نہیں ہوگا''۔

6034 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ فَقَالَ: اقْرَءُوْا فَكُلٌّ كِتَابٍ لِلّٰهِ، قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَ قَوْمٌ يُقِيمُوْنَهٗ اِقَامَةَ الْقِدْحِ، وَيَتَعَجَّلُوْنَهٗ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهٗ

✽✽ محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کچھ لوگوں کے پاس تشریف لائے' جو قرآن کی تلاوت کر رہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''تم لوگ تلاوت کرو' یہ سب اللہ کی کتاب ہے اور یہ تلاوت اُس سے پہلے کرو کہ جب وہ لوگ آئیں گے' جو اُسے یوں ٹھیک کریں گے جس طرح تیر کو ٹھیک کیا جاتا ہے اور وہ لوگ اُسے جلدی' جلدی پڑھیں گے' ٹھہر ٹھہر کر نہیں پڑھیں گے''۔

6035 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ قَالَ: اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَقْرَءُوْا الٓمّٓ السَّجْدَةَ، وَتَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ فَاِنَّهُمَا تَعْدِلُ كُلُّ آيَةٍ مِنْهُمَا سَبْعِيْنَ آيَةً مِنْ غَيْرِهِمَا، وَمَنْ قَرَاَهُمَا بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَتَا لَهٗ مِثْلُهُمَا فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ "

✽✽ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ وہ سورۂ الم السجدہ کی تلاوت کریں اور سورۂ ملک کی تلاوت کریں' کیونکہ یہ دونوں سورتیں ایسی ہیں کہ ان میں سے ہر ایک آیت اس کے علاوہ کسی بھی سورت کی ستر آیات کے برابر ہے' جو شخص عشاء کے بعد ان دونوں سورتوں کو پڑھے گا' تو یہ دونوں سورتیں اس طرح ہوں گی جس طرح شب قدر میں ہوں۔

6036 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ الْجُرَيْرِيِّ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، خَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: لَقَدْ اَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَنَحْنُ نَرٰى اَنَّ اَحَدًا لَا يَتَعَلَّمُ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا وَهُوَ يُرِيْدُ بِهِ اللّٰهَ، حَتّٰى اِذَا كَانَ هَاهُنَا بِاٰخِرَةٍ ظَنَنْتُ اَنَّ نَاسًا يَتَعَلَّمُوْنَ الْقُرْآنَ وَهُمْ يُرِيْدُوْنَ بِهِ النَّاسَ وَمَا عِنْدَهُمْ، فَاَرِيْدُوا اللّٰهَ بِاَعْمَالِكُمْ وَقِرَاءَتِكُمْ، فَاِنَّمَا كُنَّا نَعْرِفُكُمْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ وَيُنَبِّئُنَا مِنْ اَخْبَارِكُمْ، وَاَمَّا الْيَوْمَ فَاِنَّمَا اَعْرِفُكُمْ بِاَقْوَالِكُمْ، مَنْ اَعْلَنَ لَنَا خَيْرًا ظَنَنَّا بِهٖ خَيْرًا وَاَحْبَبْنَاهُ عَلَيْهِ، وَمَنْ اَعْلَنَ لَنَا شَرًّا ظَنَنَّا بِهٖ شَرًّا وَاَبْغَضْنَاهُ عَلَيْهِ، سَرَائِرُكُمْ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ

✽✽ سعید جریری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھ پر ایک

ایسا زمانہ ایسا بھی آیا کہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ جو شخص اللہ کی کتاب کا علم سیکھتا ہے' وہ اللہ کی رضا کے لیے بھی اسے حاصل کرتا ہے' یہاں تک کہ اب یہ زمانہ آ گیا ہے' جس کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ لوگ قرآن کا علم اس لیے حاصل کرتے ہیں کہ وہ اس کے ذریعہ لوگوں کی توجہ چاہتے ہیں اور لوگوں کے پاس جو مال موجود ہے' وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں' تو تم لوگ اپنے اعمال اور اپنی قرأت کے ذریعہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول خیال رکھو' کیونکہ ہم تمہیں جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے' وحی نازل ہوتی تھی' نبی اکرم ﷺ تم لوگوں کے بارے میں ہمیں بتایا کرتے تھے اور آج تمہارے اقوال کے حوالے سے میں تمہیں پہچان گیا ہوں' جو شخص ہمارے سامنے بھلائی کا اعلان کرے گا' ہم اُس کے بارے میں بھلائی کا گمان رکھیں گے اور اُس بھلائی کے حوالے سے اُسے پسند کریں گے' جو شخص ہمارے سامنے بُرائی کا اعلان کرے' ہم اُس کے بارے میں بُرا گمان رکھیں گے اور اس وجہ سے اُسے ناپسند کریں گے اور تمہارے باطن کے معاملات تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہیں۔

6037 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْحَمْدِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

✽✽ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے ہوئے تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

6038 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سُلَيْمٍ الصَّنْعَانِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: كَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ كَدَوِيِّ النَّحْلِ، فَنَزَلَ عَلَيْهِ فَمَكَثْنَا سَاعَةً، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا، وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا، وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا، وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ: اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ آيَاتٍ، مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ، ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى خَتَمَ الْعَشْرَ

✽✽ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی' تو آپ کے چہرے کے پاس سے شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح کی آواز آتی تھی' (ایک مرتبہ) جب آپ پر وحی نازل ہوگئی' تو تھوڑی دیر گزرنے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے قبلہ کی طرف رُخ کیا' دونوں ہاتھ بلند کیے اور یہ دعا کی:

''اے اللہ! ہمیں مزید عطا کرنا' ہمیں کمی نہ کرنا' ہمیں عزت عطا کرنا' ہمیں رُسوا نہ کرنا' ہمیں عطا کرنا' ہمیں محروم نہ رکھنا' ہمیں ترجیح دینا' کسی کو ہم پر ترجیح نہ دینا اور ہم سے راضی رہنا''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: مجھ پر دس ایسی آیات نازل ہوئی ہیں کہ جو شخص انہیں قائم رکھے گا (یعنی یاد کر لے گا' یا ان کی تلاوت کرتا رہے گا) تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے سورۂ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ کی دس ابتدائی آیات کی تلاوت کی۔

بَابُ الْمُعَوِّذَاتِ

باب: معوذتین کا حکم

6039 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ جُهَيْنَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: بَيْنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَهُنَّ وَلَمْ أَرَ مِثْلَهُنَّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

** حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہا تھا' آپ پر چند آیات نازل ہوئیں' جن کی مانند نہ میں نے کبھی سنا اور نہ کبھی میں نے دیکھا' وہ ''معوذتین'' ہیں۔

6040 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ، فَقَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قِيلَ لِي، فَقُلْتُ: قَالَ أُبَيٌّ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَنَحْنُ نَقُولُ

** زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معوذتین کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دونوں کے بارے میں دریافت کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے یہ بات کہی گئی ہے' میں نے کہا: حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا' تو ہم بھی یہ کہتے ہیں۔



كِتَابُ الْجَنَائِزِ

کتاب: جنائز کے بارے میں روایات

بَابُ تَلْقِنَةِ الْمَرِيضِ

باب: (قریب المرگ) بیمار کو تلقین کرنا

6041 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ الدَّبَرِيُّ، قَالَ: قَرَاْنَا عَلَى عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامِ بْنِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَكَانَ يُؤْمَرُ بِتَلْقِنَةِ الْمَرِيضِ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ؟ قَالَ: اِنِّي لَاُحِبُّ ذٰلِكَ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا ایسے بیمار کو تلقین کرنے کا حکم دیا جاتا تھا جس کی موت قریب آ چکی ہو؟ تو عطاء نے جواب دیا: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں۔

6042 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهِ صَفِيَّةَ ابْنَةِ شَيْبَةَ، اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ، تَقُولُ: لَا تَذْكُرُوْا مَوْتَاكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ وَلَقِّنُوهُمْ شَهَادَةَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

* * سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اپنے مرحومین کا تذکرہ صرف اچھے الفاظ میں کرو اور انہیں اس بات کی گواہی دینے کی تلقین کرو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔

6043 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّهُ قَالَ: احْضُرُوا مَوْتَاكُمْ فَالْزِمُوهُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَغْمِضُوا اَعْيُنَهُمْ، وَاقْرَءُوا عِنْدَهُمُ الْقُرْآنَ

* * حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنی قریب المرگ لوگوں کے پاس موجود رہو اور اُن کے پاس لا الٰہ الا اللہ پڑھتے رہو اور (ان کے مرنے کے بعد) اُن کی آنکھیں بند کر دو اور اُن کے پاس قرآن کی تلاوت کرو۔

6044 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَ لِاَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ابْنٌ وَكَانَ فِيهِ بَعْضُ مَا لَمْ يَرْضَ اَبُو بَكْرٍ، فَكَانَ يُحَقِّرُهُ لِذٰلِكَ، فَمَرِضَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوهُ، فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: اُرْسِلُكَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بِرِسَالَةٍ: اَبْلِغْهُ عَنِّي اَنِّي اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَانْطَلَقَ اَبُو بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلِّغِ ابْنَكَ اَنَّ لَهُ الْجَنَّةَ قَالَ: فَخَرَجَ اَبُو بَكْرٍ فَلَقِيَهُ عُمَرُ

فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: ارْجِعْ بِنَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَسْتَثْبِتَ مِنْهُ، فَرَجَعَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ هٰذَا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰذَا لِلْاَمْوَاتِ فَكَيْفَ الْاَحْيَاءُ؟ قَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: مِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ حَتّٰى عَدَّ بِضْعًا وَثَلَاثِيْنَ مَرَّةً قَالَ: وَاَشَارَ الْقَاسِمُ بِيَدِهِ اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ

** قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادے تھے جن میں کوئی ایسی خامی تھی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ناپسند تھی جس کی وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں اچھا نہیں سمجھتے تھے جب وہ بیمار ہوئے تو اُن کے والد اُن کے پاس تشریف لائے تو اُن صاحبزادے نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے آپ کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پیغام بھیجنا ہے آپ اُنہیں بتا دیجئے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے بیٹے کو بتا دو کہ اُسے جنت ملے گی۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں سے نکلے تو اُن کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: آپ میرے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں تا کہ ہم اس بارے میں مزید تصدیق کروالیں۔ وہ واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے وہی فرمایا جو پہلے کہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ حکم تو قریب المرگ لوگوں کے لیے ہے تو زندہ لوگوں کے لیے کیا حکم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی مانند مزید! اس کی مانند مزید! اس کی مانند مزید! یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس مرتبہ سے زیادہ مرتبہ شمار کروایا۔

قاسم نے اپنے ہاتھ کے اشارہ کر کے بتایا کہ چونتیس مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی۔

6045 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، وَمَنْصُوْرٍ - اَوْ اَحَدِهِمَا -، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: "مَنْ قَالَ عِنْدَ مَوْتِهِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَنْجَتْهُ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ، اَصَابَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ مَا اَصَابَهُ"

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص مرنے کے قریب لا الٰہ الا اللہ پڑھ لے وہ آخر کار ایک دن نجات پا لے گا خواہ اُس سے پہلے اُسے جس بھی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑے۔

6046 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: لَقِّنُوْنِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عِنْدَ مَوْتِيْ، وَاَسْرِعُوْا بِيْ اِلٰى حُفْرَتِيْ، وَلَا تَنْعَوْنِيْ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اَكُوْنَ كَنَعْيِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَاِذَا خَرَجَ الرِّجَالُ بِجِنَازَتِيْ فَاَغْلِقُوا الْبَابَ فَاِنَّهُ لَا اَرَبَ لِيْ بِالنِّسَاءِ

** علقمہ فرماتے ہیں: تم میری موت کے وقت مجھے لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی تلقین کرنا اور مجھے جلدی دفن کر دینا اور میری موت کا اعلان نہ کرنا کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میرے مرنے پر زمانۂ جاہلیت کی طرح اعلان کیا جائے جب مرد میری میت سے

کر (گھر سے باہر) آجائیں تو دروازہ بند کر دینا کیونکہ خواتین اس میں شریک نہیں ہو سکتی ہیں۔

6047 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، يَرْفَعُهُ قَالَ: لَقِّنُوا اَمْوَاتَكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

✻✻ قتادہ "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

"اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی تلقین کرو"۔

6048 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَقِّنُوا اَمْوَاتَكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّهَا تَهْدِمُ الْخَطَايَا فَقِيلَ لَهُ: كَيْفَ الْحَيُّ؟ قَالَ: هِيَ اَهْدَمُ وَاَهْدَمُ

✻✻ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی تلقین کرو' کیونکہ یہ کلمہ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' اُن سے کہا گیا: زندہ لوگوں کے لیے کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ اُن کے لیے (گناہوں کو) زیادہ ختم کرتا ہے' زیادہ ختم کرتا ہے۔

6049 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُمْ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْاَغَرَّ اَبَا مُسْلِمٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: "خَمْسٌ يُصَدِّقُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ اِذَا قَالَهُنَّ: اِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، قَالَ اللّٰهُ: صَدَقَ عَبْدِي، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، قَالَ اللّٰهُ: صَدَقَ عَبْدِي، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، قَالَ اللّٰهُ: صَدَقَ عَبْدِي، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي." قَالَ: فَلَقِيتُ شُعْبَةَ، فَحَدَّثَنِي بِهٰذَا عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَادَ فِيهِنَّ: مَنْ قَالَهُنَّ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ. قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَقَدْ سَمِعْتُهُ اَنَا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ بِاِسْنَادِهِ

✻✻ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پانچ چیزیں ایسی ہیں' جن کے حوالے سے اللہ تعالیٰ بندہ کی تصدیق کرتا ہے جب بندہ اُن کلمات کو پڑھ لیتا ہے' جب بندہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا ہے' جب بندہ لا الٰہ الا اللہ والحمد للہ کہتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا ہے' جب بندہ لا الٰہ الا اللہ لا شریک لہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا ہے' جب بندہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا ہے' جب بندہ لا الٰہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے سچ کہا ہے۔

ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میری ملاقات شعبہ سے ہوئی' تو اُنہوں نے بھی اغر نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث مجھے بیان کی' جس میں یہ کلمات زیادہ تھے:

"جو شخص مرنے کے قریب یہ کلمات پڑھ لیتا ہے' آگ اُسے نہیں چھوئے گی"۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت عبداللہ بن کثیر کے حوالے سے شعبہ کے حوالے سے' اُن کی سند کے ساتھ سنی ہوئی ہے۔

بَابُ اِغْمَاضِ الْمَيِّتِ

باب: میت کی آنکھیں بند کر دینا

6050 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِي سَلَمَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَسَمِعَ بُكَاءً مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ قَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَحْضُرُ الْمَيِّتَ فَتُؤَمِّنَ عَلٰى مَا قَالَ اَهْلُهُ، فَاِنَّ الْبَصَرَ يَشْخَصُ لِلرُّوحِ وَاَغْمَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا سَلَمَةَ

✽✽ حضرت قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے' جو قریب المرگ تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کے پیچھے سے رونے کی آواز سنی' تو ارشاد فرمایا: فرشتے میت کے قریب موجود ہوتے ہیں' تو اہلِ خانہ جو کہتے ہیں' فرشتے اُس پر آمین کہتے ہیں۔ (جب اُن کا انتقال ہوگیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) بینائی روح کے پیچھے جاتی ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بند کر دیں۔

6051 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: اِذَا اَغْمَضْتَ الْمَيِّتَ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذَا حَمَلْتَ الْمَيِّتَ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ وَسَبِّحْ وَبِهِ نَاْخُذُ

✽✽ حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب تم میت کی آنکھیں بند کرو' تو تم یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر قائم رہتے ہوئے''۔

اور جب میت کو کندھا دو' تو یہ کہو:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے''۔

اور پھر تم سبحان اللہ پڑھو۔ (راوی کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6052 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ اُمِّ الْهُذَيْلِ، عَنْ اُمِّ الْحَسَنِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّهَا دُعِيَتْ اِلٰى مَيِّتٍ يُنَازِعُ، فَقَالَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ: "اِذَا حَضَرْتِيهِ فَقُولِي: السَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِينَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ" وَبِهِ نَاْخُذُ اَيْضًا

✽✽ حسن بصری کی والدہ' سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نقل کرتی ہیں: انہیں ایک میت کے بارے میں اطلاع دی گئی کہ وہ قریب المرگ ہے' تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اُس خاتون سے فرمایا: جب اُس کا آخری وقت قریب آئے' تو تم یہ کہنا: تمام رسولوں پر سلام ہو اور ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق بھی فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابُ النَّعْيِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: میت کا اعلان کرنا

6053 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَیْسٍ، حِیْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: لَا تُؤْذِنُوْا بِیْ اَحَدًا كَفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ

* * علقمہ بن قیس کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب ان کی وفات کا قریب آیا' تو اُنہوں نے کہا: تم میرے بارے میں کسی شخص کو اطلاع نہ دینا' جس طرح زمانۂ جاہلیت میں کیا جاتا تھا۔

6054 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: "اِذَا كَانَ مَنْ يَحْمِلُ الْجِنَازَةَ فَلَا تُؤْذِنْ اَحَدًا مَخَافَةَ اَنْ يُقَالَ: مَا اَكْثَرَ مَنِ اتَّبَعَهُ"

* * علقمہ فرماتے ہیں: جب جنازہ اُٹھایا جائے' تو تم کسی شخص کو نہ بتانا' اس اندیشہ کے تحت کہ یہ کہا جائے کہ اس کے پیروکار کتنے ہیں؟

6055 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَا تُؤْذِنُوْا بِیْ اَحَدًا، حَسْبِیْ مَنْ يَحْمِلُنِیْ اِلٰی حُفْرَتِیْ

* * حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوعبیدہ فرماتے ہیں: تم میرے بارے میں کسی کو اطلاع نہ دینا' میرے لیے وہ لوگ کافی ہوں گے' جو مجھے اُٹھا کر میری قبر تک لے جائیں۔

6056 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، صَاحِبِ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا بَاْسَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ اَنْ يُؤْذَنَ صَدِيْقُهُ، اِنَّمَا كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يُطَافَ بِهِ فِی الْمَجَالِسِ، اَنْعِی فُلَانًا كَفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جب آدمی کا انتقال ہو جائے' تو اُس کے دوست کو اطلاع دی جائے' پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے' کہ محافل میں چکر لگا کر یہ کہا جائے: میں فلاں کے انتقال کی اطلاع دیتا ہوں' جس طرح زمانۂ جاہلیت میں کیا جاتا تھا۔

6057 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: "نَعَی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَ مُؤْتَةَ رَجُلًا رَجُلًا، بَدَاَ بِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، ثُمَّ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، ثُمَّ قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ، ثُمَّ قَالَ: فَاَخَذَ اللِّوَاءَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَهُوَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ"

* * حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ موتہ میں شریک ہونے والے تمام افراد کا نام لے لے کر ان کے انتقال کی اطلاع دی' آپ نے سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا' پھر حضرت جعفر بن

ابوطالب رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا' پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر جھنڈا خالد بن ولید نے لے لیا جو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔

بَابُ غُسْلِ الْمَرْءِ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ، وَحُرُوفِ الْمَيِّتِ اِلَى الْقِبْلَةِ

باب: جب کسی شخص کا موت کا وقت قریب آئے' تو اُس کا غسل کرنا اور میت کو قبلہ کی طرف پھیر دینا

6058 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَكَانَ يُؤْمَرُ بِالْمَرْءِ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَنْ يُطَهَّرَ بِالْغُسْلِ؟ قَالَ: اِنَّ ذٰلِكَ لَحَسَنٌ

✽ ✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب آدمی کی موت کا وقت قریب آئے' تو کیا اُسے یہ ہدایت کی جائے گی کہ وہ غسل کے ذریعہ طہارت حاصل کرلے؟ عطاء نے جواب دیا: یہ عمدہ ہے۔

6059 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ حُرُوفَ الْمَيِّتِ اِلَى الْقِبْلَةِ حِيْنَ يَحِيْنُ فَوْضُهُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، اَسُنَّةٌ ذٰلِكَ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ مِنْ اَحَدٍ يَعْقِلُ تَرَكَ ذٰلِكَ مِنْ مَيِّتِهِ، وَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْمَلُ فِرَاشُهُ حَتّٰى يُحَرَّفَ بِهِ اِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ ذٰلِكَ

✽ ✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب آدمی کا آخری وقت قریب آتا ہے تو اُس وقت میت کا رُخ قبلہ کی طرف کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ کیا اُسے دائیں پہلو پر کردیا جائے' کیا یہ چیز سنت ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: سبحان اللہ! مجھے کسی بھی شخص کے بارے میں علم نہیں ہے کہ وہ میت کے حوالے سے اس چیز کو ترک کرنا چاہتا ہو' اللہ کی قسم! آدمی کے بستر کو اُٹھایا جاتا ہے' یہاں تک کہ اُسے پھیر دیا جاتا ہے اگر اس کی خود (قبلہ کی طرف رخ کرنے کی) استطاعت نہ ہو۔

6060 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اسْتَقْبِلْ بِالْمَيِّتِ الْقِبْلَةَ. قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِيْ عَلٰى يَمِيْنِهِ كَمَا يُوضَعُ فِي اللَّحْدِ

✽ ✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تم میت کا رُخ قبلہ کی طرف کردو۔ سفیان کہتے ہیں: یعنی دائیں طرف کردو' جس طرح اُسے لحد میں رکھا جاتا ہے۔

6061 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْمَيِّتِ يُوَجَّهُ لِلْقِبْلَةِ؟ قَالَ: اِنْ شِئْتَ فَوَجِّهْهُ، وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تُوَجِّهْهُ، لٰكِنِ اجْعَلِ الْقَبْرَ اِلَى الْقِبْلَةِ، قَبْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَبْرُ عُمَرَ، وَقَبْرُ اَبِيْ بَكْرٍ اِلَى الْقِبْلَةِ

✽ ✽ جابر نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے ایسی میت کے بارے میں دریافت کیا' جس کا رُخ قبلہ کی طرف کیا جاتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اُس طرف کردو اور اگر چاہو تو نہ کرو' لیکن قبر قبلہ کی سمت بنانا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبریں قبلہ کی سمت ہی ہیں۔

6062 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ إِنْسَانًا حِينَ حَضَرَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ الْمَوْتُ وَهُوَ مُسْتَلْقٍ قَالَ: احْرِفُوهُ قَالَ: أَوَلَسْتُ عَلَيْهَا؟ يَعْنِي أَنَّهُ عَلَى الْقِبْلَةِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مُسْتَقْبِلَهَا لِأَنَّهُ مُسْلِمٌ

* * اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: جب سعید بن مسیّب کا آخری وقت قریب آیا' تو وہ چت لیٹے ہوئے تھے' ایک شخص نے کہا: ان کا رُخ پھیر دو! تو سعید نے کہا: کیا میں اُس رُخ پر نہیں ہوں؟ یعنی کیا وہ قبلہ کے رُخ نہیں ہیں' وہ اُس وقت قبلہ کی طرف رُخ کیے ہوئے نہیں تھے' لیکن کیونکہ وہ مسلمان تھے (اس لیے اُنہوں نے یہ کلمات کہے)۔

6063 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى ابْنِ الْمُسَيِّبِ وَهُوَ شَاكٍ مُسْتَلْقٍ، فَقَالَ: وَجِّهُوهُ لِلْقِبْلَةِ، فَغَضِبَ سَعِيدٌ وَقَالَ: أَوَلَسْتُ إِلَى الْقِبْلَةِ؟

* * اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص سعید بن مسیّب کے ہاں داخل ہوا' وہ اُس وقت بیمار تھے اور چت لیٹے ہوئے تھے' اُس شخص نے کہا: ان کا رُخ قبلہ کی طرف کر دو۔ تو سعید غصہ میں آ گئے اور بولے: کیا میں قبلہ کی طرف نہیں ہوں؟

6064 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ الْبَرَاءَ بْنَ مَعْرُورٍ الْأَنْصَارِيَّ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِأَهْلِهِ وَهُوَ بِالْمَدِينَةِ: اسْتَقْبِلُوا بِيَ الْكَعْبَةَ

* * زہری بیان کرتے ہیں: حضرت براء بن معرور انصاری رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت جب قریب ہوا' تو اُنہوں نے اپنے اہل خانہ سے کہا' وہ اُس وقت مدینہ میں تھے' میرا رُخ خانۂ کعبہ کی طرف کر دو۔

6065 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، سَمِعْتُهُ أَوْ بَلَغَنِي عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ وَجَّهُوا آدَمَ حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ، ثُمَّ غَمَّضُوهُ

* * حسن بصری فرماتے ہیں: جب آدمی کی موت کا وقت قریب آتا ہے' تو فرشتے اُس کا رُخ (کعبہ کی طرف) پھیر دیتے ہیں' پھر وہ اُس کی آنکھیں بند کرتے ہیں۔

بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب: مرنے کے وقت کیا کہا جائے؟

6066 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَيِّتَ أَوِ الْمَرِيضَ فَقُولُوا خَيْرًا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ

* * سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی میت یا (قریب المرگ) مریض کے

پاس موجود ہو تو تم بھلائی کی بات کرو کیونکہ تم جو کہتے ہو فرشتے اُس پر آمین کہتے ہیں۔

6067 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِي سَلَمَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ، وَوَافَقَ دُخُولَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُرُوجُ نَفْسِهِ، فَسَمِعَ بُكَاءً فَقَالَ: لَا تَدْعُوا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ؛ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَحْضُرُ الْمَيِّتَ، اَوْ قَالَ: اَهْلَ الْبَيْتِ، فَيُؤَمِّنُوْا عَلٰى دُعَائِهِمْ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ ذُنُوبَهُ، وَاَفْسِحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ، وَاَعْظِمْ نُورَهُ، وَاَضِءْ لَهُ فِي قَبْرِهِ، اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَةَ اَبِي سَلَمَةَ فِي الْمَهْدِيِّينَ، وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ، وَاغْفِرْ لَهُ رَبَّ الْعَالَمِينَ . ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْبَصَرَ شَخَصٌ لِلرُّوحِ، اَلَمْ تَرَوْا اِلٰى شُخُوصِ عَيْنَيْهِ؟

٭٭ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے جو بیمار تھے' نبی اکرم ﷺ داخل ہوئے' تو اسی دوران اُن کی جان نکل گئی' آپ نے رونے کی آواز سنی تو آپ نے فرمایا: تم لوگ اپنے بارے میں صرف بھلائی کی دعا کرنا' کیونکہ فرشتے میت کے پاس موجود ہوتے ہیں۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) گھر والوں کے پاس موجود ہوتے ہیں اور وہ گھر والوں کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا کی:

''اے اللہ! تُو اس کے گناہوں کی مغفرت کر دے! اس کی قبر کو کشادہ کر دے! اس کے نور کو زیادہ کر دے! اس کے لیے اس کی قبر کو روشن کر دے! اے اللہ! ہدایت یافتہ لوگوں میں ابوسلمہ کے درجہ کو بلند کر دے اور پیچھے رہنے والوں میں اُن کا' کارساز بن جا! اے تمام جہانوں کے پروردگار! تُو اس کی مغفرت کر دے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بینائی' رُوح کے پیچھے جاتی ہے' کیا تم لوگ دیکھتے نہیں ہو کہ اس کی آنکھیں اوپر کی طرف اُٹھی ہوئی ہیں۔

6068 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: اِذَا عَايَنَ الْمَرِيضُ الْمَلَكَ ذَهَبَتِ الْمَعْرِفَةُ، يَعْنِي مَعْرِفَةَ النَّاسِ

6066-صحيح مسلم - كتاب الجنائز' باب ما يقال عند المريض والميت - حديث:1578' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب معرفة الصحابة رضى الله عنهم' ذكر ام المؤمنين ام سلمة بنت ابى امية رضى الله عنها - حديث:6803' سنن ابى داود - كتاب الجنائز' باب ما يستحب ان يقال عند الميت من الكلام - حديث:2724'سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب ما جاء فيما يقال عند المريض إذا حضر - حديث:1443' السنن للنسائي - كتاب الجنائز' كثرة ذكر الموت - حديث:1811' مصنف ابن ابى شيبة - كتاب الجنائز' ما يقال عند المريض إذا حضر - حديث:10661' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' كثرة ذكر الموت - حديث:1931' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' باب ما يستحب من الكلام عنده - حديث:6215' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' مسند النساء - حديث ام سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم' حديث:25950' مسند عبد بن حميد - حديث ام سلمة رضى الله عنها' حديث:1541' مسند ابى يعلى الموصلي - مسند ام سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم' حديث:6806' المعجم الكبير للطبراني - باب الياء' ما اسندت ام سلمة - قبيصة بن ذؤيب' حديث:19574'

٭٭ قاسم بن عبدالرحمن نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب بیمار شخص (موت کے) فرشتہ کو دیکھ لیتا ہے تو اُس کی جان پہچان ختم ہو جاتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: یعنی لوگوں کی جان پہچان ختم ہو جاتی ہے۔

6069 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَمْ تَرَوُا الْاِنْسَانَ اِذَا شَخَصَ بِبَصَرِهِ؟ قَالُوْا: بَلَى قَالَ: فَذٰلِكَ حِيْنَ يَتْبَعُ بَصَرُهُ نَفْسَهُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا تم نے انسان کو دیکھا نہیں ہے کہ اُس کی آنکھیں اوپر کی طرف اُٹھی ہوئی ہوتی ہیں۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس وقت بینائی جان کے پیچھے جاتی ہے''۔

بَابُ وَضْعِ السَّيْفِ

باب: تلوار رکھنا

6070 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنِ السَّيْفِ يُوضَعُ عَلَى بَطْنِ الْمَيِّتِ قَالَ: اِنَّمَا يُفْعَلُ لِئَلَّا يَنْتَفِخَ، وَلَا يَضُرُّكَ اَفَعَلْتَ اَمْ لَا، وَسُئِلَ عَنِ الْحِذَاءِ يُدْخَلُ بِهِ الْقَبْرَ قَالَ: اِنَّمَا يُكْرَهُ كَرَاهِيَةَ الزَّلَقِ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: مَا اُحِبُّ اَنْ تَدْخُلَ بِالْحِذَاءِ الْقَبْرَ، وَبِهِ نَاْخُذُ

٭٭ جابر بیان کرتے ہیں: امام شعبی سے دریافت کیا گیا: کہ میت کے پیٹ پر تلوار رکھنے کا کیا حکم ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ایسا اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ پیٹ پھول نہ جائے' تم یہ کرتے ہو' یا نہیں کرتے' اس سے تمہیں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ امام شعبی سے جوتوں سمیت قبر میں اترنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: پھسلنے کے اندیشے کی وجہ سے اسے مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: مجھے بھی یہ بات پسند نہیں ہے کہ تم قبر میں جوتوں سمیت داخل ہو' ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابُ التَّعْزِيَةِ

باب: تعزیت کرنا

6071 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَزِّي الْمُسْلِمِيْنَ فِي مَصَائِبِهِمْ

٭٭ عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے ہاں فوتگی پر اُن کے ساتھ تعزیت کیا کرتے تھے۔

6072 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو عَمْرَةَ، شَيْخٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَالَ: يُقَالُ: مُعَزِّي الْمَصَائِبِ يُكْسَى رِدَاءً مِنْ اِيمَانٍ يَكُونُ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ

✵✵ حجاج نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابوعمرہ نے مجھے یہ بات بتائی' جو بنوتمیم سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ فوتگی والے لوگوں کے ساتھ تعزیت کرنے والے شخص کو ایمان کی چادر پہنائی جائے گی' جو اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہوگی۔

6073 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ الْاَسْوَدِ، اَنَّ اُمَيَّةَ بْنَ صَفْوَانَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ وَجَدَ صَحِيفَةً مَرْبُوطَةً بِقِرَابِ صَفْوَانَ اَوْ بِسَيْفِهِ، وَاِذَا فِيهَا: هٰذَا مَا سَاَلَ اِبْرَاهِيمُ رَبَّهُ: " اَيْ رَبِّ، مَا جَزَاءُ مَنْ يَبُلُّ الدَّمْعُ وَجْهَهُ مِنْ خَشْيَتِكَ؟ قَالَ: صَلَوَاتِي، فَقَالَ: فَمَا جَزَاءُ مَنْ يُصَبِّرُ الْحَزِينَ ابْتِغَاءً لِوَجْهِكَ؟ قَالَ: اَكْسُوهُ ثِيَابًا مِنَ الْاِيمَانِ يَتَبَوَّاُ بِهَا الْجَنَّةَ وَيَتَّقِي بِهَا النَّارَ قَالَ: فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَسُدُّ الْاَرْمَلَةَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ؟ قَالَ: وَمَا يَسُدُّ؟ قَالَ: يَرْوِيهَا اُقِيمُهُ فِي ظِلِّي وَاُدْخِلُهُ جَنَّتِي " قَالَ: فَمَا جَزَاءُ مَنْ تَبِعَ الْجَنَازَةَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ؟ قَالَ: يُصَلِّي مَلَائِكَتِي عَلَى جَسَدِهِ وَيُشَيِّعُ رُوحَهُ قَالَ: وَكَانَ فِيهِ عِيَادَةُ الْمَرِيضِ فَنَسِيتُهَا قَالَ: فَاَتَى يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ فَاَخَذَهَا مِنِّي

✵✵ عثمان بن اسود بیان کرتے ہیں: اُمیہ بن صفوان نے اُنہیں بتایا کہ اُنہوں نے (اپنے والد) حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کے مشکیزہ یا تلوار کے ساتھ ایک صحیفہ بندھا ہوا دیکھا' اُس میں یہ تحریر تھا:

"یہ وہ چیز ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے مانگی تھی (یا جس کے بارے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے سوال کیا تھا) اُنہوں نے کہا تھا: اے میرے پروردگار! اُس شخص کی جزاء کیا ہوگی؟ جس کا چہرہ تیری خشیت کی وجہ سے آنسوؤں سے تر ہو جائے؟ تو پروردگار نے فرمایا: میری رحمت! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوال کیا: اُس شخص کی جزاء کیا ہوگی؟ جو تیری رضا کے حصول کے لیے غمگین شخص کو صبر کی تلقین کرتا ہے؟ تو پروردگار نے فرمایا: میں اُسے ایمان کا لباس پہناؤں گا' جس کے ذریعہ وہ جنت میں ٹھکانہ حاصل کرے گا اور جس کے ذریعہ وہ جہنم سے بچ جائے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: اُس شخص کی جزاء کیا ہوگی؟ جو تیری رضا کی خاطر بیوہ عورتوں کی دیکھ بھال کرے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: لفظ "یسد" کا کیا مطلب ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُن کی دیکھ بھال کرنا۔ (تو پروردگار نے فرمایا:) میں اپنے سایۂ رحمت میں اُس کی دیکھ بھال کروں گا اور اُسے اپنی جنت میں داخل کروں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: اُس شخص کی جزاء کیا ہو گی؟ جو تیری رضا کے حصول کی خاطر جنازہ کے ساتھ جائے؟ تو پروردگار نے فرمایا: میرے فرشتے اُس کے جسم پر رحمت نازل کریں گے اور اُس کی روح کو ساتھ لے کر چلیں گے"۔

راوی کہتے ہیں: اس روایت میں بیمار شخص کی عیادت کرنے والے شخص کی جزاء کا بھی ذکر تھا' لیکن وہ بات میں بھول گیا' پھر یحییٰ بن جعدہ آئے تو اُنہوں نے یہ روایت مجھ سے حاصل کی۔

6074 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيزٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عُلَمَائِهِمْ قَالَ: مَنْ عَزَّى مُؤْمِنًا بِمُصِيبَةٍ دَخَلَتْ عَلَيْهِ كَسَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِدَاءً يُحَبَّرُ بِهِ، قُلْنَا لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: وَكَيْفَ يُعَزَّى؟ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ الْحَسَنَ مَرَّ بِاَهْلِ مَيِّتٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: اَعْظَمَ اللّٰهُ اَجْرَكُمْ وَغَفَرَ اللّٰهُ لِصَاحِبِكُمْ، ثُمَّ مَضَى وَلَمْ يَقْعُدْ، قُلْنَا لَهُ: مَنْ يُعَزَّى؟ قَالَ: يُعَزَّى كُلُّ حَزِينٍ، فَقَدْ يَكُونُ الرَّجُلُ حَزِينًا لِصَاحِبِهِ وَاَخِيهِ اَشَدَّ مِنْ حُزْنِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ

✲✲ ابوعبداللہ سلمی نے اپنے علماء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جو شخص کسی فوتگی کے وقت کسی مؤمن شخص کے ساتھ تعزیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص کو ایسی چادر پہنائے گا' جس کے ذریعہ وہ شخص آراستہ ہوگا۔

امام عبدالرزاق سے ہم نے دریافت کیا: اُس کے ساتھ تعزیت کیسے کی جائے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حسن بصری جب کسی اہلِ میت کے پاس سے گزرتے تھے' تو اُن کے پاس ٹھہر کر یہ کہتے تھے: اللہ تعالیٰ تمہارے اجر کو زیادہ کرے! تمہارے ساتھی کی مغفرت کرے۔ پھر وہ تشریف لے جاتے تھے' وہ بیٹھتے نہیں تھے۔ ہم نے اُن سے دریافت کیا: تعزیت کس کے ساتھ کی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہر اُس شخص کے ساتھ تعزیت کی جائے گی جسے غم لاحق ہو' کیونکہ بعض اوقات آدمی کو اپنے ساتھی اور بھائی کا غم اس سے زیادہ ہوتا ہے' جتنا اپنے اہلِ خانہ کا اُسے غم ہوتا ہے۔

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ

باب: میت کو غسل دینا

6075 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُغَسَّلُ الْمَيِّتُ وِتْرًا، ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا، كُلُّهُنَّ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ فِي كُلِّ غَسْلَةٍ يُغَسَّلُ رَاْسُهُ مَعَ سَائِرِ جَسَدِهِ قَالَ: قُلْتُ: وَتُجْزِءُ وَاحِدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنْ اَنْقَوْهُ

✲✲ عطاء فرماتے ہیں: میت کو طاق تعداد میں غسل دیا جائے گا' تین یا پانچ یا سات مرتبہ' ہر مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ غسل دیا جائے گا اور ہر مرتبہ غسل دیتے ہوئے پورے جسم کے ساتھ سر کو بھی دھویا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا ایک مرتبہ بھی کافی ہوگا؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں! اگر لوگ اُسے اچھی طرح صاف کر دیں۔

6076 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: يُغَسَّلُ الْمَيِّتُ وِتْرًا

✲✲ ابن سیرین فرماتے ہیں: میت کو طاق تعداد میں غسل دیا جائے گا۔

6077 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ يُخْبِرُنَا قَالَ: غُسِّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَمِيصٍ، وَغُسِّلَ ثَلَاثًا كُلُّهُنَّ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَوَلِيَ عَلِيٌّ سُفْلَتَهُ، وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ يَحْتَضِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْعَبَّاسُ يَصُبُّ الْمَاءَ قَالَ: وَعَلِيٌّ يَغْسِلُ سُفْلَتَهُ وَيَقُولُ:

الْفَضْلُ لِعَلِيٍّ: اَرِحْنِي اَرِحْنِي، قَطَعْتَ وَتِينِي، اِنِّي لَاَجِدُ شَيْئًا يَتَنَزَّلُ عَلَيَّ، قَطَعْتَ وَتِينِي قَالَ: " وَغُسِّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بِئْرٍ لِسَعْدِ بْنِ خُثَيْمَةَ يُقَالُ لَهَا: الْغَرْسُ بِقُبَا قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْسِلُ رَاْسَهُ اِلَّا بِسِدْرٍ، وَبِهٖ نَاْخُذُ. قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: يُبْدَاُ بِالرَّاْسِ اَوْ بِاللِّحْيَةِ؟ قَالَ: السُّنَّةُ لَا شَكَّ يُبْدَاُ بِالرَّاْسِ ثُمَّ اللِّحْيَةِ

ثُمَّ قَالَ: اَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، اَنَّ مَعْمَرًا اَخْبَرَهُ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: يُبْدَاُ بِالرَّاْسِ، ثُمَّ اللِّحْيَةِ، ثُمَّ الْمَيَامِنِ، يَعْنِي غُسْلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ ثُمَّ بِمَاءٍ، فَهِيَ وَاحِدَةٌ. كُلُّ غَسْلَةٍ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ ثُمَّ بِمَاءٍ، فَهِيَ وَاحِدَةٌ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: امام محمد باقر نے مجھے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم ﷺ کو قمیص سمیت غسل دیا گیا' آپ کو تین مرتبہ غسل دیا گیا' ہر مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ غسل دیا گیا' حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے زیریں حصے کے نگران تھے' حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما آپ کو کروٹ دلا رہے تھے جبکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ پانی انڈیل رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کے زیریں حصہ کو دھویا' تو حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے سنبھلنے دیں! مجھے سنبھلنے دیں! آپ نے میری وتین (شہہ رگ یا دل کی بڑی رگ) کاٹ دی ہے' مجھے محسوس ہوا ہے کہ جیسے کوئی چیز مجھ پر آئی ہے' آپ نے میری وتین (شہہ رگ یا دل کی بڑی رگ) کاٹ دی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو حضرت سعد بن خثیمہ رضی اللہ عنہ کے کنویں سے غسل دیا گیا تھا' جس کا نام ''غرس'' تھا اور جو قباء میں تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیشہ اپنا سر بیری کے پتے کے ذریعہ دھوتے تھے۔ (امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(کتاب کے ناقل کہتے ہیں:) میں نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: کیا پہلے سر دھویا جائے گا؟ یا داڑھی دھوئی جائے گی؟ اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سنت یہ ہے پہلے سر کو دھویا جائے' پھر داڑھی کو دھویا جائے۔ پھر اُنہوں نے یہ بات بتائی کہ ابوقلابہ نے یہ بات نقل کی ہے: پہلے سر دھویا جائے گا' پھر داڑھی دھوئی جائے گی' پھر دائیں طرف کے اعضاء کو دھویا جائے گا' یعنی تین مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ غسل دیا جائے گا' پھر پانی کے ذریعہ غسل دیا جائے گا' تو یہ ایک مرتبہ ہو جائے گا' ہر مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ اور پھر پانی کے ذریعہ غسل دیا جائے' تو یہ ایک مرتبہ ہو جائے گا۔

6078 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْ كَانَ ذَا ضَفِيرَتَيْنِ مَضْفُورَتَيْنِ؟ قَالَ: تُنْشَرَانِ وَتُغْسَلَانِ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ السِّدْرَ لَا بُدَّ مِنْهُ؟ قَالَ: اِنَّكَ لَتُوجِبُ، اَمَّا السِّدْرُ فَطَهُورٌ، قُلْتُ: فَلَمْ يُوجَدْ سِدْرٌ فَيُؤْخَذُ خِطْمِيٌّ؟ قَالَ: لَا، سَيُوجَدُ السِّدْرُ

❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر میت کی چوٹیاں بنی ہوئی ہوں' جو بندھی ہوئی ہوں۔

تو اُنہوں نے کہا: انہیں کھول کر دھویا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا: کیا بیری کے پتوں کا استعمال لازمی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ لازم ہے' کیونکہ بیری کے پتے طہارت دیتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا: اگر بیری کے پتے نہیں ملتے' تو کیا خطمی نامی بوٹی استعمال کی جاسکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بیری کے پتے مل ہی جائیں گے۔

6079 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: غُسْلُ الْمُتَوَفَّى ثَلَاثُ مَرَّاتٍ، فَمَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيُلْقِ عَلَى وَجْهِهِ ثَوْبًا، ثُمَّ لِيَبْدَأْ فَلْيُوَضِّئْهُ وَلْيَغْسِلْ رَأْسَهُ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْسِلَ مَذَاكِيرَهُ فَلَا يُفْضِ إِلَيْهَا، وَلَكِنْ لِيَأْخُذْ خِرْقَةً فَلْيُلْقِهَا عَلَى يَدِهِ، ثُمَّ لِيُدْخِلْ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الثَّوْبِ، وَلْيَمْسَحْ بَطْنَهُ حَتَّى يُخْرِجَ مِنْهُ الْأَذَى

٭٭ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: مرحوم کو تین مرتبہ غسل دیا جائے گا' جو شخص میت کو غسل دے گا' وہ اپنے چہرے پر کپڑا رکھ لے گا' پھر وہ آغاز میں میت کو وضو کرائے گا' پھر اُس کا سر دھوئے گا' پھر جب وہ اُس کی شرمگاہ کو دھونے لگے گا' تو ہاتھ وہاں تک لے کے جائے گا' بلکہ کپڑا لے کر اُسے اپنے ہاتھ پر باندھے گا اور پھر کپڑے کے نیچے سے اپنا ہاتھ اندر داخل کرے گا اور اُس کے پیٹ پر ہاتھ پھیرے گا' تا کہ ساری گندگی نکل جائے۔

6080 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ: الْأُولَى بِمَاءٍ قَرَاحٍ، وَيُوَضِّئُهُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، وَالثَّانِيَةُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَالثَّالِثَةُ بِمَاءٍ قَرَاحٍ، وَيَتَتَبَّعُ مَسَاجِدَهُ بِالطِّيبِ

٭٭ میت کو غسل دینے کے بارے میں ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلی اُسے سادہ پانی سے غسل دیا جائے گا' پھر آدمی اُسے نماز کے وضو کی طرح وضو کروائے گا' دوسری مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ غسل دے گا' تیسری مرتبہ سادہ پانی کے ذریعہ غسل دے گا اور سجدہ کے اعضاء پر خوشبو لگا دے گا۔

6081 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: رَأَيْتُهُ يُغَسِّلُ مَيِّتًا فَأَلْقَى عَلَى فَرْجِهِ خِرْقَةً وَعَلَى وَجْهِهِ خِرْقَةً أُخْرَى، وَوَضَّأَهُ وُضُوءَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ بَدَأَ بِمَيَامِنِهِ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ: يَبْدَأُ بِمَيَامِنِهِ قَالَ: فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَضِّئَهُ نَزَعَ الَّتِي عَلَى وَجْهِهِ، فَأَمَّا الَّتِي عَلَى فَرْجِهِ فَلَا يُحَرِّكُهَا، وَلَكِنَّهُ يَضَعُ عَلَى يَدِهِ خِرْقَةً، ثُمَّ يُدْخِلُهَا تَحْتَ الْخِرْقَةِ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ أَيُّوبُ: وَإِذَا لَمْ يَجِدُوا سِدْرًا غَسَلُوهُ بِالْأُشْنَانِ إِذَا طَالَ مَرَضُهُ وَكَثُرَ

٭٭ معمر نے ایوب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُنہیں ایک میت کو غسل دیتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے میت کی شرمگاہ پر ایک کپڑا رکھ دیا اور اپنے چہرے پر دوسرا کپڑا ڈال دیا' اُنہوں نے میت کو نماز کے وضو کی طرح وضو کروایا' پھر میت کے دائیں اعضاء سے آغاز کیا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ یہ فرماتے ہیں: میت کے دائیں طرف کے اعضاء سے آغاز کیا

جائے گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی جب میت کو غسل کروانے لگے گا' تو اپنے چہرے پر موجود کپڑے کو اتار لے گا' جہاں تک میت کی شرمگاہ پر موجود کپڑے کا تعلق ہے تو آدمی اُسے حرکت نہیں دے گا' بلکہ اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پھر اُسے اُس کپڑے کے نیچے داخل کرے گا (جو میت کی شرمگاہ پر موجود ہے)۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر نے یہ بات نقل کی ہے: ایوب فرماتے ہیں: جب لوگوں کو بیری کے پتے نہیں ملیں گے تو وہ میت کو اُشنان کے ذریعہ غسل دے دیں گے' جبکہ میت کی بیماری زیادہ اور لمبی ہو چکی ہو۔

6082 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِی قِلَابَةَ قَالَ: اِذَا طَالَ ضَنَى الْمَيِّتِ غُسِّلَ بِالْاُشْنَانِ اِنْ شَاءُوْا

❊❊ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: جب میت کی بیماری طویل رہ چکی ہو' تو میت کو اگر لوگ چاہیں گے' تو اُشنان کے ذریعہ غسل دے دیں گے۔

6083 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصٌ فَنُودُوا اَنْ لَا تَنْزِعُوهُ

❊❊ منصور فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر قمیص موجود تھی' تو یہ آواز آئی: کہ تم اسے نہ اُتارو۔

6084 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ اَنْ يُغَسَّلَ الْمَيِّتُ وَمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ فَضَاءٌ حَتّٰى يَكُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ سِتْرٌ

❊❊ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ میت کو ایسی حالت میں غسل دیا جائے کہ اُس کے اور آسمان کے درمیان کوئی رکاوٹ نہ ہو' میت اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ ہونا چاہیے۔

6085 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُكْرَهُ غَسْلُهُ عُرْيَانًا؟ قَالَ: لِمَ يُغَسَّلُ عُرْيَانٌ؟ قُلْتُ: فَجُعِلَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ مِمَّنْ عَلَيْهِ لَا يُمَسُّ الثَّوْبُ وَيُغَسَّلُ مِنْ تَحْتِهِ قَالَ: حَسْبُهُ، وَقَدْ وُورِيَ حِينَئِذٍ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میت کو برہنہ کر کے غسل دینا مکروہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: برہنہ کر کے غسل کیوں دیا جائے؟ میں نے کہا: تو کیا اُس کے جسم پر موجود کپڑوں میں سے کسی کپڑے کو اُس پر رکھ دیا جائے گا اور پھر اُس کپڑے کو ہلائے بغیر اُس کے نیچے سے غسل دے دیا جائے گا۔ اُنہوں نے جواب دیا: یہ کافی ہے اور یہ چیز اُسے ڈھانپ لے گی۔

6086 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ آدَمُ رَجُلًا اَشْعَرَ طُوَالًا آدَمَ، كَاَنَّهُ نَخْلَةٌ سَحُوقٌ، وَاِنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْوَفَاةُ نَزَلَتِ الْمَلَائِكَةُ بِحَنُوطِهِ وَكَفَنِهِ مِنَ الْجَنَّةِ، فَلَمَّا مَاتَ غَسَّلُوهُ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ ثَلَاثًا، وَجَعَلُوا فِي الثَّالِثَةِ كَافُورًا، وَكَفَّنُوهُ فِي وِتْرٍ

ثِيَابٍ، وَحَفَرُوْا لَهُ لَحْدًا وَصَلَّوْا عَلَيْهِ، وَقَالُوْا: هَذِهِ سُنَّةُ وَلَدِ آدَمَ مِنْ بَعْدِهِ

٭٭ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت آدم علیہ السلام گندمی رنگت کے آدمی تھے' اُن کے بال زیادہ تھے اور قد بھی لمبا تھا' یوں جیسے وہ کھجور کا لمبا درخت ہوتے ہیں' جب اُن کی وفات کا وقت قریب آیا' تو فرشتے جنت سے اُن کو لگانے والی خوشبو اور اُن کا کفن لے کر نازل ہوئے' جب اُن کا انتقال ہوا' تو فرشتوں نے اُنہیں پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے تین مرتبہ غسل دیا اور تیسری مرتبہ اُس میں کافور شامل کرلیا' فرشتوں نے اُنہیں طاق تعداد میں کفن دیا اور اُن کے لیے لحد تیار کی اور اُن کی نمازِ جنازہ ادا کی''۔

علماء فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام کے بعد اُن کی اولاد میں یہی معمول ہے۔

6087 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: غُسِّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَمِيصٍ، وَنَزَلَ فِي حُفْرَتِهِ عَلِيٌّ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَصَالِحُ بْنُ سَعْدَانَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قمیص کے اندر ہی غسل دیا گیا' آپ کی قبر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صالح بن سعدان اُترے تھے۔

6088 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: نَزَلَتِ الْمَلَائِكَةُ حِيْنَ حَضَرَ آدَمَ الْوَفَاةُ، فَلَمَّا رَآهُمْ عَرَفَهُمْ، فَقَبَضُوهُ وَغَسَّلُوهُ وَكَفَّنُوهُ وَصَلَّوْا عَلَيْهِ وَدَفَنُوهُ وَبَنُوهُ يَنْظُرُوْنَ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: وَقَالَ مَعْمَرٌ: سَمِعْتُ غَيْرَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ: ثُمَّ قَالُوْا: هَذِهِ سُنَّةُ وَلَدِكَ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ فِي الْمَيِّتِ يُغَسَّلُ، قَالَ: يُوضَعُ خِرْقَةٌ عَلَى وَجْهِهِ، وَأُخْرَى عَلَى فَرْجِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَضِّئَهُ كَشَفَ الْخِرْقَةَ الَّتِي عَلَى وَجْهِهِ، فَيُوَضِّئُهُ بِالْمَاءِ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُغَسِّلُهُ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ مَرَّتَيْنِ مِنْ رَأْسِهِ إِلَى قَدَمِهِ، يَبْدَأُ بِمَيَامِنِهِ، وَلَا يَكْشِفُ الْخِرْقَةَ الَّتِي عَلَى فَرْجِهِ، وَلَكِنَّهُ يُلَفُّ عَلَى يَدِهِ خِرْقَةً إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْسِلَ فَرْجَهُ، فَيَغْسِلُ مَا تَحْتَ الْخِرْقَةِ الَّتِي عَلَى فَرْجِهِ بِمَاءٍ، وَإِذَا غَسَّلَهُ مَرَّتَيْنِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ، غَسَّلَهُ مَرَّةً ثَالِثَةً بِمَاءٍ فِيهِ كَافُوْرٌ، وَالْمَرْأَةُ كَذَلِكَ، فَإِذَا فَرَغَ الْغَاسِلُ اغْتَسَلَ بِالْمَاءِ شَيْءٌ مِنْ كَافُوْرٍ وَشَيْءٌ مِنْ سِدْرٍ هُشِمَ أَوْ وَرَقٍ، يَبْدَأُ بِلِحْيَةِ الْمَيِّتِ قَبْلَ رَأْسِهِ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوْبَ قَالَ: رَأَيْتُهُ غَسَّلَ مَيِّتًا فَجَفَّفَ رَأْسَهُ بِالْمِجْمَرِ

٭٭ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: جب حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کا قریب آیا تو فرشتے نازل ہوئے' جب حضرت آدم علیہ السلام نے اُنہیں دیکھا تو اُنہیں پہچان لیا' اُن فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی روح کو قبض کیا' اُنہیں غسل دیا' اُنہیں کفن دیا' اُن کی نمازِ جنازہ ادا کی' اُن کو دفن کیا' جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کے بچے یہ سب کچھ دیکھتے رہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ثابت کے علاوہ لوگوں کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: پھر اُن فرشتوں نے یہ کہا: یہ آپ کی اولاد کے لیے سنت ہے۔

ابن سیرین میت کو غسل دینے کے بارے میں فرماتے ہیں: ایک کپڑا اُس کے چہرے پر رکھا جائے گا اور دوسرا اُس کی شرمگاہ پر رکھا جائے گا' جب آدمی میت کو غسل کروانے کا ارادہ کرے گا تو اُس کے چہرے پر موجود کپڑے کو ہٹا دے گا پھر اُسے وضو کروائے گا جس طرح نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے' پھر وہ میت کے سر سے لے کر پاؤں تک اُسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ دھوئے گا' وہ دائیں طرف کے اعضاء سے آغاز کرتا ہے لیکن جب وہ اُس کی شرمگاہ کو دھونے کا ارادہ کرے گا تو اپنے ہاتھ پر ایک کپڑا لپیٹ کر اُس کپڑے کے نیچے سے دھودے گا' جو اُس کی شرمگاہ پر موجود ہے اور اُسے پانی کے ذریعہ دھوئے گا' جب آدمی اُسے دومرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ غسل دیدے گا' تو تیسری مرتبہ پانی کے ذریعہ غسل دے گا' جس میں کافور ملا ہوا ہوگا' خاتون کا حکم بھی اسی طرح ہے' جب غسل دینے والا فارغ ہوگا' تو وہ کافور والا کچھ پانی لے کر اور کچھ بیری کے پتے لے کر اُنہیں ملائے گا اور میت کے سر سے پہلے میت کی داڑھی پر لگائے گا۔

معمر' ایوب کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُنہیں ایک میت کو غسل دیتے ہوئے دیکھا تو اُنہوں نے میت کے سر کو انگیٹھی کے ذریعہ خشک کیا۔

بَابُ غُسْلِ النِّسَاءِ

باب: خواتین کو غسل دینا

6089 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: تُوُفِّيَتْ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا، اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ

6089-صحیح البخاری - کتاب الجنائز' باب غسل الميت ووضوئه بالماء والسدر - حدیث:1207' صحیح مسلم - کتاب الجنائز' باب فی غسل الميت - حدیث:1608' صحیح ابن حبان - کتاب الجنائز وما یتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل فی الغسل - ذکر الامر لمن جمر الميت ان يجمره وترا' حدیث:3086' موطا مالك - کتاب الجنائز' باب غسل الميت - حدیث:521' سنن ابی داود - کتاب الجنائز' باب کیف غسل الميت - حدیث:2750' سنن ابن ماجه - کتاب الجنائز' باب ما جاء فی غسل الميت - حدیث:1454' السنن للنسائی - کتاب الجنائز' غسل الميت بالماء والسدر - حدیث:1867' مصنف ابن ابی شيبة - کتاب الجنائز' ما قالوا فی الميت کم يغسل مرة وما يجعل فی الماء - حدیث:10715' السنن الکبری للنسائی - کتاب الجنائز' غسل الميت بالماء والسدر - حدیث:1987' السنن الکبری للبيهقی - کتاب الجنائز' جماع ابواب غسل الميت - باب ما يغسل به الميت وسنة التكرار فی غسله' حدیث:6245' مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصريين' حدیث ام عطية - حدیث:20289' مسند الحميدی - احاديث ام عطية الانصارية رضی الله عنها' حدیث:355' المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' من اسمه عبد الله - حدیث:4601' المعجم الكبير للطبرانی - باب الفاء' باب النون - محمد بن سيرين' حدیث:20999

رَأَيْتُنَّ، وَاغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، اجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي قَالَتْ: فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَةً فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ قَالَتْ: جَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ، وَأَرْسَلْنَاهُنَّ مِنْ خَلْفِهَا الْحَقْوُ إِزَارٌ غَلِيظٌ."

✱✱ سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی انتقال ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خواتین اسے تین یا پانچ مرتبہ' یا اگر مناسب سمجھو' تو اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا' تم اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ غسل دینا اور تم آخری مرتبہ میں کچھ کافور ملا لینا' جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔ سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب ہم فارغ ہوئیں' تو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہماری طرف بڑھائی اور فرمایا: یہ اس کے جسم پر لپیٹ دینا۔ سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے اُن صاحبزادی کی تین چوٹیاں بنائیں اور اُنہیں اُن کی پشت پر ڈال دیا۔

(راوی کہتے ہیں:) حقو' موٹے تہبند کے کپڑے کو کہتے ہیں۔

6090 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ: تُوُفِّيَتْ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ،

✱✱ سیدہ اُم عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا انتقال ہوا' اُس کے بعد حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

6091 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول ہے۔

6092 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمَرْأَةُ تُنْشَرُ رَأْسُهَا فَيُغْسَلُ مَعَهَا مَنْشُورًا مِنْ أَجْلِ الْغُسْلِ الَّذِي فِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عورت کے سر کے بال کھول دیے جاتے ہیں اور پھر اُس کے کھلے ہوئے بالوں کے ساتھ ہی اُسے غسل دیا جاتا ہے' اس کی وجہ وہ دھونا ہے جو اس پر لازم ہوتا ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

6093 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ سِيرِينَ يَقُولُ: كَانَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا أُمُّ عَطِيَّةَ مِنَ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَتِ الْبَصْرَةَ تُبَادِرُ ابْنًا لَهَا، فَلَمْ تُدْرِكْهُ، فَحَدَّثَتْنَا. ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِأَيُّوبَ: مَا قَوْلُهُ: أَشْعِرْنَهَا، أَتُؤَزَّرُ بِهِ؟ قَالَ: لَا أُرَاهُ إِلَّا قَالَ: الْفِفْنَهَا فِيهِ قَالَ: وَكَذَلِكَ كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَأْمُرُ الْمَرْأَةَ أَنْ تُشْعِرَ لِفَافَةً وَلَا تُؤَزَّرَ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ أَيُّوبُ: سَمِعْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيرِينَ تَقُولُ: حَدَّثَتْنَا أُمُّ عَطِيَّةَ أَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَأْسَ بِنْتِ

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ قُرُونٍ قَالَتْ: نَقَضْنَهُ فَغَسَلْنَهُ فَجَعَلْنَهُ ثَلَاثَ قُرُونٍ قَالَ: نَعَمْ، اَشْعَرْنَهَا فَوَضَعُوهُ مِمَّا يَلِي جَسَدَهَا

✵✵ ابن سیرین فرماتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون جن کا نام سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا تھا' یہ اُن خواتین میں سے ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کیا تھا' یہ خاتون بصرہ آئیں' یہ اپنے بیٹے کی تلاش میں آئی تھیں لیکن وہ اُنہیں نہیں مل سکا' تو اُس خاتون نے ہمیں یہ بات بتائی' اُس کے بعد راوی نے حسبِ سابق حدیث ذکر کی ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ایوب سے دریافت کیا: روایت کے یہ الفاظ ''اشعرنہا'' سے مراد کیا ہے؟ کیا اس سے مراد یہ ہے کہ اسے تہبند کے طور پر اوڑھا دو؟ اُنہوں نے جواب دیا: میری تو اس کے بارے میں یہ رائے ہے کہ اسے اُس کے جسم پر لپیٹ دو۔

ابن سیرین بھی اسی طرح کہتے تھے' وہ خاتون کے بارے میں یہ حکم دیتے تھے کہ لفافے کو اُس کے جسم پر لپیٹ دیا جائے' اُسے تہبند کے طور پر نہ پہنایا جائے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے کہ اُن خواتین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے سر کے بالوں کی تین چوٹیاں بنائی تھیں۔ وہ بیان کرتی ہیں: اُنہوں نے پہلے چوٹیاں کھولی تھیں' پھر اُنہیں دھویا تھا پھر اُن کی تین چوٹیاں بنائی تھیں۔ تو راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایسا ہی ہوا تھا اور پھر اُن خواتین نے وہ چادر اُن صاحبزادی کے جسم پر، (کسی اور کپڑے کے حائل کے بغیر) جسم کے ساتھ لپیٹی تھی۔

بَابُ عَصْرِ الْمَيِّتِ

باب: میت کے (پیٹ پر) دباؤ ڈالنا

6094 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اَلْتَمَسَ عَلِيٌّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُلْتَمَسُ مِنَ الْمَيِّتِ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا، فَقَالَ: بِاَبِي وَاُمِّي طَيِّبًا حَيًّا، وَطَيِّبًا مَيِّتًا

✵✵ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم سے وہ چیز تلاش کرنا چاہی' جو میت سے تلاش کی جاتی ہے' تو اُنہیں وہ چیز نہیں ملی' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ زندگی کے عالم میں بھی پاکیزہ تھے اور انتقال کے بعد بھی پاکیزہ ہیں۔

6095 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: يُغَسَّلُ الْمَيِّتُ ثَلَاثًا، فَاِنْ خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ بَعْدَ الثَّلَاثِ غَسَّلُوهُ خَمْسًا، فَاِنْ خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ غُسِّلَ سَبْعًا،

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میت کو تین مرتبہ غسل دیا جائے گا' اگر تین مرتبہ کے بعد بھی اُس کے جسم سے کوئی چیز

نکل آتی ہے تو تم اُسے پانچ مرتبہ غسل دو اگر پھر بھی اُس کے جسم سے کوئی چیز نکل آتی ہے تو اُسے سات مرتبہ غسل دیا جائے گا۔

6096 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ مِثْلَهُ. قَالَ هِشَامٌ: وَقَالَ الْحَسَنُ: يُغَسَّلُ ثَلَاثًا، فَإِنْ خَرَجَ شَيْءٌ غُسِلَ مَا خَرَجَ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى الثَّلَاثِ

✵✵ ابن سیرین کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے۔ ہشام نقل کرتے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: میت کو تین مرتبہ غسل دیا جائے گا' اگر اُس کے بعد کوئی چیز نکل آتی ہے' تو جو چیز نکلی ہے اُسے دھولیا جائے گا' تین مرتبہ سے زیادہ غسل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

بَابُ اَجْرِ الْغَاسِلِ

باب: غسل دینے والے کا اجر

6097 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا خَرَجَ مِنْ خَطِيئَتِهِ مِثْلَ يَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَبَلَغَنِي عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ زَادَ فِي قَوْلِهِ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا ثُمَّ لَمْ يُغْشِ عَلَيْهِ، كُلُّ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا خَرَجَ مِنْ خَطَايَاهُ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص میت کو غسل دیتا ہے وہ گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے جیسے اُس دن تھا جب اُس کی والدہ نے اُسے جنم دیا تھا"۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: امام شعبی کے حوالے سے بھی اس کی مانند روایت مجھ تک پہنچی ہے' البتہ اس میں اُنہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اور پھر اُس میں کوتاہی نہیں کرتا"۔

ہر مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہی الفاظ منقول ہے:

"جو شخص میت کو غسل دیتا ہے تو وہ گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اُس دن تھا' جب اُس کی والدہ نے اُسے جنم دیا تھا"۔

6098 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا وَاَدَّى فِيهِ الْاَمَانَةَ كَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

✵✵ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اور اس بارے میں امانت کو ادا کر دیتا ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اُس دن تھا جب اُس کی والدہ نے اُسے جنم دیا تھا۔

بَابُ مَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا

باب: جو شخص میت کو کفن دیتا ہے

6099 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ سَمِعَ يُوسُفَ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَاَسْلَمَ يَقُولُ: فِي التَّوْرَاةِ: مَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كَمَنْ كَفَلَ صَغِيرًا حَتّٰى صَارَ كَبِيرًا

✲✲ منصور بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے یوسف نامی اُس شخص کو سنا' جو پہلے یہودی تھے اور پھر مسلمان ہو گئے' وہ یہ فرماتے ہیں: تورات میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جو شخص میت کو کفن دیتا ہے تو یہ اسی طرح ہے' جیسے کوئی کمسن بچے کا کفیل بنے' یہاں تک کہ وہ بچہ بڑا ہو جائے۔

6100 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورِ ابْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ يُوسُفَ، رَجُلٍ كَانَ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ نَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ: مَثَلُ الَّذِي يُكَفِّنُ الْمَيِّتَ كَالَّذِي كَفَلَهُ صَغِيرًا حَتّٰى مَاتَ

✲✲ منصور بن صفیہ بیان کرتے ہیں: یوسف نامی ایک صاحب جو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہوتے تھے' وہ یہ بیان کرتے ہیں: ہم نے اللہ کی کتاب (تورات) میں یہ بات پائی ہے کہ جو شخص میت کو کفن دیتا ہے اُس کی مثال اسی طرح ہے جیسے اُس نے میت کی کمسنی میں کفالت کی' یہاں تک کہ میت کا انتقال ہو گیا (یعنی کمسنی سے لے کر اُس کے انتقال تک اُس کی کفالت کرتا رہا)۔

بَابُ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا اغْتَسَلَ اَوْ تَوَضَّاَ

باب: جو شخص میت کو غسل دیتا ہے کیا وہ غسل کرے گا' یا وضو کرے گا؟

6101 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَعَلٰى مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا غُسْلٌ؟ قَالَ: لَا، قَدْ اِذَنْ نَجَّسُوا صَاحِبَهُمْ، وَلٰكِنْ وُضُوءٌ

✲✲ عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا: جو شخص میت کو غسل دیتا ہے' کیا اُس پر غسل لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اس صورت میں تو تم اپنے ساتھی کو نجس قرار دے دو گے' ایسا شخص وضو کرے گا۔

6102 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ سُئِلَ هَلْ يَغْتَسِلُ مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ نَجِسًا فَاغْتَسِلُوا، وَاِلَّا فَاِنَّمَا يَكْفِي اَحَدَكُمُ الْوُضُوءُ

✲✲ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے سوال کیا گیا: جو شخص میت کو غسل دیتا ہے' کیا وہ غسل کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اگر تو میت نجس تھی تو تم غسل کر لو ورنہ تم میں سے کسی ایک شخص کے لیے وضو کر لینا کافی ہے۔

6103 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ الْمُزَنِيُّ قَالَ: غَسَّلَ اَبَاكَ اَرْبَعٌ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، فَمَا زَادُوا عَلٰى اَنِ احْتَجَزُوا عَلٰى ثِيَابِهِمْ، فَلَمَّا فَرَغُوا

تَوَضَّئُوا وَصَلَّوْا عَلَيْهِ قَالَ: وَسَمِعْتُ اَبَا الشَّعْثَاءِ يَقُولُ: اَلَا تَتَّقُونَ اللّٰهَ، تَغْتَسِلُونَ مِنْ مَوْتَاكُمْ، اَاَنْجَاسٌ هُمْ؟

٭٭ بکر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں: علقمہ مزنی نے مجھے یہ بات بتائی کہ تمہارے والد کو چار ایسے حضرات نے غسل دیا جنہیں بیعت رضوان کا شرف حاصل ہے' تو ان حضرات نے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کیا کہ اپنے کپڑے لپیٹ لیے' جب وہ اس سے فارغ ہوئے تو اُنہوں نے وضو کیا اور مرحوم کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابوشعثاء کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ کیا تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہو؟ کیا تم اپنے مرحومین کی وجہ سے غسل کرتے ہو؟ کیا وہ لوگ ناپاک ہیں؟

6104 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اِنْ كَانَ نَجِسًا فَاغْتَسِلُوْا

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر وہ (میت) نجس تھی' تو تم غسل کرلو۔

6105 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَعَائِشَةَ، كَانَا لَا يَرَيَانِ عَلٰى مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا غُسْلًا، وَقَالَا: اِنْ كَانَ صَاحِبُكُمْ نَجِسًا فَاغْتَسِلُوْا

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میت کو غسل دینے والے شخص پر غسل لازم ہونے کے قائل نہیں تھے' یہ دونوں یہ کہتے تھے: اگر تمہارا ساتھی نجس تھا' تو تم غسل کرلو۔

6106 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ: اَغْتَسِلُ مِنَ الْمَيِّتِ؟ قَالَ: اَمُؤْمِنٌ هُوَ؟ قُلْتُ: اَرْجُو قَالَ: فَتَمَسَّحْ مِنَ الْمُؤْمِنِ وَلَا تَغْتَسِلْ مِنْهُ

٭٭ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا میں میت کو غسل دینے کے بعد غسل کروں گا؟ اُنہوں نے دریافت کیا: کیا وہ مؤمن تھا؟ میں نے کہا: مجھے اُمید تو یہی ہے! اُنہوں نے فرمایا: تم مؤمن کو چھونے کی وجہ سے غسل نہ کرو۔

6107 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِذَا غَسَّلْتَ الْمَيِّتَ فَاَصَابَكَ مِنْهُ اَذًى فَاغْتَسِلْ، وَاِلَّا اِنَّمَا يَكْفِيكَ الْوُضُوْءُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم میت کو غسل دو اور اُس کی نجاست تمہیں لگ جائے تو تم غسل کرلو' ورنہ تمہارے لیے وضو کرلینا کافی ہے۔

6108 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ، وَبِهٖ نَاْخُذُ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اُسے غسل کرنا چاہیے۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6109 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

6110 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: اِسْحَاقُ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ وَبِهِ نَاْخُذُ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میت کو غسل دے' اُسے غسل کرنا چاہیے''۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6111 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ غَيْرِهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میت کو غسل دیتا ہے' اُسے غسل کرنا چاہیے''۔

6112 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ، وَمَنْ دَلَّاهُ فِي حُفْرَتِهِ فَلْيَتَوَضَّاْ

✵✵ سعید بن میتب فرماتے ہیں: جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اُسے غسل کرنا چاہیے اور جو شخص اُسے قبر میں اُتارتا ہے اُسے وضو کرنا چاہیے۔

6113 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: السُّنَّةُ اَنْ يَغْتَسِلَ الَّذِي يَغْسِلُ الْمَيِّتَ

✵✵ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: سنت یہ ہے کہ جو شخص میت کو غسل دیتا ہے وہ غسل کرے۔

6114 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، اَنَّ ابْنَ سِيرِينَ كَانَ اِذَا غَسَّلَ مَيِّتًا اغْتَسَلَ

6110-صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة' باب نواقض الوضوء - ذكر الامر بالوضوء من حمل الميت' حديث:1177' سنن ابي داود - كتاب الجنائز' باب في الغسل من غسل الميت - حديث:2765' سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب ما جاء في غسل الميت - حديث:1458' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الجنائز' من قال على غاسل الميت غسل - حديث:10963' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الجنائز' من قال على غاسل الميت غسل - حديث:10964' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة' جماع ابواب الغسل للجمعة والاعياد وغير ذلك - باب الغسل من غسل الميت' حديث:1331' مسند احمد بن حنبل ' مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث:7596' مسند الطيالسي - احاديث النساء ' ما اسند ابو هريرة - صالح مولى التوامة عن ابي هريرة' حديث:2421' مسند ابن الجعد - من حديث محمد بن عبد الرحمن بن ابي ذئب ' حديث:2320' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:993

✽✽ ایوب بیان کرتے ہیں: ابن سیرین جب کسی میت کو غسل دیتے تھے تو وہ خود غسل کرتے تھے۔

6115 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَنَّطَ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ وَحَمَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَلَمْ يَتَوَضَّأْ." وَبِهِ يَأْخُذُ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو خوشبو لگائی تھی' پھر انہوں نے اُن کی نمازِ جنازہ ادا کی' اُن کی میت کو کندھا دیا' پھر وہ مسجد میں داخل ہوئے اور نماز ادا کی اور ازسرِ نو وضو بھی نہیں کیا۔ (امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6116 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، حَنَّطَ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَلَمْ يَتَوَضَّأْ"

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو خوشبو لگائی' پھر انہوں نے اُن کی میت کو کندھا بھی دیا' پھر وہ مسجد میں داخل ہوئے اور نماز ادا کی اور ازسرِ نو وضو بھی نہیں کیا۔

بَابُ الْمَرْاَةِ تَغْسِلُ الرَّجُلَ

باب: عورت کا مرد کو (یعنی بیوی کا شوہر کو) غسل دینا

6117 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ امْرَاَةَ اَبِي بَكْرٍ، غَسَّلَتْهُ حِينَ تُوُفِّيَ "، اَوْصَى بِذَلِكَ

✽✽ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے انہیں اُن کے انتقال کے بعد غسل دیا تھا کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسی بات کی وصیت کی تھی۔

6118 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

6119 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ غَسَّلَتْهُ امْرَاَتُهُ اَسْمَاءُ، وَاَنَّ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ غَسَّلَتْهُ امْرَاَتُهُ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَنَقُولُ نَحْنُ: لَا يُغَسِّلُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ، لِاَنَّهَا لَوْ شَاءَ تَزَوَّجَ اُخْتَهَا حِينَ مَاتَتْ. وَنَقُولُ: تُغَسِّلُ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا، لِاَنَّهَا فِي عِدَّةٍ مِنْهُ

✽✽ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اُن کی اہلیہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے غسل دیا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو اُن کی اہلیہ اُم عبداللہ نے غسل دیا تھا۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم یہ کہتے ہیں: مرد بیوی کو غسل نہیں دے سکتا کیونکہ اگر مرد چاہے تو بیوی کے انتقال کے بعد اُس کی بہن سے شادی کر سکتا ہے اور ہم یہ کہتے ہیں کہ عورت' شوہر کو غسل دے سکتی ہے کیونکہ وہ شوہر کی عدت میں ہوتی ہے۔

6120 - اقوالِ تابعین: اَخبَرَنَا عَبدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّورِيِّ قَالَ: سَمِعتُ حَمَّادًا: اِذَا مَاتَتِ الْمَرْاَةُ مَعَ الْقَوْمِ فَالْمَرْاَةُ تُغَسِّلُ زَوْجَهَا، وَالرَّجُلُ امْرَاَتَهُ

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: میں نے حماد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب کچھ لوگوں کے ساتھ کسی عورت کا انتقال ہو جائے تو (اس نوعیت کی صورتِ حال میں) عورت شوہر کو غسل دے سکتی ہے اور شوہر عورت کو غسل دے سکتا ہے۔

6121 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ: الرَّجُلُ اَحَقُّ اَنْ يُغَسِّلَ امْرَاَتَهُ مِنْ اَخِيهَا

✵✵ ابوشعثاء بیان کرتے ہیں: عورت کے بھائی کے مقابلہ میں مرد اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ وہ اپنی بیوی کو غسل دے۔

6122 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَسْلَمَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَحَقُّ النَّاسِ بِغُسْلِ الْمَرْاَةِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهَا زَوْجُهَا

قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عُمَارَةُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ اُمِّ جَعْفَرٍ بِنْتِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَدَّتِهَا اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: اَوْصَتْ فَاطِمَةُ اِذَا مَاتَتْ اَنْ لَا يُغَسِّلَهَا اِلَّا اَنَا وَعَلِيٌّ قَالَتْ: فَغَسَّلْتُهَا اَنَا وَعَلِيٌّ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کو غسل دینے کا اور اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کا سب سے زیادہ حقدار اُس کا شوہر ہے۔

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ وصیت کی تھی کہ جب اُن کا انتقال ہو جائے تو میرے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کوئی اُنہیں غسل نہ دے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُنہیں غسل دیا تھا۔

6123 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَاَةَ اَبِي بَكْرٍ غَسَّلَتْهُ حِينَ تُوُفِّيَ، ثُمَّ خَرَجَتْ فَسَاَلَتْ مَنْ بِحَضْرَتِهَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ: اِنِّي صَائِمَةٌ، وَاِنَّ هٰذَا لَيَوْمٌ شَدِيدُ الْبَرْدِ، فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ غُسْلٍ؟ قَالَ: لَا

✵✵ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا' جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں' اُنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے انتقال پر اُنہیں غسل دیا تھا' پھر اُنہوں نے وہاں موجود مہاجرین سے سوال کیا اور یہ کہا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور آج سردی بہت زیادہ ہے تو کیا مجھ پر غسل لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

6124 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، وَعَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اَمَرَ اَبُو بَكْرٍ امْرَاَتَهُ اَسْمَاءَ اَنْ تُغَسِّلَهُ وَكَانَتْ صَائِمَةً فَعَزَمَ عَلَيْهَا لِتُفْطِرَ فَدَعَتْ بِمَاءٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَشَرِبَتْ وَقَالَتْ: لَا اُتْبِعُهُ الْيَوْمَ اِثْمًا فِي قَبْرِهِ

٭٭ ابوبکر بن حفص بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ ہی اُنہیں غسل دیں' اُس دن سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے روزہ رکھا ہوا تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں ہدایت کی کہ روزہ ختم کر دیں' پھر سورج غروب سے کچھ پہلے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے پانی منگوایا اور اُسے پی لیا۔ اُنہوں نے جواب دیا: آج میں ان کی قبر میں ان کے پیچھے گناہ کو نہیں بھیجوں گی۔

6125 - اقوالِ تابعین: **اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا مَاتَتِ الْمَرْاَةُ وَلَمْ يَجِدُوا امْرَاَةً تُغَسِّلُهَا غَسَّلَهَا زَوْجُهَا اَوِ ابْنُهَا، وَاِنْ وَجَدُوا يَهُودِيَّةً اَوْ نَصْرَانِيَّةً غَسَّلَتْهَا**

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب عورت انتقال کر جائے اور اُسے غسل دینے کے لیے کوئی اور عورت نہ ملے تو اُس کا شوہر یا اُس کا بیٹا اُس عورت کو غسل دیدیں گے' اگر کوئی یہودی یا عیسائی عورت مل جاتی ہے تو وہ عیسائی یا یہودی عورت اُسے غسل دے دے گی۔

6126 - آثارِ صحابہ: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، اَنَّ فَاطِمَةَ لَمَّا حَضَرَتْهَا الْوَفَاةُ اَمَرَتْ عَلِيًّا فَوَضَعَ لَهَا غُسْلًا فَاغْتَسَلَتْ وَتَطَهَّرَتْ وَدَعَتْ ثِيَابَ اَكْفَانِهَا فَاُتِيَتْ بِثِيَابٍ غِلَاظٍ فَلَبِسَتْهَا وَمَسَّتْ مِنَ الْحَنُوطِ ثُمَّ اَمَرَتْ عَلِيًّا اَنْ لَا تُكْشَفَ اِذَا قُضِتْ، وَاَنْ تُدْرَجَ كَمَا هِيَ فِي ثِيَابِهَا " قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ عَلِمْتَ اَحَدًا فَعَلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ، وَكَتَبَ فِي اَطْرَافِ اَكْفَانِهِ: شَهِدَ كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ**

٭٭ عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابوطالب بیان کرتے ہیں: جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا آخری وقت قریب آیا تو اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ اُن کے لیے غسل کا پانی رکھیں! پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے غسل کیا' طہارت حاصل کی' اُنہوں نے اپنے کفن کے کپڑے منگوائے' وہ لائے گئے جو موٹے کپڑے کے بنے ہوئے تھے' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اُنہیں پہن لیا' پھر اُنہوں نے خوشبو لگائی' پھر اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ جب اُن کا انتقال ہو جائے تو اُن سے کپڑا نہ ہٹایا جائے اور وہ جن کپڑوں میں ہیں اُنہی کپڑوں میں اُنہیں کفن میں رکھ دیا جائے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: کیا آپ کو کسی اور ایسے شخص کے بارے میں علم ہے جس نے ایسا کیا ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کثیر بن عباس نے ایسا کیا تھا' اُنہوں نے اپنے کفن کے کناروں پر یہ لکھا تھا: کثیر بن عباس اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَمُوتُ بِاَرْضِ فَلَاةٍ

باب: جو شخص کسی بے آب و گیاہ جگہ پر انتقال کر جائے

6127 - اقوالِ تابعین: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ حَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَمُوتُ بِاَرْضِ فَلَاةٍ قَالَ:**

يُيَمَّمُ وَيُمْسَحُ وَجْهُهُ بِالصَّعِيدِ. قَالَهُ مَعْمَرٌ، قَالَهُ حَمَّادٌ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی بے آب و گیاہ جگہ پر انتقال کر جاتا ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا: اُسے تیمم کروایا جائے گا اور اُس کے چہرے پر مٹی (والا ہاتھ) پھیر دیا جائے گا۔

معمر نے یہ بات بیان کی ہے اور حماد نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَمُوتُ مَعَ النِّسَاءِ، وَالنِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ

باب: جو شخص خواتین کے ساتھ ہو اور انتقال کر جائے' یا خواتین' مردوں کے ساتھ ہوں اور (انتقال کر جائیں)

6128 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ جَارِيَةً لِصَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ مَرِضَتْ مَعَهُمْ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ لَهَا نَافِعٌ: مَرِضَتْ وَلِيدَتُكِ مَعَنَا، فَقَالَتْ صَفِيَّةُ: اَرَاَيْتَ لَوْ مَاتَتْ كَيْفَ اِذًا صَنَعْتُمْ بِهَا؟ قُلْتُ: لَا اَدْرِي قَالَتْ: تُدْفَنُ كَمَا هِيَ.

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: سیدہ صفیہ بنت ابو عبید کی ایک کنیز بیمار ہوگئی جو اُن لوگوں کے ساتھ سفر کر رہی تھی' تو نافع نے اُن سے کہا: آپ کی کنیز جو ہمارے ساتھ تھی' بیمار ہوگئی ہے۔ تو سیدہ صفیہ نے کہا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر اس کا انتقال ہوگیا تو تم اس کے ساتھ کیا کرو گے؟ میں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! اُنہوں نے جواب دیا: جس طرح یہ ہے اُسی طرح دفن کر دینا۔

6129 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ قَالَ: تُدْفَنُ كَمَا هِيَ،

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: ایسی عورت کو اُسی حالت میں دفن کر دیا جائے گا۔

6130 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تُدْفَنُ كَمَا هِيَ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: اُس عورت کو اسی حالت میں دفن کر دیا جائے گا۔

6131 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: تُغَسَّلُ وَعَلَيْهَا الثِّيَابُ

✵✵ زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: اُس کے جسم پر موجود کپڑوں سمیت اُسے غسل دے دیا جائے گا۔

6132 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مَعَ النِّسَاءِ لَيْسَ فِيهِنَّ رَجُلٌ، فَاِنَّهُ يُيَمَّمُ. وَبِهِ نَاْخُذُ

✵✵ حماد فرماتے ہیں: جب کسی مرد کا انتقال ہو جائے جو خواتین کے ساتھ ہو' اور اُن خواتین کے ساتھ کوئی اور مرد نہ ہو تو اُس مرد کو تیمم کروایا جائے گا۔ (امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6133 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ سُفْيَانُ: وَبَلَغَنِي عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَ قَوْلِ حَمَّادٍ يُيَمَّمُ،

✵✵ ابراہیم نخعی کے حوالے سے بھی حماد کے قول کی مانند قول منقول ہے کہ ایسے مرد کو تیمم کروادیا جائے گا۔

6134 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ قَوْلِ حَمَّادٍ: يُيَمَّمُ. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُيَمَّمُ

✵✵ ایک اور سند کے ساتھ ابراہیم نخعی کے حوالے سے حماد کے قول کی مانند قول منقول ہے کہ ایسے شخص کو تیمم کروادیا جائے گا۔ایک اور سند کے ساتھ ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ ایسے شخص کو تیمم کروادیا جائے گا۔

6135 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مَعَ النِّسَاءِ، وَالْمَرْاَةُ مَعَ الرِّجَالِ، فَاِنَّهُمَا يُيَمَّمَانِ وَيُدْفَنَانِ، وَهُمَا بِمَنْزِلَةِ مَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ، وَبِهِ نَاْخُذُ

✵✵ مکحول روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی مرد خواتین کے ساتھ ہو اور انتقال کر جائے یا عورت مردوں کے ساتھ ہو اور انتقال کر جائے تو ان دونوں کو تیمم کروا کے دفن کردیا جائے گا اور ان کی مثال اُس طرح ہوگی جس طرح کوئی ایسا شخص ہوتا ہے جسے پانی نہیں ملتا''۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابُ الْمَرْاَةِ وَلَيْسَ مَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

باب: جب کوئی عورت ہو جس کے ساتھ کوئی محرم عزیز موجود نہ ہو

6136 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِذَا غَيَّبَنِیْ اَبُو عَمْرٍو وَدَلَّانِیْ فِیْ حُفْرَتِیْ فَهُوَ حُرٌّ

✵✵ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب ابوعمرو مجھے غیر موجود پائے (یعنی میرا انتقال ہو جائے) اور مجھے قبر میں اُتار دے تو وہ آزاد شمار ہوگا (یعنی اُنہوں نے اپنے غلام کے بارے میں یہ بات کہی تھی)۔

6137 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ قَالَ: لِيَدْخُلِ الْقَبْرَ رَجُلَانِ لَمْ يُقَارِفَا الْبَارِحَةَ، اَیْ لَمْ يَغْشَيَا النِّسَاءَ قَالَ: " فَدَخَلَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَلَمَّا خَرَجَا مِنَ الْقَبْرِ قَالَ: الْحَقِیْ بِسَلَفِنَا عُثْمَانَ قَالَ: زَعَمُوْا اَنَّهَا امْرَاَةُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی قبر میں دو ایسے آدمی داخل ہوں گے جنہوں نے گزشتہ رات اپنی بیویوں کے ساتھ صحبت نہ کی ہو۔

راوی کہتے ہیں: تو دو آدمی قبر میں اُترے جن میں سے ایک حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ تھے جب یہ دو حضرات قبر سے باہر آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس صاحبزادی کی میت سے) فرمایا: تم ہمارے پہلے فوت ہونے والے (عزیز) عثمان (بن مظعون) سے جا ملو۔

راوی بیان کرتے ہیں: علماء نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ صاحبزادی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔

بَابُ الْحِنَاطِ

باب: خوشبو لگانا

6138 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، اَنَّ ابْنَ سِيرِيْنَ، كَانَ يُطَيِّبُ الْمَيِّتَ بِالسُّكِّ فِيهِ الْمِسْكُ

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میت کو سُک (نامی خوشبو) میں مشک ملا کے خوشبو لگائی جائے گی۔

6139 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، وَخَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ فَقَالَ: اَوَلَيْسَ مِنْ اَطْيَبِ طِيبِكُمْ؟

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے میت کو مشک لگانے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا یہ تمہاری سب سے پاکیزہ خوشبو نہیں؟

6140 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُطَيِّبُ الْمَيِّتَ بِالْمِسْكِ، يَذُرُّ عَلَيْهِ ذَرُورًا

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میت کو مشک کی خوشبو لگایا کرتے تھے وہ اُس پر چھڑکا کرتے تھے۔

6141 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَتَتَبَّعُ مَغَابِنَ الْمَيِّتِ وَمَرَافِقَهُ بِالْمِسْكِ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میت کی بغلوں پر اور کہنیوں پر مشک لگایا کرتے تھے۔

6142 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ سَلْمَانُ اَصَابَ مِسْكًا مِنْ بَلَنْجَرَ، فَاَعْطَاهُ امْرَاَتَهُ تَرْفَعُهُ، فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لَهَا: اَيْنَ الَّذِي كُنْتُ اسْتَوْدَعْتُكِ؟ قَالَتْ: هُوَ هٰذَا، فَاَتَتْهُ بِهِ قَالَ: رُشِّيهِ حَوْلِي؛ فَاِنَّهُ يَاْتِينِي خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ لَا يَاْكُلُونَ الطَّعَامَ وَلَا يَشْرَبُونَ الشَّرَابَ يَجِدُونَ الرِّيحَ

✽✽ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو "بلنجر" کے مقام پر مشک ملی تو اُنہوں نے وہ اپنی اہلیہ کو دے دی جسے اُس نے سنبھال کر رکھ لی جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا تو اُنہوں نے اپنی اہلیہ سے کہا: وہ چیز

کہاں ہے جو میں نے تمہارے پاس رکھوائی تھی۔ اُس خاتون نے جواب دیا: وہ یہ ہے! وہ خاتون اُسے لے آئی۔ تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے میرے اردگرد چھڑک دو کیونکہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی ایسی مخلوق آئے گی جو کھانا نہیں کھاتے ہیں اور پانی نہیں پیتے ہیں' اُنہیں یہاں بدبو محسوس ہوگی۔

6143 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُكْرَهُ الْمِسْكُ حَنُوطًا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: فَالْعَنْبَرُ؟ قَالَ: لَا، اِنَّمَا الْعَنْبَرُ وَالْمِسْكُ قَطْرَةُ دَابَّةٍ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا مشک کو خوشبو کے طور پر لگانا مکروہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: عنبر کو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! عنبر اور مشک جانوروں کے جسم کا حصہ ہوتے ہیں۔

6144 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَالْخَلُوقُ لِلْمَيِّتِ؟ قَالَ: ذٰلِكَ صُفْرَةٌ، وَقَدْ كَانَتِ الصُّفْرَةُ تُكْرَهُ

✲✲ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے یہ بات دریافت کی: میت کو خلوق (مخصوص قسم کی خوشبو) لگانے کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ زردی ہے اور زرد رنگ لگانا مکروہ ہے۔

6145 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ اَبِى الْخُوَارِ، اَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ، يُخْبِرُ عَنْ رَجُلٍ، اَخْبَرَهُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، اَنَّ عَمَّارًا قَالَ: تَخَلَّقْتُ بِخَلُوقٍ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَرَنِىْ فَقَالَ: اذْهَبْ يَا ابْنَ اُمِّ عَمَّارٍ فَاغْسِلْهُ عَنْكَ قَالَ: فَرَجَعْتُ فَغَسَلْتُهُ عَنِّى، ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَيْهِ فَانْتَهَرَنِىْ اَيْضًا، وَاَمَرَنِىْ اَنْ اَرْجِعَ فَاَغْتَسِلَ فَفَعَلْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَيْهِ فَانْتَهَرَنِىْ وَاَمَرَنِىْ اَنْ اَرْجِعَ فَاَغْتَسِلَ ثَلَاثًا "

✲✲ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے خلوق (زرد رنگ کی خوشبو) لگائی' پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا: اے عمار کی والدہ کے صاحبزادے! تم جاؤ اور اسے اپنے جسم سے دھولو۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں واپس آیا' میں نے اُسے اپنے جسم سے دھولیا' پھر میں واپس نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے مجھے پھر ڈانٹا اور مجھے یہ ہدایت کی کہ میں واپس جا کر اُسے دھولوں۔ میں نے پھر ایسا ہی کیا' میں پھر آپ کے پاس آیا تو آپ نے پھر مجھے ڈانٹا اور مجھے یہ ہدایت کی کہ میں واپس جاؤں۔ تو میں نے اُسے تین مرتبہ دھویا۔

6146 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَىُّ الْحِنَاطِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: الْكَافُورُ قَالَ: قُلْتُ: فَاَيْنَ يُجْعَلُ مِنْهُ؟ قَالَ: فِىْ مَرَاقِهِ، قُلْتُ لَهُ: فِىْ اِبِطِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَفِىْ مَرْجِعِ رِجْلَيْهِ، وَفِىْ رُفْغَيْهِ وَمَرَاقِهِ وَمَا هُنَالِكَ، وَفِىْ فِيهِ وَاَنْفِهِ وَعَيْنَيْهِ وَاُذُنِهِ، قُلْنَا: اَيَابِسٌ يُجْعَلُ الْكَافُورُ اَوْ يُبَلُّ بِمَاءٍ؟ قَالَ: بَلْ يَابِسًا

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کے نزدیک میت کو لگانے والی کون سی خوشبو زیادہ

پسندیدہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: کافور۔ میں نے دریافت کیا: یہ کہاں سے حاصل کی جاتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس کے مراق سے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: اُس کی بغل سے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُس کے ٹانگوں کے لوٹنے کی جگہ پر اُس کی شرمگاہ کی آس پاس کی جگہ پر اور یہاں اُس کے منہ میں اُس کے ناک میں اُس کی آنکھوں میں اُس کے کانوں میں۔ ہم نے دریافت کیا: کیا خشک چیز کو بھی کافور بنالیا جاتا ہے یا پانی کے ساتھ تر کیا جاتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: خشک کو ہی بنالیا جاتا ہے۔

6147 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَتَتَبَّعُ مَسَاجِدَهُ بِالطِّيبِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میت کے سجدہ کے مقامات پر خوشبو لگائی جائے گی۔

6148 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: بَلَغَنِي، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الزَّعْفَرَانَ أَنْ يُجْعَلَ فِي شَيْءٍ مِنْ طِيبِ الْمَيِّتِ "

٭٭ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ میت کو لگائی جانے والی خوشبو میں زعفران ملایا جائے۔

6149 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: إِذَا غَسَّلْتُمُوهُ فَلَا تُهَيِّجُوهُ حَتَّى تَأْتُونِي بِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ أُتِيَ بِهِ، فَدَعَا بِكَافُورٍ فَوَضَّأَهُ بِهِ وَجَعَلَ عَلَى وَجْهِهِ، وَفِي يَدَيْهِ وَرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَدْرِجُوهُ

٭٭ حکیم بن جابر بیان کرتے ہیں: جب اشعث بن قیس کا انتقال ہوا تو حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم لوگ اسے غسل دو تو اُس وقت تک آگے کام نہ کرنا جب تک مجھے بلوا نہیں لیتے، جب اُن کے غسل سے فارغ ہو گئے تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو بلوایا گیا، اُنہوں نے کافور منگوایا اور اُسے اُن کے چہرے پر دونوں ہاتھوں پر سر پر اور پاؤں لگایا اور پھر فرمایا: اسے کفن میں لپیٹ دو۔

6150 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، أَنَّهُ رَأَى أَيُّوبَ يَذُرُّ عَلَى الْمَيِّتِ وَلِحْيَتِهِ وَصَدْرِهِ ذَرِيرَةً "

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ایوب کو دیکھا کہ اُنہوں نے میت پر اُس کی داڑھی پر اور اُس کے سینہ پر زریرہ (نامی کی خوشبو) لگائی۔

بَابُ الْمَيِّتِ لَا يُتْبَعُ بِالْمِجْمَرَةِ

باب: میت کے ساتھ آگ نہیں لے جائی جائے گی

6151 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: النَّارُ يُتْبَعُ بِهَا الْمَيِّتُ، يَعْنِي الْمِجْمَرَةَ قَالَ: لَا خَيْرَ فِي ذَلِكَ قَالَ: إِجْمَارُ ثِيَابِهِ قَالَ: حَسَنٌ لَيْسَ بِذَلِكَ بَأْسٌ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میت کے ساتھ آگ لے کر جائی جائے گی یعنی انگیٹھی لے جائی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں بھلائی نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: اُس کے کپڑوں کو دھونی دینے کے لیے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ اچھا ہے! اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

6152 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَوِ ابْنِ جُرَيْجٍ - الشَّكُّ مِنْ اَبِيْ سَعِيدٍ - عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ اَنَّهَا قَالَتْ لِاَهْلِهَا: اَجْمِرُوا ثِيَابِي اِذَا اَنَا مِتُّ، ثُمَّ كَفِّنُونِي، ثُمَّ حَنِّطُونِي، وَلَا تَذُرُّوا عَلٰى كَفَنِي حِنَاطًا

❊❊ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے اپنے اہلِ خانہ سے فرمایا: جب میں مر جاؤں تو تم میرے کپڑوں کو دھونی دے دینا' پھر مجھے کفن دینا' پھر مجھے خوشبو لگانا اور تم میرے کفن کے اوپر حنوط (نام کی خوشبو) نہ لگانا۔

6153 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ: اَوْصَى ابْنُ الْمُسَيِّبِ اَهْلَهُ اَنْ لَا يَتْبَعُوهُ بِمِجْمَرٍ

❊❊ ابن حرملہ بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب نے اپنے اہلِ خانہ کو یہ وصیت کی تھی کہ وہ اُن کے ساتھ انگیٹھی نہ لے کے جائیں۔

6154 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ: اَوْصَى اَبُو هُرَيْرَةَ اَهْلَهُ اَنْ لَا يَضْرِبُوا عَلٰى قَبْرِهِ فُسْطَاطًا، وَلَا يَتْبَعُوهُ بِمِجْمَرٍ، وَاَنْ يُسْرِعُوا بِهِ

❊❊ سعید مقبری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اہلِ خانہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ اُن کی قبر پر خیمہ نہ لگایا جائے اور اُن کے ساتھ انگیٹھی نہ لے جائی جائے اور اُنہیں جلدی لے جایا جائے۔

6155 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ نَهٰى اَنْ يُتْبَعَ بِنَارٍ بَعْدَ مَوْتِهِ "

❊❊ سعید بن ابوسعید بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع کیا تھا کہ اُن کے انتقال کے بعد اُن کے ساتھ آگ لے جائی جائے۔

6156 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: لَا اَعْلَمُ اَيُّوبَ اِلَّا كَانَ يُجَفِّفُ رَاْسَ الْمَيِّتِ بِمِجْمَرٍ

❊❊ معمر بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق ایوب میت کے سر کو انگیٹھی کے ذریعہ خشک کرتے تھے۔

6157 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: غُسْلُ الْمَيِّتِ وِتْرٌ، وَتَجْمِيرُهُ وِتْرٌ، وَثِيَابُهُ وِتْرٌ. وَكَانُوا يَقُولُونَ: لَا تَكُوْنُ آخِرَ زَادِهِ نَارٌ تَتْبَعُهُ اِلٰى قَبْرِهِ، وَيَدْخُلُ الْقَبْرَ كَمْ شَاءَ، وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ تُسْبَقَ الْجَنَازَةُ، وَاَنْ يَتَقَدَّمَ الرَّاكِبُ اَمَامَ الْجَنَازَةِ، يَعْنِي يَقُولُ: نَارُ الْمِجْمَرَةِ

✵ ✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میت کو غسل طاق تعداد میں دیا جائے گا اور اُس کو دھونی طاق تعداد میں دی جائے گی' اُسے کپڑے طاق تعداد میں دیئے جائیں گے' لوگ یہ کہتے ہیں کہ میت کے ساتھ آخری سامان آگ نہیں ہونا چاہیے جو اُس کے ساتھ اُس کی قبر تک جائے۔ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ جنازہ کے آگے چلا جائے یا کوئی سوار شخص جنازہ کے آگے چلے' اُن کی مراد انگیٹھی کی آگ تھی۔

6158 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، وَمُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: تُجَمَّرُ الثِّيَابُ قَبْلَ اَنْ تُلْبِسَهَا اِيَّاهُ. وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: لَا تُجَمِّرُوا جَسَدَهُ، وَلَا تَحْتَ نَعْشِهِ، وَلَا يُدْنَى مِنْهُ شَيْءٌ مِنَ الْمَجْمَرِ اِلَّا اَنْ تُجَمَّرَ ثِيَابُهُ قَبْلَ اَنْ تُلْبِسَهُ

✵ ✵ ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: میت کو کپڑے پہنائے جانے سے پہلے اُنہیں دھونی دی جاسکتی ہے۔

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تم لوگ میت کے جسم کو دھونی نہ دیں اور اُس کی چارپائی کے نیچے دھونی نہ دو اور دھونی میں سے کوئی چیز اُس کے جسم کے قریب نہ کرو' البتہ اُسے کفن پہنانے سے پہلے اُس کے کپڑوں کو دھونی دے دو۔

6159 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَهُوَ يَتْبَعُ جِنَازَةً مَعَهَا مِجْمَرٌ يُتْبَعُ بِهَا، فَرَمٰى بِهَا فَكَسَرَهَا وَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَا تَشَبَّهُوا بِاَهْلِ الْكِتَابِ

✵ ✵ عبدالاعلیٰ بیان کرتے ہیں: میں سعید بن جبیر کے ساتھ تھا' وہ ایک جنازہ کے ساتھ جارہے تھے' جس کے ساتھ انگیٹھی بھی تھی' وہ انگیٹھی اُس کے ساتھ لے جائی جارہی تھی' تو سعید بن جبیر نے اُسے پھینک کر اُسے توڑ دیا' اور یہ بتایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم لوگ اہلِ کتاب کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔

6160 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى قَالَ: اِذَا اُجْمِرَ الْمُتَوَفّٰى فَلْيُبْدَاْ بِرَاْسِهِ حَتّٰى تَبْلُغَ رِجْلَيْهِ، وَتُجَمِّرُ وِتْرًا، نُبِّئْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِذٰلِكَ

✵ ✵ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: جب میت کو دھونی دی جائے تو پہلے اُس کے سر کو دی جائے یہاں تک کہ اُس کے پاؤں تک پہنچا جائے اور اُسے طاق تعداد میں دھونی دی جائے' مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے۔

6161 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو حَيَّةَ الثَّقَفِيُّ قَالَ: اَوْصٰى مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ عِنْدَ مَوْتِهِ اَنْ لَا يَقْرَبَ قَبَسًا، يَعْنِي مِجْمَرَةً، وَلَا يُغَسَّلَ بِحَمِيمٍ، وَيُصَلّٰى عَلَيْهِ عِنْدَ قَبْرِهِ

✵ ✵ ابوحیہ ثقفی بیان کرتے ہیں: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت یہ وصیت کی تھی کہ دھونی کو (یا آگ کی انگیٹھی کو) اُن کے قریب نہ کیا جائے اور اُنہیں گرم پانی سے غسل نہ دیا جائے اور اُن کی قبر کے قریب اُن کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے۔

6162 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ مَعَ امْرَأَةٍ مِجْمَرَةً عِنْدَ جَنَازَةٍ حِينَ أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا، فَصَاحَ حَتَّى تَوَارَتْ فِي آجَامِ الْمَدِينَةِ "

✷✷ حنش بن معتمر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک خاتون کے ساتھ انگیٹھی دیکھی جو ایک جنازہ کے پاس تھی، یہ اُس وقت کی بات ہے جب آپ اُس خاتون کی نمازِ جنازہ ادا کرنے لگے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز دی یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ کی عمارتوں کے پیچھے چھپ گئی۔

بَابُ الْكَفَنِ

باب: کفن کا بیان

6163 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: " كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ: أَحَدُهَا حِبَرَةٌ." قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَهَذَا الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ، وَبِهِ نَأْخُذُ

✷✷ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا جن میں ایک حبرہ (منقش چادر) تھی۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: اس پر اتفاق پایا جاتا ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں (یعنی میت کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے گا)۔

6164 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ مِثْلَهُ

✷✷ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

6165 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَيْطَتَيْنِ وَبُرْدٍ أَحْمَرَ

✷✷ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو (ایک پاٹ کی) دو چادروں اور ایک سرخ چادر میں کفن دیا گیا تھا۔

6166 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بُرْدَيْنِ أَبْيَضَيْنِ، وَبُرْدٍ أَحْمَرَ

✷✷ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو دو سفید چادروں اور ایک سرخ چادر میں کفن دیا گیا تھا۔

6167 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبَيْنِ صُحَارِيَّيْنِ وَثَوْبِ حِبَرَةٍ

٭٭ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو صحاری کپڑوں اور ایک منقش چادر میں کفن دیا گیا تھا۔

6168 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ يَمَانِيَةٍ وَقَمِيصٍ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یمانی حلّہ اور ایک قمیص میں کفن دیا گیا تھا۔

6169 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ يَقُولُ: " بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ، قِيلَ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: قَدِ اخْتَلَفُوا فِيهِنَّ، مِنْهُنَّ قَمِيصٌ، قُلْتُ: عِمَامَةٌ؟ " قَالَ: لَا، ثَوْبَانِ سِوَى الْقَمِيصِ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَهُوَ الْقَمِيصُ الَّذِي غُسِّلَ فِيهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔ اُن سے دریافت کیا: وہ کپڑے کون سے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس بارے میں راویوں نے اختلاف کیا ہے' بعض حضرات نے قمیص کا ذکر کیا ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا اُس میں عمامہ بھی تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! قمیص کے علاوہ دو کپڑے تھے۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: یہ وہ قمیص تھی جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا گیا تھا۔

6170 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ وَقَمِيصٍ، وَلُحِدَ لَهُ، وَقَالَهُ مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک حلّہ اور ایک قمیص میں کفن دیا گیا تھا' آپ کے لیے لحد تیار کی گئی تھی۔

معمر نے بھی یہ بات حسن بصری کے حوالے سے نقل کی ہے۔

6171 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سَحُولِيَّةٍ بِيضٍ، يَعْنِي مِنْ ثِيَابِ السَّحُولِيِّ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید سحولی کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ وہ سوت کے کپڑے تھے۔

6172 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سَحُولٍ كُرْسُفٍ بِيضٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید سوتی سحولی کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا' اس کفن

میں کوئی قمیص یا عمامہ نہیں تھا۔

6173 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: لُفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبِ حِبَرَةٍ جُفِّفَ فِيهِ، ثُمَّ نُزِعَ وَجُعِلَ مَكَانَهُ السَّحُولُ، وَكَانَ الثَّوْبُ الْحِبَرَةُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: لَا اَلْبَسُ ثَوْبًا نَزَعَهُ اللّٰهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَدًا

✽✽ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو حبرہ (یعنی چادر) میں لپیٹا گیا' اس کے ذریعہ آپ کے جسم کو خشک کیا گیا' پھر اُس چادر کو اُتار لیا گیا اور اُس کی جگہ سحولی کپڑا رکھ دیا گیا' وہ یمنی چادر حضرت عبداللہ بن ابوبکر کی تھی' اُنہوں نے فرمایا: میں ایسا کپڑا کبھی نہیں پہنوں گا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے جسم سے اُتروا دیا تھا۔

6174 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُجِّيَ فِي ثَوْبِ حِبَرَةٍ

✽✽ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کو منقش چادر میں ڈھانپ دیا گیا۔

6175 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ، وَصُلِّيَ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ وَدُفِنَ لَيْلًا"

✽✽ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا اور مسجد میں اُن کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور اُنہیں رات میں ہی دفن کر دیا گیا۔

6176 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَاَلَ اَبُو بَكْرٍ عَائِشَةَ فِي كَمْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ قَالَ: وَاَنَا كَفِّنُونِي فِي ثَلَاثَةٍ: ثَوْبِي هٰذَا، وَبِهٖ

6172-صحيح البخاري - كتاب الجنائز' باب الكفن بغير قميص - حديث 1224' صحيح مسلم - كتاب الجنائز' باب في كفن الميت - حديث 1614' صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل في التكفين - ذكر الخبر المدحض قول من زعم ان تكفين الميت في القميص' حديث 3092' موطا مالك - كتاب الجنائز' باب ما جاء في كفن الميت - حديث 523' سنن ابي داود - كتاب الجنائز' باب في الكفن - حديث 2756' سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب ما جاء في كفن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث 1464' السنن للنسائي - كتاب الجنائز' كفن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث 1880' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الجنائز' ما قالوا في كم يكفن الميت ؟ - حديث 10856' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' كفن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث 2002' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع ابواب عدد الكفن - باب السنة في تكفين الرجل في ثلاثة اثواب ليس فيهن قميص' حديث 6295' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث 23595' مسند الشافعي - ومن كتاب الجنائز والحدود' حديث 1512' مسند الطيالسي - احاديث النساء ' علقمة بن قيس عن عائشة - عروة بن الزبير عن عائشة' حديث 1543' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث 4286' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث 1399

مَشْقٌ، مَعَ ثَوْبَيْنِ آخَرَيْنِ، وَاغْسِلُوا، لِثَوْبِهِ الَّذِي كَانَ يُلْبَسُ قَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَا نَشْتَرِي لَكَ جَدِيدًا؟ فَقَالَ: لَا، الْحَيُّ أَحْوَجُ إِلَى الْجَدِيدِ، إِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ. أَيُّ يَوْمٍ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: يَوْمَ الِاثْنَيْنِ قَالَ: أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ قَالَتْ: يَوْمُ الِاثْنَيْنِ قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو إِلَى اللَّيْلِ، فَتُوُفِّيَ حِينَ أَمْسَى وَدُفِنَ مِنْ لَيْلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ.

✱✱ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: تین کپڑوں میں! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بھی تم لوگ تین کپڑوں میں کفن دینا' ایک میرا یہ کپڑا ہے' وہ درمیان سے پھٹا ہوا تھا اور اس کے ساتھ دو اور کپڑے کر لینا اور تم اس کپڑے کو دھو لینا' یعنی وہ کپڑا جو حضرت ابوبکر نے پہنا ہوا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا ہم آپ کے لیے نیا کپڑا نہ خرید لیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں! زندہ شخص کو نئے کپڑے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے' اس نے تو آخر خراب ہی ہونا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال کس دن ہوا تھا؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: پیر کے دن! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آج کون سا دن ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: پیر کا دن ہے! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ اُمید ہے کہ رات تک میرا انتقال ہو جائے گا۔ تو اسی شام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور صبح ہونے سے پہلے ہی انہیں رات میں ہی دفن کر دیا گیا۔

6177 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ يَمَانِيَةٍ وَقَمِيصٍ

✱✱ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یمانی حلّہ اور ایک قمیص میں کفن دیا گیا تھا۔

6178 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِثَوْبَيْهِ اللَّذَيْنِ كَانَ يُمَرَّضُ فِيهِمَا: اغْسِلُوهُمَا وَكَفِّنُونِي فِيهِمَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: "أَلَا نَشْتَرِي لَكَ جَدِيدًا قَالَ: لَا إِنَّ الْحَيَّ أَحْوَجُ إِلَى الْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ"

✱✱ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے اُن دو کپڑوں کے بارے میں فرمایا: جن میں وہ بیمار تھے' کہ تم ان دونوں کو دھو کر ان دونوں میں مجھے کفن دے دینا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا ہم آپ کے لیے نیا کپڑا نہ خریدیں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں! زندہ شخص مرنے والے کے مقابلہ میں نئے کپڑے کا زیادہ محتاج ہوتا ہے۔

6179 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ مُلَاءَتَيْنِ مُمَصَّرَتَيْنِ وَثَوْبٍ كَانَ يَلْبَسُهُ "، وَقَالَ: الْحَيُّ أَحْوَجُ إِلَى الْجَدِيدِ، إِنَّمَا هِيَ لِلْمُهْلَةِ، يَعْنِي الصَّدِيدَ وَالْقَيْحَ

✱✱ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا' دو کپڑے تو گیروے رنگ کے تھے اور ایک کپڑا وہ تھا' جو انہوں نے پہنا ہوا تھا' انہوں نے فرمایا: زندہ شخص نئے کپڑے کا زیادہ محتاج ہوتا

ہے یہ تو خراب ہونے کے لیے ہیں یعنی پیپ کے لیے ہیں اور خون کے لیے ہیں۔

6180 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكَفِّنُ اَهْلَهُ فِي خَمْسَةِ اَثْوَابٍ مِنْهَا عِمَامَةٌ وَقَمِيصٌ وَثَلَاثُ لَفَائِفَ.

* * سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے اہلِ خانہ میں سے ایک شخص کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا تھا' جس میں ایک عمامہ اور ایک قمیص بھی شامل تھی اور تین لفافے تھے۔

6181 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

* * یہی روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

6182 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

6183 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُسْدِلُ طَرَفَ الْعِمَامَةِ عَلَى وَجْهِ الْمَيِّتِ، ثُمَّ يَلُفُّ عَلَى رَاْسِهِ مِنْ تَحْتِ الذَّقَنِ، ثُمَّ يَلْوِيهَا عَلَى رَاْسِهِ، ثُمَّ يُسْدِلُ الطَّرَفَ الْآخَرَ اَيْضًا عَلَى وَجْهِهِ ". قُلْنَا لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: وَكَيْفَ؟ قَالَ: اَرَانَا مَعْمَرٌ هٰكَذَا يَضَعُ طَرَفَ الْعِمَامَةِ يُسْدِلُهَا عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ يَرُدُّ الَّذِي يُسْدِلُ عَلَى الْوَجْهِ اِلَى الْحَلْقِ، ثُمَّ يَضَعُ الْعِمَامَةَ عَلَى الَّذِي يُسْدِلُ عَلَى الْوَجْهِ يَرُدُّ تَحْتَ الذَّقَنِ، ثُمَّ يَلْوِيهَا عَلَى رَاْسِهِ، ثُمَّ يُعِيدُ طَرَفَ الْعِمَامَةِ عَلَى جَبْهَتِهِ، ثُمَّ يُسْدِلُ مَا بَقِيَ مِنْهَا عَلَى وَجْهِهِ اَيْضًا

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عمامہ کے پیچ کو میت کے چہرے پر لٹکا دیتے تھے' پھر وہ ٹھوڑی کے نیچے سے اُس کے سر کو باندھ دیتے تھے' پھر وہ اُسے سر پر لپیٹ دیتے تھے' پھر دوسری طرف کے کپڑے کو بھی اسی طرح چہرے پر لٹکاتے تھے۔

ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: یہ کیسے ہوگا؟ تو اُنہوں نے بتایا: معمر نے ہمیں اس طرح کر کے دکھایا' اُنہوں نے عمامہ کا کنارہ میت کے چہرے پر رکھا اور پھر اُس کپڑے کو چہرے پر ڈالا تھا اُسے حلق تک لے آئے' پھر اُنہوں نے عمامہ میت کے چہرے پر رکھا اور اُسے ٹھوڑی کے نیچے سے واپس لے آئے پھر اُنہوں نے اُسے سر پر لا کر اُسے موڑ دیا' پھر وہ عمامہ کے کنارے کو میت کے چہرے پر لے آئے' پھر باقی رہ جانے والے حصہ کو بھی اُنہوں نے چہرے پر لٹکا دیا۔

6184 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ: ثَوْبَيْنِ سَحُولِيَّيْنِ، وَثَوْبٍ كَانَ يَلْبَسُهُ "

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا' دو سحولی کپڑے تھے اور ایک وہ کپڑا تھا جسے وہ پہنتے تھے۔

6185 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ يُكَفَّنُ فِي وِتْرٍ قَمِيصٍ وَّلِفَافَتَيْنِ، يُلْبَسُ الْقَمِيصَ وَيُلَفُّ فِي اللِّفَافَتَيْنِ، وَيَحْشُو الْكُرْسُفَ وَالذَّرِيرَةَ." قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَا أَعْلَمُنِي إِلَّا رَأَيْتُ أَيُّوبَ يَحْشُو الْكُرْسُفَ

✸✸ حسن بصری بیان کرتے ہیں: میت کو طاق تعداد کے کپڑوں میں کفن دیا جائے گا' ایک قمیص ہوگی اور دو لفافے ہوں گے' میت کو قمیص پہنائی جائے گی اور لفافے لپیٹ دیئے جائیں گے اور اُسے روئی اور ذریرہ کے ذریعہ بھر دیا جائے گا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر نے یہ بات نقل کی ہے کہ میرے علم کے مطابق میں نے ایوب کو دیکھا ہے کہ وہ روئی کے ذریعہ بھر دیتے تھے۔

6186 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: تُحَلُّ عَنِ الْمَيِّتِ الْعُقَدُ

✸✸ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میت کی گرہیں کھول دی جائیں گی۔

6187 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: يُكَفَّنُ الْمَيِّتُ فِي وِتْرٍ قَمِيصٍ وَّلِفَافَتَيْنِ، يُلْبَسُ الْقَمِيصُ، وَتُبْسَطُ اللِّفَافَةُ عَلَى الْأُخْرَى، ثُمَّ يُدْرَجُ فِيهَا وَلَا يَزَالُ عَلَيْهِ الْقَمِيصُ

✸✸ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: میت کو طاق تعداد کے کپڑوں میں کفن دیا جائے گا' ایک قمیص ہوگی اور دو لفافے ہوں گے' قمیص کو پہنا دیا جائے گا اور ایک لفافہ کو دوسرے کے اوپر لپیٹ دیا جائے گا' پھر اُس میں میت کو رکھا جائے گا اور قمیص اُس کے جسم پر موجود رہے گی۔

6188 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: الْمَيِّتُ يُقَمَّصُ وَيُؤَزَّرُ وَيُلَفُّ فِي الثَّالِثِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ لُفَّ فِيهِ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میت کو قمیص پہنائی جائے گی' تہبند پہنایا جائے گا اور تیسرے کپڑے کو لپیٹا جائے گا' اگر صرف ایک ہی کپڑا ہوتا ہے' تو اُس میں میت کو لپیٹ دیا جائے گا۔

6189 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَوْلًى لِأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لِأَهْلِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ: لَا تُعَمِّمُونِي، وَلَا تُقَمِّصُونِي؛ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُعَمَّمْ وَلَمْ يُقَمَّصْ

✸✸ محمد بن ابوبکر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُنہوں نے انتقال کے وقت اپنے اہلِ خانہ سے کہا کہ تم مجھے عمامہ نہ پہنانا' تم مجھے قمیص نہ پہنانا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ تو عمامہ پہنایا گیا تھا اور نہ قمیص پہنائی گئی تھی۔

6190 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ لَا يُؤَزَّرُ الْمَيِّتُ، وَلَا يُرَدَّى، وَلَكِنْ يُلَفُّ فِيهَا لَفًّا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ میت کو تہبند نہیں پہنایا جائے گا' اُسے (تہبند کے طور پر) چادر نہیں لپیٹی جائے گی' بلکہ اُسے لفافہ کے طور پر چادر لپیٹی جائے گی۔

6191 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ يُكَفِّنُ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِهِ فِى ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ لَيْسَ مِنْهُنَّ عِمَامَةٌ "

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں نے اپنے اہلِ خانہ میں سے ایک شخص کو تین کپڑوں میں کفن دیا تھا' جس میں عمامہ شامل نہیں تھا۔

6192 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُعَمَّمُ الْمَيِّتُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اَيُحْشَى الْكُرْسُفَ؟ قَالَ: " نَعَمْ، لِاَنْ لَا يَتَفَجَّرَ مِنْهُ شَىْءٌ"

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میت کو عمامہ پہنایا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا اُس میں روئی رکھی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! البتہ اگر اُس کے جسم سے کوئی چیز پھوٹ نہیں رہی ہے (یعنی خون وغیرہ باہر نہیں نکلتا' تو اس کی ضرورت نہیں ہے)۔

6193 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: كُفِّنَ حَمْزَةُ فِى ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِى اَنَّهُ كَانَ اِذَا خُمِّرَ رَاْسُهُ انْكَشَفَتْ رِجْلَاهُ، وَاِذَا خَمَّرْنَا رِجْلَاهُ انْكَشَفَ رَاْسُهُ

٭٭ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیا گیا تھا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر نے یہ بات نقل کی ہے کہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا سر ڈھانپا جاتا تھا' تو اُن کے پاؤں کھل جاتے تھے اور جب ہم اُن کے پاؤں ڈھانپتے تھے' تو اُن کا سر کھل جاتا تھا۔

6194 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قُتِلَ حَمْزَةُ يَوْمَ اُحُدٍ، وَقُتِلَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَجَاءَتْ صَفِيَّةُ ابْنَةُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِثَوْبَيْنِ لِتُكَفِّنَ بِهِمَا حَمْزَةَ، فَلَمْ يَكُنْ لِلْاَنْصَارِيِّ كَفَنٌ، فَاَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الثَّوْبَيْنِ ثُمَّ كَفَّنَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِى ثَوْبٍ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ غزوۂ اُحد کے موقع پر شہید ہو گئے تھے' اُن کے ساتھ انصار کا ایک اور شخص بھی شہید ہوا۔ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا دو کپڑے لے کر آئیں تاکہ ان دو کپڑوں میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کفن دیا جائے' انصاری کے پاس کفن کا کوئی کپڑا نہیں تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دو کپڑے اُن دونوں کے حصہ میں کر دیئے اور اُن دونوں میں سے ہر ایک کو ایک کپڑے میں کفن دیا گیا۔

6195 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِى وَائِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ خَبَّابَ بْنَ الْاَرَتِّ يَقُوْلُ: اِنَّا هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِى وَجْهَ اللّٰهِ، فَوَجَبَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ، فَمِنَّا

مَنْ مَضٰى وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا، مِنْهُمُ الْمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ بُرْدَةً، فَاِذَا جَعَلْنَاهَا عَلٰى رِجْلَيْهِ بَدَا رَاْسُهٗ، وَاِذَا جَعَلْنَاهَا عَلٰى رَاْسِهٖ بَدَتْ رِجْلَاهُ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَعْلِهَا عَلٰى رَاْسِهٖ، وَيُجْعَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ مِنْ اِذْخِرٍ، وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يُهْدِبُهَا، يَعْنِيْ يَاْكُلُهَا

✵✵ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی رضا کے حصول کے لیے ہجرت کی' تو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ لازم ہو گیا' ہم میں سے کچھ لوگ رخصت ہو گئے' اُنہوں نے اپنے اجر میں سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا' اُن میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے جو غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے' اُنہوں نے ایک چادر چھوڑی تھی' جب ہم وہ اُن کے پاؤں پر رکھتے تھے تو اُن کا سر ظاہر ہو جاتا تھا اور جب ہم وہ اُن کے سر پر رکھتے تھے تو اُن کے پاؤں ظاہر ہو جاتا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چادر اُن کے سر پر رکھی جائے اور پاؤں پر تھوڑی سی گھاس رکھ دی جائے۔ ہم میں سے بعض لوگ وہ ہیں' جن کا پھل پک چکا ہے اور وہ اُسے چن رہے ہیں' یعنی کھا رہے ہیں۔

6196 - اقوالِ تابعین: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُكَفَّنُ فِيْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ اِنْ خُمِّرَ رَاْسُهٗ انْكَشَفَتْ رِجْلَاهُ، وَاِنْ خُمِّرَتْ رِجْلَيْهِ انْكَشَفَ رَاْسُهٗ قَالَ: وَاَمَرَ اَبُوْ بَكْرٍ اِمَّا عَائِشَةَ، وَاِمَّا اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ، بِاَنْ تَغْسِلَ ثَوْبَيْنِ كَانَ يُمَرَّضُ فِيْهِمَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَوَثِيَابًا جُدُدًا اَوْ اَمْثَلَ مِنْهَا؟ قَالَ: اَلْاَحْيَاءُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ

✵✵ زید بن عمیر بیان کرتے ہیں: پہلے زمانہ میں کسی شخص کو ایک کپڑے میں کفن دیا جاتا تھا' اگر اُس کا سر ڈھانپا جاتا تھا تو پاؤں کھل جاتے تھے اور اگر پاؤں ڈھانپے جاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے' یا شاید سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے' یا سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے یہ ہدایت کی تھی کہ اُنہیں اُن دو کپڑوں میں ہی غسل دیا جائے جس میں وہ بیمار رہے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا نئے کپڑے نہ لیے جائیں' یا زیادہ اچھے نہ لیے جائیں؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زندہ لوگ اس کے زیادہ حقدار ہوتے ہیں۔

6197 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَاذَا بَلَغَكَ اَنَّهٗ يُسْتَحَبُّ مِنْ كَفَنِ الْمَيِّتِ؟ قَالَ: الْبَيَاضُ اَدْنَاهُ، قُلْتُ: اِنِّيْ اَرَى النَّاسَ قَدْ عَلَّقُوا الْقَبَاطِيَ قَالَ: مُحْدَثٌ، وَاَيْنَ الْقَبَاطِيُ مِنْ ذٰلِكَ الزَّمَانِ؟ اَرَهْوًا حَيًّا وَزَهْوًا مَيِّتًا؟

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ تک کیا روایت پہنچی ہے کہ میت کے کفن کے حوالے سے کیا چیز مستحب ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: سفید کپڑا سب سے زیادہ مناسب ہے۔ میں نے دریافت کیا: میں نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ قباتی کپڑا لٹکا دیتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ بعد کی ایجاد کی ہوئی چیز ہے' قباتی کپڑا اُس زمانہ میں کہاں ہوا کرتا تھا' کیا یہ زندہ شخص کے لیے کشادگی ہوگی اور مرحوم کے لیے تکبر ہوگا؟

6198 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ

جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْبَيَاضِ، فَلْيَلْبَسْهُ اَحْيَاؤُكُمْ، وَكَفِّنُوْا فِيْهِ مَوْتَاكُمْ، فَاِنَّهُ مِنْ خِيَارِ ثِيَابِكُمْ

* * حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر سفید کپڑے لازم ہیں' تمہارے زندہ لوگ اس کپڑے کو پہنیں اور تم اس کپڑے میں اپنے مُردوں کو کفن دو کیونکہ یہ تمہارا بہترین کپڑا ہے''۔

6199 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِيْ شَبِيبٍ، عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيضَ، فَاِنَّهَا اَطْيَبُ وَاَطْهَرُ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ

* * حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ سفید کپڑا پہنو' کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور زیادہ پاک وصاف ہوتا ہے اور اس میں اپنے مردوں کو کفن دو''۔

6200 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اِلْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ، فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ، وَمِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ، فَاِنَّهُ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ.

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم لوگ سفید کپڑے پہنو! کیونکہ یہ تمہارے بہترین کپڑے ہیں اور تم ان میں اپنے مردوں کو کفن دو اور تمہارے سُرموں میں سب سے بہتر اثمد ہے' کیونکہ یہ بال اُگاتا ہے اور بینائی کو تیز کرتا ہے۔

6201 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

* * سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں۔

6202 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَاَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَضَرْتُ جَنَازَةَ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، وَحَضَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ كَانَ وَالِيًا لِبَنِي الْعَبَّاسِ، وَلَمْ يُرَ مِثْلُهُ قَطُّ، فَصَلَّى وَكَانَ عَلَى النَّعْشِ ثَوْبٌ فَاَرَادُوا اَنْ يَضَعُوهُ فِيْ قَبْرِهِ لِيُكَفَّنَ فِيْهِ فَجَذَبَهُ، وَقَالَ: اِنَّمَا كَفَنُهُ مَا اُخْرِجَ بِهِ مِنْ بَيْتِهِ عَلَيْهِ قَالَ: فَلَمْ يَتْرُكْهُمْ يُكَفِّنُوْنَهُ فِيْهِ

* * یحییٰ بن وہب بیان کرتے ہیں: میں ہمام بن منبہ کے جنازہ میں شریک ہوا' عمر بن عبدالحمید جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک صاحب تھے' وہ بھی اس موقع پر موجود تھے' یہ بنو عباس کے سب سے پہلے گورنر تھے' اُن جیسا کوئی اور شخص نہیں دیکھا گیا' اُنہوں نے نماز پڑھائی تو میت کے اوپر ایک کپڑا موجود تھا' لوگوں نے وہ کپڑا قبر میں رکھنا چاہا' تاکہ اس میں میت کو کفن دیں تو اُنہوں نے اُس کپڑے کو کھینچ لیا اور بولے: اس کا کفن وہ کپڑا تھا' جس کپڑے میں اسے لپیٹ کر اس کے گھر

سے باہر لایا گیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: تو انہوں نے اُس اضافی کپڑے میں اُس کو کفن نہیں دینے دیا۔

بَابُ ذِكْرِ الْكَفَنِ وَالْفَسَاطِيطِ

باب: کفن کا تذکرہ اور خیمہ لگانے کا تذکرہ

6203 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ حَضَرَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَهُوَ يَمُوتُ، فَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ الْمَيِّتَ يُبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ اَبُو سَعِيدٍ: قَدْ اَوْصَيْتُ اَهْلِي اَنْ لَا يَتْبَعُونِي بِنَارٍ، وَلَا يَضْرِبُوا عَلٰى قَبْرِي فُسْطَاطًا، وَاحْمِلُونِي عَلٰى قَطِيفَةٍ اُرْجُوَانٍ

✲✲ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے انتقال کے قریب اُن کے پاس موجود تھے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میت کو اُسی کپڑے میں زندہ کیا جائے گا' جس کپڑے میں اُس کا انتقال ہوا تھا''۔

پھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے اہلِ خانہ کو ہدایت کی ہے کہ وہ میرے ساتھ آگ نہ لے کر جائے اور میری قبر پر خیمہ نہ لگائیں اور مجھے ارجوان کی چادر کے اوپر اُٹھا کر لے جائیں۔

6204 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: لَمَّا مَاتَ اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ جُعِلَتْ لَهُ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ فَقَالَ رَجُلٌ: اَمَا اِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَاٰى حُمْرَةً فَقَالَ: اَلَا اِنَّ الْحُمْرَةَ غَلَبَتْ عَلَيْكُمْ

✲✲ محمد بن اسحاق نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو اُن کے لیے ایک سرخ چادر رکھی گئی تو ایک شخص نے کہا: میں نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ چادر دیکھی تو فرمایا: خبردار! سرخ رنگ تم پر غالب آجائے گا۔

6205 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ، عَنْ عَمَّتِهِ بِنْتِ مُجَمِّعٍ، عَنْ بِنْتِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ وَلِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَلِآخَرَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَغْلِبَنَّكُمْ بَنُو اَبِي سَعِيدٍ عَلٰى جَنَازَتِي وَاحْمِلُونِي عَلٰى قَطِيفَةٍ قَيْصَرَانِيَّةٍ وَاَجْمِرُوا عَلَيَّ بِاُوقِيَّةِ مِجْمَرٍ، وَكَفِّنُونِي فِي ثِيَابِي الَّتِي كُنْتُ اُصَلِّي فِيهَا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ وَلَا تَضْرِبُوا عَلَيَّ فُسْطَاطًا وَلَا تَتْبَعُونِي بِنَارٍ وَفِي الْبَيْتِ قِبْطِيَّةٌ، فَكَفَّنُونِي فِيهَا مَعَ ثِيَابِي

✲✲ ابراہیم بن اسماعیل نے اپنی پھوپھی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں' کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر اصحاب

سے یہ کہا کہ میرے جنازہ کے حوالے سے ابوسعید کے بچے آپ لوگوں پر غالب نہ آ جائیں' آپ لوگوں نے مجھے قیسرانی چادر میں رکھ کر اُٹھانا ہے اور میرے ساتھ انگیٹھی کا ایک اوقیہ دھونی دینی ہے اور میرے اُن کپڑوں میں کفن دینا ہے جن میں' میں نماز ادا کرتا تھا اور آپ نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ہے اور میری قبر پر خیمہ نہیں لگانا اور میرے ساتھ آگ نہیں لے کے جانی' میرے گھر میں قبطی چادر موجود ہے' آپ نے میرے کپڑوں سمیت اُس میں مجھے کفن دے دینا ہے۔

6206 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي عَطَاءٍ قَالَ: شَهِدْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ حِيْنَ مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ كَبَّرَ اَرْبَعًا وَاَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ حَتّٰى اَدْخَلَهُ قَبْرَهُ وَضَرَبَ عَلَيْهِ فُسْطَاطًا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ

** عمران بن ابوعطاء بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے طائف میں انتقال کے موقع پر محمد بن حنفیہ کے ساتھ موجود تھا' اُنہوں نے چار تکبیریں کہیں اور قبلہ کی سمت سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی میت کو لے کر اُسے قبر میں اُتارا اور انہوں نے تین دن تک اُن کی قبر پر خیمہ لگائے رکھا۔

6207 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ قَالَ: اَوَّلُ فُسْطَاطٍ ضُرِبَ عَلٰى قَبْرِ اَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَلٰى قَبْرِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا

** محمد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: وہ سب سے پہلا خیمہ جو کسی مسلمان کی قبر پر لگایا گیا جو سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی قبر پر لگایا گیا تھا' کیونکہ اُس دن بہت گرمی تھی۔

6208 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ مَنْ وَلِيَ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ وَاَنَّهُ بَلَغَنِي اَنَّهُمْ يَتَزَاوَرُوْنَ فِي اَكْفَانِهِمْ

** ابن سیرین بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کے (تجہیز و تکفین کے معاملات) کا نگران بنے' اُسے اُس کو اچھا کفن دینا چاہیے۔

ابن سیرین نے یہ بات بھی بیان کی ہے: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ پہلے لوگ کفن کے معاملہ میں اہتمام کرتے تھے۔

6209 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُسْتَجَادَ الْاَكْفَانُ

** صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ (میت کو) نیا کفن دیا جائے۔

6210 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ: اَرْسَلَنِي حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَرَجُلًا آخَرَ نَشْتَرِي لَهُ كَفَنًا، فَاشْتَرَيْتُ لَهُ حُلَّةً حَمْرَاءَ جَيِّدَةً بِثَلَاثِ مِائَةِ دِرْهَمٍ، فَلَمَّا اَتَيْنَاهُ قَالَ: اَرُوْنِي مَا اشْتَرَيْتُمْ فَاَرَيْنَاهُ، فَقَالَ: رُدُّوهَا، وَلَا تُغَالُوْا فِي الْكَفَنِ، اشْتَرُوْا لِي ثَوْبَيْنِ اَبْيَضَيْنِ نَقِيَّيْنِ، فَاِنَّهُمَا لَنْ

يُتْرَكَا عَلَيَّ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى أُلْبَسَ خَيْرًا مِنْهُمَا أَوْ شَرًّا مِنْهُمَا

٭٭ صلہ بن زفر بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے مجھے اور ایک اور شخص کو بھیجا' تا کہ ہم اُن کے لیے کفن خرید لیں' تو میں نے تین سو درہم کے عوض میں اُن کے لیے ایک عمدہ سرخ حلّہ خریدا' جب ہم اُن کے پاس آئے تو اُنہوں نے فرمایا: تم مجھے دکھاؤ کہ تم نے کیا خریدا ہے؟ ہم نے اُنہیں دکھایا تو اُنہوں نے فرمایا: اسے واپس کر دو اور مہنگا کفن نہ خریدو' تم میرے لیے دو صاف سفید کپڑے خرید لو' کیونکہ یہ تھوڑی دیر کے لیے میرے جسم پر رہیں گے' پھر مجھے یا تو ان سے بہتر لباس پہنا دیا جائے گا' یا ان سے بُرا لباس پہنا دیا جائے گا۔

6211 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ: لَمَّا حُضِرَ حُذَيْفَةُ، قَالَ حُذَيْفَةُ لِأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ: أَيُّ اللَّيْلِ هٰذَا؟ قَالَ: السَّحَرُ الْأَكْبَرُ قَالَ: " عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ابْتَاعُوا لِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُغْلُوا عَلَيْكُمْ، فَإِنْ يُرْضَ عَنْ صَاحِبِكُمْ يُلْبَسْ خَيْرًا مِنْهَا، وَإِلَّا يُسْلَبْ سَلْبًا حَثِيثًا، أَوْ قَالَ: سَرِيعًا "

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَأَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ قَالَ: إِنْ يُرْضَ عَنْ صَاحِبِكُمْ يُكْسَ خَيْرًا مِنْهَا، وَإِلَّا تَرَامَى بِهِ أَرَاجِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، يَعْنِي النَّارَ

٭٭ نزال بن سبرہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آج کون سی رات ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: بڑی سحری والی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں' تم لوگ میرے لیے دو کپڑے خرید لینا اور مہنگے نہ خریدنا' کیونکہ اگر تمہارے ساتھی سے رضامندی ہوگئی تو اُسے اُس (کفن) سے زیادہ بہتر لباس پہنا دیا جائے گا' ورنہ پھر اُسے سلب کیا جائے گا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جلدی کیا جائے گا۔

قیس بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمہارے ساتھی سے راضی ہوا گیا' تو اُسے اس سے بہتر لباس پہنایا جائے گا' ورنہ پھر قیامت کے دن تک کے لیے اُسے آگ میں ڈال دیا جائے گا' اس سے مراد یہ ہے کہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

6212 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَاشْتَرُوا لِي كَفَنًا بِثَلَاثِينَ دِرْهَمًا قَالَ: وَكَانَ مُوَسَّعًا عَلَيْهِ، وَقَالَ: لَا لَا تُؤْذِنُوا بِي أَحَدًا إِلَّا مَنْ يَحْمِلُنِي إِلَى حُفْرَتِي

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میرا انتقال ہو جائے تو تم تیس درہم کے عوض میں میرے لیے کفن خرید لینا۔ راوی کہتے ہیں: حالانکہ اُن کے پاس اس سے زیادہ کی گنجائش تھی۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: تم میرے بارے میں کسی کو اطلاع نہ دینا' ماسوائے اُن لوگوں کے جو مجھے اُٹھا کے میری قبر تک پہنچا دیں۔

بَابُ كَفَنِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کا کفن

6213 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فِي كَمْ تُكَفَّنُ الْمَرْاَةُ؟ قَالَ: فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ وَثَوْبٍ فَوْقَهَا تُلَفُّ فِيهِ، قُلْتُ: وَلَا خِمَارٌ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهَا تُجْمَعُ بِالْعَصَائِبِ، اِنَّ لَهَا هَيْئَةً كَهَيْئَةِ الرَّجُلِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: عورت کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: تین کپڑوں میں اور ایک کپڑا اُن کپڑوں کے اوپر ہوگا' جو لپیٹ دیا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا: چادر نہیں ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن پٹیاں جمع کی جائیں گی اور عورت کی ہیئت بھی مرد کی ہیئت کی طرح ہوگی۔

6214 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: تُكَفَّنُ الْمَرْاَةُ فِي دِرْعِهَا وَخِمَارٍ وَلِفَافَةٍ تُدْرَجُ فِيهَا

٭٭ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: عورت کو اُس کی قمیص' اوڑھنی اور لفافہ میں کفن دیا جائے گا' اُس لفافہ میں اُسے لپیٹ دیا جائے گا۔

6215 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: "تُكَفَّنُ الْمَرْاَةُ فِي خَمْسَةِ اَثْوَابٍ: دِرْعٍ، وَخِمَارٍ، وَثَلَاثُ لَفَائِفَ"

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے گا: قمیص' چادر اور تین لفافے۔

6216 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: "تُكَفَّنُ الْمَرْاَةُ فِي خَمْسَةِ اَثْوَابٍ: دِرْعٍ، وَخِمَارٍ، وَلِفَافٍ، وَمِنْطَقٍ، وَرِدَاءٍ"

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے گا: قمیص' چادر' لفافہ' کمر پر باندھنے والا کپڑا اور بڑی چادر۔

6217 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: "تُكَفَّنُ الْمَرْاَةُ فِي خَمْسَةِ اَثْوَابٍ: دِرْعٍ، وَخِمَارٍ، وَخِرْقَةٍ، وَلِفَافَتَيْنِ"، قُلْنَا لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: وَكَيْفَ يُصْنَعُ بِالْخِرْقَةِ؟ قَالَ: تُجْعَلُ كَهَيْئَةِ الْاِزَارِ مِنْ فَوْقِ الدِّرْعِ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے گا: قمیص' چادر' کپڑا اور دو لفافے۔
ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: کپڑے کا کیا کیا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس کی قمیص کے اوپر تہبند کی طرح اُسے لپیٹ دیا جائے گا۔

6218 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ قَالَ: شَهِدْتُ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ " كَفَّنَ ابْنَتَهٗ فِيْ خَمْسَةِ اَثْوَابٍ، وَقَالَ: الرَّجُلُ فِيْ ثَلَاثٍ "

** عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں عامر شعبی کے پاس موجود تھا' اُنہوں نے اپنی صاحبزادی کو پانچ کپڑوں میں کفن دلوایا اور بولے: مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جاتا ہے۔

6219 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَكُوْنُ خِرْقَةُ الْحَقْوِ فَوْقَ دِرْعِهَا

** قتادہ بیان کرتے ہیں: پہلو پر باندھنے والا کپڑا قمیص کے اوپر باندھا جائے گا۔

6220 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اُمِّ الْهُذَيْلِ قَالَتْ: تُخَمَّرُ الْمَرْاَةُ الْمَيِّتَةُ كَمَا تُخَمَّرُ الْحَيَّةُ، وَتُدَرَّعُ مِنَ الْخِمَارِ قَدْرَ ذِرَاعٍ تُسْدِلُهٗ عَلٰى وَجْهِهَا

** اُم ہذیل بیان کرتی ہیں: مردہ عورت کو اُسی طرح اوڑھنی اُڑھائی جائے گی جس طرح زندہ عورت کو اُڑھائی جاتی ہے اور اُس کی چادر میں سے سات بالشت جتنی چادر اُس پر قمیص کے طور پر پہنائی جائے گی اور اُسے اُس کے چہرے پر بھی ڈال دیا جائے گا۔

بَابُ الْكَفَنِ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ

باب: پورے مال میں سے کفن دینا

6221 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا الْكَفَنُ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ

** زہری اور قتادہ فرماتے ہیں: پورے مال میں سے کفن دیا جائے گا۔

6222 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: الْكَفَنُ وَالْحَنُوْطُ دَيْنٌ، وَقَالَهٗ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: کفن اور حنوط قرض ہے۔ عمرو بن دینار نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

6223 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: الْكَفَنُ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: کفن پورے مال میں سے دیا جائے گا۔

6224 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: يُبْدَاُ بِالْكَفَنِ، ثُمَّ الدَّيْنِ، ثُمَّ الْوَصِيَّةِ، قُلْتُ: فَاَجْرُ الْقَبْرِ وَغَسْلُ الْكَفَنِ؟ قَالَ: هُوَ مِنَ الْكَفَنِ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: سب سے پہلے کفن دیا جائے گا' پھر قرض ادا کیا جائے گا' پھر وصیت پوری کی جائے گی۔ میں نے دریافت کیا: قبر کا معاوضہ اور کفن کو دھونے کا معاوضہ (اس کا کیا حکم ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: یہ کفن میں شمار ہوگا۔

6225 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ قَالَ: وَقَالَ خِلَاسُ بْنُ عَمْرٍو مِنَ الثُّلُثِ

٭٭ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: کفن پورے مال میں سے دیا جائے گا۔ اُنہوں نے یہ بات بھی نقل کی ہے: خلاس بن عمرو فرماتے ہیں: یہ مال کے ایک تہائی حصہ میں سے دیا جائے گا۔

6226 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ قَالَ: فَاِنْ كَانَ الْمَالُ قَلِيْلًا فَهُوَ فِي الثُّلُثِ

٭٭ طاؤس فرماتے ہیں: کفن پورے مال میں سے دیا جائے گا' اگر مال تھوڑا ہوگا تو یہ ایک تہائی حصہ سے دیا جائے گا۔

بَابُ كَفَنِ الصَّبِيِّ

باب: بچہ کا کفن

6227 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَفَنُ الصَّبِيِّ فِيْ ثَوْبٍ

٭٭ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: بچہ کو ایک کپڑے میں کفن دیا جائے گا۔

بَابُ شَعْرِ الْمَيِّتِ وَاَظْفَارِهٖ

باب: میت کے بالوں اور ناخنوں کا حکم

6228 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: لَا يُؤْخَذُ مِنْ شَعْرِ الْمَيِّتِ، وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ قَالَ مَعْمَرٌ، وَقَالَ الْحَسَنُ: اِنْ كَانَ شَعْرُهٗ طَوِيْلًا فَاحِشَ الطُّوْلِ اُخِذَ مِنْهُ، وَاَظْفَارُهٗ اَيْضًا كَذٰلِكَ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میت کے بال نہیں کاٹے جائیں گے اور اُس کے ناخن نہیں تراشے جائیں گے۔
حسن بصری فرماتے ہیں: اگر میت کے بال بُرے طریقے سے لمبے ہوں تو اُنہیں کاٹ دیا جائے گا اور ناخنوں کا حکم بھی اسی طرح ہے۔

6229 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: اَلْمَيِّتُ يَمُوْتُ وَشَعْرُهٗ طَوِيْلٌ اَيُؤْخَذُ مِنْهُ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا، اِذَا مَاتَ فَلَا، اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَتَطَايَرُ الْفِرَاشُ مِنْ رَاْسِهٖ، ثُمَّ يُلْقَطُ فَيُجْمَعُ فَيُغَيَّبُ مَعَهٗ اِذَا مَاتَ، فَلَا يُنْزَعُ مِنْهُ شَيْءٌ، وَاَمَّا مِنْ قَبْلِ اَنْ يَمُوْتَ فَنَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص کا انتقال ہو جاتا ہے' اُس کے بال طویل ہیں تو کیا اُس کے بالوں کو کاٹا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب وہ مر گیا ہے تو پھر نہیں کاٹا جائے گا' انسان جب مر

جاتا ہے تو اس کے سر کی طرف سے بخارات اُوپر جاتے ہیں' پھر انہیں چن کر اکٹھا کیا جاتا ہے اور جب وہ مر جاتا ہے وہ اس کے ساتھ غائب ہو جاتے ہیں۔اس لیے اُس کے جسم سے کوئی چیز الگ نہیں کی جائے گی' البتہ جہاں تک مرنے سے پہلے کا تعلق ہے تو ایسا ہی کیا جائے گا۔

6230 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: كَانَ الْمَيِّتُ اِذَا انْتُزِعَ مِنْ رَاْسِ شَعْرِهِ شَیْءٌ جُمِعَ فَيَغِيبُ مَعَهُ

✵✵ ایوب فرماتے ہیں: میت کے سر کے بالوں میں سے' جب کوئی چیز الگ کر دی جائے' تو اُسے اکٹھا کر کے میت کے ساتھ دفن کر دیا جائے گا۔

6231 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی قَالَ: فِی الشَّعْرِ وَالظُّفْرِ يَسْقُطُ مِنَ الْمَيِّتِ قَالَ: تَجْعَلُهُ مَعَهُ فِیْ كَفَنِهٖ

✵✵ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بالوں اور ناخنوں کے بارے میں فرماتے ہیں: جو میت کے جسم سے گر جاتے ہیں' وہ فرماتے ہیں: تم اُس کے کفن میں اُس کے ساتھ انہیں رکھ دو گے۔

6232 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَائِشَةَ، "رَاَتِ امْرَاَةً يَكُدُّوْنَ رَاْسَهَا، فَقَالَتْ: عَلَامَ تَنْصُوْنَ مَيِّتَكُمْ"

✵✵ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت کو دیکھا کہ لوگ اس عورت کے سر کو کنگھی کر رہے تھے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم لوگ کس وجہ سے اپنے مردہ کو کنگھی کر رہے ہو۔

6233 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ حَمَّادٌ، عَنْ تَقْلِيْمِ اَظْفَارِ الْمَيِّتِ؟ قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَقْلَفَ اَتَخْتِنُهٗ

✵✵ سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: حماد سے میت کے ناخن تراشنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ اگر اُس کے ختنے نہ ہوئے ہوں' تو تم اُس کے ختنے بھی کرو گے؟

6234 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ يَكْرَهُ اَنْ يُحْلَقَ عَانَةُ الْمَيِّتِ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَقَالَ مَعْمَرٌ، وَقَالَهُ الْحَسَنُ: اِنْ كَانَ فَاحِشًا اُخِذَ مِنْهُ

✵✵ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ میت کے زیرِ ناف بال صاف کیے جائیں۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر نے یہ بات نقل کی ہے اور حسن بصری نے یہ کہا ہے: اگر وہ انتہائی بُرے طریقہ سے بڑھے ہوئے ہوں' تو پھر اُنہیں صاف کیا جائے گا۔

6235 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ، حَلَقَ

عَانَةَ مَيِّتٍ

✻✻ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک میت کے زیر ناف بال صاف کروائے تھے۔

بَابُ النَّعْشِ وَالِاسْتِغْفَارِ

باب: میت کی چارپائی اور استغفار کا حکم

6236 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَنْ اَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِهِ لِنَعْشِ الْمَرْاَةِ؟ قَالَ: اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، حَسِبْتُ اَنَّهَا رَاَتْ ذٰلِكَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: خاتون کی میت کے لیے چارپائی کا طریقہ سب سے پہلے کس نے شروع کیا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: سیدہ اسماء بن عمیس نے میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے حبشہ کی سرزمین پر یہ چیز دیکھی تھی۔

6237 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: اِنَّمَا كَانُوا اِذَا حَمَلُوا الْمَرْاَةَ عَلَى السَّرِيرِ قَلَبُوهَا فَجَعَلُوهَا بَيْنَ قَوَائِمِهِ حَتّٰى اَخْبَرَتْهُمْ اَسْمَاءُ

✻✻ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ عورت کو چارپائی پر رکھتے تھے پھر اُسے اُلٹا دیتے تھے اور اُسے اُس کے پایوں کے درمیان رکھتے تھے یہاں تک کہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے اُنہیں ایسا کرنے کے بارے میں بتایا۔

6238 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَكْرَهُ الْقَطِيفَةَ الصَّفْرَاءَ لِلنَّعْشِ؟ قَالَ: لَمْ اَعْلَمْ قَالَ: فَالْحَمْرَاءُ؟ قَالَ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ: نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ، يَعْنِي ثِيَابًا مِنَ الْحَرِيرِ، وَقَطِيفَةِ الْاُرْجُوَانِ، وَالْمِيثَرَةِ، هَيْئَةٌ كَانَتْ تُجْعَلُ تَحْتَ الرَّجُلِ بِمَنْزِلَةِ الطِّنْفِسَةِ كَهَيْئَةِ الْبَرْذَعَةِ اللَّطِيفَةِ ذَاتِ ذَبَاذِبَ حُمْرٍ وَصُفْرٍ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میت کی چارپائی کے لیے زرد رنگ کی چادر کو رکھنا مکروہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے علم نہیں ہے! ابن جریج نے دریافت کیا: سرخ کو؟ اُنہوں نے بتایا: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی کپڑے سے یعنی ریشم سے بنے ہوئے کپڑے سے اور ارجوان کے بنے ہوئے کپڑے سے اور میسرہ سے منع کیا ہے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جو آدمی کے لیے اُس طرح رکھی جاتی ہے جس طرح آدمی کا بچھونا ہوتا ہے جو سرخ اور زرد خانوں والے نرم قالین جیسا ہوتا ہے۔

6239 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَوْلُهُ: اسْتَغْفِرُوا لَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ؟ قَالَ: مُحْدَثَةٌ، وَبَلَغَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِذِي الْبِجَادَيْنِ: اسْتَغْفِرُوا لَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: یہ کہنا کہ تم لوگ اس کے لیے دعائے مغفرت کرو اللہ

تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے! اُنہوں نے جواب دیا: یہ نئی ایجاد کی ہوئی چیز ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات مجھ تک پہنچی ہے کہ آپ نے ذوالبجادین کے بارے میں یہ فرمایا تھا: تم لوگ اس کے بارے میں دعائے مغفرت کرو' اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے گا۔

6240 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِیَّ. اَوْصَى اَهْلَهُ اَنْ لَا يَحْمِلُوْهُ عَلٰى قَطِيفَةِ اُرْجُوَانٍ

* * حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے اپنے اہلِ خانہ کو یہ وصیت کی تھی کہ ان کی میت کو ارجوانی چادر پر رکھ کر نہ لے جایا جائے۔

6241 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ فِیْ جِنَازَةٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ، فَقَالَ: "مَا يَقُوْلُ رَاجِزُهُمْ هٰذَا؟ قَدْ حَرَّجْتُ عَلٰى اَهْلِیْ اَنْ يَرْجُزَ مَعِیْ رَاجِزُهُمْ هٰذَا، وَاَنْ يَقُوْلَ: مَاتَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَاشْهَدُوْهُ، حَسْبِیْ مَنْ يَقْلِبُنِیْ اِلٰى رَبِّیْ، وَاَنْ يَمْشُوْا مَعِیْ بِمِجْمَرَةٍ، فَاِنْ يَكُنْ لِیْ عِنْدَ رَبِّیْ خَيْرٌ فَمَا عَبْدُ اللّٰهِ اَطْيَبُ مِنْ طِيبِكُمْ"

* * عبدالرحمٰن حرملہ بیان کرتے ہیں: میں سعید بن مسیب کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوا تو اُنہوں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: تم لوگ اللہ تعالیٰ سے دعائے مغفرت کرو! تو سعید نے کہا: یہ رجز پڑھنے والا بندہ کیا کہہ رہا ہے؟ میں نے اپنے اہلِ خانہ کو حرج میں مبتلا کیا' کہ اگر اُن کا یہ رجز پڑھنے والا میرے ساتھ رجز پڑھے اور یہ کہے کہ سعید بن مسیب کا انتقال ہو گیا ہے تو تم لوگ گواہ ہو جاؤ' میرے لیے وہ شخص کافی ہے' جو مجھے میرے پروردگار کی بارگاہ تک پہنچا دے اور یہ کہ لوگ میرے ساتھ آگ کی انگیٹھی لے کے جائیں' اگر میرے پروردگار کے پاس میرے لیے بھلائی ہوگی' تو تمہاری اس خوشبو کے مقابلہ میں' وہ کتنی زیادہ پاکیزہ ہے۔

6242 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سعید بن مسیب سے منقول ہے۔

6243 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ بُكَيْرٍ الْعَامِرِیِّ قَالَ: سَمِعَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ، رَجُلًا يَقُوْلُ: اسْتَغْفِرُوْا لَهَا، فَقَالَ: لَا غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ

* * بکیر عامری بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: تم لوگ اس (میت کے لیے) دعائے مغفرت کرو' تو سعید نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت نہ کرے۔

6244 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: تُوُفِّیَ ابْنٌ لِاَبِیْ بَكْرٍ كَانَ يَشْرَبُ الشَّرَابَ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اسْتَغْفِرُوْا لَهُ فَاِنَّمَا يُسْتَغْفَرُ لِمُسِیْءٍ مِثْلِهِ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے کا انتقال ہو گیا' جو شراب پیا کرتا تھا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اس کے لیے دعائے مغفرت کرو' کیونکہ اس جیسے گناہگار شخص کے لیے دعائے مغفرت کی جانی چاہیے۔

6245 - اقوالِ تابعین: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ: اَخَذَ اَبُوْ جُحَيْفَةَ بِقَوَائِمِ سَرِيْرِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ، فَمَا فَارَقَهُ حَتّٰى اَتَى الْقَبْرَ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ مَيْسَرَةَ**

✱✱ اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: ابوجحیفہ نے عمرو بن شرحبیل کی چارپائی کے پائے پکڑے اور اُن سے اُس وقت تک جدا نہیں ہوئے' جب تک وہ قبر تک نہیں آ گئے' وہ یہی کہتے رہے: اے اللہ! تو ابومیسرہ کی مغفرت کر دے!

6246 - اقوالِ تابعین: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ هَمَّامِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ: رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَسَنٍ اَخَذَ بِقَوَائِمِ سَرِيْرِ طَاوُسٍ، وَلَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَ ثِيَابِهٖ شُقِّقَتْ عَلَيْهِ، وَسَقَطَتْ قَلَنْسُوَتُهُ، فَمَا فَارَقَهُ حَتّٰى اَتَى الْقَبْرَ، قُلْتُ لِاَبِيْ بَكْرٍ قَالَ: بَيْنَ عَمُوْدَيِ النَّعْشِ، قُلْنَا: وَاَيْنَ مَاتَ طَاوُسٌ؟ قَالَ: بِمَكَّةَ**

✱✱ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد ہمام بن نافع کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے عبداللہ بن حسن کو دیکھا کہ انہوں نے طاؤس کے پلنگ کے پائے پکڑے اور میں نے دیکھا کہ اُن کے کچھ کپڑے پھٹ بھی گئے تھے اور اُن کی ٹوپی نیچے بھی گر گئی تھی' لیکن وہ پھر بھی طاؤس کی میت سے الگ نہیں ہوئے یہاں تک کہ میت کو قبر تک پہنچا دیا گیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا کہ وہ میت کی چارپائی کے عمودی حصہ کے درمیان تھے۔ ہم نے دریافت کیا: طاؤس کا انتقال کہاں ہوا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: مکہ میں۔

بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَازَةِ

باب: جنازہ کے ساتھ چلنا

6247 - حدیث نبوی: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْرِعُوْا بِجَنَائِزِكُمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً عَجَّلْتُمْ بِهَا اِلَى الْخَيْرِ، وَاِنْ كَانَتْ**

6247-صحيح البخاري - كتاب الجنائز' باب السرعة بالجنازة - حديث:1265' صحيح مسلم - كتاب الجنائز' باب الإسراع بالجنازة - حديث:1619' صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل في حمل الجنازة وقولها - ذكر الامر بالإسراع في السير بالجنائز لعلة معلومة' حديث:3097' موطا مالك - كتاب الجنائز' باب جامع الجنائز - حديث:576' سنن ابي داود - كتاب الجنائز' باب الإسراع بالجنازة - حديث:2783' سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب ما جاء في شهود الجنائز - حديث:1472' السنن للنسائي - كتاب الجنائز' السرعة بالجنازة - حديث:1893' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' السرعة بالجنازة - حديث:2014' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع ابواب المشي بالجنازة - باب الإسراع في المشي بالجنازة' حديث:6460' مسند احمد بن حنبل ' مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث:7108

طَالِحَةً اسْتَرَحْتُمْ مِنْهَا وَوَضَعْتُمُوهَا عَنْ رِقَابِكُمْ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جنازوں کو تیزی سے لے کے جاؤ' کیونکہ اگر وہ اچھا ہوگا' تو تم اُسے بھلائی تک جلدی پہنچا دو گے اور اگر وہ بُرا ہوگا' تو تم اُس سے نجات حاصل کرلو گے اور اپنی گردنوں سے اُسے اتار دو گے''۔

6248 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: اَسْرِعُوا بِجَنَائِزِكُمْ، وَلَا تَهَوَّدُوا تَهَوُّدَ اَهْلِ الْكِتَابِ

** حسن بصری فرماتے ہیں: اپنے جنازوں کو جلدی لے کے جاؤ اور تم اہلِ کتاب کی طرح آرام آرام سے نہ چلو۔

6249 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: انْبَسِطُوا بِالْجَنَائِزِ، وَلَا تَدُبُّوا دَبِيبَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ جنازوں کو جلدی لے جاؤ یہود و نصاریٰ کی طرح تاخیر نہ کرو۔

6250 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ قَالَ: قَالَ اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: مَا مِنْ جَنَازَةٍ اِلَّا تُنَاشِدُ حَمَلَتَهَا، اِنْ كَانَتْ مُؤْمِنَةً وَاللّٰهُ رَاضٍ عَنْهَا قَالَتْ: " اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا اَسْرَعْتُمُونِي، وَاِنْ كَانَتْ كَافِرَةً بِاللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلَيْهَا سَاخِطٌ قَالَتْ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا رَجَعْتُمْ بِي، فَمَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ يَسْمَعُهُ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ، فَلَوْ اَنَّ الْاِنْسَانَ سَمِعَهُ خَرِعَ وَجَزِعَ، الْخَرِعُ يَعْنِي الضَّعْفَ وَالْهَيْبَةَ "

** حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر جنازہ اپنے اُٹھانے والوں کو مخاطب کر کے کچھ کہتا ہے' اگر وہ جنازہ مؤمن ہو اور اللہ تعالیٰ اُس سے راضی ہو' تو وہ میت یہ کہتی ہے: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہہ رہا ہوں کہ تم مجھے جلدی لے جاؤ' اگر وہ میت اللہ تعالیٰ کا کفر کرنے والے کی ہو اور اللہ تعالیٰ اُس پر ناراض ہو' تو وہ میت یہ کہتی ہے: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہہ رہی ہوں کہ مجھے واپس لے جاؤ' (اور انسانوں اور جنات کے) دو گروہوں کے علاوہ' ہر مخلوق اُن کی بات سنتی ہے' اگر انسان اُس کو سن لے' تو ہیبت زدہ ہو کر بے ہوش ہو جائے۔

لفظ ''خرع'' کا مطلب کمزور ہونا اور ہیبت زدہ ہونا ہے۔

6251 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ الْمَشْيُ بِالرَّجُلِ، اَنُسْرِعُ بِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَالْمَرْاَةُ؟ قَالَ: " تُسْرِعُ بِهَا اَيْضًا وَلٰكِنْ اَدْنٰى بِالْاِسْرَاعِ مِنَ الرَّجُلِ، اِنَّ لِلْمَرْاَةِ هَيْئَةً لَيْسَتْ لِلرَّجُلِ، قِيلَ: فَمَا حِيَاكَتُكُمْ اَوْ حِبَاتُكُمْ هٰذِهِ؟ " قَالَ: وَهُوَ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مرد کے جنازہ کے ساتھ کیسے چلا جائے گا' کیا ہم اُسے تیزی سے لے جائیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: عورت کو؟ اُنہوں نے جواب دیا: تم اُسے بھی تیزی کے ساتھ لے کر جاؤ گے' لیکن مرد کے مقابلہ میں ذرا کم تیزی ہوگی' کیونکہ عورت کی حیثیت مرد کی طرح نہیں ہوتی۔

6252 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ قَالَ: حَضَرَ نَافِعٌ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جِنَازَةَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هٰذِهٖ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ: هٰذَا زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوا، وَلَا تُزَلْزِلُوا، وَارْفُقُوا، فَاِنَّهٗ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَّلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ، قَالَ عَطَاءٌ: كَانَتِ الَّتِي لَمْ يَقْسِمْ لَهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَاَمَرَتْ عَائِشَةُ بِالْاِسْرَاعِ بِالْجَنَائِزِ

✱✱ عطاء بیان کرتے ہیں: نافع' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں شریک ہوئے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ تھیں' یہ ''سرف'' کے مقام کی بات ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ تھیں' جب تم ان کی میت کو اُٹھاؤ' تو تم اُسے ہلانا نہیں اور جھٹکا نہ دینا' تم نرمی سے کام لینا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نو ازواج تھیں جن میں سے آپ آٹھ کے لیے باری مقرر کرتے تھے اور ایک کے لیے باری مقرر نہیں کرتے تھے۔

عطاء بیان کرتے ہیں: جس خاتون کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باری مقرر نہیں کرتے تھے' وہ سیدہ صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا تھیں۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جنازہ کو تیزی سے لے جانے کی ہدایت کی تھی۔

6253 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ: شَهِدْتُ جِنَازَةً مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، فَجَلَسَ فِي الْمَقْبَرَةِ، ثُمَّ جَعَلَ يَنْظُرُ اِلَى الْجِنَازَةِ مُقْبِلًا وَهُمْ بِطَاءٌ، فَقَالَ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ لِمَا اَحْدَثَ النَّاسُ فِي الْجَنَائِزِ، لَقَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ الرَّجُلَ يُذَكِّرُ الرَّجُلَ وَيُخَوِّفُهٗ فَيَقُولُ: اتَّقِ اللّٰهَ، لَيُوشِكَنَّ اَنْ يُجْمَزَ بِكَ، لَا وَاللّٰهِ مَا كَانَ الْمَشْيُ بِالْجَنَائِزِ اِلَّا جَمْزًا"

✱✱ ابوزناد بیان کرتے ہیں: میں عبداللہ بن جعفر کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوا' وہ قبرستان میں بیٹھ گئے' پھر وہ جنازہ کو آتا ہوا دیکھتے رہے لیکن وہ بیٹھے رہے' پھر انہوں نے کہا: سبحان اللہ! لوگوں نے جنازہ کے بارے میں کتنی نئی چیزیں ایجاد کی ہیں پہلے میں ایک شخص کو سنتا تھا کہ وہ دوسرے شخص کو نصیحت دلا رہا ہوتا تھا اور خوف دلا رہا ہوتا تھا اور یہ کہتا تھا: تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو! عنقریب تمہارے ساتھ بھی یہی کچھ ہوگا' اللہ کی قسم! اب جنازہ کے ساتھ چلنے والے صرف تیزی سے چلیں گے۔

6254 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِنْدَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيْلِيُّ، عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجِنَازَةٍ، فَقَالَ: مُسْتَرِيحٌ، اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ؟ قَالَ: الْعَبْدُ الصَّالِحُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَهَمِّهَا اِلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ

✱✱ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' ایک جنازہ آپ کے پاس سے

گزرا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یا تو یہ راحت حاصل کرنے والا ہے یا اس سے راحت حاصل کر لی گئی ہے۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! راحت حاصل کرنے والا اور جس سے راحت حاصل کر لی گئی ہے اس سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نیک بندہ دنیا کی تنگی اور پریشانی سے راحت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف چلا جاتا ہے اور گناہگار بندہ سے دوسرے بندے درخت اور جانور راحت حاصل کر لیتے ہیں۔

6255 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ: رُوحُ الْمَيِّتِ بِيَدِ الْمَلِكِ يَقُولُ: اسْمَعْ مَا يُثْنٰى عَلَيْكَ حِيْنَ يُغَسَّلُ وَحِيْنَ يُحْمَلُ. فَاِذَا دُفِنَ كَلَّمَتْهُ الْاَرْضُ، وَقَالَتْ: اَمَا عَلِمْتَ اَنِّي بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَالْوَحْشَةِ وَالدُّودِ فَمَاذَا اَعْدَدْتَ لِي

* * عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: میت کی روح فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے جب میت کو غسل دیا جاتا ہے اور جب اُسے اُٹھایا جاتا ہے تو اُس وقت فرشتہ کہتا ہے: تم سنو کہ تمہاری کیسی تعریف ہو رہی ہے؟ جب میت کو دفن کر دیا جاتا ہے تو زمین اُس کے ساتھ بات چیت کرتی ہے اور یہ کہتی ہے: کیا تمہیں پتا نہیں تھا کہ میں تنہائی' وحشت کا گھر ہوں' تم نے میرے لیے کیا تیاری کی ہے؟

بَابُ كَسْرِ عَظْمِ الْمَيِّتِ

باب: میت کی ہڈی توڑ دینا

6256 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ، اَخِي يَحْيٰى، عَنْ عَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَسْرُ عِظَامِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهَا حَيًّا

* * سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میت کی ہڈی توڑنا' زندہ شخص کی ہڈی توڑنے کی مانند ہے''۔

6257 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ اَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَسْرُ عِظَامِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهَا حَيًّا قَالَ سُفْيَانُ: يَرَوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ اِثْمًا. اَخْبَرَنَا

* * سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میت کی ہڈی توڑنا' زندہ شخص کی ہڈی توڑنے کے مترادف ہے''۔

سفیان کہتے ہیں: علماء اس بات کے قائل ہیں: گناہ ہونے کے حوالے سے یہ برابر ہے۔

6258 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلَهُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

بَابُ الْمَشْيِ اَمَامَ الْجِنَازَةِ

باب: جنازہ کے آگے چلنا

6259 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَمْشُونَ بَيْنَ يَدَيِ الْجِنَازَةِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَالِمٌ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الْجِنَازَةِ

زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنازہ کے آگے چلا کرتے تھے۔
معمر بیان کرتے ہیں: زہری نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ سالم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: اُن کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) جنازہ کے آگے چلا کرتے تھے۔

6260 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: اَخْبَرَنَا شَيْخٌ لَنَا يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ الْخَطَّابِ يَضْرِبُ النَّاسَ يُقَدِّمُهُمْ اَمَامَ جِنَازَةِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ

ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ لوگوں کی پٹائی کر رہے تھے اور وہ لوگوں کو سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے جنازہ کے آگے کر رہے تھے۔

6261 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَيْزَارَ، يَسْاَلُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ الْمَشْيِ اَمَامَ الْجِنَازَةِ؟ فَقَالَ لَهُ اَنَسٌ: اِنَّمَا اَنْتَ مُشَيِّعٌ فَامْشِ اِنْ شِئْتَ اَمَامَهَا، وَاِنْ شِئْتَ خَلْفَهَا، وَاِنْ شِئْتَ عَنْ يَمِينِهَا، وَاِنْ شِئْتَ عَنْ يَسَارِهَا

حمید طویل بیان کرتے ہیں: میں نے عیزار کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے جنازہ کے آگے چلنے کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: جب تم میت کے ساتھ چل رہے ہو' تو تمہاری مرضی ہے' اگر تم چاہو تو اس کے آگے چلو' اگر چاہو تو اس کے پیچھے چلو' اگر چاہو تو اس کے دائیں طرف چلو اور اگر چاہو تو اس کے بائیں طرف چلو۔

6262 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَا مَشَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةٍ حَتَّى مَاتَ اِلَّا خَلْفَ الْجِنَازَةِ وَبِهِ نَاْخُذُ

طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال تک جس بھی جنازہ کے ساتھ چلے' ہمیشہ جنازہ کے پیچھے ہی چلے۔
(مصنف کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6263 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ اَوْسٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ

سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ فِي جِنَازَةٍ قَالَ: وَعَلِيٌّ آخِذٌ بِيَدِي وَنَحْنُ خَلْفَهَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَمْشِيَانِ اَمَامَهَا، فَقَالَ: اِنَّ فَضْلَ الْمَاشِي خَلْفَهَا عَلَى الَّذِي يَمْشِي اَمَامَهَا كَفَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلَاةِ الْفَذِّ، وَاِنَّهُمَا لَيَعْلَمَانِ مِنْ ذٰلِكَ مَا اَعْلَمُ وَلٰكِنَّهُمَا لَا يُحِبَّانِ اَنْ يَشُقَّا عَلَى النَّاسِ

* * سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جنازہ میں شرکت کی۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا' ہم جنازہ کے پیچھے تھے جبکہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما جنازہ کے آگے چل رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنازہ کے پیچھے چلنے والے شخص کو جنازہ کے آگے چلنے والے شخص پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو باجماعت نماز ادا کرنے والے کو' تنہا نماز ادا کرنے والے پر فضیلت حاصل ہے' جو چیز مجھے پتا ہے' یہ دونوں حضرات بھی اُس سے واقف ہیں' لیکن یہ دونوں اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ لوگوں کو مشقت کا شکار کریں۔

6264 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ: مَشٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْ جِنَازَةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

* * عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے آگے چلے تھے۔

6265 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي مَاجِدِ الْحَنَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَاَلْنَا نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْيِ مَعَ الْجَنَائِزِ فَقَالَ: اِنَّمَا هِيَ مَتْبُوعَةٌ وَلَيْسَتْ بِتَابِعَةٍ، وَلَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا

* * حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازہ کے ساتھ چلنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: جنازہ متبوع ہوتا ہے' وہ تابع نہیں ہوتا' جو شخص اس کے آگے چلتا ہے وہ اس کے ساتھ شمار نہیں ہوتا۔

6266 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَمْشِي خَلْفَهَا قَالَ: وَحُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّهُ كَانَ يُنْهٰى مَنْ شَهِدَ الْجِنَازَةَ اَنْ يَسْلُكَ عَنْ طَرِيقِهَا

* * حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فرشتے جنازہ کے پیچھے چلتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات مجھے بتائی گئی ہے کہ جو شخص جنازہ میں شریک ہوتا ہے' اُسے اس بات سے منع کیا جاتا تھا کہ وہ جنازہ کے راستہ سے ہٹ کر چلے۔

6267 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ الْمُطَّرِحِ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ: جَاءَ اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَهُوَ جَالِسٌ وَهُوَ مُحْتَبٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ: اَبَا حَسَنٍ اَخْبِرْنِي عَنِ الْمَشْيِ اَمَامَ الْجِنَازَةِ اِذَا شَهِدْتَهَا اَيُّ ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَخَلْفَهَا اَمْ اَمَامَهَا؟ قَالَ: فَقَطَّبَ عَلِيٌّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اَمِثْلُكَ يَسْاَلُ عَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ: نَعَمْ، وَاللّٰهِ لِمِثْلِي يَسْاَلُ عَنْ مِثْلِ هٰذَا، فَمَنْ يَسْاَلُ عَنْ مِثْلِ هٰذَا اِلَّا مِثْلِي؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي بَعَثَ

مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ اِنَّ فَضْلَ الْمَاشِي خَلْفَهَا عَلَى الْمَاشِي اَمَامَهَا كَفَضْلِ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ عَلَى التَّطَوُّعِ، فَقَالَ لَهُ اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ: يَا اَبَا حَسَنٍ، اَبِرَاْيِكَ تَقُولُ هٰذَا اَمْ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا اَبَا سَعِيدٍ اَمِثْلِ هٰذَا اَقُوْلُهُ بِرَاْيِي، لَا وَاللّٰهِ بَلْ سَمِعْتُهُ مِرَارًا يَقُولُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا اثْنَتَيْنِ وَلَا ثَلَاثَةٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ: فَوَاللّٰهِ مَا جَلَسْتُ جَالِسًا مُنْذُ شَهِدْتُ جَنَازَةً اِلَّا لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَشَهِدَهَا اَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَجَمِيعُ الصَّحَابَةِ، فَنَظَرْتُ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَمْشِيَانِ اَمَامَهَا، قَالَ فَضَحِكَ عَلِيٌّ وَقَالَ: اَنْتَ رَاَيْتَهُمَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ: نَعَمْ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَوْ حَدَّثَنِي بِهِنَّ غَيْرُكَ مَا صَدَّقْتُهُ، وَلٰكِنِّي اَعْلَمُ اَنَّ الْكَذِبَ لَيْسَ مِنْ شَاْنِكَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَهُمَا، اِنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي قُحَافَةَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، ثُمَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالْخَيْرِ اَيْنَ هُوَ، وَلَئِنْ كُنْتَ رَاَيْتَهُمَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ فَاِنَّهُمَا لَيَعْلَمَانِ اَنَّ فَضْلَ الْمَاشِي خَلْفَهَا عَلَى الْمَاشِي اَمَامَهَا كَفَضْلِ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ عَلٰى صَلَاةِ التَّطَوُّعِ، كَمَا يَعْلَمَانِ اَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً، وَلَقَدْ سَمِعَا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَمِعْتُ، وَلٰكِنَّهُمَا كَرِهَا اَنْ يَّجْتَمِعَ النَّاسُ وَيَتَضَايَقُوا فَاَحَبَّا اَنْ يَّتَقَدَّمَا وَاَنْ يُّسَهِّلَا، وَقَدْ عَلِمَا اَنَّهُ يُقْتَدٰى بِهِمَا، فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ تَقَدَّمَا، فَقَالَ اَبُو سَعِيدٍ: يَا اَبَا حَسَنٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ شَهِدْتُ الْجَنَازَةَ اَحَمْلُهَا وَاجِبٌ عَلٰى مَنْ شَهِدَهَا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهُ خَيْرٌ، فَمَنْ شَاءَ اَخَذَ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ، فَاِذَا اَنْتَ شَهِدْتَ الْجَنَازَةَ فَقَدِّمْهَا بَيْنَ يَدَيْكَ، وَاجْعَلْهَا نُصْبًا بَيْنَ عَيْنَيْكَ فَاِنَّمَا هِيَ مَوْعِظَةٌ وَتَذْكِرَةٌ وَعِبْرَةٌ، فَاِنْ بَدَا لَكَ اَنْ تَحْمِلَهُ فَانْظُرْ اِلٰى مُقَدَّمِ السَّرِيرِ فَانْظُرْ اِلٰى جَانِبِهِ الْاَيْسَرِ فَاجْعَلْهُ عَلٰى مَنْكِبِكَ الْاَيْمَنِ، فَاِذَا جِئْتَ الْمَقْبَرَةَ فَصَلَّيْتَ عَلَيْهَا فَلَا تَجْلِسْ، وَقُمْ عَلٰى قَبْرِهِ، فَاِنَّكَ تَرٰى اَمْرًا عَظِيمًا، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَخُوكَ اَخُوكَ، كَانَ يُنَافِسُكَ فِي الدُّنْيَا وَيُشَاحُّكَ فِيهَا، تَضَايَقُ بِهِ سُهُولَةَ الْاَرْضِ قُصُورًا، فَاِذَا هُوَ يَدْخُلُ فِي جَوْفِ قَبْرٍ مُنْحَرِفًا عَلٰى جَنْبِهِ، فَاِنْ لَمْ يَدْعُوكَ فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُومَ حَتّٰى يُدَلّٰى فِي حُفْرَتِهِ، وَاِنْ قَاتَلُوكَ قِتَالًا

✻✻ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جو اُس وقت احتباء کے طور پر بیٹھے ہوئے تھے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اُنہیں سلام کیا' اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو جواب دیا' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالحسن! آپ مجھے جنازہ کے ساتھ چلنے کے بارے میں بتائیے! جب میں جنازہ کے ساتھ شریک ہوتا ہوں تو اس میں کیا افضل ہے' پیچھے چلنا یا آگے چلنا؟ راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی دونوں آنکھوں کو بند کیا' پھر فرمایا: سبحان اللہ! کیا آپ جیسا شخص اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کر رہا ہے؟ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! میرے جیسا شخص اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کر رہا ہے' اس مسئلہ کے بارے میں میرے جیسا کوئی شخص ہی سوال کر سکتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اُس ذات کی قسم! جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! جنازہ کے پیچھے چلنے والے شخص کو جنازہ کے آگے چلنے والے شخص پر وہی فضیلت حاصل

ہے' جوفرض نماز کونفل نماز پر حاصل ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اُن سے کہا: اے ابوالحسن! کیا یہ بات آپ اپنی رائے سے ارشاد فرما رہے ہیں؟ یا آپ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی بھی کوئی بات سنی ہے؟ راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ میں آئے اور اُنہوں نے کہا: سبحان اللہ! اے ابوسعید! کیا میں اس طرح کی بات اپنی رائے سے بیان کروں گا؟ جی نہیں! اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مرتبہ یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' ایک مرتبہ نہیں' دو مرتبہ نہیں' تین مرتبہ نہیں' یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سات مرتبہ گنوایا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس اللہ کی قسم! میں جب سے جنازہ میں شریک ہوا ہوں' اُس کے بعد میں نہیں بیٹھا' ایک انصاری کا جنازہ تھا' اُس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ شریک ہوئے' میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ جنازہ کے آگے چل رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس پڑے' اُنہوں نے فرمایا: کیا آپ نے اُن دونوں کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا؟ تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ کے علاوہ کسی اور نے مجھے یہ بات بتائی ہوتی تو میں اُس کی تصدیق نہ کرتا' لیکن مجھے اس بات کا پتا ہے کہ آپ جھوٹ نہیں بولتے' اللہ تعالیٰ ان دونوں صاحبان کی مغفرت کرے! اس اُمت میں سب سے بہتر حضرت ابوبکر بن ابوقحافہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں' پھر اللہ تعالیٰ بھلائی کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کہاں ہے' لیکن اگر آپ نے خود ان دونوں حضرات کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے تو یہ دونوں حضرات بھی جانتے ہوں گے کہ جنازہ کے پیچھے چلنے والے شخص کو جنازہ کے آگے چلنے والے شخص پر وہی فضیلت حاصل ہے' جوفرض نماز کو نفل نماز پر حاصل ہوتی ہے اور یہ لوگ اس بات کو اسی طرح جانتے ہیں' جس طرح اس بات کا علم ہوتا ہے کہ کل سے پہلے رات آئے گی اور ان دونوں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اُسی طرح سنی ہوگی' جس طرح میں نے سنی ہے' لیکن ان دونوں حضرات نے اس بات کو ناپسند کیا کہ لوگ اکٹھے ہو جائیں اور تنگی ہو جائے' تو ان دونوں نے یہ سمجھا کہ یہ دونوں آگے چلیں اور سہولت رہے' یہ دونوں جانتے تھے کہ ان کی پیروی کی جاتی ہے' اس لیے یہ دونوں آگے چلے تھے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالحسن! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں کسی جنازہ میں شریک ہوتا ہوں تو جو شخص جنازہ میں شریک ہوتا ہے' کیا اُس کے لیے میت کو کندھا دینا واجب ہوتا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن یہ زیادہ بہتر ہے' جو شخص چاہے وہ اختیار کر لے اور جو شخص چاہے وہ ترک کر دے' جب آپ جنازہ میں شریک ہوتے ہیں' تو آپ اُسے اپنے سامنے رکھیں اور اپنی نگاہیں اُس پر جما کر رکھیں' کیونکہ یہ چیز وعظ و نصیحت حاصل کرنے کے لیے اور عبرت حاصل کرنے کے لیے مناسب ہے' اگر آپ کو مناسب لگتا ہے کہ آپ اسے کندھا دیں تو پھر آپ چارپائی کے آگے والے حصہ کا جائزہ لیں اور اُس میں بائیں طرف کو دیکھیں' اُس جگہ کو اپنے دائیں کندھے پر رکھیں' جب آپ قبرستان آ جائیں' تو میت کی نماز جنازہ ادا کریں اور وہاں بیٹھیں نہیں' آپ قبر پر کھڑے رہیں' کیونکہ آپ ایک عظیم بات دیکھیں گے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تمہارا بھائی' تمہارا بھائی جو دنیا میں تمہارے ساتھ رہا کرتا تھا اور دنیا میں تمہارے پاس ہوا کرتا تھا' اس کے لیے

زمین کی نرمی تنگ ہو رہی ہے اور یہ قبر میں داخل ہو رہا ہے اگر یہ تمہیں نہیں بلاتا تو تم اس چیز کو ترک نہ کرو کہ اس کے قبر میں اتارے جانے تک تم کھڑے رہو خواہ لوگ تمہارے ساتھ لڑائی ہی کیوں نہ کریں"۔

بَابُ فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

باب: جنازہ کے ساتھ جانے کی فضیلت

6268 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ مِنَ الْأَجْرِ، وَمَنِ انْتَظَرَهَا حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ: وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص نماز جنازہ ادا کرتا ہے اُسے اجر کا ایک قیراط ملتا ہے اور جو شخص (نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد) اس کا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میت کو لحد میں اتار دیا جائے تو اُسے دو قیراط ملتے ہیں"۔

عرض کی گئی: دو قیراط سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو بڑے پہاڑ جتنا (اجر و ثواب)۔

6269 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اتَّبَعَ جِنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنِ انْتَظَرَهَا حَتَّى يُقْضَى قَضَاؤُهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص جنازہ کے ساتھ جاتا ہے اور اُس کی نماز جنازہ ادا کرتا ہے اُسے ایک قیراط ملتا ہے اور جو شخص انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے (کفن دفن سے) فارغ ہوا جائے تو اُسے دو قیراط ملتے ہیں جن میں سے چھوٹا قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہوتا ہے"۔

6270 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِأَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنِ اتَّبَعَ جِنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَإِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: بَعْضُ حَدِيثِكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَقَامَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَخَذَ بِيَدِ ابْنِ عُمَرَ حَتَّى انْطَلَقَ بِهِ إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالَ لَهَا أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنْشُدُكِ بِاللّٰهِ، أَسَمِعْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ تَبِعَ جِنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَإِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَالْقِيرَاطُ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَشْغَلُنِي غَرْسُ الْوَدِيِّ وَلَا صَفْقٌ بِالْأَسْوَاقِ، إِنَّمَا كُنْتُ أَطْلُبُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُكْلَةً يُطْعِمُنِيهَا اَوْ كَلِمَةً يُعَلِّمُنِيهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اَنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ كُنْتَ اَلْزَمَنَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْلَمَنَا بِحَدِيْثِهٖ

✻✻ ولید بن عبدالرحمٰن جرشی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کرر ہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''جوشخص جنازہ کے ساتھ جاتا ہےاور اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرتا ہے اُسے ایک قیراط ملتا ہے' اور اگر وہ میت کے دفن میں بھی شریک ہوتو اُسے دو قیراط ملتے ہیں جو اُحد پہاڑ سے بڑے ہوتے ہیں''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے ابوہریرہ! آپ کی حدیث کا کچھ حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑا اور اُنہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا ہے:

''جوشخص جنازہ کے ساتھ جاتا ہےاور اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرتا ہے' اُسے ایک قیراط ملتا ہےاور اگر وہ اُس کے دفن میں بھی شریک ہو' تو اُسے دو قیراط ملتے ہیں اور ایک قیراط اُحد پہاڑ سے بڑا ہوتا ہے''۔

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ ایسا ہی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے) فرمایا: میں کھیتی باڑی اور بازاروں میں بھاؤ تاؤ کرنے میں مصروف نہیں رہا' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانے کی کسی چیز کا طلبگار ہوتا تھا جو آپ مجھے کھلا دیتے تھے' یا کسی بات کا طلبگار ہوتا تھا جو آپ مجھے تعلیم دے دیتے تھے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن سے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! آپ ہم سب سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے بارے میں ہم سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

6271 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ، اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى عَلٰى جِنَازَةٍ وَّتَبِعَهَا فَلَهٗ قِيرَاطَانِ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُحُدٍ، وَمَنْ صَلَّى وَلَمْ يَتْبَعْ فَلَهٗ قِيرَاطٌ مِثْلُ اُحُدٍ

✻✻ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا ہے:

''جوشخص نمازِ جنازہ ادا کرتا ہےاور جنازہ کے ساتھ رہتا ہے' اُسے اجر کے دو قیراط ملتے ہیں' جو اُحد پہاڑ جتنے ہوتے ہیں اور جوشخص صرف نمازِ جنازہ ادا کرتا ہےاور (دفن تک ساتھ نہیں رہتا) تو اُسے ایک قیراط ملتا ہے جو اُحد پہاڑ جتنا ہوتا تھا''۔

6272 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَاَى ابْنُ عَبَّاسٍ رَجُلًا انْصَرَفَ حِيْنَ صَلَّى عَلَى الْجِنَازَةِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: انْصَرَفَ هٰذَا بِقِيرَاطٍ مِنَ الْاَجْرِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو دیکھا جو نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بعد واپس چلا گیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ شخص اجر کا ایک قیراط لے کر واپس چلا گیا ہے۔

6273 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اتَّبَعَ عَطَاءٌ جَنَازَةً فَصَلَّى عِنْدَ دَارِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَاذَا لِي مِنَ الْاَجْرِ قَالَ: بِقَدْرِ مَا اتَّبَعْتَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء ایک جنازہ کے ساتھ گئے' اُنہوں نے عبدالعزیز کے گھر کے پاس نمازِ جنازہ ادا کی' ایک شخص نے اُن سے کہا: مجھے اس کا کتنا اجر ملے گا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جتنی دیر تم اس کے ساتھ رہو گے۔

6274 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: سُئِلَ مُجَاهِدٌ: صَلَاةُ التَّطَوُّعِ اَفْضَلُ اَمِ اتِّبَاعُ الْجِنَازَةِ؟ قَالَ: بَلِ اتِّبَاعُ الْجِنَازَةِ

٭٭ عثمان بن اسود بیان کرتے ہیں: مجاہد سے سوال کیا گیا: نفل نماز ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ یا جنازہ کے ساتھ جانا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جنازہ کے ساتھ جانا۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ عَلَى غَيْرِ وُضُوْءٍ

باب: وضو کیے بغیر نمازِ جنازہ ادا کرنا

6275 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ اَيَحْمِلُهَا غَيْرُ الْمُتَوَضِّءِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَكُوْنَ طَاهِرًا، وَلٰكِنْ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا اِلَّا مُتَوَضِّءٌ، وَلَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْحَائِضُ، هُوَ الْقَائِلُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ الذَّهَابُ اِلَى الْمَنَاسِكِ وَالدَّفْعَتَيْنِ بِوُضُوْءٍ؟ قَالَ: وَبِغَيْرِ وُضُوْءٍ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص جنازہ کے ساتھ جاتا ہے' تو کیا وہ بے وضو حالت میں جنازہ کو کندھا دے سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! البتہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ بات ہے کہ وہ باوضو حالت میں ہو' البتہ وہ نمازِ جنازہ صرف باوضو حالت میں ہی ادا کر سکتا ہے' حیض والی عورت نمازِ جنازہ ادا نہیں کر سکتی۔ ابن جریج کہتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: مناسک کی ادائیگی کے لیے جانے یا دونوں مواقع کی روانگی کے لیے وضو شرط ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ بغیر وضو بھی ہو سکتے ہیں۔

6276 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يُصَلِّي عَلَى جِنَازَةٍ غَيْرُ مُتَوَضِّءٍ، فَاِنْ فَعَلَ اَعَادَ الصَّلَاةَ مَا لَمْ يُدْفَنِ الْمَيِّتُ، فَاِذَا دُفِنَ فَقَدْ مَضَتْ صَلَاتُهُ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: بے وضو حالت میں نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جا سکتی' اگر کوئی شخص ایسا کر لیتا ہے' تو اگر میت کو دفن نہیں کیا گیا' تو نمازِ جنازہ کو دُہرائے گا اور اگر دفن کر دیا گیا' تو اُس کی نماز رخصت ہوگئی۔

6277 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يُصَلِّي عَلَى جِنَازَةٍ غَيْرُ مُتَوَضِّءٍ، فَاِنْ جَاءَتْهُ جِنَازَةٌ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَخَافَ الْفَوْتَ تَيَمَّمَ وَصَلَّى عَلَيْهَا، وَبِهِ نَاْخُذُ

✷✷ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: بے وضو حالت میں نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جاسکتی' اگر جنازہ آجائے اور آدمی بے وضو ہو اور اُسے جنازہ کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو' تو وہ تیمم کر کے اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرلے گا۔

(امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6278 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَعَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَعَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا حَضَرَ الْجِنَازَةَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَلْيَتَيَمَّمْ، وَبِهِ نَاْخُذُ

✷✷ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص بے وضو حالت میں جنازہ کے پاس آئے (یعنی نمازِ جنازہ ہونے لگی ہو) تو وہ شخص تیمم کرلے۔

(امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6279 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَجُلٌ، عَنْ رَجُلٍ، اَخْبَرَهُ قَالَ: صَلَّى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلَى جِنَازَةٍ فَجَعَلَ يَاْمُرُ اَهْلَهُ وَحَشَمَهُ بِالْوُضُوءِ، فَقَالَ اَبُو قِلَابَةَ: مَا هٰذَا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: بَلَغَنِي فِيمَا اَحْسِبُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: يَتَوَضَّاُ مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ قَالَ اَبُو قِلَابَةَ رُفِعَتْ اِلَيْكَ عَلَى غَيْرِ وَجْهِهَا، اِنَّمَا مَرَّ بِجِنَازَةٍ وَّالنَّاسُ فِي اَسْوَاقِهِمْ فَجَعَلُوا يَتَّبِعُونَ الْجِنَازَةَ هٰكَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَلْيَتَوَضَّاْ اَيْ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا اِلَّا مُتَوَضِّءٌ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لِمِثْلِ هٰذَا كُنْتُ اُحِبُّ قُرْبَكَ مِنِّي

✷✷ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے دوسرے شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: عمر بن عبدالعزیز نے نمازِ جنازہ پڑھائی' پھر اُنہوں نے اپنے اہلِ خانہ کو اور اپنے خادموں کو وضو کرنے کا حکم دیا۔ ابوقلابہ نے دریافت کیا: امیر المؤمنین! یہ کیا معاملہ ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے جو میرے خیال میں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص نمازِ جنازہ ادا کرلے وہ بعد میں وضو کرے۔

ابوقلابہ نے کہا: یہ آپ تک مختلف طور پر پہنچی ہے' اصل میں ایک مرتبہ جنازہ گزر رہا تھا' لوگ اُس وقت بازاروں میں مصروف تھے تو لوگ اسی حالت میں جنازہ کے ساتھ جانے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نمازِ جنازہ ادا کرنا چاہتا ہے وہ وضو کرلے یعنی صرف باوضو حالت میں ہی نمازِ جنازہ ادا کی جائے۔ اس پر عمر بن عبدالعزیز نے کہا: اس (یعنی ابوقلابہ) جیسے لوگوں کے بارے میں مجھے یہ بات پسند ہے کہ یہ میرے قریب رہیں۔

6280 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ اِنْ فَاجَاَتْكَ جِنَازَةٌ وَّاَنْتَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَصَلِّ عَلَيْهَا

* امام شعبی بیان کرتے ہیں: اگر اچانک جنازہ سامنے آ جائے اور تم اُس وقت بے وضو ہو تو تم نمازِ جنازہ ادا کرلو۔

بَابُ خَفضِ الصَّوْتِ عِندَ الْجِنَازَةِ

باب: جنازہ کے ساتھ آواز پست رکھنا

6281 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَدْرَكْتُ اَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّونَ خَفْضَ الصَّوْتِ عِنْدَ الْجَنَائِزِ، وَعِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، وَعِنْدَ الْقِتَالِ وَبِهِ نَاْخُذُ

* حسن بصری فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو پایا ہے کہ وہ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جنازہ کے ساتھ' قرآن کی تلاوت کے وقت اور جنگ کے وقت آواز کو پست رکھا جائے۔

(امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6282 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَبِعَ الْجِنَازَةَ اَكْثَرَ السُّكَاتَ، وَاَكْثَرَ حَدِيثَ نَفْسِهِ

* ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی جنازہ کے ساتھ شریک ہوتے تھے' تو زیادہ تر خاموش رہتے تھے اور زیادہ تر اپنے خیالوں میں گم رہتے تھے۔

6283 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوْا اِذَا شَهِدُوا الْجِنَازَةَ عُرِفَ ذٰلِكَ فِيهِمْ ثَلَاثًا

* ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ جب جنازہ میں شریک ہوتے تھے' تو اُن میں تین چیزیں پہچانی جاتی تھیں۔

بَابُ الرُّكُوبِ مَعَ الْجِنَازَةِ

باب: جنازہ کے ساتھ سوار ہو کر جانا

6284 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: "مَا رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ جِنَازَةٍ قَطُّ، قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: وَلَا اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

* زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کبھی بھی کسی جنازہ کے ساتھ سوار ہو کر نہیں گئے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی کبھی (سوار ہو کر) نہیں گئے۔

6285 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: "صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ الدَّحْدَاحِ قَالَ: فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْجِنَازَةِ اُتِيَ بِفَرَسٍ فَعَقَلَهُ رَجُلٌ وَالْفَرَسُ عُرْيٌ فَرَكِبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ بِهِ، وَنَحْنُ نَسْعَى حَوْلَهُ"

✽✽ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن دحداح کی نمازِ جنازہ ادا کی جب آپ جنازہ سے فارغ ہوئے تو ایک گھوڑا لایا گیا' جسے ایک شخص نے باندھا ہوا تھا' اُس گھوڑے کی پشت پر کوئی چیز نہیں تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہو گئے اور آپ اُسے مناسب رفتار سے لے کر روانہ ہوئے' ہم آپ کے ساتھ دوڑتے ہوئے گئے۔

6286 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَمُرَّ الرَّاكِبُ بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ

✽✽ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی سوار شخص جنازہ کے آگے سے گزرے۔

6287 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُ عَلْقَمَةَ: اَكَانُوْا يَكْرَهُوْنَ الْمَشْيَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ السَّيْرَ اَمَامَهَا، يَعْنِي الرَّاكِبَ، قَالَ اِبْرَاهِيمُ: وَرَاَيْتُ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدَ يَمْشِيَانِ اَمَامَهَا، وَقَالَ ابْنُ اَبِي اَوْفَى لِقَائِدِهِ لَا تُقَدِّمْنِي اَمَامَهَا

✽✽ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: میں نے علقمہ سے سوال کیا: کہ کیا پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ جنازہ کے آگے چلا جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تاہم پہلے لوگ سوار ہو کر جنازہ کے آگے چلنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ ابراہیم کہتے ہیں: میں نے علقمہ اور اسود کو دیکھا کہ وہ جنازہ کے آگے پیدل چلا کرتے تھے اور ابن ابواوفی اپنے ساتھ لے جانے والے کو کہا کرتے تھے: تم مجھے اس کے آگے لے کر نہ چلو۔

بَابُ مَنْعِ النِّسَاءِ اتِّبَاعَ الْجَنَائِزِ

باب: خواتین کا جنازہ کے ساتھ جانے کا مکروہ ہونا

6288 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

✽✽ سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہمیں (یعنی خواتین) کو جنازہ کے ساتھ جانے کو منع کیا گیا' لیکن اس بارے میں ہم پر شدت نہیں کی گئی۔

6289 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَوْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى النِّسَاءَ الْيَوْمَ نَهَاهُنَّ عَنِ الْخُرُوْجِ اَوْ حَرَّمَ عَلَيْهِنَّ الْخُرُوْجَ

✽✽ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آج کی خواتین کو دیکھ لیتے' تو اُنہیں گھر سے نکلنے سے منع کر دیتے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُن کے لیے باہر نکلنا حرام قرار دے دیتے۔

6290 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ جَنَازَةً، فَاِذَا بِامْرَاَةٍ عَجُوْزٍ تَتْبَعُهَا، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي

وَجْهِهِ، فَامَرَ بِهَا فَرُدَّتْ، ثُمَّ وَضَعَ السَّرِيرَ، فَلَمْ يُكَبِّرْ عَلَيْهَا حَتَّى قَالُوا: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ تَوَارَتْ بِاَخْصَاصِ الْمَدِينَةِ قَالَ: ثُمَّ كَبَّرَ عَلَيْهَا

* * عمر بن ذر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک جنازہ کے ساتھ جا رہے تھے' وہاں ایک بوڑھی عورت بھی جنازہ کے ساتھ آ رہی تھی' تو نبی اکرم ﷺ غصہ میں آ گئے' یہاں تک کہ غصہ کے آثار آپ کے چہرے پر محسوس ہوئے' آپ کے حکم کے تحت اُس خاتون کو واپس کر دیا گیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے وہ چارپائی رکھوائی' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس وقت تک نماز جنازہ کی تکبیر نہیں کہی' جب تک لوگوں نے یہ عرض نہیں کر دی کہ اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! وہ عورت مدینہ منورہ کی آبادی کے پیچھے چھپ گئی ہے! راوی کہتے ہیں: تو پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس میت کی نماز جنازہ کی تکبیر کہی۔

6291 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنْ اَبِي عَطِيَّةَ الْوَادِعِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةٍ فَرَاَى امْرَاَةً فَامَرَ بِهَا فَطُرِدَتْ حَتَّى لَمْ يَرَهَا ثُمَّ كَبَّرَ

* * ابوعطیہ وادعی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک جنازہ میں تشریف لے گئے تو آپ نے ایک خاتون کو دیکھا' آپ کے حکم کے تحت اُس خاتون کو واپس کر دیا گیا یہاں تک کہ جب وہ خاتون نظر سے اوجھل ہو گئی' تو نبی اکرم ﷺ نے تکبیر کہی۔

6292 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ: تَبِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَازَةَ فَرَاَى امْرَاَةً عَلَى اَثَرِهَا فَامَرَ بِالْجَنَازَةِ فَحُبِسَتْ، وَبَعَثَ رَجُلًا فَرَدَّ الْمَرْاَةَ حَتَّى اِذَا وَارَى بِهَا الْبُيُوتُ مَشَوْا بِهَا

* * مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک جنازے کے ساتھ جا رہے تھے' آپ ﷺ نے ایک خاتون کو جنازے کے پیچھے آتے ہوئے دیکھا تو آپ کے حکم کے تحت جنازے کو وہیں روک لیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا' اُس نے اس عورت کو واپس کیا' جہاں تک جب وہ عورت گھروں کے پیچھے چھپ گئی تو وہ لوگ (جنازے کو لے کر آگے) گئے۔

6293 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوْا يُقْفِلُونَ عَلَى النِّسَاءِ الْاَبْوَابَ حَتَّى يَخْرُجَ الرِّجَالُ الْجَنَائِزَ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: خواتین جنازہ کے ساتھ صرف دروازہ تک آتی ہیں' یہاں تک کہ مرد جنازہ کو (گھر سے) باہر لے جاتے ہیں۔

6294 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى قَالَ: لِلنِّسَاءِ فِي الْجَنَازَةِ نَصِيبٌ

* * عمرو بن یحییٰ فرماتے ہیں: خواتین کے لیے جنازہ میں شریک ہونے کا حصہ ہے۔

6295 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: " خُرُوجُ النِّسَاءِ عَلَى الْجَنَائِزِ؟ قَالَ: يُفْتَنَّ

* * ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا خواتین جنازہ کے ساتھ جا سکتی ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ آزمائش کا شکار ہو جائیں گی۔

6296 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: خُرُوجُ النِّسَاءِ عَلَى الْجَنَائِزِ بِدْعَةٌ

* * امام شعبی فرماتے ہیں: خواتین کا جنازہ کے ساتھ جانا بدعت ہے۔

6297 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحِلٍّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سُئِلَ: " اَتُصَلِّي الْمَرْاَةُ عَلَى الْجَنَائِزِ؟ قَالَ: لَا تُصَلِّي عَلَيْهَا طَوَاهِرَ وَلَا حَائِضًا

* * امام شعبی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُن سے دریافت کیا گیا: کیا عورت نمازِ جنازہ ادا کرے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: عورت نمازِ جنازہ ادا نہیں کرے گی' خواہ وہ پاک ہو' یا حیض کی حالت میں ہو۔

6298 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَاَى النِّسَاءَ فَقَالَ: اَتَحْمِلْنَهُ فِيمَنْ يَحْمِلُهُ؟ قُلْنَ: لَا قَالَ: اَفَتُدْخِلْنَهُ فِيمَنْ يُدْخِلُهُ؟ قُلْنَ: لَا قَالَ: اَفَتَحْثِينَ التُّرَابَ فِيمَنْ يَحْثُو؟ قُلْنَ: لَا قَالَ: فَارْجِعْنَ مَاْزُورَاتٍ، غَيْرَ مَاْجُورَاتٍ

* * مورق عجلی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک جنازہ میں تشریف لائے' تو آپ نے کچھ خواتین کو دیکھا تو دریافت کیا: کیا تم اسے کندھا دو گی؟ اُن لوگوں کے ساتھ جو اسے کندھا دے رہے ہیں' اُن خواتین نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: جو لوگ اس میت کو قبر میں اُتاریں گے' کیا تم اُن کے ساتھ اِسے اندر اُتارو گی؟ اُن خواتین نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: جو لوگ اس پر مٹی ڈالیں گے' کیا تم بھی اُن کے ساتھ مٹی ڈالو گی؟ اُن خواتین نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم گناہگار ہو کر واپس جاؤ' اجر یافتہ ہو کر نہ جاؤ۔

6299 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، اَنَّ عُمَرَ، رَاَى نِسَاءً مَعَ جَنَازَةٍ، فَقَالَ: ارْجِعْنَ مَاْزُورَاتٍ غَيْرَ مَاْجُورَاتٍ، فَوَاللّٰهِ مَا تَحْمِلْنَ وَلَا تَدْفِنَّ، يَا مُؤْذِيَاتِ الْاَمْوَاتِ وَمُفْتِنَاتِ الْاَحْيَاءِ

* * معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ خواتین کو جنازہ کے ساتھ دیکھا تو فرمایا: تم گناہگار ہو کر واپس جاؤ' اجر یافتہ ہو کر نہ جاؤ' اللہ کی قسم! نہ تو تم نے اسے کندھا دینا ہے' نہ دفن کرنا ہے' اے مرنے والوں کو اذیت دینے والیو! اور زندہ لوگوں کو آزمائش کا شکار کرنے والیو!

6300 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ اَنَّهُ كَانَ يَحْثِي فِي وُجُوهِهِنَّ التُّرَابَ، فَاِنْ مَضَيْنَ رَجَعَ "

* * مسروق کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ایسی خواتین پر مٹی پھینکتے تھے اور جب وہ خواتین واپس چلی جاتی تھیں' تو پھر وہ واپس آتے تھے (یا مٹی پھینکنا بند کرتے تھے)۔

6301 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: قَالَ: الْحَسَنُ لَا تَدَعْ حَقًّا لِبَاطِلٍ

** خالد بن دینار بیان کرتے ہیں: حسن فرماتے ہیں: تم کسی باطل کی وجہ سے حق کو نہ چھوڑو۔

6302 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي جَنَازَةٍ، فَلَمَّا بَلَغَ الْمَقْبَرَةَ سَمِعَ نَائِحَةً، اَوْ رَانَّةً قَالَ: فَاسْتَقْبَلَهَا، وَقَالَ لَهَا شَرًّا، وَقَالَ لِمُجَاهِدٍ: اِنَّكَ خَرَجْتَ تُرِيدُ الْاَجْرَ، وَاِنَّ هٰذِهِ تُرِيدُ بِكَ الْوِزْرَ، اِنَّا نُهِينَا اَنْ نَتَّبِعَ جَنَازَةً مَعَهَا رَانَّةٌ قَالَ: فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ

** مجاہد فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوا' جب وہ قبرستان پہنچے تو اُنہوں نے ایک نوحہ کرنے والی عورت کی آواز سنی' تو اُنہوں نے اُس عورت کی طرف رُخ کر کے بُرے کلمات کہے' پھر اُنہوں نے مجاہد سے کہا: تم اجر کے حصول کے لیے نکلے تھے اور یہ عورت تمہارے لیے گناہ دلوانا چاہتی ہے' ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ ایسے جنازہ کے ساتھ جائیں' جس کے ساتھ کوئی نوحہ کرنے والی عورت ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما واپس چلے گئے اور میں بھی اُن کے ساتھ واپس آ گیا۔

6303 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَمُجَاهِدٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، تَبِعَ جَنَازَةً فَرَاَى نِسَاءً يَتَّبِعْنَهَا وَيَصْرُخْنَ، فَاَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ وَقَالَ: اُفٍّ لَكُنَّ، اَذًى عَلَى الْمَيِّتِ، وَفِتْنَةٌ عَلَى الْحَيِّ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

** سعید بن جبیر اور مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک جنازہ کے ساتھ گئے' اُنہوں نے جنازہ کے ساتھ کچھ خواتین کو ساتھ آتے ہوئے اور چیخ و پکار کرتے ہوئے دیکھا' تو اُن کی طرف رُخ کر کے فرمایا: تم پر افسوس ہے! تم میت کو اذیت پہنچا رہی ہو اور زندہ لوگوں کو آزمائش کا شکار کر رہی ہو۔ اُنہوں نے تین مرتبہ یہ کلمات کہے۔

6304 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَاتَتْ بِنْتٌ لِوَهْبٍ، فَلَمَّا خَرَجَ الرِّجَالُ اَغْلَقَ الْبَابَ، وَلَمْ يَدَعِ النِّسَاءَ يَتَّبِعْنَهَا

** امام عبدالرزاق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہب کی صاحبزادی کا انتقال ہو گیا' جب مرد باہر آئے تو اُنہوں نے دروازہ بند کروایا اور خواتین کو ساتھ نہیں آنے دیا۔

بَابُ الْقِيَامِ حِينَ تَرَى الْجَنَازَةَ

باب: جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہونا

6305 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ جِنَازَةً، فَلْيَقُمْ حَتّٰى تُخَلِّفَهُ اَوْ تُوضَعَ

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص جنازہ دیکھے' تو وہ کھڑا ہو جائے' جب تک وہ جنازہ آگے نہیں چلا جاتا' یا اُسے زمین پر نہیں رکھ دیا جاتا''۔

6306 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ الْعَدَوِیَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ،

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عامر بن ربیعہ عدوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم کوئی جنازہ دیکھو' تو کھڑے ہو جاؤ' جب تک وہ آگے نہیں گزر جاتا''۔

6307 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ،

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

6308 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يُخْبِرُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

* * یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

6309 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِیٍّ حَتّٰى تَوَارَتْ

6305-صحيح البخاری - كتاب الجنائز' باب القيام للجنازة - حديث:1258' صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز ومن يتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل فی القيام للجنازة - ذكر البيان بان الامر انما امر المرء به الى ان تخلفه' حديث:3106' صحيح مسلم - كتاب الجنائز' باب القيام للجنازة - حديث:1641' سنن ابی داود - كتاب الجنائز' باب القيام للجنازة - حديث:2774' سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب ما جاء فی القيام للجنازة - حديث:1537' السنن للنسائی - كتاب الجنائز' باب الامر بالقيام للجنازة - حديث:1899' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الجنائز' من قال يقام للجنازة إذا مرت - حديث:11699' شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب الجنائز' باب الجنازة تمر بالقوم ايقومون لها ام لا ؟ - حديث:1769' مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث عامر بن ربيعة - حديث:15409' مسند الحميدی - احاديث عامر بن ربيعة رضی الله عنه' حديث:140' مسند ابی يعلى الموصلی - حديث عامر بن ربيعة' حديث:7041

* * حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ایک یہودی کے جنازہ کی وجہ سے کھڑے ہوگئے تھے یہاں تک کہ وہ نگاہوں سے اوجھل ہوگیا۔

6310 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيَّ، وَقَيْسَ بْنَ سَعْدٍ، كَانَا يَقُوْمَانِ لِلْجِنَازَةِ قَالَ: وَكَانَ مَرْوَانُ جَالِسًا وَمَعَهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ فَمَرَّتْ جِنَازَةٌ، فَقَامَ فَقَالَ مَرْوَانُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: اَمَرَنَا، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَهَاتِ اِذًا

* * امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ جنازہ کے لیے کھڑے ہوجایا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: مروان بیٹھا ہوا تھا' اُس کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بھی تھے' ایک جنازہ گزرا تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے' مروان نے کہا: یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُنہوں نے ہمیں حکم دیا ہے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے) تو مروان نے کہا: پھر ٹھیک ہے۔

6311 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ فَمَرَّ بِجِنَازَةٍ فَقَامَ لَهَا نَاسٌ "، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَنْ اَفْتَاكُمْ بِهٰذَا؟ فَقَالُوْا: اَبُوْ مُوْسٰى، فَقَالَ: اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً، وَكَانَ يَتَشَبَّهُ بِاَهْلِ الْكِتَابِ، فَلَمَّا نُهِيَ انْتَهٰى

* * ابومعمر بیان کرتے ہیں: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے' ایک جنازہ گزرا تو لوگ اُس کے لیے کھڑے ہو گئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہیں یہ فتویٰ کس نے دیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایسا کیا تھا لیکن یہ چیز اہلِ کتاب کے عمل سے مشابہت رکھتی ہے' جب اس سے منع کردیا گیا تو آپ اس سے باز آگئے۔

6312 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ شَهِدَ جِنَازَةً مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ بِالْكُوْفَةِ، فَرَاٰى نَاسًا قِيَامًا يَنْتَظِرُوْنَ الْجِنَازَةَ اَنْ تُوْضَعَ، فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ بِدِرَّةٍ مَعَهُ اَوْ سَوْطٍ اجْلِسُوْا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَسَ بَعْدَمَا كَانَ يَقُوْمُ

* * قیس بن مسعود اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ میں ایک جنازہ میں شریک ہوئے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو کھڑے ہوکر جنازہ کا انتظار کرتے ہوئے دیکھا کہ اُسے رکھ دیا جائے' تو اُنہیں دُرّے کے ذریعہ اشارہ کیا' یا لاٹھی کے ذریعہ اشارہ کیا کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہوتے تھے' لیکن پھر آپ بعد میں بیٹھے رہتے تھے۔

6313 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، مَرَّتْ بِهِمَا جِنَازَةٌ، فَقَامَ اَحَدُهُمَا وَجَلَسَ الْاٰخَرُ، فَقَالَ الَّذِيْ قَامَ: اَمَا تَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ، قَالَ الْاٰخَرُ: بَلٰى، وَقَعَدَ

✱✱ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا' تو ان میں سے ایک صاحب کھڑے ہو گئے اور دوسرے بیٹھے رہے' تو جو صاحب کھڑے ہوئے تھے اُنہوں نے یہ کہا: کیا آپ یہ بات نہیں جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (جنازہ کو دیکھ کر) کھڑے ہوئے تھے؟ تو دوسرے صاحب نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن (بعد میں) آپ بیٹھے بھی رہے تھے۔

6314 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عِنْدَ الْقَبْرِ ثُمَّ جَلَسَ "

✱✱ مسعود بن حکم' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس کھڑے رہے' پھر آپ تشریف فرما ہوئے۔

6315 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فَشَهِدْتُ جِنَازَةَ أُمِّ عَمْرٍو بِنْتِ الزُّبَيْرِ، فَلَمَّا صُلِّيَ عَلَيْهَا جَلَسَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ فَقُمْتُ، فَقَالَ لِي ابْنُ الْمُسَيِّبِ: اجْلِسْ، فَقُلْتُ: " بَلَغَنِي اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اجْلِسْ فَلَا بَأْسَ عَلَيْكَ "

✱✱ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں موجود تھا' میں اُم عمرو بنت زبیر کے جنازہ میں شریک ہوا' جب ان کی نمازِ جنازہ ادا کر لی گئی' تو سعید بن میسب بیٹھ گئے اور میں کھڑا رہا' سعید بن میسب نے مجھ سے کہا: تم بھی بیٹھ جاؤ! میں نے کہا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے۔ تو سعید نے کہا: تم بیٹھ جاؤ! تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا۔

6316 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَسْبِقُ الْجِنَازَةَ حَتّٰى يَأْتِيَ الْبَقِيعَ فَيَجْلِسَ، فَإِذَا رَآهَا قَامَ "، قَالَ نَافِعٌ: فَكُنْتُ اَسْتُرُهُ حَتّٰى لَا يَرَاهَا

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنازہ کے آگے آ جاتے تھے' یہاں تک کہ وہ بقیع پہنچ کر بیٹھ جاتے تھے' پھر جب وہ جنازہ کو دیکھتے تھے تو کھڑے ہو جاتے تھے۔ نافع بیان کرتے ہیں: میں اُن کے لیے رکاوٹ رکھتا تھا' تاکہ وہ اسے نہ دیکھ پائیں۔

6317 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قِيَامُ مَنْ يَرَاهَا؟ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدٌ مَوْلَى السَّائِبِ قَالَ: اتَّبَعَ ابْنُ عُمَرَ جِنَازَةً وَمَعَهُ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ اَبِي عَقْرَبٍ وَاَنَا اَتْبَعُهُمْ، فَقَالَ: فَمَضَى اَمَامَهَا فَجَلَسَ حَتّٰى اِذَا حَاذَتْ بِهِ قَامَ حَتّٰى خَلَّفَتْهُ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جو شخص جنازہ کو دیکھتا ہے' اس کے کھڑے ہونے کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: عبید نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک جنازہ کے ساتھ گئے' ان کے ساتھ عبید بن عمیر اور ابن ابوعقرب تھے' میں بھی ان حضرات کے ساتھ ہو لیا۔ راوی کہتے ہیں: تو وہ جنازہ کے آگے چلے گئے اور جا کر بیٹھ

گئے یہاں تک کہ جب جنازہ اُن کے قریب آیا تو وہ کھڑے ہو گئے' یہاں تک کہ وہ جنازہ آگے گزر گیا۔

6318 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا قِلَابَةَ يَقُوْلُ: قِيَامُ الرَّجُلِ عَلَى الْقَبْرِ حَتّٰى يُوضَعَ الْمَيِّتُ بِدْعَةٌ

* * ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: آدمی کا قبر پر اتنی دیر تک کھڑے رہنا' جب تک میت کو رکھ نہیں دیا جاتا' یہ بدعت ہے۔

6319 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَتْ تَمُرُّ بِهِمُ الْجَنَازَةُ، فَمَا يَقُوْمُ اَحَدٌ مِنْهُمْ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگوں کے پاس سے جنازہ گزرتا تھا' تو اُن میں سے کوئی بھی کھڑا نہیں ہوتا تھا۔

6320 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَعِيبُ عَلٰى مَنْ يَقُوْمُ اِذَا مَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ

* * ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ ایسے لوگوں پر اعتراض کرتے تھے' جو جنازہ کے پاس سے گزرنے پر کھڑے ہو جاتے تھے۔

6321 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ قَامَ لِلْجِنَازَةِ الْيَهُوْدُ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کا آغاز یہودیوں نے کیا تھا۔

6322 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْمِسْوَرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ كَانَ لَا يَجْلِسُ حَتّٰى تُوضَعَ فِي الْقَبْرِ

* * زہری نقل کرتے ہیں: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اُس وقت تک نہیں بیٹھتے تھے' جب تک میت کو قبر میں نہیں رکھ دیا جاتا تھا۔

6323 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: كَانَ لَا يَجْلِسُ حَتّٰى يُوضَعَ الْمَيِّتُ فِي اللَّحْدِ

وَيُرْوٰى ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ اَيُّوْبُ: فَسَاَلْتُ نَافِعًا، فَقَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَائِزُ عَلَى الْاَرْضِ جَلَسَ

* * ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اُس وقت تک نہیں بیٹھتے تھے' جب تک میت کو لحد میں نہیں رکھ دیا جاتا تھا۔

یہی روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

اُس وقت بیٹھتے تھے جب جنازہ کو زمین پر رکھ دیا جاتا تھا۔

6324 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةٍ فَوَجَدْنَا الْقَبْرَ لَمْ يُلْحَدْ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا

** حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوئے تو ہم نے قبر کو پایا کہ ابھی لحد نہیں بنی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور ہم بھی بیٹھ گئے۔

6325 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، اَنَّ مُجَاهِدًا قَالَ: كَانَ يُقَالَ: إِذَا مَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْجِنَازَةِ فَقُومُوا حَتَّى تُرْفَعَ، فَحَوَّلَهَا النَّاسُ فَقَالُوا: قُومُوا حَتَّى تُوضَعَ

** مجاہد بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ تم نمازِ جنازہ ادا کر لو تو اُس وقت تک کھڑے رہو جب تک جنازہ کو اُٹھا نہیں لیا جاتا' پھر لوگوں نے اُسے منتقل کیا اور لوگوں نے کہا: تم لوگ اُس وقت تک کھڑے رہو' جس وقت تک اسے رکھ نہیں دیا جاتا۔

6326 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً قُلْتُ: إِذَا صَلَّيْتَ عَلَى جِنَازَةٍ وَّكُنْتَ غَيْرَ مُتَّبِعِهَا؟ قَالَ: اَدْخُلُ وَلَا اَنْظُرُ اَنْ تُرْفَعَ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا' میں نے کہا: اگر آپ نمازِ جنازہ ادا کر لیں اور آپ جنازہ کے ساتھ نہ جانا چاہتے ہوں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: پھر میں داخل ہو جاؤں گا اور میں اس بات کا انتظار نہیں کروں گا کہ اسے کب اُٹھایا جاتا ہے؟

6327 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَغَيْرِهٖ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: إِذَا مَرَّتْ بِكَ جِنَازَةٌ فَقُمْ، فَاِنِ اتَّبَعْتَهَا فَلَا تَجْلِسْ حَتَّى تُوضَعَ

** حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب جنازہ تمہارے پاس سے گزرے تو تم کھڑے ہو جاؤ' اگر تم اُس کے ساتھ جاتے ہو تو اُس وقت تک نہ بیٹھو جب تک اُسے رکھ نہیں دیا جاتا۔

بَابُ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب: مردوں اور خواتین کی نمازِ جنازہ کیسے ادا کی جائے گی؟

6328 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِذَا كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ، كَانَ الرِّجَالُ يَلُونَ الْاِمَامَ، وَالنِّسَاءُ مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ

** حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مردوں اور خواتین (کے جنازہ ایک ساتھ موجود ہوں) تو مرد امام کے پاس ہوں گے اور خواتین دوسری طرف ہوں گی۔

6329 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الرِّجَالُ قَبْلَ النِّسَاءِ، وَالْكِبَارُ قَبْلَ الصِّغَارِ

* * حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (امام کی طرف کے حساب سے) مرد خواتین سے پہلے ہوں گے اور بڑی عمر کے لوگ کمسن بچوں سے پہلے ہوں گے۔

6330 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَائِزِ فَيَجْعَلُ الرِّجَالَ يَلُونَ الْاِمَامَ، وَالنِّسَاءَ اَمَامَ ذٰلِكَ وَبِهِ نَاْخُذُ

* * سعید بن مسیب' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے کچھ جنازے پڑھائے تو اُنہوں نے مردوں کو امام کی طرف رکھا اور خواتین کو اُن سے آگے (قبلہ کی طرف) رکھا۔

(امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6331 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ وَمَعَ ابْنِ عُمَرَ عَلٰى رَجُلٍ وَّامْرَاَةٍ، فَجَعَلَ الرَّجُلَ يَلِي الْاِمَامَ، وَالْمَرْاَةَ وَرَاءَ ذٰلِكَ، وَكَبَّرَ اَرْبَعًا

* * عثمان بن موہب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے ساتھ' ایک مرد اور ایک عورت کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی' تو مرد کو امام کی طرف رکھا گیا اور خاتون کو اُس کے دوسری طرف (قبلہ کی سمت میں) رکھا گیا' امام نے چار تکبیریں کہیں۔

6332 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: الرِّجَالُ يَلُونَ الْاِمَامَ، وَالنِّسَاءُ وَرَاءَ ذٰلِكَ

* * زہری فرماتے ہیں: مرد امام کی طرف ہوں گے اور خواتین دوسری طرف ہوں گی۔

6333 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ جَعَلَ الرَّجُلَ يَلِي الْاِمَامَ، وَالْمَرْاَةَ اَمَامَ ذٰلِكَ

* * موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مرد کو امام کی طرف رکھا تھا اور خاتون کے اُس کے آگے (قبلہ کی طرف) رکھا تھا۔

6334 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ قَالَ: اِذَا اجْتَمَعَتْ جَنَائِزُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ كَانَ الرِّجَالُ يَلُونَ الْاِمَامَ، وَالنِّسَاءُ اَمَامَ ذٰلِكَ،

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب مردوں اور خواتین کے جنازے اکٹھے ہو جائیں' تو مرد امام کی طرف ہوں گے اور خواتین اُس سے آگے (قبلہ کی سمت میں ہوں گی)۔

6335 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ

✱✱ اسی کی مانند روایت سعید بن مسیب کے حوالے سے منقول ہے۔

[redacted] - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، وَاِسْمَاعِيْلُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، صَلَّى عَلٰى اُمِّ كُلْثُوْمِ بِنْتِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَّزَيْدِ بْنِ عُمَرَ فَجَعَلَ زَيْدًا يَلِيْهِ وَالْمَرْاَةَ اَمَامَ ذٰلِكَ

✱✱ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ ادا کی' تو حضرت زید رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف رکھا اور خاتون کو اُن کے آگے (قبلہ کی طرف رکھا)۔

6337 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يَزْعُمُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، صَلّٰى عَلٰى تِسْعِ جَنَائِزَ جَمِيْعًا، فَجَعَلَ الرِّجَالَ يَلُوْنَ الْاِمَامَ، وَالنِّسَاءَ يَلُوْنَ الْقِبْلَةَ، فَصَفَّهُنَّ صَفًّا، وَوُضِعَتْ جَنَازَةُ اُمِّ كُلْثُوْمِ ابْنَةِ عَلِيٍّ امْرَاَةُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنٍ لَهَا يُقَالُ لَهٗ: زَيْدٌ، وُضِعَا جَمِيْعًا، وَالْاِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ، وَفِي النَّاسِ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَاَبُوْ سَعِيْدٍ، وَاَبُوْ قَتَادَةَ، فَوُضِعَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْاِمَامَ، قَالَ رَجُلٌ: فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ فَنَظَرْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ قَتَادَةَ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوْا: هِيَ السُّنَّةُ

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ نو جنازے اکٹھے پڑھائے تو اُنہوں نے مردوں کو امام کی طرف رکھوایا اور خواتین کو قبلہ کی طرف رکھوایا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن جنازوں کی صفیں بنوائی تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا' جو حضرت عمر بن خاطب کی اہلیہ تھیں' اور اُن کے صاحبزادے جن کا نام زید رکھا گیا تھا' اُن دونوں کو ایک ساتھ رکھا گیا۔ سعید بن العاص اُن دنوں امام تھے اور لوگوں میں حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت ابوہریرہ' حضرت ابوسعید خدری' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہم موجود تھے تو اُس بچے کو امام کی طرف رکھا گیا۔ ایک شخص نے کہا: میں اس بات کا انکار کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا' میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ تو اُن لوگوں نے جواب دیا: یہ سنت ہے۔

6338 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الرِّجَالُ مِمَّا يَلِي الْاِمَامَ، وَالنِّسَاءُ اَمَامَ ذٰلِكَ

✱✱ عطاء فرماتے ہیں: مرد امام کی طرف ہوں گے اور خواتین اُس سے آگے (قبلہ کی سمت میں) ہوں گی۔

6339 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى، اَنَّ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ كَانَ اِذَا صَلّٰى عَلَى النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ جَمِيْعًا جَعَلَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِيْهِ، وَالنِّسَاءَ اَمَامَ ذٰلِكَ "

✱✱ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ جب مردوں اور خواتین کی ایک ساتھ نمازِ جنازہ پڑھاتے تھے تو وہ مردوں کو اپنی طرف رکھتے تھے اور خواتین کو اُس سے آگے (قبلہ کی سمت میں رکھتے تھے)۔

6340 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَزِينٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: " رَأَيْتُهُ جَاءَ اِلٰى جَنَائِزِ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ، فَقَالَ: اَيْنَ الصَّعَافِقَةُ، اَوْ مَا تَقُولُ الصَّعَافِقَةُ؟ يَعْنِي الَّذِينَ يَطْعَنُونَ قَالَ: ثُمَّ جَعَلَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلُونَ الْاِمَامَ وَالنِّسَاءَ اَمَامَ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ عَلٰى اِثْرِ بَعْضٍ "، ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذٰلِكَ بِاُمِّ كُلْثُومٍ وَزَيْدٍ، وَثَمَّ رِجَالٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَالَ: اُرَاهُ ذَكَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا

✲✲ امام شعبی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: راوی کہتے ہیں: میں نے اُنہیں دیکھا کہ وہ کچھ مردوں اور خواتین کے جنازہ ادا کرنے کے لیے آئے تو اُنہوں نے دریافت کیا: طعن کرنے والے لوگ کہاں ہیں؟ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے مردوں کے جنازے امام کے قریب رکھوائے اور خواتین کے جنازے اُس سے آگے رکھے' وہ سب ایک دوسرے کے آگے پیچھے (ترتیب کے ساتھ صف میں) رکھے گئے۔ پھر اُنہوں نے یہ بات ذکر کی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا (اور اُن کے صاحبزادے) حضرت زید رضی اللہ عنہ کے جنازوں کے ساتھ اسی طرح کیا تھا' وہاں بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد بھی موجود تھے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے: وہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما تھے۔

6341 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الرِّجَالُ يَلُونَ الْقِبْلَةَ وَالنِّسَاءُ يَلُونَ الْاِمَامَ

✲✲ حسن بصری فرماتے ہیں: مرد قبلہ کی طرف ہوں گے اور خواتین کے جنازے امام کی طرف ہوں گے۔

6342 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: يُصَلّٰى عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ وَحْدَهُ

✲✲ ابن سیرین فرماتے ہیں: ان میں سے ہر ایک کی الگ سے نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔

6343 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: رَاَيْتُ الشَّعْبِيَّ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلَيْنِ وَصَفَّ اَحَدَهُمَا خَلْفَ الْاٰخَرِ، ثُمَّ قَالَ: " اصْنَعُوا بِهِمْ هٰكَذَا، وَاِنْ كَانُوا عَشَرَةً

✲✲ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو دو آدمیوں کو جنازہ پڑھاتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے ایک کو دوسرے کے پیچھے رکھ کے اُس کی صف بنائی اور پھر یہ کہا: تم ان کے ساتھ اسی طرح کرو' خواہ دس لوگ ہوں۔

بَابُ جَنَائِزِ الْاَحْرَارِ وَالْمَمْلُوكِينَ

باب: آزاد لوگوں اور غلاموں کے جنازے کا حکم

6344 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اِذَا كَانَ الْاَحْرَارُ وَالْمَمْلُوكِينَ فَالْاَحْرَارُ يَلُونَ الْاِمَامَ

✲✲ امام شعبی فرماتے ہیں: جب آزاد اور غلام (لوگوں کے جنازے اکٹھے ہوں) تو آزاد لوگ امام کی طرف ہوں گے۔

بَابُ اَيْنَ تُوضَعُ الْمَرْاَةُ مِنَ الرَّجُلِ

باب: مرد کے مقابلہ میں عورت کی میت کو کہاں رکھا جائے گا؟

6345 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: تُجْعَلُ الْمَرْاَةُ فِي الْمُصَلَّى عِنْدَ رِجْلِ الرَّجُلِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: جنازگاہ میں عورت کی میت کو مرد کی ٹانگ کے قریب رکھا جائے گا۔

6346 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ اِذَا صَلَّى عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَعَلَ رُءُوسَ النِّسَاءِ اِلٰى رُكْبَتَيِ الرِّجَالِ قَالَ: وَاَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فَلَا يُنْكِرُونَ عَلَيْهِ

✵✵ سلیمان بن موسیٰ نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' اُن کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب وہ مردوں اور خواتین کی نمازِ جنازہ ادا کرتے تھے تو وہ خواتین کے سر مردوں کے گھٹنوں کے قریب رکھوایا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اُن کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر اصحاب بھی موجود تھے اور انہوں نے اُن کا انکار نہیں کیا۔

6347 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَنْ، صَلَّى مَعَ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَوْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَلَى الْجَنَائِزِ فَكَانَا يَجْعَلَانِ الْمَرْاَةَ عِنْدَ مَنْكِبِ الرَّجُلِ

✵✵ خصیف بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ یا شاید حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ساتھ نمازِ جنازہ ادا کی تھی' یہ دونوں حضرات خاتون کو مرد کے کندھے کے قریب رکھتے تھے۔

6348 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُسَاوِي بَيْنَ رُءُوسِهِمْ اِذَا صَلَّى عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ " وَبِهِ نَاْخُذُ،

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کے سر ایک دوسرے کے برابر رکھوایا کرتے تھے' جب وہ مردوں اور خواتین کی نمازِ جنازہ پڑھاتے تھے۔

(امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6349 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

6350 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْمِقْدَامِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا كَانَ جَنَازَةُ رَجُلٍ وَامْرَاَةٍ فُضِّلَ الرَّجُلُ بِالرَّاْسِ حِينَ يُوضَعَانِ فِي الْمُصَلَّى

✵✵ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جب مرد اور عورت کے جنازے ہوں تو جب انہیں جنازگاہ میں رکھا جائے گا تو سر کے حوالے سے مرد کو فضیلت دی جائے گی (یعنی اُس کا سر ذرا اونچا ہوگا)۔

بَابُ اَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الْجَنَازَةِ

باب: جنازہ کے مقابلہ میں امام کہاں کھڑا ہوگا؟

6351 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَقُومُ الْإِمَامُ عِنْدَ صَدْرِ الرَّجُلِ، وَمَنْكِبِ الْمَرْاَةِ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: امام مرد کے سینے کے مدمقابل کھڑا ہوگا اور عورت کے کندھے کے مدمقابل کھڑا ہوگا۔

6352 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَقُومُ الْإِمَامُ عِنْدَ صَدْرِ الرَّجُلِ، وَمَنْكِبِ الْمَرْاَةِ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: امام مرد کے سینے کے مدمقابل ہوگا اور عورت کے کندھے کے مدمقابل ہوگا۔

6353 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى امْرَاَةٍ فَقَامَ وَسَطَهَا وَبِهِ نَاْخُذُ

* * حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کی نمازِ جنازہ ادا کی تو آپ اُس کے درمیان کے مدمقابل کھڑے ہوئے۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6354 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ اُصَدِّقُ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّهُ قَالَ: يَقُومُ الرَّجُلُ مِنَ الْمَرْاَةِ اِذَا صَلَّى عَلَيْهَا عِنْدَ صَدْرِهَا

* * حسن بصری فرماتے ہیں: مرد عورت کی جب نمازِ جنازہ ادا کرے گا تو اُس کے سینہ کے مدمقابل کھڑا ہوگا۔

بَابُ اِذَا اجْتَمَعَتْ جَنَائِزُ الرِّجَالِ

باب: جب کئی مردوں کے جنازے اکٹھے ہو جائیں؟

6355 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: رَاَيْتُ الشَّعْبِيَّ قَدَّمَ جَنَازَتَيْ رَجُلَيْنِ فَصَفَّ اَحَدَهُمَا خَلْفَ الْاُخْرَى قَالَ: اصْنَعُوا بِهِمْ هٰكَذَا وَاِنْ كَانُوا عَشَرَةً

* * ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو دیکھا کہ اُن کے سامنے دو آدمیوں کے جنازے آئے تو اُنہوں نے اُن دونوں کی صف بنائی جو ایک دوسرے کے پیچھے تھے تو اُنہوں نے فرمایا: اگر دس لوگ بھی ہوں تو تم اُنہیں اسی طرح رکھو۔

6356 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى اُحُدٍ، فَصَلَّى عَلَيْهِمْ جَمِيعًا، وَقَدَّمَ اِلَى الْقِبْلَةِ اَقْرَاَهُمْ لِلْقُرْآنِ وَبِهِ نَاْخُذُ

* * عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداءِ اُحد کی نمازِ جنازہ ادا کی آپ نے اُن سب کی نمازِ جنازہ ادا کی

اور قبلہ کی طرف اُس شخص کو رکھا جس کو قرآن زیادہ آتا تھا۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَائِزِ

باب: نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے، تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرنا

6357 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تَرْفَعُ يَدَيْكَ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ مِنَ التَّكْبِيرَاتِ الْأَرْبَعِ وَبِهِ نَأْخُذُ

** زہری فرماتے ہیں: چاروں تکبیروں میں سے ہر ایک تکبیر میں تم رفع یدین کرو گے۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

635[redacted] - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَرْفَعُ الْإِمَامُ يَدَيْهِ كُلَّمَا كَبَّرَ عَلَى الْجَنَائِزِ، وَالنَّاسُ خَلْفَهُ

** عطاء فرماتے ہیں: امام نمازِ جنازہ میں جب بھی تکبیر کہے گا، تو دونوں ہاتھ بلند کرے گا اور لوگ اس کے پیچھے ہوں گے۔

6359 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيرَاتِ كُلِّهِنَّ

** قیس بن ابوحازم کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ تمام تکبیروں میں رفع یدین کرتے تھے۔

6360 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ أَهْلِ الْجَزِيرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرْفَعُ فِي التَّكْبِيرَاتِ الْأَرْبَعِ عَلَى الْجَنَازَةِ"

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نمازِ جنازہ کی چاروں تکبیروں میں رفع یدین کرتے تھے۔

[redacted] - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ لَا يَرْفَعُ بَعْدُ"

** ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ نمازِ جنازہ کی پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے، پھر نہیں کرتے تھے۔

[redacted] - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى، ثُمَّ لَا يَرْفَعُ بَعْدُ، وَكَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا"،

** معمر نے اپنے بعض مشائخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما صرف پہلی تکبیر میں

رفع یدین کرتے تھے اُس کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے وہ چار تکبیریں کہتے تھے۔

6363 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، مِثْلَ ذٰلِكَ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: میت کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کا زیادہ حقدار کون ہے؟

6364 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: صَلَّى عُمَرُ عَلَى اَبِيْ بَكْرٍ، وَصَلَّى صُهَيْبٌ عَلَى عُمَرَ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی' حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

6365 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: صَلَّى الزُّبَيْرُ عَلَى عُمَرَ وَدَفَنَهُ، وَكَانَ اَوْصَى اِلَيْهِ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اُنہیں دفن کروایا' کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کے بارے میں وصیت کی تھی۔

6366 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: صَلَّيْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَالْاِمَامُ يَوْمَئِذٍ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

٭٭ ابن جریج نے نافع کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ ادا کی' اُن دنوں امام حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تھے۔

6367 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: يُصَلِّي عَلَيْهَا مَنْ كَانَ يَؤُمُّهَا فِيْ حَيَاتِهَا قَالَ: وَذٰلِكَ اَنَّ امْرَاَةً مَاتَتْ فِيْ قَوْمٍ آخَرِيْنَ فَقَالَ سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ ذٰلِكَ

٭٭ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: عورت کی نماز وہ شخص پڑھائے گا" جو اُس کی زندگی میں اُس کی امامت کرتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات اُنہوں نے اس لیے بیان کی تھی کہ ایک خاتون کا انتقال کسی دوسری قوم میں ہوا تھا' تو ایسی صورتِ حال میں سوید بن غفلہ نے یہ بات بیان کی تھی۔

6368 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانَ يُصَلِّي عَلَى جَنَائِزِهِمْ اَئِمَّتُهُمْ قَالَ: وَكَانَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا مَاتَتْ فِيْ قَوْمٍ آخَرِيْنَ يُصَلِّي عَلَيْهَا اِمَامُ ذٰلِكَ الْحَيِّ الَّذِيْ مَاتَتْ فِيْهِمْ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: لوگوں کا امام اُن کے جنازے پڑھائے گا۔ یہ بھی بیان کرتے ہیں: جب کوئی عورت کسی

دوسری قوم میں انتقال کر جائے' تو اُس قبیلہ کا امام اُس کی نمازِ جنازہ پڑھائے گا' جن لوگوں کے درمیان اُس عورت کا انتقال ہوا ہے۔

6369 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ قَالَ: شَهِدْتُ حُسَيْنًا حِينَ مَاتَ الْحَسَنُ وَهُوَ يَدْفَعُ فِي قَفَا سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ يَقُولُ: تَقَدَّمْ فَلَوْلَا السُّنَّةُ مَا قَدَّمْتُكَ، وَسَعِيدٌ اَمِيرٌ عَلَى الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ قَالَ: فَلَمَّا صَلَّوْا عَلَيْهِ قَامَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ: اَتَنْفَسُونَ عَلَى ابْنِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرْبَةً يَدْفِنُونَهُ فِيهَا؟ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِي، وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِي

** ابوحازم بیان کرتے ہیں: جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' وہ سعید بن العاص کو پکڑ کر اُسے آگے کر رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے: تم آگے ہو جاؤ' اگر یہ سنت نہ ہوتی تو میں تمہیں آگے نہ کرتا۔ سعید اُن دنوں مدینہ منورہ کا گورنر تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب اُن لوگوں نے نمازِ جنازہ ادا کر لی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے فرمایا: کیا تم اپنے نبی کے صاحبزادے کے دفن کے سلسلے میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہو' پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

"جو شخص ان دونوں سے محبت رکھتا ہے' وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے اور جو شخص ان دونوں سے بغض رکھتا ہے' وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے"۔

6370 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَوْلَى النَّاسِ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْمَرْاَةِ الْاَبُ، ثُمَّ الزَّوْجُ، ثُمَّ الْاِبْنُ، ثُمَّ الْاَخُ

** حسن بصری فرماتے ہیں: عورت کی نمازِ جنازہ پڑھانے کا سب سے زیادہ حقدار باپ ہے' پھر شوہر ہے' پھر بیٹا ہے' پھر بھائی ہے۔

6371 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: اسْتَاْذَنْتُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهَا

** امام شعبی فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سے اُن کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کی اجازت لی۔

6372 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الزَّوْجُ اَحَقُّ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنَ الْاَخِ

** عطاء فرماتے ہیں: بھائی کے مقابلہ میں عورت کا شوہر اُس کی نمازِ جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار ہوگا۔

6373 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: الْوَلِيُّ اَحَقُّ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهَا

✽✽ مسروق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: عورت کی نمازِ جنازہ پڑھانے کا سب سے زیادہ حقدار اُس کا ولی ہوگا۔

[redacted] - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ: مَاتَتِ امْرَاَةٌ لِاَبِي بَكْرٍ فَجَاءَ اِخْوَتُهَا يُنَازِعُونَهُ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهَا فَقَالَ اَبُو بَكْرَةَ: "لَوْلَا اَنِّي اَحَقُّ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهَا مَا نَازَعْتُكُمْ فِي ذٰلِكَ قَالَ: فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ دَخَلَ الْقَبْرَ فَاُخْرِجَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ ثَلَاثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ ابْنًا وَابْنَةً، فَصَاحُوا عَلَيْهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ: مَا فِي الْاَرْضِ نَفْسٌ وَلَا نَفْسُ ذُبَابٍ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْ نَفْسِي، قِيلَ لَهُ: لِمَ؟ قَالَ: مَخَافَةَ اَنْ يُدْرِكَنِي زَمَانٌ لَا آمُرُ فِيهِ بِمَعْرُوفٍ وَلَا اَنْهٰى فِيهِ عَنْ مُنْكَرٍ، فَمَا خَيْرِي يَوْمَئِذٍ؟

✽✽ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کا انتقال ہوگیا' تو اُن کے بھائی آئے اور نمازِ جنازہ پڑھانے کے بارے میں اُن سے اختلاف کرنے لگے تو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں اس عورت کی نمازِ جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار نہ ہوتا' تو میں اس بارے میں تم سے کبھی اختلاف نہ کرتا۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ آگے بڑھے' اُنہوں نے اُس خاتون کی نمازِ جنازہ پڑھائی' پھر وہ قبر میں اُترے تو جب اُنہیں باہر نکالا گیا تو اُن پر غشی طاری تھی' اُس وقت اُن کے تیس یا چالیس بچے تھے' لوگوں نے چیخ کر اُنہیں پکارا تو اُنہیں ہوش آیا' پھر اُنہوں نے فرمایا: زمین میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے یہاں تک کہ مکھی کا وجود بھی ایسا نہیں ہے کہ جو میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہو کہ میری جان نکل جائے (یعنی میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ میری جان نکل جائے)۔ اُن سے دریافت کیا گیا: وہ کیوں؟ اُنہوں نے کہا: اس اندیشہ کے تحت کہ کہیں مجھے ایسا زمانہ نصیب نہ ہو' جس میں' میں نیکی کا حکم نہ دے سکوں اور بُرائی سے منع کر سکوں' تو پھر اُس وقت مجھ میں کوئی بھلائی نہیں ہوگی۔

[redacted] - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَحَقُّ النَّاسِ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْمَرْاَةِ زَوْجُهَا

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کی نمازِ جنازہ پڑھانے کا سب سے زیادہ حقدار اُس کا شوہر ہے۔

بَابُ كَيْفَ صُلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم ﷺ کی نمازِ جنازہ کیسے ادا کی گئی تھی؟

[redacted] - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَمْ يَؤُمَّهُمْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ كَانُوا يَدْخُلُونَ اَفْوَاجًا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ اِلَى الْبَيْتِ الَّذِي هُوَ فِيهِ

وَالْحُجْرَةِ فَيَدْعُونَ ثُمَّ يَخْرُجُونَ وَيَدْخُلُ آخَرُونَ، حَتَّى فَرَغَ النَّاسُ

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی نمازِ جنازہ میں کسی نے لوگوں کی امامت نہیں کی تھی' لوگ گروہوں کی شکل میں آئے تھے' مرد آئے' پھر خواتین آئیں' پھر بچے آئے اُس گھر میں جہاں نبی اکرم ﷺ موجود تھے' وہ حجرہ میں آکر دعا کرتے تھے' پھر باہر نکل جاتے تھے' پھر دوسرے لوگ آجاتے تھے یہاں تک کہ سب لوگ فارغ ہو گئے۔

6377 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: " قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَلَمْ يُدْفَنْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ، حَتَّى كَانَ مِنْ آخِرِ يَوْمِ الثُّلَاثَاءِ قَالَ: وَغُسِّلَ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ، وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ: ثَوْبَيْنِ صُحَارِيَّيْنِ وَبُرْدِ حِبَرَةٍ، وَصُلِّيَ عَلَيْهِ بِغَيْرِ اِمَامٍ، وَنَادَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي النَّاسِ خَلُّوا الْجِنَازَةَ وَاَهْلَهَا وَلُحِدَ لَهُ، وَجُعِلَ عَلَى لَحْدِهِ اللَّبِنُ "

✵✵ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا پیر کے دن انتقال ہوا' اُس دن اور اُس رات میں آپ کو دفن نہیں کیا گیا یہاں تک کہ منگل کے دن کا آخری حصہ آ گیا۔ راوی کہتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کو غسل دیا گیا' تو آپ کی قمیص آپ کے جسم پر رہنے دی گئی' آپ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا' دو صحاری کپڑے تھے اور ایک منقش چادر تھی۔ نبی اکرم ﷺ کی نماز کسی امام کے بغیر ادا کی گئی' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں یہ اعلان کیا کہ اب جنازہ اور اُس کے اہل کے لیے جگہ چھوڑ دو۔ نبی اکرم ﷺ کے لیے لحد تیار کی گئی اور آپ کی لحد پر اینٹیں رکھی گئیں۔

بَابُ دَفْنِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ

باب: مرد اور عورت کو دفن کرنا

6378 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، اَنَّ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ كَانَ اِذَا دَفَنَ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ جَمِيعًا يَجْعَلُ الرَّجُلَ فِي الْقَبْرِ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ، وَيَجْعَلُ الْمَرْاَةَ وَرَاءَهُ فِي الْقَبْرِ "، قَالَ سُلَيْمَانُ: فَاِنْ كَانَا رَجُلَيْنِ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ كَبَّرَ الْاِمَامُ قَالَ: الْاَكْبَرُ اِمَامُ الْاَصْغَرِ

✵✵ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے جب مردوں اور عورتوں کو اکٹھے دفن کروایا تو انہوں نے قبر میں مرد کو قبلہ کی طرف سمت رکھا اور عورت کو قبر میں اُس کے دوسری طرف رکھا۔

سلیمان بیان کرتے ہیں: جب دو آدمی ایک ہی قبر میں دفن کیے جائیں گے تو امام بڑے کو آگے کرے گا۔ راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ بڑا شخص' چھوٹے کا امام ہوتا ہے۔

6379 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمَ اُحُدٍ يَدْفِنُ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ، وَيَسْاَلُ اَيُّهُمْ اَقْرَاُ لِلْقُرْآنِ؟ فَيُقَدِّمُهُ يَقُولُ: مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ، ذَكَرَهُ الزُّهْرِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِي الصُّعَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

❊❊ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین آدمیوں کو ایک ہی قبر میں دفنایا۔ آپ یہ دریافت کرتے تھے: ان میں سے کس کو زیادہ قرآن آتا ہے؟ تو اُسے آگے کر دیتے تھے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُسے قبلہ کی سمت میں رکھواتے تھے۔

زہری نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

6380 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَدِّمُ فِي الْقَبْرِ اِلَى الْقِبْلَةِ اَقْرَاَهُمْ، ثُمَّ ذَا السِّنِّ "

❊❊ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں قبلہ کی طرف اُس شخص کو رکھواتے تھے جو سب سے زیادہ قرآن کا عالم تھا' پھر اُس شخص کو رکھواتے تھے' جس کی عمر زیادہ ہو۔

بَابُ اللَّحْدِ

باب: لحد کا بیان

6381 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: " وَلِيَ غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَفْنَهُ وَاِجْنَانَهُ دُوْنَ النَّاسِ اَرْبَعَةٌ: عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ وَالْفَضْلُ وَصَالِحٌ شُقْرَانُ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَحَدُوْا لَهُ، وَنَصَبُوْا عَلَيْهِ اللَّبِنَ نَصْبًا "

❊❊ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے' آپ کو دفن کرنے کے نگران باقی سب لوگوں کو چھوڑ کر چار آدمی بنے تھے: حضرت علی' حضرت عباس' حضرت فضل اور حضرت صالح شقران رضی اللہ عنہم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے' ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لحد تیار کی تھی اور اُس پر اینٹیں لگائی تھیں۔

6382 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّهُ لَحَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَصَبَ عَلٰى لَحْدِهِ اللَّبِنَ

❊❊ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لحد تیار کروائی تھی اور آپ کی لحد پر اینٹیں لگائی تھیں۔

6383 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلَانِ رَجُلٌ يَلْحَدُ وَرَجُلٌ يَشُقُّ، فَاجْتَمَعَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: اَللّٰهُمَّ خِرْ لَهُ قَالَ: فَطَلَعَ الَّذِيْ يَلْحَدُ فَلَحَدَ لَهُ

❊❊ عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو مدینہ منورہ میں دو آدمی تھے اُن میں سے ایک لحد بناتا تھا اور ایک شق کے طور پر قبر کھودتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اکٹھے ہوئے تو اُنہوں نے کہا: اے

اللہ! نبی اکرم ﷺ کے لیے کسی ایک کو اختیار کر لے! راوی کہتے ہیں: تو وہ شخص پہلے آ گیا جو لحد بناتا تھا' تو اُس نے نبی اکرم ﷺ کے لیے لحد تیار کی۔

[redacted] - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ رَجُلَانِ: اَحَدُهُمَا يَلْحَدُ الْقُبُوْرَ، وَالْاٰخَرُ يَشُقُّ فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا: اَيُّهُمَا جَاءَ اَمَرْنَاهُ يَعْمَلُ عَمَلَهُ، فَجَاءَ الَّذِي يَلْحَدُ فَاَمَرُوْهُ فَلَحَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

** ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں دو آدمی تھے' جن میں سے ایک قبروں میں لحد بناتا تھا اور دوسرا شق کے طور پر قبر بناتا تھا' جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو لوگوں نے کہا: جو شخص پہلے آ گیا ہم اُسے یہ ہدایت کریں گے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے لیے یہ خدمت سرانجام دے۔ تو وہ شخص پہلے آ گیا جو لحد بناتا تھا' تو لوگوں نے اُسے ہدایت کی تو اُس نے نبی اکرم ﷺ کے لیے لحد تیار کی۔

6385 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُثْمَانَ اَبِي الْيَقْظَانِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّحْدُ لَنَا، وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا

** حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لحد ہمارے لیے ہے اور شق دوسروں کے لیے ہے''۔

[redacted] - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ اللَّحْدَ، وَيَكْرَهُوْنَ الشَّقَّ، وَيَكْرَهُوْنَ الْاٰجُرَ فِي الْقَبْرِ، وَيَسْتَحِبُّوْنَ اللَّبِنَ وَالْقَصَبَ، وَكَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اِذَا سُوِّيَ عَلَى الْمَيِّتِ اَنْ يَقُوْمَ الْوَلِيُّ عَلٰى قَبْرِهٖ فَيُعَزّٰى بِهٖ

** ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ لحد کو پسند کرتے تھے اور شق کو ناپسند کرتے تھے' وہ قبر میں اجر کو ناپسند کرتے تھے' وہ لوگ اینٹ اور نرکل (کانے) رکھنے کو مستحب سمجھتے تھے اور وہ لوگ اس بات کو بھی مکروہ سمجھتے تھے کہ جب میت کو دفن کر دیا جائے تو اُس کا ولی قبر کے پاس کھڑا ہو اور اُس کے ساتھ تعزیت کی جائے۔

[redacted] - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ الَّذِي لَحَدَ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ طَلْحَةَ، وَاَنَّ الَّذِي اَلْقَى الْقَطِيفَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُقْرَانُ

6385-سنن ابی داود - کتاب الجنائز' باب فی اللحد - حدیث:2809' سنن ابن ماجه - کتاب الجنائز' باب ما جاء فی استحباب اللحد - حدیث:1549' السنن للنسائی - کتاب الجنائز' اللحد والشق - حدیث:1992' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الجنائز' فی اللحد للمیت من اقر به وکره الشق - حدیث:11426' السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الجنائز' اللحد والشق - حدیث:2111' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیه' حدیث:2366'مسند الحمیدی - احادیث جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنه' حدیث:779' مسند الطیالسی - احادیث جریر بن عبد اللہ البجلی' حدیث:697' المعجم الکبیر للطبرانی - باب الجیم' باب من اسمه جابر - زاذان ابو عمر' حدیث:2270

✵✵ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لحد بنائی تھی اُن کا نام حضرت ابوطلحہ تھا اور جن صاحب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر چادر ڈالی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت شقران رضی اللہ عنہ تھے۔

6388 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُرِشَ فِىْ قَبْرِهٖ جَرْدُ قَطِيفَةٍ كَانَ يَرْكَبُ عَلَيْهَا فِىْ حَيَاتِهٖ، قُلْنَا لِاَبِىْ بَكْرٍ: فَلَوْ فَعَلَ النَّاسُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: كَلَّا، اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كَغَيْرِهٖ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف میں وہ چادر بچھائی گئی تھی' جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں بیٹھا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: اگر اب بھی لوگ ایسا کریں (تو کیا حکم ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: ہرگز نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال دوسرے لوگوں کی طرح نہیں ہے۔

6389 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِىْ اَنَّهٗ فُرِشَ فِىْ قَبْرِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں فدک سے آئی ہوئی ایک چادر بچھائی گئی تھی۔

6390 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَخِىْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ عَمِّهٖ قَالَ: مَاتَتْ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ فَاَخَذْتُ رِدَائِىْ فَبَسَطْتُهٗ تَحْتَهَا فَاَخَذَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَرَمَى بِهٖ

✵✵ عبیداللہ بن عبداللہ اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال "سرف" کے مقام پر ہوا' تو میں نے اپنی چادر لی اور اُن کے نیچے بچھادی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس چادر کو پکڑ کر ایک طرف کردیا۔

6391 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، مِنْ اَصْحَابِهِمْ: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُسِّدَ لَبِنَةً جُعِلَ اِلَيْهَا رَاْسُهٗ تَدْعَمُهٗ وَلَا تُجْعَلُ تَحْتَ خَدِّهٖ، قُلْنَا لِاَبِىْ بَكْرٍ: لَبِنَةٌ صَحِيحَةٌ اَمْ كَسِيْرَةٌ؟ قَالَ: بَلْ لَبِنَةٌ

✵✵ ابوبکر بن محمد نے کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک اینٹ تکیہ کے طور پر رکھی گئی آپ کا سر مبارک اُس پر رکھ دیا گیا' اُسے آپ کے رخسار کے نیچے نہیں رکھا گیا۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے امام ابوبکر بن محمد سے دریافت کیا: کیا وہ اینٹ سالم تھی' یا ٹوٹی ہوئی تھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: بس وہ اینٹ تھی۔

6392 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ، وَعَلِيٍّ اَنَّهُ لُحِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُرِضَ عَلَيْهِ اللَّبِنُ وَنُصِبَ

٭٭ ابن جریج نے حضرت ابوبکر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لحد بنائی گئی تو آپ کے لیے اطراف میں اینٹیں رکھی گئیں اور انہیں نصب کیا گیا۔

بَابُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: جنازہ پر تکبیر کہنا

6393 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَاَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: نَعَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ لِاَصْحَابِهِ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ فَصَفُّوا خَلْفَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا، وَبِهِ نَاْخُذُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نجاشی کے انتقال کی اطلاع دی' یہ حضرات مدینہ منورہ میں موجود تھے' ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں بنالیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے چار تکبیریں کہیں۔

(امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6394 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى امْرَاَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا

٭٭ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کی نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے اُس پر چار تکبیریں کہیں۔

6395 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ: كَانُوا يُكَبِّرُونَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا وَخَمْسًا وَاَرْبَعًا حَتّٰى كَانَ زَمَنُ عُمَرَ فَجَمَعَهُمْ فَسَاَلَهُمْ فَاَخْبَرَهُمْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ بِمَا رَاٰى، فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اَرْبَعِ تَكْبِيرَاتٍ كَاَطْوَلِ الصَّلَاةِ، يَعْنِي الظُّهْرَ "

٭٭ ابووائل بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں لوگ سات' یا پانچ' یا چار تکبیریں کہا کرتے تھے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے لوگوں کو جمع کیا اور اُن سے اس بارے میں دریافت کیا' ہر شخص نے اپنی رائے کے مطابق اُنہیں بتایا تو ان سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ چار تکبیریں کہی جائیں گی' جو سب سے طویل نماز یعنی ظہر کی نماز میں ہوتی ہیں۔

6396 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَزِينٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَبَّرَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى اُمِّهِ اَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ، وَمَا حَسَدَهَا خَيْرًا

✽✽ امام شعبی فرماتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کے انتقال پر چار تکبیریں کہی تھیں۔

6397 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ: كَبَّرَ عُمَرُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ، وَسَأَلَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُدْخِلُهَا قَبْرَهَا؟ فَقُلْنَ: مَنْ كَانَ يَرَاهَا فِي حَيَاتِهَا

✽✽ امام شعبی' عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے دریافت کیا تھا کہ انہیں ان کی قبر میں کون اتارے گا؟ تو اُن ازواج نے جواب دیا: جواُن کی زندگی میں انہیں دیکھ سکتا تھا۔

6398 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: كَبَّرَ عَلِيٌّ عَلَى يَزِيدَ بْنِ الْمُكَفَّفِ النَّخَعِيِّ أَرْبَعًا

✽✽ عمیر بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یزید بن مکفف نخعی کی نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں۔

6399 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُولُ: صَلَّى عَلِيٌّ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ سِتًّا

✽✽ عبداللہ بن معقل فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے اُن پر چھ تکبیریں کہی تھیں۔

6400 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ عَلَى جِنَازَةٍ خَمْسًا

✽✽ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک جنازہ میں پانچ تکبیریں کہی تھیں۔

6401 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُلٌّ قَدْ فَعَلَ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى أَرْبَعِ تَكْبِيرَاتٍ

✽✽ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: انہوں نے سب کیا ہے لیکن لوگوں کا اتفاق چار تکبیروں پر ہو گیا۔

6402 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَجْمَعُ النَّاسَ بِالْحَمْدِ، وَيُكَبِّرُ عَلَى الْجَنَائِزِ ثَلَاثًا"

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ لوگوں کو جمع کر کے سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے اور جنازہ پر تین تکبیریں کہتے تھے۔

6403 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُغَفَّلٍ، أَنَّ عَلِيًّا، صَلَّى عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ سِتًّا، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ: إِنَّهُ بَدْرِيٌّ، قَالَ الشَّعْبِيُّ: وَقَدِمَ عَلْقَمَةُ مِنَ الشَّامِ، فَقَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ: إِنَّ إِخْوَتَكَ بِالشَّامِ يُكَبِّرُونَ عَلَى جَنَائِزِهِمْ خَمْسًا، فَلَوْ وَقَّتُّمْ لَنَا

وَقْتًا نُتَابِعُكُمْ عَلَيْهِ، فَاَطْرَقَ عَبْدُ اللّٰهِ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: انْظُرُوْا جَنَائِزَكُمْ فَكَبِّرُوْا عَلَيْهَا مَا كَبَّرَ اَئِمَّتُكُمْ، لَا وَقْتَ وَلَا عَدَدَ

✵ ✵ عبداللہ بن معقل بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے اُس پر چھ تکبیریں کہیں' پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: یہ "بدری" ہیں۔

امام شعبی بیان کرتے ہیں: علقمہ شام سے آئے تو اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے بھائی شام میں جنازوں پر پانچ تکبیریں کہتے ہیں' اگر آپ ہمارے لیے اس کی کوئی متعین تعداد ذکر کر دیں' تو ہم اُس کی پیروی کیا کریں؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک لمحہ کے لیے سوچا پھر فرمایا: تم اپنے جنازوں کا جائزہ لو اور اُن پر اتنی ہی تکبیر کہو' جتنی تمہارے آئمہ تکبیر کہتے ہیں' اس کا کوئی وقت یا کوئی تعداد متعین نہیں ہے۔

6404 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ الْهَجَرِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِى اَوْفَى صَلَّى عَلَى بِنْتٍ لَهُ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا، ثُمَّ قَامَ سَاعَةً فَسَبَّحُوا بِهِ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ تَرَوْنَ اَنِّى اُكَبِّرُ خَمْسًا، وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ اَرْبَعًا قَالَ: ثُمَّ رَكِبَ مَعَهَا، وَجَعَلَ يَقُوْلُ لِقَائِدِهِ: لَا تُقَدِّمْنِى اَمَامَهَا، وَجَعَلَ النِّسَاءُ يَبْكِيْنَ، فَقَالَ: لَا تَرْثِيْنَ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَى عَلَى الْمَرَاثِى قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَكَانَ ابْنُ اَبِى اَوْفَى اَعْمَى، وَيَرَوْنَ قِيَامَهُ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الرَّابِعَةِ يَدْعُو لِلْمَيِّتِ وَعَامَّةُ النَّاسِ عَلَيْهِ

✵ ✵ ابواسحاق ہجری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنی صاحبزادی کی نمازِ جنازہ پڑھاتے ہوئے چار تکبیریں کہیں' پھر وہ کچھ دیر کھڑے رہے اور تسبیح پڑھتے تھے' پھر اُنہوں نے فرمایا: اب تم دیکھو گے کہ اب میں پانچویں مرتبہ تکبیر کہنے لگا ہوں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چار مرتبہ تکبیریں کہتے ہوئے دیکھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ اُس خاتون کے جنازہ کے ساتھ سوار ہوئے اور وہ ساتھ لے کر چلنے والے شخص سے یہ کہنے لگے: تم مجھے جنازہ کے آگے نہ لے کے جانا۔ خواتین نے رونا شروع کیا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نہ رونا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے سے منع کیا ہے۔

ابن عیینہ کہتے ہیں: حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ نابینا تھے اور لوگ چوتھی تکبیر کے بعد اُن کے کھڑے ہو کر میت کے لیے دعا کرنے کے بارے میں یہ رائے رکھتے تھے (جس کی اُن کی وضاحت کی) اور عام لوگوں کا بھی یہی معمول ہے۔

6405 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: التَّكْبِيرُ عَلَى الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ اَرْبَعًا، قُلْتُ: بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَوَضَعُوا رَجُلَيْنِ جَمِيعًا، قَالَ يُكَبِّرُ عَلَيْهِمَا اَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ، فَقَالَ السَّائِلُ: فَاِنَّ اُنَاسًا يَقُوْلُوْنَ: ثَلَاثٌ كَمَا الْمَغْرِبُ ثَلَاثٌ قَالَ: مَا سَمِعْنَا بِذٰلِكَ

✵ ✵ عطاء فرماتے ہیں: مرد اور عورت کی نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہی جائیں گی۔ میں نے دریافت کیا: خواہ رات میں یا دن میں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اگر لوگ دو لوگوں کے جنازے ایک ساتھ رکھ دیتے ہیں؟ تو فرمایا: اُن دونوں پر چار تکبیریں کہی جائیں گی۔ سائل نے دریافت کیا: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تین تکبیریں ہوتی ہیں' جس طرح

مغرب کی نماز میں تکبیریں ہوتی ہیں۔تو عطاء نے جواب دیا: ہم نے اس بارے میں کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

6406 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ اَصْحَمَةُ، هَلُمَّ فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ: فَصَفَفْنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعَهُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَتَفْسِيرُ اَصْحَمَةَ بِالْعَرَبِيَّةِ: عَطَاءٌ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: آج حبشہ میں ایک نیک آدمی کا انتقال ہوگیا' اصحمہ کا (یعنی شاہ حبشہ نجاشی کا) تم لوگ آؤ اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو۔راوی کہتے ہیں: ہم نے صفیں بنالیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ ادا کی' آپ کے ساتھ ہم نے بھی نماز جنازہ ادا کی۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: عربی میں ''اصحمہ'' کا مطلب عطاء ہے۔

6407 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْضِعِ الْجَنَازَةِ فَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اَتَدْرُونَ عَلَى مَنْ صَلَّيْتُ؟ قَالُوا: لَا قَالَ: عَلَى اَصْحَمَةَ

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے چار تکبیریں کہیں' پھر آپ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ میں نے کس کی نماز جنازہ ادا کی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اصحمہ (یعنی حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی)۔

6408 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ اَنَّهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ بِبَقِيعِ الْمُصَلَّى " قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَكَانَ الثَّوْرِيُّ اِذَا كَبَّرَ عَلَى الْجَنَائِزِ اَرْبَعًا سَلَّمَ وَلَمْ يَنْتَظِرِ الْخَامِسَةَ وَاَنَا عَلَى ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حارث بن عبدالرحمٰن بن ابوذباب نے مجھے یہ بات بتائی ہے: علماء کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ جنت البقیع کی جنازگاہ میں ادا کی تھی۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: سفیان ثوری جب کسی جنازہ میں چار تکبیریں کہتے تھے تو وہ سلام پھیر دیتے تھے' وہ پانچویں تکبیر کا انتظار نہیں کرتے تھے اور میں بھی ایسا ہی کرتا ہوں۔

6409 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى اُمِّ كُلْثُومٍ اُخْتِ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ وَتُوُفِّيَتْ بِمَكَّةَ فَصَلَّى عَلَيْهَا بِالْبَقِيعِ بَقِيعِ الْمُصَلَّى، وَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا

٭٭ ابن جریج نے ابوبکر نامی راوی کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ اُم کلثوم رضی اللہ عنہا جو سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں' اُن کی نماز جنازہ ادا کی' اُن کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت

البقیع کی جنازگاہ میں اُن کی نمازِ جنازہ ادا کی اور اس میں چار تکبیریں کہیں۔

6410 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُطِيلُ الْقِيَامَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ، وَيُكَبِّرُ الْإِمَامُ اَرْبَعًا "

✱✱ موسیٰ بن عقبہ نافع کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نمازِ جنازہ میں طویل قیام کرتے تھے اور امام کے طور پر چار تکبیریں کہتے تھے۔

6411 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ عَلَى الْجِنَازَةِ ثُمَّ جِيءَ بِاُخْرَى كَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا، فَيَكُوْنُ اَرْبَعًا لِلْاُخْرَى وَخَمْسًا لِلْاُولَى، وَكَانَ اِبْرَاهِيمُ يَكْرَهُ اَنْ يَكُوْنَ آخِرَ عَهْدِ الْمَيِّتِ نَايًا، اَوْ اَنْ يَمُرَّ الرَّاكِبُ بَيْنَ يَدَيِ الْجِنَازَةِ، وَاَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ بَيْنَ عَمُودَيْ سَرِيرِ الْمَيِّتِ مِنْ مُقَدَّمِ السَّرِيرِ اَوْ مُؤَخَّرِهِ، وَاَنْ يَمُرَّ اَهْلُ الْمَيِّتِ بَيْنَ يَدَيِ الْجِنَازَةِ قَرِيبًا اَوْ خَلْفَهَا قَرِيبًا، يُفَخِّمُ بِذَلِكَ الْمَيِّتَ، وَاِذَا فَاجَاتْهُ جِنَازَةٌ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ تَيَمَّمَ وَصَلَّى عَلَيْهَا، وَاِذَا فَاتَهُ مِنَ التَّكْبِيرِ شَيْءٌ بَادَرَ قَبْلَ اَنْ تُرْفَعَ فَكَبَّرَ مَا فَاتَهُ

✱✱ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: جب امام نمازِ جنازہ کے لیے تکبیر کہہ دے پھر دوسرا جنازہ لایا جائے تو امام اُس پر بھی چار تکبیریں کہے گا۔ اس طرح دوسرے جنازہ کے لیے چار تکبیریں ہوں گی اور پہلے کے لیے پانچ ہو جائیں گی۔ ابراہیم نخعی اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ میت کے ساتھ آخری چیز ہو یا کوئی سوار شخص جنازے کے آگے سے گزرے یا کوئی شخص چارپائی کے اگلے یا پیچھے حصہ میں چارپائی کی چوڑائی کی سمت کے درمیان کھڑا ہو یا اہلِ میت میں سے کچھ لوگ جنازہ کے آگے سے اُس کے قریب ہو کر یا قریب سے کچھ پیچھے ہو کر گزریں اور وہ اُس کے ذریعہ میت کی تعظیم کریں' اُن کے پاس جب اچانک کوئی جنازہ آتا اور وہ اُس وقت باوضو نہیں ہوتے تھے تو وہ تیمم کر کے نمازِ جنازہ ادا کر لیتے تھے اور اگر اُن کی کوئی تکبیر رہ جاتی ہے تو وہ اگلی تکبیر ہونے سے پہلے جلدی ہی فوت شدہ تکبیر ادا کر لیتے تھے۔

بَابُ مَنْ فَاتَهُ شَيْءٌ مِنَ التَّكْبِيرِ

باب: جس شخص کی کوئی تکبیر رہ جائے

6412 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا فَاتَكَ شَيْءٌ مِنَ التَّكْبِيرِ مَعَ الْإِمَامِ فَكَبِّرْ مَا فَاتَكَ

✱✱ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب تمہاری امام کے ساتھ کوئی تکبیر رہ جائے' تو جو تکبیر رہ گئی تھی تم وہ کہہ لو۔

6413 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، وَمُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا فَاتَكَ شَيْءٌ مِنَ التَّكْبِيرِ فَبَادِرْ قَبْلَ اَنْ تَرْفَعَ، وَبِهِ نَاْخُذُ

٭٭ عطاء ثوری حماد مغیرہ اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تمہاری کوئی تکبیر رہ جائے تو تم اگلی تکبیر سے پہلے اسے کہہ لو۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6414 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا فَاتَهُ بَعْضُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجِنَازَةِ قَضَى مَا فَاتَهُ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: جب کسی شخص کی نمازِ جنازہ میں سے کوئی تکبیر رہ جائے تو وہ فوت شدہ تکبیر کی قضاء کرلے۔

6415 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ عَلَى الْجِنَازَةِ إِذَا فَاتَهُ شَيْءٌ مِنَ التَّكْبِيرِ لَمْ يَقْضِهِ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب جنازہ میں سے کسی شخص کی تکبیر رہ جائے تو وہ اُس کی قضاء نہیں کرے گا۔

6416 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: إِذَا جِئْتَ وَقَدْ كَبَّرَ الْإِمَامُ عَلَى الْمَيِّتِ، فَقُمْتَ فِي الصَّفِّ فَلَمْ تُكَبِّرْ حَتَّى يُكَبِّرُوا فَكَبِّرْ مَعَهُمْ

٭٭ حارث بن زید بیان کرتے ہیں: جب تم آؤ اور امام میت کے لیے تکبیر کہہ چکا ہو تو تم صف میں کھڑے ہو جاؤ' تم تکبیر نہ کہو جب وہ لوگ اگلی تکبیر کہیں تو تم اُن کے ساتھ تکبیر کہہ دو۔

بَابُ السَّهْوِ وَالصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ وَلَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ عَلَى الْجَنَائِزِ شَيْءٌ

باب: نمازِ جنازہ کے دوران سہو لاحق ہونا' نمازِ جنازہ کو کوئی چیز منقطع نہیں کرتی ہے

6417 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جِنَازَةٍ ثَلَاثًا، ثُمَّ انْصَرَفَ نَاسِيًا، فَتَكَلَّمَ وَكَلَّمَ النَّاسَ " فَقَالُوا: يَا اَبَا حَمْزَةَ اِنَّكَ كَبَّرْتَ ثَلَاثًا قَالَ: فَصَفُّوا فَفَعَلُوا فَكَبَّرَ الرَّابِعَةَ

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے جنازہ پر تین تکبیریں کہیں پھر وہ بھول کر نماز ختم کر بیٹھے' لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی' اُنہوں نے لوگوں کے ساتھ بات چیت کی' لوگوں نے کہا: اے ابوحمزہ! آپ نے تین تکبیریں کہی تھیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُن لوگوں نے صفیں بنائیں اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے چوتھی تکبیر کہی۔

6418 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ عَلَى جِنَازَةٍ فَلَا يَضُرُّكَ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْكَ يَقُولُ: مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ؟ يَقُولُ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ الْحَسَنُ اَيْضًا

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: جب تم نمازِ جنازہ ادا کرو تو جو شخص اُس کے آگے سے گزرتا ہے وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ وہ یہ کہتے ہیں: وہ کون سا نماز کو منقطع کر رہا ہے۔

معمر کہتے ہیں: حسن بصری نے بھی یہی بات ارشاد فرمائی ہے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ وَالدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: میت کی نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے قرأت کرنا اور دعا کرنا

6419 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا، وَغَائِبِنَا وَشَاهِدِنَا، اللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيمَانِ وَبِهِ نَاْخُذُ

✵✵ ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ میت کے لیے دعا کرتے ہوئے یہ کلمات پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو ہمارے زندہ اور مُردوں لوگوں کی، ہمارے چھوٹوں اور بڑوں کی، ہمارے مردوں اور عورتوں کی، ہمارے موجود اور غیر موجود لوگوں کی مغفرت فرما دے! اے اللہ! ہم میں سے جس شخص کو تو زندہ رکھے اُسے اسلام پر زندہ رکھنا اور ہم میں سے جسے تُو موت دے اُسے ایمان پر موت دینا''۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6420 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ مُزَيْنَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَوْلِ عَلَى الْمَيِّتِ: اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ، اَنْتَ خَلَقْتَهُ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهُ، هَدَيْتَهُ لِلْاِسْلَامِ، وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهِ وَعَلَانِيَتِهِ، وَجِئْنَا نَشْفَعُ لَهُ فَاغْفِرْ لَهُ

✵✵ ابواسحاق نے مزینہ قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ آپ میت کی نمازِ جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے:

6419-سنن ابی داود - كتاب الجنائز' باب الدعاء للميت - حديث 2802' سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة - حديث:1493' السنن للنسائي - كتاب الجنائز' الدعاء - حديث:1970' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الجنائز' حديث:1259' صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل في الصلاة على الجنازة - ذكر ما يدعو المرء به في الصلاة على الجنائز' حديث:3125' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الجنائز' ما قالوا في الصلاة على الجنازة - حديث 11162' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' الدعاء - حديث:2089' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله عليه السلام من' حديث:807' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع ابواب التكبير على الجنائز ومن اولى بإدخاله القبر - باب الدعاء في صلاة الجنازة' حديث:6575' مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث ابي إبراهيم الانصاري - حديث 17229' البحر الزخار مسند البزار - ومما روى ابو سلمة بن عبد الرحمن ' حديث:933' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند ابي هريرة' حديث:5872' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:1147' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - حبيب بن ابي ثابت ' حديث 12469

''اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے' یہ تیرے بندہ کا بیٹا ہے' تُو نے اسے پیدا کیا تھا' تُو نے ہی اس کی روح کو قبض کر لیا ہے' تُو نے ہی اسے اسلام کی ہدایت دی تھی' تُو اس کے پوشیدہ اعلانیہ معاملات کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے' ہم اس کی سفارش کرنے کے لیے آئے ہیں' تو تُو اس کی مغفرت کر دے''۔

6421 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ يَقُولُ ثَلَاثًا عَلَى الْجَنَائِزِ: اللّٰهُمَّ اَصْبَحَ عَبْدُكَ فُلَانٌ، اِنْ كَانَ صَبَاحًا، وَاِنْ كَانَ مَسَاءً قَالَ: " اَمْسَى عَبْدُكَ قَدْ تَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا وَتَرَكَهَا لِاَهْلِهَا، وَافْتَقَرَ اِلَيْكَ وَاسْتَغْنَيْتَ عَنْهُ، وَكَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ فَاغْفِرْ لَهُ، وَتَجَاوَزْ عَنْهُ، وَذَكَرَهُ مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ

* * سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نمازِ جنازہ میں تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے کرتے تھے:

''اے اللہ! تیرے فلاں بندہ کی صبح ہوگئی''۔

(راوی کہتے ہیں:) وہ یہ کلمات اُس وقت کہتے تھے جب صبح ہوتی تھی اور اگر شام ہوتی تھی تو یہ کہتے تھے:

''تیرے بندہ کی شام ہوگئی' یہ دنیا سے چلا گیا اور یہ دنیا اہلِ دنیا کے لیے چھوڑ گیا' اب یہ تیری بارگاہ کا محتاج ہے اور تُو اس سے بے نیاز ہے' یہ اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں' تو تُو اس کی مغفرت کر دے اور اس سے درگزر فرما''۔

معمر نے یہی روایت قتادہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

6422 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبْزَى، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عَلَى الْمَيِّتِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَحْيَائِنَا وَاَمْوَاتِنَا، وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا، وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا، وَاجْعَلْ قُلُوبَنَا عَلَى قُلُوبِ اَخْيَارِنَا، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اللّٰهُمَّ اَرْجِعْهُ اِلَى خَيْرٍ مِمَّا كَانَ فِيهِ، اللّٰهُمَّ عَفْوَكَ وَكَانَ اِذَا جَاءَهُ نَعْيُ الرَّجُلِ الْغَائِبِ قَالَ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللّٰهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمُهْتَدِينَ، وَاخْلُفْهُ فِي تَرِكَتِهِ فِي الْغَابِرِينَ، وَنَحْتَسِبُهُ عِنْدَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ، اللّٰهُمَّ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ

* * حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ میت کی نمازِ جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تُو ہمارے زندہ اور مرحومین لوگوں کی مغفرت فرما دے' ہمارے دلوں کے درمیان اُلفت قائم کر دے' ہمارے درمیان بہتری رکھ دے' ہمارے دلوں کو ہمارے بہترین لوگوں کے دلوں کی مانند کر دے' اے اللہ! تُو اس کی مغفرت کر دے' اے اللہ! تُو اس پر رحم کر' اے اللہ! تُو اسے ایسے معاملہ کی طرف لوٹا' جو اس کے پہلے والے معاملہ سے زیادہ بہتر ہو' اے اللہ! تُو ہی معاف کر دے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کسی غیر موجود شخص کے انتقال کی اطلاع آتی تھی' تو وہ یہ پڑھتے تھے:

''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور بے شک ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے' اے اللہ! ہدایت یافتہ لوگوں

میں اس کے درجہ کو بلند کردے اور اس کے پسماندگان میں ان کا دیکھ بھال کرنے والا ہو جا' اے تمام جہانوں کے پروردگار! ہم اس کے حوالے سے تیری بارگاہ میں ثواب کی اُمید رکھتے ہیں' اے اللہ! تو ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں آزمائش کا شکار نہ کرنا''۔

6423 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يَزْعُمُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ، وَصَلِّ عَلَيْهِ، وَاغْفِرْ لَهُ، وَاَوْرِدْهُ حَوْضَ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نمازِ جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اس میں برکت رکھ دے! اے اللہ! تو اس پر رحمت نازل کر اور اس کی مغفرت کردے اور اسے اپنے رسول کے حوض پر وارد کرنا''۔

6424 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ، يَعْنِي بَارِكْ فِيْهِ: تُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اُس کے بعد حسب سابق روایت ہے)۔ روایت کے یہ الفاظ: تو اس میں برکت رکھ دے' اس سے مراد یہ ہے کہ تو اس کو جنت میں داخل کردے۔

6425 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ: كَيْفَ تُصَلِّي عَلَى الْجَنَائِزِ؟ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اَنَا لَعَمْرُ اللّٰهِ اُخْبِرُكَ: اَتْبَعُهَا مَعَ اَهْلِهَا، فَاِذَا وَضَعُوْهَا كَبَّرْتُ وَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَصَلَّيْتُ عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ، كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهِ، وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ

✵✵ سعید بن ابوسعید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: آپ نمازِ جنازہ کیسے ادا کرتے ہیں؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں' میں اہلِ میت کے ساتھ جاتا ہوں' جب وہ لوگ میت کو رکھ دیتے ہیں تو تکبیر کہتا ہوں' پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں' پھر یہ دعا کرتا ہوں:

''اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے' تیرے بندہ کا بیٹا ہے' تیری کنیز کا بیٹا ہے' یہ اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد رضی اللہ عنہ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں' تو اس کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے' اے اللہ! اگر یہ اچھا تھا تو اس کی اچھائی میں اضافہ کردے اور اگر بُرا تھا تو اس سے درگزر فرما اور اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں کسی آزمائش کا شکار نہ کرنا''۔

6426 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، وَسَاَلْتُهُ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَى

الْجَنَائِزِ، وَاَخْبَرَنِي عَنْ اَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ قَالَ: تَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَحْيَائِنَا وَاَمْوَاتِنَا، وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا، وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا، وَاجْعَلْ قُلُوْبَنَا عَلٰى قُلُوْبِ اَخْيَارِنَا، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَارْدُدْهُ اِلٰى خَيْرٍ مِمَّا كَانَ فِيْهِ، وَاجْعَلِ الْيَوْمَ خَيْرَ يَوْمٍ جَاءَ عَلَيْهِ، اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے نمازِ جنازہ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے مجھے بتایا کہ ابوصالح زیات یہ فرماتے ہیں: تم پہلے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجو گے پھر تم یہ پڑھو گے:

''اے اللہ! ہمارے زندہ اور مرحومین کی مغفرت فرما دے' ہمارے درمیان بہتری رکھ' ہمارے دلوں میں اُلفت رکھ' ہمارے دلوں کو ہمارے بہترین لوگوں کے دلوں کی مانند کر دے' اے اللہ! تُو اس کی مغفرت کر دے' اس پر رحم کر دے اور جس بہتری میں یہ تھا اِسے اُس سے زیادہ بہتری کی طرف لے جا اور آج کے دن کو اس کے لیے سب سے بہترین دن کر دے' اے اللہ! تُو اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں آزمائش کا شکار نہ کرنا''۔

6427 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جِنَازَةٍ فَقَرَاَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ: اِنَّهُ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ اَوْ اِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ

✻✻ طلحہ بن عبیداللہ بن عوف بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں ایک نمازِ جنازہ ادا کی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی' میں نے اُن سے دریافت کیا' تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ سنت کی تکمیل کے لیے ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ سنت ہے۔

6428 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سُهَيْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ: السُّنَّةُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ اَنْ يُكَبِّرَ، ثُمَّ يَقْرَاَ بِاُمِّ الْقُرْآنِ، ثُمَّ يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُخْلِصَ الدُّعَاءَ لِلْمَيِّتِ، وَلَا يَقْرَاَ اِلَّا فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى، ثُمَّ يُسَلِّمَ فِيْ نَفْسِهِ عَنْ يَمِيْنِهِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: الْقِرَاءَةُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى

✻✻ زہری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو سعید بن مسیب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نمازِ جنازہ ادا کرنے میں سنت یہ ہے کہ آدمی تکبیر کہے' پھر سورۂ فاتحہ پڑھے' پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے پھر بطورِ خاص میت کے لیے دعا کرے' وہ صرف پہلی تکبیر کے بعد تلاوت کرے گا اور پھر اپنے دل میں (یعنی پست آواز میں) دائیں طرف سلام پھیرے گا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نمازِ جنازہ میں تلاوت صرف پہلی تکبیر کے بعد ہوگی۔

6429 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: جَمَعْتُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ

اَرْبَعِينَ كِتَابًا فَأَمْسَكْتُ مِنْهَا كِتَابًا وَاحِدًا فِيهِ: " يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ فُلَانٌ خَلَقْتَهُ، إِنْ تُعَاقِبْهُ فَبِذَنْبِهِ، وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُ فَإِنَّكَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ، اللّٰهُمَّ صَعِّدْ رُوحَهُ فِي السَّمَاءِ وَوَسِّعْ عَنْ جَسَدِهِ الْأَرْضَ، اللّٰهُمَّ نَوِّرْ لَهُ فِي قَبْرِهِ، وَافْسِحْ لَهُ فِي الْجَنَّةِ، وَاخْلُفْهُ فِي أَهْلِهِ. اللّٰهُمَّ لَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ، وَلَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ " ذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَأَمَرَنِي مَعْمَرٌ فَسَأَلْتُ ابْنَ مُجَاهِدٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْهُ مَعْمَرٌ فَحَدَّثْتُهُ بِهِ

✷✷ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نمازِ جنازہ کے بارے میں چالیس رسالے تحریر کیے' پھر اُن میں سے ایک رسالے کو روک لیا جس میں یہ تحریر تھا:

''(امام یا نمازِ جنازہ پڑھنے والا شخص) تکبیر کہے گا پھر وہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرے گا' پھر وہ نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے گا' پھر وہ یہ دعا پڑھے گا: اے اللہ! فلاں شخص تیرا بندہ تھا جسے تُو نے پیدا کیا' اگر تُو اُس کے گناہوں کی وجہ سے اُسے سزا دیتا ہے (تو تیری مرضی ہے) اور اگر تُو اس کی مغفرت کر دیتا ہے تو تُو مغفرت کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے' اے اللہ! اس کی روح کو آسمان میں بلند کر دے اور اس کے جسم کے لیے زمین کو کشادہ کر دے' اے اللہ! اس کی قبر میں اس کے لیے نور کر دے اور اس کے لیے جنت میں کشادہ جگہ رکھ دے اور اس کے اہلِ خانہ کا نگران ہو جا' اے اللہ! اس کے بعد تُو ہمیں گمراہ نہ کرنا اور اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور ہماری اور اس کی مغفرت کر دینا''۔

ابن جریج نے بھی یہ روایت مجاہد کے حوالے سے نقل کی ہے۔ امام عبدالرزاق کہتے ہیں: معمر نے مجھے یہ ہدایت کی: میں نے مجاہد کے صاحبزادے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا (تو اُنہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی) پھر جب معمر نے مجھ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے یہ حدیث اُنہیں بیان کی۔

6430 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، كَانَ يَقْرَأُ فِي التَّكْبِيرَاتِ كُلِّهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ فُلَانٌ، عَظِّمْ أَجْرَهُ وَنُورَهُ وَأَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَافْسِحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ، اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ

✷✷ حسن بصری فرماتے ہیں: تمام تکبیرات کے بعد سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی جائے اور آدمی یہ پڑھے گا:

''اے اللہ! فلاں شخص تیرا بندہ ہے تُو اس کے اجر اور اس کے نور کو زیادہ کر دے اور اسے اس کے نبی کے ساتھ ملا دے اس کے لیے قبر کو کشادہ کر دے' اے اللہ! تُو اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا''۔

6431 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ "

✷✷ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ ہر تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے تھے۔

6432 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، كَانَ لَا يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنَ

التَّكْبِيرَاتِ، وَكَانَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ، وَاجْعَلْ قُلُوبَهُمْ عَلٰى قُلُوبِ أَخْيَارِهِمْ، اللّٰهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمُهْتَدِينَ، وَاخْلُفْهُ فِي تَرِكَتِهِ فِي الْغَابِرِينَ، اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ

✻✻ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ کسی بھی تکبیر کے بعد تلاوت نہیں کرتے تھے' وہ یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کی' مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی مغفرت کر دے' اُن کے درمیان اُلفت قائم کر دے' اُن کے دلوں کو بہترین بندوں کے دلوں جیسا کر دے' اے اللہ! ہدایت یافتہ لوگوں میں اس (مرحوم) کے درجہ کو بلند کر دے اور اس کے پسماندگان کا نگران ہو جا' اے اللہ! تُو اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا''۔

6433 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَأَلْتُهُ أَيَقْرَأُ عَلَى الْمَيِّتِ إِذَا صَلَّى عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا

✻✻ حماد نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ میں نے اُن سے سوال کیا: جب آدمی نمازِ جنازہ ادا کرے گا تو کیا وہ تلاوت کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

6434 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: التَّكْبِيرَةُ الْأُولٰى عَلَى الْمَيِّتِ ثَنَاءٌ عَلَى اللّٰهِ، وَالثَّانِيَةُ صَلَاةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالثَّالِثَةُ دُعَاءٌ لِلْمَيِّتِ، وَالرَّابِعَةُ تَسْلِيمٌ

✻✻ امام شعبی فرماتے ہیں: میت کی نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے پہلی تکبیر کے بعد اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کی جائے گی' دوسری تکبیر کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا جائے گا' تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا کی جائے گی اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیا جائے گا۔

6435 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: " عَلَى الْمَيِّتِ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ؟ قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ، قَالَ سُفْيَانُ: وَبَلَغَنَا أَنَّ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: عَلَيْهِ الدُّعَاءُ وَالِاسْتِغْفَارُ

✻✻ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: میت کی (نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بارے میں) کیا کوئی متعین چیز بھی ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے اس کا علم نہیں ہے۔

سفیان کہتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میت کے لیے دعا کی جائے گی اور استغفار کیا جائے گا۔

6436 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَا نَعْلَمُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ مِنْ قِرَاءَةٍ وَلَا دُعَاءٍ شَيْئًا مَعْلُومًا

✱✱ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: میت کی نمازِ جنازہ میں ہمیں کسی تلاوت کا علم نہیں ہے اور نہ ہی کسی متعین دعا کا علم ہے۔

6437 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ حُدِّثْتُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِی الدَّرْدَاءِ، وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّهُمْ كَانُوْا يَقْرَءُ وْنَ بِاُمِّ الْقُرْآنِ، وَيَدْعُوْنَ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ بَعْدَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ مِنَ الثَّلَاثِ، ثُمَّ يُكَبِّرُوْنَ الرَّابِعَةَ فَيَنْصَرِفُوْنَ وَلَا يَقْرَءُ وْنَ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت ابوہریرہ' حضرت ابودرداء' حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ یہ حضرات سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرتے تھے اور تین تکبیروں میں سے ہر ایک تکبیر کے بعد دعا کرتے تھے اور استغفار کرتے تھے' پھر یہ لوگ چوتھی تکبیر کہنے کے بعد نماز ختم کر دیتے تھے (اُس کے بعد یہ کچھ نہیں پڑھتے تھے)۔

6438 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُكْرَهُ اَنْ يُجْمَعَ مَعَ الْمَيِّتِ اَحَدٌ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ؟ قَالَ: مَا بَلَغَنَا ذٰلِكَ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا یہ بات مکروہ ہے کہ نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے میت کے ساتھ کسی کو (دعا میں) اکٹھا کیا جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ بات ہم تک روایت نہیں ہوئی ہے۔

6439 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِی الْحُوَيْرِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا صَلَّى عَلَى الْجِنَازَةِ قَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا، وَاجْعَلِ الْجَنَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ مَوْعِدًا، اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ نمازِ جنازہ ادا کرتے تھے تو یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! تُو اسے ہمارے لیے پیشرو بنا دے اور جنت کو ہمارے اور اس کے درمیان ملاقات کی جگہ بنا دے' اے اللہ! تُو اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا''۔

6440 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، كَانَ يَقُوْلُ عَلَى الْجِنَازَةِ: " اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ، اَحْيَيْتَهُ مَا شِئْتَ وَقَبَضْتَهُ حِيْنَ شِئْتَ وَتَبْعَثُهُ اِذَا شِئْتَ اللّٰهُمَّ، اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهِ، وَاِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ، اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ، اللّٰهُمَّ (اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ) (الحشر: 10)، الْآيَةَ

✱✱ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نمازِ جنازہ میں یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! (یہ مرحوم) تیرا بندہ ہے' تیرے بندے کا بیٹا ہے' جب تک تُو نے چاہا اسے زندہ رکھا اور جب تُو نے چاہا

اس کی روح کو قبض کر لیا اور جب تو چاہے گا اسے دوبارہ زندہ کر دے گا' اے اللہ! اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکی میں اضافہ کر دے اور اگر گناہگار تھا تو اس سے درگزر فرما' اے اللہ! تو اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا' اے اللہ! ہماری اور ہمارے اُن بھائیوں کی مغفرت کر دے جو ایمان کے حوالے سے ہم سے سبقت لے جا چکے ہیں''۔

6441 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: إِذَا كَبَّرْتَ خَلْفَ الْإِمَامِ عَلَى الْجَنَازَةِ فَاَسْمِعْ نَفْسَكَ

* * معمر فرماتے ہیں: جب تم نمازِ جنازہ میں امام کے پیچھے تکبیر کہو گے تو پست آواز میں (دعا اور کلمات) پڑھو گے۔

6442 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَقُلْتُ لَهُ: اَفْضَلُ مَا يُقَالُ عَلَى الْمَيِّتِ الْاِسْتِغْفَارُ

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: (یا میں نے اُن سے کہا: تو انہوں نے جواب دیا:) میت کے لیے جو کچھ (دعا کے طور پر) کہا جائے اُس میں سب سے افضل استغفار ہے۔

بَابُ تَسْلِيمِ الْاِمَامِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: امام کا نمازِ جنازہ میں سلام پھیرنا

6443 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: إِذَا صَلَّى الْاِمَامُ عَلَى الْجَنَازَةِ سَلَّمَ فِي نَفْسِهِ، عَنْ يَمِينِهِ وَبِهِ نَاْخُذُ

* * حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب امام نمازِ جنازہ ادا کرے گا تو سلام پست آواز میں پھیرے گا اور صرف دائیں طرف پھیرے گا۔ (امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6444 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَلَّمَ تَسْلِيمَةً خَفِيفَةً عَلَى الْجَنَازَةِ

* * مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نمازِ جنازہ میں پست آواز میں سلام پھیرتے تھے۔

6445 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْاِمَامُ يُسَلِّمُ عَلَى الْجَنَازَةِ، عَنْ يَمِينِهِ تَسْلِيمَةً خَفِيفَةً، قَالَ الثَّوْرِيُّ وَاَخْبَرَنِي الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اِيَاسٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: نمازِ جنازہ میں امام دائیں طرف پست آواز میں سلام پھیرے گا۔

سفیان ثوری نے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

6446 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً خَفِيفَةً

٭٭ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: امام پست آواز میں سلام پھیرے گا۔

6447 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى جِنَازَةٍ حَتَّى سَمِعَهُ مَنْ يَلِيهِ، وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے کہ انہوں نے نمازِ جنازہ میں سلام پھیرتے ہوئے قریب کے لوگوں تک آواز پہنچائی۔

ابن جریج نے بھی یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

6448 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُسَلِّمُ الْإِمَامُ عَلَى الْجِنَازَةِ كَمَا يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ وَيُسَلِّمُ مَنْ خَلْفَهُ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: نمازِ جنازہ میں امام اُسی طرح سلام پھیرے گا جس طرح وہ نماز میں سلام پھیرتا ہے اور وہ اپنے پیچھے موجود لوگوں کو سلام کرے گا۔

6449 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ سَلَّمَ حَتَّى يُسْمِعَهُ مَنْ يَلِيهِ"

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ جب وہ نمازِ جنازہ ادا کرتے تھے تو (اتنی بلند آواز میں) سلام پھیرتے تھے کہ قریب کے لوگوں تک آواز جاتی تھی۔

6450 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ عَلَى الْجِنَازَةِ سَلَّمَ عَلَى يَمِينِهِ"

٭٭ نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جب وہ نمازِ جنازہ ختم کرتے تھے تو دائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

6451 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ ابْنَ سِيرِينَ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ، فَأَسْمَعَهُمْ بِالتَّسْلِيمِ

٭٭ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ابن سیرین نے ایک نمازِ جنازہ ادا کی تو سلام پھیرنے کی آواز لوگوں تک پہنچائی (یعنی بلند آواز میں سلام پھیرا)۔

بَابُ كَمْ يَدْخُلُ الْقَبْرَ

باب: کتنے لوگ قبر میں داخل ہوں گے؟

6452 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تُدْخِلُ الْقَبْرَ كَمْ شِئْتَ،

** زہری فرماتے ہیں: جتنے تم چاہو اُتنے لوگ قبر میں داخل کرلو۔

6453 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مِثْلَهُ، وَبِهٖ نَأْخُذُ

** یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی سے بھی منقول ہے ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6454 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَغَيْرِهٖ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَزَلَ فِيْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ وَالْفَضْلُ وَشُقْرَانُ

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں حضرت علی' حضرت فضل بن عباس (اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام) حضرت شقران رضی اللہ عنہم داخل ہوئے تھے۔

6455 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ مَرْحَبٍ قَالَ: " كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ فِيْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةً: عَلِيٌّ، وَالْفَضْلُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَاُسَامَةُ اَوْ عَبَّاسٌ "

** امام شعبی بیان کرتے ہیں: ابن ابومرحب نے یہ بات بیان کی ہے: میں گویا کہ اس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو دیکھ رہا ہوں کہ چار آدمی اُس میں موجود تھے: حضرت علی' حضرت فضل بن عباس' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت اسامہ یا شاید حضرت عباس رضی اللہ عنہم۔

6456 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ اُصَدِّقُ اَنَّهٗ نَزَلَ فِيْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ وَالْفَضْلُ، وَوَلِيَ عَلِيٌّ سَفِلَتَهٗ فِي الْقَبْرِ، وَنَزَلَ مَعَهُمْ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، قَالَتِ الْاَنْصَارُ: قَدْ كَانَ لَنَا حَظٌّ فِيْ حَيَاتِهٖ فَاجْعَلُوْا لَنَا حَظًّا فِيْ مَوْتِهٖ، فَاَنْزَلُوْا ذٰلِكَ الْاَنْصَارِيَّ مَعَهُمْ، وَبَلَغَنِيْ اَنَّهٗ خَوْلِيُّ بْنُ اَوْسٍ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: اُس شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے جس کی میں تصدیق کرتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں حضرت علی اور حضرت فضل رضی اللہ عنہما اُترے تھے' قبر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیریں حصے کے نگران حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوئے تھے' ان لوگوں کے ساتھ ایک انصاری بھی اُترا تھا کیونکہ انصار نے یہ کہا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں بھی ہمارا ایک حصہ تھا' اس لیے آپ کے وصال میں بھی ہمارے لیے حصہ مقرر کریں۔ راوی کہتے ہیں: تو اُس انصاری کو اُن لوگوں نے دیگر لوگوں کے ساتھ اُتارا تھا۔

اور ایک روایت میں یہ بات منقول ہے: اُن انصاری کا نام حضرت خولی بن اوس رضی اللہ عنہ تھا۔

بَابُ الْقَوْلِ حِيْنَ يُدْلَى الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ

باب: جب میت کو قبر میں اُتارا جائے تو کیا پڑھا جائے؟

6457 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْقَوْلِ حِيْنَ يُدْلَى الْمَيِّتُ فِيْ

الْقَبرِ، فَقَالَ: مَاتَ ابنٌ لِعُبَيدِ بنِ عُمَيرٍ، فَلَمَّا تَنَاوَلَهُ مِنْ فَوقِ الْقَبرِ سَمِعْتُ عَبِيدًا يَقُولُ: بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا، وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، صَلَاتُنَا وَنُسُكُنَا وَمَحْيَانَا وَمَمَاتُنَا لَهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْنَا وَنَحْنُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَبِهٖ نَاْخُذُ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب میت کو قبر میں اُتار جائے تو کیا پڑھا جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: عبید بن عمیر کے صاحبزادے کا انتقال ہوا' جب اُنہیں قبر کے اوپر سے پکڑایا گیا (تا کہ نیچے اُتارا جائے) تو میں نے عبید کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر جو بالکل ٹھیک تھا اور یہ شخص مشرک نہیں تھا' ہماری نماز' ہماری قربانی' ہماری زندگی اور ہماری موت تمام جہانوں کے پروردگار کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے' ہمیں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور ہم مسلمان ہیں''۔

(امام عبدالرزاق کہتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6458 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مِقْسَمٍ، وَعَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، قَالَا: كَانَ يُقَالُ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ حِينَ يُدْلٰى: بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ، وَفِي سَبِيلِكَ، وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُولِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنْكَ بِقَبُولٍ حَسَنٍ، وَاَوْرِدْهُ اِلٰى خَيْرِ مَرَدٍّ، اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ

✽✽ عبدالکریم جزری نے مقسم اور زیاد بن ابومریم کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب میت کو قبر میں اُتارا جاتا ہے اور یہ پڑھا جاتا ہے:

''اے اللہ! تیرے اسم سے برکت حاصل کرتے ہوئے' تیری راہ میں اور تیرے رسول کے دین پر (ثابت قدم رہتے ہوئے' ہم اسے قبر میں اُتار رہے ہیں) اے اللہ! تُو اسے اپنی بارگاہ میں اچھے طریقے سے قبول کر لے اور اسے بہترین انجام کی طرف لے کے جا' اے اللہ! تُو اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں آزمائش کا شکار نہ کرنا''۔

6459 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: اِذَا دَلَّيْتَ الْمَيِّتَ فِي لَحْدِهٖ فَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اَفْسِحْ لَهُ فِي قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهُ قَبْرَهٗ، وَاَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهٖ وَاَنْتَ عَنْهُ رَاضٍ غَيْرُ غَضْبَانَ

✽✽ مجاہد فرماتے ہیں: جب تم میت کو لحد میں رکھو تو یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اللہ کی راہ میں اور اللہ کے رسول کے دین پر قائم رہتے ہوئے (ہم یہ کام کر رہے ہیں) اے اللہ! تُو اس کی قبر کو اس کے لیے کشادہ کر دے' اور اس کی قبر کو اس کے لیے نورانی کر

دے اور اسے اس کے نبی کے ساتھ ملادے اور تو اس سے راضی ہو جا اس پر غضبناک نہ ہونا"۔

6460 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يَقُوْلُوْا عَلَى الْمَيِّتِ: بِسْمِ اللّٰهِ، وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اَفْسِحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهٖ، وَنَوِّرْ لَهُ قَبْرَهُ، وَاَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ عَنْهُ رَاضٍ غَيْرُ غَضْبَانَ

* * خیثمہ بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ یہ بات مستحب سمجھتے تھے کہ میت کے پاس یہ کلمات پڑھیں:

"اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں اور اللہ کے رسول کے دین پر رہتے ہوئے (ہم اسے سپردِ خاک کر رہے ہیں) اے اللہ! تو اس کی قبر کو اس کے لیے کشادہ کر دے اور اس کی قبر کو اس کے لیے نورانی کر دے اور اسے اس کے نبی کے ساتھ ملادے اور تو اس سے راضی ہو جا اس سے ناراض نہ ہونا"۔

6461 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يَقُوْلُوْا عَلَى الْمَيِّتِ: بِسْمِ اللّٰهِ، وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ

* * خیثمہ بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ یہ بات مستحب سمجھتے تھے کہ وہ میت پر یہ کلمات پڑھیں:

"اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں اور اللہ کے رسول کے دین پر رہتے ہوئے (ہم اسے سپردِ خاک کر رہے ہیں) اے اللہ! تو اسے جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور شیطان کے شر سے محفوظ رکھنا"۔

6462 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: قَالَ النَّزَّالُ بْنُ سَبْرَةَ: "اِذَا اَدْخَلْتَنِيْ حُفْرَتِيْ فَقُلْ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ، وَبَارِكْ فِيْ دَاخِلِهٖ

* * نزال بن سبرہ بیان کرتے ہیں: جب تم مجھے قبر میں اُتارنا تو یہ کہنا:

"اے اللہ! اس گھر میں برکت رکھنا اور اس میں داخل ہونے والے میں بھی برکت رکھنا"۔

6463 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَدْخَلَ الْمَيِّتَ فِيْ قَبْرِهٖ: بِسْمِ اللّٰهِ، وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهٖ نَاْخُذُ

* * عاصم بن ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ جب میت کو قبر میں اُتارتے تھے تو یہ کہتے تھے

"اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں اور اللہ کے رسول کے دین پر رہتے ہوئے (ہم

اسے سپردِ خاک کر رہے ہیں)''۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

[redacted] - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ، كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَدْخَلَ الْمَيِّتَ اللَّحْدَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالْيَقِيْنِ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

✱✱ اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب میت کو لحد میں رکھتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:
''اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اور اللہ کے رسول کے دین پر رہتے ہوئے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر یقین رکھتے ہوئے (ہم اسے سپردِ خاک کرتے ہیں)''۔

بَابُ مِنْ حَيْثُ يَدْخُلُ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ

باب: میت کو قبر میں کس طرف سے اُتارا جائے گا؟

[redacted] - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ: حَضَرْتُ جِنَازَةَ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ الْخَارِفِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُوْدٍ، فَرَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيَّ كَشَفَ ثَوْبَ النَّعْشِ عَنْهُ حِيْنَ اُدْخِلَ الْقَبْرَ، وَقَالَ: اِنَّمَا هُوَ رَجُلٌ، وَقَالَ: رَاَيْتُ الذَّرِيْرَةَ عَلٰى كَفَنِهٖ، وَاسْتَلَّهٗ مِنْ نَحْوِ رِجْلِ الْقَبْرِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا

✱✱ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں حارث اعور خارفی کے جنازہ میں شریک ہوا جو حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے شاگردوں میں سے ایک تھے' تو میں نے عبداللہ بن یزید انصاری کو دیکھا کہ اُنہوں نے میت کے اوپر سے کپڑا اٹھایا' جب اُنہیں قبر میں داخل کیا جانے لگا اور بولے: یہ ایک شخص تھا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن کے کفن پر زریرہ (نام کی خوشبو) لگی ہوئی دیکھی' پھر اُنہیں پاؤں کی طرف سے قبر میں اُتارا گیا۔ پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی: اس طرح (قبر میں اُتارا جاتا ہے)۔

[redacted] - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ حَيَّانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ: لَا تُشْعِرُوْا بِیْ اَحَدًا، وَسُلُّوْنِیْ اِلٰى رَبِّیْ سَلًّا،

✱✱ ربیع بن خثیم بیان کرتے ہیں: تم کسی کو میرے بارے میں اطلاع نہ دینا اور مجھے میرے پروردگار کی بارگاہ میں پیش کر دینا۔

6467 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنْ رَبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ مِثْلَهٗ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

6468 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِیْ عَزَّةَ قَالَ: شَهِدْتُ عَامِرًا اَدْخَلَ

ابْنَتَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ الرِّجْلَيْنِ

* * یحییٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں عامر (شعبی) کے پاس موجود تھا جب اُنہوں نے اپنی صاحبزادی کو پاؤں کی طرف سے قبر میں اُتارا۔

6469 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ: سُلَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ رَاْسِهِ وَالنَّاسُ بَعْدَهُ

* * عمران بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو سر کی طرف سے اور آپ کے بعد لوگوں کو بھی سر کی طرف سے قبر میں اُتارا گیا۔

6470 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، وَاَبِی النَّضْرِ، وَسَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ، وَيَحْيَى بْنِ رَبِيعَةَ، وَاَبِی الزِّنَادِ، وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُلَّ مِنْ نَحْوِ رَاْسِهِ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ، اِنَّ الْاَمْرَ قَبْلَهُمْ لَمْ يَزَلْ عَلَى ذٰلِكَ، وَكَذٰلِكَ الْمَرْاَةُ، قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَاَخْبَرَنِيهِ اَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ

* * حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سر کی طرف سے قبر میں اُتارا گیا تھا' پہلے زمانہ میں یہی معمول رہا' عورت کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: ابوبکر بن محمد نے مجھے اس بارے میں بتایا ہے۔

6471 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْخِلَ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ

* * ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو قبلہ کی سمت سے قبر شریف میں اتارا گیا۔

6472 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّ عَلِيًّا اَخَذَ يَزِيدَ بْنَ الْمُكَفَّفِ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَبِهِ نَاْخُذُ

* * عمر بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یزید بن مکفف کو قبلہ کی سمت سے (قبر میں) اتارا تھا۔

(امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6473 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِی عَطَاءٍ قَالَ: شَهِدْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ حَيْثُ مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَخَذَهُ مِنْ نَحْوِ الْقِبْلَةِ حِينَ اَدْخَلَهُ الْقَبْرَ

* * عمران بن ابوعطاء بیان کرتے ہیں: میں (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے) محمد بن حنفیہ کے پاس موجود تھا' جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا انتقال ہوا' تو اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی میت کو قبلہ کی سمت سے پکڑا تھا اور اُنہیں قبر میں اُتارا تھا۔

بَابُ الذَّرِيرَةِ تُذَرُّ عَلَى النَّعْشِ

باب: میت پر زریرہ (نام کی خوشبو) لگانا

6474 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: اَوْصَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ لَا يُذَرَّ عَلٰى ثَوْبِ نَعْشِهَا حَنُوطٌ

✵✵ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما نے یہ وصیت کی تھی کہ اُن کی میت کے کپڑے پر زریرہ (نام کی خوشبو) نہ لگائی جائے۔

6475 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى الْقُرَشِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَنْهٰى عَنِ الذَّرِيرَةِ تُذَرُّ فَوْقَ النَّعْشِ

✵✵ طلحہ بن یحییٰ قرشی بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز کو دیکھا کہ اُنہوں نے میت کے اوپر زریرہ (نام کی خوشبو) لگانے سے منع کیا ہے۔

بَابُ سَتْرِ الثَّوْبِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر کپڑے کے ذریعہ پردہ کردینا

6476 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: مَاتَ الْحَارِثُ الْخَارِفِيُّ فَرَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ: اكْشُطُوا هٰذَا الثَّوْبَ فَاِنَّمَا هُوَ رَجُلٌ، يَعْنِيْ سَتْرَ الثَّوْبِ عَلَى الْقَبْرِ

✵✵ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: حارث خارفی کا انتقال ہوگیا تو میں نے عبداللہ بن یزید کو دیکھا کہ اُنہوں نے فرمایا: تم لوگ یہ کپڑا ڈھانپ دو کیونکہ یہ ایک شخص تھا۔ اُن کی مراد یہ تھی کہ قبر پر کپڑے کے ذریعہ پردہ کردیا جائے۔

6477 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ زَيْدَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ فَسُتِرَ عَلَى الْقَبْرِ حِيْنَ دُلِّيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِيْهِ

قَالَ سَعِيْدٌ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِيْ قَبْرِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَّمَعَهُ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَسَتَرَ عَلَى الْقَبْرِ بِثَوْبٍ فَكُنْتُ مِمَّنْ يُمْسِكُ الثَّوْبَ وَبِهِ نَاْخُذُ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: زید بن مالک نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو قبر میں اُتارنا تھا تو آپ نے ایک کپڑے کے ذریعہ پردہ کرنے کا حکم دیا تھا' تو قبر پر پردہ کردیا گیا تھا۔

سعید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ' حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر میں اُترے تھے' آپ کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر کپڑے کے ذریعہ پردہ کروادیا تھا' میں اُن افراد میں سے ایک تھا جنہوں نے کپڑے کو پکڑا ہوا تھا۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابُ حَثْيِ التُّرَابِ

باب: (قبر پر) مٹی ڈالنا

6478 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَلْحَدُوْنَ لِمَوْتَاهُمْ، وَيَنْصِبُوْنَ اللَّبِنَ عَلَى اللَّحْدِ نَصْبًا، ثُمَّ يَحْثُوْنَ عَلَيْهِمُ التُّرَابَ وَبِهِ نَأْخُذُ

* * زہری فرماتے ہیں: مہاجرین اپنے مرحومین کے لیے لحد بنوایا کرتے تھے اور وہ لحد پر اینٹیں نصب کرواتے تھے' پھر وہ اُس پر مٹی ڈال دیتے تھے۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6479 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، لَمَّا دَفَنَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَثَى عَلَيْهِ التُّرَابَ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا يُدْفَنُ الْعِلْمُ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ فَقَالَ: وَابْنُ عَبَّاسٍ وَّاللّٰهِ قَدْ دُفِنَ بِهِ عِلْمٌ كَثِيْرٌ

* * علی بن زید بن جدعان بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دفن کروایا تو اُن پر مٹی ڈالی۔ پھر انہوں نے یہ بتایا: علم کو یوں دفن کر دیا جاتا ہے۔

علی بن زید بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو سنائی' تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دفن کیا گیا' تو بہت زیادہ علم کو دفن کر دیا گیا۔

6480 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّ عَلِيًّا حَثَى عَلَى يَزِيْدَ بْنِ الْمُكَفَّفِ قَالَ: هُوَ اَوْ غَيْرُهُ ثَلَاثًا

* * عمیر بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یزید بن مکفف (کی قبر) پر مٹی ڈالی اور بولے: (حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے یا شاید کوئی اور بولا:) یہ تین مرتبہ ڈالی جائے گی۔

بَابُ الرَّشِّ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر پانی چھڑکنا

6481 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ بِقَبْرٍ قَدْ رُشَّ بِالْمَاءِ، فَقَالَ: اَكُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا عَلَى هٰذَا؟ قَالُوْا: لَا، فَصَلَّى عَلَيْهِ

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک قبر کے پاس سے ہوا' جس پر پانی چھڑکا گیا تھا تو آپ نے دریافت کیا: کیا ہم نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

6482 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَالْاَسْلَمِيِّ قَالَا: عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ الرَّشُّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور اسلمی نے (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے) والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں (بعد از دفن' قبر پر) پانی چھڑکا جاتا تھا۔

6483 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَقِيعِ، فَاِذَا هُوَ بِقَبْرٍ رَطْبٍ، فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذِهِ السُّوَيْدَاءُ الَّتِيْ كَانَتْ فِيْ بَنِيْ غَنْمٍ مَاتَتْ فَدُفِنَتْ لَيْلًا قَالَ: فَصَلّٰى عَلَيْهَا، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: اَمَا اِذَا مَاتَ لِي حَمِيمٌ وَفَاتَتْنِي الصَّلَاةُ عَلَيْهِ فَقَدْ اَوْجَبَ اَنْ اُصَلِّيَ عَلَيْهِ، وَاَمَّا النَّاسُ هٰكَذَا، فَالدُّعَاءُ اَحَبُّ اِلَيَّ

✵✵ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر جنت البقیع کے پاس سے ہوا تو وہاں ایک تازہ قبر موجود تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کے بارے میں دریافت کیا (جس کی وہ قبر تھی) تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ وہ سیاہ فام کنیز ہے' جو بنوغنم کے ہاں ہوتی تھی' اس کا انتقال ہو گیا' تو اسے رات میں ہی دفن کر دیا گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس خاتون کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: جب میرا کوئی قریبی عزیز فوت ہو جائے اور میں اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہ کر پاؤں' تو یہ بات لازم ہوگی کہ میں اُس کی نمازِ جنازہ ادا کروں' لیکن لوگ تو اس طرح ہیں اور دعا کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابُ الْجَدَثِ وَالْبُنْيَانِ

باب: قبر کو اونچا بنانا (اور اُس پر) عمارت بنانا

6484 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، اَنَّ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ جَدَثُهُ شِبْرًا، وَجَعَلُوْا ظَهْرَهُ مُسَنَّمًا لَيْسَتْ لَهُ حَدَبَةٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوبکر نامی راوی نے کئی راویوں کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف ایک بالشت اونچی رکھی گئی تھی اور لوگوں نے اُس پر چونا لگایا تھا جس میں کبڑا پن نہیں تھا۔

6485 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَقَطَ الْحَائِطُ الَّذِيْ عَلٰى قَبْرِ النَّبِيِّ، فَسُتِرَ ثُمَّ بُنِيَ، فَقُلْتُ لِلَّذِيْ سَتَرَهُ: ارْفَعْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ حَتّٰى اَنْظُرَ اِلَيْهِ، فَاِذَا عَلَيْهِ جَبُوْبٌ، وَاِذَا عَلَيْهِ رَمْلٌ كَاَنَّهُ مِنْ رَمْلِ الْعَرْصَةِ

✵✵ عبدالرحمٰن بن قاسم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس موجود دیوار گر گئی' تو پردہ کیا گیا اور پھر اُس عمارت کو بنایا گیا۔ میں نے اُس شخص سے کہا: جس نے پردہ کیا ہوا تھا' تم پردے کا کنارہ اُٹھاؤ' تاکہ میں اُس کی زیارت کر

لوں۔ تو اُس پر پتھر تھے اور اُس پر ریت موجود تھی جیسے میدان کی ریت ہوتی ہے۔

6486 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، اَنَّهُ قَالَ: لَا تُطِيلُوْا جَدَثِي

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ مَعْمَرٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ: فَاِنِّي رَاَيْتُ الْمُهَاجِرِيْنَ يَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ

✻✻ عمرو بن شرحبیل فرماتے ہیں: تم میری قبر کو لمبا (یا اونچا) نہ بنانا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر نے اپنی روایت میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے مہاجرین کو دیکھا ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

6487 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ لِاَبِي هَيَّاجٍ اَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَعْ قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهُ، يَعْنِي قُبُوْرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تِمْثَالًا فِي بَيْتٍ اِلَّا طَمَسْتَهُ

✻✻ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوہیاج سے کہا: میں تمہیں اُس کام کے لیے بھیج رہا ہوں جس کام کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا' تم جس بھی بلند قبر کو دیکھو اُسے برابر کر دینا' راوی کہتے ہیں: اس سے مراد مسلمانوں کی قبریں تھیں' اور جس بھی گھر میں کوئی تصویر دیکھنا اُسے مٹا دینا۔

6488 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَقْعُدَ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ، وَاَنْ يُقَصَّصَ، وَاَنْ يُبْنٰى عَلَيْهِ

✻✻ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے منع کرتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی قبر پر بیٹھے' یا اس پر چونا لگایا جائے' یا قبر پر عمارت تعمیر کی جائے۔

6488-صحيح مسلم - كتاب الجنائز' باب النهي عن تجصيص القبر والبناء عليه - حديث:1663' صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل في القبور - ذكر الزجر عن الكتبة على القبور' حديث:3221' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الجنائز' حديث:1303' سنن ابي داود - كتاب الجنائز' باب في البناء على القبر - حديث:2823' السنن للنسائي - كتاب الجنائز' الزيادة على القبر - حديث:2010' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الجنائز' في تجصيص القبر والآجر يجعل له - حديث:11561' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' الزيادة على القبر - حديث:2129' شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الجنائز' باب الجلوس على القبور - حديث:1892' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع ابواب عدد الكفن - باب لا يزاد في القبر على اكثر من ترابه لئلا يرتفع' حديث:6359' مسند احمد بن حنبل ' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنهما - حديث:13888' مسند الطيالسي - احاديث النساء ' ما اسند جابر بن عبد الله الانصاري - الافراد عن جابر' حديث:1894' مسند عبد بن حميد - من مسند جابر بن عبد الله' حديث:1076' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:6091'

6489 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُثْمَانَ " اَمَرَ بِتَسْوِيَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ: وَلٰكِنْ يُرْفَعُ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا "، فَقَالَ: فَمَرُّوْا بِقَبْرِ اُمِّ عُمَرَ وَبِنْتِ عُثْمَانَ قَالَ: فَاَمَرَ بِهٖ فَسُوِّيَ

✱✱ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قبروں کو برابر کرنے کا حکم دیا تھا۔ اُنہوں نے فرمایا تھا: البتہ یہ زمین سے کچھ اونچی رکھی جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُن لوگوں کا گزر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اُم عمرو کی قبر کے پاس سے ہوا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اُسے بھی برابر کر دیا گیا۔

[redacted] - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ تَرْبِيعَ الْقَبْرِ، يَعْنِي رَاْسَ الْقَبْرِ "

قَالَ الثَّوْرِيُّ، وَاَخْبَرَنِي بَعْضُ اَصْحَابِنَا، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ قُبُوْرُ اَهْلِ اُحُدٍ جُثًى مُسَنَّمَةً

✱✱ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ قبر کو مربع کی شکل میں (یعنی چوکور شکل میں) بنانے کو مکروہ قرار دیتے تھے' اُن کی مراد قبر کا سرہانہ ہے۔

سفیان ثوری کہتے ہیں: ہمارے بعض اصحاب نے امام شعبی کا یہ بیان نقل کیا ہے: اہلِ اُحد کی قبریں کوہان نما تھیں اور ان پر چونا لگا ہوا تھا۔

6491 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهٗ اَبُو نَعَامَةَ قَالَ: حَضَرْتُ مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ وَشَهِدَ جَنَازَةً فَقَالَ: جَمْهِرُوا الْقُبُوْرَ جَمْهَرَةً، يُقَالُ: لَا تُرْفَعُ وَلَا تُسَنَّمُ

✱✱ مسعر نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے' جس کا نام ابونعامہ تھا' وہ بیان کرتے ہیں: میں موسیٰ بن طلحہ کی نمازِ جنازہ میں شریک ہوا' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے' اُنہوں نے کہا: تم قبروں کو (گارے والی) مٹی لگا کر نہ بناؤ' یہ بات کہی جاتی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے: نہ تو اسے بلند کیا جائے اور نہ ہی اس پر چونا لگایا جائے۔

6492 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ رَجُلٍ، اَحْسِبُهٗ ثُمَامَةَ بْنَ شُفَيٍّ: اَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَضَرَ دَفْنَهٗ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَفِّفُوْا عَنْ صَاحِبِكُمْ يَعْنِي اَنْ لَا تُكْثِرُوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مِنَ التُّرَابِ

✱✱ حضرت ثمامہ بن شفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُس کے دفن کے وقت موجود تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ساتھی کے لیے تخفیف رکھنا۔ (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے کہ تم اُس کی قبر پر زیادہ مٹی نہ ڈالنا۔

[redacted] - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أبيه، كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُبْنٰى عَلَى الْقَبْرِ اَوْ يُجَصَّصَ اَوْ يُتَغَوَّطَ عِنْدَهٗ، وَكَانَ يَقُوْلُ: لَا تَتَّخِذُوْا قُبُوْرَ اِخْوَانِكُمْ حِشَانًا

٭٭ عبداللہ بن طاؤس اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ قبر پر عمارت قائم کی جائے' یا اُس پر چونا لگایا جائے' یا اُس کے پاس پاخانہ کیا جائے۔

وہ یہ فرماتے تھے: تم اپنے بھائیوں کی قبروں کو بیت الخلاء نہ بناؤ۔

6494 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا مَرَّ بِالْقَبْرِ بِمَكَّةَ عَشْرُ سِنِينَ فَاصْنَعْ بِهِ مَا بَدَا لَكَ دَارًا اَوْ مَسْجِدًا اَوْ حَرْثًا اَوْ مَا كَانَ، فَاَمَّا فِي بِلَادِكُمْ فَعِشْرِينَ سَنَةً

٭٭ سفیان ثوری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: جب تمہارا گزر مکہ میں کسی قبر کے پاس سے ہو' جسے دس سال ہو چکے ہوں' تو اب تمہاری مرضی ہے' تم اُسے جو مرضی بنالو' گھر بنالو' یا مسجد بنالو' یا کھیت بنالو' یا جو مرضی بنالو' لیکن جہاں تک تمہارے دوسرے علاقوں کا تعلق ہے' تو وہاں یہ مدت بیس سال ہوگی۔

6495 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا النُّعْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: تُوُفِّيَ عَمٌّ لِي بِالْجَنَدِ فَدَخَلْتُ مَعَ اَبِي عَلَى ابْنِ طَاوُسٍ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ: هَلْ تَرَى اَنْ اُقَصِّصَ قَبْرَ اَخِي؟ قَالَ: فَضَحِكَ وَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا اَبَا شَيْبَةَ، خَيْرٌ لَكَ اَلَّا تَعْرِفَ قَبْرَهُ اِلَّا اَنْ تَاْتِيَهُ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُ وَتَدْعُوَ لَهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قُبُورِ الْمُسْلِمِينَ اَنْ يُبْنَى عَلَيْهَا اَوْ تُجَصَّصَ اَوْ تُزْدَرَعَ، فَاِنَّ خَيْرَ قُبُورِكُمُ الَّتِي لَا تُعْرَفُ

٭٭ نعمان بن ابوشیبہ بیان کرتے ہیں: میرے چچا کا انتقال "جند" کے مقام پر ہوا' تو میں اپنے والد کے ساتھ طاؤس کے صاحبزادے کے پاس گیا' اُنہوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ کی یہ رائے ہے کہ میں اپنے بھائی کی قبر پر چونا لگواؤں؟ راوی کہتے ہیں: تو وہ ہنس پڑے اور بولے: سبحان اللہ! اے ابوشیبہ! تمہارے لیے یہ بات زیادہ بہتر ہے کہ تمہیں اُس کی قبر کی شناخت بھی نہ ہو' ماسوائے اس چیز کے' کہ تم اُس کی قبر پر آ کر اُس کے لیے دعائے مغفرت کرو اور اُس کے لیے دعا کرو' کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اللہ کے رسول نے مسلمانوں کی قبروں پر عمارت بنانے سے' یا چونا لگانے سے منع کیا ہے' تمہاری قبروں میں بہتر قبریں وہ ہیں' جن کی شناخت نہ ہو۔

6496 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا، سُئِلَ عَنْ رَكِيَّةٍ بَيْنَ الْقُبُورِ فَكَرِهَ اَنْ يُشْرَبَ مِنْهَا وَلَا يُتَوَضَّاَ، قُلْتُ: مَا الرَّكِيَّةُ؟ قَالَ: يَقُولُ بَعْضُهُمْ: هُوَ الْبِئْرُ، وَبَعْضُهُمْ يَقُولُ: هُوَ الْغَدِيرُ يَكُونُ بَيْنَ الْقُبُورِ، قُلْتُ: فَاَيُّهُمَا تَقُولُهُ؟ قَالَ: نَقُولُ: هُوَ الْبِئْرُ، قُلْتُ: اَفَتَكْرَهُ اَنْ تَتَوَضَّاَ مِنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَلِمَ؟ قَالَ: لِاَنَّ الْقُبُورَ اِذَا كَثُرَ الْغَيْثُ غَرِقَتْ، فَلِذَلِكَ اَكْرَهُ الْوُضُوءَ مِنْهَا

٭٭ طاؤس کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے قبرستان کے درمیان موجود کنویں کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے اُس میں سے پانی پینے' یا اُس میں سے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ میں نے دریافت کیا: لفظ "رکیہ" سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس سے مراد کنواں ہے' جبکہ بعض حضرات نے یہ کہا ہے: اس سے مراد وہ کنواں ہے جو قبرستان

کے درمیان موجود ہوتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: ان دونوں میں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہم یہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد کنواں ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ اس کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ اس سے وضو کیا جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس لیے کہ جب بارش زیادہ ہوتی تو قبریں ڈوب جاتی ہیں' اسی لیے میں اس سے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیتا ہوں۔

[redacted] - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَقْصِيصِ الْقُبُورِ، وَتَكْلِيلِهَا، وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا، قَالَ الْبَجَلِيُّ: - يَعْنِي التَّكْلِيلَ رَفْعَهَا -، وَقَالَ غَيْرُهُ: التَّكْلِيلُ اَنْ يُطْلَى فَوْقَهَا شِبْهُ الْقَصَّةِ

✵✵ راشد بن سعد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قبروں پر چونا لگانے سے' اُنہیں اونچا کرنے سے اور اُن پر کوئی چیز تحریر کرنے سے منع کیا ہے۔

بجلی کہتے ہیں: لفظ ''تکلیل'' سے مراد قبر کو اونچا کرنا ہے' جبکہ بعض حضرات نے یہ کہا ہے: ''تکلیل'' سے مراد یہ ہے کہ چونے کی طرح کی کوئی اور چیز قبر کے اوپر لگانا۔

بَابُ حُسْنِ عَمَلِ الْقَبْرِ

باب: قبر کو عمدہ طریقہ سے بنانا

6498 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ يُحْفَرُ فَقَالَ: اصْنَعُوا كَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ: مَا بِي اَنْ يَكُونَ يُغْنِي عَنْهُ شَيْئًا، وَلٰكِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ اِذَا عُمِلَ الْعَمَلُ اَنْ يُحْكَمَ قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي فِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ: اَمَا اِنَّهُ لَمْ يُغْنِ عَنْهُ شَيْئًا، وَلٰكِنَّهُ اَطْيَبُ اِلَى نَفْسِ اَهْلِهِ

✵✵ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: ایک قبر کی کھدائی ہو رہی تھی' نبی اکرم ﷺ اُس کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم لوگ اسی طرح کام کرو۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ (مرحوم کے) کسی کام نہیں آتی' لیکن اللہ تعالیٰ اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ جب کوئی کام کیا جائے' تو اُسے مضبوطی سے کیا جائے۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ چیز اس (مرحوم کے) کسی کام نہیں آئے گی' لیکن اُس کے اہلِ خانہ کے نزدیک یہ چیز پسندیدہ ہوگی۔

6499 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى قَبْرِ ابْنِهِ اِذْ رَاَى فُرْجَةً فَقَالَ لِلْحَفَّارِ: ائْتِنِي بِمَدَرَةٍ لَاَسُدَّهَا، اَمَا اِنَّهَا لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلٰكِنْ يَقَرُّ بِعَيْنِ الْحَيِّ

٭٭ مکحول بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے صاحبزادے کی قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران آپ نے کشادگی دیکھی تو آپ نے قبر کھودنے والے سے کہا: میرے پاس پھاوڑا لے کر آؤ' تاکہ میں اسے برابر کردوں' یہ چیز (مرحوم کو) کوئی نفع یا نقصان نہیں دے گی' لیکن زندہ شخص کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائے گی۔

6500 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا عَلَى قَبْرٍ وَهُوَ يُلْحَدُ، فَقَالَ لِلَّذِي يَلْحَدُ: اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ

٭٭ عاصم بن کلیب اپنے والد کے حوالے سے ایک انصاری کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ ایک قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' اس کی لحد تیار کی جارہی تھی' تو آپ نے لحد بنانے والے شخص سے کہا: پاؤں کی طرف سے اسے کشادہ کرو۔

6501 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: قُتِلَ اَبِي يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْفِرُوا وَاَوْسِعُوا وَاَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ، وَقَدِّمُوا اَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا، فَكَانَ اَبِي ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ، وَكَانَ اَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا فَقُدِّمَ

٭٭ ہشام بن عامر بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے موقع پر میرے والد شہید ہوگئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ قبر کھودو اور اُسے کشادہ رکھنا اور عمدہ طریقہ سے بنانا اور دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا اور آگے اُسے رکھنا جسے قرآن زیادہ آتا ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو میرے والد تین آدمیوں میں سے تیسرے نمبر پر تھے' لیکن کیونکہ اُنہیں قرآن زیادہ آتا تھا اس لیے اُنہیں پہلے رکھا گیا۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ حِينَ يَفْرُغُ مِنْهُ

باب: (جب میت کو دفن کر کے) فارغ ہوا جائے' تو میت کے لیے دعا کرنا

6502 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ لَمَّا فَرَغُوا مِنْ قَبْرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ وَالنَّاسُ مَعَهُ قَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ قَالَ: اَسَمِعْتَ مِنْ قَوْلِهِ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا

٭٭ عبداللہ بن عبیداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ کو دیکھا کہ جب وہ عبداللہ بن سائب کی قبر (پر مٹی وغیرہ ڈال کر) فارغ ہوئے تو اُن کے ساتھ دیگر لوگ بھی تھے' حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ کھڑے ہوئے' وہ قبر کے پاس ٹھہرے اور اُنہوں نے مرحوم کے لیے دعا کی۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عبداللہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ کی دعا میں سے کوئی بات سنی تھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

6503 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ اَهْلِ بَلَدِهِمْ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى قَبْرِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِينَ فَرَغَ مِنْهُ فَدَعَا لَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ فَمَنْ

هُنَالِكَ أُخِذَ ذٰلِكَ "

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابوبکر نے اپنے شہر کے کئی حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو دفن کر کے فارغ ہوئے تو آپ اُن کی قبر کے پاس ٹھہرے' آپ نے اُن کے لیے دعا کی اور اُن کے لیے دعائے رحمت کی' تو یہیں سے اِس طریقہ کو حاصل کیا گیا ہے۔

65[redacted] - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: وَقَفَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَلٰى قَبْرٍ بَعْدَ اَنْ فُرِغَ مِنْهُ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ، هُوَ الْاٰنَ يُسْاَلُ

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: ابن منکدر ایک (میت کو دفن سے) فارغ ہونے کے بعد اُس کی قبر کے پاس ٹھہرے اور یہ دعا کی:

''اے اللہ! اسے ثابت قدم رکھنا کیونکہ اس وقت اس سے سوال کیا جائے گا''۔

6595 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ مُدْرِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، اَنَّ عُمَرَ، اِذَا سَوّٰى عَلَى الْمَيِّتِ قَبْرَهُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمَهُ اِلَيْكَ الْاَهْلُ وَالْمَالُ وَالْعَشِيْرَةُ، وَذَنْبُهُ عَظِيْمٌ فَاغْفِرْ لَهُ

✵✵ ابومدرک اشجعی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب میت کی قبر کو بنوا لیتے تھے (یعنی دفن سے فارغ ہو جاتے تھے) تو یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! یہ تیرے سپرد ہے' (یہ بھی) اہل خانہ' مال' خاندان (سب تیرے سپرد ہے) اس کا گناہ عظیم ہے تو تُو اس کی مغفرت کر دے''۔

65[redacted] - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: كَبَّرَ عَلِيٌّ عَلٰى يَزِيْدَ بْنِ الْمُكَفَّفِ اَرْبَعًا وَجَلَسَ عَلَى الْقَبْرِ وَهُوَ يُدْفَنُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَوَلَدُ عَبْدِكَ، نَزَلَ بِكَ الْيَوْمَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ، اَللّٰهُمَّ وَسِّعْ لَهُ فِيْ مُدْخَلِهٖ، وَاغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ، فَاِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ وَبِهٖ نَاْخُذُ

✵✵ عمیر بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یزید بن مکفف کی نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہیں' وہ اُن کی قبر کے پاس بیٹھ گئے جبکہ انہیں دفن کیا جا رہا تھا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ دعا کی:

''اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے' تیرے بندے کی اولاد ہے' آج یہ تیری بارگاہ میں حاضر ہو رہا ہے اور تُو سب سے بہترین میزبان ہے' اے اللہ! تُو اس کے لیے اس کے داخلے کی جگہ کو (یعنی قبر کو) کشادہ کر دے اور اس کے گناہوں کی مغفرت کر دے کیونکہ ہمیں اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے اور تُو اس کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے''۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

[redacted] ارِصحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ دَفْنِ مَيْمُوْنَةَ وَقَفَ عَلَى الْقَبْرِ

فَدَعَا سَاعَةً، ثُمَّ انْصَرَفَ

* * امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ اور اپنی خالہ) سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کو دفن کر کے فارغ ہوئے تو وہ قبر کے پاس کھڑے ہوئے انہوں نے کچھ دیر دعا کی اور پھر واپس گئے۔

بَابُ الْمَزَابِيْ وَالْجُلُوْسِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر (شکار کے لیے) جال لگانا یا (قبر پر) بیٹھنا

6508 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفَى الْاَسْلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمَزَابِيْ قُبُوْرًا، وَالْمَزَابِي الَّتِيْ تَتَّخِذُ لِلصَّيْدِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ روایت بتائی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابواوفی اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر مزابی لگانے سے منع کیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: مزابی سے مراد وہ چیز ہے جسے شکار کے لیے لگایا جاتا ہے۔

6509 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: يُكْرَهُ اَنْ يُتَوَضَّاَ عَلَى الْقُبُوْرِ اَوْ يُجْلَسَ عَلَيْهَا، قُلْتُ لَهُ: اَتَتَخَطَّاهُ؟ قَالَ: اَكْرَهُهُ قَالَ: اِنَّا اِذَا بَلَغْنَا قَبْرَ اَحَدِهِمْ اِنَّا لَنَطَؤُهُ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: اس بات کو مکروہ قرار دیا گیا ہے کہ قبر پر وضو کیا جائے یا قبر پر بیٹھا جائے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ قبر پر پاؤں دیں گے؟ انہوں نے جواب دیا: میں اسے مکروہ قرار دوں گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جب ہم کسی کی قبر پر پہنچیں گے تو ہم اس پر پاؤں دے دیں گے۔

6510 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَجَاءَ مَقْبَرَةَ مَكَّةَ، فَقِيْلَ لَهُ: اَتَطَؤُ عَلَى الْقَبْرِ قَالَ: فَاَيْنَ اَطَؤُهَا؟ هَا هُنَا؟ وَاَشَارَ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْمَدَنِيِّيْنَ

* * سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ مکہ کے قبرستان آئے تو ان سے کہا گیا: کیا آپ قبروں پر پاؤں دیں گے انہوں نے فرمایا: میں کہاں پاؤں دوں گا؟ کیا یہاں؟ انہوں نے اہل مدینہ کی گھاٹی کی طرف اشارہ کر کے یہ کہا۔

6511 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: لَاَنْ اَجْلِسَ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتَحْرِقَ رِدَائِيْ، ثُمَّ قَمِيْصِيْ، ثُمَّ اِزَارِيْ، ثُمَّ تُفْضِيَ اِلٰى جِلْدِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَجْلِسَ عَلٰى قَبْرِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ

* * حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں انگارے پر بیٹھ جاؤں جو میری چادر کو پھر میری قمیص کو پھر میرے تہبند کو جلا

کرمیری جلد تک پہنچ جائے' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ میں کسی مسلمان شخص کی قبر پر بیٹھوں۔

6512 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: لَاَنْ اَطَاَ عَلٰى جَمْرِ الْغَضَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَطَاَ عَلٰى قَبْرِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ

✵✵ طلق بن حبیب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جلتے انگارے اپنے پاؤں کے نیچے دے دوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ میں کسی مسلمان شخص کی قبر پر پاؤں دوں۔

6513 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

بَابُ صِفَةِ حَمْلِ النَّعْشِ

باب: میت کی چارپائی کو اُٹھانے کا طریقہ

6514 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ، اَنَّهُ كَانَ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي جِنَازَةٍ، فَحَمَلَ سَعِيدٌ فَبَدَاَ بِمُقَدَّمِ الْعُودِ الَّذِي عَلَى الرَّاْسِ فَجَعَلَهُ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى طَرَفِهِ الَّذِي يَلِي الرِّجْلَ فَحَمَلَهُ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ، ثُمَّ جَاءَ طَرَفَهُ الَّذِي يَلِي الرَّاْسَ فَجَعَلَهُ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ، ثُمَّ انْصَرَفَ عَلٰى يَمِينِهِ، وَقَالَ: هٰكَذَا حَمْلُ الْجَنَائِزِ

✵✵ اسماعیل بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: وہ ایک جنازہ میں سعید بن جبیر کے ساتھ تھے' سعید نے جنازہ کو کندھا دیتے ہوئے سرہانے کی طرف لکڑی کے آگے والے حصہ سے آغاز کیا اور وہ اُنہوں نے اپنے دائیں کندھے پر رکھ لی' پھر وہ اُسی سمت میں پاؤں کی طرف آ گئے' پھر اُنہوں نے اُسے اپنے بائیں کندھے پر رکھا' پھر وہ سر کی طرف آ گئے اور اُسے اُنہوں نے اپنے بائیں کندھے پر رکھا' پھر وہ واپس دائیں طرف آئے اور اُنہوں نے بتایا: جنازہ کو اس طرح کندھا دیا جاتا ہے۔

6515 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: رَاَيْتُهُ حَمَلَ جِنَازَةً فَبَدَاَ بِمُقَدَّمِ السَّرِيرِ فَجَعَلَهُ عَلٰى مَنْكِبِهِ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ جَعَلَ كَمَا ذَكَرَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: وَقَالَ اَيُّوبُ: اِذَا حَمَلْتَهُ الْاُولٰى هٰكَذَا فَاحْمِلْ بَعْدُ كَيْفَ شِئْتَ

✵✵ معمر نے ایوب کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُنہیں ایک جنازہ کو کندھا دیتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے چارپائی کے آگے والے حصہ سے آغاز کیا اور اُسے اپنے دائیں کندھے پر رکھ لیا' اُس کے بعد اُنہوں نے اُسی طرح کیا' جس کا ذکر ابن جریج نے سعید بن جبیر کے حوالے سے کیا ہے۔ ایوب بیان کرتے ہیں: جب تم پہلی مرتبہ کندھا دو گے تو اس طرح کرو گے' اُس کے بعد جیسے تم چاہو ویسے کندھا دو۔

6516 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: ابْدَأْ بِالْمَيَامِنِ، وَكَانَ هُوَ يَبْدَأُ بِيَدِهِ ثُمَّ رِجْلَيْهِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دائیں طرف سے آغاز کرو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ خود پہلے سرہانے کی طرف سے آغاز کرتے تھے اور پھر پاؤں کی طرف سے کندھا دیتے تھے۔

6517 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اِذَا اتَّبَعَ اَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ، فَلْيَاْخُذْ بِجَوَانِبِهَا كُلِّهَا، فَاِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ، ثُمَّ لِيَتَطَوَّعْ بَعْدُ اَوْ يَتْرُكْ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص جنازہ کے ساتھ جائے تو اُس کے تمام اطراف سے اُسے کندھا دے کیونکہ یہ سنت ہے اُس کے بعد اگر وہ چاہے تو نفلی طور پر مزید ایسا کرے اور اگر چاہے تو ترک کر دے۔

6518 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو الْمُهَزِّمِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ قَالَ: مَنْ حَمَلَ الْجَنَازَةَ بِجَوَانِبِهَا الْاَرْبَعِ فَقَضَى الَّذِي عَلَيْهِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص چاروں طرف سے جنازہ کو کندھا دیتا ہے وہ اپنے ذمہ فرض کو ادا کر دیتا ہے۔

6519 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ الْمُطَّرِحِ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ، قَالَ لِعَلِيٍّ: يَا اَبَا حَسَنٍ، اَرَاَيْتَ اِنْ شَهِدْتُ الْجَنَازَةَ حَمْلُهَا وَاجِبٌ عَلٰى مَنْ شَهِدَهَا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهُ خَيْرٌ، فَمَنْ شَاءَ اَخَذَ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ، فَاِذَا اَنْتَ شَهِدْتَ جَنَازَةً فَقَدِّمْهَا بَيْنَ يَدَيْكَ وَاجْعَلْهَا نُصْبًا بَيْنَ عَيْنَيْكَ، فَاِنَّمَا هِيَ مَوْعِظَةٌ وَتَذْكِرَةٌ وَعِبْرَةٌ، فَاِنْ بَدَا لَكَ اَنْ تَحْمِلَ فَانْظُرْ اِلٰى مُقَدَّمِ السَّرِيْرِ، وَانْظُرْ اِلٰى جَانِبِهِ الْاَيْسَرِ فَاجْعَلْهُ عَلٰى مَنْكِبِكَ الْاَيْمَنِ

✵✵ ابوامامہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوالحسن! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں کسی جنازہ کے ساتھ جاتا ہوں تو کیا جنازہ میں شریک ہونے والوں کو میت کو کندھا دینا واجب ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن یہ بہتر ہے جو شخص چاہے اُسے اختیار کرلے اور جو شخص چاہے اُسے ترک کر دے جب تم جنازہ کے ساتھ شریک ہو تو اُسے اپنے سامنے رکھو اور اپنی دونوں آنکھوں کے مدمقابل رکھو کیونکہ اُس سے وعظ حاصل ہوگا نصیحت حاصل ہوگی اور عبرت حاصل ہوگی پھر اگر تم کندھا دینا چاہو تو چارپائی کے اگلے حصہ کا جائزہ لو اور پھر اُس میں بھی بائیں طرف کا جائزہ لو اور اُسے اپنے دائیں کندھے پر رکھو۔

6520 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنِ الْاَزْدِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي جَنَازَةٍ حَمَلَ بِجَوَانِبِ السَّرِيْرِ الْاَرْبَعِ قَالَ: بَدَاَ بِمَيَامِنِهَا ثُمَّ تَنَحَّى عَنْهَا فَكَانَ مِنْهَا بِمَنْزِلَةِ مُزْجِرِ

الْكَلْبِ

✵✵ ازدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ایک جنازہ میں شریک ہوئے تو اُنہوں نے چارپائی کے چاروں کونوں کو کندھا دیا۔ راوی کہتے ہیں: اُنہوں نے دائیں طرف سے آغاز کیا' پھر پیچھے ہٹ گئے۔ وہ اس کے ساتھ یوں چل رہے تھے جیسے کتے کو ہٹانے کے لیے (سب سے پیچھے چل رہے ہوں۔)

بَابُ انْصِرَافِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَازَةِ قَبْلَ اَنْ يُؤْذَنَ لَهُمْ

باب: لوگوں کا باقاعدہ اجازت ملنے سے پہلے جنازہ سے واپس چلے جانا

6521 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَقُومُ إِذَا شَهِدَ حَتّٰى يُؤْذَ لَهُ إِذَا صَلَّى عَلَيْهَا

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی جنازہ میں شریک ہوتے تھے تو اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بعد اُس وقت تک نہیں اُٹھتے تھے' جب تک اُنہیں اجازت نہیں دی جاتی تھی۔

6522 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلٰى جِنَازَةٍ لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يُؤْذَنَ لَهُ "

✵✵ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ نمازِ جنازہ کو ادا کرتے تھے' تو اُس وقت تک واپس نہیں جاتے تھے' جب تک اُنہیں اجازت نہیں دی جاتی تھی۔

6523 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَا: " اَمِيرَانِ وَلَيْسَا بِاَمِيرَيْنِ: الرَّجُلُ يَكُونُ مَعَ الْجِنَازَةِ فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَرْجِعَ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ وَلِيَّهَا، وَالْمَرْاَةُ الْحَائِضُ لَيْسَ لِاَصْحَابِهَا اَنْ يَصْدُرُوا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوا "، قَالَ مَعْمَرٌ فِي حَدِيثِهِ: كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ اَنَّهُمَا كَانَا لَا يَنْصَرِفَانِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَا

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: دو طرح کے امیر ایسے ہیں' جو باقاعدہ امیر نہیں ہوتے (لیکن اُن کی بات ماننی پڑتی ہے) ایک یہ کہ آدمی کسی جنازہ میں شریک ہو اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرلے' تو آدمی کو اُس وقت تک واپس جانے کا اختیار نہیں ہوگا' جب تک میت کے ولی سے اجازت نہیں لیتا اور دوسرا حیض والی عورت' اُس کے ساتھ والوں کے لیے واپس جانا اُس وقت تک مناسب نہیں ہوگا' جب تک وہ اجازت نہیں لیتے۔

معمر نے اپنی روایت میں یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اُس وقت تک واپس نہیں جاتے تھے' جب تک اجازت نہیں لیتے تھے۔

• معمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات مجھ تک پہنچی ہے کہ یہ دونوں حضرات اجازت لینے سے پہلے واپس نہیں جاتے تھے۔

6524 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: اِذَا صَلَّيْتَ عَلٰى جِنَازَةٍ فَقَدْ قَضَيْتُ الَّذِى عَلَيْكَ فَخَلِّهَا وَاَهْلَهَا، فَكَانَ يَنْصَرِفُ وَلَا يَسْتَاْذِنُهُمْ

✵✵ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم نمازِ جنازہ ادا کرلو تو تم نے اپنے ذمہ لازم چیز کو ادا کر دیا ہے اب تم جنازہ کو اور اُس کے متعلقین کو اُن کے حال پر رہنے دو۔ (راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ایسی صورتِ حال میں واپس چلے جاتے تھے وہ اہلِ میت سے اجازت نہیں لیتے تھے۔

6525 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ كَانَ يَنْصَرِفُ وَلَا يَنْتَظِرُ اِذْنَهُمْ وَبِهِ نَاْخُذُ

✵✵ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ (جنازہ میں شریک ہونے کے بعد) واپس چلے جاتے تھے وہ اُن لوگوں کی اجازت کا انتظار نہیں کرتے تھے۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6526 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: اِذَا صَلَّيْتَ عَلَى الْجِنَازَةِ فَقَدْ قَضَيْتَ الَّذِى عَلَيْكَ فَخَلِّ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اَهْلِهَا

✵✵ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم نمازِ جنازہ ادا کرلو تو تم نے اپنے ذمہ لازم چیز کو ادا کر دیا' اب میت کو اور اُن کے اہلِ خانہ کو اُن کے حال پر رہنے دو۔

6527 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ اَنَّهُمَا كَانَا يَنْصَرِفَانِ وَلَا يَنْتَظِرَانِ اِذْنَهُمْ "

✵✵ حسن بصری اور قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: یہ حضرات واپس چلے جاتے تھے اور اجازت کا انتظار نہیں کرتے تھے۔

6528 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، اَنَّهُ رَاَى الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُمَا يَتْبَعَانِ جِنَازَةً، فَسَمِعَا النِّدَاءَ قَبْلَ اَنْ يَفْرُغَ، فَقَامَا حِينَ سَمِعَا النِّدَاءَ قَبْلَ اَنْ يَفْرُغَا مِنْهَا "

✵✵ یزید بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر کو دیکھا کہ یہ دونوں ایک جنازہ کے ساتھ جا رہے تھے فارغ ہونے سے پہلے انہوں نے ایک پکار سنی' جب انہوں نے یہ پکار سنی تو اُس سے فارغ ہونے سے پہلے ہی یہ دونوں حضرات کھڑے ہو گئے (اور واپس چلے گئے)۔

6529 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ فَلَمَّا وُضِعَتْ فِي الْقَبْرِ انْصَرَفَ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ وہ ایک جنازہ کے ساتھ گئے، جب جنازہ کو قبر میں اتار لیا گیا تو وہ واپس چلے گئے اور انہوں نے اجازت نہیں لی۔

6530 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَغَيْرِهِ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ اُمَّتِي عَلٰى مُسْكَةٍ مِنْ دِينِهَا مَا لَمْ يَكِلُوا النَّاسَ الْجَنَائِزَ اِلٰى اَهْلِهَا

✵✵ حارث بن وہب روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

''میری امت اپنے دین پر اس وقت تک گامزن رہے گی' جب تک وہ جنائز کو اس کے اہل خان کے سپرد نہیں کرتے''۔

بَابُ يُدْفَنُ فِي التُّرْبَةِ الَّتِي مِنْهَا خُلِقَ

باب: آدمی اُسی مٹی میں دفن ہوتا ہے جس سے اُسے پیدا کیا گیا ہو

6531 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ وَرَازٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ: يُدْفَنُ كُلُّ اِنْسَانٍ فِي التُّرْبَةِ الَّتِي خُلِقَ مِنْهَا

✵✵ عکرمہ فرماتے ہیں: ہر انسان اُسی مٹی میں دفن ہوتا ہے جس سے اُسے پیدا کیا گیا ہو۔

6532 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ بَهْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا تُدْفَنُ الْاَجْسَادُ حَيْثُ تُقْبَضُ الْاَرْوَاحُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: - يَعْنِي اِذَا مَاتَ لَا يُحْمَلُ مِنْ قَرْيَةٍ اِلٰى غَيْرِهَا، يُدْفَنُ فِي مَقْبَرَةِ قَوْمِهِ، فَاَمَّا فِي مَوْضِعِهِ حَيْثُ يَمُوتُ فَلَمْ يُفْعَلْ ذٰلِكَ اِلَّا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

✵✵ یحییٰ بن بہمان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب روح قبض ہو جاتی ہے تو جسم کو دفن کر دیا جاتا ہے''۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ جب کسی شخص کا انتقال ہو جائے تو اُسے اُس بستی سے کسی دوسری جگہ منتقل نہ کیا جائے تاکہ اُسے آبائی قبرستان میں دفن کیا جائے' البتہ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ آدمی کا انتقال جس جگہ ہوا ہے اُسے عین اُسی جگہ دفن کیا جائے تو یہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا گیا (اور کسی کے ساتھ نہیں کیا جا سکتا)۔

6533 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي نُوحُ بْنُ اَبِي بِلَالٍ، عَنْ اَبِي سُلَيْمَانَ

الْهُذَلِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ اِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا فَاَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ تُرَابًا فَجَعَلَهُ عَلٰى مَقْطَعِ سُرَّتِهِ فَكَانَ فِيهِ شِفَاؤُهُ، وَكَانَ قَبْرُهُ فِي مَوْضِعِ اَخْذِ التُّرَابِ مِنْهُ

❊❊ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو بھیجتا ہے' وہ زمین سے کچھ مٹی لے کر اس مٹی کو اس بچہ کے ناف کے کاٹنے کی جگہ پر رکھ دیتا ہے' اس میں اس کے لیے شفاء ہوتی ہے اور جس جگہ سے وہ مٹی لی گئی ہوتی ہے اس کی قبر بھی وہیں بنتی ہے۔

بَابُ لَا يُنْقَلُ الرَّجُلُ مِنْ حَيْثُ يَمُوتُ

باب: آدمی کا (جس شہر میں) انتقال ہوا ہو اُسے وہاں سے دوسری جگہ منتقل نہ کیا جائے

6534 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْرُوا اَيْنَ يَقْبُرُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَالَ اَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَمْ يُقْبَرْ نَبِيٌّ اِلَّا حَيْثُ يَمُوتُ قَالَ: فَاَخَّرُوا فِرَاشَهُ فَحَفَرُوا لَهُ تَحْتَ فِرَاشِهِ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میرے والد نے یہ مجھے یہ بات بتائی ہے کہ صحابہ کرام کو یہ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں دفن کریں؟ یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''نبی کی قبر وہیں بنتی ہے' جہاں اُس کا انتقال ہوا ہو''۔

راوی کہتے ہیں: تو لوگوں نے آپ کا بستر ہٹایا اور آپ کے بستر کے عین نیچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قبر کھودی۔

6535 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ حَضَرْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ - تَعْنِي اَخَاهَا - مَا دُفِنَ اِلَّا حَيْثُ مَاتَ، وَكَانَ مَاتَ بِالْحُبْشِيِّ فَدُفِنَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ، وَالْحُبْشِيُّ قَرِيبٌ مِنْ مَكَّةَ

❊❊ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اگر میں عبدالرحمٰن کے پاس موجود ہوتی (اس سے مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر ہیں) تو اُس کو وہیں دفن کیا جاتا' جہاں اُس کا انتقال ہوا تھا۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) اُن کا انتقال حبشی (نامی جگہ پر) ہوا تھا اور انہیں مکہ کے بالائی حصہ میں دفن کیا گیا۔ (راوی کہتے ہیں:) حبشی' مکہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔

6536 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اُمَّهُ صَفِيَّةَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: عَزَّيْتُ عَائِشَةَ فِي اَخِيهَا، فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللّٰهُ اَخِي، اِنَّ اَكْثَرَ مَا اَجِدُ فِيهِ مِنْ شَانِ اَخِي اَنَّهُ لَمْ يُدْفَنْ حَيْثُ مَاتَ

* * منصور بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: اُن کی والدہ صفیہ نے یہ بات اُنہیں بتائی کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کی انتقال کے سلسلہ میں اُن سے تعزیت کرنے کے لیے گئی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے بھائی پر رحم کرے! مجھے اپنے بھائی کے معاملہ میں سب سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ اُسے اُس جگہ دفن نہیں کیا گیا جہاں اُس کا انتقال ہوا تھا۔

6537 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ اُمِّهِ عَائِشَةَ بِنْتِ اَبِي عَقْرَبٍ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، اَنَّهَا قَالَتْ: لَوْ حَضَرْتُهُ - تَعْنِي اَخَاهَا - دُفِنَ تَحْتَ فِرَاشِهِ

* * اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اگر میں اُس کے پاس موجود ہوتی (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد اُن کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے) تو اُسے اُس کے بچھونے کے نیچے دفن کیا جاتا۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَمَا يُدْفَنُ

باب: میت کے دفن ہو جانے کے بعد اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرنا

6538 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، اَنَّ اِنْسَانًا كَانَ يَقُومُ عَلَى الْمَسْجِدِ فَيَنْقِي مِنْهُ الشَّيْءَ يَجِدُهُ، فَتُوُفِّيَ فَسَاَلَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِاَيَّامٍ فَقَالُوا: تُوُفِّيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَهَلَّا آذَنْتُمُونِي، فَاِنَّ صَلَاتِي عَلَيْهِمْ نُورٌ فِي قُبُورِهِمْ

* * حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا اور اگر اُسے کوڑا کرکٹ وغیرہ نظر آتا تھا تو اُسے صاف کر دیتا تھا' اُس کا انتقال ہو گیا' اس کے کچھ دن گزرنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اُس کا تو انتقال ہو گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا' میرا ان لوگوں کے لیے نمازِ جنازہ ادا کرنا' ان کی قبروں میں ان کے لیے نور ہوتا ہے۔

6539 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَلَى سِتَّةِ اَمْيَالٍ مِنْ مَكَّةَ فَحَمَلْنَاهُ حَتّٰى جِئْنَا بِهِ اِلٰى مَكَّةَ فَدَفَنَّاهُ فَقَدِمَتْ عَلَيْنَا عَائِشَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَعَابَتْ ذٰلِكَ عَلَيْنَا، ثُمَّ قَالَتْ: اَيْنَ قَبْرُ اَخِي؟ فَدَلَلْنَاهَا عَلَيْهِ فَوُضِعَتْ فِي هَوْدَجِهَا عِنْدَ قَبْرِهِ فَصَلَّتْ عَلَيْهِ

* * ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما کا انتقال مکہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہوا' ہم اُن کی میت اُٹھا کر مکہ آئے اور اُنہیں مکہ میں دفن کیا۔ اس کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے پاس آئیں اور اُنہوں نے اس حوالے سے ہم پر اعتراض کیا' پھر اُنہوں نے دریافت کیا: میرے بھائی کی قبر کہاں ہے؟ ہم نے اُنہیں اس بارے میں بتایا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہودج کو اُن کی قبر کے پاس رکھا گیا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

6540 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلٰى جِنَازَةٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دفن ہو جانے کے بعد (میت کی) نماز جنازہ ادا کی ہے۔

6541 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّ سَوْدَاءَ كَانَتْ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ فَمَاتَتْ فَصَلَّى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا دُفِنَتْ

* * قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: ایک سیاہ فام عورت مسجد میں ہوتی تھی' اُس کا انتقال ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دفن ہو جانے کے بعد اُس کی نماز جنازہ ادا کی۔

6542 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: اشْتَكَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ عَنْهَا وَكَانَ أَحْسَنَ شَيْءٍ أَوْ قَالَ أَحْسَنَ النَّاسِ عِيَادَةً لِلْمَرِيضِ قَالَ: فَقَالَ: إِنْ مَاتَتْ فَآذِنُونِي بِهَا فَتُوُفِّيَتْ لَيْلًا، فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ فَأَخْبَرُوهُ بِخَبَرِهَا، وَأَنَّهُمْ دَفَنُوهَا لَيْلًا قَالَ: فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا

* * حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نواحی علاقہ کے رہنے والی ایک خاتون بیمار ہوگئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بارے میں دریافت کرتے رہتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کی عیادت سب سے اچھے طریقے سے کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اُس کا انتقال ہو جائے تو تم لوگ مجھے بتا دینا۔ اُس خاتون کا انتقال رات کے وقت ہو گیا' اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے اُس کی صورتِ حال کے بارے میں آپ کو بتایا کہ وہ لوگ تو اُسے رات میں ہی دفن کر چکے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس خاتون کی قبر کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اُس کی نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے چار تکبیریں کہیں۔

6543 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ: جَاءَ نَاسٌ بَعْدَمَا صُلِّيَ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، فَأَمَرَ عَلِيٌّ قَرَظَةَ الْأَنْصَارِيَّ أَنْ يَؤُمَّهُمْ وَيُصَلِّيَ عَلَيْهِ بَعْدَمَا دُفِنَ

* * حنش بن معتمر بیان کرتے ہیں: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ہو جانے کے بعد کچھ لوگ آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرظہ انصاری کو یہ ہدایت کی کہ اُن کی امامت کریں اور اُنہوں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے دفن ہو جانے کے بعد اُن کی نماز جنازہ ادا کی۔

6544 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يُعَادُ عَلَى مَيِّتٍ الصَّلَاةُ

* * ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میت کی نماز جنازہ دوبارہ ادا نہیں کی جائے گی۔

6545 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا انْتَهَى إِلَى

جنازَةٍ وَقَدْ صُلِّيَ عَلَيْهَا دَعَا وَانْصَرَفَ وَلَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی ایسے جنازے تک پہنچتے تھے جس کی نمازِ جنازہ ادا کی جا چکی ہو تو وہ صرف دعا کر کے واپس چلے جاتے تھے وہ نمازِ جنازہ کو دوبارہ ادا نہیں کرتے تھے۔

6546 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَدِمَ بَعْدَمَا تُوُفِّيَ عَاصِمٌ اَخُوهُ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالَ: اَيْنَ قَبْرُ اَخِي فَدَلُّوهُ عَلَيْهِ، فَاَتَاهُ فَدَعَا لَهُ وَبِهِ نَاْخُذُ

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بھائی عاصم کے انتقال کے بعد آئے، انہوں نے اُن کے بارے میں دریافت کیا کہ میرے بھائی کی قبر کہاں ہے؟ لوگوں نے اُن کی راہنمائی اُن کی قبر کی طرف کی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُن کی قبر کے پاس آئے اور اُن کے لیے دعا کی۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6547 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ كَانَ اِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهَا "

قَالَ مَعْمَرٌ: كَانَ قَتَادَةُ اِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ عَلَى الْجِنَازَةِ صَلَّى عَلَيْهَا

✻✻ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ جب اُن کی نمازِ جنازہ رہ جاتی تھی تو وہ نمازِ جنازہ (دوبارہ) ادا نہیں کرتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ کی جب نمازِ جنازہ رہ جاتی تھی تو وہ پھر بھی (بعد میں دوبارہ) نمازِ جنازہ ادا کر لیتے تھے۔

بَابُ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

باب: رات کے وقت دفن کرنا

6548 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: دَفْنُ اللَّيْلِ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: رات کے وقت دفن کرنے (کا حکم کیا ہے؟) انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

6549 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهِ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَدُفِنَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يُضْطَرَّ النَّاسُ اِلٰى ذٰلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ

✻✻ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے اپنے اصحاب میں

سے ایک صاحب کا ذکر کیا جن کا انتقال ہو گیا تھا' جنہیں نامناسب دفن دیا گیا تھا اور رات میں ہی دفن کر دیا گیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ کسی شخص کو رات میں دفن کیا جائے جب تک اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جاتی' البتہ اگر لوگ (کسی اور وجہ سے) اس کے لیے مجبور ہو جائیں (تو حکم مختلف ہے)۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے۔

6550 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُفِنَ لَيْلًا

✻✻ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو رات میں دفن کیا گیا تھا۔

6551 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَعَرْنَا بِدَفْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَمِعْنَا صَوْتَ الْمَسَاحِي مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

✻✻ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہمیں نبی اکرم ﷺ کے دفن ہونے کا پتا بھی نہیں چلا یہاں تک کہ ہم نے رات کے آخری حصہ میں پھاوڑے چلنے کی آواز سنی۔

6552 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، دُفِنَ لَيْلًا وَصُلِّيَ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ

✻✻ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رات میں دفن کر دیا گیا اور اُن کی نمازِ جنازہ مسجد میں ادا کی گئی۔

6553 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، اَنَّ عُمَرَ، دَفَنَ اَبَا بَكْرٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بَعْدَمَا صَلَّاهَا

✻✻ عبید بن سباق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ ادا کر کے انہیں دفن کروا دیا۔

6554 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ اَنَّ حَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُفِنَتْ بِاللَّيْلِ قَالَ: فَرَّ بِهَا عَلِيٌّ مِنْ اَبِي بَكْرٍ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا، كَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ

✻✻ حسن بن محمد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رات میں دفن کر دیا گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بات سے بچنا چاہ رہے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُن کی نمازِ جنازہ پڑھائیں کیونکہ ان دونوں کے درمیان کچھ (ناراضگی) تھی۔

6555 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: أَوْصَتْهُ بِذَلِكَ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ بات منقول ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کی وصیت کی تھی (کہ اُنہیں رات میں دفن کیا جائے)۔

6556 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ عَلِيًّا، دَفَنَ فَاطِمَةَ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ

٭٭ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رات میں ہی دفن کر دیا تھا' اُنہوں نے اس بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اطلاع نہیں دی تھی۔

6557 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ، يَدْفِنُ لَيْلًا

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: قاضی شریح (مرحومین کو) رات میں ہی دفن کر دیتے تھے۔

6558 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ يَتَعَمَّدُ بِمَوْتَاهُ اللَّيْلَ، وَإِذَا أَصْبَحَ سُئِلَ عَنْهُ فَقَالَ: قَدْ هَدَأَ وَنَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ

٭٭ عاصم احول بیان کرتے ہیں: قاضی شریح جان بوجھ کر مرحومین کو رات کے وقت دفن کرتے تھے' جب اگلے دن اُن سے اُس مرحوم کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو وہ یہ کہتے تھے: وہ رخصت ہو چکا ہے اور ہمیں یہ اُمید ہے کہ اب وہ راحت حاصل کر چکا ہے۔

6559 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ، وَغَيْرُهُ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُونَ: كَانَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ إِنْ دَعَا رَفَعَ صَوْتَهُ وَإِنْ صَلَّى رَفَعَ صَوْتَهُ، وَإِنْ قَرَأَ رَفَعَ صَوْتَهُ، فَشَكَاهُ أَبُو ذَرٍّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هَذَا الْأَعْرَابِيَّ قَدْ آذَانِي، لَئِنْ دَعَا لَيَرْفَعَنَّ صَوْتَهُ، وَلَئِنْ قَرَأَ لَيَرْفَعَنَّ صَوْتَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُ فَإِنَّهُ أَوَّاهٌ. قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ رَأَيْتُ نَارَ اللَّيْلِ، فَقُلْتُ: لَآتِيَنَّ هَذَا النَّارَ فَلَأَنْظُرَنَّ مَا عِنْدَهَا، فَإِذَا جِنَازَةٌ تُجَهَّزُ، وَإِذَا رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا هُوَ يَقُولُ هَلُمُّوا أَدْنُوا إِلَيَّ صَاحِبَكُمْ أَدْنُوا إِلَيَّ صَاحِبَكُمْ، فَإِذَا فِي الْقَبْرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا الْأَعْرَابِيُّ الْجِنَازَةُ

٭٭ حسن بن مسلم اور اُن کے دیگر ساتھیوں نے یہ بات بیان کی ہے: نجد سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جب دعا کرتا تھا تو بلند آواز میں کرتا تھا اور جب نماز پڑھتا تھا تو بلند آواز میں پڑھتا تھا اور جب تلاوت کرتا تھا تو بلند آواز میں کرتا تھا۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اُس کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ دیہاتی شخص میرے لیے مشکل پیدا کرتا ہے' جب یہ دعا کرتا ہے بلند آواز میں کرتا ہے' جب یہ تلاوت کرتا ہے تو بلند آواز میں کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اُسے کرنے دو کیونکہ یہ نیک شخص ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ تبوک کے موقع پر میں نے رات کے وقت آگ دیکھی تو میں نے سوچا کہ میں اس آگ کے پاس جا کر اس بات کا جائزہ لیتا ہوں کہ اس کے پاس کیا ہے؟ تو وہاں ایک جنازہ تیار کیا جا رہا تھا اور ایک شخص قبر میں موجود تھا اور یہ کہہ رہا تھا: چلو! اپنے ساتھی کو میری طرف بڑھاؤ! اپنے ساتھی کو میری طرف بڑھاؤ! راوی کہتے ہیں: تو قبر کے اندر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور جنازہ اُس دیہاتی شخص کا تھا۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ فِي الْحِينِ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهِ الصَّلَاةُ

باب: ایسے وقت میں نمازِ جنازہ ادا کرنا' جس وقت میں نماز ادا کرنا مکروہ ہوتا ہے

6560 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ، أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَائِزِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَالصُّبْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَا صَلَّوْهَا فِي وَقْتِهَا. عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✲✲ ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عصر کی نماز کے بعد یا صبح کی نماز کے بعد نمازِ جنازہ ادا کر لیتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ لوگ نماز کے وقت میں اُس نمازِ جنازہ کو ادا کر لیں۔

6561 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✲✲ اسی کی مانند روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

6562 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ كَانَا يُصَلِّيَانِ عَلَى الْجَنَائِزِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَالصُّبْحِ مَا كَانَا فِي وَقْتٍ "

✲✲ حسن بصری اور قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: یہ دونوں حضرات عصر اور صبح کی نماز کے بعد نمازِ جنازہ ادا کر لیتے تھے جبکہ اُس کا وقت باقی ہو (یعنی سورج غروب ہونے والا نہ ہو یا بالکل طلوع ہونے والا نہ ہو)۔

6563 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَائِزِ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ شَيْئًا

✲✲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ سورج طلوع ہونے کے وقت نمازِ جنازہ ادا کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے جب تک سورج کچھ بلند نہیں ہو جاتا۔

6564 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: اخْرُجُوا بِالْجَنَائِزِ قَبْلَ أَنْ تَطْفُلَ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سورج کے غروب ہونے کے قریب ہونے سے پہلے جنازہ لے آؤ۔

6565 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ يَوْمَ وُضِعَتْ جِنَازَةُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ: يُرِيدُونَ أَنْ يُصَلُّوا عَلَيْهَا بَعْدَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَصَاحَ بِالنَّاسِ ابْنُ عُمَرَ: أَلَا تَتَّقُونَ اللهَ إِنَّهُ لَا يَصْلُحُ لَكُمْ أَنْ تُصَلُّوا عَلَى الْجَنَائِزِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا

بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ فَانْتَهَى النَّاسُ فَلَمْ يُصَلُّوا عَلَيْهَا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ

✲ ✲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جس دن حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا جنازہ جنت البقیع میں رکھا گیا اور لوگ صبح کی نماز کے بعد اور سورج نکلنے سے پہلے اُن کی نمازِ جنازہ ادا کرنا چاہتے تھے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بلند آواز میں لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: کیا تم لوگ اللہ سے ڈرتے نہیں ہو! تمہارے لیے صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج کے غروب ہونے تک نمازِ جنازہ ادا کرنا درست نہیں ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) تو لوگ اس سے باز آ گئے اور انہوں نے سورج نکلنے کے بعد اُن کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

6566 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْحِينِ الَّذِي تُكْرَهُ فِيهِ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: تُكْرَهُ

✲ ✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اُس وقت میں نمازِ جنازہ ادا کرنا جس میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے (اس کا حکم کیا ہوگا؟) انہوں نے جواب دیا: یہ مکروہ ہوگا۔

6567 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ مَا لَمْ تَغْرُبِ الشَّمْسُ

✲ ✲ حسن بصری فرماتے ہیں: جب تک سورج غروب نہیں ہوتا اُس وقت تک نمازِ جنازہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

6568 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فِي الْفِتْنَةِ فَجَاءَ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، إِنَّ عَقِيلَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَدْ وُضِعَ بِبَابِ الْمَسْجِدِ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَذٰلِكَ بَعْدَ الْعَصْرِ. فَقَالَ: يَا ابْنَ يَسَارٍ، انْظُرْ أَغَابَتِ الشَّمْسُ؟ فَقَالَ: لَا، فَأَبَى أَنْ يَقُومَ قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: انْظُرْ أَغَابَتِ الشَّمْسُ؟ فَنَظَرْتُ فَقُلْتُ: لَا، فَأَبَى أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ قَالَ: فَذَهَبُوا بِهِ فَصَلُّوا عَلَيْهِ وَهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَؤُمَّهُمُ ابْنُ عُمَرَ. وَابْنُ الزُّبَيْرِ حِينَئِذٍ بِمَكَّةَ

✲ ✲ عبداللہ بن عبداللہ بن یسار بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' یہ فتنہ کے زمانہ کی بات ہے۔ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب عباس بن سہل آئے اور انہوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمن! حضرت عقیل بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد کے دروازہ پر رکھ دیا گیا ہے' تاکہ اُن کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے۔ (راوی کہتے ہیں:) یہ عصر کے بعد کی بات ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے ابن یسار! تم دیکھو! کیا سورج غروب ہو چکا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُٹھنے سے انکار کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ واپس گئے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دیکھو! کیا سورج غروب ہو چکا ہے؟ راوی کہتے ہیں: میں نے جائزہ لیا تو میں نے کہا: جی نہیں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نمازِ جنازہ ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: وہ لوگ چلے گئے اور انہوں نے نمازِ جنازہ ادا کر دی' وہ

لوگ یہ چاہتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُن لوگوں کی امامت کرتے۔ راوی کہتے ہیں: اُن دنوں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مکہ کے حکمران تھے۔

6569 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: "نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُصَلِّيَ فِي ثَلَاثِ سَاعَاتٍ وَاَنْ نَدْفِنَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا: عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ حَتّٰى تَبْيَضَّ وَتَرْتَفِعَ، وَعِنْدَ غُرُوبِهَا حَتّٰى يَسْتَبِينَ غُرُوبُهَا، وَنِصْفَ النَّهَارِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ"

✽✽ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم تین اوقات میں نماز ادا کریں' یا ان میں اپنے مُردوں کو دفن کریں: سورج طلوع ہونے کے وقت جب تک وہ روشن اور بلند نہیں ہو جاتا' سورج غروب ہونے کے وقت جب تک وہ واضح طور پر غروب نہیں ہو جاتا اور گرمی کی شدت میں نصف النہار کے وقت۔

بَابُ هَلْ يُصَلّٰى عَلَى الْجِنَازَةِ وَسَطَ الْقُبُورِ

باب: کیا قبرستان کے درمیان میں نمازِ جنازہ ادا کی جاسکتی ہے؟

6570 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ: صَلَّيْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ وَسَطَ الْبَقِيعِ بَيْنَ الْقُبُورِ قَالَ: وَالْاِمَامُ يَوْمَ صَلَّيْنَا عَلٰى عَائِشَةَ؟ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَحَضَرَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ

✽ نافع بیان کرتے ہیں: ہم نے سیدہ عائشہ صدیقہ اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہما کی نمازِ جنازہ جنت البقیع میں قبروں کے

6569-صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب الاوقات التي نهي عن الصلاة فيها - حديث:1415' مستخرج ابي عوانة - مبتدا ابواب مواقيت الصلاة' بيان حظر الصلاة في ثلاث ساعات وإيجاب الإمساك عن الصلاة فيها - حديث:890' صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' فصل في الاوقات المنهي عنها - ذكر البيان بأن هذا العدد المحصور في خبر ابي هريرة لم' حديث:1565' سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب اى ساعة تكره فيها الصلاة - حديث:1452' سنن ابي داود - كتاب الجنائز' باب الدفن عند طلوع الشمس وعند غروبها - حديث:2793' سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب ما جاء في الاوقات التي لا يصلى فيها على الميت ' حديث:1514' السنن للنسائي - كتاب المواقيت' الساعات التي نهي عن الصلاة فيها - حديث:560' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة' من كان ينهى عن الصلاة عند طلوع الشمس وعند غروبها - حديث:7248' السنن الكبرى للنسائي - مواقيت الصلوات' ذكر الساعات التي نهي عن الصلاة فيها - حديث:1526' شرح معاني الآثار للطحاوي - باب مواقيت الصلاة' حديث:537' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:3343' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب الساعات التي تكره فيها صلاة التطوع - باب النهي عن الصلاة في هاتين الساعتين ' حديث:4073' مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث عقبة بن عامر الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:17069' مسند الطيالسي - وعقبة بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:1082' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند عقبة بن عامر الجهني' حديث:1714

درمیان ادا کی تھی۔ راوی کہتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ ادا کرتے ہوئے ہماری امامت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کی تھی اور اس موقع پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔

بَابُ إِذَا حَضَرَتِ الْمَكْتُوبَةُ وَالْجَنَازَةُ

باب: جب فرض نماز کا وقت ہو جائے اور جنازہ بھی موجود ہو

6571 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: إِذَا حَضَرَتْ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ وَجَنَازَةٌ بُدِءَ بِالْمَكْتُوبَةِ

✻✻ قتادہ فرماتے ہیں: جب فرض نماز کا وقت ہو جائے اور نمازِ جنازہ بھی ادا کرنی ہو تو پہلے فرض نماز ادا کی جائے گی۔

6572 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ قَالَ: رَاَيْتُ الْحَسَنَ وَوُضِعَتْ جَنَازَةٌ عِنْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَبَدَاَ فَصَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِقَتَادَةَ فَقَالَ: لَوْ كَانَ بَدَاَ بِالْمَكْتُوبَةِ

✻✻ سعید بن ابوعروبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری کو دیکھا کہ مغرب کی نماز کے قریب ایک جنازہ لا کے رکھا گیا' تو حسن بصری نے پہلے نمازِ جنازہ ادا کی' اُس کے بعد اُنہوں نے مغرب کی نماز ادا کی۔ میں نے اس بات کا تذکرہ قتادہ سے کیا تو اُنہوں نے کہا: اگر وہ فرض نماز پہلے ادا کر لیتے' تو یہ زیادہ مناسب ہوتا۔

6573 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: إِذَا حَضَرَتِ الْجَنَازَةُ وَصَلَاةُ الْمَكْتُوبَةِ فَابْدَءُوا بِالْمَكْتُوبَةِ. عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب جنازہ موجود ہو اور فرض نماز کا وقت بھی ہو جائے' تو پہلے فرض نماز ادا کرو۔

6574 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، مِثْلَ قَوْلِ عَلِيٍّ يُبْدَاُ بِالْمَكْتُوبَةِ

✻✻ سعید بن مسیب کے حوالے سے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی مانند قول منقول ہے' یعنی فرض نماز پہلے ادا کی جائے گی۔

6575 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ جَنَازَةً وُضِعَتْ فِي مَقْبَرَةِ الْبَصْرَةِ حِينَ اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ، فَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهَا حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَ اَبُو بَرْزَةَ الْمُنَادِيَ فَنَادَى، ثُمَّ قَامَ فَتَقَدَّمَ اَبُو بَرْزَةَ فَصَلَّى بِهِمُ الْمَغْرِبَ، وَفِي النَّاسِ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، ثُمَّ صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ وَبِهِ نَاْخُذُ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ ایک مرتبہ بصرہ کے قبرستان میں ایک جنازہ لا کے رکھا گیا'

یہ اُس وقت کی بات ہے کہ جب سورج زرد ہو چکا تھا تو سورج غروب ہونے تک اُس کی نمازِ جنازہ ادانہیں کی گئی' پھر حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا تو مؤذن نے اذان دی' پھر حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' وہ آگے بڑھے' اُنہوں نے لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھائی' لوگوں میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ موجود تھے' اُس کے بعد اُنہوں نے نمازِ جنازہ ادا کی۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرنا

6576 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: رَاَى اَبِي النَّاسَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْمَسْجِدِ لِيُصَلُّوا عَلَى جِنَازَةٍ، فَقَالَ: مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ؟ مَا صُلِّيَ عَلَى اَبِي بَكْرٍ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ

٭٭ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے کچھ لوگوں کو نمازِ جنازہ ادا کرنے کے لیے مسجد سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا تو اُنہوں نے دریافت کیا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ تو مسجد میں ہی ادا کی گئی تھی۔

6577 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صُلِّيَ عَلَى عُمَرَ فِي الْمَسْجِدِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ مسجد میں ادا کی گئی تھی۔

6578 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا اَمَرَتْ اَنْ يُمَرَّ، عَلَيْهَا بِجَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فِي الْمَسْجِدِ حِينَ مَاتَ لِتَدْعُوَ، فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ النَّاسُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: مَا اَسْرَعَ مَا نَسِيَ النَّاسُ، مَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَاءَ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ

٭٭ ابونضر' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ نے یہ ہدایت کی تھی کہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں لایا جائے' یہ اُس وقت کی بات ہے جب اُن کا انتقال ہو گیا تھا' تاکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی اُس کی دعا (یعنی نمازِ جنازہ) میں شریک ہوں۔ لوگوں نے (مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرنے) پر اعتراض کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لوگ کتنی جلدی باتیں بھول جاتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ مسجد میں ہی ادا کی تھی۔

6579 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ نَبْهَانَ قَالَ:

6579-سنن ابی داود - کتاب الجنائز' باب الصلاة علی الجنازة فی المسجد - حدیث:2792' سنن ابن ماجه - کتاب الجنائز' باب ما جاء فی الصلاة علی الجنائز فی المسجد - حدیث:1512' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الجنائز' من کره الصلاة علی الجنازة فی المسجد - حدیث:11765' شرح معانی الآثار للطحاوی - کتاب الجنائز' باب الصلاة علی الجنازة هل ینبغی ان تکون فی المساجد او - حدیث:1798' السنن الکبری للبیهقی - کتاب الجنائز' جماع ابواب التکبیر علی الجنائز ومن اولی بإدخاله القبر - باب الصلاة علی الجنازة فی المسجد' حدیث:6637' مسند احمد بن حنبل ' مسند ابی هریرة رضی الله عنه - حدیث:9540' مسند الطیالسی - احادیث النساء ' ما اسند ابو هریرة - صالح مولی التوأمة عن ابی هریرة' حدیث:2417' مسند ابن الجعد - من حدیث محمد بن عبد الرحمن بن ابی ذئب ' حدیث:2317

سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلٰى جِنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا شَيْءَ لَهُ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرتا ہے اُسے کچھ نہیں ملتا''۔

6580 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ يُقَالُ لَهُ: مُسْلِمٌ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ قَالَ: لَاَعْرِفَنَّ مَا صُلِّيَتْ عَلٰى جِنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ

✽✽ کثیر بن عباس نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے کہ میں اس بات سے بخوبی واقف ہوں کہ مسجد میں نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جاتی۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ

باب: جس شخص کی نمازِ جنازہ لوگوں کا ایک گروہ ادا کرے

6581 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، رَضِيعِ عَائِشَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ فَيَسْتَغْفِرُونَ لَهُ اِلَّا شُفِّعُوا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ،: وَالْاُمَّةُ مِائَةُ رَجُلٍ. قَالَهُ الثَّوْرِيُّ، وَمَعْمَرٌ "

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی نمازِ جنازہ لوگوں کی ایک اُمت ادا کرے اور وہ لوگ اُس کے لیے دعائے مغفرت کریں تو اُن کی شفاعت قبول ہوتی ہے''۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: یہاں ''اُمت'' سے مراد ایک سو لوگ ہیں' یہ بات سفیان ثوری اور معمر نے بیان کی ہے۔

6582 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: اَلَا تَقُومُ فَتُصَلِّي عَلٰى هٰذِهِ الْجِنَازَةِ، فَقَالَ: اِنَّا لَقَائِمُونَ، وَمَا يُصَلِّي عَلَيْهِ اِلَّا عَمَلُهُ

✽✽ اسماعیل نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے دریافت کیا: آپ اٹھ کر یہ نمازِ جنازہ ادا کیوں نہیں کرتے ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم لوگ تو کھڑے ہوتے ہیں' اس کی نمازِ جنازہ صرف اس کا عمل ادا کرتا ہے۔

بَابُ الْمَرْاَةِ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ الْحُبْلٰى مِنَ الْمُسْلِمِينَ

باب: اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی ایسی عورت کا حکم جو کسی مسلمان شخص کی حاملہ ہو

(یعنی مسلمان کے بچے کی ماں بننے والی ہو)

6583 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اِذَا حَمَلَتِ الْمَرْاَةُ النَّصْرَانِيَّةُ مِنْ

الْمُسْلِمِ فَمَاتَتْ حَامِلًا دُفِنَتْ مَعَ اَهْلِ دِينِهَا. اَخْبَرَنَا

** زہری فرماتے ہیں: جب کوئی عیسائی عورت کسی مسلمان سے حاملہ ہو جائے اور پھر وہ حاملہ ہونے کے دوران فوت ہو جائے' تو اُسے اُس کے دین والے لوگوں کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔

6584 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَلِيهَا اَهْلُ دِينِهَا، وَتُدْفَنُ مَعَهُمْ

** عطاء فرماتے ہیں: اُس کے دین کے لوگ اُسے مل جائیں گے اور اُسے اُن کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔

6585 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ شَيْخًا، مِنْ اَهْلِ الشَّامِ اَخْبَرَهُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ دَفَنَ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ حُبْلَى مِنْ مُسْلِمٍ فِي مَقْبَرَةِ الْمُسْلِمِينَ "

** حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے اہلِ کتاب سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کو' جو ایک مسلمان سے حاملہ ہوئی تھی' اُسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا تھا۔

6586 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، اَنَّ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ، دَفَعَ امْرَاَةً مِنَ النَّصَارَى مَاتَتْ وَهِيَ حُبْلَى مِنْ مُسْلِمٍ فِي مَقْبَرَةٍ لَيْسَتْ بِمَقْبَرَةِ النَّصَارَى وَلَا مَقْبَرَةِ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَ ذٰلِكَ. قَالَ سُلَيْمَانُ: وَيَلِيهَا اَهْلُ دِينِهَا

** حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے ایک عیسائی عورت کو ایک ایسی جگہ دفن کیا تھا' جو نہ تو مسلمان کا قبرستان شمار ہوتی تھی اور نہ ہی عیسائیوں کا قبرستان شمار ہوتی تھی' اور وہ عیسائی عورت ایک مسلمان شخص سے حاملہ ہوئی تھی۔

سلیمان کہتے ہیں: تاہم اُنہوں نے اس کو اُس کے دین سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے حوالے کیا تھا (کہ وہ اُس کی آخری رسومات اپنے دین کے مطابق ادا کریں)۔

بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ عِنْدَ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ

باب: نمازِ جنازہ ادا کرتے وقت صفیں درست کرنا

6587 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يَحِقُّ عَلَى النَّاسِ اَنْ يُسَوُّوا صُفُوفَهُمْ عَلَى الْجَنَائِزِ كَمَا يُسَوُّونَهَا فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: لَا، اِنَّمَا هُمْ قَوْمٌ يُكَبِّرُونَ وَيَسْتَغْفِرُونَ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا لوگوں پر یہ بات لازم ہے کہ وہ نمازِ ادا کرتے ہوئے صفیں درست کریں جس طرح وہ نماز ادا کرتے ہوئے صفیں درست کرتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ لوگ صرف تکبیر کہتے ہیں اور دعائے مغفرت کر دیتے ہیں۔

بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى الطِّفْلِ

باب: بچہ کی نمازِ جنازہ ادا کرنا

65[redacted] - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى الطِّفْلِ قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا، وَاجْعَلْهُ لَنَا أَجْرًا

✵✵ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ بچہ کی نمازِ جنازہ ادا کرتے تھے' تو اُس میں یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! اسے ہمارے لیے پیشرو بنا دینا اور اسے ہمارے لیے اجر کا باعث بنا دینا''۔

65[redacted]9 - اقوالِ تابعین: عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الطِّفْلِ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ سَلَفًا لِوَالِدَيْهِ وَفَرَطًا وَأَجْرًا. عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

✵✵ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ بچہ کی نمازِ جنازہ میں یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! تُو اسے اس کے ماں باپ کے لیے پیشرو اور آگے جانے والا اور اجر کے حصول کا باعث بنا دینا''۔

6590 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ

✵✵ عبدالکریم کے حوالے سے بھی حسن بصری کی مانند کلمات منقول ہیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالسِّقْطِ وَمِيرَاثِهِ

باب: نابالغ بچے' پیدائش سے پہلے مر جانے والے بچے کی نمازِ جنازہ ادا کرنے اور اُن کی وراثت کا حکم

6591 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا اسْتَهَلَّ الْمَوْلُودُ صُلِّيَ عَلَيْهِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَوُرِّثَ إِذَا اسْتَهَلَّ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جب بچہ (پیدائش کے وقت) چیخ کے روئے تو اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔ زہری فرماتے ہیں: جب وہ چیخ کر روئے تو اُس کی وراثت کے احکام بھی جاری ہوں گے۔

6592 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا يُوَرَّثُ حَتَّى يَسْتَهِلَّ وَإِنْ تَحَرَّكَ قَالَ: وَلَوْ عَطَسَ كَانَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ الِاسْتِهْلَالِ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَبِهِ نَأْخُذُ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: بچہ کی وراثت کے احکام اُس وقت تک جاری نہیں ہوں گے جب تک وہ چیخ کر نہیں روتا' خواہ اُس نے حرکت بھی کی ہو۔ راوی کہتے ہیں: میرے نزدیک اگر وہ چھینک لیتا ہے' تو یہ بھی چیخ کر رونے کی مانند ہوگا۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

6593 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَوْ مَكَثَ فِيهِ الرُّوحُ ثَلَاثًا لَمْ يَرِثْ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: اگر بچہ میں تین دن تک بھی روح موجود رہی ہو لیکن اس کی وراثت کے احکام اس وقت تک جاری نہیں ہوں گے جب تک وہ چیخ کر نہیں روتا۔

6594 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: شَهِدْتُ الْقَوَابِلَ عَلٰى صَبِىٍّ تَحَرَّكَ وَلَمْ يَسْتَهِلَّ فَلَمْ يُوَرِّثْهُ شُرَيْحٌ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میں کچھ دائیوں کے پاس موجود تھا' ایک بچہ پیدا ہوا' اُس نے حرکت کی' لیکن وہ چیخ کر نہیں رویا' تو قاضی شریح نے اُس کی وراثت کے احکام جاری نہیں کیے۔

6595 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا اسْتَهَلَّ صُلِّيَ عَلَيْهِ، وَعَقَلَ، وَوَرِثَ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب بچہ چیخ کر روئے گا' تو اُس کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی جائے گی' اُس کی دیت یا وراثت کے احکام بھی جاری ہوں گے۔

6596 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا اسْتَهَلَّ صُلِّيَ عَلَيْهِ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب بچہ چیخ کر روئے گا' تو اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔

6597 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَتُصَلِّيْ عَلَى الَّذِيْ قَدِ اسْتَهَلَّ فَصَاعِدًا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: فَوَلَدٌ خَرَجَ مَيِّتًا ثَلَاثًا؟ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ اَنَّ ذٰلِكَ يُصَلّٰى عَلَيْهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ ایسے بچے کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے' جو چیخ کر رویا ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: لیکن جو بچہ مردہ پیدا ہوا ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے ایسی کوئی روایت نہیں سنی کہ اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے۔

6598 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِى ابْنُ شِهَابٍ فِى السِّقْطِ يُوْلَدُ وَالصَّبِىُّ حَيًّا لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ صَارِخًا"

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ابن شہاب نے مردہ پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ جب تک بچہ چیخ کر نہیں روتا' اُس وقت تک اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔

6599 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ السِّقْطِ، يَقَعُ مَيِّتًا اَيُصَلّٰى عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا حَتّٰى يَصِيْحَ، فَاِذَا صَاحَ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوَرِثَ

٭٭ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مردہ پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں دریافت کیا

گیا: کیا اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب تک وہ چیخ کر نہیں روتا' جب وہ چیخ کر رو دے گا' تو اُس کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی جائے گی اور اُس کی وراثت کے احکام بھی جاری ہوں گے۔

6600 - آثارِ صحابہ: قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: صَلَّى ابْنُ عُمَرَ عَلٰى مَوْلُوْدٍ صَغِيْرٍ سِقْطٍ لَا اَدْرِیْ اَسْتَهَلَّ اَمْ لَا؟ صَلّٰى عَلَيْهِ فِیْ دَارِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَ بِهٖ فَدُفِنَ

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنِیْ مَنْ رَاٰی، ابْنَ مُجَاهِدٍ مَاتَ لَهٗ سِقْطٌ فَلَفَّهٗ فِیْ خِرْقَةٍ وَوَضَعَهٗ فِیْ كُمِّهٖ وَذَهَبَ بِهٖ وَحْدَهٗ وَدَفَنَهٗ وَصَلّٰى عَلَيْهِ

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک کمسن بچہ کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی' مجھے نہیں معلوم کہ وہ پیدائش کے وقت چیخ کر رویا تھا' یا نہیں رویا تھا؟ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے گھر میں اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی' پھر اُسے بھجوا دیا تھا' تاکہ اُسے دفن کر دیا جائے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے مجاہد کے صاحبزادے کو دیکھا کہ اُن کے ہاں مردہ بچہ پیدا ہوا' تو اُنہوں نے اُسے کپڑے میں لپیٹ کر اپنی آستین میں رکھا اور اکیلے اُسے لے گئے اور اُسے دفن کیا اور اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

6601 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اِذَا تَمَّ خَلْقُهٗ وَنُفِخَ فِيْهِ الرُّوْحُ صُلِّیَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَسْتَهِلَّ. قَالَ قَتَادَةُ: وَيُسَمّٰى، فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاسْمِهٖ - اَوْ قَالَ -: يُدْعٰى بِاسْمِهٖ "

* * ابن سیرین بیان کرتے ہیں: جب بچہ کی تخلیق مکمل ہو جائے اور اُس میں روح بھی پھونکی گئی ہو' تو اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی' اگرچہ وہ چیخ کر نہ رویا ہو۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: ایسے بچہ کا نام بھی رکھا جائے گا' کیونکہ قیامت کے دن اُسے اُس کے نام سے زندہ کیا جائے گا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کے نام سے بلایا جائے گا۔

6602 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: السِّقْطُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِاَبَوَيْهِ بِالْعَافِيَةِ وَالرَّحْمَةِ

* * حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مردہ پیدا ہونے والے بچہ کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی اور اُس کے ماں باپ کے لیے عافیت اور رحمت کی دعا کی جائے گی۔

6603 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اِذَا لَمْ يَتِمَّ خَلْقُهٗ دُفِنَ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ

* * ابن سیرین فرماتے ہیں: اگر بچہ کی تخلیق مکمل نہ ہوئی ہو' تو اُسے دفن کر دیا جائے گا اور اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی

جائے گی۔

6604 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَالَ: اَحَقُّ مَنْ صَلَّيْنَا عَلَيْهِ اَبْنَاؤُنَا

٭٭ قتادہ نے ابوبکر نامی راوی کا یہ قول نقل کیا ہے: جن کی ہم نمازِ جنازہ ادا کرتے ہیں اُن میں سب سے زیادہ حقدار ہمارے بچے ہیں۔

6605 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى ابْنِ مَارِيَةَ الْقِبْطِيَّةِ وَهُوَ ابْنُ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہونے والے اپنے صاحبزادے کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی' اُن صاحبزادے کی عمر چھ ماہ تھی۔

6606 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيكٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ غَالِبٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ: قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ: عَلَى مَنْ فِكَاكُ الْاَسِيرِ؟ قَالَ: عَلَى الْاَرْضِ الَّتِي نُقَاتِلُ عَنْهَا قَالَ: وَسَاَلْتُهُ عَنِ الْمَوْلُودِ مَتَى يَجِبُ سَهْمُهُ؟ قَالَ: إِذَا اسْتَهَلَّ وَجَبَ سَهْمُهُ

٭٭ بشیر بن غالب اسدی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: قیدی کو آزاد کروانا' کس کے ذمہ لازم ہوگا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اُس زمین پر' جس کی خاطر ہم لڑائی کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے ان سے نومولود بچے کے بارے میں دریافت کیا: اُس کا حصہ کب لازم ہوگا؟ تو انہوں نے جواب دیا: جب وہ چیخ کر روئے گا' تو اُس کا حصہ لازم ہو جائے گا۔

6607 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَفْرِضُ لِلصَّبِيِّ إِذَا اسْتَهَلَّ

٭٭ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: بچہ جب چیخ کر روتا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس کا حصہ مقرر کرتے تھے۔

6608 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ فِي الْمَنْفُوسِ: يَرِثُ إِذَا سُمِعَ صَوْتُهُ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نومولود بچے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جب اس کی آواز سنائی دے تو وہ وارث بنے گا۔

6609 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: "تُوُفِّيَتْ اُخْتٌ لِي صَغِيرَةٌ، فَاَمَرَ بِهَا اَبِي مَوْلًى لَهَا فَدَفَنَهَا وَمَا خَرَجَ عَلَيْهَا وَلَا اتَّبَعَهَا - قَالَ: حَسِبْتُهُ قَالَ: - وَلَا صَلَّى عَلَيْهَا"

٭٭ ہشام بن عروہ فرماتے ہیں: میری بہن کا انتقال ہوگیا' جو نومولود تھی۔ میرے والد نے اس کے بارے میں غلام کو حکم دیا تو اس نے اس بچی کو دفن کردیا۔ میرے والد خود اس کے لئے نہیں گئے اور نہ ہی اس کے ساتھ گئے۔ (راوی کہتے ہیں: میرا خیال

ہے یہ الفاظ بھی ہیں:) انہوں نے اس کی نمازِ جنازہ ادانہیں کی۔

6610 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُصَلِّي عَلَى الْمَنْفُوسِ الَّذِي لَمْ يَعْمَلْ خَطِيئَةً قَطُّ، فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

** سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ انہوں نے ایسے بچہ کی نمازِ جنازہ ادا کی، جس نے کبھی کوئی گناہ نہیں کیا تھا، لیکن انہوں نے یہ دعا کی: ''اے اللہ! اسے قبر کے عذاب سے بچانا''۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى وَلَدِ الزِّنَا وَالْمَرْجُومِ

باب: زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچے اور سنگسار شدہ شخص کی نمازِ جنازہ ادا کرنا

6611 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُصَلَّى عَلَى وَلَدِ الزِّنَا لِأَنَّ كُلَّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ. وَقَالَهَا الْحَسَنُ

** زہری فرماتے ہیں: زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچہ کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی، کیونکہ ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔

حسن بصری نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

6612 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَلَدِ الزِّنَا وَأُمُّهُ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا

** عمرو بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچہ کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی، اس کی ماں کا انتقال نفاس کے دوران ہی ہو گیا تھا۔

6613 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي وَلَدِ الزِّنَا إِذَا مَاتَ طِفْلًا صَغِيرًا لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ

** قتادہ زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچہ کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اگر وہ کمسنی میں انتقال کر جائے تو اس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔

6614 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ وَلَدِ الزِّنَا حِينَ يُولَدُ بَعْدَمَا اسْتَهَلَّ أَيُصَلَّى عَلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: كَيْفَ وَهُوَ كَذَلِكَ؟ قَالَ: مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى الْفِطْرَةِ فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ، قُلْتُ: فَكَبِرَ فَكَانَ رَجُلَ سُوءٍ؟ قَالَ: وَيُصَلَّى عَلَيْهِ، قُلْتُ: فَأُمُّهُ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا؟ قَالَ: فَلَا أَدَعُهَا، وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ، وَقَالَ لِي عَطَاءٌ بَعْدَ ذَلِكَ: "يُصَلَّى عَلَى وَلَدِ الزِّنَا إِذَا اسْتَهَلَّ، وَعَلَى أُمِّهِ إِنْ مَاتَتْ مِنْ نِفَاسِهَا، وَعَلَى الْمُتَلَاعِنَيْنِ، وَعَلَى الَّذِي يُقَادُ مِنْهُ وَعَلَى الْمَرْجُومِ وَعَلَى الَّذِي يُزَاحِفُ فَيَفِرُّ فَيُقْتَلُ، وَعَلَى

الَّذِی یَمُوتُ مِیتَةَ السُّوءِ قَالَ: لَا اَدَعُ الصَّلَاةَ عَلٰی مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ: قُلْتُ: مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهٗ اَنَّهٗ مِنْ اَصْحَابِ الْجَحِیمِ؟ قَالَ: فَمَنْ یَعْلَمُ اَنَّ هٰؤُلَاءِ مِنْ اَصْحَابِ الْجَحِیمِ؟. قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ: وَسَاَلْتُ عَمْرَو بْنَ دِینَارٍ، فَقَالَ: مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچہ کے بارے میں دریافت کیا' جو پیدائش کے بعد چیخ کر روتا ہے' تو کیا اُسکی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: جب اُس کی یہ صورتِ حال ہے' تو پھر کیسے ادا کی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ فطرت پر یعنی دینِ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوا ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ شخص بڑا ہو کر بُرا آدمی بنتا؟ اُنہوں نے کہا: اُس کی پھر بھی نمازِ جنازہ ادا کی جاتی۔ میں نے دریافت کیا: اگر اُس کی ماں کا بھی اُس کے نفاس کے دوران انتقال ہو جاتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میں اسے ترک نہیں کروں گا' پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کی مغفرت نہیں کرے گا کہ کسی کو اُس کا شریک ٹھہرایا جائے''۔

اُس کے بعد عطاء نے مجھ سے کہا کہ زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا بچہ' جب پیدائش کے بعد چیخ کر رویا ہو' تو اُن کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی اور اُس کی ماں کی بھی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی' اگر اُس کا نفاس کا دوران انتقال ہو جاتا ہے اور لعان کرنے والے میاں بیوی کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی جائے گی' اور جس بندہ سے قصاص لیا گیا' یا جس بندہ کو سنگسار کیا گیا' یا جو بندہ میدانِ جنگ سے فرار اختیار کر گیا تھا اور فرار اختیار کرتے ہوئے مارا گیا' اور وہ بندہ جو بُرے طریقہ سے مرا ہو' ان سب کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔ عطاء نے کہا: میں ایسے کسی شخص کی نمازِ جنازہ کو ترک نہیں کروں گا جو لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہو۔ میں نے دریافت کیا: اگر یہ پتا چل جائے کہ یہ بندہ جہنمی ہے تو اُس کے بعد بھی ادا کریں گے؟ اُنہوں نے کہا: یہ کیسے پتا چل سکتا ہے کہ یہ لوگ جہنمی ہیں؟

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے اس بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے عطاء کے جواب کی مانند جواب دیا۔

6615 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مُغِیرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ قَالَ: لَمْ یَكُونُوا یَحْجُبُونَ الصَّلَاةَ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ اہلِ قبلہ میں سے کسی بھی شخص کی نمازِ جنازہ کے لیے رکاوٹ نہیں بنتے تھے (یا نمازِ جنازہ پڑھنے کا انکار نہیں کرتے تھے)۔

6616 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ: لَا یُصَلّٰی عَلَی الْمَرْجُومِ، قَالَ الزُّهْرِیُّ رَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَسْلَمِیَّ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ

✽✽ زہری فرماتے ہیں: سنگسار شدہ شخص کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جائے گی۔ زہری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اسلمی کو سنگسار کروایا تھا' لیکن آپ نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی تھی۔

6617 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ: رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا

✵✵ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک خاتون کو سنگسار کروایا تھا' لیکن آپ نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی۔

6618 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ: اَيُصَلَّى عَلَى الَّذِي يُقَادُ مِنْهُ فِي حَدٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِلَّا مَنْ اُقِيدَ مِنْهُ فِي رَجْمٍ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: جس شخص سے حد میں قصاص لیا گیا ہو' کیا اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! البتہ جس شخص کو سزا کے طور پر سنگسار کیا گیا ہو' اُس کا حکم مختلف ہے۔

6619 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: مَاتَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ مَاتَ فُلَانٌ قَالَ: لَمْ يَمُتْ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ مَاتَ؟ قَالَ: نَحَرَ نَفْسَهُ بِمِشْقَصٍ عِنْدَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

✵✵ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ایک شخص کا انتقال ہوگیا' ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں کا انتقال ہوگیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس کا انتقال نہیں ہوا۔ پھر وہ دوسری مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر تیسری مرتبہ حاضر ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اُس کا انتقال کیسے ہوا ہے؟ اُس شخص نے بتایا: اُس نے تیر کے ذریعہ خودکشی کرلی ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی۔

6620 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: الَّذِي يَقْتُلُ نَفْسَهُ يُصَلَّى عَلَيْهِ، وَالْمَرْجُومُ يُصَلَّى عَلَيْهِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو شخص خودکشی کرلیتا ہے اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی اور جس شخص کو سنگسار کیا جاتا ہے' اُس کی بھی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔

6621 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ فَصَلَّى عَلٰى اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى الْاٰخَرِ

✵✵ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دو آدمیوں کو سنگسار کروایا تھا' آپ نے اُن میں سے ایک کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی اور دوسرے کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی تھی۔

6622 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: السُّنَّةُ اَنْ يُصَلَّى عَلٰى

الْمَرْجُومِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ سنگسار شدہ شخص کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے۔

6623 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: " صَلِّ عَلٰى مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنْ كَانَ رَجُلَ سُوْءٍ جِدًّا، قُلْ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ " قَالَ: " وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اجْتَنَبَ الصَّلَاةَ عَلٰى مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ "

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: تم ہر اُس شخص کی نمازِ جنازہ ادا کرو جو لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہو اگر چہ وہ کتنا ہی برا آدمی کیوں نہ ہو تم یہ کہو: اے اللہ! تُو تمام مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی مغفرت کردے۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں: اہلِ علم میں سے کسی کے بارے میں بھی مجھے یہ علم نہیں ہے کہ اُس نے لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والے شخص کی نمازِ جنازہ سے اجتناب کیا ہو۔

6624 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: مَا عَلِمْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِنَا تَرَكَ الصَّلَاةَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ

✵✵ ابن سیرین فرماتے ہیں: اپنے اصحاب میں سے مجھے کسی کا علم نہیں ہے کہ اُس نے اہلِ قبلہ میں سے کسی بھی شخص کی نمازِ جنازہ کو ترک کیا ہو۔

6625 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، اَنَّهُ شَهِدَ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى عَلٰى وَلَدِ الزِّنَا، فَقِيْلَ: اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، وَقَالَ: هُوَ شَرُّ الثَّلَاثَةِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: هُوَ خَيْرُ الثَّلَاثَةِ

✵✵ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے جنہوں نے زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچے کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ یہ بات کہی گئی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تو ایسے بچے کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کرتے تھے اور وہ یہ کہتے تھے کہ یہ تینوں میں سب سے زیادہ بُرا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تینوں میں سب سے بہتر ہے۔

6626 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَمَّا رَجَمَ عَلِيٌّ شَرَاحَةَ الْهَمْدَانِيَّةَ جَاءَ اَوْلِيَاؤُهَا فَقَالُوْا: كَيْفَ نَصْنَعُ بِهَا؟ فَقَالَ لَهُمْ: اصْنَعُوْا بِهَا مَا تَصْنَعُوْنَ بِمَوْتَاكُمْ، يَعْنِيْ غُسْلَهَا وَالصَّلَاةَ عَلَيْهَا وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ

قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِيْ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِيْنَ رَجَمَ شُرَاحَةَ، فَقُلْتُ: مَاتَتْ هٰذِهِ عَلٰى شَرِّ اَحْوَالِهَا قَالَ: فَضَرَبَنِيْ بِقَضِيْبٍ كَانَ فِيْ يَدِهِ، فَقُلْتُ: اَوْجَعْتَنِيْ قَالَ: وَاِنْ اَوْجَعْتُكَ اِنَّهَا لَنْ تُعَذَّبَ بَعْدَهَا اَبَدًا، لِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنَزِّلْ فِي الْقُرْاٰنِ حَدًّا فَاُقِيْمَ عَلٰى صَاحِبِهِ اِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لَهُ كَالدَّيْنِ بِالدَّيْنِ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراحہ ہمدانیہ نامی خاتون کو سنگسار کرایا تو اُس کے اولیاء حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُنہوں نے دریافت کیا: اب ہم اس کے ساتھ کیا کریں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: تم اس کے ساتھ وہی کچھ کرو جو تم اپنے مرحومین کے ساتھ کرتے ہو یعنی اُس کو غسل دو' اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرو اور اس طرح کے دیگر کام کرو۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے یہ بات نقل کی ہے: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب اُنہوں نے شراحہ نامی خاتون کو سنگسار کروایا تھا' میں نے کہا: اس خاتون کا انتقال بدترین حالت میں ہوا ہے۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی کے ساتھ مجھے مارا جس سے مجھے تکلیف ہوئی' اُنہوں نے کہا: میں نے یہ تکلیف تمہیں اس لیے دی ہے کہ اب اس عورت کو اس کے بعد کبھی (اس جرم کی وجہ سے) عذاب نہیں ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جو بھی حد نازل کی ہو اور وہ اُس کے مرتکب شخص پر جاری ہو جائے' تو یہ اُس شخص کے لیے کفارہ بن جاتی ہے جس طرح قرض کا بدلہ قرض ہوتا ہے۔

6627 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْنِي اَقْتُلْ اَبِي فَاِنَّهُ يُؤْذِي اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْ اَبَاكَ ثُمَّ ذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ: دَعْنِي اَقْتُلْهُ، فَقَالَ: لَا تَقْتُلْ اَبَاكَ ثُمَّ جَاءَ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ: فَتَوَضَّاْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَعَلِّي اَسْقِيهِ لَعَلَّهُ اَنْ يَلِينَ قَلْبُهُ، قَالَ فَتَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَاهُ اِيَّاهُ، فَقَالَ: سَقَيْتُكَ وَضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَقَيْتَنِي بَوْلَ اُمِّكَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَمَّا كَانَ مَرَضُهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَائَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَا بِكَلَامٍ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ فَهِمْتُ مَا تَقُوْلُ، امْنُنْ عَلَيَّ فَكَفِّنِّي فِي قَمِيصِكَ هٰذَا وَصَلِّ عَلَيَّ قَالَ: فَكَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَمِيصِهِ ذٰلِكَ وَصَلَّى عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَيُّ صَلَاةٍ كَانَتْ، وَمَا خَادَعَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْسَانًا قَطُّ

٭٭ عکرمہ نے یہ بات نقل کی ہے: عبداللہ بن اُبی کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اپنے باپ کو قتل کر دوں کیونکہ وہ اللہ اور اُس کے رسول کو اذیت پہنچاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے باپ کو قتل نہ کرو۔ پھر وہ شخص چلا گیا' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اُسے قتل کر دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے باپ کو قتل نہ کرو۔ پھر وہ تیسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پھر یہی بات ارشاد فرمائی' اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ وضو کیجئے تاکہ آپ کے وضو کے بچائے ہوئے پانی کو اُسے پلاؤں تو شاید اُس کا دل نرم ہو جائے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' وہ پانی اُس شخص نے اپنے والد کو پلایا' پھر اُس نے بتایا کہ میں نے تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی پلایا ہے' تو اُس نے کہا: تم نے مجھے اپنی ماں کا پیشاب پلا دیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب وہ اُس بیماری

میں مبتلا ہوا جس میں اُس کا انتقال ہوا تھا تو نبی اکرم ﷺ اُس کے پاس آئے اور ان دونوں کے درمیان کچھ بات چیت ہوئی تو عبداللہ نامی راوی کہتے ہیں: مجھے پتا چل گیا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے وہ کہہ رہا تھا کہ آپ مجھ پر یہ احسان کیجئے کہ اپنی یہ قمیص مجھے دے دیجئے اور میری نمازِ جنازہ ادا کیجئے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی وہ قمیص اُسے دے دی اور اُس کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کون سی نماز تھی کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی کسی انسان کے ساتھ دھوکہ دہی نہیں کی۔

6628 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، يَقُولُ غَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا سَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَكَانَ اسْمُهُ الْحُبَابُ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عبداللہ کے صاحبزادے کا نام تبدیل کیا تھا' آپ نے اُن کا نام عبداللہ رکھا تھا' پہلے اُن کا نام حباب تھا۔

6629 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بَعْدَمَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ اِلَيْهِ فَوَضَعَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهٖ " فَاللّٰهُ اَعْلَمُ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ' عبداللہ بن اُبی کو قبر میں رکھے جانے کے بعد اُس کے پاس آئے' آپ کے حکم کے تحت اُسے قبر سے باہر نکالا گیا' آپ نے اُسے اپنے گھٹنوں پر رکھا' اُسے اپنی قمیص پہنائی' اُس پر اپنا لعابِ دہن ڈالا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

6630 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، يَزْعُمُ اَنَّهُ سَمِعَ بِالْمَدِينَةِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ اِلٰى بَنِي الْحَارِثِ فَرَاٰى جِنَازَةً عَلٰى خَشَبَةٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقِيلَ: عَبْدٌ لَنَا فَكَانَ عَبْدَ سُوءٍ مَسْخُوطًا جَافِيًا قَالَ: اَكَانَ يُصَلِّي هٰذَا؟ فَقَالُوا: نَعَمْ قَالَ: اَكَانَ يَقُولُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: كَادَتِ الْمَلَائِكَةُ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، ارْجِعُوا

6629-صحيح البخاري - كتاب الجنائز' باب الكفن في القميص الذي يكف او لا يكف - حديث:1223' صحيح مسلم - كتاب صفات المنافقين واحكامهم' حديث:5084' صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل في زيارة القبور - ذكر خبر قد احتج به من لم يحكم صناعة العلم ان' حديث:3231'السنن للنسائي - كتاب الجنائز' القميص في الكفن - حديث:1884' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' القميص في الكفن - حديث:2005' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع ابواب عدد الكفن - باب جواز التكفين في القميص' حديث:6309' مسند احمد بن حنبل ' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنهما ' حديث:14809' مسند الحميدي - احاديث جابر بن عبد الله الانصاري رضي الله عنه' حديث:1189' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند جابر' حديث:1785

فَاَحْسِنُوا غُسْلَهُ وَكَفْنَهُ وَدَفْنَهُ

✵✵ ابوبکر بن عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے مدینہ منورہ میں لوگوں کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ سوار ہو کر بنو حارث کی طرف گئے' آپ نے لکڑیوں پر ایک جنازہ دیکھا تو دریافت کیا: یہ کس کا ہے؟ بتایا گیا کہ یہ ہمارے ایک غلام کا ہے' یہ ایک بُرا غلام تھا جس کی پٹائی ہوتی تھی اور جو جفا کرنے والا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ نماز ادا کرتا تھا؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ اعتراف کرتا تھا کہ حضرت محمد' اللہ کے رسول ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو فرشتے میرے اور اس کے درمیان حائل ہیں' تم لوگ واپس جاؤ اور اسے اچھی طریقہ سے غسل دے کر' کفن دے کر دفن کرو۔

6631 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ أُخْبِرْتُ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زُهَيْرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى بِالْبَقِيعِ عَبْدًا اَسْوَدَ يَحْمِلُ مَيِّتًا فَقَالَ: لِمَنْ يَحْمِلُهُ؟ مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: عَبْدٌ لِفُلَانٍ قَالَ: فَمَا هُوَ قَالُوْا: اَخْبَثُ النَّاسِ وَاَسْرَقُهُ وَآبَقُهُ وَاَخْزَبُهُ فِي اَشْيَاءَ مِنَ الشَّرِّ يَذْكُرُونَهَا مِنْهُ، فَقَالَ: عَلَيَّ بِسَيِّدِهٖ فَسَاَلَهُ عَنْهُ فَذَكَرَ نَحْوًا مِمَّا ذُكِرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ كَانَ يُصَلِّي؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: وَيَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنْ كَادَتِ الْمَلَائِكَةُ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ آنِفًا فَدَعَا حَدَّادًا فَنَزَعَ حَدِيدَةً، ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَغُسِّلَ ثُمَّ كَفَّنَهُ مِنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ

✵✵ محمد بن زہیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بقیع (کے میدان میں) ایک سیاہ فام شخص کو دیکھا جس کی میت اُٹھا کر لائی جا رہی تھی' نبی اکرم ﷺ نے کندھا دینے والے لوگوں سے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں شخص کا غلام ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اسے کیا ہوا ہے؟ (اسے اس طرح کیوں لے کر جا رہے ہو؟) لوگوں نے بتایا: یہ سب سے زیادہ بُرا شخص ہے' سب سے زیادہ چور تھا' سب سے زیادہ بھگوڑا تھا اور اس میں اور بھی بہت سی خرابیاں پائی جاتی تھیں' لوگوں نے اس کا ذکر کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے آقا کو میرے پاس لے کر آؤ! نبی اکرم ﷺ نے اُس سے اُس غلام کے بارے میں دریافت کیا تو اُس نے بھی وہی چیزیں ذکر کیں جو پہلے ذکر ہو چکی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ نماز ادا کرتا تھا؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم ہے جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! ابھی فرشتے میرے اور اس کے درمیان موجود ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے لوہار کو بلایا' لوہا الگ کروایا' پھر آپ نے اُس غلام کے بارے میں حکم دیا تو اُسے غسل دیا گیا اور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے کفن دیا گیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى السَّبْيِ

باب: قیدی کی نمازِ جنازہ ادا کرنا

6632 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَى السَّبْيِ، فَقَالَ: صَلِّ عَلَى مَنْ صَلَّى مِنْهُمْ قَالَ مَعْمَرٌ: وَإِذَا صُلِّيَ عَلَى السَّبْيِ صُلِّيَ عَلَى وَلَدِهِ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا كَانَ الصَّبِيُّ مِنَ السَّبْيِ أَوْ غَيْرِهِمْ بَيْنَ أَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَإِنَّهُ لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ أَبَوَيْهِ فَإِنَّهُ مُسْلِمٌ إِذَا مَاتَ وَهُوَ صَبِيٌّ يُصَلَّى عَلَيْهِ. قَالَ: وَقَالَ حَمَّادٌ: إِذَا مَلَكْتَ الصَّبِيَّ فَهُوَ مُسْلِمٌ

✱✱ معمر نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے امام شعبی سے قیدی کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: اُن قیدیوں میں سے جو شخص بھی نماز ادا کرتا ہو تم اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرو۔

معمر کہتے ہیں: جب کسی قیدی کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی تو اس کی اولاد کی بھی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔

امام عبدالرزاق نے سفیان ثوری کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب کوئی بچہ کسی قیدی کا ہو یا اُس کے علاوہ کسی اور کا ہو اور اُس کے ماں باپ مشرک ہوں تو اُس بچے کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی جائے گی اور اگر اُس کے ماں باپ مشرک نہیں ہیں تو وہ بچہ مرجائے تو مسلمان شمار ہوگا اور اُس بچے کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی۔

حماد بیان کرتے ہیں: جب تم (کسی غیر مسلم کے) بچے کے مالک بن جاؤ تو وہ بچہ مسلمان شمار ہوگا۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ وَغُسْلِهِ

باب: شہید کی نمازِ جنازہ ادا کرنا اور اُسے غسل دینا

6633 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي صُعَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الشُّهَدَاءِ الَّذِينَ قُتِلُوا يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ شَهِدْتُ عَلَى هَؤُلَاءِ فَزَمِّلُوهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَكَانَ يَدْفِنُ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ وَيَسْأَلُ أَيُّهُمْ كَانَ أَقْرَأَ لِلْقُرْآنِ فَيُقَدِّمُونَهُ. قَالَ جَابِرٌ: فَدُفِنَ أَبِي وَعَمِّي فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ يَوْمَئِذٍ

✱✱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداءِ اُحد کو دیکھا جو اُس دن شہید ہوئے تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں ان لوگوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں تم لوگ انہیں ان کے خون آلود کپڑوں کے اندر لپیٹ دو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر میں دو یا تین آدمیوں کو دفن کروایا آپ یہ دریافت کرتے تھے: ان میں سے کس کو قرآن زیادہ آتا ہے؟ تو آپ اُسے (قبلہ کی سمت میں) آگے رکھتے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُس دن میرے والد اور میرے چچا کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔

6634 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَاَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشُّهَدَاءِ يَوْمَ اُحُدٍ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ قَدْ مَضَوْا، وَقَدْ شَهِدْتُ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَاْكُلُوا مِنْ اُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَلٰكِنَّكُمْ تَاْكُلُونَ مِنْ اُجُورِكُمْ، وَلَا اَدْرِي مَا تُحْدِثُونَ بَعْدِي

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے دن نبی اکرم ﷺ نے شہداء کے بارے میں یہ فرمایا کہ یہ لوگ دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں اور میں ان لوگوں کے بارے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کیا' لیکن تم لوگ اپنے اجر میں سے (دنیاوی فائدے کو) حاصل کرلو گے اور مجھے یہ نہیں معلوم کہ میرے بعد تم لوگ کیا کچھ کرو گے؟

6635 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَمْ يُصَلُّوا عَلَى الشُّهَدَاءِ يَوْمَ اُحُدٍ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: شہداءِ اُحد کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی گئی تھی۔

6636 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِي مَالِكٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ

٭٭ حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے شہداءِ اُحد کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی۔

6637 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى بَدْرٍ

٭٭ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے شہداءِ بدر کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی۔

6638 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَا رَاَيْتُهُمْ يُغَسِّلُونَ الشَّهِيدَ، وَلَا يُحَنِّطُونَهُ، وَلَا يُكَفَّنُ، قُلْتُ: كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْهِ؟ قَالَ: كَمَا يُصَلَّى عَلَى الْآخَرِ الَّذِي لَيْسَ بِشَهِيدٍ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: میں نے لوگوں کو نہیں دیکھا کہ وہ شہید کو غسل دیتے ہوں یا اُسے خوشبو لگاتے ہوں یا اُسے کفن دیا جاتا ہو۔ (ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: ہم اُن کی نمازِ جنازہ کیسے ادا کریں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جس طرح دوسرے شخص کی ادا کی جاتی ہے جو شہید نہیں ہوتا۔

6639 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: اَمَرَ مُعَاوِيَةُ بِقَتْلِ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ، فَقَالَ حُجْرٌ: لَا تَحُلُّوا عَنِّي قَيْدًا - اَوْ قَالَ -: حَدِيدًا وَكَفِّنُونِي بِثِيَابِي وَدَمِي

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حجر بن عدی کندی کو قتل کرنے کا حکم دیا تو حجر نے کہا: تم میری بیڑیاں نہ کھولنا اور میرے خون آلود کپڑوں میں ہی مجھے کفن دے دینا۔

6640 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُخَوَّلٍ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ قَالَ: لَا تَغْسِلُوا عَنِّي دَمًا وَلَا تَنْزِعُوا ثَوْبًا اِلَّا الْخُفَّيْنِ، وَارْمُسُونِي فِي الْاَرْضِ رَمْسًا، فَاِنِّي رَجُلٌ مُحَاجٌّ اُحَاجُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

٭٭ زید بن صوحان بیان کرتے ہیں: (حجر بن عدی نے کہا تھا) تم میرے خون کو مجھ سے نہ دھونا اور میرے کپڑے نہ اُتارنا' صرف موزے اُتار دینا اور مجھے زمین میں دفن کر دینا' میں ایک ایسا شخص ہوں' جو قیامت کے دن جھگڑا کریگا۔

6641 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مُصْعَبٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ وَلَدِ زَيْدٍ قَالَ: ادْفِنُونَا وَمَا اَصَابَ الثَّرَى مِنْ دِمَائِنَا قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ قَالَ: قَالَ زَيْدٌ: شُدُّوا عَلَيَّ ثِيَابِي وَادْفِنُونِي وَابْنَ اُمِّي فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ يَعْنِي اَخَاهُ سَرْحَانَ، فَاِنَّا قَوْمٌ مُخَاصَمُونَ

٭٭ مصعب نے ایک شخص کے حوالے سے زید بن صوحان کی آل میں سے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: تم لوگ ہمیں دفن کر دینا اور جو بھی ہمارا خون ہے اُس خون سمیت دفن کر دینا۔

عمار دہنی نے یہ بات نقل کی ہے: زید نے کہا: تم لوگ میرے کپڑے مجھ پر باندھ دینا اور مجھے اور میرے بھائی کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا' ان کی مراد اُن کے بھائی سرحان تھے' کیونکہ ہم ایسے لوگ ہیں جن سے جھگڑا کیا جائے گا۔

6642 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدٍ وَكَانَ يُدْعَى فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَارِءَ، وَكَانَ لَقِيَ عَدُوًّا فَانْهَزَمَ مِنْهُمْ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: هَلْ لَكَ فِي الشَّامِ لَعَلَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلَيْكَ قَالَ: لَا اِلَّا الَّذِينَ فَرَرْتُ مِنْهُمْ قَالَ: فَخَطَبَهُمْ بِالْقَادِسِيَّةِ فَقَالَ: اِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا، وَاِنَّا مُسْتَشْهِدُونَ فَلَا تَغْسِلُوا عَنَّا دَمًا، وَلَا نُكَفَّنُ اِلَّا فِي ثَوْبٍ كَانَ عَلَيْنَا

٭٭ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: سعد بن عبید کو نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں قاری صاحب کہا جاتا تھا' جب وہ دشمن کے سامنے آتے تھے تو اُنہیں پسپا کر دیتے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم شام جانا چاہو گے؟ کہ اللہ تعالیٰ تم پر احسان کرے! اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اُن لوگوں کا معاملہ مختلف ہے جن سے میں فرار ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے قادسیہ کے مقام پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ کہا: کل ہم' اگر اللہ نے چاہا' تو دشمن کا سامنا کریں گے' اگر ہم میں سے کوئی شخص شہید ہو جائے' تو تم لوگ ہمارے خون کو نہ دھونا اور ہمارے جسموں پر جو کپڑے ہیں اُن میں ہی ہمیں دفن کر دینا۔

6643 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْنَا سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى: كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَى الشَّهِيدِ عِنْدَهُمْ؟ فَقَالَ: كَهَيْئَتِهَا عَلَى غَيْرِهِ قَالَ: وَسَاَلْنَا عَنْ دَفْنِ الشَّهِيدِ فَقَالَ: اَمَّا اِذَا كَانَ فِي الْمَعْرَكَةِ فَاِنَّا نَدْفِنُهُ كَمَا هُوَ وَلَا نُغَسِّلُهُ وَلَا نُكَفِّنُهُ وَلَا نُحَنِّطُهُ، وَاَمَّا اِذَا انْقَلَبْنَا بِهِ وَبِهِ رَمَقٌ فَاِنَّا نُغَسِّلُهُ وَنُكَفِّنُهُ وَنُحَنِّطُهُ، وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَى ذٰلِكَ، وَكَانَ عَلَيْهِ مَنْ مَضَى قَبْلَنَا مِنَ النَّاسِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہم نے سلیمان بن موسیٰ سے دریافت کیا: شہید کی نمازِ جنازہ کیسے ادا کی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جس طرح دوسرے لوگوں کی ادا کی جاتی ہے۔ ہم نے اُن سے شہید کو دفن کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تو میدانِ کارساز کے اندر ہی دفن کرنا ہے تو پھر ہم اُسے اُسی طرح دفن کر دیں گے جس طرح وہ ہے' ہم نہ تو اُسے غسل دیں گے' نہ کفن دیں گے اور نہ ہی اُسے خوشبو لگائیں گے' لیکن اگر ہم اُسے میدان سے واپس لے آتے ہیں اور اُس میں

زندگی کی رمق موجود ہوتی ہے (اور بعد میں وہ پڑاؤ میں آ کر شہید ہوتا ہے) تو ہم اُسے غسل بھی دیں گے اُسے کفن بھی دیں گے اُسے خوشبو بھی لگائیں گے ہم نے لوگوں کو ایسا ہی کرتے ہوئے پایا ہے اور ہم سے پہلے لوگوں کا یہ طریقہ کار تھا۔

6644 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: اِذَا مَاتَ الشَّهِيدُ فِي الْمَعْرَكَةِ دُفِنَ كَمَا هُوَ، فَاِنْ مَاتَ بَعْدَمَا يُنْقَلَبُ بِهِ صُنِعَ كَمَا صُنِعَ بِالْاٰخَرِ

٭٭ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن زید بیان کرتے ہیں: جب کوئی شہید جنگ کے دوران شہید ہو جائے تو اُسے اُس کی اسی حالت میں دفن کر دیا جائے گا لیکن اگر وہ واپس لائے جانے کے بعد انتقال کرتا ہے تو اُس کے ساتھ اُسی طرح کا طرزِ عمل اختیار کیا جائے گا جس طرح کسی عام فوت ہونے والے شخص کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

6645 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ خَيْرَ الشُّهَدَاءِ فَغُسِّلَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ وَكُفِّنَ لِاَنَّهُ عَاشَ بَعْدَ طَعْنِهِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہونے والے لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر تھے لیکن انہیں غسل بھی دیا گیا اُن کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی گئی اور اُنہیں کفن بھی دیا گیا کیونکہ وہ زخمی ہونے کے بعد زندہ رہے تھے۔

6646 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ قَالَ: غُسِّلَ عَلِيٌّ وَكُفِّنَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ

٭٭ یحییٰ بن جزار بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غسل بھی دیا گیا کفن بھی دیا گیا اور اُن کی نمازِ جنازہ بھی ادا کی گئی۔

6647 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا مَاتَ الشَّهِيدُ مَكَانَهُ لَمْ يُغَسَّلْ، فَاِذَا حُمِلَ حَيًّا غُسِّلَ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب شہید شخص اُسی جگہ انتقال کر جائے تو اُسے غسل نہیں دیا جائے گا لیکن جب اُسے زندہ اُٹھا کر لایا جائے (اور بعد میں وہ انتقال کر جائے) تو اُسے غسل دیا جائے گا۔

6648 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَهُ اللُّصُوصُ فَقَالَ: لَا يُغَسَّلُ

٭٭ عبداللہ بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں: امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے چور قتل کر دیتے ہیں تو اُنہوں نے جواب دیا: اُسے غسل نہیں دیا جائے گا۔

6649 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: يُصَلَّى عَلَى الشَّهِيدِ وَلَا يُغَسَّلُ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ طَيَّبَهُ

** عکرمہ فرماتے ہیں: شہید کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی لیکن اُسے غسل نہیں دیا جائے گا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے پاک قرار دیا ہے۔

6650 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَا: يُغَسَّلُ الشَّهِيدُ فَإِنَّ كُلَّ مَيِّتٍ يُجْنِبُ

** حسن بصری اور سعید بن مسیب فرماتے ہیں: شہید کو غسل دیا جائے گا' کیونکہ ہر میت جنبی ہوتی ہے۔

6651 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ، وَقَالَ: اُهَاجِرُ مَعَكَ فَاَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ بَعْضَ اَصْحَابِهِ، فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةُ خَيْبَرَ - اَوْ قَالَ: حُنَيْنٌ - غَنِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يُقْسَمُ، وَقَسَمَ لَهُ فَاَعْطَى اَصْحَابَهُ مَا قَسَمَ، وَكَانَ يَرْعَى ظَهْرَهُمْ، فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوهُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قَالَ: قَسْمٌ قَسَمَهُ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا هَذَا يَا مُحَمَّدُ؟ قَالَ: قَسْمٌ قَسَمْتُهُ لَكَ قَالَ: مَا عَلَى هَذَا اتَّبَعْتُكَ، وَلَكِنِّي اتَّبَعْتُكَ عَلَى اَنْ اُرْمَى هَا هُنَا - وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلَى حَلْقِهِ - بِسَهْمٍ فَاَمُوتَ فَاَدْخُلَ الْجَنَّةَ قَالَ: اِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ فَلَبِثُوا قَلِيلًا ثُمَّ نَهَضُوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ، فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْمَلُ وَقَدْ اَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ اَشَارَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَهُوَ اَهُوَ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: صَدَقَ اللّٰهَ فَصَدَقَهُ فَكَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُبَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ، فَكَانَ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ صَلَاتِهِ: اللّٰهُمَّ اِنَّ هَذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِي سَبِيلِكَ، فَقُتِلَ شَهِيدًا

** حضرت شداد بن الہاد بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ آپ پر ایمان لے آیا' اُس نے آپ کی پیروی کی' اُس نے عرض کی: میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں گا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کے بارے میں اپنے بعض ساتھیوں کو ہدایت کی' جب غزوۂ خیبر کا یا شاید غزوۂ حنین کا موقع آیا' تو نبی اکرم ﷺ کو کچھ مالِ غنیمت حاصل ہوا جسے تقسیم کیے جانا تھا' آپ نے اُس دیہاتی کا بھی حصہ مقرر کیا اور اُس کے ساتھیوں کو اُس کا حصہ عطا کر دیا۔ وہ اپنی بکریاں چرانے کے لیے گیا ہوا تھا' جب وہ واپس آیا' تو اُس کے ساتھیوں نے اُس کا حصہ اُس کے سپرد کیا' اُس نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ اُس کے ساتھیوں نے جواب دیا: یہ وہ حصہ ہے' جو نبی اکرم ﷺ نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے۔ وہ اس حصہ کو لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا' اُس نے کہا: حضرت محمد ﷺ یہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ حصہ ہے جو میں نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے۔ اُس نے عرض کی: میں نے اس لیے آپ کی پیروی نہیں کی تھی' میں نے تو اس لیے آپ کی پیروی کی تھی کہ مجھے یہاں تیر لگ جائے' اُس نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی' اور پھر میں مر جاؤں اور جنت میں داخل ہو جاؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں سچ بول رہے ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہاری بات کو سچ ثابت کر دے گا۔

راوی کہتے ہیں: تھوڑی ہی دیر گزری کہ وہ لوگ دشمن سے لڑائی کے لیے چلے گئے' پھر اُسے اُٹھا کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا تو اُسے اُسی جگہ تیر لگا تھا جس کی طرف اُس نے اشارہ کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ وہی ہے؟ کیا یہ وہی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں سچ بیانی کی' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سچ کو ظاہر کردیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے جُبہ مبارک میں اُسے کفن دیا' پھر آپ نے اُسے آگے رکھوا کر اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی' نمازِ جنازہ کے دوران آپ کے جو کلمات سنائی دیئے اُن میں یہ کلمات بھی تھے:

''اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے' جو تیری راہ میں ہجرت کرنے کے لیے نکلا تھا اور شہید ہونے کے طور پر قتل ہوا''۔

[redacted] - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَالَ اِنْسَانٌ عَطَاءً: اَيُصَلّٰى عَلَى الشَّهِيدِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقِيلَ لَهُ: وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: قَدْ صُلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: بَلَغَنِي اَنَّ شُهَدَاءَ بَدْرٍ دُفِنُوا كَمَا هُمْ "

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے سوال کیا: کیا شہید کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اُن سے دریافت کیا: کیا وہ جنت میں ہوگا؟ (تو اُس کے باوجود اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی)؟ تو عطاء نے کہا: نبی اکرم ﷺ کے لیے بھی تو دعائے رحمت کی گئی تھی۔

ابن جریج کہتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ غزوۂ بدر کے شہداء کو اُن کی اسی حالت میں دفن کردیا گیا تھا (یعنی اُنہیں غسل اور کفن وغیرہ نہیں دیا گیا تھا)۔

6653 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَمْزَةَ يَوْمَ اُحُدٍ سَبْعِينَ صَلَاةً، كُلَّمَا اُتِيَ بِرَجُلٍ صَلَّى عَلَيْهِ، وَحَمْزَةُ مَوْضُوعٌ يُصَلّٰى عَلَيْهِ مَعَهُ

❋❋ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوۂ اُحد کے موقع پر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی ستر مرتبہ نمازِ جنازہ ادا کی تھی' جب بھی کسی شخص کو لایا جاتا' تو آپ اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرتے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت وہاں رکھی رہتی' آپ اس کے ساتھ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بھی نمازِ جنازہ ادا کرتے تھے۔

6654 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: يُلْقَى عَنِ الشَّهِيدِ، كُلُّ جِلْدٍ يَعْنِي اِذَا قُتِلَ

❋❋ مجاہد فرماتے ہیں: اس شہید کے جسم سے چیزیں اُتار لی جائیں گی' اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ شہید ہو جائے تو اُس کے جسم سے چمڑے کی چیزیں اُتار لی جائیں گی (یعنی جو جنگ میں ہتھیار کے طور پر کام آتی ہیں)۔

6655 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، وَغَيْرِهِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: " يُنْزَعُ مِنَ الْقَتِيلِ خُفَّاهُ وَسَرَاوِيلُهُ وَكُمَّتُهُ - اَوْ قَالَ -: عِمَامَتُهُ وَيُزَادُ ثَوْبًا، اَوْ يُنْقَصُ ثَوْبًا حَتّٰى يَكُونَ وِتْرًا "

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مقتول شخص سے اُس کے موزے اور اُس کی شلوار اور اُس کی آستین (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کا عمامہ اُتار لیا جائے گا' یا جو بھی اضافی کپڑا ہو اور اتنے کپڑے دیئے جائیں گے جو طاق تعداد میں ہوں۔

6656 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَمَّا اَرَادَ مُعَاوِيَةُ اَنْ يُجْرِیَ الْكِظَامَةَ قَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ قَتِيلٌ فَلْيَاْتِ قَتِيلَهُ - يَعْنِی قَتْلٰی اُحُدٍ - قَالَ: فَاَخْرَجَهُمْ رِطَابًا يَتَثَنَّوْنَ قَالَ: فَاَصَابَتِ الْمِسْحَاةُ رِجْلَ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَانْفَطَرَتْ دَمًا فَقَالَ اَبُوْ سَعِيدٍ: لَا يُنْكِرُ بَعْدَ هٰذَا مُنْكِرٌ اَبَدًا

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ندی بنانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا: جس شخص کا کوئی قتیل ہو وہ اپنے قتیل کے پاس چلا جائے' اُن کی مراد وہ لوگ تھے جو غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے تھے' راوی کہتے ہیں: ان لوگوں نے ان (شہداء کے اجسام) بالکل تر و تازہ حالت میں نکالے۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُن میں سے ایک شخص کے پاؤں پر پھاؤڑا لگا تو اُس کے پاؤں میں سے خون پھوٹ پڑا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کے بعد کوئی منکر کبھی انکار نہیں کر سکے گا۔

6657 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِی خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِی حَازِمٍ قَالَ: رَاٰی بَعْضُ اَهْلِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ رَآهُ فِی النَّوْمِ فَقَالَ: اِنَّكُمْ قَدْ دَفَنْتُمُونِی فِی مَكَانٍ قَدْ اَتَانِی فِيهِ الْمَاءُ فَحَوِّلُونِی مِنْهُ فَحَوَّلُوهُ، فَاَخْرَجُوهُ كَاَنَّهُ سِلْقَةٌ لَمْ يَتَغَيَّرْ مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا شَعَرَاتٌ مِنْ لِحْيَتِهِ

✵✵ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر والوں میں سے کسی نے انہیں خواب میں دیکھا' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگوں نے مجھے ایک ایسی جگہ پر دفن کر دیا ہے جہاں مجھ تک پانی آ جاتا ہے' تم لوگ مجھے اُس جگہ سے منتقل کر دو۔ تو اُن لوگوں نے انہیں اُس جگہ سے منتقل کر دیا تو جب انہیں قبر سے نکالا گیا تو وہ بالکل تر و تازہ تھے' اُن کے جسم کی کوئی بھی چیز متغیر نہیں ہوئی تھی' صرف داڑھی کے کچھ بال متغیر محسوس ہوئے تھے۔

6658 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ نُبَيْحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا حَمَلْنَا الْقَتْلٰی يَوْمَ اُحُدٍ لِنَدْفِنَهُمْ فَجَاءَ مُنَادِی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ادْفِنُوا الْقَتْلٰی فِی مَصَارِعِهِمْ فَرَدَدْنَاهُمْ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوۂ اُحد کے موقع پر ہم اپنے شہیدوں کو اُٹھا کر لے جانے لگے تاکہ انہیں دفن کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنے والا آیا اور اُس نے کہا کہ تم شہداء کو میدانِ جنگ میں دفن کرو۔ تو ہم نے اُن مقتولین کو واپس کر دیا۔

6659 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی لَيْلٰی قَالَ: لَا يُدْفَنُ الشَّهِيدُ فِی حِذَاءِ خُفَّيْنِ، وَلَا نَعْلَيْنِ، وَلَا سِلَاحٍ، وَلَا خَاتَمٍ قَالَ: نَدْفِنُهُ فِی الْمِنْطَقَةِ وَالثِّيَابِ. قَالَ: وَبَلَغَنِی عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِیِّ لَا يُدْفَنُ بِرُقْعَةٍ"

** محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: شہید کو اُس کے موزوں یا جوتوں یا ہتھیاروں یا انگوٹھی سمیت دفن نہیں کیا جائے گا' البتہ ہم اُن کے کپڑوں اور کمر پر باندھنے والے کپڑے سمیت دفن کریں گے۔

ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے کہ شہید کو اُس کے رومال سمیت دفن نہیں کیا جائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَمُرُّ عَلَى الْمَيِّتِ فَلَا يَدْفِنُهُ

باب: جوشخص کسی میت کے پاس سے گزرے اور اُسے دفن نہ کرے

6660 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: ذُكِرَ لِعُمَرَ امْرَاَةٌ تُوُفِّيَتْ بِالْبَيْدَاءِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَلَا يَدْفِنُونَهَا حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهَا كُلَيْبٌ فَدَفَنَهَا، فَقَالَ عُمَرُ: اِنِّي لَاَرْجُو لِكُلَيْبٍ بِهَا خَيْرًا قَالَ: فَسَاَلَ عُمَرُ عَنْهَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: لَمْ اَرَهَا، فَقَالَ: لَوْ رَاَيْتَهَا وَلَمْ تَدْفِنْهَا لَجَعَلْتُكَ نَكَالًا . قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: اِنَّ اَبَا لُؤْلُؤَةَ طَعَنَ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَمَاتَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ مِنْهُمْ عُمَرُ وَكُلَيْبٌ، وَعَاشَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ ثُمَّ نَحَرَ نَفْسَهُ بِخَنْجَرٍ "

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک خاتون کا ذکر کیا گیا جو کھلے میدان میں انتقال کر گئی' لوگ اُس کی میت کے پاس سے گزرتے رہے لیکن اُنہوں نے اُس عورت کو دفن نہیں کیا یہاں تک کہ کلیب نامی راوی صاحب اُس میت کے پاس سے گزرے تو اُنہوں نے اُس کو دفن کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کو جب اس بارے میں بتایا گیا تو اُنہوں نے) فرمایا: مجھے کلیب کے بارے میں اس کام کی وجہ سے بھلائی کی اُمید ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اُس خاتون کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے تو اُس عورت کو نہیں دیکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم نے اُسے دیکھا ہوتا اور پھر بھی دفن نہ کیا ہوتا' تو میں تمہیں سزا دیتا۔

زہری بیان کرتے ہیں: ابولؤلؤ نے بارہ افراد کو زخمی کیا تھا' جن میں سے چھ حضرات کا انتقال ہو گیا تھا' جن میں سے ایک حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کلیب نامی وہ صاحب بھی تھے' جبکہ اُن میں سے چھ حضرات زندہ بچ گئے تھے' اُس کے بعد اُس (ابولؤلؤ) نے خنجر کے ذریعہ خودکشی کر لی تھی۔

بَابُ الْقَوْلِ اِذَا رَاَيْتَ الْجَنَازَةَ

باب: جب جنازہ دیکھیں تو کیا پڑھیں؟

6661 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ قَالَ: رُوحِي فَاِنَّا غَادُونَ، اَوِ اغْدِي فَاِنَّا رَائِحُونَ، مَوْعِظَةٌ بَلِيغَةٌ، وَغَفْلَةٌ سَرِيعَةٌ، يَذْهَبُ الْاَوَّلُ وَيَبْقَى الْاٰخِرُ لَا عَقْلَ لَهُ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب اُن کے پاس سے جنازہ گزرتا تھا' تو وہ یہ کہتے تھے:

تم صبح جا رہے ہو تو ہم بھی شام کو آ جائیں گے اور اگر تم شام کو جا رہے ہو تو ہم بھی صبح کو آ جائیں گے یہ ایک بلیغ نصیحت ہے اور غفلت بہت زیادہ ہے پہلے لوگ رخصت ہو گئے اور بعد والے باقی رہ گئے جن کو کوئی عقل نہیں ہے۔

6662 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِي الْمُخَارِقِ قَالَ: يُقَالُ اِذَا رُئِيَتِ الْجَنَازَةُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، هٰذَا مَا وَعَدَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، اللّٰهُمَّ زِدْنَا اِيمَانًا وَتَسْلِيمًا، سَلَّمَ نَحْنُ لِلّٰهِ رَبِّنَا. وَبِهٖ نَاْخُذُ. يَعْنِي سَلَّمَ تَسْلِيمٌ اَيْ نَحْنُ لَكَ

✵✵ عبدالکریم بن ابوالمخارق بیان کرتے ہیں: جب جنازہ نظر آئے تو یہ پڑھا جائے:

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے یہ وہ چیز ہے جس کا اللہ اور اُس کے رسول نے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اُس کے رسول نے سچ فرمایا تھا' اے اللہ! تو ہمارے ایمان میں اور سوچنے میں اضافہ کر دے! ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

(امام عبدالرزاق فرماتے ہیں:) ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ سلم اور تسلیم سے مراد یہ ہے کہ ہم تیرے لیے مخصوص ہیں۔

6663 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا سُئِلَ عَنِ الْجَنَازَةِ قَالَ: هُوَ اَنْتَ، فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَنَا

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جب جنازہ کے بارے میں دریافت کیا جاتا' تو وہ فرماتے تھے: وہ یا تو تم ہو اور اگر نہیں مانتے' تو پھر میں ہوں۔

بَابُ الطَّعَامِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: میت پر کھانا دینا

6664 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: " ثَلَاثٌ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ: النِّيَاحَةُ، وَالطَّعَامُ عَلَى الْمَيِّتِ، وَبَيْتُوتَةُ الْمَرْاَةِ عِنْدَ اَهْلِ الْمَيِّتِ لَيْسَتْ مِنْهُمْ ." ذَكَرَهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ

✵✵ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: تین کام زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھتے ہیں: نوحہ کرنا' میت پر کھانا دینا اور عورت کا ایسے اہلِ میت کے ہاں رات بسر کرنا' جن کا اُس سے کوئی واسطہ نہ ہو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

6665 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ اَبِيهِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْنَعُوا لِآلِ

جَعْفَرٍ طَعَامًا، فَإِنَّهُ قَدْ جَائَهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ

** حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے انتقال کی اطلاع آئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو' کیونکہ اُن کے پاس ایسی صورتِ حال آ گئی ہے جس نے اُنہیں مشغول کر دیا ہے۔

6666 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اُمِّهِ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: لَمَّا اُصِيبَ جَعْفَرٌ جَائَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: يَا اَسْمَاءُ لَا تَقُولِي هُجْرًا، وَلَا تَضْرِبِي صَدْرًا قَالَتْ: وَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ وَهُوَ يَقُولُ: يَا ابْنَ عَمَّاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى مِثْلِ جَعْفَرٍ فَلْتَبْكِ الْبَاكِيَةُ قَالَتْ: ثُمَّ عَاجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اَهْلِهِ فَقَالَ: اصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا، فَقَدْ شُغِلُوا الْيَوْمَ. قَالَ: وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَوْدَةَ ابْنَةِ حَارِثَةَ امْرَاَةِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَتْ: قَدْ كَانَ يُؤْمَرُ اَنْ نَصْنَعَ لِاَهْلِ الْمَيِّتِ طَعَامًا

** سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے فرمایا: اے اسماء! کوئی نامناسب بات نہ کہنا اور سینہ نہ پیٹنا۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اسی دوران سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ کہتے ہوئے آئیں: ہائے میرے چچازاد! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جعفر جیسے شخص پر رونے والیوں کو رونا چاہیے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہلِ خانہ کے پاس گئے اور ارشاد فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو' کیونکہ آج کے دن وہ مصروف ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ابوبکر نامی راوی نے سودہ بنت حارثہ نامی خاتون' جو عمرو بن حزم کی اہلیہ ہیں' اُن کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ حکم دیا گیا تھا کہ ہم میت کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کریں۔

بَابُ الصَّبْرِ وَالْبُكَاءِ وَالنِّيَاحَةِ

باب: صبر کرنا' رونا' نوحہ کرنا

6667 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُولَى، وَالْعَبْرَةُ لَا يَمْلِكُهَا ابْنُ آدَمَ، صُبَابَةُ الْمَرْءِ اِلَى اَخِيهِ

** حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: صبر صدمہ کے آغاز میں ہوتا ہے اور انسان عبرت کا مالک نہیں ہوتا' آدمی کی بیقراری اپنے بھائی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

[redacted] - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَاَةٍ قَدْ اُصِيبَتْ بِوَلَدِهَا فَسَمِعَ مِنْهَا مَا يَكْرَهُ فَوَقَفَ عَلَيْهَا يَعِظُهَا فَقَالَتْ لَهُ: اذْهَبْ اِلَيْكَ، فَلَيْسَ

فِي صَدْرِكَ مَا فِي صَدْرِي، فَوَلَّى عَنْهَا، فَقِيلَ لَهَا: وَيْحَكِ مَا تَدْرِينَ مَنْ وَقَفَ عَلَيْكِ؟ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَتْهُ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا عَرَفْتُكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبِي إِلَيْكِ، فَإِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى

* یحییٰ بن کثیر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک خاتون کے پاس سے ہوا جس کے بچہ کا انتقال ہوا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کی طرف سے ایسی آواز سنی' جو آپ کو اچھی نہیں لگی' آپ اُسے وعظ ونصیحت کرنے کے لیے اُس کے پاس ٹھہر گئے' تو اُس خاتون نے آپ سے کہا: آپ چلے جائیں! آپ کے سینہ میں اُتنا غم نہیں ہے' جتنا میرے سینہ میں ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ اُس خاتون کے پاس سے چلے گئے۔ اُس خاتون سے کہا گیا: تمہارا ستیاناس ہو! کیا تمہیں پتا نہیں چلا کہ تمہارے پاس کون ٹھہرا تھا' وہ اللہ کے رسول تھے۔ وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کے پیچھے آئی' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کو پہچانی نہیں تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم چلی جاؤ! کیونکہ صبر' صدمہ کے آغاز میں ہوتا ہے۔

6669 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى

* مجاہد فرماتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ صبر' صدمہ کے آغاز میں ہوتا ہے۔

6670 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَتِي تُقْبَضُ فَأْتِنَا، فَأَرْسَلَ: يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ وَيَقُولُ: إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّ قَالَ: فَقَامَ، فَقُمْنَا، وَمَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَسَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: فَأَخَذَ الصَّبِيَّةَ وَنَفْسُهَا تَتَقَعْقَعُ فِي صَدْرِهَا فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا؟ فَقَالَ: هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

6670-صحيح البخاري - كتاب الجنائز' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : " يعذب الميت - حديث:1237' صحيح مسلم - كتاب الجنائز' باب البكاء على الميت - حديث:1582' صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب الرحمة - ذكر البيان بان الله جل وعلا إنما يرحم من عباده الرحماء ' حديث:462' سنن ابي داود - كتاب الجنائز' باب في البكاء على الميت - حديث:2734' سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب ما جاء في البكاء على الميت - حديث:1583' السنن للنسائي - كتاب الجنائز' الامر بالاحتساب والصبر عند نزول المصيبة - حديث:1854' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' الامر بالاحتساب - حديث:1974' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع ابواب البكاء على الميت - 156 باب الرغبة في ان يتعزى بما امر الله تعالى به' حديث:6725' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث اسامة بن زيد حب رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث:21239' مسند الطيالسي - اسامة بن زيد رحمه الله' حديث:665' البحر الزخار مسند البزار - مما روى ابو عثمان النهدي ' حديث:2254' الادب المفرد للبخاري - باب عيادة الصبيان' حديث:530

✵✵ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے آپ کو پیغام بھجوایا کہ میری بیٹی کا انتقال ہو گیا ہے' تو آپ ہمارے پاس تشریف لے آئیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے سلام بھیجا اور یہ فرمایا: اللہ تعالیٰ جو کچھ واپس لے' وہ اُس کا ہے اور جو کچھ اُس نے عطا کیا ہو' وہ بھی اُسی کی ملکیت ہے' اُس کی بارگاہ میں ہر چیز کے لیے ایک متعین مدت ہے' تو تم صبر سے کام لو اور ثواب کی اُمید رکھو۔ تو اُس صاحبزادی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھجوا کر آپ کو یہ قسم دی کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل' حضرت اُبی بن کعب اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس بچی کو پکڑا' تو اُس کا سانس سینہ میں اُکھڑ کر آ رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ کس وجہ سے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ رحمت ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

6671 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ،

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

6672 - حدیث نبوی: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَاَخْبَرَنِيهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَاِبْرَاهِيمُ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَلَمَّا رَآهُ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: اَيْ رَسُولَ اللّٰهِ، تَبْكِي؟ مَتَى يَرَاكَ الْمُسْلِمُونَ تَبْكِي يَبْكُوا قَالَ: فَلَمَّا تَرَقْرَقَتْ عَبْرَتُهُ قَالَ: اِنَّمَا هٰذَا رَحِمٌ، وَاِنَّ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ، اِنَّمَا اَنْهَى النَّاسَ عَنِ النِّيَاحَةِ وَاَنْ يُنْدَبَ الْمَيِّتُ بِمَا لَيْسَ فِيهِ فَلَمَّا قَضَى قَالَ: لَوْلَا اَنَّهُ وَعْدٌ جَامِعٌ وَسَبِيلٌ مَاْتِيٌّ، وَاَنَّ الْاٰخِرَ مِنَّا يَلْحَقُ بِالْاَوَّلِ لَوَجَدْنَا غَيْرَ الَّذِي وَجَدْنَا، وَاِنَّا بِكَ يَا اِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ، تَدْمَعُ الْعَيْنُ، وَيَجِدُ الْقَلْبُ، وَلَا نَقُولُ مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ، وَفَضْلُ رَضَاعِهِ فِي الْجَنَّةِ

✵✵ مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی سانس اُکھڑ رہی تھی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے' حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ رو رہے ہیں؟ جب مسلمان آپ کو روتے ہوئے دیکھیں گے' تو وہ بھی رونے لگیں گے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ رحم ہے اور جو شخص رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جاتا' میں نے لوگوں کو نوحہ کرنے سے اور میت کے بارے میں ایسی چیزیں بیان کرنے سے منع کیا ہے' جو اُس میں موجود نہیں ہوتی ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر متعین وعدہ نہ ہوتا اور آنے کا راستہ نہ ہوتا اور بعد والوں نے بھی پہلے والوں سے جا کر ملنا نہ ہوتا' تو صورتِ حال اس سے مختلف ہوتی' جو اس وقت ہے' اے ابراہیم! تمہاری وجہ سے ہم غمگین ہیں' آنکھیں رو رہی ہیں اور دل میں غم ہے اور ہم کوئی ایسی بات نہیں کہتے' جو

پروردگار کو ناراض کرے اس کی رضاعت (کی تکمیل) جنت میں ہوگی۔

6673 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ فَاطِمَةَ، بَكَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَتَاهُ، مِنْ رَبِّهِ مَا اَدْنَاهُ، يَا اَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرِيلَ اَنْعَاهُ، يَا اَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ

✱✱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے روتے ہوئے کہا: اے ابا جان! آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کتنے مقرب تھے! اے ابا جان! ہم حضرت جبرائیل علیہ السلام کو آپ کے انتقال کی اطلاع دیتے ہیں' اے ابا جان! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے۔

6674 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ اَيْضًا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْاَزْرَقِ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عُمَرَ ذَاتَ يَوْمٍ بِالسُّوقِ، فَمَرَّ بِجَنَازَةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا فَعَابَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ وَانْتَهَرَهُمْ، فَقَالَ لَهُ سَلَمَةُ بْنُ الْاَزْرَقِ: لَا تَقُلْ ذٰلِكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَاَشْهَدُ عَلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَتُوُفِّيَتِ امْرَاَةٌ مِنْ كَنَائِنِ مَرْوَانَ فَشَهِدْتُهَا فَاَمَرَ مَرْوَانُ بِالنِّسَاءِ اللَّاتِي يَبْكِينَ اَنْ يُضْرَبْنَ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: دَعْهُنَّ يَا اَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ فَاِنَّهُ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا وَاَنَا مَعَهُ وَمَعَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَانْتَهَرَ عُمَرُ اللَّاتِي يَبْكِينَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُنَّ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَالنَّفْسُ مُصَابَةٌ، وَالْعَيْنُ دَامِعَةٌ، وَاِنَّ الْعَهْدَ حَدِيثٌ. قَالَ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ

✱✱ سلمہ بن ازرق بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بازار میں بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران ایک جنازہ گزرا جس پر رویا جا رہا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن لوگوں پر تنقید کرتے ہوئے اُنہیں جھڑکا' سلمہ بن ازرق نے اُن سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ ایسا نہ کہیں! کیونکہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ میں نے اُنہیں کہتے ہوئے سنا ہے کہ مروان کے عزیزوں میں سے ایک خاتون کا انتقال ہوگیا' تو میں اُس کے جنازہ میں شریک ہوا' مروان نے خواتین کے بارے میں یہ حکم دیا کہ جو خواتین روتی ہیں' اُن کی پٹائی کی جائے۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوعبدالملک! تم انہیں کرنے دو! کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک جنازہ کے پاس سے ہوا' جس پر رویا جا رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں تھا اور آپ کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رونے والی اُن خواتین کو ڈانٹا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! انہیں رونے دو! کیونکہ انہیں مصیبت لاحق ہوئی ہے' آنکھ روتی ہے اور مصیبت کا وقت قریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تم نے خود اُن کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ اور اُس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں!

3675 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: تُوُفِّيَتِ ابْنَةٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا، اَوْ قَالَ: فَجِئْنَا لِنَحْضُرَهَا فَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا جَلَسْتُ اِلٰى اَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْاٰخَرُ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِي، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهُ: اَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضَ ذٰلِكَ، ثُمَّ حَدَّثَ قَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ شَجَرَةٍ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ، فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ صُهَيْبٌ فَاَخْبَرْتُهُ قَالَ: فَادْعُهُ لِي قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلٰى صُهَيْبٍ، فَقُلْتُ: ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا اَنْ اُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ: وَا اَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا صُهَيْبُ تَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ، فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ، وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الْمُؤْمِنِينَ بِبُكَاءِ اَحَدٍ، وَلٰكِنْ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَحَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ (لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى) (الأنعام: 164) قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ: وَاللّٰهِ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى، قَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ: فَوَاللّٰهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ شَيْءٍ

✱ عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کا انتقال مکہ میں ہوا' تو ہم اُن کے جنازہ میں شرکت کے لیے آئے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اُس جنازہ میں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بھی شریک ہوئے۔ راوی کہتے ہیں: میں ان دونوں حضرات کے درمیان بیٹھ گیا' میں ان میں سے ایک کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسی دوران دوسرے صاحب تشریف لے آئے اور میرے پہلو میں آ کر بیٹھ گئے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عمرو سے کہا: کیا آپ انہیں رونے سے منع نہیں کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میت کو اُس کے اہلِ خانہ کے اُس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے''۔

اس پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اس طرح کی بات کہا کرتے تھے' پھر حضرت عبداللہ بن عباس نے بتایا: ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے واپس آ رہا تھا' یہاں تک کہ جب ہم بیداء کے مقام پر پہنچے' تو وہاں ایک درخت کے سائے میں کچھ سوار موجود تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاؤ اور جا کر جائزہ لو کہ یہ سوار کون ہیں؟ میں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آ کر اس بارے میں بتایا' تو اُنہوں نے کہا: اُسے میرے پاس بلا کے لے کے آؤ۔ میں واپس حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے کہا: آپ تیار ہو جائیں اور امیر المومنین کے ساتھ مل جائیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا' تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روتے ہوئے اُن کے پاس آئے اور بولے: ہائے بھائی جان!

ہائے ساتھی! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے صہیب! تم مجھ پر رو رہے ہو؟ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میت کے گھر والوں کے اُس پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بتایا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' تو میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے یہ بات ذکر کی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے! اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ کسی کے رونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو عذاب دے گا' بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کافر شخص کے گھر والوں کے' اُس پر رونے کے ذریعہ کافر کے عذاب میں اضافہ کر دیتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بھی فرمایا: تم لوگوں کے لیے (دلیل کے طور پر) قرآن کی یہ آیت کافی ہے:

''کوئی بوجھ اُٹھانے والا' کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس موقع پر یہ آیت بھی تلاوت کی:

''اور اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا ہے اور وہی رُلاتا ہے''۔

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اس کے جواب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کچھ نہیں کہا۔

6676 - آثارِ صحابہ: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ صُهَيْبًا، قَالَ لِعُمَرَ: يَا اَخَاهُ، يَا صَاحِبَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ: اسْكُتْ، وَيْحَكَ اَمَا سَمِعْتَنَا نَتَحَدَّثُ اَنَّ الْمُعَوَّلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ؟**

* * ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے بھائی جان! اے میرے ساتھی! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم خاموش ہو جاؤ! تمہارا ستیاناس ہو! کیا تم نے ہمیں نہیں سنا کہ ہم یہ بات چیت کیا کرتے تھے کہ رونے کی وجہ سے آدمی کو عذاب دیا جاتا ہے۔

6677 - آثارِ صحابہ: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، اَنَّهُ سَمِعَ ذٰلِكَ، مِنْ عُمَرَ، مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ**

* * اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

6678 - آثارِ صحابہ: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا، يُقَالُ لَهُ اَبُوْ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ وَهُوَ فِي جَنَازَةِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، وَقَامَ النِّسَاءُ يَبْكِينَ عَلٰى رَافِعٍ فَاَجْلَسَهُنَّ مِرَارًا، ثُمَّ قَالَ لَهُنَّ: وَيْحَكُنَّ اِنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا طَاقَةَ لَهُ بِالْعَذَابِ، وَاِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ**

* * ابوعمر نامی ایک بزرگ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا' وہ اُس وقت حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں شریک تھے اور خواتین حضرت رافع رضی اللہ عنہ پر رو رہی تھیں' اُن خواتین کو اُنہوں نے کئی مرتبہ بٹھایا اور پھر اُن سے کہا: تمہارا ستیاناس ہو! رافع بن خدیج ایک بوڑھے آدمی ہیں' وہ عذاب کی طاقت نہیں رکھتے ہیں اور میت کے گھر والوں کے اُس پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

6679 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ سَمِعَا شَيْئًا لَمْ يَحْفَظَاهُ، إِنَّمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَالِكٍ يَبْكِي عَلَيْهِ أَهْلُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَهْلَهُ يَبْكُونَ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيُعَذَّبُ قَالَتْ: وَكَانَ الرَّجُلُ قَدْ أَحْرَمَ"

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر رحم کرے! اُنہوں نے ایک بات سنی' لیکن اُسے صحیح طور پر یاد نہیں رکھ سکے' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک فوت شدہ شخص کے پاس سے ہوا' جس کے اہلِ خانہ اُس پر رو رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے اہلِ خانہ اس پر رو رہے ہیں اور اسے عذاب دیا جا رہا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اُس شخص نے کسی حرام کام کا ارتکاب کیا تھا۔

6680 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: لَمَّا مَاتَ أَبُو بَكْرٍ بُكِيَ عَلَيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ وَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَبْكُوا فَقَالَ عُمَرُ لِهِشَامِ بْنِ الْوَلِيدِ: قُمْ فَأَخْرِجِ النِّسَاءَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنِّي أُخْرِجُكَ، قَالَ عُمَرُ: ادْخُلْ فَقَدْ أَذِنْتُ لَكَ، فَقَالَ: فَدَخَلَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَمُخْرِجِي أَنْتَ، أَيْ بُنَيَّ؟ فَقَالَ: أَمَّا لَكِ فَقَدْ أَذِنْتُ قَالَ: فَجَعَلَ يُخْرِجُهُنَّ عَلَيْهِ امْرَأَةً امْرَأَةً، وَهُوَ يَضْرِبُهُنَّ بِالدِّرَّةِ حَتَّى أَخْرَجَ أُمَّ فَرْوَةَ، فَرَّقَ بَيْنَهُنَّ، أَوْ قَالَ: فَرَّقَ بَيْنَ النَّحْوِيِّ

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' تو اُن پر رویا جانے لگا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: زندہ لوگوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے' لیکن لوگوں نے اُن کی بات نہیں مانی اور وہ روتے رہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہشام بن ولید سے کہا: تم اُٹھو اور خواتین کو باہر نکال دو۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں تمہیں باہر نکالتی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اجازت دیتا ہوں! تم اندر آ جاؤ! راوی کہتے ہیں: تو وہ صاحب اندر آئے! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا تم باہر نکالنے والے تھے! تو اُنہوں نے کہا: آپ کے لیے میں اجازت دیتا ہوں (کہ آپ یہاں ٹھہری رہیں) پھر اُس کے بعد راوی نے ایک ایک خاتون کو باہر نکالنا شروع کیا' وہ دُرّے کے ذریعہ اُنہیں مار بھی رہے تھے' یہاں تک کہ اُنہوں نے اُم فروہ کو بھی باہر نکال دیا' اُنہوں نے اُن خواتین کو منتشر کر دیا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُنہوں نے نوحہ کرنے والی خواتین کو الگ کر دیا۔

6681 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: لَمَّا مَاتَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ اجْتَمَعَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ نِسَاءٌ يَبْكِينَ، فَجَاءَ عُمَرُ وَمَعَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَعَهُ الدِّرَّةُ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ ادْخُلْ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَأْمُرْهَا فَلْتَحْتَجِبْ، وَأَخْرِجْهُنَّ عَلَيَّ قَالَ: فَجَعَلَ يُخْرِجُهُنَّ عَلَيْهِ وَهُوَ يَضْرِبُهُنَّ بِالدِّرَّةِ، فَسَقَطَ خِمَارُ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ خِمَارُهَا، فَقَالَ: دَعُوهَا وَلَا حُرْمَةَ لَهَا. كَانَ مَعْمَرٌ يَعْجَبُ مِنْ قَوْلِهِ لَا حُرْمَةَ لَهَا

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' تو خواتین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں

اکٹھی ہو کر رونے لگیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اُن کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس دُرّہ بھی تھا' اُنہوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! تم اُم المؤمنین کے پاس تشریف لے جاؤ (کیونکہ وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ تھیں) اور اُنہیں یہ ہدایت کرو کہ وہ پردہ کرلیں اور ان خواتین کو باہر میرے پاس بھیج دیں۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن خواتین کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجنا شروع کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں دُرّہ مارنا شروع کیا' اسی دوران ایک خاتون کی چادر گرگئی' تو لوگوں نے کہا: امیر المؤمنین! اس خاتون کی چادر ہے! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے رہنے دو! اس کی کوئی حرمت نہیں ہے۔

معمر نامی راوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ پر حیرانگی کا اظہار کرتے تھے کہ اس کی کوئی حرمت نہیں ہے۔

6682 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، سَمِعَ نَوَّاحَةً بِالْمَدِينَةِ لَيْلًا، فَاَتَى عَلَيْهَا فَدَخَلَ فَفَرَّقَ النِّسَاءَ فَاَدْرَكَ النَّائِحَةَ فَجَعَلَ يَضْرِبُهَا بِالدِّرَّةِ، فَوَقَعَ خِمَارُهَا فَقَالُوا: شَعْرُهَا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: اَجَلْ فَلَا حُرْمَةَ لَهَا

** نصر بن عاصم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں رات کے وقت نوحہ کرنے والی خواتین کی آواز سنی' تو اُس کے پاس گئے' وہ اندر داخل ہوئے اور وہ خواتین کو اِدھر اُدھر کر کے نوحہ کرنے والی خاتون تک پہنچ گئے اور اُسے دُرّہ کے ذریعہ مارا' تو اُس کی چادر گرگئی' تو لوگوں نے کہا: امیر المؤمنین! اس کی چادر! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کوئی بات نہیں! اس کی کوئی حرمت نہیں۔

6683 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ، وَضَرَبَ الْخُدُودَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

** سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو (مصیبت کے وقت) گریبان پھاڑے' یا گال پیٹے' یا زمانہ جاہلیت کی سی چیخ و پکار کرے''۔

6684 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى الْاَشْعَرِيِّ فَبَكَتْ عَلَيْهِ اُمُّ وَلَدِهِ فَنَهَيْنَاهَا وَقُلْنَا: اَعَلَى مِثْلِ اَبِي مُوسَى تَبْكِينَ؟ فَقَالَ: دَعُوهَا فَلْتُهَرِقْ مِنْ دَمْعِهَا سَجْلًا اَوْ سَجْلَيْنِ، وَلَكِنِّي اُشْهِدُكُمْ اَنِّي بَرِيءٌ مِمَّنْ حَلَقَ، اَوْ سَلَقَ، اَوْ خَرَقَ

** عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے' اُن کی اُم ولد اُن پر رونے لگیں' ہم نے اُس خاتون کو ایسا کرنے سے منع کیا' ہم نے کہا: کیا تم حضرت ابوموسیٰ جیسے آدمی پر رو رہی ہو! تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے کرنے دو! یہ تھوڑے سے آنسو بہالے گی' لیکن میں تم لوگوں کو گواہ بنا کے کہتا ہوں کہ میں ایسے ہر ایک شخص

سے لاتعلق ہوں' جو سر منڈواتا ہے' یا چیخ و پکار کرتا ہے' یا گریبان پھاڑتا ہے۔

6685 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، قَالَ لِعُمَرَ: اِنَّ نِسْوَةً مِنْ بَنِي الْمُغِيرَةِ، قَدِ اجْتَمَعْنَ فِي دَارِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ يَبْكِينَ عَلَيْهِ، وَاِنَّا نَكْرَهُ اَنْ نُؤْذِيَكَ فَلَوْ نَهَيْتَهُنَّ، فَقَالَ: مَا عَلَيْهِنَّ اَنْ يُهْرِقْنَ مِنْ دُمُوعِهِنَّ عَلَى اَبِي سُلَيْمَانَ سَجْلًا اَوْ سَجْلَيْنِ مَا لَمْ يَكُنْ نَقْعٌ، اَوْ لَقْلَقَةٌ، يَعْنِي الصُّرَاخَ

✵✵ ابو وائل بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ بنو مغیرہ سے تعلق رکھنے والی کچھ خواتین حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے گھر میں اُن پر رونے کے لیے اکٹھی ہوئی ہیں' ہمیں اچھا تو نہیں لگتا کہ ہم آپ کو تکلیف دیں' لیکن اگر آپ اُن خواتین کو منع کر دیں تو یہ مناسب ہوگا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اُن عورتوں پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ ابوسلیمان پر کچھ آنسو بہالیتی ہیں' جبکہ اُس میں نقع (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) لقلقہ نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں: اس سے مراد چیخ کر رونا ہے۔

6686 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنِ ابْنِ مُعَانِقٍ، اَوْ عَنْ اَبِي مُعَانِقٍ، عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اَرْبَعَةٌ بَقِينَ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ: الْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ، وَالطَّعْنُ بِالْاَنْسَابِ، وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ، وَالنِّيَاحَةُ، وَاِنَّ النَّائِحَةَ اِذَا مَاتَتْ وَلَمْ تَتُبْ كُسِيَتْ ثِيَابًا مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعًا مِنْ لَهَبِ النَّارِ "

✵✵ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''زمانہ جاہلیت کے کاموں میں سے چار چیزیں باقی رہ گئی ہیں: حسب پر فخر کرنا' نسب پر طعن کرنا' ستاروں کے ذریعہ بارش کی اُمید رکھنا اور نوحہ کرنا' نوحہ کرنے والی عورت جب مرے گی' تو اُسے تارکول کے کپڑے اور جہنم کے انگاروں کی قمیص پہنائی جائے گی''۔

6687 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: " ثَلَاثٌ لَا يَدَعُهُنَّ النَّاسُ اَبَدًا: الطَّعْنُ فِي الْاَحْسَابِ، وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ، وَالنِّيَاحَةُ "

✵✵ زہری فرماتے ہیں: تین چیزوں لوگ کبھی ترک نہیں کریں گے: حسب میں طعن کرنا' ستاروں کے ذریعہ بارش کے نزول کی اُمید رکھنا اور نوحہ کرنا۔

6688 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: " ثَلَاثٌ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ: النِّيَاحَةُ، وَالطَّعَامُ عَلَى الْمَيِّتِ، وَبَيْتُوتَةُ الْمَرْاَةِ عِنْدَ اَهْلِ الْمَيِّتِ لَيْسَتْ مِنْهُمْ "

✵✵ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: تین چیزیں زمانہ جاہلیت کے کام سے تعلق رکھتی ہیں: نوحہ کرنا' میت پر کھانا دینا اور عورت کا ایسے اہلِ میت کے ہاں رات بسر کرنا' جن کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو۔

[redacted]689 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: الطَّعَامُ عَلَى الْمَيِّتِ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَبَيْتُوتَةُ الْمَرْاَةِ عِنْدَ اَهْلِ الْمَيِّتِ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَالنِّيَاحَةُ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ

** ابوبختری بیان کرتے ہیں: میت پر کھانا دینا' زمانۂ جاہلیت کا معمول تھا اور عورت کا اہلِ میت کے ہاں ٹھہر جانا' زمانۂ جاہلیت کا معمول تھا اور نوحہ کرنا' زمانۂ جاہلیت کا معمول تھا۔

6690 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ حِينَ بَايَعَنَ أَنْ لَا يَنُحْنَ، فَقُلْنَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ نِسَاءً أَسْعَدْنَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَنُسْعِدُهُنَّ فِي الْإِسْلَامِ؟ قَالَ: لَا إِسْعَادَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَا عَقْرَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَا جَلَبَ، وَلَا جَنَبَ وَمَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا

** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب خواتین نے بیعت کی' تو آپ نے اُن سے یہ بیعت لی کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی' تو خواتین نے عرض کی: یارسول اللہ! کچھ خواتین نے زمانۂ جاہلیت میں ہمارا ساتھ دیا تھا' تو کیا ہم اسلام میں اُن کا ساتھ دے سکتی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام میں اس طرح کا کوئی ساتھ نہیں ہوگا اور اسلام میں شغار کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور اسلام میں عقر (قبروں پر اونٹ قربان کرنے) کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور جلب کی اور جنب کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور جو شخص کوئی چیز اُچک لیتا ہے' وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

6691 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ حِينَ بَايَعَهُنَّ أَنْ لَا يَنُحْنَ وَلَا يَجْلُبْنَ لِحَدِيثِ الرِّجَالِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: إِنَّا نَغِيبُ وَلَنَا أَضْيَافٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتُ أُولَئِكَ أَعْنِي

** قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین سے بیعت لیتے ہوئے' یہ بیعت لی کہ وہ نوحہ نہیں کریں گی' اور نہ ہی وہ جلب نہیں کریں گی تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: بعض اوقات ہم اپنے گھر میں موجود نہیں ہوتے اور ہمارے ہاں کوئی مہمان آ جاتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح کے لوگ میری مراد نہیں ہیں۔

6692 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ حَفْصَةَ، اسْتَأْذَنَتْ عَلَى أَبِيهَا، فَقَالَ لِمَنْ عِنْدَهُ: قُومُوا، فَدَخَلَتْ فَبَيْنَمَا هِيَ عِنْدَهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَبَكَتْ فَقَالَ: أَعَلِمْتِ، أَوَلَمْ تَسْمَعِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نقل کی ہے: سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آس پاس موجود لوگوں سے کہا: تم لوگ اُٹھ جاؤ! جب سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا آئیں' تو اُن کی موجودگی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر مدہوشی طاری ہونا شروع ہوئی' تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمہیں پتا نہیں ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا تم نے یہ بات نہیں سنی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: زندہ شخص کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔

6693 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

يَقُولُ: قُتِلَ اَبِى يَوْمَ اُحُدٍ فَاُتِىَ بِهِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ مُجَدَّعًا، قَدْ مُثِّلَ بِهِ قَالَ: فَاَكْبَبْتُ اَبْكِى عَلَيْهِ وَالْقَوْمُ يُعَزُّوْنَنِى، وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَانِى وَلَا يَنْهَانِى، حَتّٰى رُفِعَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ حَوْلَهُ حَتّٰى رُفِعَ قَالَ: فَكَانَ عَلٰى اَبِى دَيْنٌ، وَكَانَ الْغُرَمَاءُ يَاْتُوْنَ النَّخْلَ فَيَنْظُرُوْنَهُ فَيَسْتَقِلُّوْنَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَجِدَّ فَآذِنِّى قَالَ: فَاَتَيْتُهُ، فَذَهَبَ مَعِى، حَتّٰى قَامَ فِيهِ فَدَعَا بِالْبَرَكَةِ قَالَ: فَقَضَيْتُ مَا كَانَ عَلٰى اَبِى، وَفَضَلَ لَنَا طَعَامٌ كَثِيْرٌ

✵✵ محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: میرے والد غزوۂ اُحد میں شہید ہو گئے' اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا گیا' اُن کا ناک کاٹا گیا تھا اور اُن کے جسم کا مُثلہ کیا گیا تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں روتے ہوئے اُن پر جھکنے لگا' تو لوگوں نے مجھے منع کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے رہے لیکن آپ نے مجھے منع نہیں کیا' یہاں تک کہ میرے والد کی میت کو اُٹھا لیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک اس کی میت کو اُٹھایا نہیں گیا' فرشتے مسلسل اس کے اردگرد رہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد کے ذمہ کچھ قرض تھا اور اُن کے قرض خواہ آنے لگے اور تقاضا کرتے لگے اُن کے نزدیک کھجوروں کی پیداوار کم تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تم کھجوریں اُتارنے لگے تو مجھے اطلاع دے دینا۔ راوی کہتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ میرے ساتھ تشریف لائے یہاں تک کہ آپ وہاں کھڑے ہوئے' آپ نے برکت کی دعا کی تو میں نے اپنے والد کے ذمہ تمام قرض ادا کر دیئے اور پھر بھی ہمارے پاس بہت سا اناج بچ گیا۔

6694 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اُحُدٍ سَمِعَ لِاَهْلِ الْمَدِينَةِ نَحِيبًا وَبُكَاءً، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قِيلَ: الْاَنْصَارُ تَبْكِى عَلٰى قَتْلَاهُمْ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لٰكِنَّ حَمْزَةَ لَا بَوَاكِىَ لَهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْاَنْصَارَ فَجَمَعُوْا نِسَائَهُمْ، وَاَدْخَلُوْهُمْ دَارَ حَمْزَةَ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ فَسَمِعَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقِيلَ: اِنَّ الْاَنْصَارَ حِيْنَ سَمِعُوْكَ تَقُوْلُ: لٰكِنَّ حَمْزَةَ لَا بَوَاكِىَ لَهُ جَمَعُوْا نِسَائَهُمْ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْاَنْصَارِ خَيْرًا وَنَهَاهُمْ عَنِ النِّيَاحَةِ

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ اُحد سے واپس تشریف لائے' تو آپ نے اہلِ مدینہ میں سے رونے والوں کی آواز سنی تو دریافت کیا: یہ کس وجہ سے ہے؟ عرض کی گئی: انصار اپنے مقتولین پر رو رہے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لیکن حمزہ پر رونے والا کوئی نہیں ہے۔ جب انصار کو اس بات کی اطلاع ملی تو اُنہوں نے اپنی خواتین کو اکٹھا کیا اور اُنہیں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں جمع کیا' تاکہ وہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر روئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن خواتین کی آواز سنی تو دریافت کیا: یہ کس وجہ سے ہے؟ تو عرض کی گئی: انصار نے جب آپ کی بات سنی کہ حمزہ پر کوئی رونے والی نہیں ہے' تو اُنہوں نے اپنی

خواتین کو اکٹھا کیا' تا کہ وہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر روئیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بارے میں بھلائی کی بات ارشاد فرمائی اور پھر اُن لوگوں کو نوحہ کرنے سے منع کر دیا۔

6695 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ خَبَرًا رُفِعَ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ ثَابِتٍ أَبَا الرَّبِيعِ يَعُودُهُ فِي مَرَضِهِ مَرَّتَيْنِ فَتُوُفِّيَ حِينَ أَتَاهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْهُمَا فَصَرَخَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ أَبِي الرَّبِيعِ، فَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ فَلَمَّا سَمِعَتْ ذَلِكَ بَنَاتُهُ وَبَنَاتُ أَخِيهِ قُمْنَ يَبْكِينَ، فَقَالَ لَهُنَّ جَبْرُ بْنُ عَتِيكٍ: لَا تُؤْذِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُنَّ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فَلْيَبْكِينَ أَبَا الرَّبِيعِ مَا دَامَ بَيْنَهُنَّ، فَإِذَا وَجَبَ فَلَا يَبْكِينَهُ، قَالَتِ ابْنَتُهُ: لَقَدْ كُنْتُ قَدْ قَضَيْتُ جِهَازَكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ وَقَعَ أَجْرُ أَبِي الرَّبِيعِ عَلَى نِيَّتِهِ، مَاذَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ؟ قَالُوا: الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ: إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ فَقَالُوا: فَمَا الشُّهَدَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ، وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ الْغَرَقِ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ الْغَمِّ شَهِيدٌ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ وَكَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَمِيصِهِ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے ایک روایت بتائی گئی ہے: جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابوربیع عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لائے' آپ اُن کی بیماری کے دوران دو مرتبہ تشریف لائے' جب آپ دوسری مرتبہ تشریف لائے تو اس مرتبہ میں اُن کا انتقال ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک' یا شاید دو مرتبہ بلند آواز کی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور ابوربیع کے درمیان رکاوٹ بن گئی ہے' بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ جب حضرت ابوربیع رضی اللہ عنہ کی صاحبزادیوں' یا اُن کی بھتیجیوں نے یہ بات سنی تو وہ کھڑی ہو کر رونے لگیں' تو جبر بن عتیک نے اُن خواتین سے کہا: تم اللہ کے رسول کو اذیت نہ دو! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوعبداللہ! انہیں کرنے دو! جب تک ابوربیع ان کے درمیان موجود ہے' یہ ابوربیع پر رو سکتی ہیں' لیکن جب واجب ہو جائے گی' تو پھر یہ خواتین نہ روئیں۔ اُن صاحب کی صاحبزادی نے کہا: آپ نے اللہ کی راہ میں اپنے سامان کو تیار کر لیا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوربیع کا اجر اُس کی نیت کے مطابق لازم ہو گیا ہے' تم لوگ کسے شہادت شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی راہ میں قتل ہونے کو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس صورت میں تو میری اُمت کے شہداء بہت کم ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر شہید کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طاعون کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے' پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے' جل کر مرنے والا شہید ہے' ڈوب کر مرنے والا شہید ہے' ذات الجنب کی وجہ سے مرنے والا شہید ہے' غم کی وجہ سے مرنے والا شہید ہے اور جو عورت زچگی کے دوران فوت ہو جاتی ہے' وہ شہید ہے۔ راوی

کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اُس صحابی کو اپنی قمیص میں کفن دیا۔

6696 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: اَتَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْكَ وَقَدْ اُصِيبَ ابْنَايَ حَيْثُ تَعْلَمُ، فَاِنْ يَكُونَا مُؤْمِنَيْنِ قُلْنَا فِيهِمَا بِالَّذِي نَعْلَمُ، وَاِنْ كَانَا مُنَافِقَيْنِ لَمْ نَبْكِهِمَا وَلَا نُنْعِمُهُمَا عَيْنًا قَالَ: بَلْ هُمَا مُؤْمِنَانِ، وَهُمَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَتْ: الْاٰنَ اِذًا اُبَالِغُ فِي الْبُكَاءِ عَلَيْهِمَ

✱✱ عمر بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: کیا آپ اللہ کے رسول ہیں اور آپ پر وحی نازل ہوتی ہے؟ میرے بیٹے انتقال کر چکے ہیں' جیسا کہ آپ جانتے ہیں' اگر تو وہ دو مؤمن ہیں' تو ہم اُن کے بارے میں وہی کہتے ہیں جن کا ہمیں علم ہے' اور اگر وہ دونوں منافق ہیں' تو ہم اُن پر نہیں روتے ہیں ا اُن پر آنسو نہیں بہاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ وہ دونوں مؤمن ہیں اور وہ دونوں اہلِ جنت ہیں۔ تو اُس عورت نے کہا: اب میں اُن پر خوب رووں گی۔

6697 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اُغْمِيَ عَلَى ابْنِ رَوَاحَةَ، فَجَعَلَتِ امْرَاَتُهُ تَقُولُ: وَا كَذَا وَا كَذَا، فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ: "مَا قُلْتِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يُقَالُ لِي: اَكَذٰلِكَ اَنْتَ؟ فَاَقُولُ: لَا"

✱✱ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوئی' تو اُن کی اہلیہ نے کہنا شروع کیا: ہائے یہ اور ہائے !! جب اُنہیں ہوش آیا' تو اُنہوں نے کہا: تم نے جو بھی بات کی' تو مجھ سے یہی پوچھا گیا: کہ کیا تم واقعی ایسے ہو؟ تو میں نے جواب دیا: جی نہیں!

6698 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ اَبْطَاَ اُسَامَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَاْتِهِ ثُمَّ جَاءَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَامَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَبَكَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَزَفَتْ عَبْرَتُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِمَ اَبْطَاْتَ عَنَّا، ثُمَّ جِئْتَ تُحْزِنُنَا؟ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ جَاءَهُ، فَلَمَّا رَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا قَالَ: اِنِّي لَلَاقٍ مِنْكَ الْيَوْمَ مَا لَقِيتُ مِنْكَ اَمْسِ فَلَمَّا دَنَا دَمَعَتْ عَيْنُهُ فَبَكَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✱✱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا' تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کے پاس آنے میں تاخیر ہوگئی' وہ کچھ دیر نبی اکرم ﷺ کے پاس نہیں آئے' اُس کے بعد جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ کے سامنے آ کر کھڑے ہوگئے' اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے' نبی اکرم ﷺ رو رہے تھے' جب اُن کے آنسو کچھ تھمے' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے ہمارے پاس آنے میں تاخیر کیوں کر

دی؟ اور پھر تم ہمیں غمگین کرنے کے لیے آ گئے ہو۔ راوی کہتے ہیں: جب اگلے دن وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں آتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری طرف سے آج میں ایک ایسی صورتِ حال کا سامنا کروں گا' جس کا سامنا میں نے کل بھی تمہاری طرف سے کیا تھا (یعنی آج پھر تمہیں دیکھ کر مجھے رونا آ جائے گا)۔ جب وہ قریب آئے تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے' تو نبی اکرم ﷺ بھی رونے لگے۔

6699 - آثارِ صحابہ: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، اَخَذَتْهُ غَشْيَةُ الْمَوْتِ فَبَكَتْ عَلَيْهِ - يَعْنِي عَائِشَةَ - بِبَيْتٍ مِنَ الشِّعْرِ:**

(البحر الطويل)

مَنْ لَا يَزَالُ دَمْعُهُ مُقَنَّعًا ... لَا بُدَّ يَوْمًا اَنَّهُ مُهْرَاقُ

قَالَ: فَاَفَاقَ قَالَ: بَلْ (جَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ) (ق: 19)

** سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر موت کی غشی طاری ہوئی' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُن پر رونا شروع کیا اور یہ شعر پڑھا:

"جس شخص کے آنسو مسلسل رکے ہوئے تھے آخر ایک دن تو انہوں نے بہنا ہی تھا"۔

راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا' تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ پڑھو:

"موت کی بے ہوشی (یعنی سختی یا دنیا سے لاتعلقی) آ گئی۔ یہ وہی چیز ہے' جس سے تم بھاگتے تھے"۔

6700 - حدیث نبوی: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اُصِيبَ اَحَدُكُمْ بِمُصِيبَةٍ فَلْيَذْكُرْ مُصِيبَتَهُ بِي فَلْيُعَزِّهِ ذَلِكَ عَنْ مُصِيبَتِهِ قَالَ: قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ فَاِنِّي اُحِبُّ الْخَيْلَ؟ قَالَ: يُدْخِلُكَ اللهُ اِنْ شَاءَ اللهُ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تَرْكَبَ فَرَسًا مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيرُ بِكَ فِي اَيِّ جَنَّةٍ شِئْتَ اِلَّا فَعَلْتَ**

** حضرت عبدالرحمن بن سابط قرشی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"جب تم میں سے کسی شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہو' تو وہ مجھے لاحق ہونے والی مصیبت کو یاد کر لے اور اس کے ذریعہ اپنی مصیبت میں خود کو تسلی دے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ کیونکہ مجھے گھوڑے بہت پسند ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا' تو وہ تمہیں جنت میں داخل کرے گا اور پھر تمہیں وہ چیز مل جائے گی جس کے تم آرزومند ہو' تم سرخ یاقوت سے بنے ہوئے گھوڑے پر سوار ہو گے' جو تمہیں' جنت میں جہاں چاہو گے' اُڑا کے لے جائے گا۔

6701 - حدیث نبوی: **عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ زَوْجِهَا اَبِي سَلَمَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَا مِنْ**

اَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُصَابُ مُصِيبَةً فَيَقُولُ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللّٰهُمَّ اِنِّي اَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي عِنْدَكَ، اللّٰهُمَّ اَبْدِلْنِي بِهَا خَيْرًا مِنْهَا " فَجَعَلْتُ اَقُولُ فِي نَفْسِي مَنْ خَيْرٌ مِنْ اَبِي سَلَمَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنِي فَتَزَوَّجْتُهُ

✵ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اُن کے شوہر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی مسلمان کو کوئی مصیبت لاحق ہو اور اُس وقت وہ یہ پڑھ لے:

''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اور بے شک ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے' اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں اپنی اس مصیبت پر ثواب کی اُمید رکھتا ہوں' اے اللہ! تو مجھے اس کے بدلے میں بہتر چیز عطا کر دے''۔

(سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) میں نے دل میں سوچا کہ کیا حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر بھی کوئی اور شخص ہو سکتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شادی کر لی۔

6702 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَقَالَ: " اِنَّ اَوَّلَ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِ الشَّهِيدِ يُغْفَرُ لَهُ بِهَا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكَيْنِ بِرَيْحَانٍ مِنَ الْجَنَّةِ وَبِرِيطَةٍ، وَعَلٰى اَرْجَاءِ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ يَقُولُونَ سُبْحَانَ اللّٰهِ قَدْ جَاءَ الْيَوْمَ مِنَ الْاَرْضِ رِيحٌ طَيِّبَةٌ وَنَسَمَةٌ طَيِّبَةٌ، فَلَا يَمُرُّ بِبَابٍ اِلَّا فُتِحَ لَهُ، وَلَا بِمَلَكٍ اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ، وَشَيَّعَهُ حَتّٰى يُؤْتٰى بِهِ الرَّحْمٰنَ فَيَسْجُدُ لَهُ قَبْلَ الْمَلَائِكَةِ وَتَسْجُدُ الْمَلَائِكَةُ بَعْدَهُ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ اِلَى الشُّهَدَاءِ فَيَجِدُهُمْ فِي رِيَاضٍ خُضْرٍ وَثِيَابٍ مِنْ حَرِيرٍ عِنْدَ ثَوْرٍ وَحُوتٍ يُلْغِثَانِ كُلَّ يَوْمٍ لَغْثَةً لَمْ يُلْغِثَا بِالْاَمْسِ مِثْلَهَا فَيَظَلُّ الْحُوتُ فِي اَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَاِذَا اَمْسٰى وَكَزَهُ الثَّوْرُ بِقَرْنِهِ فَذَكَّاهُ لَهُمْ فَاَكَلُوا مِنْ لَحْمِهِ فَوَجَدُوا فِي لَحْمِهِ طَعْمَ كُلِّ رَائِحَةٍ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ وَيَلْبَثُ الثَّوْرُ نَافِشًا فِي الْجَنَّةِ، فَاِذَا اَصْبَحَ غَدَا عَلَيْهِ، ثُمَّ الْحُوتُ فَوَكَزَهُ بِذَنَبِهِ فَذَكَّاهُ لَهُمْ فَاَكَلُوا مِنْ لَحْمِهِ فَوَجَدُوا فِي لَحْمِهِ طَعْمَ كُلِّ ثَمَرَةٍ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُونَ اِلٰى مَنَازِلِهِمْ بُكْرَةً وَعَشِيًّا يَدْعُونَ اللّٰهَ اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، وَاِذَا تُوُفِّيَ الْمُؤْمِنُ بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكَيْنِ بِرَيْحَانٍ مِنَ الْجَنَّةِ وَخِرْقَةٍ مِنَ الْجَنَّةِ تُقْبَضُ فِيهَا نَفْسُهُ، وَيُقَالُ: اخْرُجِي اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اِلٰى رَوْحٍ وَرَيْحَانٍ، وَرَبُّكِ عَلَيْكِ غَيْرُ غَضْبَانَ، فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رَائِحَةٍ وَجَدَهَا اَحَدٌ قَطُّ بِاَنْفِهِ، وَعَلٰى اَرْجَاءِ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ يَقُولُونَ سُبْحَانَ اللّٰهِ قَدْ جَاءَ الْيَوْمَ مِنَ الْاَرْضِ رِيحٌ طَيِّبَةٌ وَنَسَمَةٌ كَرِيمَةٌ فَلَا تَمُرُّ بِبَابٍ اِلَّا فُتِحَ لَهَا وَلَا بِمَلَكٍ اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهَا وَشَيَّعَهُ حَتّٰى يُؤْتٰى بِهِ الرَّحْمٰنَ فَتَسْجُدُ الْمَلَائِكَةُ قَبْلَهُ وَيَسْجُدُ بَعْدَهُمْ، ثُمَّ يُدْعٰى مِيكَائِيلُ فَيُقَالُ: اذْهَبْ بِهٰذِهِ النَّفْسِ فَاجْعَلْهَا مَعَ اَنْفُسِ الْمُؤْمِنِينَ حَتّٰى اَسْاَلَكَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيُؤْمَرُ بِهِ اِلٰى قَبْرِهِ، فَيُوَسَّعُ عَلَيْهِ سَبْعِينَ طُولُهُ وَسَبْعِينَ عَرْضُهُ، وَيُنْبَذُ لَهُ فِيهِ فِيهِ رَيْحَانٌ، وَيُسْتَرُ بِحَرِيرٍ، فَاِنْ كَانَ مَعَهُ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كُسِيَ نُورَهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ جُعِلَ لَهُ نُورٌ مِثْلَ

الشَّمْسِ، فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْعَرُوسِ لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا تُوُفِّيَ بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكَيْنِ بِخِرْقَةٍ مِنْ بِجَادٍ أَنْتَنَ مِنْ كُلِّ نَتْنٍ وَأَخْشَنَ مِنْ كُلِّ خَشِنٍ، فَيَقَالُ: اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ وَلَبِئْسَ مَا قَدَّمْتِ لِنَفْسِكِ، فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رَائِحَةٍ وَجَدَهَا أَحَدٌ قَطُّ بِأَنْفِهِ، ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ فِي قَبْرِهِ فَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ حَتَّى تَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ ثُمَّ يُرْسَلُ عَلَيْهِ حَيَّاتٌ كَأَنَّهَا أَعْنَاقُ الْبُخْتِ يَأْكُلُ لَحْمَهُ، وَيُقَيَّضُ لَهُ مَلَائِكَةٌ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ لَا يَسْمَعُونَ لَهُ صَوْتًا وَلَا يَرَوْنَهُ فَيَرْحَمُوهُ، وَلَا يَمَلُّونَ إِذَا ضَرَبُوا، يَدْعُونَ اللَّهَ بِأَنْ يُدِيمَ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى النَّارِ"

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''شہید کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اُس کے تمام گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' پھر اللہ تعالیٰ اُس کی طرف جنت کے پھول اور چادر کے ہمراہ دو فرشتوں کو بھیجتا ہے اور پھر فرشتے آسمان پر یہ کہہ رہے ہوتے ہیں: سبحان اللہ! آج زمین کی طرف سے کتنی پاکیزہ خوشبو اور کتنی پاکیزہ جان آ رہی ہے' اُس شہید کی روح آسمان کے جس بھی دروازہ سے گزرتی ہے تو وہ دروازہ اُس کے لیے کھول دیا جاتا ہے اور جس بھی فرشتہ کے پاس سے گزرتی ہے' تو وہ فرشتہ اس کے لیے دعائے رحمت کرتا ہے اور کچھ فرشتے اُس کا ساتھ بھی دیتے ہیں یہاں تک کہ اُسے رحمٰن کی بارگاہ میں پیش کر دیا جاتا ہے' تو وہ شہید فرشتوں سے پہلے پروردگار کی بارگاہ میں سجدہ کرتا ہے اور فرشتے اُس کے بعد سجدہ کرتے ہیں' پھر اُسے شہداء کی طرف لے جائے جانے کا حکم ہوتا ہے تو وہ اُن شہداء کو سرسبز باغات اور ریشمی کپڑوں میں پاتا ہے' وہاں بیل اور مچھلیاں ہوتی ہیں' وہ مچھلی جنت کی نہر میں ہوتی ہے' جب شام ہوتی ہے تو وہ بیل اپنے سینگ کے ذریعہ اُس کا شکار کرتا ہے' پھر وہ شہداء اُس شہید کے لیے اُس بیل کو ذبح کرتے ہیں' وہ لوگ اُس کا گوشت کھاتے ہیں پھر وہ لوگ اُس کے گوشت میں جنت کی ہر نہر کی خوشبو کا ذائقہ محسوس کرتے ہیں اور وہ بیل گھوم پھر رہا ہوتا ہے' جب اگلا دن آتا ہے تو وہ کرتا ہے تو وہ لوگ اُس کا گوشت کھاتے ہیں' وہ اُس کے گوشت میں جنت کے ہر پھل کا مزہ محسوس ہوتا ہے' پھر وہ صبح و شام اپنی رہائشی جگہوں کا جائزہ لیتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ قیامت قائم ہو جائے' اور جب مؤمن انتقال کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ جنت کے پھول اور جنت کے کپڑے کے ہمراہ دو فرشتوں کو اُس کی طرف بھیجتا ہے' وہ اُس میں اُس کی جان کو لپیٹ لیتے ہیں اور یہ کہا جاتا ہے: اے پاکیزہ جان! تم آرام اور راحت کی طرف روانہ ہو جاؤ! تمہارا پروردگار تم پر غضب ناک نہیں ہوگا اور تم ایسی حالت میں نکلو کہ تمہاری خوشبو سب سے عمدہ ہو جسے کوئی بھی شخص اپنی ناک کے ذریعہ محسوس کر سکتا ہے اور آسمانوں پر فرشتے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں: اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے! آج زمین کی طرف سے پاکیزہ خوشبو اور پاکیزہ جان آ رہی ہو! وہ روح جس بھی دروازہ کے پاس سے گزرتی ہے' اُس کے لیے وہ دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جس بھی فرشتے کے پاس سے گزرتی ہے' وہ فرشتہ اُس کے لیے دعائے رحمت کرتا ہے' کچھ فرشتے اُس کے ساتھ چلتے ہیں یہاں تک کہ اُسے رحمٰن کی بارگاہ میں لایا جاتا ہے' تو

فرشتے اُس سے پہلے سجدہ کرلیتے ہیں اور وہ روح اُن کے بعد سجدہ کرتی ہے' پھر حضرت میکائیل علیہ السلام کو بلایا جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے: اس جان کو لے جاؤ اور اسے مؤمنوں کی جانوں کے ساتھ رکھ دو' یہاں تک کہ قیامت کے دن میں تم سے ان کے بارے میں دریافت کروں گا (یا تم سے انہیں طلب کروں گا) پھر اُس کی قبر کے بارے میں یہ حکم دیا جاتا ہے کہ اُس کے لیے وہ ستر گز لمبی اور ستر گز چوڑی ہو جاتی ہے اور اُس جان کے لیے اُس قبر میں خوشبو رکھ دی جاتی ہے اور ریشم کا بستر بچھا دیا جاتا ہے' اگر اُس شخص کو قرآن آتا ہو' تو اُس کا نور اُسے پہنا دیا جاتا ہے اور اگر اُس کے ساتھ کچھ بھی نہ ہو تو اُس کے ساتھ ایسا نور رکھا جاتا ہے' جو سورج جیسا ہوتا ہے اور اُس کی مثال دُلہن کی طرح ہوتی ہے جسے صرف وہی شخص بیدار کرتا ہے' جو اُس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

جب کافر انتقال کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کھردرے کپڑے کے ہمراہ دو فرشتے اُس کی طرف بھیجتا ہے' جو سب سے زیادہ بدبودار اور سب سے بدبودار کھردرے ہوتے ہیں' پھر یہ کہا جاتا ہے: اے خبیث روح! تم باہر نکل آؤ! تم نے اپنے لیے جو کچھ آگے بھیجا ہے وہ بہت بُرا ہے۔ تو وہ یوں نکلتی ہے جیسے بدترین بدبودار کوئی چیز ہوتی ہے' جسے کوئی شخص اپنے ناک کے ذریعہ محسوس کرسکتا ہے' پھر اُس کی قبر کے بارے میں حکم دیا جاتا ہے' تو وہ اُس پر تنگ ہو جاتی ہے' یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں ایک دوسرے میں جڑ جاتی ہیں' پھر اُس پر سانپ مسلط کر دیئے جاتے ہیں' جو بختی اونٹوں کی گردنوں جتنے موٹے ہوتے ہیں' وہ اُس کا گوشت کھاتے ہیں' پھر ایسے فرشتے اُس کی پٹائی کرتے ہیں' جو گونگے' بہرے اور اندھے ہوتے ہیں' وہ اُس کی کوئی آواز نہیں سنتے' وہ اُسے دیکھتے نہیں ہیں کہ اُنہیں اُس پر رحم آ جائے' اور وہ اُس کی پٹائی کرتے ہوئے تھکتے نہیں ہیں' وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ یہی کام کرتے رہیں' یہاں تک کہ اُسے جہنم کی طرف لے جایا جائے''۔

6703 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: "اِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِيْ قَبْرِهٖ كَانَتِ الصَّلَاةُ عِنْدَ رَاْسِهٖ، وَالزَّكَاةُ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَالصَّوْمُ عَنْ يَسَارِهٖ، وَالصَّدَقَةُ وَالصِّلَةُ وَالْمَعْرُوْفُ وَالْاِحْسَانُ اِلَى النَّاسِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، فَيُؤْتَى مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ فَتَقُوْلُ الصَّلَاةُ: مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتَى مِنْ قِبَلِ يَمِيْنِهٖ فَتَقُوْلُ الزَّكَاةُ: مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتَى مِنْ قِبَلِ يَسَارِهٖ فَيَقُوْلُ الصَّوْمُ: مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ، ثُمَّ يُؤْتَى مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ فَيَقُوْلُ الصَّدَقَةُ: مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ قَالَ: فَيُجْلَسُ " قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَاِنَّهٗ يَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ: فَيُجْلَسُ وَيُمَثَّلُ لَهُ الشَّمْسُ قَدْ دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ. فَيَقُوْلُ: دَعُوْنِيْ اُصَلِّيْ، فَيُقَالُ لَهٗ: اِنَّكَ سَتَفْعَلُ، فَيُقَالُ لَهٗ: مَا تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ يَقُوْلُ: اَمُحَمَّدٌ؟ قَالُوْا نَعَمْ: قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّهٗ جَاءَ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ قَالَ: فَيُقَالُ لَهٗ: عَلَيْهَا حَيِيْتَ وَعَلَيْهَا مُتَّ وَعَلَيْهَا تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ: فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ: (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ) (ابراهيم: 27) قَالَ: فَيُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ مِنَ النَّارِ فَيَنْظُرُ اِلٰى مَسَاكِنِهٖ فِيْهَا، فَيُقَالُ لَهٗ: لَوْ كُنْتَ عَصَيْتَ كَانَتْ هٰذِهٖ مَسَاكِنَكَ.

فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَسُرُورًا، وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ قَالَ: سَبْعِينَ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَنْطَبٍ: ثُمَّ يُقَالُ: نَمْ نَوْمَةَ الْعَرُوسِ لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيْهِ - رَجَعَ الْحَدِيثُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ - قَالَ: " تُجْعَلُ رُوحُهُ فِي النَّسِيمِ الطَّيِّبِ فِي أَجْوَافِ طَيْرٍ تَعَلَّقُ بَيْنَ شَجَرٍ مِنْ شَجَرِ الْجَنَّةِ، أَوْ تَعَلَّقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ: وَتَعُودُ الْأَجْسَادُ لِلَّذِي خُلِقَتْ لَهُ قَالَ: وَإِنَّ الْكَافِرَ يُؤْتَى مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَلَا يُوجَدُ لَهُ شَيْءٌ، فَيُجْلَسُ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ، مَرَّتَيْنِ؟ لَا يَذْكُرُهُ حَتَّى يُلَقَّنَهُ، فَيَقُولُ: مُحَمَّدًا قَالَ: كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ، فَيُقَالُ لَهُ: صَدَقْتَ، عَلَيْهَا حَيِيتَ وَعَلَيْهَا مُتَّ وَعَلَيْهَا تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يُفْتَحُ بَابٌ مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَى مَسَاكِنَهَا فَيُقَالُ لَهُ: لَوْ كُنْتَ فَعَلْتَ وَأَطَعْتَ اللَّهَ كَانَتْ هَذِهِ مَسَاكِنَكَ، فَيَزْدَادُ حَسْرَةً وَثُبُورًا قَالَ: ثُمَّ يُغْلَقُ عَلَيْهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنَ النَّارِ فَيَرَى مَسَاكِنَهُ فِيهَا وَمَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ وَيَزْدَادُ حَسْرَةً وَثُبُورًا، وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَلْتَقِيَ أَضْلَاعُهُ "، فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (مَعِيشَةً ضَنْكًا) (طه: 124) قَالَ: وَتُجْعَلُ رُوحُهُ فِي سِجِّينٍ

* * ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے' تو نماز اُس کے سرہانے آجاتی ہے' زکوٰۃ اُس کے دائیں طرف آجاتی ہے' روزہ بائیں طرف آجاتا ہے' صدقہ' صلہ رحمی' بھلائی اور احسان جو اُس نے لوگوں کے ساتھ کیا ہوا تھا' وہ اُس کے پاؤں کی طرف آجاتے ہیں' جب کوئی فرشتہ اُس کے سر کی طرف سے آتا ہے' تو نماز یہ کہتی ہے: میری طرف سے تمہیں جانے کی جگہ نہیں ملے گی' پھر اُس میت کے دائیں طرف سے آیا جاتا ہے' تو زکوٰۃ یہ کہتی ہے: میری طرف سے تمہیں راستہ نہیں ملے گا' پھر اُس کے بائیں طرف سے آیا جاتا ہے' تو روزہ یہ کہتا ہے: میری طرف سے راستہ نہیں ہے' پھر اُس کے پاؤں کی طرف سے آیا جاتا ہے' تو صدقہ کہتا ہے: میری طرف سے راستہ نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُس میت کو بٹھالیا جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگوں کے جوتوں کی آہٹ بھی سنتا ہے' پھر اُسے بٹھایا جاتا ہے' تو اُسے یوں محسوس ہوتا ہے' جیسے سورج غروب ہونے کے قریب ہے' تو وہ یہ کہتا ہے: تم لوگ مجھے موقع دو' تاکہ میں نماز ادا کرلوں۔ تو اُس سے کہا جاتا ہے: تم ایسا کرچکے ہو۔ پھر اُس سے دریافت کیا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ وہ کہتا ہے: کیا یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں! فرشتے کہتے ہیں: جی ہاں! وہ کہتا ہے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق لے کر آئے تھے' تو اُس میت سے یہ کہا جاتا ہے: تم اسی عقیدہ پر زندہ رہے اور اسی پر تمہارا انتقال ہوا اور اگر اللہ نے چاہا' تو اسی پر تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں مضبوط قول پر ثابت قدم رکھتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر اُس شخص کے لیے جنت کا دروازہ کھولا جاتا ہے' تو وہ جنت میں ٹھکانے کو دیکھتا ہے' اُس سے کہا جاتا ہے: اگر تم نے نافرمانی کی ہوتی تو تمہارا ٹھکانہ یہ ہوتا' اس کے نتیجہ میں اُس شخص کے رشک اور خوشی میں اضافہ ہو جاتا ہے' پھر اُس شخص کے لیے اُس کی قبر کو ستر گز تک کشادہ کردیا جاتا ہے۔

یہاں عبدالرحمٰن بن یحییٰ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پھر یہ کہا جاتا ہے: تم دُلہن کی طرح سو جاؤ' جسے وہی شخص بیدار کرتا ہے جو اُس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

اُس کے بعد راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی' جس میں یہ الفاظ ہیں: اُس شخص کی روح پاکیزہ برتن میں رکھ کے پرندوں کے پیٹ میں رکھا جاتا ہے' جو جنت کے درختوں سے لٹکے ہوتے ہیں۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اور جسم اُس چیز کی طرف لوٹ جاتے ہیں' جس کے لیے وہ پیدا ہوئے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کافر شخص کے سرہانے کی طرف سے آیا جاتا ہے' تو وہاں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی تو وہاں اُسے بٹھالیا جاتا ہے اور پھر اُس سے دریافت کیا جاتا ہے: تم ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ یہ سوال دو مرتبہ ہوتا ہے' لیکن اُسے یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا کہے' تو اُسے تلقین کی جاتی ہے' تو وہ یہ کہتا ہے: یہ حضرت محمد ہیں! وہ کہتا ہے: میں اس بارے میں وہی کہا کرتا تھا' جو لوگ کہا کرتا تھا۔ تو اُس سے کہا جاتا ہے: تم سچ کہہ رہے ہو! تم اسی عقیدہ پر زندہ رہے' اسی عقیدہ پر مر گئے اور اگر اللہ نے چاہا تو اسی عقیدہ پر دوبارہ زندہ ہو گے۔ پھر جنت کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے' وہ اُس میں رہائشی جگہ کو دیکھتا ہے' تو اُس سے کہا جاتا ہے: اگر تم ایسا کر لیتے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر لیتے' تو یہ جگہ تمہاری رہائش ہوتی۔ جس کے نتیجہ میں اُس کی حسرت اور افسوس میں اضافہ ہو جاتا ہے' پھر اُس کے لیے اُس دروازہ کو بند کیا جاتا ہے اور جہنم کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے تو وہ اُس میں رہائشی جگہ کو دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو عذاب تیار کیا ہے اُس کو دیکھتا ہے تو اس کے نتیجہ میں اُس کی حسرت اور افسوس میں اضافہ ہو جاتا ہے' پھر اُس شخص کی قبر اُس کے لیے تنگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

راوی کہتے ہیں: تو اُس کی روح کو ''سجین'' (نامی جگہ) پر رکھ دیا جاتا ہے۔

بَابٌ فِي زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

باب: قبروں کی زیارت کرنا

6704 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لُعِنَ زَوَّارَاتُ الْقُبُوْرِ

* * عکرمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''قبروں کی زیارت کرنے والی خواتین پر لعنت کی گئی ہے''۔

6705 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ زَارَ الْقُبُوْرَ فَلَيْسَ مِنَّا

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قبروں کی زیارت کرتا ہے' وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

6706 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْمُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لَزُرْتُ قَبْرَ ابْنَتِي

* امام شعبی بیان کرتے ہیں: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اپنی بیٹی کی قبر کی زیارت کرتا۔

6707 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ

* ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ قبروں کی زیارت کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

6708 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا، فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَانْتَبِذُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ، وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا

* عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''میں نے پہلے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا' اب تم اُن کی زیارت کرو' کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں اور میں نے تمہیں گھڑے کی نبیذ پینے سے منع کیا تھا' اب تم ہر طرح کے برتن میں نبیذ تیار کر سکتے ہو' البتہ ہر قسم کی نشہ آور چیز سے بچ کے رہنا اور میں نے تمہیں تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا' اب تم اسے کھاؤ بھی' زاد راہ کے طور پر بھی ساتھ رکھو اور ذخیرہ بھی کرو''۔

6709 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ عَلَى قَبْرِ وَاقِدٍ أَخِيهِ فَيَقِفُ عَلَيْهِ فَيَدْعُو لَهُ وَيُصَلِّي عَلَيْهِ. عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بھائی ''واقد'' کی قبر کے پاس سے گزرے' تو اُس کے پاس

6708-صحيح مسلم - كتاب الجنائز' باب استئذان النبي صلى الله عليه وسلم ربه عز وجل في - حديث:1676' مستخرج ابي عوانة - مبتدا كتاب الاضاحي' بيان الاخبار المبيحة - حديث:6349' صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل في زيارة القبور - ذكر الإباحة للرجل زيارة القبور والاموات' حديث:3225' سنن ابي داود - كتاب الاشربة' باب في الاوعية - حديث:3230' السنن للنسائي - كتاب الجنائز' زيارة القبور - حديث:2015' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الجنائز' من رخص في زيارة القبور - حديث:11609' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' زيارة القبور - حديث:2134' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:4129'

ٹھہر کر انہوں نے اُس مرحوم کے لیے دعا کی اور اُس کے لیے دعائے رحمت کی۔

6710 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✻✻ اسی کی مانند روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

6711 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ائْتُوا مَوْتَاكُمْ فَسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ، وَصَلُّوا عَلَيْهِمْ فَاِنَّ لَكُمْ فِيهِمْ عِبْرَةً. قَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ: وَرَاَيْتُ عَائِشَةَ تَزُورُ قَبْرَ اَخِيهَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، وَمَاتَ بِالْحُبْشِيِّ وَقُبِرَ بِمَكَّةَ

✻✻ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم اپنے مرحومین کے پاس جایا کرو' انہیں سلام کیا کرو' اُن کے لیے دعائے رحمت کیا کرو' کیونکہ اُن میں تمہارے لیے عبرت ہے''۔

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابوبکر کی قبر کی زیارت کے لیے آئیں' جن کا انتقال حبشی کے مقام پر ہوا تھا اور اُن کو مکہ میں دفنایا گیا تھا۔

6712 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِّي وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْنَا: بَلٰى قَالَتْ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَوَضَعَ رِدَاءَهُ حَتّٰى بَسَطَ طَرَفَ اِزَارِهِ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا رَيْثَ ظَنَّ اَنِّي قَدْ رَقَدْتُ، ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَاَخَذَ رِدَائَهُ رُوَيْدًا، فَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَاْسِي وَاخْتَمَرْتُ، ثُمَّ تَقَنَّعْتُ بِاِزَارِي فَانْطَلَقْتُ فِي اَثَرِهِ حَتّٰى جَاءَ الْبَقِيعَ فَرَفَعَ يَدَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ، فَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ، وَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ، وَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ، فَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ، فَلَيْسَ اِلَّا اَنِ اضْطَجَعْتُ، فَدَخَلَ فَقَالَ: مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ حَشْيًا رَابِيَةً؟ قُلْتُ: لَا شَيْءَ قَالَ: اَتُخْبِرِينِي اَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي، فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ: اَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَاَيْتُ اَمَامِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَتْ: فَلَهَزَ فِي صَدْرِي لَهْزَةً اَوْجَعَتْنِي، ثُمَّ قَالَ: اَظَنَنْتِ اَنْ يَحِيفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ فَقُلْتُ: مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَ اللّٰهُ، نَعَمْ قَالَ: فَاِنَّ جِبْرِيلَ اَتَانِي حِينَ رَاَيْتِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ، فَنَادَانِي وَاَخْفٰى مِنْكِ، فَاَجَبْتُهُ وَاَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَظَنَنْتُ اَنَّكِ قَدْ رَقَدْتِ وَكَرِهْتُ اَنْ اُوقِظَكِ وَخَشِيتُ اَنْ

6712-صحيح مسلم - كتاب الجنائز' باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لاهلها - حديث:1672' صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر البيان بان جبريل عليه السلام كان لا يدخل على المصطفى - حديث:7217' السنن للنسائي - كتاب الجنائز' الامر بالاستغفار للمؤمنين - حديث:2020' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' الاستغفار للمؤمنين - حديث:2139' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضى الله عنها' حديث:25317

تَسْتَوْحِشِی، فَاَمَرَنِی اَنْ آتِیَ اَهْلَ الْبَقِیعِ فَاَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَتْ: قُلْتُ: كَيْفَ اَقُوْلُ؟ قَالَ: "قُوْلِی: اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِينَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُوْنَ

✷✷ محمد بن قیس بن مخرمہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں اپنے اور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں نہ بتاؤں! ہم نے عرض کی: جی ہاں! سیدہ عائشہ نے فرمایا: ایک رات جب میرے ہاں نبی اکرم ﷺ نے ٹھہرنا تھا' تو آپ (رات میں کسی وقت) اُٹھے' آپ نے اپنے جوتے اپنے پاؤں کے پاس رکھ لیے' آپ نے اپنی چادر اُتاری یہاں تک کہ آپ نے اپنے تہبند کے کنارے کو اپنے بستر پر پھیلا لیا' کچھ دیر بعد جب آپ کو گمان ہوا کہ میں سو چکی ہوں تو آپ نے آہستگی سے جوتے پہنے' آہستگی سے چادر لی' (اور گھر سے باہر تشریف لے گئے) میں نے بھی اپنی چادر اپنے سر پر رکھی اور اُسے اوڑھ لیا اور پھر میں بھی آپ کے پیچھے گھر سے باہر نکل آئی' نبی اکرم ﷺ جنت البقیع تشریف لے گئے' آپ نے دونوں ہاتھ بلند کر کے تین مرتبہ دعا کی' آپ خاصی دیر وہاں ٹھہرے رہے' پھر آپ واپس تشریف لائے تو میں بھی واپس آ گئی' آپ تیزی سے چل رہے تھے تو میں بھی تیزی سے آ گئی' آپ اور زیادہ تیزی سے چلے تو میں اور زیادہ تیزی سے چلی' آپ گھر پہنچے تو میں بھی گھر پہنچ چکی تھی' میں آپ سے پہلے گھر پہنچ چکی تھی' میں اندر آ چکی تھی' ابھی میں لیٹی ہی تھی کہ نبی اکرم ﷺ بھی اندر تشریف لے آئے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے عائشہ! کیا وجہ ہے کہ تمہارا سانس پھولا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی: کچھ نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یا تو تم مجھے بتا دو' یا پھر لطف کرنے والی اور خبر رکھنے والی ذات (یعنی اللہ تعالیٰ) مجھے بتا دے گا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کو پورا واقعہ بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہی وہ ہیولیٰ تھیں' جسے میں نے اپنے آگے دیکھا تھا' میں نے عرض کی: جی ہاں۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا جس کی تکلیف مجھے محسوس ہوئی' پھر آپ نے فرمایا: کیا تم یہ گمان کر رہی تھی کہ اللہ اور اُس کا رسول تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے؟ میں نے عرض کی: بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں' جنہیں لوگ چھپا لیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اُن سے واقف ہوتا ہے' جی ہاں!

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے تھے' یہ اُس وقت کی بات ہے جب تم نے دیکھا تھا' یہ اُس وقت تمہارے ہاں نہیں آتے تھے' کیونکہ تم اضافی کپڑے اُتار چکی ہوتی تھیں' اُنہوں نے باہر سے مجھے آواز دی اور آواز پست رکھی' میں نے اُنہیں جواب دیا اور میں نے بھی تمہیں بیدار نہیں کرنا چاہا' میرا یہ خیال تھا کہ تم سو چکی ہو' تو مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں تمہیں بیدار کروں' مجھے یہ بھی اندیشہ ہوا کہ کہیں تم وحشت محسوس نہ کرو' تو جبرائیل نے مجھ سے کہا کہ میں جنت البقیع جاؤں اور اُن لوگوں کے لیے دعائے مغفرت کروں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے دریافت کیا: (قبرستان میں جاؤں تو) میں کیا پڑھوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو:

''مؤمنوں اور مسلمانوں کی بستی والوں پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ ہم سے پہلے والوں پر اور بعد والوں پر رحم کرے! بے شک ہم بھی اگر اللہ نے چاہا' تو ان سے آملیں گے''۔

6713 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُ قَبْرَ حَمْزَةَ كُلَّ جُمُعَةٍ

✻✻ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہر جمعہ کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کے لیے جایا کرتی تھیں۔

6714 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْاَجْدَعِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلَى الْمَقَابِرِ، فَاَمَرَنَا فَجَلَسْنَا، ثُمَّ تَخَطَّيْنَا الْقُبُورَ حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى قَبْرٍ مِنْهَا، فَجَلَسَ اِلَيْهِ فَنَاجَاهُ طَوِيلًا، ثُمَّ ارْتَفَعَ نَحِيبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاكِيًا، فَبَكَيْنَا لِبُكَائِهِ، ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ فَلَقِيَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: مَا الَّذِي اَبْكَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَقَدْ اَبْكَانَا وَاَفْزَعَنَا، فَاَخَذَ بِيَدِ عُمَرَ، ثُمَّ اَوْمَا اِلَيْنَا فَاَتَيْنَاهُ، فَقَالَ: اَفْزَعَكُمْ بُكَائِي؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: "فَاِنَّ الْقَبْرَ الَّذِي رَاَيْتُمُونِي عِنْدَهُ قَبْرُ اُمِّي آمِنَةَ بِنْتِ وَهْبٍ وَاِنِّي اسْتَاْذَنْتُ رَبِّي فِي زِيَارَتِهَا فَاَذِنَ لِي، ثُمَّ اسْتَاْذَنْتُهُ فِي الِاسْتِغْفَارِ لَهَا فَلَمْ يَاْذَنْ لِي، وَاُنْزِلَ (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا اَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ) (التوبة: 113) الْآيَةَ، (وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيمَ لِاَبِيهِ) (التوبة: 114) فَاَخَذَنِي مَا يَاْخُذُ الْوَلَدُ لِلْوَالِدِ مِنَ الرَّاْفَةِ، فَذٰلِكَ اَبْكَانِي، اَلَا اِنِّي نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ: عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، وَعَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ لِيَسَعَكُمْ، وَعَنْ نَبِيذِ الْاَوْعِيَةِ، فَزُورُوهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ، وَكُلُوا لُحُومَ الْاَضَاحِيِّ، وَاَنْفِقُوا مِنْهَا مَا شِئْتُمْ، فَاِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ اِذَا الْخَيْرُ قَلِيلٌ، وَتَوْسِعَةً عَلَى النَّاسِ، اَلَا وَاِنَّ الْوِعَاءَ لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا، كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ"

✻✻ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے' آپ کے ساتھ ہم بھی آ گئے یہاں تک کہ ہم لوگ قبرستان پہنچ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تو ہم بیٹھ گئے' پھر ہم کچھ قبروں کو پھلانگتے ہوئے ایک قبر تک آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس قبر کے پاس بیٹھ گئے اور آپ نے خاصی دیر تک مناجات کی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رونے کی آواز بلند ہوئی تو آپ کے رونے کی وجہ سے ہم بھی رونے لگے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ کی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی' اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھی رُلا دیا تھا اور ہمیں بھی خوف زدہ کر دیا تھا' پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ہماری طرف اشارہ کیا' ہم آپ کے پاس آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا میرے رونے کی وجہ سے تم لوگ پریشان ہو گئے ہو؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے جس قبر کے پاس دیکھا ہے' یہ میری والدہ سیدہ آمنہ بنت وہب کی قبر ہے' میں نے اپنے پروردگار سے ان کی قبر کی

.6714- صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الادعية - ذكر ما يستحب للمرء ان يترك الاستغفار لقرابته المشركين اصلا' حديث:985' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التفسير' تفسير سورة التوبة - حديث:3226' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:2071

زیارت کرنے کی اجازت مانگی تو اُس نے مجھے اجازت دے دی' پھر میں نے ان کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی اجازت مانگی تو اس نے مجھے اجازت نہیں دی۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی:

''نبی کے لیے اور ایمان والوں کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کریں''۔

یہ آیت اور اس کے بعد یہ آیت بھی ہے:

''ابراہیم کا اپنے باپ کے لیے دعائے مغفرت کرنا''۔

تو اس کے نتیجہ میں مجھے وہی افسوس ہوا' جو کسی بھی بچہ کو اپنے ماں باپ کے ساتھ محبت کی وجہ سے افسوس ہوتا ہے' اس چیز نے مجھے رُلا دیا' خبردار! میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا: قبروں کی زیارت کرنے سے اور تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے اور مخصوص قسم کے برتنوں میں نبیذ تیار کرنے سے' تو اب تم قبرستان کی زیارت کر سکتے ہو کیونکہ یہ دنیا سے بے رغبت کرتے ہیں اور آخرت کی یاد دلاتے ہیں اور قربانی کا گوشت کھا سکتے ہیں اُس میں سے جتنا چاہو خرچ کرو' اور میں نے تمہیں منع کیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ گوشت کم تھا اور لوگوں کے لیے گنجائش زیادہ تھی اور خبردار! برتن کسی بھی چیز کو حرام نہیں کرتا' البتہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

6715 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ صَفْوَانَ اَنَّ آمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ اُمَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُفِنَتْ فِي شِعْبِ اَبِي دَبٍّ "

✱✱ عثمان بن صفوان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا کو ''شعب ابی دب'' میں دفن کیا گیا۔

6716 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي قُبُورَ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ رَاْسِ الْحَوْلِ، فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ. قَالَ: وَكَانَ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ

✱✱ محمد بن ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک سال کے بعد بعض شہداء کی قبروں پر تشریف لے جاتے تھے اور یہ پڑھتے تھے:

''تم پر سلام ہو' اس وجہ سے جو تم نے صبر کیا ہے اور آخرت کا ٹھکانہ بڑا بہترین ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

6717 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْبَجَلِيِّ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ: اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَاْتِي قَبْرَ حَمْزَةَ وَكَانَتْ قَدْ وَضَعَتْ عَلَيْهِ عَلَمًا لَوْ تَعْرِفُهُ، وَذَكَرَ اَنَّ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَ عَلَيْهِمُ النَّقْلُ، يَعْنِي حِجَارَةً صِغَارًا

✱✱ اصبغ بن نباتہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر تشریف

لے جاتی تھیں' اُنہوں نے اُن کی قبر پر ایک نشان رکھا ہوا تھا' تا کہ اُس قبر کو پہچان لیں۔

اس بات کا ذکر بھی کیا گیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبروں پر بھی چھوٹے پتھر رکھے گئے ہیں۔

بَابُ التَّسلِيمِ عَلَى الْقُبُورِ

باب: اہلِ قبرستان کو سلام کرنا

6718 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: " التَّسْلِيمُ عَلَى الْقُبُورِ: السَّلَامُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ مِنْ اَهْلِ الدِّيَارِ، وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ ." قَالَ مَعْمَرٌ: فَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ نَحْوَ هٰذَا وَيَزِيدُ: اَنْتُمْ لَنَا فَرَطًا وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ

* * مجاہد بیان کرتے ہیں: اہلِ قبرستان کو سلام کرنے کا طریقہ یہ ہے: (کہ تم یہ پڑھو:)

''مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں' مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں' اس بستی کے رہنے والوں پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ ہم میں سے پہلے چلے جانے والوں پر رحم کرے! اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے آملیں گے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ اس کی مانند الفاظ نقل کرتے ہیں اور اُس میں یہ الفاظ زائد نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ ہمارے پیشرو ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں' اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے آملیں گے''۔

6719 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقْبَرَةٍ، اَوْ قَالَ: بِالْبَقِيعِ، ثُمَّ قَالَ: " السَّلَامُ عَلَى اَهْلِ الدِّيَارِ مَنْ فِيهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، دَارِ قَوْمٍ مَيِّتِينَ، وَاِنَّا فِي آثَارِهِمْ - اَوْ قَالَ -: فِي آثَارِكُمْ لَلَاحِقُونَ "

* * علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان کے پاس سے گزرے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جنت البقیع کے پاس سے گزرے تو آپ نے یہ دعا پڑھی:

''اس بستی والوں پر سلام ہو جس میں مسلمان بھی ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) مرحوم لوگ رہتے ہیں اور ہم اُن کے پیچھے جارہے ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہم تمہارے پیچھے تم سے آملیں گے''۔

6720 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْطَلِقُ بِطَوَائِفَ مِنْ اَصْحَابِهِ اِلٰى دَفْنَى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ، فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُورِ، لَوْ تَعْلَمُونَ مِمَّا نَجَّاكُمُ اللّٰهُ مِمَّا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ ثُمَّ يَلْتَفِتُ اِلٰى اَصْحَابِهِ وَفِيهِمْ يَوْمَئِذٍ الْاَفَاضِلُ فَيَقُولُ: اَنْتُمْ خَيْرٌ اَمْ هٰؤُلَاءِ؟

فَيَقُولُونَ: نَرْجُو اَنْ لَا يَكُونُوا خَيْرًا مِنَّا، هَاجَرْنَا كَمَا هَاجَرُوا وَجَاهَدْنَا كَمَا جَاهَدُوا، فَيَقُولُ: بَلْ هُمْ خَيْرٌ مِنْكُمْ، قَدْ مَضَوْا وَلَمْ يَأْكُلُوا مِنْ اُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَاِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ مِنْ اُجُورِكُمْ، فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ قَدْ مَضَوْا، وَقَدْ شَهِدْتُ لَهُمْ وَاِنِّي لَا اَدْرِي مَا تُحْدِثُونَ بَعْدِي

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے کچھ اصحاب کے ساتھ جنت البقیع میں دفن ہونے والے لوگوں کی طرف تشریف لے گئے اور آپ نے یہ دعا

''اے اہل قبرستان! تم پر سلام ہو! اگر تم لوگ اُس چیز کا علم رکھتے ہو جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں نجات عطا کی ہے اُس چیز کے مقابلہ میں' جو تمہارے بعد رونما ہوئی ہے''۔

پھر نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے' جن میں اُن دنوں فضیلت رکھنے والے لوگ بھی موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ زیادہ بہتر ہو یا یہ لوگ زیادہ بہتر ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: ہم یہ اُمید رکھتے ہیں کہ یہ لوگ ہم سے بہتر نہیں ہوں گے کیونکہ ہم نے ہجرت کی جس طرح انہوں نے ہجرت کی' ہم نے جہاد کیا جس طرح انہوں نے جہاد کیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ یہ لوگ تم سے زیادہ بہتر ہیں کیونکہ یہ لوگ دنیا سے رخصت ہو گئے اور انہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہیں پایا جبکہ تم اپنے اجر میں سے حاصل کرلو گے' یہ لوگ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اور میں ان کے حق میں گواہی دیتا ہوں' مجھے نہیں معلوم کہ میرے بعد تم لوگ کیا کرو گے۔

6721 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَمُرُّ بِقَبْرٍ اِلَّا سَلَّمَ "

* * سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی کسی قبر کے پاس سے گزرتے تھے تو اسے سلام کرتے تھے۔

6722 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ نَقُولُ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الْقُبُورِ فَقَالَ: " قُولِي: السَّلَامُ عَلَى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِينَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ "

* * سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: ہم قبرستان والوں کو سلام کرتے ہوئے کیا پڑھیں گے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''مؤمنوں اور مسلمانوں کی بستی کے رہنے والوں پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ ہم میں سے پہلے والے لوگوں پر اور بعد والے لوگوں پر رحم کرے! اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم لوگوں سے آملیں گے''۔

6723 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ:

مَرَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَصَاحِبٌ لَهُ عَلٰى قَبْرٍ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: سَلِّمْ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اُسَلِّمُ عَلَى الْقَبْرِ؟ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اِنْ كَانَ رَآكَ فِي الدُّنْيَا يَوْمًا قَطُّ اِنَّهُ لَيَعْرِفُكَ الْاٰنَ

* زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھی ایک قبر کے پاس سے گزرے، تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم سلام کرو! اُس شخص نے عرض کی: کیا میں قبر کو سلام کروں! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس شخص نے تمہیں ایک دن بھی دنیا میں دیکھا ہوگا' تو یہ اب بھی تمہیں پہچان لے گا۔

بَابُ السَّلَامِ عَلٰى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) سلام پیش کرنا

6724 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَتٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا بَكْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَتَاهُ

اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ مَعْمَرٌ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ: مَا نَعْلَمُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا ابْنَ عُمَرَ

* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر عرض کرتے تھے:

''یارسول اللہ! آپ پر سلام ہو! اے حضرت ابوبکر! آپ پر سلام ہو! اے اباجان! آپ پر سلام ہو!''۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت عبیداللہ بن عمر کے سامنے نقل کی' تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہمیں کسی ایسے صحابی کا علم نہیں ہے' جس نے ایسا کیا ہو' صرف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسا کرتے تھے۔

6725 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْمِقْدَامِ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، وَرَاٰى، قَوْمًا يُسَلِّمُوْنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مَكَثَ نَبِيٌّ فِي الْاَرْضِ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا

* ابومقدام بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب نے کچھ لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجتے ہوئے دیکھا تو اُنہوں نے یہ کہا: کوئی بھی نبی زمین میں چالیس دن سے زیادہ نہیں ٹھہرا۔

6726 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: سُهَيْلٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: رَاٰى قَوْمًا عِنْدَ الْقَبْرِ فَنَهَاهُمْ وَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا، وَلَا تَتَّخِذُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا، وَصَلُّوْا عَلَيَّ حَيْثُمَا كُنْتُمْ، فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ

* حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حسن کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُنہوں نے کچھ لوگوں کو نبی

اکرم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس دیکھا' تو اُنہیں ایسا کرنے سے منع کیا اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''تم لوگ میری قبر کو عید نہ بنالینا اور تم لوگ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بنالینا' تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود بھیجو' کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے''۔

6727 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَرَرْتُ بِمُوْسَى لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ

* * حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''معراج کی رات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرا' تو وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز ادا کر رہے تھے''۔

6728 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسَ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ، اشْتَكٰى خِلَافَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ حِيْنَ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الطَّائِفِ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرٍو الْقَارِيِّ: اِنْ مَاتَ فَهَا هُنَا وَاَشَارَ اِلٰى طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ

* * نافع بن سرجس بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مکہ میں نبی اکرم ﷺ کی غیر موجودگی میں بیمار ہو گئے' یہ اُس وقت کی بات ہے جب نبی اکرم ﷺ طائف تشریف لے گئے ہوئے تھے' جب آپ واپس تشریف لائے تو نبی اکرم ﷺ نے عمرو قاری سے بارے میں فرمایا: اگر اس کا انتقال ہوا تو یہاں ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کے راستہ کی طرف اشارہ کر کے بتایا (یعنی ان کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوگا)۔

6729 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّفَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَهُوَ بِمَكَّةَ رَجُلًا فَقَالَ: اِنْ مَاتَ فَلَا تَدْفِنْهُ حَتّٰى تُخْرِجَهُ مِنْهَا

6727-صحيح مسلم - كتاب الفضائل' باب من فضائل موسى صلى الله عليه وسلم - حديث:4483' صحيح ابن حبان - كتاب الإسراء ' ذكر خبر اوهم عالما من الناس انه مضاد لخبر مالك بن - حديث:49' السنن للنسائي - كتاب قيام الليل وتطوع النهار' ذكر صلاة نبي الله موسى عليه السلام - حديث:1620' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب المغازي' حديث المعراج حين اسرى بالنبي عليه السلام - حديث:35892' السنن الكبرى للنسائي - كتاب قيام الليل وتطوع النهار' ذكر صلاة نبي الله موسى صلى الله عليه وسلم بالليل - حديث:1304' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث 4379' مسند احمد بن حنبل ' مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث:11996' مسند عبد بن حميد - مسند انس بن مالك' حديث:1208' مسند ابي يعلى الموصلي - ثابت البناني عن انس' حديث 3234

✽✽ عبدالرحمٰن بن ہرمز بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے چھوڑا وہ مکہ میں رہتے تھے' آپ نے ارشاد فرمایا: اگر اس کا انتقال ہوا' تو تم اسے دفن نہ کرنا' بلکہ اسے یہاں سے لے جانا۔

6730 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ: عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: عُدْنَا اَبَا وَاقِدٍ الْبَكْرِيَّ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَمَاتَ فَدُفِنَ فِي قُبُورِ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ: وَمَاتَ نَاسٌ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُفِنُوا هُنَاكَ فِي قُبُورِ الْمُهَاجِرِينَ قَالَ: وَاتَّبَعْتُ بَعْضَهُمْ. بَلَغَنِي اَنَّهَا الْقُبُورُ الَّتِي دُونَ فَخٍّ، وَمَا زِلْتُ اَسْمَعُ وَاَنَا غُلَامٌ: اِنَّهَا قُبُورُ الْمُهَاجِرِينَ

✽✽ نافع بن سرجس بیان کرتے ہیں: ہم ابوواقد بکری کی بیماری کے دوران' جس میں اُن کا انتقال ہوا' اُن کی عیادت کرنے کے لیے گئے' اُن کا انتقال ہوگیا تو اُن کو مہاجرین کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ انصار کا بھی انتقال ہوا تو اُنہیں بھی وہاں مہاجرین کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن میں سے کسی ایک صاحب کے بارے میں یہ بات سنی ہے کہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: یہ وہ قبرستان ہے جو ''فخ'' نامی جگہ سے کچھ پہلے آتا ہے اور میں بچپن سے ہی یہی سنتا آرہا ہوں کہ یہ مہاجرین کا قبرستان ہے۔

6731 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ قَالَ: يُبْعَثُ مَنْ مَاتَ وَدُفِنَ فِي تِلْكَ الْمَقْبَرَةِ آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: وَكُنْتُ اَسْمَعُ قَبْلَ ذٰلِكَ اَنَّهُ مَنْ مَاتَ فِي الْحَرَمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَهُ

✽✽ یحییٰ بن عبداللہ صیفی بیان کرتے ہیں: جو شخص انتقال کر جائے اور اُس قبرستان میں دفن ہو' تو اسے قیامت کے دن امن کی حالت میں اُٹھایا جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں اس سے پہلے یہ بات سن چکا ہوں کہ جو شخص حرم کی حدود میں مرے گا' اسے بھی یہ نعمت حاصل ہو گی۔

6732 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الْاَعْرَجِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ السَّائِبَ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ فَقَالَ: اِنْ مَاتَ سَعْدٌ فَلَا تَدْفِنْهُ بِمَكَّةَ

✽✽ اعرج بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت سائب بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور فرمایا: اگر سعد کا انتقال ہو جائے' تو تم اسے مکہ میں دفن نہ کرنا۔

6733 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، اَوْصَاهُمْ: لَا تَدْفِنُوهُ، فَغَلَبَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَالِدٍ حَتّٰى دَفَنُوهُ بِالْحَرَمِ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن لوگوں کو یہ وصیت کی تھی کہ وہ اُنہیں دفن نہ کریں' لیکن عبداللہ بن خالد اُن لوگوں پر غالب آ گئے اور اُنہوں نے اُنہیں حرم کی حدود میں دفن کر دیا۔

6734 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي خِدَاشٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ

قَالَ: لَمَّا اَشْرَفَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَقْبَرَةِ وَهُوَ عَلَى طَرِيقِهَا الْاَوَّلِ اَشَارَ بِيَدِهِ وَرَاءَ الصُّفْرَةِ، فَقَالَ: نِعْمَ الْمَقْبَرَةُ قُلْتُ لِلَّذِی يُخْبِرُنِی: خَصَّ الشِّعْبَ؟ قَالَ: هٰكَذَا كُنَّا نَسْمَعُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَّ الشِّعْبَ الْمُقَابِلَ بِالْبَيْتِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے قبرستان کی طرف دیکھا تو آپ اُس وقت پہلے والے راستہ پر چل رہے تھے' آپ نے اپنے دستِ مبارک کے ذریعہ زردی کے پرے اشارہ کیا اور فرمایا: یہ اچھا قبرستان ہے۔ راوی کہتے ہیں: جس شخص نے مجھے یہ بات بتائی تھی' میں نے اُس سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے کسی گھاٹی کو مخصوص قرار دیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: ہم نے تو یہی سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اُس گھاٹی کو مخصوص قرار دیا تھا' جو اُس بیت اللہ کے مقابل ہے۔

6735 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ اُدْفَنَ بِالْبَقِيعِ، لَاَنْ اُدْفَنَ فِی غَيْرِهِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُدْفَنَ فِيهِ، اِنَّمَا اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ اِمَّا ظَالِمٌ فَلَا اُحِبُّ اَنْ اَكُونَ مَعَهُ فِی قَبْرِهِ، وَاِمَّا صَالِحٌ فَلَا اُحِبُّ اَنْ تُنْفَى عِظَامُهُ

✽✽ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ مجھے جنت البقیع میں دفن کیا جائے' مجھے کسی اور جگہ پر دفن کر دیا جائے' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ مجھے جنت البقیع میں دفن کیا جائے' کیونکہ آدمی دو میں سے کسی ایک طرح کا ہوسکتا ہے' یا تو وہ ظالم ہوگا تو مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں قبر میں بھی ظالم کے ساتھ رہوں' یا پھر وہ نیک آدمی ہوگا تو مجھے یہ بات بھی پسند نہیں ہے (مجھے دفن کرنے کے لیے) اُس کی ہڈیاں نکال لی جائیں۔

6736 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا حُشِرَ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بُعِثْتُ فِی اَهْلِ الْبَقِيعِ

✽✽ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جب قیامت کے دن لوگوں کو دوبارہ اُٹھایا جائے' تو مجھے جنت البقیع والوں کے ساتھ اُٹھایا جائے گا''۔

بَابُ فِتْنَةِ الْقَبْرِ

باب: قبر کی آزمائش

6737 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى جَنَازَةٍ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَبْرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَاَنَّ عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرَ، وَهُوَ يَلْحَدُ لَهُ، فَقَالَ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: " اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِی اِقْبَالٍ مِنَ الْاٰخِرَةِ وَانْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ

كَأَنَّ وُجُوهَهَا الشَّمْسُ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ كَفَنٌ وَحَنُوطٌ، فَجَلَسُوا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ حَتَّى إِذَا خَرَجَ رُوحُهُ صَلَّى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ، وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللّٰهَ أَنْ يُعْرَجَ بِرُوحِهِ قِبَلَهُمْ، فَإِذَا عُرِجَ بِرُوحِهِ قِبَلَهُمْ قَالُوا: أَيْ رَبِّ، عَبْدُكَ فُلَانٌ. فَيَقُولُ: أَرْجِعُوهُ فَإِنِّي عَهِدْتُ إِلَيْهِمْ أَنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ، وَفِيهَا نُعِيدُهُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى، فَإِنَّهُ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِ أَصْحَابِهِ إِذَا وَلَّوْا عَنْهُ، فَيَأْتِيهِ آتٍ فَيَقُولُ: مَنْ رَبُّكَ؟ مَا دِينُكَ؟ مَنْ نَبِيُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللّٰهُ، وَدِينِيَ الْإِسْلَامُ، وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَنْتَهِرُهُ فَيَقُولُ: مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَا دِينُكَ؟ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟ وَهِيَ آخِرُ فِتْنَةٍ تُعْرَضُ عَلَى الْمُؤْمِنِ فَذَلِكَ حِينَ يَقُولُ: (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ) (إبراهيم: 27) فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللّٰهُ، وَدِينِيَ الْإِسْلَامُ، وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَقُولُ لَهُ: صَدَقْتَ، ثُمَّ يَأْتِيهِ آتٍ حَسَنُ الْوَجْهِ طَيِّبُ الرِّيحِ حَسَنُ الثِّيَابِ، فَيَقُولُ لَهُ: أَبْشِرْ بِكَرَامَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَنَعِيمٍ مُقِيمٍ، فَيَقُولُ: أَنْتَ بَشَّرَكَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَنْ أَنْتَ؟ فَيَقُولُ: أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ، كُنْتَ وَاللّٰهِ سَرِيعًا فِي طَاعَةِ اللّٰهِ بَطِيئًا فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنَ الْجَنَّةِ وَبَابٌ مِنَ النَّارِ، فَيُقَالُ: هَذَا مَنْزِلُكَ لَوْ عَصَيْتَ اللّٰهَ أَنْزَلَكَ اللّٰهُ بِهِ هَذَا، فَإِذَا رَأَى مَا فِي الْجَنَّةِ قَالَ: رَبِّ عَجِّلْ قِيَامَ السَّاعَةِ، كَيْمَا أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي وَمَالِي، فَيُقَالُ: اسْكُنْ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَتْ إِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ يَنْتَزِعُونَ رُوحَهُ كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّودُ الْكَبِيرُ الشِّعْبِ مِنَ الصُّوفِ الْمُبْتَلِّ وَيُنْتَزَعُ نَفْسُهُ مَعَ الْعُرُوقِ، فَإِذَا خَرَجَ رُوحُهُ لَعَنَهُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ، وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، لَيْسَ أَهْلُ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ أَنْ لَا يُعْرَجَ بِرُوحِهِ قِبَلَهُمْ، فَإِذَا عُرِجَ بِرُوحِهِ قَالُوا: رَبَّنَا هَذَا عَبْدُكَ فُلَانٌ، فَيَقُولُ: أَرْجِعُوهُ إِنِّي عَهِدْتُ إِلَيْهِمْ أَنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ، وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ، وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى قَالَ: فَإِنَّهُ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِ أَصْحَابِهِ إِذَا وَلَّوْا عَنْهُ، فَيَأْتِيهِ آتٍ فَيَقُولُ: مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَا دِينُكَ؟ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللّٰهُ، وَدِينِيَ الْإِسْلَامُ، وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْتَهِرُهُ انْتِهَارًا شَدِيدًا، فَيَقُولُ: مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَا دِينُكَ؟ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، فَيَقُولُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَوْتَ، فَيَأْتِيهِ آتٍ قَبِيحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيحِ فَيَقُولُ: أَبْشِرْ بِهَوَانٍ مِنَ اللّٰهِ وَعَذَابٍ مُقِيمٍ، فَيَقُولُ: وَأَنْتَ فَبَشَّرَكَ اللّٰهُ بِالشَّرِّ مَنْ أَنْتَ؟ فَيَقُولُ: أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيثُ، كُنْتَ بَطِيئًا عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ سَرِيعًا فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَجَزَاكَ اللّٰهُ شَرًّا، ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهُ أَعْمَى أَصَمُّ أَبْكَمُ فِي يَدِهِ مِرْزَبَّةٌ لَوْ ضَرَبَ بِهَا جَبَلًا كَانَ تُرَابًا، فَيَضْرِبُهُ ضَرْبَةً فَيَصِيرُ تُرَابًا، ثُمَّ يُعِيدُهُ اللّٰهُ كَمَا كَانَ فَيَضْرِبُهُ ضَرْبَةً أُخْرَى فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنَ النَّارِ وَيُمَهَّدُ لَهُ فِرَاشٌ مِنَ النَّارِ " قَالَ مَعْمَرٌ، وَسَمِعْتُهُ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ: يَسْمَعُهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ

✳✳ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

قبر کے پاس بیٹھ گئے، ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے، یوں جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں' میت کے لیے لحد تیار کی جارہی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں' یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''جب مؤمن آخرت کی طرف آتا ہے اور دنیا سے لاتعلق ہو جاتا ہے تو فرشتے اُس پر نازل ہوتے ہیں اور اُن فرشتوں کے چہرے سورج کی طرح چمکدار ہوتے ہیں' اُن میں سے ہر ایک کے پاس کفن اور خوشبو ہوتی ہے اور وہ حد نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں یہاں تک کہ جب مؤمن کی روح نکلتی ہے تو ہر فرشتہ جو آسمان اور زمین کے درمیان موجود ہوتا ہے اور ہر فرشتہ جو آسمان میں موجود ہوتا ہے وہ اُس روح کے لیے دعائے رحمت کرتا ہے' اُس روح کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' ہر دروازے پر تعینات فرشتے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اُس مؤمن کی روح اُن لوگوں کی طرف سے اوپر جائے' جب اُن لوگوں کی طرف سے روح اوپر جاتی ہے تو وہ فرشتے یہ کہتے ہیں: اے میرے پروردگار! یہ تیرا فلاں بندہ ہے! تو پروردگار فرماتا ہے: اسے واپس لے جاؤ کیونکہ میں نے ان لوگوں کے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے کہ میں نے ان لوگوں کو اُس مٹی سے پیدا کیا ہے اور اسی میں' میں انہیں واپس لوٹا دوں گا اور اس میں سے ہی انہیں دوبارہ اُٹھاؤں گا۔ تو وہ مؤمن (مردہ اپنی قبر میں) اپنے ساتھیوں کے جوتوں کی آہٹ بھی سنتا ہے جب وہ اُسے چھوڑ کر جارہے ہوتے ہیں۔ پھر کوئی اُس کے پاس آتا ہے اور دریافت کرتا ہے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ تمہارے نبی کون ہیں؟ تو جواب دیتا ہے: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے' میرا دین اسلام ہے' میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں (یہاں متن کے الفاظ میں کچھ خرابی ہے) تو یہ وہ آخری آزمائش ہوتی ہے جو مؤمن کے سامنے پیش کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قول پر ثابت قدم رکھتا ہے''۔

تو وہ مؤمن بندہ یہ کہتا ہے: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے' میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ تو فرشتہ اُس سے کہتا ہے: تم سچ کہہ رہے ہو! پھر ایک اور شخص اُس کے پاس آتا ہے جس کا چہرہ خوبصورت ہوتا ہے اور خوشبو اچھی ہوتی ہے' کپڑے عمدہ ہوتے ہیں' وہ اُس سے کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی عزت افزائی اور ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کی خوشخبری قبول کرو! تو بندہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ تمہیں بھی بھلائی کی خوشخبری دے! تم کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: میں تمہارا نیک عمل ہوں' اللہ کی قسم! تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں بڑے تیز تھے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں سست تھے' تو اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا کرے! پھر اُس کے لیے جنت کا دروازہ اور جہنم کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے تو تمہارا ٹھکانہ یہ ہوتا تھا' اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہاں بھیج دینا تھا۔ جب وہ بندہ جنت کی نعمتوں کو دیکھتا ہے تو عرض کرتا ہے: میرے پروردگار! تو جلدی سے قیامت کو قائم کر دے' تاکہ میں اپنے بال بچوں کی طرف واپس جاسکوں' تو یہ کہا جاتا ہے: تم سکون سے رہو!''۔

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جب کافر شخص دنیا سے لاتعلق ہوتا ہے اور آخرت میں آتا ہے تو فرشتے سخت ترین حالت میں سختی کے ساتھ اُس کی روح نکالتے ہیں جس طرح روئی میں سے نکالا جاتا ہے اور وہ اُس کی رگوں کے اندر سے اُس کی جان کو کھینچ لیتے ہیں جب اُس کی روح نکلتی ہے تو زمین اور آسمان میں موجود اور آسمان پر موجود ہر فرشتہ اُس پر لعنت کرتا ہے' آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں' ہر دروازہ کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ اُس کی روح اُن کی طرف سے اوپر نہ جائے' جب اُس کی روح اوپر جاتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! یہ تیرا فلاں بندہ ہے! تو پروردگار فرماتا ہے: تم اسے واپس لے جاؤ کیونکہ میں نے ان لوگوں کے ساتھ یہ عہد کیا تھا کہ میں انہیں اس زمین سے پیدا کروں گا اور اس میں انہیں لوٹا دوں گا اور دوبارہ اس میں سے ہی اُٹھاؤں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو وہ اپنے ساتھیوں کے جوتوں کی آہٹ بھی سنتا ہے جب وہ لوگ اُسے چھوڑ کر جا رہے ہوتے ہیں۔ پھر ایک فرشتہ اُس کے پاس آتا ہے اور دریافت کرتا ہے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ تمہارا نبی کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے' میرا دین اسلام ہے' میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' تو فرشتہ اُسے سختی سے ڈانٹتے ہوئے یہ کہتا ہے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ تمہارے نبی کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: مجھے نہیں معلوم! فرشتہ کہتا ہے: نہ تو تمہیں معلوم ہے اور نہ ہی تم نے تلاوت کی ہے۔ پھر ایک اور شخص اُس کے پاس آتا ہے جس کے کپڑے انتہائی بُرے ہوتے ہیں اور انتہائی بدبودار ہوتا ہے' وہ یہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے عزتی اور ہمیشہ رہنے والے عذاب کی خبر حاصل کرو! تو وہ بندہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ تمہیں بھی بُری خبر دے! تم کون ہو؟ وہ جواب دیتا ہے: میں تمہارا بُرا عمل ہوں' تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں سست تھے اور اُس کی نافرمانی میں بڑے تیز تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں بُری جزاء دی ہے۔ پھر اُس شخص پر اندھے اور بہرے فرشتے مسلط کیے جاتے ہیں جن کے ہاتھ میں گرز ہوتا ہے' اگر وہ گرز کسی پہاڑ پر مارا جائے تو وہ مٹی ہو جائے' وہ فرشتہ وہ گرز اُس بندہ پر مارتا ہے تو وہ مٹی ہو جاتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اُسے پہلے کی طرح دوبارہ بنا دیتا ہے' پھر وہ فرشتہ دوسری مرتبہ اُس پر گرز مارتا ہے تو وہ بندہ ایسے چیخ مارتا ہے جسے انسانوں اور جنات کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے' پھر اُس بندہ کے لیے جہنم کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور اُس کے لیے جہنم کا بستر بچھا دیا جاتا ہے۔

یہاں معاذ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''دو گروہوں کے علاوہ ہر چیز اُس کی آواز سنتی ہے''۔

6738 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ: كَيْفَ بِكَ يَا عُمَرُ بِفَتَّانَيِ الْقَبْرِ اِذَا اَتَيَاكَ يَحْفِرَانِ بِاَنْيَابِهِمَا، وَيَطَآنِ فِي اَشْعَارِهِمَا، اَعْيُنُهُمَا كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ، وَاَصْوَاتُهُمَا كَالرَّعْدِ الْقَاصِفِ، مَعَهُمَا مِزْرَبَّةٌ لَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهَا اَهْلُ مِنًى لَمْ يُقِلُّوهَا قَالَ عُمَرُ: وَاَنَا عَلَى مَا اَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ؟ قَالَ: وَاَنْتَ عَلَى مَا اَنْتَ عَلَيْهِ الْيَوْمَ قَالَ: اِذًا اَكْفِيهِمَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ. وَكَانَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ يَقُولُ: نَعَمْ، ذٰلِكَ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ

✽✽ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عمر! اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا جب قبر کی آزمائش والے فرشتے آئیں گے جب وہ تمہارے پاس ایسی حالت میں آئیں گے کہ وہ اپنے دانتوں کے ذریعہ زمین کو کھودر ہے ہوں گے اور وہ اپنے بال اپنے پاؤں کے نیچے دے رہے ہوں گے اُن کی آنکھیں ایسی ہوں گی جیسے چمکتی ہوئی بجلی ہوتی ہے اور اُن کی آواز یوں ہوگی جیسے کڑکتی ہوئی بجلی ہوتی ہے اُن کے پاس گرز ہوگا اگر تمام اہلِ منیٰ پر اُسے مارا جائے تو وہ لوگ تھوڑے ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اُس وقت میں اُسی صورتِ حال میں ہوں گا جس پر اب ہوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس وقت تم اُسی صورتِ حال پر ہو گے جس پر اب ہو۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر اگر اللہ نے چاہا تو میں ان دونوں کے لیے کفایت کر جاؤں گا۔

عبید بن عمیر یہ کہتے تھے: جی ہاں! وہ فرشتے منکر اور نکیر ہیں۔

6739 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَلَى جِنَازَةٍ، فَقَالَ: " مَا اَنْتُمْ بِبَارِحِينَ وَهُمْ يَدْفِنُونَهُ حَتَّى يَسْمَعَ صَاحِبُكُمْ خَبْطَ نِعَالِكُمْ، فَيَاْتِيهِ صَاحِبُ الْقَبْرِ مِنْ عِنْدِ رَاْسِهِ، فَتَقُولُ لِسَانُهُ: لَا تَاْتِهِ مِنْ قِبَلِي فَاِنَّهُ قَدْ كَانَ يَقُومُ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَنْصَبُ، فَهَذَا حِينَ اسْتَرَاحَ، ثُمَّ يَاْتِيهِ مِنْ نَحْوِ رِجْلَيْهِ فَتَقُولُ رِجْلُهُ: لَا تَاْتِهِ مِنْ قِبَلِنَا فَاِنَّهُ كَانَ يَمْشِي بِنَا اِلَى الصَّلَوَاتِ، فَيَاْتِيهِ مِنْ قِبَلِ يَمِينِهِ فَيَقُولُ: لَا تَاْتِهِ مِنْ قِبَلِي فَاِنَّهُ كَانَ يَبْسُطُ بِيَمِينِهِ بِالصَّدَقَةِ، فَيَاْتِيهِ مِنْ قِبَلِ شِمَالِهِ فَيَقُولُ شِمَالُهُ: لَا تَاْتِهِ مِنْ قِبَلِي فَاِنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ عَلَيَّ السِّلَاحَ - اَوْ قَالَ -: فِي السِّلَاحِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَيَقُومُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَيَقْرَعُهُ فَيَقُولُ: مَا تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيُثَبِّتُهُ اللّٰهُ، وَاِنْ كَانَ شَاكًّا قَالَ: لَا اَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا، فَيَضْرِبُهُ ضَرْبَةً يَسْمَعُهُ كُلُّ شَيْءٍ يَحْضُرُهُ اِلَّا الثَّقَلَانِ "

✽✽ یحییٰ بن ابوکثیر نے ایک راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوئے تو اُنہوں نے فرمایا: ابھی جب تم اسے دفن کر دو گے تو تھوڑی ہی دیر بعد تمہارا ساتھی تمہارے جوتوں کی آہٹ بھی سنے گا' پھر قبر والا فرشتہ اس کے پاس اس کے سرہانے کی طرف سے آئے گا' تو اس کی زبان یہ کہے گی: تم میری طرف سے نہ آؤ کیونکہ یہ (میرے ذریعے) اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتا تھا' تو اس طرف سے اُسے نجات مل جائے گی' پھر وہ فرشتہ اُس کے پاؤں کی طرف سے آئے گا' تو اُس کا پاؤں یہ کہے گا: تم ہماری طرف سے نہ آؤ' کیونکہ یہ ہمارے ذریعہ چل کر نمازوں کی طرف جاتا تھا' پھر وہ فرشتہ اُس کے دائیں طرف سے آئے گا تو وہ کہے گا: تم میری طرف سے نہ آؤ کیونکہ یہ اس ہاتھ کو صدقہ دینے کے لیے پھیلاتا تھا' پھر وہ فرشتہ بائیں طرف سے آئے گا' تو وہ بایاں ہاتھ یہ کہے گا: تم میری طرف سے نہ آؤ کیونکہ یہ مجھ کو اُٹھاتا تھا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہتھیار اُٹھاتا تھا' پھر وہ فرشتہ اُس کے سامنے کی طرف سے آئے گا اور اُس سے دریافت کرے گا: تم ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو اللہ تعالیٰ اُس بندے کو ثابت رکھے گا' لیکن اگر یہ بندہ شک کا شکار ہوا' تو یہ کہے گا: مجھے نہیں معلوم! میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا تھا۔ تو وہ فرشتہ اس پر ایسی ضرب لگائے گا جس کے

نتیجہ میں آنے والی چیخ کو وہاں موجود ہر چیز سن لے گی' صرف انسان اور جنات نہیں سنیں گے۔

6740 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: اَتَى رَجُلٌ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَاَلَهُ عَنْ آيَةٍ، فَلَمْ يُخْبِرْهُ، فَوَلَّى الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: (إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى) (البقرة: 159) فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: كَيْفَ إِذَا دَخَلْتَ قَبْرَكَ فَاُخْرِجَ لَكَ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ، يَطَآنِ فِي اَشْعَارِهِمَا، وَيَحْفِرَانِ بِاَنْيَابِهِمَا، فَيَسْاَلَانِ عَنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيُّ رَجُلٍ اَنْتَ، إِنْ اَنْتَ ثَبَتَّ فِيهِ؟ وَذَكَرَ اَنَّ مَعَهُمَا مِرْزَبَّةً لَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ الثَّقَلَانِ - اَوْ قَالَ - اَهْلُ مِنًى مَا اَطَاقُوهَا، كَيْفَ بِكَ إِذَا وُضِعَ جِسْرُ جَهَنَّمَ، فَاَيُّ رَجُلٍ اَنْتَ، إِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ عَلَيْهِ اَوْ سَلِمْتَ؟ وَكَيْفَ بِكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مِنَ الْاَرْضِ إِلَّا مَوْضِعُ قَدَمِكَ وَلَا ظِلٌّ إِلَّا ظِلُّ عَرْشِ الرَّحْمَنِ، فَاَيُّ رَجُلٍ اَنْتَ إِذَا اسْتَظْلَلْتَ بِهِ؟ اذْهَبْ إِلَيْكَ، فَوَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْحَقُّ

٭٭ محمد بن قیس بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نہیں بتایا' تو وہ شخص واپس چلا گیا اور جاتے ہوئے یہ آیت پڑھنے لگا:

''بے شک وہ لوگ جو اُس چیز کو چھپاتے ہیں' جو واضح باتیں اور ہدایت ہم نے نازل کی ہے''۔

اس پر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب تم اپنی قبر میں داخل ہو گے' تو تمہارے سامنے دو سیاہ اور نیلے فرشتے آئیں گے' جن کے بال اتنے لمبے ہوں گے کہ اُن کے پاؤں کے نیچے آ رہے ہوں گے' وہ اپنی اطراف کے دانتوں کے ذریعہ زمین کھود رہے ہوں گے اور پھر وہ دونوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کریں گے' تو اُس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی؟ اگر تم ایسے عالم میں ثابت قدم رہے (تو کیا رہ پاؤ گے؟) پھر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے یہ بات ذکر کی کہ اُن کے پاس ایسے گرز ہوں گے کہ اگر تمام انسان اور جنات (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تمام اہلِ منیٰ اُن کے برخلاف اکٹھے ہو جائیں' تو بھی اُس کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھیں گے' اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب جہنم کا پُل لگایا جائے گا' تو تمہاری کیا کیفیت ہوگی؟ کیا تم اُس سے گزر پاؤ گے' یا بچ جاؤ گے؟ اور اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب تمام روئے زمین پاؤں رکھنے کی جگہ جتنی ہوگی اور رحمٰن کے عرش کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ کیا تم اُس سائے کو حاصل کر پاؤ گے؟ تم یہ لے کر چلے جاؤ' اُس اللہ کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے! یہ تمام باتیں حق ہیں۔

6741 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: (فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا) (طه: 124) قَالَ: يُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهُ

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''تو اُس کے لیے تنگ زندگی ہوگی''۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ اُس کی قبر اُس کے لیے تنگ ہو جائے گی' یہاں تک کہ اُس کی

پسلیاں ایک دوسری میں پیوست ہو جائیں گی۔

6742 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا نَخْلًا لِبَنِي النَّجَّارِ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رِجَالٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُعَذَّبُوْنَ فِي قُبُوْرِهِمْ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا مِنَ الْقَبْرِ فَاَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ "

* * حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنونجار کے کھجوروں کے باغ میں داخل ہوئے تو آپ نے بنونجار کے کچھ آدمیوں کی آوازیں سنیں' جو زمانۂ جاہلیت میں فوت ہو چکے تھے اور انہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر (کے عذاب) سے پریشان ہوتے ہوئے باہر تشریف لے گئے' آپ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ وہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کریں۔

6743 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ اُمِّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَسْتَعِيْذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

* * سیدہ اُم خالد بنت سعید بن العاص رضی اللہ عنہما اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا ہے۔

6744 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: "اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِي قُبُوْرِهَا، فَاِذَا دَخَلَ الْمُؤْمِنُ قَبْرَهُ، وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهُ اَتَاهُ مَلَكٌ شَدِيْدُ الْاِنْتِهَارِ، فَقَالَ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ: اَقُوْلُ اِنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُهُ، فَيَقُوْلُ لَهُ الْمَلَكُ: اطَّلِعْ اِلٰى مَقْعَدِكَ الَّذِي كَانَ لَكَ مِنَ النَّارِ فَقَدْ اَنْجَاكَ اللّٰهُ مِنْهُ وَاَبْدَلَكَ مَكَانَهُ مَقْعَدَكَ الَّذِي تَرٰى مِنَ الْجَنَّةِ، فَيَرَاهُمَا كِلَيْهِمَا فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ: اُبَشِّرُ اَهْلِي؟ فَيُقَالُ لَهُ: اسْكُنْ فَهٰذَا مَقْعَدُكَ اَبَدًا وَالْمُنَافِقُ اِذَا تَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهُ يُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِي، اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ. فَيُقَالُ لَهُ: لَا دَرَيْتَ، انْظُرْ مَقْعَدَكَ الَّذِي كَانَ لَكَ مِنَ الْجَنَّةِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ مَكَانَهُ مَقْعَدَكَ مِنَ النَّارِ "

* * حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اس اُمت کو ان کی قبروں میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا' جب مومن قبر میں داخل ہوگا اور اُس کے ساتھی اُسے چھوڑ کر چلے جائیں گے' تو ایک فرشتہ اُس کے پاس آئے گا جو سختی سے جھڑکنے والا ہوگا' اور وہ یہ دریافت کرے گا: ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ تو مومن یہ کہے گا کہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور اُس کے بندے ہیں۔ تو فرشتہ کہے گا: تم اپنی اُس جگہ کو دیکھو' جو جہنم میں تمہارے لیے ہونی تھی' لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے نجات دی اور اُس کی جگہ تمہیں وہ جگہ دے دی ہے' جو تم جنت میں دیکھ رہے ہو۔ تو وہ آدمی دونوں جگہوں کو دیکھ لے گا۔ مومن بندہ یہ کہے گا: کیا میں اپنے اہل خانہ کو خوشخبری دوں؟ تو اُس سے کہا جائے گا: تم آرام سے رہو! ہمیشہ کے لیے تمہارا یہی

ٹھکانہ ہے! جب منافق کے ساتھی اُسے چھوڑ کر چلے جائیں گے تو اُس سے دریافت کیا جائے گا: تم ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو وہ کہے گا: مجھے نہیں معلوم! میں وہی بات کہتا تھا' جو لوگ کہتے تھے۔ تو اُس سے کہا جائے گا: تمہیں سمجھ ہی نہیں ہے' تم اپنے اُس ٹھکانہ کا جائزہ لو! جو تمہیں جنت میں ملنا تھا' اب اللہ تعالیٰ نے اُس کی جگہ تمہیں جہنم کا ٹھکانہ دے دیا ہے۔

6745 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: " اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ، وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ، فَيُقَالُ: هَذَا مَقْعَدُكَ حَيْثُ تُبْعَثُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ "

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب آدمی انتقال کر جاتا ہے' تو صبح و شام اُس کا ٹھکانہ اُس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے' اگر وہ اہلِ جنت میں سے ہو' تو جنت کا (ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے) اور اگر وہ اہلِ جہنم میں سے ہو تو جہنم کا (ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے) اور یہ کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ ہے! قیامت کے دن تمہیں زندہ کر کے اِدھر لے جایا جائے گا۔

6746 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ الْمُؤْمِنُ عَلٰى اِيمَانِهِ وَالْمُنَافِقُ عَلٰى نِفَاقِهِ

* * حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (قیامت کے دن) ہر بندہ کو اُسی حالت پر زندہ کیا جائے گا' جس پر وہ مرا تھا' مؤمن کو اُس کے ایمان پر اور منافق کو اُس کی منافقت پر (زندہ کیا جائے گا)۔

6747 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَجِنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ: اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

6747-صحيح البخاري - كتاب المناقب' باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه - حديث:3615' صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم' باب من فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه - حديث:4616' صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر استبشار العرش وارتياحه لوفاة سعد بن معاذ - حديث:7139' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم' ذكر مناقب سعد بن معاذ بن النعمان بن امرء القيس بن ' حديث:4880' سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - فضل سعد بن معاذ' حديث:156' سنن سعيد بن منصور - كتاب الجهاد' باب جامع الشهادة - حديث:2772' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الفضائل' ما ذكر في سعد بن معاذ رضي الله عنه - حديث:31673' السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار - سعد بن معاذ سيد الاوس رضي الله عنه' حديث:7955'مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:3523' مسند احمد بن حنبل ' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنهما ' حديث:13892' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند جابر' حديث:1886' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه زرارة' باب السين - باب : اهتز العرش لموت سعد بن معاذ' حديث:5195

✲✲ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا' اُس وقت حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے موجود تھا' (آپ نے فرمایا:)

''اس کے لیے رحمٰن کا عرش جھوم اُٹھا ہے''۔

6748 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، وَسَمِعْتُ اَنَا هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ يُحَدِّثُ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ إِذَا اَرَادَ اَنْ يَقْبِضَ الْمُؤْمِنَ كَشَفَ لَهُ عَمَّا يَسُرُّهُ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ

✲✲ حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے''۔

(راوی کہتے ہیں:) ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سب موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی مؤمن کی روح قبض کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے لیے اُن چیزوں سے پردہ ہٹا دیتا ہے' جو اُسے خوش کر دیں' تو ایسی صورتِ حال میں انسان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو پسند کرتا ہے۔

6749 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي عَطِيَّةَ الْوَادِعِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلٰى عَائِشَةَ، فَقُلْنَا: إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ، وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ، فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَكُمْ بِحَدِيثٍ لَمْ تَسْاَلُوهُ عَنْ آخِرِهِ وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ: إِنَّ اللّٰهَ إِذَا اَرَادَ بِعَبْدِهِ خَيْرًا قَيَّضَ لَهُ مَلَكًا قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ فَسَدَّدَهُ وَيَسَّرَهُ حَتّٰى يَمُوتَ، وَهُوَ خَيْرُ مَا كَانَ، فَإِذَا حَضَرَ فَرَاٰى ثَوَابَهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَجَعَلَ يَتَهَوَّعُ نَفْسَهُ، وَدَّ اَنَّهَا خَرَجَتْ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ فَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ، وَإِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ سُوءًا قَيَّضَ لَهُ شَيْطَانًا قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ فَصَدَّهُ وَاَضَلَّهُ وَفَتَنَهُ حَتّٰى يَمُوتَ شَرَّ مَا كَانَ، وَيَقُولُ النَّاسُ مَاتَ فُلَانٌ وَهُوَ شَرُّ مَا كَانَ، فَإِذَا حَضَرَ فَرَاٰى ثَوَابَهُ مِنَ النَّارِ جَعَلَ يَتَبَلَّعُ نَفْسَهُ وَدَّ اَنَّهُ لَا يَخْرُجُ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ

✲✲ ابوعطیہ وادعی بیان کرتے ہیں: میں اور مسروق سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے عرض کی: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری سے پہلے تو موت آتی ہے۔

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم کرے! اُنہوں نے تمہیں ایک حدیث بیان کی ہے' تمہیں اُس کے

بارے میں اب کسی اور سے سوال کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی' میں تمہیں اس کے بارے میں بتا دیتی ہوں! جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے مرنے سے ایک سال پہلے اُس کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے' جو اُس کے مرنے تک اُسے سیدھا راستہ سجھاتا ہے اور اُسے آسانی فراہم کرتا ہے' پھر وہ بندہ بہترین حالت میں رہتا ہے' یہاں تک کہ جب اُس کا آخری وقت قریب آتا ہے' تو وہ جنت میں ملنے والا اجر وثواب دیکھتا ہے تو اُس کا نفس اُس کا مشتاق ہوتا ہے اور اُس کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ (دنیا سے) رخصت ہو جائے' ایسی صورتِ حال میں وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بُرے بندہ کے بارے میں ارادہ کرتا ہے تو اُس کے مرنے سے ایک سال پہلے ایک شیطان اُس پر مسلط کر دیتا ہے جو اُسے (نیکی کے کاموں سے) روکتا ہے' اُسے گمراہ کرتا ہے' اُسے آزمائش کا شکار کرتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص بدترین حالت میں انتقال کرتا ہے' لوگ یہ کہتے ہیں: فلاں شخص کا انتقال ہو گیا' حالانکہ وہ شخص بدترین حالت میں ہوتا ہے' جب اُس کا آخری وقت قریب آتا ہے تو اُسے جہنم میں ملنے والا بدلہ دکھایا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں اُس کا نفس گھبرا جاتا ہے اور وہ اس بات کا خواہشمند ہوتا ہے کہ اُس کی جان نہ نکلے' ایسی صورتِ حال میں وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ بھی اُس کی حاضری کو پسند نہیں کرتا۔

6750 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: حَرَامٌ عَلٰى نَفْسٍ اَنْ تَخْرُجَ حَتّٰى تَعْلَمَ اِلَى الْجَنَّةِ اَمْ اِلَى النَّارِ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نفس کے لیے یہ بات حرام ہے کہ وہ اُس وقت تک (جسم سے نکلے) جب تک اُسے یہ پتا نہیں چل جاتا کہ اُس کا ٹھکانہ جنت ہے یا جہنم ہے؟

6751 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يَقُولُ: اِنَّهُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ بَعْدِكُمْ يُكَذِّبُونَ بِعَذَابِ الْقَبْرِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالرَّحْمٰنِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالدَّجَّالِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالْحَوْضِ، وَيُكَذِّبُونَ بِقَوْمٍ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تمہارے بعد عنقریب ایسے لوگ سامنے آئیں گے' جو قبر کے عذاب کو جھوٹا قرار دیں گے' رحمٰن کو جھٹلائیں گے' دجال کو جھٹلائیں گے اور حوضِ کوثر کو جھٹلائیں گے (یعنی ان سب باتوں کا انکار کریں گے) اور وہ اُن لوگوں کو جھٹلائیں گے جنہیں جہنم سے نکال دیا جائے گا۔

6752 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ: "مَاتَ رَجُلٌ فَلَمَّا اُدْخِلَ قَبْرَهُ اَتَتْهُ الْمَلَائِكَةُ فَقَالُوا: اِنَّا جَالِدُوكَ مِائَةَ جَلْدَةٍ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَالَ: فَذَكَرَ صَلَاتَهُ وَصِيَامَهُ وَجِهَادَهُ قَالَ: فَخَفَّفُوا عَنْهُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى عَشَرَةٍ، ثُمَّ سَاَلَهُمْ حَتّٰى خَفَّفُوا عَنْهُ حَتّٰى اَتٰى اِلٰى وَاحِدَةٍ فَقَالُوا اِنَّا جَالِدُوكَ جَلْدَةً وَاحِدَةً لَا بُدَّ مِنْهَا فَجَلَدُوهُ جَلْدَةً اضْطَرَمَ قَبْرُهُ نَارًا، وَغُشِيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ: فِيمَ

جَلَدُوْنِیْ هٰذِهِ الْجَلْدَةَ؟ قَالُوْا: اِنَّكَ بُلْتَ يَوْمًا ثُمَّ صَلَّيْتَ وَلَمْ تَتَوَضَّأْ، وَسَمِعْتَ رَجُلًا يَسْتَغِيْثُ مَظْلُوْمًا فَلَمْ تُغِثْهُ

❊❊ عمرو بن شرحبیل بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا انتقال ہو گیا جب اُسے اُس کی قبر میں اُتارا گیا' تو فرشتے آئے' اُنہوں نے دریافت کیا: ہم تمہیں اللہ کے عذاب میں سے ایک سو کوڑے لگائیں گے' تو وہ شخص اپنی نماز' روزے اور جہاد کا ذکر کرے گا' تو فرشتے اُس میں تخفیف کرتے جائیں گے' یہاں تک کہ دس کوڑے رہ جائیں گے' وہ شخص پھر اُن فرشتوں سے درخواست کرے گا تو وہ فرشتے اور تخفیف کر دیں گے یہاں تک کہ ایک کوڑا رہ جائے گا' پھر فرشتے یہ کہیں گے کہ اب ہم تمہیں ایک کوڑا تو ضرور لگائیں گے اس کے بغیر تو کوئی چارہ نہیں ہے۔ تو وہ فرشتے جب اُسے ایک کوڑا لگائیں گے' تو اُس کی قبر دن کے وقت میں تاریک ہو جائے گی اور اُس پر غشی طاری ہو جائے گی' جب اُسے ہوش آئے گا تو وہ دریافت کرے گا: ان لوگوں نے یہ کوڑا مجھے کیوں لگایا تھا؟ وہ فرشتے جواب دیں گے: ایک دن تم نے پیشاب کرنے کے بعد نماز ادا کر لی تھی اور وضو نہیں کیا تھا اور تم نے ایک شخص کو ظلم کے خلاف مدد مانگتے ہوئے سنا تھا اور تم نے اُس کی مدد نہیں کی تھی۔

6753 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَعَنْ قَتَادَةَ اَيْضًا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ فَحَادَتْ بِهٖ، فَقَالَ: حَادَتْ وَحُقَّ لَهَا، اِنَّ صَاحِبَيْ هٰذَيْنِ الْقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ مِنْ غَيْرِ كَبِيْرٍ وَبَلَاءٍ، اَمَّا هٰذَا لِاَحَدِهِمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَاَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَاْكُلُ لُحُوْمَ النَّاسِ ثُمَّ كَسَرَ جَرِيْدَةً مِنْ نَخْلٍ فَغَرَسَ عَلٰى كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً، فَقِيْلَ لَهٗ: مَا يَنْفَعُهُمَا هٰذَا؟ فَقَالَ: لَعَلَّهٗ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا دَامَا رَطْبَيْنِ

❊❊ طاؤس اور قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا' آپ اُس وقت خچر پر سوار تھے' وہ بے چین ہوا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بے چین ہوا ہے' اور بالکل ٹھیک ہوا ہے' کیونکہ ان دو قبروں والے لوگوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے یا آزمائش کی وجہ سے نہیں ہو رہا' ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا لوگوں کا گوشت کھاتا تھا (یعنی غیبت کرتا تھا)۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے کھجور کی ایک شاخ لی اور اُنہیں اُن میں سے ہر ایک کی قبر پر گاڑ دیا۔ آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا اس کا ان دونوں کو فائدہ ہو گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہو سکتا ہے جب تک یہ ٹہنیاں تر رہتی ہیں' تب تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔

6754 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: هٰذَا قَبْرُ فُلَانٍ، وَهٰذَا قَبْرُ فُلَانٍ، وَهُمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ غَيْرِ كَبِيْرٍ وَبَلٰى، اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَتَاَذّٰى بِبَوْلِهٖ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَهْمِزُ النَّاسَ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَكَسَرَهَا، فَوَضَعَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدَةً وَعَلٰى هٰذَا وَاحِدَةً، وَقَالَ: عَسٰى اَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا الْعَذَابُ مَا دَامَا رَطْبَتَيْنِ، اَوْ رَطْبَيْنِ. قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَاَخْبَرَنِیْ مَنْصُوْرٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ مِثْلَهٗ

❊❊ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا' تو آپ نے ارشاد

فرمایا: یہ فلاں کی قبر ہے اور یہ فلاں کی قبر ہے! انہیں (بظاہر) کسی بڑے گناہ یا آزمائش کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ان میں سے ایک شخص پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا لوگوں کی چغلی کیا کرتا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک تر شاخ لی اُسے توڑا اور ایک حصہ اُس کی قبر پر رکھ دیا اور ایک حصہ دوسرے کی قبر پر رکھ دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تک یہ دونوں شاخیں تر رہیں گی ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

6755 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَوْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

✽✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ پڑھا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے اور جہنم کی آزمائش سے اور دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

[redacted] - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ طَوْقٍ رَجُلٍ مِنَ الْعَتِيْكِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ الْمُهَلَّبِ، اَنَّهُ كَانَ مَعَ سُلَيْمَانَ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي الْحَمَّامِ، فَكَانَ سُلَيْمَانُ فِي الْبَيْتِ الدَّاخِلِ وَكُنْتُ اَنَا وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي الْبَيْتِ الثَّانِي لَيْسَ مَعَنَا آخَرُ قَالَ: فَجَعَلَ يَسْاَلُنِي عَنْ شَجَاعَتِي وَاُخْبِرُهُ، فَقَالَ لِي عُمَرُ: يَا اَبَا خَالِدٍ، اِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا، اَمَّا اَحَدُهُمَا فَسِرٌّ وَاَمَّا الْآخَرُ فَعَلَانِيَةٌ اَمَّا السِّرُّ فَاِنِّي كُنْتُ نَزَلْتُ فِي قَبْرِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ حِيْنَ دَلَّوْهُ فِي قَبْرِهِ، فَلَمَّا اَخَذْنَاهُ مِنْ سَرِيْرِهِ فَوَضَعْنَاهُ عَلَى اَيْدِيْنَا اضْطَرَبَ فِي اَكْفَانِهِ فَوَضَعْنَاهُ فِي قَبْرِهِ، فَقَالَ ابْنُهُ: اَبِي حَيٌّ اَبِي حَيٌّ، فَقُلْتُ: اِنَّ اَبَاكَ لَيْسَ بِحَيٍّ، وَلٰكِنَّهُمْ يَلْقَوْنَ هٰذَا فِي قُبُوْرِهِمْ، وَاَمَّا الْعَلَانِيَةُ فَاِنَّ هٰذَا اسْتَعْمَلَكَ عَلَى الْعِرَاقِ فَاتَّقِ اللّٰهَ فِيْهِمْ فَاِنَّهُمْ قَدْ لَقُوْا مِنَ الْحَجَّاجِ بَلَاءً، وَلَقُوْا مِنْ قُتَيْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ "

✽✽ یزید بن مہلب بیان کرتے ہیں: وہ (اس وقت کا خلیفہ) سلیمان اور عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ ایک حمام میں موجود تھے' سلیمان اندر والے کمرے میں تھا' میں اور عمر بن عبدالعزیز دوسرے کمرے میں تھا' ہمارے ساتھ کوئی اور شخص نہیں تھا' تو انہوں نے مجھ سے میری بہادری کے بارے میں دریافت کرنا شروع کیا' میں نے اُنہیں بتانا شروع کیا' پھر عمر بن عبدالعزیز نے مجھ سے کہا: اے ابو خالد! میں آپ کو ایک بات بیان کرنے لگا ہوں جس میں سے ایک تو پوشیدہ رکھنی ہے اور دوسری ظاہر کر سکتے ہیں' جہاں تک پوشیدہ بات کا تعلق ہے تو وہ یہ ہے کہ میں ولید بن عبدالملک کی قبر میں اُترا تھا جب اُسے قبر میں اُتارا گیا تھا' جب ہم نے اس کی چارپائی کو پکڑا اور اُسے اپنے ہاتھوں پر رکھا' تو وہ اپنے کفن کے اندر مضطرب ہوا' ہم نے اُسے اُس کی قبر میں اُتار دیا' اس کے بیٹے نے کہا: میرا باپ زندہ ہے! میرا باپ زندہ ہے! تو میں نے کہا: تمہارا باپ زندہ نہیں ہے' لیکن لوگوں کو قبروں میں اس طرح کی

صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ظاہر کرنے والی بات یہ ہے کہ اگر یہ (یعنی خلیفہ سلیمان بن عبدالملک) تمہیں عراق کا گورنر مقرر کرتا ہے' تو تم ان لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا' کیونکہ اُن لوگوں کو پہلے ہی حجاج کی طرف سے بڑی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا ہے اور قتیبہ بن مسلم کی طرف سے بھی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

6757 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: إِنَّمَا يُفْتَنُ رَجُلَانِ مُؤْمِنٌ وَمُنَافِقٌ، أَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيُفْتَنُ سَبْعًا، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ فَيُفْتَنُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، وَأَمَّا الْكَافِرُ فَلَا يُسْأَلُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَلَا يَعْرِفُهُ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَنَا أَقُولُ: قَدْ قِيلَ فِي ذٰلِكَ، فَمَا رَأَيْنَا مِثْلَ إِنْسَانٍ أَغْفَلَ هَالِكَهُ سَبْعًا أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْهُ

✱✱ عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: دونوں طرح کے آدمیوں کو آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے' مومن کو بھی اور منافق کو بھی' جہاں تک مومن کا تعلق ہے تو اُسے سات دن تک آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور منافق کو چالیس دن تک آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے' جہاں تک کافر شخص کا تعلق ہے تو اُس سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں سوال نہیں کیا جاتا اور وہ نبی اکرم ﷺ کو پہچانتا بھی نہیں ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ ہم نے انسان جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی' اپنے ہلاکت کا شکار کرنے والے کو سات دن تک خود سے دور رکھے' یوں کہ اُس کی طرف سے صدقہ کیا گیا ہو۔

6758 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَذَكَرَ مُنْكَرًا وَنَكِيرًا: " يَخْرُجَانِ فِي أَفْوَاهِهِمَا وَأَعْيُنِهِمَا النَّارُ، وَعَلَيْهِمَا الْمُسُوحُ، وَتَرْجُفُ بِهِ الْأَرْضُ، حَتّٰى إِذَا حِيلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَقْلِهِ فَلَمْ يَعْقِلْ شَيْئًا بِعَقْلِهِ إِلَّا مَا أَلْقَى اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِهِ فَقَالَا: مَنْ رَبُّكَ؟ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: فَيَقُولَانِ لَهُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا أَفْلَحْتَ، وَيْلَكَ مَا أَشْقَاكَ، صَدَقْتَ وَاللّٰهِ، عَلٰى ذٰلِكَ عِشْتَ، وَعَلٰى ذٰلِكَ وَاللّٰهِ تَمُوتُ، وَعَلٰى ذٰلِكَ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَيْلَكَ انْظُرْ إِلٰى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ مِنْ رَحْمَتِهِ، وَانْظُرْ إِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، ثُمَّ يُسْلَبُ كَفَنَهُ فَيُبَدَّلُ ثِيَابًا مِنْ نَارٍ، وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ، ثُمَّ يُفْتَحُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ كُوَّةٌ تَخْرُجُ عَلَيْهِ مِنْهَا حَرُّهَا وَرِيحُهَا وَنَتْنُهَا

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عبید بن عمیر نے منکر نکیر کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا: ان کے منہ اور آنکھوں سے آگ نکل رہی ہوگی اور ان دونوں پر مسوح ہوگا' ان کے ذریعہ زمین کانپے گی یہاں تک کہ آدمی کی عقل رخصت ہو جائے گی اور آدمی کو اپنے عقل کے ذریعہ کوئی چیز سمجھ نہیں آئے گی' ماسوائے اُس چیز کے' جو اللہ تعالیٰ اُس کی زبان پر القاء کردے۔ دونوں فرشتے دریافت کریں گے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ اُس کے بعد راوی نے معمر کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا: وہ دونوں فرشتے اُس سے کہیں گے: نہ تو تمہیں سمجھ ہے اور نہ ہی تم کامیاب ہوئے! تمہارا ستیاناس ہو! تم کتنے بدبخت ہو! تم نے سچ کہا ہے' اللہ کی قسم! تم اسی حالت میں زندہ رہے اور اسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں موت دی اور اسی حالت میں اگر اللہ نے چاہا' تو تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا'

تمہارا ستیاناس ہو! تم اس بات کا جائزہ لو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری رحمت کو تم سے کس طرح پھیر دیا ہے اور تم جہنم میں اپنے ٹھکانہ کو دیکھ لو پھر اُس کا کفن اُتار کر اُسے جہنم کے کپڑوں میں تبدیل کر دیا جائے گا اور اُس کے لیے قبر تنگی ہو جائے گی' یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں ایک دوسری میں پیوست ہو جائیں گی' یہاں تک کہ اُس کے اور جہنم کے درمیان ایک کھڑکی کھول دی جائے گی' جس میں سے جہنم کی گرمی' اُس کی ہوا اور اُس کی بُو اُس بندے تک آئے گی۔

6759 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: "تَاْكُلُ الْاَرْضُ ابْنَ آدَمَ كُلَّهُ اِلَّا عَظْمَ الذَّنَبِ، وَمِنْهُ يُرَكَّبُ - اَوْ قَالَ -: يُوصَلُ" قَالَ: وَقَالَ: تُمْطِرُ الْاَرْضُ مَطَرًا يُنْبِتُ اَجْسَادَ النَّاسِ حَتّٰى يَصِيرَ جَسَدًا بِغَيْرِ رُوحٍ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ

✷✷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ذنب کی ہڈی کے علاوہ' ابن آدم کے پورے جسم کو زمین کھالیتی ہے۔ حصہ سے انسان کو دوبارہ پیدا کیا جائے گا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) دوبارہ ملایا جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا: بارش نازل ہوگی' جو اُن اجسام کو اُگا دے گی' یہاں تک کہ وہ ایسے جسم ہوں گے' جن میں روح نہیں ہوگی' تو پھر اُن میں روح پھونک دی جائے گی۔

6760 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ: "ذٰلِكَ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ يَخْرُجَانِ فِي اَفْوَاهِهِمَا وَاَعْيُنِهِمَا النَّارُ، وَعَلَيْهِمَا الْمُسُوحُ، وَتَرْجُفُ بِهِ الْاَرْضُ حَتّٰى اِذَا حِيلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَقْلِهِ فَلَمْ يَعْقِلْ شَيْئًا بِعَقْلِهِ اِلَّا مَا اَلْقَى اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِهِ، قَالَا: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: اللّٰهُ، فَمَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: الْاِسْلَامُ؟ فَمَنْ نَبِيُّكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ: مَا يُدْرِيكَ؟ هَلْ رَاَيْتَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَلٰكِنْ جَاءَ بِذٰلِكَ كِتَابُ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ، فَيَقُولَانِ: صَدَقْتَ، عَلٰى ذٰلِكَ وَاللّٰهِ عِشْتَ، وَعَلٰى ذٰلِكَ مُتَّ، وَعَلٰى ذٰلِكَ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، انْظُرْ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ مِنَ النَّارِ، وَانْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يُبَدَّلُ بِكَفَنِهِ ثِيَابًا مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ، وَيُوَسَّعُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ مَدَّ بَصَرِهِ، وَيُفْتَحُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ كُوَّةٌ يَدْخُلُ عَلَيْهِ مِنْهَا رِيحُهَا وَرَوْحُهَا وَبَرْدُهَا وَطِيبُهَا، وَاَمَّا الْمُنَافِقُ فَيُضْرَبُ بِالْمِرْزَبَّةِ ضَرْبَةً فَيَقْعُدُ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: اللّٰهُ، وَمَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: الْاِسْلَامُ، وَمَنْ نَبِيُّكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُولُونَ: لِمَ تَقُولُ ذٰلِكَ هَلْ رَاَيْتَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي"

✷✷ عبید بن عمیر فرماتے ہیں: وہ منکر اور نکیر ہوں گے' جن کے منہ اور آنکھوں سے آگ نکل رہی ہوگی' اُن پر مسوح ہو گا' زمین اُن کے ذریعہ کانپے گی' یہاں تک کہ وہ آدمی اور اُس کی عقل کے درمیان رکاوٹ بن جائیں گے اور آدمی کو محض اپنی عقل کی بنیاد پر کوئی چیز سمجھ نہیں آئے گی' ماسوائے اُس چیز کے' جو اللہ تعالیٰ اُس کی زبان پر جاری کر دے گا۔ وہ دونوں فرشتے دریافت کریں گے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ بندہ کہے گا: اللہ تعالیٰ ہے' وہ دریافت کریں گے: تمہارا دین کیا ہے؟ بندہ کہے گا: اسلام ہے' وہ دریافت کریں گے: تمہارے نبی کون ہیں؟ بندہ جواب دے گا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ وہ دریافت کریں گے: تمہیں کیسے پتا چلا؟

کیا تم نے انہیں دیکھا ہے؟ بندہ جواب دے گا: جی نہیں! لیکن میرے پاس اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی کتاب آئی تھی' تو میں اس پر ایمان لایا اور میں نے اس کی تصدیق کی۔ تو وہ دونوں فرشتے کہیں گے: تم نے سچ کہا ہے' اللہ کی قسم! تم اسی عقیدہ پر زندہ رہے اسی عقیدہ پر تمہارا انتقال ہوا اور اگر اللہ نے چاہا تو اسی عقیدہ پر تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا' تم اللہ تعالیٰ کی اُس رحمت کا جائزہ لو! جو اُس نے تم پر کی ہے اور تم سے جہنم کو پھیر دیا ہے اور تم جنت میں اپنے ٹھکانہ کو دیکھ لو پھر اُس کے کفن کو جنت کے کپڑوں میں تبدیل کر دیا جائے گا' اس کی قبر کو تاحد نگاہ کشادہ کر دیا جائے گا' اُس کے اور جنت کے درمیان ایک کھڑکی کھول دی جائے گی' جس میں سے جنت کی ہوا' اس کی ٹھنڈک اور اس کی خوشبو اُس بندہ تک آئے گی۔

جہاں تک منافق کا تعلق ہے تو اُسے گرز کے ذریعہ مارا جائے گا' وہ بیٹھے گا' تو فرشتے اُس سے دریافت کریں گے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ جواب دے گا: اللہ تعالیٰ! فرشتے دریافت کریں گے: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ جواب دے گا: اسلام! فرشتہ دریافت کرے گا: تمہارے نبی کون ہیں؟ وہ جواب دے گا: حضرت محمد ﷺ! پھر فرشتے دریافت کریں گے: تم یہ بات کیسے کہتے ہو! کیا تم نے انہیں دیکھا ہے؟ تو وہ جواب دے گا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا۔

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

باب: بیمار کی عیادت کرنا

6761 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ

** ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بیمار کی عیادت کرنے والا شخص' واپس آنے تک جنت کے باغات میں سے (پھل) چنتا رہتا ہے''۔

6762 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُودُوا الْمَرِيضَ، وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ فَاِنَّهُنَّ تُذَكِّرْنَ الْاٰخِرَةَ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیمار کی عیادت کرو' جنازہ کے ساتھ جاؤ' کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتے ہیں''۔

6763 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ: قَالَ

6761-صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب فضل عيادة المريض - حديث:4764' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الجنائز' ما جاء في ثواب عيادة المريض - حديث:10647' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' باب فضل العيادة - حديث:6195' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' ومن حديث ثوبان - حديث:21824' مسند الطيالسي - وثوبان رحمه الله' حديث:1069' المعجم الكبير للطبراني - باب الثاء ' باب من اسمه ثعلبة - ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث:1430

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَجِيبُوا الدَّاعِيَ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ، وَفُكُّوا الْعَانِي

❊❊ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دعوت کو قبول کرو بیمار کی عیادت کرو اور قیدی کو چھڑاؤ''۔

6764 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ بِسْطَامِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ زِنْبَاعٍ الْعَنْبَرِيِّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ لَهُ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، اِنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ عَائِدَ الْمَرِيضِ يَخُوضُ فِي الرَّحْمَةِ فَاِنْ سَاَلَ بِالْمَرِيضِ قَائِمًا اَلْجَمَتْهُ الرَّحْمَةُ، وَاِنْ قَعَدَ غَمَرَتْهُ

❊❊ بکر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے ابوعبداللہ! ہم تو یہ بات کرتے ہیں کہ بیمار کی عیادت کرنے والا شخص رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے اور اگر وہ کھڑا ہو کر بیمار کی مزاج پرسی کرتا ہے تو رحمت اُس کے منہ میں ڈال دی جاتی ہے اور اگر وہ بیٹھ جائے تو وہ اُس میں غوطہ لگاتا ہے۔

6765 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، اَوِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا، وَشَيَّعَ جَنَازَةً، وَوُفِّقَ لَهُ صِيَامُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَمْسَى وَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

قَالَ: وَقَالَ الْحَسَنُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ: اَيُّكُمْ عَادَ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَنَا قَالَ: اَيُّكُمْ تَصَدَّقَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ مِنْ مَالِهِ؟ قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَنَا قَالَ: فَاَيُّكُمْ شَيَّعَ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَنَا قَالَ: فَاَيُّكُمْ اَصْبَحَ صَائِمًا؟ قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْجَبْتَ يَعْنِي الْجَنَّةَ

❊❊ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یا شاید حسن بصری کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص (ایک ہی دن میں) بیمار کی عیادت بھی کرے اور جنازہ کے ساتھ بھی جائے اور اُس نے اُس دن مکمل روزہ رکھا ہو تو ایسے شخص پر جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا: آج تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: آج اپنے مال میں سے کسی نے کوئی چیز صدقہ کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کون شخص آج جنازہ کے ساتھ گیا تھا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کس شخص نے آج روزہ رکھا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے واجب کر لی ہے۔ (راوی کہتے ہیں: یعنی جنت واجب کر لی ہے)۔

6766 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِخَيْرٍ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَصُمِ الْيَوْمَ وَلَمْ يَعُدْ مَرِيضًا فَقَالَ الرَّجُلُ:

وَمَا عِيَادَةُ الْمَرِيضِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: كَصِيَامٍ

* * مکحول بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ کا کیا حال ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایسے آدمی کی طرف سے بھلائی ہے' جس نے ایک دن روزہ نہ رکھا ہو اور ایک دن بیمار کی عیادت نہ کی ہو' ان صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! بیمار کی عیادت کرنے والے کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزہ رکھنے کی مانند ہے۔

6767 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ عَلٰى ابْنِهِ الْحَسَنِ وَعِنْدَهُ الْاَشْعَرِيُّ، فَقَالَ: مَا غَدَا بِكَ اَيُّهَا الشَّيْخُ؟ قَالَ: سَمِعْتُ بِوَجَعِ ابْنِ اَخِي فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَعُودَهُ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّهُ لَا يَمْنَعُنَا مَا فِي اَنْفُسِنَا اَنْ نُحَدِّثَكَ مَا سَمِعْنَا: اِنَّهُ مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَهَارًا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَاِنْ عَادَهُ لَيْلًا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ

* * ابان نے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے' ان کے پاس حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اے بزرگوار! آپ صبح کس کام کے سلسلہ میں آئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے اپنے بھتیجے کی بیماری کا پتا چلا' تو میں نے یہ پسند کیا کہ میں اس کی عیادت کروں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو کچھ ہمارے من میں ہے' وہ ہمیں اس بات سے نہیں روکتا ہے کہ ہم نے جو کچھ سن رکھا ہے' اسے بیان کردیں' جو شخص دن کے وقت کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے' تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اگر کوئی شخص شام کے وقت کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے' تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔

6768 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اَفْضَلُ الْعِيَادَةِ اَخَفُّهَا

* * طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سب سے زیادہ فضیلت والی عیادت وہ ہے جو سب سے مختصر ہو۔

6769 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ، اُصَدِّقُ: اَنَّ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ، عَادَ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ فَلَقِيَ عَلِيًّا، فَقَالَ عَلِيٌّ لِعَمْرٍو: اَعُدْتَ حُسَيْنًا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: عَلٰى مَا فِي النَّفْسِ؟ قَالَ: اِنَّكَ يَا اَبَا حَسَنٍ لَا تَسْتَطِيعُ اَنْ تُخْرِجَ مَا فِي النَّفْسِ قَالَ: اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَمْنَعْنِي نَصِيحَةً لَكَ، اَيُّمَا امْرِءٍ عَادَ مَرِيضًا وُكِّلَ بِهِ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتّٰى مِثْلِهَا مِنَ الْغَدِ، وَاِنْ جَلَسَ جَلَسَ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَفِي رَحْمَةِ اللّٰهِ

* * ابن جریج نے ایک راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے: عمرو بن حریث' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے گئے' ان کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمرو سے دریافت کیا: کیا تم نے حسین کی عیادت کی ہے؟ انہوں

نے عرض کی: جی ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارے من میں کیا ہے؟ اُس نے عرض کی: اے ابوالحسن! آپ اس بات کی استطاعت نہیں رکھتے کہ جو کچھ آپ کے من میں ہے آپ اُسے ظاہر کر دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری خیر خواہی میں رکاوٹ نہیں بنوں گا۔ جو بھی شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتوں کو اُس کے لیے متعین کر دیا جاتا ہے جو اگلے دن تک اُس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اگر کوئی شخص بیٹھ کر (بیمار کی) مزاج پرسی کرتا ہے تو وہ شخص جنت کے باغ میں اور اللہ کی رحمت میں بیٹھتا ہے۔

6770 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، اَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَا يَلْقَى اَهْلُ الْمَرِيضِ مِنْ عِيَادَةِ نَوْكَى الْقُرَّاءِ اَشَدُّ مِمَّا يَلْقَوْنَ مِنْ مَرِيضِهِمْ

✵ امام شعبی فرماتے ہیں: مریض کے اہلِ خانہ میں سے جو شخص بھی عیادت کرنے والے شخص سے ملتا ہے تو وہ اس سے زیادہ شدید ہوتی ہے جتنی صورتِ حال اُنہیں اُن کے بیمار کی طرف سے پیش آتی ہے۔

بَابُ الْعَرَقِ لِلْمَرِيضِ

باب: بیمار شخص کو پسینہ آنا

6771 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرَقُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيهِ

✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جس بیماری کے دوران انتقال ہوا اُس میں آپ کو پسینہ آیا کرتا تھا۔

6772 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كَانَ عِنْدَ اَخٍ لَهُ وَهُوَ يَسُوقُ فَجَعَلَ يَرْشَحُ جَبِينُهُ، فَضَحِكَ عَلْقَمَةُ، فَقَالَ لَهُ يَزِيدُ بْنُ اَوْسٍ: مَا يُضْحِكُكَ يَا اَبَا شِبْلٍ؟ قَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُوْلُ: اِنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ تَخْرُجُ رَشْحًا، وَاِنَّ نَفْسَ الْكَافِرِ تَخْرُجُ مِنْ شِدْقِهِ كَمَا تَخْرُجُ نَفْسُ الْحِمَارِ، اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُشَدَّدُ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ بِالسَّيِّئَةِ قَدْ عَمِلَهَا لِتَكُوْنَ بِهَا، وَاِنَّ الْكَافِرَ لَيُهَوَّنُ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ بِالْحَسَنَةِ قَدْ عَمِلَهَا لِتَكُوْنَ بِهَا

✵ علقمہ بیان کرتے ہیں: اُن کا ایک بھائی تھا' وہ قریب المرگ تھا' اُس کی پیشانی پر پسینہ آیا' تو علقمہ ہنس پڑے' تو اس پر یزید نے اُن سے کہا: اے ابوشبل! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے: مؤمن کی جان پسینہ نکلنے کے عالم میں نکلتی ہے اور کافر کی جان اُس کی باچھوں میں سے یوں نکلتی ہے جس طرح گدھے کا سانس نکلتا ہے اور مؤمن کی موت کے وقت اُس پر اُس کی بُرائی کی وجہ سے سختی کی جاتی ہے' جس کا اُس نے ارتکاب کیا تھا تاکہ یہ سختی اُس کا بدلہ بن جائے اور کافر شخص کی موت اُس کے لیے اُس اچھائی کی وجہ سے آسان ہو جاتی ہے' جو اُس نے کی تھی تاکہ یہ اُس کا بدلہ ہو جائے۔

6773 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّهُ يَمْرَضُ الرَّجُلُ الَّذِي كُنَّا نَرَى اَنَّهُ صَالِحٌ فَيُشَدَّدُ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ، وَيَمْرَضُ الرَّجُلُ الَّذِي مَا كُنَّا نَرَى فِيهِ خَيْرًا فَيُهَوَّنُ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَبْقَى مِنْ ذُنُوبِهِ شَيْءٌ فَيُشَدَّدُ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ لِاَنْ يَلْقَى اللّٰهَ لَا ذَنْبَ لَهُ، وَاِنَّ الْمُنَافِقَ تَبْقَى مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْءٌ فَيُهَوَّنُ عَلَيْهِ لِاَنْ يَلْقَى اللّٰهَ وَلَا حَسَنَةَ لَهُ قَالَ الثَّوْرِيُّ: بَلَغَنَا اَنَّ عِلَاجَ مَلَكِ الْمَوْتِ اَشَدُّ مِنْ اَلْفِ ضَرْبَةٍ بِالسَّيْفِ

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک آدمی بیمار ہوتا ہے' جس کے بارے میں ہماری یہ رائے ہے کہ وہ نیک ہے' لیکن اُس پر موت شدید ہوتی ہے' اور ایک آدمی بیمار ہوتا ہے جس کے بارے میں ہمیں یہ پتا ہوتا ہے کہ اس کے اندر بھلائی نہیں ہے' لیکن اُس کی موت اُس کے لیے آسان ہو جاتی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے گناہوں میں سے کوئی چیز باقی رہ گئی ہوتی ہے' تو موت کے وقت اُس پر سختی کی جاتی ہے تاکہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو' تو اُس کا کوئی گناہ نہ ہو' اور منافق شخص کی نیکیوں میں سے کوئی نیکی باقی رہ گئی ہوتی ہے' تو اُس کے لیے موت کے وقت آسانی کر دی جاتی ہے' تاکہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو' تو اُس کے پاس کوئی نیکی نہ ہو۔

سفیان ثوری بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے: موت کے فرشتے کا سامنے آنا' تلوار کی ایک ہزار ضربوں سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔

بَابُ تَقْبِيلِ الْمَيِّتِ

باب: میت کو بوسہ دینا

6774 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اَتَى الْبَيْتَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ بُرْدَ حِبَرَةٍ وَكَانَ مُسَجًّى عَلَيْهِ بِهِ، فَنَظَرَ اِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهِ وَقَبَّلَهُ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ، لَقَدْ مِتَّ الْمَوْتَةَ الَّتِي لَا مَوْتَ بَعْدَهَا

* * ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث بیان کی ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اُس گھر میں آئے' جہاں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تھا اور یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہوا تھا' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے چہرے سے یمنی چادر ہٹائی' آپ کو اُس چادر کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا تھا' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک کی طرف دیکھا' پھر وہ نبی اکرم ﷺ پر جھک گئے اور آپ کو بوسہ دیا' پھر وہ بولے: اللہ کی

قسم! اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا! آپ اُس والی موت کا سامنا کر چکے ہیں' جس کے بعد کوئی اور موت نہیں آئے گی۔

6775 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى رَاَيْتُ الدُّمُوعَ تَسِيلُ عَلٰى وَجْنَتَيْهِ"

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے جن کا انتقال ہو چکا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن پر جھکے آپ نے اُنہیں بوسہ دیا' پھر آپ روئے یہاں تک کہ آپ کے رخساروں پر آپ کے آنسو بہہ نکلے۔

بَابُ مَوْتِ الْفُجَائَةِ

باب: اچانک موت

6776 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَوْتُ الْفُجَائَةِ تَخْفِيفٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ، وَاَسَفٌ عَلَى الْكُفَّارِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اچانک موت مؤمن کے لیے تخفیف ہوتی ہے اور کافر شخص کے لیے افسوس کا باعث ہوتی ہے۔

6777 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَمُوتُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: مؤمن ہر قسم کی حالت میں انتقال کر جاتا ہے۔

6778 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَبُولُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: "اِنِّي لَاَجِدُ فِي ظَهْرِي شَيْئًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ مَاتَ، فَنَاحَتْهُ الْجِنُّ فَقَالُوا:

(البحر السریع)

قَتَلْنَا سَيِّدَ الْخَزْرَجِ ... سَعْدَ بْنَ عُبَادَةْ
وَرَمَيْنَاهُ بِسَهْمَيْنِ ... فَلَمْ نُخْطِءْ فُؤَادَهْ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگے' پھر وہ واپس آئے اور بولے: مجھے اپنی پشت پر کوئی چیز محسوس ہو رہی ہے' پھر کچھ ہی عرصہ بعد اُن کا انتقال ہو گیا' تو ایک جن نے اُن کا نوحہ ان الفاظ میں کہا:

''ہم نے خزرج قبیلہ کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا ہے' ہم نے اُنہیں دو تیر مارے ہیں' جو سید ھے

ان کے دل پر لگے ہیں"۔

6779 - آثارِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَبِي كَثِيرٍ، يَذْكُرُ اَنَّ حُذَيْفَةَ، كَانَ يَشُدُّ فِي مَوْتِ الْفُجَاءَةِ، اَخْذَةً عَلَى سَخَطٍ

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اچانک موت کو بہت شدید سمجھتے تھے وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ ناراضگی کی گرفت ہے۔

6780 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الْحَوَارِيِّ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ اِذَا كَثُرَ الْفَالِجُ وَمَوْتُ الْفُجَاءَةِ

قَالَ: وَاَخْبَرَنِي حَبِيبٌ، عَنِ الْحَوَارِيِّ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَفْشُوَنَّ الْفَالِجُ النَّاسَ حَتَّى يَظُنَّ اَنَّهُ طَاعُونٌ

٭٭ حواری بن زیاد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قیامت کے قریب کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ فالج زیادہ ہو جائے گا اور اچانک موت زیادہ ہو گی"۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"فالج اتنا زیادہ لوگوں میں پھیل جائے گا کہ یوں گمان کیا جائے گا کہ شاید یہ طاعون کی طرح ہے"۔

6781 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ، عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَوْتُ الْفُجَاءَةِ تَخْفِيفٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ وَاَخْذَةُ اَسَفٍ عَلَى الْكُفَّارِ

٭٭ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اچانک موت مومن کے لیے سہولت ہوتی ہے اور کافروں کے لیے ناراضگی کی گرفت ہوتی ہے"۔

بَابُ عُمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمْرِ بَعْضِ اَصْحَابِهِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک اور آپ کے بعض اصحاب کی عمر مبارک کا تذکرہ

6782 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً، وَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ مِنْ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ عَشْرًا وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا. عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی عمر شریف 63 برس تھی اس میں

سے 10 سال تک مکہ مکرمہ میں آپ پر قرآن نازل ہوا اور 10 سال تک مدینہ منورہ میں نازل ہوا۔

6783 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ، قَالَ: وَمَاتَ اَبُوْ بَكْرٍ مِثْلَهُ

✲✲ سعید بن مسیب کے حوالے سے بھی اس کی مانند منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال بھی اتنی ہی عمر میں ہوا تھا۔

6784 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِينَ، وَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ. وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا، وَتُوُفِّيَ ابْنَ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی کا نزول شروع ہوا' تو آپ کی عمر 40 برس تھی' آپ 13 برس مکہ میں مقیم رہے اور 10 سال مدینہ میں مقیم رہے' آپ کا وصال 63 برس کی عمر میں ہوا۔

6785 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: وُكِّلَ مِيكَائِيلُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِينَ ثَلَاثَ سِنِينَ يُعَلِّمُ اَسْبَابَ النُّبُوَّةِ، فَلَمَّا كَانَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعِينَ وُكِّلَ بِهِ جِبْرِيلُ فَنَزَلَ عَلَيْهِ بِالْقُرْآنِ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، ثُمَّ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَتُوُفِّيَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

✲✲ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت میکائیل علیہ السلام کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متعلق کیا گیا' اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر 40 سال تھی' اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کو نبوت کے اسباق کی تعلیم دی جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر جب 43 برس ہوگئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو آپ سے متعلق کیا گیا' وہ مکہ میں 10 سال تک قرآن لے کر آپ پر نازل ہوتے رہے اور مدینہ منورہ میں بھی 10 سال تک نازل ہوتے رہے' پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی عمر مبارک 63 برس تھی' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا تو اُس وقت اُن کی عمر بھی 63 برس تھی۔

6786 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَا بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبْطِ، وَلَا بِالْآدَمِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ، اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِينَ، وَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا، وَقُبِضَ وَهُوَ ابْنُ سِتِّينَ سَنَةً، وَلَمْ يَكُنْ فِي رَاْسِهِ وَلَا فِي لِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

✲✲ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ ہی بالکل چھوٹے تھے آپ کے بال نہ تو بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہی بالکل گندمی تھے اور نہ ہی بالکل سفید تھے آپ پر وحی اُس وقت نازل ہونا شروع ہوئی' جب آپ کی عمر 40 برس تھی' آپ 10 سال مکہ میں مقیم رہے اور 10 سال مدینہ میں

مقیم رہے جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کی عمر 60 سال تھی' اُس وقت آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں بیس سفید بال بھی نہیں تھے۔

6787 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ: كَمْ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: عَشْرَ سِنِينَ قَالَ: قُلْتُ: فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: بِضْعَ عَشْرَةَ قَالَ: كَذَبَ، اِنَّمَا اَخَذَهُ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ، قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: فَمَقَتُّ عُرْوَةَ حِينَ كَذَّبَهُ

* * عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے عروہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ مکہ میں کتنا عرصہ مقیم رہے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: دس سال! میں نے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تو یہ کہتے ہیں: دس سے کچھ زیادہ سال رہے تھے' تو انہوں نے جواب دیا: وہ غلط کہتے ہیں' اُنہوں نے اسے شاعر کے قول سے حاصل کیا ہوگا۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں: جب عروہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو غلط قرار دیا' تو میں اُن کی طرف دیکھتا رہ گیا (یا یہ مطلب ہے: میں نے اُنہیں گھور کر دیکھا)

6788 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُخْبِرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، اَنَّ عَلِيًّا مَاتَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ

* * امام محمد باقر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا' اُس وقت اُن کی عمر 65 برس تھی۔

6789 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ عَلِيٍّ، اَنَّ عَلِيًّا، قُتِلَ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ

* * امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ' امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اُس وقت ان کی عمر 58 سال تھی۔

6790 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً، وَاَبُو بَكْرٍ بِمَنْزِلَتِهِ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ابْنُ سِتٍّ وَخَمْسِينَ، وَعُثْمَانُ ابْنُ اِحْدَى وَسِتِّينَ "

* * حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا' تو آپ کی عمر 65 سال تھی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی اتنی ہی عمر تھی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عمر بھی 65 سال تھی' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عمر 61 سال تھی۔

6791 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ عَلٰى رَاْسِ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ " قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَتُوُفِّيَ اَبُو بَكْرٍ عَلٰى رَاْسِ ثَلَاثٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَمَاتَ عُمَرُ عَلٰى رَاْسِ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ

* سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال 63 سال کی عمر میں ہوا۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال بھی 63 سال کی عمر میں ہوا تھا۔

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال 55 سال کی عمر میں ہوا تھا۔



6791-صحيح البخاری - كتاب المناقب' باب وفاة النبی صلى الله عليه وسلم - حديث:3364' صحيح مسلم - كتاب الفضائل' باب كم سن النبی صلى الله عليه وسلم يوم قبض ؟ - حديث:4435' صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر البيان بان هذا العدد المذكور فی خبر انس لم يرد - حديث:6479' السنن الكبرى للنسائی - كتاب وفاة النبی صلى الله عليه وسلم' ذكر الاختلاف فی سن رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث:6888' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما اختلف فيه اصحاب رسول الله صلى الله' حديث:1669' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضی الله عنها' حديث:24093' مسند ابی يعلى الموصلی - مسند عائشة' حديث:4552' المعجم الكبير للطبرانی - سن ابی بكر وخطبته ' حديث:25' الشمائل المحمدية للترمذی - باب ما جاء فی سن رسول الله صلى الله عليه' حديث:371

علمِ تصوّف و اخلاقیات کے عظیم ترین ماخذ کا آسان اور عام فہم ترجمہ

تہذیب احیاء العلوم

شیخ الانام حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تخریج، تہذیب و تحشیہ

صوفی محمد عبد الستار طاہر مسعودی

شبیر برادرز ® زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
E-mail: shabbirbrother786@gmail.com

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر کی تصانیف، ترجمہ، شرح وتخریج کی ہوئی کتب

